D

۱۹۴۷

پیسہ اخبار

۲ جنوری ۔ 13 اگست

قیمت سالانہ للعہ
فی پرچہ ؎
جلد ۶۱
نمبر ۱

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

ایڈیٹر
میاں عبدالمجید صاحب

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

۳ جنوری ۱۹۴۷ء

قائدِ اعظم کی خدمت میں

(ان کی سالگرہ پر ہدیہ اخلاص)

پنجاب کا سلام محبت قبول کر
یہ پیشکش زِراہِ عنایت قبول کر

اے بے نیاز پیشکش خاص و عام سن
دل ہے فقط غریب کی دولت قبول کر

اے پاسدارِ عظمتِ ملت براہِ لطف
آنسو سہی یہ ہدیہ ملت قبول کر

دامن تہی ہے آنکھ ہے اشکوں سے مالامال
نایاب ہے یہ جنسِ عقیدت قبول کر

اخلاص بڑھ رہا ہے غریبانِ قوم میں
کی ہے جو تو نے عام وہ دولت قبول کر

بالانشین کا خاک نشینوں پہ جبر ہے
مجبورِ زندگی کی حمایت قبول کر

باقی ابھی غرور ہے کچھ چشمِ ناز میں
آ اور نیازمند کی الفت قبول کر!
پنجاب کا وقار تری شان پر نثار
پنجاب کا سلامِ محبت قبول کر

اور اسی وجہ سے تمام سکول او رکالج اس مہینہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ماہرین تعلیم کا اتفاق ہے کہ اگر اسی مہینے کی ناگوار گرمی اور اُمس میں تعلیم جاری رکھی جائے تو اس کا نتیجہ کچھ نہیں اس لئے کہ مدرس اور شاگرد گرمی کی شدت کی وجہ سے پوری طرح پڑھانے پر توجہ مرتکز نہیں کر سکتے۔ لیکن پنجاب یونیورسٹی نے چودہ چودہ پندرہ پندرہ سال کی لڑکیوں اور لڑکوں کو اسی مہینے کے اندر امتحان جیسی مصیبت میں مبتلا کرنے میں بھی تامل نہیں کیا۔

فروری ہے کہ سال کے پہلے حصے میں ہونے والے تمام امتحانات اپریل کے آخر تک ختم کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اس کے بعد تیاری کا کام بے حد مصیبت ناک ہو جاتا ہے کیا وائس چانسلر اور رجسٹرار صاحب ماہ اگست میں میٹرک کے پرائیویٹ امتحان کو منسوخ کر کے انہیں اپریل میں منعقد کرنے کا اعلان فرمائیں گے؟

روس کو ترکی سے شکایت!

پچھلے دنوں ترکی میں آٹھ ایسے اخبار اور رسالے بند کر دیئے گئے اور ستر آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ جن کے رجحانات کمیونزم کی طرف تھے۔ ترکی میں آزادی تحریر کا یہ ثبوت ہے۔ کہ ان اخبارات کو مدت دراز تک اپنے خیالات کے اظہار کی کھلی اجازت دی گئی۔ لیکن جب ارباب حکومت کو معلوم ہوا کہ ان کی سرگرمیاں ترکی قوم اور حکومت کے لئے ضرر رساں ہیں۔ توان کے خلاف قانون کو حرکت میں لانا ضروری ہو گیا۔ اور اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ترکی کی تمام سیاسی پارٹیوں اور اخباروں نے حکومت کے اس اقدام کی پر زور حمایت کی ہے۔

روس کے عزائم ترکی کے متعلق ہر شخص کو معلوم ہیں۔ اس نے حکومت ترکیہ سے درہ دانیال اور باسفورس اور قارص و اردہان کے متعلق مطالبات بھی کئے اور اندرون ترکی میں کمیونزم پھیلانے کی کوشش بھی کی۔ لیکن چونکہ ان شرانگیز اقدامات میں اسے اب تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اب روس کے سب سے بڑے اخبار "پراودا" نے یہ شکوہ کیا ہے۔ کہ ترکی اپنے ہمسایوں کے ساتھ تعلقات کشیدہ کرنے کی پالیسی پر کاربند ہے۔ چنانچہ اس نے جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد بھی دس لاکھ منظم فوج بالکل کیل کانٹے سے درست کر رکھی ہے۔ اور اب تک اسے منتشر نہیں کیا۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ کہ روسی خطرے ہی کی بنا پر ترک اب تک اپنی فوج کو جنگ کے پیمانے پر قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے اقتصادی سمت زیر بار ہو رہے ہیں۔ اور روس ہی ترکی کو تعلقات کے کشیدہ کرنے کا الزام دے رہا ہے کیا ترکی کو یہ شوق ہے کہ خواہ مخواہ اتنی بڑی فوج کے مصارف مسلسل اور لا متناہی مدت تک برداشت کرتا رہے؟ کیا اسے یونان۔ بلغاریہ۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ شام یا کسی اور ملک کی طرف سے خطرہ ہے۔ جس کی بنا پر وہ اتنی پریشانی اور زیرباری اٹھا رہا ہے؟ آج روس اپنی نیت درست کرے۔ اور ترکی کو پریشان کرنا چھوڑ دے۔ کل ترک اپنی زائد فوج کو منتشر کر کے اپنے دوسرے ضروری معاملات کی درستی کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ لیکن روس ترکوں کا پرانا دشمن ہے۔ اور آج کل فتح اور طاقت کے نشے میں اس بات پر تلا ہوا ہے کہ ترکوں کو ہمیشہ کے لئے مغلوب کر لے۔ لیکن جب تک ایک ترک بھی زندہ ہے۔ روس کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔

وائسرائے علی الصباح قاہرہ سے روانہ ہو کر شام کو دہلی پہنچ گئے

قائمقام گورنر جنرل منگل کی صبح کو عازم بمبئی ہو جائیں گے

نئی دہلی ۳۱ر دسمبر۔ لارڈ ویول وائسرائے آج دہلی پہونچ گئے۔ جنرل سر آرتھر ڈاؤ شوپ آپ کے ہمراہ تھے پالم کے ہوائی اڈہ میں لیڈی ویول۔ سرجان کالویل گورنر بمبئی۔ لیڈی کالویل مس فلیسٹی ویول وائسرائے کے ملٹری سیکرٹری استقبال کے لئے موجود تھے۔ قائمقام سر جان کالویل اور ان کی لیڈی صاحبہ کل صبح طیارہ میں سوار ہو کر عازم بمبئی ہو جائیں گے۔

لارڈ ویول کا طیارہ آج بوقت صبح صادق سے ذرا پہلے قاہرہ سے کراچی کی طرف مصروف پرواز ہوا۔ اور سہ پہر کے سوا تین بجے کراچی پہنچ گیا۔ پونے چار (۳/۴) بجے و اگرا عازم دہلی ہو گئے۔ آپ نے طعام دوپہر فضائی اڈے میں تناول فرمایا۔ گورنر سندھ کی طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری نے آپ کو خوش آمدید اور الوداع کہا۔ (ا۔پ)

سب سے پرانے پیسہ اخبار کو پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

ہندوستان کے انقلاب میں اسلامی سلطنت کا تخیل!

نیشنلسٹ مسلمان غیر مسلموں سے بھی خطرناک ہیں۔ (مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر "ترجمان القرآن" کے قلم سے)

ہمارے رہنماؤں کو قدم اٹھانے سے پہلے حسب ذیل حقائق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے

(۱) مسلمانوں کی حیات قومی کو برقرار رکھنے کے لئے وہ چیز بالکل ناگزیر ہے۔ جس کو آج کل سیاسی اصلاح میں "سلطنت کے اندر ایک سلطنت" کہا جاتا ہے ان کی سوسائٹی جن بنیادوں پر قائم ہے وہ استوار ہی نہیں رہ سکیں۔ جب تک کہ خود ان کی اپنی جماعت میں کوئی قوت ضابطہ اور ہیبت حاکمہ موجود نہ ہو ایسی ایک مرکزی طاقت کے بغیر کسی غیر مسلم نظام حکومت میں رہنے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ان کا اجتماعی نظام رفتہ رفتہ مضمحل ہو کر فنا ہو جائے۔ اور وہ بحیثیت ایک مسلم قوم کے زندہ ہی نہ رہ سکیں۔

(۲) اٹھارویں صدی کے سیاسی انقلاب نے ہم کو اس چیز سے محروم کر دیا۔ اور اس کی بدولت جو اضمحلال ہماری سوسائٹی میں رونما ہوا۔ اسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ڈیڑھ سو برس تک مسلسل اور پیہم انحطاط کی طرف لے جانے کے بعد یہ انقلاب ہم کو ایک ایسے مقام پر چھوڑ رہا ہے۔ جہاں ہماری جمعیت پراگندہ ہمارا اخلاق تباہ۔ ہماری سوشل لائف ہر بیماریوں سے زار و نزار اور ہمارے دین و اعتقاد تک کی بنیادیں متزلزل ہو چکی ہیں۔ اور ہم موت کے کنارے پر کھڑے ہوئے ہیں۔

(۳) اب ایک دوسرے انقلاب کی ابتدا ہو رہی ہے۔ جس میں دو قسم کے امکانات ہیں اگر ہم نے اسی غفلت سے کام لیا۔ جس سے گزشتہ انقلاب کے موقع پر لیا تھا۔ تو یہ دوسرا انقلاب بھی اسی سمت میں جائے گا۔ جس میں پہلا انقلاب گیا تھا۔ اور یہ اس نتیجہ کی تکمیل کر دے گا جس کی طرف ہمیں اس کا پیشرو لے جا رہا تھا۔ اور اگر ہم مسلم نظام حکومت (خواہ وہ محدود پیمانہ پر ہی ہو) قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو انقلاب اپنا رخ بدل دے گا۔ اور ہمیں اپنے نظم اجتماعی کو پھر سے مضبوط کرنے کا موقع مل جائیگا۔

سلطنت کے اندر سلطنت

(۴) "سلطنت کے اندر سلطنت" قائم کرنا کسی سمجھوتے اور کسی میثاق کے ذریعہ سے ممکن نہیں کوئی غیر مسلم جماعت خواہ کتنی ہی فیاض اور وسیع القلب ہو۔ اس کے لئے بخوشی آمادہ نہیں ہو سکتی۔ نہ اس کو بحث و مباحثہ کی طاقت سے کسی دستوری قانون میں داخل کرایا جا سکتا ہے۔ اور بالفرض اگر یہ ہو بھی جائے تو ایسی ایک غیر معمولی چیز جس کی پشت پر کوئی طاقت ورائے عام اور منظم قوت موجود نہ ہو۔ عملی سیاست میں نقش بر آب سے زیادہ پائدار نہیں ہوتی درحقیقت یہ چیز اگر کسی ذریعہ سے پائدار بنیادوں پر قائم ہو سکتی ہے۔ تو وہ صرف یہ ہے۔ کہ ہم خود اپنے نظام کی قوت اور اپنے ناقابل تسخیر منیرہ ارادہ سے اس کو بالفعل قائم کر دیں اور یہ ایک ایسا حاصل شدہ واقعہ بن کر ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کا جزو بنجائے جس کو کوئی طاقت واقعہ سے غیر واقعہ نہ بنا سکے۔

(۵) یہ کام اس طرح انجام نہیں پا سکتا۔ کہ ہم سر دست انقلاب کو اسی رفتار پر جانے دیں اور اس کی تکمیل ہونے کے بعد جب ہندوستان میں مکمل طور پر ایک غیر مسلم نظام حکومت قائم ہو جائے اس وقت سلطنت کے اندر ایک سلطنت بنانے کی کوشش کریں۔ اس چیز کو صرف وہی شخص قابل عمل خیال کر سکتا ہے۔ جس کو عملی سیاست کی ہوا تک چھو کر نہ گذری ہو۔ ایک ہوشمند آدمی تو بادنیٰ تامل یہ سمجھ لیگا کہ انقلاب کا رخ صرف دوران انقلاب ہی میں بدلا جا سکتا ہے اور سلطنت کے اندر سلطنت صرف اسی صورت میں بن سکتی ہے۔ جبکہ سلطنت کی تعمیر کے دوران میں اس کی بنا ڈال دیجائے۔

نیشنلسٹ مسلمان

(۶) جس قسم کی تنظیم اس مقصد کے لئے درکار ہے۔ وہ کانگرس کی فریم میں داخل ہو کر نہیں کی جا سکتی۔ کانگرس ایک منظم جماعت ہے۔ اور ہر منظم جماعت میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ افراد کو اپنے دائرہ میں لے کر اپنی فطرت اور اپنے مخصوص نفسیات کے مطابق ڈھال لیتی ہے۔ مسلمانوں میں اگر مضبوط اسلامی کیرکٹر اور طاقت اور اجتماعی نظم موجود ہو تو البتہ وہ کانگرس کے فریم میں داخل ہو کر اس کے نفسیات اور اصول و مقاصد میں تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت وہ جن کمزوریوں میں مبتلا ہیں۔ ان کو لئے ہوئے منتشر افراد کی صورت میں ان کا ادھر جانا تو صرف ایک ہی نتیجہ پیدا کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے جمہور پر کانگرسی نفسیات

کا غلبہ ہو جائے۔ وہ اکابر کانگرس کی رہنمائی تسلیم کر کے اس کے اشاروں پر چلنے لگیں۔ اور اسلامی مقاصد کے لئے مسلمانوں میں ایک رائے عام تیار کرنے کے جو امکانات ابھی باقی ہیں۔ وہ بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں ہر شخص جس کو خدا نے دیدہ بینا عطا کیا ہے۔ اس بات کو باسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ نیشنلسٹ قسم کے مسلمان اگر کانگرس کے اندر کوئی بڑی قوت پیدا کر لیں۔ اور حکومت کے اقتدار میں اگر انہیں کوئی بڑا حصہ مل جائے۔ تب بھی وہ مسلمانوں کے لئے کچھ مفید نہ ہونگے۔ بلکہ غیر مسلمانوں سے کچھ زیادہ ہی ضرر رساں ثابت ہوں گے۔ اس لئے کہ وہ ہر معاملہ میں پالیسی اور طریق کار تو وہی اختیار کریں گے۔ جو ایک غیر مسلم کو لیکن ایسا کرنے کے لئے ان کو اس سے زیادہ آزادی اور جرأت حاصل ہو گی۔ جو ایک غیر مسلم کو حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ بدقسمتی سے ان کے نام مسلمانوں کے سے ہونگے

اسلامی تنظیم کے اصول

مذکورہ بالا حقائق کو پیش نظر رکھ کر اگر آپ غور کریں گے تو معلوم ہو گا۔ کہ ہمارے لئے صرف ایک ہی راستہ باقی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم ہندوستان کی آزادی کے لئے جنگ میں شریک ہونے سے پہلے اپنی کمزوریوں کو دور کریں۔ اور اپنے اندر وہ طاقت پیدا کریں۔ جس سے ہندوستان کی آزادی کے ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کی آزادی کا حصول بھی ممکن ہو۔ اس غرض کے لئے ہم کو اپنی قوتیں جن کاموں پر صرف کرنی چاہئیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسلمانوں میں وسیع پیمانے پر اصول اسلام اور قوانین اسلام کا علم پھیلایا جائے اور ان کے اندر کم از کم اتنی واقفیت پیدا کر دیجائے۔ کہ وہ اسلام کی حدود کو پہچان لیں اور یہ سمجھ سکیں کہ کن کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ نشر و تبلیغ صرف شہروں میں ہی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ دیہات کے مسلمانوں کو شہری مسلمانوں سے زیادہ اس کی ضرورت ہے۔

(۲) علم کی اشاعت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو عملاً احکام اسلامی کا متبع بنانے کی کوشش کی جائے۔ اور خصوصیت کے ساتھ ارکان کو پھر سے استوار کیا جائے۔ جن پر ہمارے نظام جماعت کی بنیاد قائم ہے۔

(۳) مسلمانوں کی رائے عام کو اس طرح تربیت کیا جائے۔ کہ وہ غیر اسلامی طریقوں کے رواج کو روکنے پر مستعد ہو جائیں اور ان اجتماعی حصول احکام اسلامی کے خلاف افراد کی برداشت کرنا پیدا نہ ہونے دے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ مثنیہ بالاعاب

غداروں اور منافقوں کا استیصال

ہے۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو ہم کو غیروں میں جذب ہونے کے لئے تیار کرتی ہے۔

ہمیں اپنی اجتماعی قوت اتنی مضبوط کرنی چاہیئے کہ اپنی جماعت کے اُن غداروں اور منافقوں کا استیصال کر سکیں جو اپنے دل کے چھپے ہوئے کفر و نفاق کی وجہ سے یا ذاتی اغراض کی خاطر اسلامی مفاد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

(۵) ہمیں اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جمہور مسلمانوں کی قیادت کا منصب نہ انگریزوں کے غلاموں کو حاصل ہو سکے نہ ہندو کے غلاموں کو۔ بلکہ ایک ایسی جماعت کے قبضہ میں آجائے۔ جو ہندوستان کی کامل آزادی کے لئے دوسری ہمسایہ قوموں کے ساتھ اشتراک عمل کرنے پر کھلے دل سے آمادہ ہو۔ مگر اسلامی مفاد کو کسی حال میں قربان کرنے پر آمادہ نہ ہو۔

(۶) مسلمانوں میں اس قدر اتحاد خیال اور اتحاد عمل پیدا کر دیا جائے۔ کہ وہ بنیان واحد کی طرح ہو جائیں۔ اور ایک مرکزی طاقت کے اشاروں پر حرکت کرنے لگیں۔

اس وقت مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے شائد بعض لوگ یہ خیال کریں گے۔ کہ ایسا ہونا محال ہے۔ خود میرے متعدد دوستوں نے کہا۔ کہ تم خیالی پلاؤ پکا رہے ہو۔ یہ قوم اس قدر گر چکی ہے۔ کہ اب کوئی اعجازی قوت ہی اس کو سنبھالے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی اس قوم کو سنبھالنے کا ایک موقع باقی ہے۔ ہمارے خواص خواہ کتنے ہی بگڑ چکے ہوں۔ مگر ہمارے عوام میں ابھی ایمان کی ایک دبی ہوئی چنگاری باقی ہے۔ اور وہی ہمارے لئے آخری شعاع امید ہے۔ قبل اس کے کہ وہ بجھے ہم اس سے بہت کچھ کام لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ چند مرد مومن ایسے اُٹھ کھڑے ہوں۔ جو خلوص نیت کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے ہوں۔ اور قوم سے غداری کرنے والے نہ ہوں۔

ہندوستان کا مسئلہ برطانوی پارلیمنٹ میں

کرپس اور چرچل کی تقریریں

پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق بحث ہو چکی اگرچہ بعض تقریریں ابھی تک پوری ہمارے سامنے نہیں آئیں۔ اور صرف ان کا مفاد شائع ہوا ہے۔ اس ساری بحث میں بڑی تقریریں صرف دو تھیں۔ اول سر سٹیفورڈ کرپس کی تقریر جس میں حکومت کا نقطہ نگاہ واضح کیا گیا۔ دوم مسٹر چرچل کی تقریر جس میں حکومت کی روش پر نکتہ چینی کی گئی۔ لیکن بحث سے حاصل کچھ بھی نہ ہوا۔ اس لئے کہ جو معاملات ہندوستان کی پارٹیوں میں اب تک وجہ کشمکش تھے۔ وہ بدستور باقی رہے۔

سر سٹافورڈ کرپس نے اپنی تقریر میں بعض باتیں ایسی کہیں جو ہمارے نزدیک مختلف صوبوں کے سیکشنوں کا آئین مرتب کرنے میں سہولت کا باعث ہوں گی۔ مثلاً سکھوں کا مطالبہ یہ

تھا۔ کہ انہیں پنجاب میں ویٹو کا ویسا ہی حق دیا جائے جیسا کہ ہندوستان کے سلسلے میں مسلمانوں کو حق دیا گیا ہے۔ سر سٹافورڈ کرپس کے الفاظ ہیں:-

"یہ ممکن نہیں تھا۔ اس لئے کہ (سکھوں کے علاوہ) دوسری اقلیتوں کو بھی ویسا ہی حق دینا پڑتا۔ اس طرح دو درجن ویٹو پیدا ہو جاتے تو یقین تھا کہ متعلقہ سیکشن کبھی کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکتا۔"

صوبوں کی گروہ بندی کے متعلق سر سٹافورڈ کرپس نے پھر اس امر کی تصدیق کی کہ صحیح تعبیر وہی ہے۔ جو مسلم لیگ نے کی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس بارے میں فیڈرل کورٹ سے رجوع کا کیا مطلب ہے؟

دو صورتیں پیش آ سکتی ہیں۔ اول یہ کہ حکومت کو یقین ہے کہ فیڈرل کورٹ کا فیصلہ بھی وہی ہوگا۔ جو حکومت کا ہے۔ تو کیا یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے۔ کہ کانگریس جو غلطی کر رہی ہے حکومت کے فیصلے کی خلاف ورزی کرنے کی بجائے فیڈرل کورٹ کے فیصلے کو ترک کر دے؟ اگر خدانخواستہ فیڈرل کورٹ کا فیصلہ خلاف ہوا۔ تو پھر حکومت کی پوزیشن کیا ہوگی؟ کیا وہ اپنی تعبیر کو چھوڑ کر فیڈرل کورٹ کی تعبیر کو مان لے گی؟

سر سٹافورڈ کرپس نے اپنی تقریر میں ایک ایسی بات بھی کہی جسے بعض معاصروں نے امید کی کرن بتایا ہے۔ اور وہ یہ کہ مسٹر جناح لیگ کونسل کا اجلاس بلا لیں گے۔ یعنی لیگ کا موجودہ فیصلہ بدل جانے کی امید ہے۔ لیکن جب تک اس معاملے کو فیڈرل کورٹ میں لے جانے یا نہ لے جانے کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ نیز لے جانے کی صورت میں آخری و قطعی فیصلہ صادر نہ ہو جائے تو سر سٹافورڈ کرپس کے الفاظ میں ایک خطرے کو قبول کرنے کے لئے لیگ کیوں کر تیار ہو گی؟

سر سٹافورڈ کرپس نے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے جس انداز میں کہا وہ کم از کم ہمارے نزدیک بالکل غیر مناسب اور اصولاً افسوسناک ہے۔ مثلاً موصوف نے کلکتہ سے پیشتر کے تمام الم انگیز واقعات کو نظر انداز کر دیا۔ ہنگامہ کلکتہ کو مسلم لیگ کے "ڈائرکٹ ایکشن ڈے" سے اسی انداز سے وابستہ کیا۔ جس سے سننے والے کے دل پر یہ اثر پڑے کہ گویا ہنگامہ "ڈائرکٹ ایکشن ڈے" کا نتیجہ تھا۔ پھر نواکھالی کے سلسلے میں پناہ گزینوں کی تعداد بھی بتائی جو کافی کم تھی۔ اگرچہ اموات قریباً دو سو بتائیں۔ نیز اغوا اور جبری تبدیل مذہب کے واقعات کا بھی ذکر کیا۔ اسی سے برعکس ہنگامہ

بہار کو اگرچہ بدتر قرار دیا۔ تاہم اس سلسلہ میں نہ تباہ شدہ گھر بیٹوں کی تعداد کا ذکر کیا جو نواکھالی کے تباہ شدہ گھروں کی تعداد سے بدرجہا زیادہ تھی اور نہ جبری تبدیل مذہب اور اغوا کے واقعات کی طرف اشارہ کیا۔ حالات کو بیان کرنے کا یہ انداز و اسلوب نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہر شخص کے نزدیک یقیناً افسوسناک ہونا چاہیئے۔

مسٹر چرچل کے بنیادی نقطہ نگاہ اور مصیبت انگیز رجحانات سے کسی کو کتنا ہی اختلاف ہو لیکن انہوں نے اپنی تقریر میں کئی نہایت اہم باتیں بیان کیں مثلاً

(۱) تنہا کانگریس کو عارضی حکومت بنانے کی دعوت دینا یقیناً غلط تھا۔ اس اقدام سے قوموں کی بے اعتمادی میں جو اضافہ ہوا۔ اور حالات میں جو الجھاؤ پیدا ہوئے وہ محتاج بیان نہیں۔

(۲) پھر فسادات کے دردناک نتائج کے متعلق مسٹر چرچل نے جو کچھ کہا اس سے کسی کو اختلاف کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

(۳) یہ حقیقت بھی مسٹر چرچل ہی نے واضح کی کہ بہار کی حکومت پولیس اور فوج کو گولی چلانے کا حکم دینے میں متامل تھی۔ پنڈت نہرو نے یہ حکم دیا۔ کیا اس واقعہ کو کوئی شخص حکومت بہار کی فرض شناسی قرار دے سکتا ہے۔ جو ہندوؤں کے بڑے بڑے گروہوں کو اقلیت پر جگہ جگہ حملے کرتے ہوئے دیکھتی رہی۔ لیکن قیام امن کے وسائل پر کام لینے پر آمادہ نہ ہوئی؟

(۴) مسٹر چرچل نے کہا کہ حکومت کے سامنے تین راستے ہیں۔ اول یہ کہ وہ ہندوستان کو چھوڑ دے۔ اس بات کی پروا نہ کرے کہ چلے جانے کے بعد وہاں کیا حالت رونما ہوگی۔ دوم یہ کہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دے۔ انارکی اور اقدامات قتل کو روکے۔ سوم یہ کہ اگر ہندوؤں اور مسلمانوں میں مفاہمت نہ ہو تو ایک غیر جانبدار نظام حکومت کا انتظام کرے جو پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ ہو اور جو کروڑوں انسانوں کے اموال و نفوس کو خطرات سے محفوظ رکھ سکے۔

لیبر پارٹی کے ممبروں نے مسٹر چرچل کی تقریر کے بعض حصوں کی ہنسی اڑائی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان اور برطانیہ کے باشندوں میں ذمہ داری کے احساسات کا بڑا فرق ہے۔ لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک کے تماشا دوست آدمیوں کی طرح برطانیہ میں بھی تماشا دوست موجود ہیں۔ جو نہ اپنی عقل و فکر کو استعمال کرتے

کے خوگر ہیں۔ نہ حالات پر ان کی صحیح نظر ہے گروہ بندی اور حزب سازی کے تعصبات میں وہ اس طرح ڈوبے ہوئے ہیں۔ کہ عقل کی کوئی بات ان پر اچھا اثر نہیں ڈالتی۔

ہندوستان کی تقدیر کا حقیقی فیصلہ برطانوی پارلیمنٹ کے ہاتھ میں نہیں۔ یقیناً ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے۔ نہیں دلی افسوس ہے کہ اب تک ہندوستانیوں نے اس بارے میں اپنی ذمہ داریوں کا صحیح احساس نہیں کیا اور سب سے بڑھ کر افسوسناک طرز عمل کانگریس نے پیش کیا ہے۔ جو اپنی بات کی پچ میں مفاہمت اور باہمی سمجھوتے کے ہر امکان کو بے دردی کے ساتھ ضائع کر رہی ہے۔ اور ضائع کر رہی ہے۔ جس دستور ساز اسمبلی کے انعقاد پر اس نے اصرار کیا اسے کون ہندوستان کی نمائندہ قرار دے سکتا ہے؟ کانگریس کس بنا پر دعوے کر سکتی ہے۔ کہ اس نے اپنے فرائض کا صحیح احساس کیا اور انہیں بجا لانے کا حق ادا کیا؟

اس نے اجلاس منعقد کر لیا اور جب چاہے منعقد کر سکتی ہے۔ لیکن کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ ہندوستان کے مسئلہ کو طے کرنے کی صحیح صورت ہے۔ اور اس قسم کے طریقوں سے کام لے کر کانگریس اس منزل پر پہنچ جائے گی۔ جس کی وہ دعوے دار ہے۔ اور جو ہر ہندوستانی کو دل و جان سے مطلوب ہے؟ یہ آزادی کا راستہ نہیں ہے۔ برطانیہ کی حکومت اور مداخلت سے محفوظ رکھنے کا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ ان کی مداخلت کا دائرہ وسیع کرنے اور وسیع رکھنے کی تدبیر ہے۔ لیکن کانگریس کو کون سمجھائے؟ اس کے

لیڈروں اور کارفرماؤں کے دل و دماغ جماعتی اور فرقہ دار تعصبات کی تیرگی سے اس طرح آلودہ ہو چکے ہیں۔ کہ کوئی حق بات ان کی تہہ تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ ہندوستان کی اصل بدبختی یہی ہے۔ کہ آزادی کی منزل بالکل سامنے ہے۔ لیکن اس کے کارفرما آزادی کے بنیادی اصول و مقاصد کی طرف سے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں۔ اور جو جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ آزادی کو قریب تر لائے گی یا نہیں لائے گی۔ اس کا فیصلہ تو مستقبل کرے گا۔ لیکن اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر جدوجہد معاملات کو خراب سے خراب تر کر رہی ہے۔ جس سے کوئی صورت آزادی کے قریب تر ہونے کی نظر نہیں آتی۔ اور مصیبتیں بڑھ رہی ہیں۔

پنجاب میں مسلم لیگ کی تنظیم ہمارے سیاسی مدوجزر کی روشنی میں

(از پروفیسر محمد عنایت اللہ ایم۔اے)

مذہبی انقلاب کو جلد پیدا کرنے کے لئے ساتھ ہی عملی اقدام کی بھی ضرورت ہے۔ عمل اقدام ذہن کا بھی محرک ہے۔ اس میں تائید پیدا کرتا ہے۔ اور اس کی حرکت کو بھی تیز کر دیتا ہے۔ اور یہ تاثیر اور تیزی دونوں مل کر جذبات کی دنیا کو ابھارتے ہیں۔ اور اسی میں عملی انقلاب کی ضرورت پیدا کرتے ہیں اور توفیق پیدا کرتے ہیں۔ پس ذہنی انقلاب کے ساتھ عملی انقلاب کی سخت ضرورت ہے اسلام کی معجزانہ ترقی اور قبولیت کا راز صرف یہی تھا۔ کہ اس کے داعی بیک وقت ذہنی اور عملی انقلاب کے حامل و عامل تھے صحابہ رضی اللہ عنہم جو کہتے تھے۔ ان کی تفسیر خود ان کی عملی زندگی میں موجود تھی۔ ہمیں ایسے ہی مسلک کے لئے لشکر و جماعت کی فراہمی کی ضرورت ہے۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی مستقبل قریب میں گھر ہی سے شروع ہوگی۔ دینی انقلاب کا دائرہ اغیار نہیں بلکہ خود مسلمان ہیں۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ عملی انقلاب مسلمانوں سے شروع نہ ہو۔ ہم نے کھوٹے اور کھرے کو پہچاننا ہے۔ حق و باطل میں تمیز کرنا ہے۔ منافقوں کی جماعت کو الگ کر دکھانا ہے۔ اور ان کی منافقت سے لڑنا ہے۔ ان کے خود ساختہ معبودوں سے لڑنا ہے یہ جنگ شدید ہوگی اور اس کے نتائج شاندار ہوں گے۔ فتح ان کے قدم چومے گی جو حق کے طرفدار ہوں گے۔ اور شکست و ذلت و نامرادی و محرومی ان کے حصہ میں آئے گی

جو باطل کا سہارا لیں گے۔ ہم ان تمام کارکنوں کو جو اسلامی نظام حکومت کو ایک زندہ حقیقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اسی ایک مقصد کے لئے اپنی اپنی جگہ پر کوشش کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے نظام کے تحت ایک مرکز پر جمع کر دیں گے۔ اس ملک میں اسلامی خلافت یعنی پاکستان قائم کرنا ہی ہم سب کا فرض ہے۔ جو مشترکہ ہے۔ لیکن اگر کوئی اس فرض کی طرف عملاً متوجہ نہیں ہوتا۔ تو ہم سے یہ فرض ساقط نہیں ہو جاتا۔ اور اگر اور کوئی آگے بڑھنے سے ہچکچاتا ہے۔ تو ہم کیوں رکے رہیں۔ اور کیوں نہ نڈر اور بے باک ہو کر اقدام شروع کر دیں۔ جو لوگ ہماری اضطراری کیفیت سے یہ غلط اور گمراہ کن نتیجہ اخذ کر لیں کہ ہمیں رہنما بننے کی ہوس ہے۔ تو ان کے لئے ہماری طرف سے یہ پیشکش موجود ہے۔ کہ وہ اپنی جنون سامانیوں کے ساتھ خود آئیں اور ہماری رہنمائی کریں۔

اسلام کو دنیا کی آخری سچائی اور صداقت سمجھو۔ اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے اپنے جان و مال کی پروا نہ کرو۔ اور نہایت بے باکی اور بلند ہمتی سے اپنے فرائض منصبی کو پورا کرنے کی عادت ڈالو تذبذب۔ جھجک اور بے یقینی قوموں اور ملتوں کی تعمیر کے لئے مہلک ہے۔ سب سے پہلے اپنی مہلکات کو ثبات اور یقین کی تلواروں سے ہلاک کر دو۔ اور اس کے

لہذا میدان میں مردانہ وار قدم رکھو۔ اپنے عزم میں صلابت اور متانت پیدا کرو۔ اور دنیا کو ثابت کر دو کہ روح و قوت کے اعلیٰ مرتبہ سے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ کر کے دکھا دو۔ اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو خدارا کام آنے والوں کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ پنجاب کا مسلمان اس وقت ایسے رہنما کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ جو اپنی گرم و آتشیں تقریروں سے جمود و سکون پیدا نہ ہونے دیں۔ اور اپنی سیاسی فرزانگی اور تدبر سے اس کو منزل مقصود تک لے جانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ جن کے خلوص و ایثار اور بے لوث خدمات کے سامنے مسلمانوں کی گردنیں جھک جائیں۔ اور وہ ایک مضبوط سایہ دار درخت کی طرح ان سب کو اپنے اطراف میں سمیٹ لیں۔

مسلمانوں کو ان رہنماؤں کی ہرگز ضرورت نہیں۔ جو محض آرام کرسیوں کے شیدا ہیں یا فرنگی صوفوں اور ایرانی قالینوں پر بیٹھنے والے ہیں۔ جن کا پورا وقت خاص خاص مشاغل میں گزرتا ہے۔ اور ان کے نازونعم میں پالے ہوئے جسم ایوانوں میں مقید ہیں تاکہ سردی اور گرمی کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ اور باہر کی خاک دھول سے مکدر نہ ہوں۔ بیرونی ماحول کی کثافت اور شور و شغب ان کی نفاست طبع اور لطافت مزاج کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ایسے افراد کی قیادت صرف اسی طبقہ تک محدود رہنی چاہیئے۔ جس کی رسائی اپنی حیثیت یا دولت کے ذریعہ ان تک ہو سکتی ہے۔ غریب عوام پر ان کے دروازے بند ہیں۔ اور وہ ان کے ایوانوں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ ایسے رہنماؤں سے کسی تعمیری یا تنظیمی کام کی توقع محض بے نتیجہ ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں عوام کے تعاون عمل کے بغیر کسی قوم کی اصلاح تعمیر یا تنظیم کی کوشش نہ صرف دشوار ہے۔ بلکہ بے سود بھی ہے۔ اگر حقیقتاً ان قائدین کا مطمع نظر قوم کی تعمیر ہے۔ تو وہ خود کو مسلم عوام سے مطابقت کا پابند بنائیں اپنے ایوانوں سے باہر نکل کر ان کے مصائب و آلام دکھ درد میں شریک ہوں۔ اور ان کی ضروریات و خواہشات سے پوری طرح واقف ہوں۔ تاکہ بذات خود زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی رہنمائی کر سکیں۔ اور اگر پتلونوں کی شکنیں خراب ہونے کا ڈر ہے۔ اور خود کو عوام سے دور ہی رکھنا چاہتے ہیں۔ تو پھر مناسب یہی ہے کہ وہ قیادت کی ہوس اپنے دل سے نکال ڈالیں۔ اور اپنے ذاتی خاص کو انجام دیتے رہیں۔

غرضمندانہ قیادت کے اثرات

مسلمانوں کے عام مصائب کی ذمہ داری ایک حد تک ان خود غرض لیڈروں پر عاید ہوتی ہے جنہوں نے سیاسی تحریکات کو تجارت اور قیادت کا پیشہ بنا لیا ہے۔ جن کا مطمع نظر محض اسمبلیوں کی رکنیت ہے۔ ان کے سامنے نہ تو کوئی سیاسی محل ہے اور نہ مسلمانوں کی تعمیر و تنظیم کا پروگرام اور نہ وہ مسلمانوں میں صحیح سیاسی بیداری پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ کیونکہ ایسی قومی زندگی میں اس کا معیار دولت و ثروت کی بجائے خلوص قابلیت اور ایثار ہوگا۔ اور انہیں اپنی جھوٹی دوکانیں بند کرنی پڑیں گی۔ یہی سبب ہے کہ عوام کی صحیح اساس پر تنظیم کرنا ان کا نصب العین ہے۔ ان کی پوری سیاست ایک ہوشیار بنیئے کی جیسی ہے۔ جس کی قیمت انتہائی گراں ہے سے بازار کا ساتھ دیتی ہے۔ ان کی مصلحت بینی اور غرض اندیشی اور غلط طرز عمل سے پوری قوم عدم تجزیہ میں مبتلا ہے مسلمانوں کی اکثریت چونکہ افلاس و غربت میں مبتلا ہے۔ اس لئے اکثر اوقات وہ اس قسم کے غلط کار افراد کی قیادت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے رکھنے پر مجبور ہے۔ چونکہ ان کا تعلق قوم کے دولتمند طبقے سے ہے۔ اس لئے بسا اوقات عوام ان کی خواہشات کا ساتھ دینے اور ان کے اثرات سے مرعوب ہونے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ عوام کو اس امر کا کامل احساس ہے۔ کہ ان کی قومی ہمدردی کے تمام بلند بانگ دعاوی محض ذاتی اغراض کے حصول، ترقیات جاہ اور الیکشن کی مہم کے لئے ہوتے ہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اسمبلی کی شاندار عمارت میں قوم کے مفاد سے خالی الذہن ہو کر بیٹھتے ہیں۔ دراصل ان میں سے اکثریت کا مقصد بھی یہ نہیں ہوتا کہ وہ قوم کے مفاد کو سلجھانے کے لئے دماغ سوزی کریں۔ اور ان کا منتہائے نظر صرف اپنے ماحول کو مرعوب کرنا اور حصول مزید جاہ کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ شہرت و حکومت کے ان دیوانوں نے اپنی خواہشات کے پورا کرنے اور اس کی تکمیل کے لئے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ حالانکہ موجودہ زمانہ میں بین الاقوامی مسائل اتنے پیچیدہ ہو گئے اور اقوام کی سیاسی تعمیر کچھ اس نہج پر ہوئی ہے۔ کہ بغیر ان مسائل کے سمجھے اور ان حالات سے واقف ہوئے جو دور جدید کی سیاسی زندگی کے روح رواں ہیں۔ کسی قوم کی رہنمائی

نہ صرف گمراہ کن بلکہ انتہائی خطرناک ہے یعنی اپنی نااہلیت اور عدم صلاحیت کے باوجود ہمارے بعض خود ساختہ قائدین قوم سیاسی زندگی سے ارتکاب گناہ میں مصروف ہیں۔ حالانکہ سیاسی مسائل سے ان کے مبلغ علم کو اتنا بھی تعلق نہیں جتنا کہ بندر کو ادرک سے۔ ان کی تعلیم و تربیت میں اس قسم کی کوئی گنجائش نہیں کہ حالات حاضرہ کو سمجھنے اور ان پر غور کرنے کی اہلیت ان میں پیدا ہو۔ محض یہ خیال کہ قوم کی رہنمائی ہمارا موروثی حق ہے۔ ان کی قیادت کا محرک ہے۔ قوم کے مخلص کارکن اور ان کی سیاسی مداخلت کو طوعاً و کرہاً برداشت کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان ان کی ناعاقبت اندیشیوں سے گمراہ ہو کر بے راہ ہو رہے ہیں۔ اور پنجاب میں مسلمانوں کا مستقبل تاریک بن رہا ہے۔

آنریبل سردار عبدالرب نشتر کا ڈاکٹر خان صاحب کو چیلنج

سرحد کے سرخپوش بھی اکھنڈ ہندوستان کے خلاف ووٹ دیں گے۔ حکومت بہار نے مسلمانوں کو قتل عام سے بچانے کی کوئی روک تھام نہیں کی۔ سرحدی مسلمانوں کو بہار کے ہندوؤں کی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ مسلمانان ہند کی نجات کا واحد ذریعہ پاکستان ہے

پشاور ۲۲ دسمبر۔ آج شاہی باغ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار عبدالرب نشتر نے ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد کو چیلنج کیا کہ بالغان کو حق رائے دہی دیکر استصواب عامہ کو دیکھیں۔ صوبہ سرحد پاکستان کی حمایت کرے گا۔ سرحد کے سرخپوش بھی اکھنڈ ہندوستان کے خلاف ووٹ دینے کو تیار ہیں۔ اس کے بعد نشتر صاحب نے مسلم لیگ کے عارضی حکومت میں شامل ہونے کے متعلق ایک سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ اور کہا کہ ہندو کانگرس اور انگریز نے مسلمانان ہند کو کچلنے کے لئے ایک متحدہ سازش کر رکھی تھی۔ کانگرس کا اکیلے برسر اقتدار رہنا مسلمانوں کے مفاد کے لئے ایک حقیقی خطرہ بن گیا تھا۔ اس لئے مسلمانوں کے برخلاف سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مسلم لیگ کو حکومت میں شامل ہونا پڑا۔

آپ نے مزید فرمایا۔ کہ پنڈت نہرو نے جو یہ کہا ہے۔ کہ مسلمان ممبران حکومت میں شامل ہو کر ان کے راستے میں نئی نئی مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ یہ قطعاً غلط ہے بلکہ مسلم ارکان نے ہندو حکومت کے مغرورانہ اقدامات سے مسلمانوں کے بچانے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ مسلمان ممبروں کی موجودگی میں وہ سوائے ان پر الزام تراشی کے اور کوئی ایسا اقدام نہیں کر سکتے جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

آپ نے بہار کے قتل عام کے چشمدید واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بہار کی کانگرسی حکومت نے مسلمانوں کے اس قتل عام کو روکنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ انہوں نے سرحدی مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ بہار کے ہندوؤں کی ہرگز تقلید نہ کریں۔ اور جب تک وہ کوئی شر انگیز یا جارحانہ اقدام نہ کریں انہیں کسی قسم کا گزند نہ پہنچایا جائے۔

پاکستان کے مطلب پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ جب ہندو حکومت بہار ایسے ایک صوبہ میں مسلمانوں کا وجود دیکھنا نہیں چاہتی۔ تو ہندو اکثریت کی مرکزی حکومت مسلمانوں کو جائز حقوق کرنے کی اجازت کیسے دے سکتی ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ مسلمانان ہند کی نجات کا واحد ذریعہ پاکستان ہے اور پاکستان بجائے تقریروں کے صرف قربانیوں سے حاصل ہوگا۔ اس مقصد کے لئے آپ نے مسلم نیشنل گارڈز میں جوق در جوق شامل ہونے کی ترغیب دی۔ کیونکہ کوئی قوم بغیر تنظیم کے اور ضبط کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آپ نے سرحدی مسلمانوں پر ایک مرتبہ پھر زور دیا۔ کہ وہ یک جان اور متحد ہو کر دنیا پر یہ ثابت کر دیں۔ کہ حصول پاکستان کی کوشش میں وہ باقی مسلمانان ہند سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔

نمائندہ اسمبلی کے بارے میں آپ نے بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ مسلمانان ہند ایک ہندو اسمبلی کو کسی صورت میں اسے کبھی بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

حکومت ہند کو دس لاکھ روپے کا دھوکا

دوران جنگ میں ۷ لاکھ ۳۵ ہزار کے بجائے ۱۸ لاکھ روپے وصول کر لئے

لاہور ۲۳ دسمبر۔ حکومت ہند کے ایک سپیشل ٹربیونل جس کے صدر مسٹر ایم۔ ایل صوفی آئی۔ سی۔ ایس ہیں کے روبرو سندر لال ڈائرکٹر کنسٹرکشن کمپنی دہلی (شاہدرہ) اور دیگر ملازمان کے خلاف دوران جنگ میں حکومت ہند کو دھوکا دینے کا مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ استغاثہ کا بیان ہے۔ کہ حکومت ہند نے فرم مذکورہ کو سپلائی کے تین آرڈر سات لاکھ ۳۵ ہزار روپے کے دیئے۔ یہ آرڈر تین قسطوں میں سپلائی کئے گئے۔ جن کا بل ۱۸ لاکھ روپیہ جا پہنچا۔ جب تحقیقات کی گئی۔ تو پتہ چلا۔ کہ یہ بل بہت زیادہ ہے۔ اور ملزمان نے حکومت ہند کو تقریباً دس لاکھ کا دھوکا دیا۔ ملزمان میں چار ملزم فرم مذکورہ کے ملازم تھے۔ ایک ملزم مدن لال سیٹھ نند لال کے خلاف انڈین سپلائیرز لمیٹڈ کے سلسلہ میں نہایت

—۴ گہرے طریقہ پر متفق تھا۔ دوسرا ملزم بھی جھنجھو فرم ہذا کا مینجر تھا۔ چار ملزمان فرم کے ملازم ہیں۔ انہوں نے استغاثہ کے بیان کے مطابق سازش کی۔ ٹربیونل مذکور نے ۷۰ کے قریب گواہان (جو کہ لاہور کے تھے) کے بیانات قلمبند کئے۔ مزید گواہان کی شہادت کے واسطے ٹربیونل کا اجلاس اب دہلی میں ہوگا۔ اس مقدمہ میں کل ایک سو کے قریب گواہان استغاثہ ہیں۔

مسلم لیگ کی عدم موجودگی ساری کارروائی پر پانی پھیر دیگی

پنڈت نہرو کی قرارداد ناجائز اور خطرناک ہے۔ ڈاکٹر جیکار کی تقریر

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ اعلیٰ منصب کے کانگرسی لیڈر کی طرف سے آج پہلی مرتبہ یہ پبلک اعلان ہوا۔ کہ کانگرس برطانی حکومت کے ۶ دسمبر والے بیان کو قبول کرنے سے انکاری ہے۔ یہ اعلان آج سہ پہر کو مسٹر ولبھ بھائی پٹیل نے دستور ساز اسمبلی میں کیا۔ اور ڈاکٹر ایم۔ آر جیکار اپنی اس ترمیم پر تقریر کر رہے تھے۔ کہ پنڈت نہرو نے دستور ساز اسمبلی کے مقاصد کے اعلان کی جو قرارداد پیش کی ہے۔ اس پر ووٹ لینے کی کارروائی کو سردست ملتوی رکھا جائے اس پر مختلف سمتوں سے بے صبری کے ساتھ مزاحمت ہوتی رہی۔ انہی مزاحمتوں کے سلسلے میں مسٹر پٹیل نے یہ اعلان بھی کیا مسٹر جیکار دلائل کی روشنی میں فرما رہے تھے۔ کہ مسلم لیگ جو مراعات حاصل کر چکی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مسلم لیگی نمائندوں کی عدم موجودگی میں جو دستور مرتب ہوگا۔ وہ ملک کے غیر رضامند حصوں میں نافذ نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے مناسب یہی ہے۔ کہ ایوان سارے شہاری کی کارروائی کو ملتوی رکھ کر مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ مہلت دے۔ اس پر پٹیل صاحب گرم ہو گئے۔ اور مسٹر جیکار کی بات کاٹ کر پوچھا۔ کیا آپ یہاں حکومت برطانیہ کی تاویل کر رہے ہیں۔ یہ تمام مراعات جن کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ فرقائیں ابیض والے بیان سے باہر یا زائد ہیں۔ ہم نے انہیں قبول نہیں کیا۔ اور یہ ایوان انہیں قبول نہیں کر سکتا۔ (نعرہ ہائے مسرت) مسٹر جیکار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ میں پٹیل صاحب سے یہ نہیں کہتا کہ وہ کسی ایزاد کو قبول کر لیں۔ مگر یہ تو ایسا ایزاد ہے کہ جسے مسترد کر دینا چاہیئے۔ میں نے ابھی تک یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکومت برطانیہ کے تازہ بیان کو مسترد کر دیا ہو۔ اسمبلی کا فیصلہ استرداد بہت اچھا ہے۔ مگر اس ایزاد سے جو مشکلات پیدا ہو چکی ہیں۔ وہ تو برابر موجود ہے۔ پٹیل صاحب نے پھر بات کاٹ کر کہا کہ کسی ریاستی نمائندے نے تو یہ نہیں کہا۔ کہ اگر مسلم لیگ اس اسمبلی میں شریک نہ ہو سکے گی۔ مسٹر جیکار نے کہا میں واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور خواہ اس وضاحت سے مجھے غیر ہر دل عزیز ہو جانے کا اندیشہ کیوں نہ لاحق ہو جائے کہ مسلم لیگ صرف غیر حاضر رہنے کے سادہ طریق کار سے اس ایوان کے سارے کام کو قلم زن کرا سکتی ہے۔ میں اس چیز کو روکنے کی فکر میں ہوں۔ مسٹر جیکار کی تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اور مزاحمتوں کے باوجود آپ اپنی تقریحات کو اثر میں ڈوبے ہوئے انداز میں پیش کرتے رہے۔ آپ نے ایوان کو متنبہ کیا کہ پنڈت نہرو کی قرارداد غلط ناجائز قبل از وقت اور خطرناک ہے۔ ایوان نے اس اعلان پر تالیاں بجائیں۔

(اے پی انڈیا کا نامہ نگار)

فن تعمیر حیات

۶

شخصیت کا راز شخصیت کوئی علیحدہ قابلیت یا خصوصیت نہیں ہے۔ یہ ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ابتدائی اصلیت اس اختلاف کی جو ہم ایک شخص میں دوسرے سے دیکھتے ہیں۔ ابھی تک کوئی دریافت نہیں کر سکا۔ دو بیج تو ان کی بیرونی صورت یکساں ہو سکتی ہے۔ لیکن جب ان کو بویا جائے اور وہ نشوونما پا کر درخت بن جائیں۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ایک پودا دوسرے پودے سے اس قدر مختلف ہو کہ جس قدر ایک جنس کے پودے ایک دوسرے سے ہو سکتے ہیں یہ اختلاف بیج میں تھا۔ اگرچہ ہم اسے دیکھ نہ سکتے تھے۔

ہر انسان کے دماغ کی عمیق گہرائیوں میں ایک ارادی اصول ہے۔ جو پیدائش اور جوانی کے اجزا کا ثمرہ ہے۔ اور یہ ان صفات کا مصور اور خالق ہے جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے مختلف ظاہر کرتا ہے۔ ایک خان کے لڑکوں اور لڑکیوں میں مختلف شخصیتیں دیکھی ہیں۔ اس کی وجہ وہ اول بدل ہے جو ان اجزا کے اجتماع سے ہوا ہے۔ طارق نیک لڑکے اور نیک لڑکیاں۔ لڑکوں میں زاہد عابد اور رندیہ اسے۔ شاہد شرابی کبابی ہے۔ خسرو پہرے ور جہ کا بخیل ہے۔ لڑکیوں میں زلیخا خوبصورت اور منکسر مزاج ہے۔ رضیہ نودو رنج اور لڑاکی ہے۔ حمیدہ سیاہ دل اور احسان فراموش ہے۔

اس موقعہ پر آپ سوال کر سکتے ہیں۔ کہ کیا ہر ایک انسان اپنی شخصیت جانتا ہے۔ کیا اس کو اس کا وقوف ہے؟ یہ بڑا مشکل سوال اس کا جواب آسان نہیں۔ روشن ضمیر انسان عموماً اعلیٰ شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کسی قسم کا اثر ان لوگوں پر ڈالتے ہیں۔ جن سے ان کا واسطہ پڑتا ہے۔ شخصیت کی سچی اور حقیقی شکل خود فراموشی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لئے یہ کہنا بجا ہے۔ کہ شخصیت کو ذاتی وقوف نہیں ہوتا۔ قدرتی خودی خیال اور عمل میں شخصیت کا سیدھا راستہ ہے۔ اور وہ شخص جس کو مجلسی محفلوں میں اپنا ہوش نہیں ہوتا۔ یعنی خود فراموش ہوتا ہے دوسروں کو یاد رکھنے کا بہتر موقعہ پا لیتا ہے۔ آداب مجلس ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ سے ان اختلافات کو جو کسی گروہ کی شخصیتوں کو بنانے میں ہم آہنگ یا یک رنگ بنایا جا سکتا ہے۔ اور وہ اختلاف کو مجلس کے کسی رکن کے احساس کو صدمہ پہنچانے سے روکتا ہے۔ حضرت لقمان کا قول ہے۔ کہ شریف وہ ہے جو کسی انسان کا دل بالارادہ نہ دکھائے۔ گر صد ہزار لعل و گوہر بدہی چہ سود۔ دل را شکستہ ئی نہ کہ گوہر شکستہ ئی۔ رومی فرماتے ہیں۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است۔

از ہزاراں قبلہ یک دل بہتر است۔

اگر انسان باشعور ہے۔ تو وہ کبھی بالارادہ دل نہیں دکھا سکتا۔ اس ضمن میں ایک اور سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ یہ اختلافات جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ بناوٹی نہیں ہو سکتے؟ بدقسمتی سے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس قماش کا انسان چھپا نہیں رہ سکتا۔ بہت جلد اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔ اور لوگ جان جاتے ہیں کہ وہ صرف دکھاوا اور چالبازی ہے اور پھر جب وہ ٹھمک ٹھمک چلتا اور بھویں چڑھاتا ہے۔ تو لوگ اسے دیکھ کر بے اختیار ہنس دیتے ہیں۔ اسی قسم کے دکھاوا کرنے والے باتونی جن کی حرکات بناوٹی ہوتی ہیں۔ کئی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً شیخ غنی اللہ ایک بڑا کاروباری آدمی ہے۔ تم اس کی ملاقات کو جاتے ہو جب تم اس کے سامنے ہوتے ہو۔ تو وہ تم کو اپنی بڑی آنکھوں سے گھورتا ہے۔ اور ایک کرسی کی طرف ہاتھ جھٹک کر کبھی اور کرخت آواز میں کہتا ہے "بیٹھ جاؤ"۔ تم اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہو۔ وہ پھر اسی درشت لہجے میں کہتا ہے "کیا بات ہے؟" تم اپنا مطلب بیان کرتے ہو۔ وہ ترش روئی سے سوچتا ہے۔ اسی سابقہ لب و لہجہ میں اور الفاظ منہ سے نکالتا ہے۔ بھویں سکڑ جاتا ہے۔ اور آخری لفظ جو منہ سے نکلتا ہے۔ مگر اسی درشت آواز میں وہ "ہاں" ہے۔ اور تم چلے آتے ہو۔ سمجھ لو کہ یہ شخص چالباز ہے۔ اس کے برتاؤ میں بناوٹ ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایک گرم مزاج کم گو انسان ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ جو وہ نہیں ہے۔ شخصیت بناوٹ سے نہیں بنتی نہ پوشاک سے بنتی ہے۔ کہ کوئی اسے پہن لے۔ یہ اندر پیدا ہوتی اور پھولتی پھلتی ہے۔ اور باہر سے نظر آتی ہے۔ کوئی شخص ایسا دکھائی نہیں دیتا جسے علم ہو کہ شخصی مقناطیس کیا ہے۔ لیکن جس چیز کا یہ نام ہے۔ ہم سب کو اس کا تجربہ ہے۔

(باقی پھر)

15-1-47

رجسٹرڈ ایل نمبر 31

سالانہ چندہ للعہ جلد ۶۱
فی پرچہ ۲؎ نمبر ۲

THE PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

ایڈیٹر میاں عبد المجید صاحب

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

۱۰ جنوری ۱۹۴۷ء

کس قدر ارزاں ہوا جاتا ہے انساں کا لہو
اور اتراتی نہیں سر سے خمارِ اقتدار
آ کہ دستِ شوق میں بھر تیغ خوں آشام لیں
دوست اٹھ بڑھ کر زمام دورِ حاضر تھام لیں

(عبد الرشید شیدا۔ گجراتی)

عزمِ جواں

ڈوب کر بحرِ حوادث میں ابھرنا ہے ہمیں
زیست کے پرپیچ راہوں سے گذرنا ہے ہمیں
ظلمتِ ہستی میں شمعِ سوزِ پنہاں کے طفیل
اک سنہرے دور کا آغاز کرنا ہے ہمیں
از سرِ نو جذبۂ سوزِ دروں سے کام لیں
دوست اٹھ بڑھ کر زمام دورِ حاضر تھام لیں
دل کو ہم موہوم امیدوں سے بہلاتے رہے
مدتوں یونہی فریبِ آرزو کھاتے رہے
عمر بھر دیکھا کئے آہوں کو محرومِ اثر
اپنے نالے عرش تک جا جا کے لوٹ آتے رہے
کھول کر دلِ انتقام گردشِ ایام لیں
دوست اٹھ بڑھ کر زمام دورِ حاضر تھام لیں
ہو رہی ہے فرطِ غم سے چشمِ فطرت اشکبار
مستقل خطرے میں ہے پھر آدمیت کا وقار

یورپ و ایشیا کو امریکہ ۱۵ لاکھ ٹن غلہ ماہوار دے گا
کوئلہ کی ہڑتال ختم ہونے کے بعد امریکہ کا مجوزہ اقدام

واشنگٹن ۲۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کوئلہ کی ہڑتال ختم ہونے پر حکام امریکہ کی تجویز ہے کہ پندرہ لاکھ ٹن ماہوار غلہ باہر بھیج کر برآمد غلہ کا بنا ریکارڈ قائم کر دیں۔ گویا اس وقت جس مقدار میں غلہ باہر جا رہا ہے۔ اس سے ڈیوڑھی مقدار بھیجنے کا عزم ہے۔ اس سکیم کو صدر ٹرومین کی زبردست تائید حاصل ہے۔ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ جب تک یورپ اور ایشیا کو غلہ کی اشد ضرورت ہے۔ امریکہ سے کسان غلہ کے ضخیم ذخائر کرداتے رہیں اس سکیم کو تیزی سے چلانے کے لئے ممکن ہے۔ کہ مختلف بندرگاہوں پر غلہ پہنچانے کے لئے جدید ریلوں کے اجرا کے مسئلہ کو دیگر مسائل پر ترجیح دی جائے۔ (گلوب)

جاپان میں دوسرے شدید زلزلہ نے ۲۶۳ مکان منہدم کر دیئے
اوساکا میں زلزلہ اور ٹھنڈی ہوا کی تباہ کاریاں

ٹوکیو ۲۲ دسمبر آج دس بجے دن کچھ ذرا پہلے (جاپانی وقت) ایک اور شدید زلزلہ جزیرہ شکوکو کے مقام کوچی میں نمودار ہوا۔ یہ بھی اطلاع ہے۔ کہ ایٹم بم کا شکار ہیروشیما میں بھی یہ دوسرا زلزلہ محسوس کیا گیا ہے۔ ایک سرکاری اطلاع کے بموجب ڈیڑھ لاکھ آدمی زلزلہ کے پہلے جھٹکے سے بے گھر ہو کر رہ گئے ہیں۔

جاپانی وزارت داخلہ نے نقصانات کی جو تفصیل شائع کی ہے۔ اس کے مطابق آج صبح کے زلزلہ سے ۶۳۷ اشخاص ہلاک اور ۶ہم ۲ مجروح ہوئے۔ اور ۲۶۳ مکان منہدم ہو گئے۔ ہزارہا آدمی اوساکا کے جنوب میں واقع ریلوے سٹیشنوں پر پناہ لے رہے ہیں۔ اوساکا میں تیز ٹھنڈی ہوا زلزلہ زدہ علاقہ کا صفایا کر رہی ہے۔ (رائٹر)

تو پاک باش برادر مدار از ناپاک
زنند جامۂ ناپاک گاذران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سینٹرل بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲ | ۱۰ر جنوری ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

ایک چیستاں

برطانوی وفد نے ۱۶ر مئی ۱۹۴۶ء کو جو بیان ہندوستان میں دیا تھا۔ وہ ملک کی موجودہ ناسازگار فضا کی وجہ سے خواہ مخواہ ایک چیستاں ...

پارٹی کو کتنی ہی اکثریت حاصل ہو۔ دوسری پارٹیوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً مسلمانوں کے لئے ...

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ (۱۳) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو۔ کہ میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہے۔ (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کیلئے خدا کے پاس بہشت ہیں۔ جن میں نہریں بہ رہی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ عورتیں ہیں۔ اور خدا کی خوشنودی ... (دیکھو) خدا اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ ...

جو لوگ ایمان لا کر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے (یعنی موت کے وقت تک کفر پر اڑے رہے) ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ یہ لوگ سخت گمراہ ہیں (۹۰) جو لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت ہی میں مر گئے وہ اگر نجات حاصل کرنی چاہیں اور بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو قبول نہیں ہوگا۔ یہ لوگ بڑا دکھ دینے والا عذاب پائیں گے۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا (۹۱)

لوگو جب تک تم ان چیزوں میں سے راہ خدا میں خرچ نہیں کرو گے جن کو تم عزیز رکھتے ہو ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکو گے۔ اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے (۹۲) پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہی ہے جو مکے میں ہے بابرکت اور لوگوں کے لئے موجب ہدایت (۹۳) اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں۔ جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو ...

''۱۰ لاکھ طاقتور ترکی فوج تیار کھڑی ہے''

ترکی کے خلاف سوویٹ اخبار پراودا کا زہریلا پروپیگنڈا

لندن ۲۲ر دسمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ سوویٹ کمیونسٹ پارٹی کے آرگن پراودا نے ترکی پر یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ وہ اپنی ہمسایہ حکومتوں سے تعلقات خراب کرنے کی پالیسی پر چل رہی ہے۔ اور یہ کہ اس کی دس لاکھ طاقتور فوج تیار کھڑی ہے۔ اخبار مذکور آگے چل کر لکھتا ہے۔ کہ حیرت کی بات ہے۔ کہ ترکی ہی ایک ایسا ملک ہے جو جنگ کے بعد بھی جس میں اس نے کوئی حصہ نہیں لیا ہے۔ فوجیں کم کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ (رائٹر)

پنجاب میں گندم کے قحط کا کوئی اندیشہ نہیں ڈیریکٹر خوراک کا بیان

لاہور ۲۶ر دسمبر صوبہ کے متعدد چھوٹے قصبات جہاں راشننگ کا نفاذ نہیں ہوا۔ گندم اور گندم کے آٹے کی عارضی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ یہ عارضی قلتیں عام اضطراب اور غلط تقسیم کی وجہ سے ہیں جو حمل و نقل اور دوسری مشکلات کا نتیجہ ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر [illegible] سنگھ ڈائریکٹر خوراک نے کہا۔ حکومت پنجاب صورت حالات کا نہایت غور سے مطالعہ کر رہی ہے۔ حکومت کے پاس گندم کا کافی ذخیرہ ہے۔ اور وہ اس سلسلہ میں تمام امکانی اقدام اٹھا رہی ہے کہ یہ عارضی قلتیں دور ہو جائیں۔ آئندہ مشکل مہینوں میں اس صوبہ میں گندم اور گندم کے آٹے کے سلسلہ میں کوئی مشکلات نہیں ہوں گی۔ کیونکہ بیرونی ممالک سے گندم کی رسدیں ہندوستان پہنچ چکی ہیں۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا)

مصر میں قائد اعظم کی مصروفیتیں!!!

مفتی اعظم فلسطین و وزیر اعظم مصر سے طویل ملاقاتیں

قاہرہ ۳۰ر دسمبر۔ قائد اعظم محمد علی جناح صدر کل ہند مسلم لیگ نے کل جلالۃ الملک شاہ فاروق فرمانروائے مصر سے دوسری ملاقات فرمائی۔ دارالسلطنت مصر میں قائد اعظم کا سہ روزہ قیام انتہائی اہم اور کثیر مصروفیات کا حامل رہا۔ آپ کے اعزاز میں مسلمانان مصر کی جانب سے متعدد پر تکلف تقاریب ترتیب دی گئیں۔ آپ نے جلسہ ہائے عام کو مخاطب فرمایا۔ کئی ایک صحافتی کانفرنسیں منعقد کیں۔ ممالک اسلامیہ بالخصوص ترکی و فلسطین کے بہت سے صحافتی نمائندوں کو عالم اسلام کے اتحاد کے منصوبے اور مملکت پاکستان کے قیام کی تجویز کے بارے میں تفصیلی بیانات دیئے۔ اور مصر کی تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین سے مصر۔ فلسطین اور ملت اسلامیہ ہند کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ مصر کے جدید وزیر اعظم نقراشی پاشا نے تقریباً ایک گھنٹہ تک قائد اعظم سے گفتگو کی۔ عرب ممالک کی آزادی اور اتحاد کے علمبردار مفتی اعظم فلسطین نے بھی قائد اعظم محمد علی جناح سے طویل ملاقات کی۔ ان تمام موقعوں پر مولوی لیاقت علی خان صاحب بھی قائد اعظم کے ہمراہ ہر وقت موجود رہے۔

قائد اعظم کے اعزاز میں معتمد عرب لیگ کی ضیافت

عرب لیگ کے معتمد عمومی عزام پاشا نے پرسوں قائد اعظم اور لیاقت علی خان کے اعزاز میں ایک ضیافت ترتیب دی تھی۔ جس میں مفتی اعظم فلسطین حاجی امین الحسینی مصری انجمن اخوان المسلمین کے قائد شیخ حسن البنا۔ وفدی جماعت کے رہنما مکرم عبید پاشا اور دیگر مصری قائدین کی ایک کثیر تعداد موقعہ پر موجود تھی۔ عرب ممالک اور مسلمانوں کے تعلق سے ہندوستان کی سیاسی صورت حال پر گفتگو ہوئی۔

عمرانہ میں قائد اعظم کی تقریر

لبرل دستوری جماعت کی طرف سے بھی قائد اعظم ایک عمرانہ پر مدعو کئے گئے تھے۔ اس موقع پر آپ نے اپنی ایک مختصر سی تقریر میں مشرق متوسط کے ممالک سے ملت اسلامیہ ہند کی جدوجہد پاکستان میں تعاون عمل کی اپیل کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ اگر ہندوستان میں ایک ہندو حکومت قائم ہو جائے۔ تو دس کروڑ مسلمانان ہند۔ ہندوؤں کے غلام ہو جائیں گے۔ اور ہندوؤں کی حکمرانی انگریزوں کے اقتدار کی برقراری اور استواری کا باعث بنے گی کیونکہ ہندو محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ برطانوی سنگینوں کی امداد و اعانت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ پاکستان ملت اسلامیہ ہند کے لئے موت و زیست کا مسئلہ بن گیا ہے۔ ہمیں یا تو پاکستان حاصل کرنا ہوگا۔ یا پھر مٹ جانا ہوگا۔ لیکن مشرق متوسط کے ممالک بھی ہمارے مطالبہ پاکستان سے غفلت نہیں برت سکتے اگر اسلامی ممالک کو آزادی کی فکر ہے۔ تو انہیں حصول پاکستان میں ہماری اعانت کرنی ہی پڑے گی۔ ایران اپنی آزادی سے محروم ہو چکا ہے۔ اور کسی غیر مملکت کو اس وقت حقیقی آزادی حاصل نہیں ہے۔ اور وہ اپنی خود مختاری کی اس وقت تک توقع بھی نہیں رکھ سکتے جب تک کہ ہندوستان میں پاکستان قائم نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان پر جس کسی کی حکومت ہوگی سارے مشرق متوسط پر اسی کا تسلط ہوگا۔ اس لئے ہندوستان میں اسلامی مملکت پاکستان کے قیام کے لئے تمام ممالک عرب کو جدوجہد کرنی چاہیئے۔

وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا نے بھی کل قائد اعظم کے اعزاز میں ایک عمرانہ ترتیب دیا تھا۔ جس میں عرب لیگ کے قائدین اور اسلامی ممالک کے سارے نمائندے شریک تھے۔

کل صبح ایک صحافتی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح نے اخلاقی ''اندیشے'' فرمایا کہ ''خدانخواستہ اگر ہم آزاد مملکت پاکستان کے قیام میں ناکام ہو گئے۔ تو نہ صرف ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ بلکہ مشرق متوسط کے عرب ممالک کی آزادی و مفادات کو بھی خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ ہندوؤں کی بھیانہ اکثریت اسلامی ممالک کے مستقبل کے حق میں مہلک بن جائے گی۔ اور مشرق متوسط کے ممالک کے لئے ہندو سامراجی حکومت کا یہ خطرہ اتنا ہی زیادہ تباہ کن ہوگا جتنا کہ برطانوی سامراج ان کے حق میں مہلک ثابت ہوا ہے۔

ہندو اگر برسر اقتدار آجائیں تو عرب ممالک دہکتی ہوئی آگ میں پڑ جائینگے

بہر حال اگر کبھی ہندوستان میں ہندو برسر اقتدار آ گئے۔ تو ممالک اسلامیہ ایک جلتی ہوئی کڑاہی سے نکل کر دہکتی ہوئی آگ میں پڑ جائیں گے۔ قائد اعظم نے اپنے اس ایقان کا اعلان کیا۔ کہ مشرق متوسط کے ممالک عرب اور مسلمانان ہندوستان کے اتحاد کی صورت میں وہ کبھی سامراجیت پسندانہ روش اختیار نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی کسی کے اثر و نفوذ کے تابع رہیں گے۔ بلکہ آزاد اور خود مختار رہ کر گزر بسر کریں گے۔

کانگرس مجرم ہے

ہندوستان کی موجودہ صورت حال اور مسلم لیگ کے موقف کا تذکرہ کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا۔ کہ کسی ذہنی تحفظ کے بغیر ہم مجلس دستور ساز میں شرکت کی برطانوی پیشکش کو قبول کر چکے ہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندو کانگرس برطانوی تجاویز کو اپنی من مانی تاویلات کے سانچے میں ڈھال لینا چاہتی ہے۔ ایسی حالت میں ہندوستان کی دستوری ترقی کی مزاحمت کا الزام کسی طرح مسلم لیگ کے سر عائد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کی اصل مجرم تنہا کانگرس ہی ہے۔

نزاعی مسائل اور وفاقی عدالت

قائد اعظم سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ آیا آپ نزاعی مسائل کو وفاقی عدالت میں پیش کرنے پر رضامند ہو چکے ہیں۔ تو اس پر فرمایا کہ اس قسم کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہونے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ زمرہ بندی کے اصول سے متعلق برطانوی تجاویز آئینہ کی طرح صاف ہیں۔ ہندو کانگرس زمرہ بندی کی شرط کی تاویل کے بارے میں اگر اپنی مرضی کے مطابق کوئی فیصلہ کرے تو یہ اس کی خوشی ہوگی۔ ہم اس کے نتائج سے بری الذمہ ہوں گے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ جن مسائل کا کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین تصفیہ ہونا چاہیئے۔ ان کے وفاقی عدالت یا کسی اور عدالت سے فیصلے کے لئے ہم کبھی تیار نہ ہوں گے۔

قائد اعظم سے پوچھا گیا کہ جب کانگرس مسلم لیگ کے بغیر ہی دستور ساز مجلس کے کام کو آگے بڑھاتی چلی جا رہی ہے۔ تو ایسی صورت میں مسلم لیگ کا آئندہ طرز عمل کیا ہوگا؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں میں قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اس فیصلہ کا صرف ملت اسلامیہ ہند کی پارلیمان یعنی کل ہند مسلم لیگ کونسل کو ہی حق حاصل ہے۔ البتہ زمرہ بندی کے متعلق کانگرس کے نظریات کو قبول کرنے پر ہم کبھی آمادہ نہیں ہو سکتے۔

دورہ مصر کے اغراض و مقاصد

ایک اور صحافتی کانفرنس میں قائد اعظم نے اپنے دورہ مصر کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ میں یہاں عرب لیگ کے مہمان کی حیثیت سے آیا ہوں۔ میری آمد کا مقصد یہ ہے کہ شخصی طور پر مصر کی سیاسی صورت حال کے متعلق معلومات حاصل کروں اور مصر کی جنگ آزادی کا مطالعہ کروں۔ میں چاہتا ہوں کہ مصر اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے۔ کہ ملت اسلامیہ ہند کی جدوجہد کے مقاصد کیا ہیں۔ اور اگر ہم حصول پاکستان میں کامیاب ہو جائیں تو اس کی مصر کے لئے اہمیت کس قدر ہے۔ اور ہماری ناکامی مصر کے لئے کس قدر مہلک اور خطرناک ثابت ہوگی۔

قائد اعظم نے بتلایا کہ قاہرہ میں اپنے مختصر قیام کے دوران میں مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ مصر میں کانگریس کے کارندوں نے کس قدر گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رکھا ہے۔ مختلف ملاقات سے مجھے اس امر کا اندازہ ہوا کہ ہندوستان اور خصوصاً وہاں کے مسلمانوں کے متعلق مصریوں کو کس قدر غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ میں ہر ایک ایسے مصری سے جو خود اپنے ملک اور مسلمانان ہند کے مفادات کو دل سے عزیز رکھتا ہے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہندوستان کے دستوری مسائل کا بغور مطالعہ کرے۔ صرف اسی صورت میں مصریوں کو ہندو سامراجی مزاج کے خطرہ کا پوری طرح احساس ہوگا۔ اور وہ یہ جان لیں گے۔ کہ اگر پاکستان قائم نہ ہو سکا۔ تو ہندو سامراج مشرق متوسط تک اپنے ہاتھ پاؤں پھیلائے گا۔

مطالبہ پاکستان کا سبب

قائد اعظم سے استفسار کیا گیا۔ کہ جب دنیا کا ہر ملک اتحاد کا خواہشمند ہے۔ تو پھر کیوں مسلم لیگ ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کر رہی ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمان ایک نازک صورت حال اور ایک نازک موقف سے دوچار ہیں ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد کا مطلب اس کے سوا کچھ اور نہیں ہے کہ مسلمان محض ہندوؤں کی اکثریت کی وجہ سے ان کی غلامی میں منتقل ہو جائیں۔ وہ کیوں ہے چیزوں کے اتحاد کی خاطر اپنی غلامی کو گوارا کرلے؟ پھر بھی ہم صاف طور پر یہ اعلان کر چکے ہیں کہ آزاد مملکت پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد وہ ''ہندوستان'' کی ایک اچھی پڑوسن بن کر رہے گی۔ اور ہندوؤں سے مساویانہ اساس پر باعزت دوستی کی برقراری میں کوئی چیز نہیں روک نہ سکے گی۔ اور ہم ہر ممکن طریقے سے دوستی کا رویہ اختیار کریں گے۔

مسلمانوں کے حقوق کی پامالی

ہندوؤں کی اکثریت کی وجہ سے حقوق و مفادات جس بری طرح سے پامال ہوتے رہے ہیں۔ ان کا ایک سرسری تذکرہ کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا۔ کہ مسلم لیگ کی طرف سے جو کوئی بھی تجویز پیش ہوئی۔ اس کی معقولیت اور واجبیت کا لحاظ کئے بغیر کانگرس نے اس کو یک لخت مسترد کر دیا۔ یا پھر بے ایمانی سے اس کا مذاق اڑایا ہے۔ بہار۔ صوبجات متحدہ اور ملک کے بعض دیگر علاقوں میں مسلمانوں کے بے دردانہ قتل عام کے بعد ہمیشہ سے زیادہ آج میرا یہ ایقان ہے۔ کہ ملت اسلامیہ کے لئے سوا پاکستان کے اور کوئی راہ نجات نہیں ہے اس لئے ہم یہ عزم کر چکے ہیں۔ کہ یا اپنے قومی نصب العین کو حاصل کرتے رہیں گے۔ یا پھر مٹ جائیں گے اور تباہ ہو جائیں گے۔ مگر ہندو اکثریت کی دائمی غلامی کو قبول نہ کریں گے۔

مصر اور ممالک عرب کے قائدین سے ملاقاتوں اور جلسہ ہائے عام سے تخاطب اور ضیافتوں میں شرکت کے سوا قائد اعظم نے اپنے سہ روزہ قیام میں سینکڑوں مصری طلباء سے ملاقات فرمائی۔ قائد اعظم کے دورہ مصر کی کامیابی کا اندازہ ان تبصروں سے ہوتا ہے جو مصر کے ممتاز اخبارات میں مطالبہ پاکستان پر شائع ہو رہے ہیں۔ مصر کی با اثر جماعت انجمن اخوان المسلمین کے ترجمان اخبار ''اخوان المسلمین'' نے قائد اعظم کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جناح کی شخصیت ایک عظیم المرتبت مسلمان مجاہد کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اسلام کی عزت و عظمت کے لئے برسر پیکار ہیں۔ اخبار مذکور نے آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ ہم پاکستان کے مطالبہ کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ ایک سچے مسلمان کے لئے کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ منکروں کی سوسائٹی میں کافروں کے قوانین کے زیر اثر زندگی گزار سکے۔''

پچھلی اطلاعات میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دوشنبہ کے دن قائد اعظم محمد علی جناح کی تشریف آوری کے موقع پر طیران گاہ ''المظہ'' پر جن ہزاروں مسلمانوں نے آپ کا خیر مقدم کیا ان میں وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا۔ وفدی جماعت کے مصطفےٰ النحاس پاشا۔ عرب لیگ کے قائدین اور مفتی اعظم فلسطین کے شخصی نمائندے بھی موجود تھے۔ اس موقع پر اخوان المسلمین کے قائد شیخ حسن البنا نے قرآن مجید کا ایک قیمتی تحفہ پیش کیا۔

قائد اعظم کے دورہ مصر کے سلسلہ میں اب ایک دلچسپ واقعہ کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ ہندوستان سے لندن جاتے ہوئے قائد اعظم کے ساتھ پنڈت جواہر لال نہرو بھی قاہرہ میں اترے تھے۔ مسٹر نہرو نے اس وقت اپنے چند غلط تصورات کے تحت مصری قائدین اور وزیر اعظم مصر سے ملاقات کی کوشش کی تھی۔ جس میں آپ کو ناکامی ہوئی تھی۔ [illegible]

تھل ہیڈ ورکس کا افتتاح سات جنوری کو گورنر پنجاب کرینگے

لاہور ۲۷ر دسمبر۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب ۷ر جنوری کو صبح گیارہ بجے ضلع میانوالی میں داؤد خیل کے مقام سے نہر تھل ہیڈ ورکس کی افتتاحی رسم ادا کریں گے۔ اس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر حکومت پنجاب انتظام کر رہی ہے۔ کہ مہمانوں اور افسروں کو داؤد خیل پہنچانے اور لاہور واپس لانے کے لئے ایک سپیشل ٹرین چلائی جائے۔ جو چھ جنوری کی رات کو لاہور سے روانہ ہوگی۔

داؤد خیل کے مقام پر بڑی نہر کے پاس دریائے سندھ پر پون میل لمبا ایک بند بنایا گیا ہے۔

تھل پراجیکٹ ان علاقوں کو سیراب کرے گا جہاں کھیتی باڑی کا انحصار بارش پر ہے۔ اس علاقے میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ اس لئے کھیتی باڑی کے لئے آبپاشی کے اچھے انتظام کی بہت ضرورت ہے۔ اس سکیم سے میانوالی۔ مظفر گڑھ اور شاہ پور کے اضلاع کو فائدہ پہنچ سکے گا۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ سکیم سبکدوش فوجیوں کی ایک بڑی تعداد کو بسانے میں مدد دے گی۔

اس پراجیکٹ پر مئی ۱۹۳۹ء میں کام شروع ہوا تھا۔ لیکن جنگ مزدوری اور سامان کی قلت کی وجہ سے کام بند کرنا پڑا۔ بہر حال اس وقت بڑا ہیڈ ورکس بن چکا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں اس پراجیکٹ کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے پھر شروع کیا گیا تھا۔ جب دلے والا اور خضر برانچ کی بڑی نہریں مکمل ہو جائیں گی۔ تو ابتدائی مرحلے میں میانوالی اور شاہ پور کے اضلاع کے چھ لاکھ ایکڑ کے قریب رقبے کو سیراب کیا جائے گا۔ بڑی نہر اور خضر برانچ کو کنکریٹ سے ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا تاکہ پانی جذب ہو کر نقصان دہ ثابت نہ ہو اور ساتھ ہی سیم کی روک تھام کی جا سکے۔ اس سکیم کے پہلے مرحلے پر چھ کروڑ پچاس لاکھ روپے کے قریب رقم صرف ہو چکی ہے۔ حکومت نے سوچا ہے کہ اب اگلی منزل بھی شروع کر دی جائے۔ اور اس کام کو جلد مکمل کر دیا جائے۔ دوسری منزل کی تکمیل پر ڈیڑھ لاکھ ایکڑ مزید زمین سیراب ہو سکے گی۔ اور جب یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا۔ تو اس سے سولہ لاکھ ایکڑ زمین کو پانی دیا جا سکے گا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت سندھ اور حکومت پنجاب کے موجودہ انتظامات کے مطابق چھ ہزار کیوسک پانی سے پورا فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔ بڑی نہر کے علاوہ ۱۸۲ میل لمبی شاخیں۔ اور ایک ہزار میل لمبی چھوٹی نہریں بنائی جائیں گی۔

تقریباً بیس لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرنے والے عظیم الشان پراجیکٹ پر بارہ کروڑ روپے کا خرچ کا اندازہ ہے۔ ہیڈ ورکس اور مین لائن کو اس ڈھنگ پر بنایا گیا ہے۔ کہ تھوڑی سی مزید لاگت سے چھ ہزار کیوسک کی جگہ دس ہزار کیوسک پانی بھی استعمال کیا جا سکے۔ اس کو آبپاشی کی توسیع اور پن بجلی پیدا کرنے کے کام میں بدلا جا سکے گا۔

سول اور رسل کے پراجیکٹ بن جائیں۔ تو حکومت پنجاب کو پورا بھروسہ ہے۔ کہ وہ اپنے پنج سالہ پلان کو مکمل کر سکے گی۔ حکومت پنجاب نے یہ دوسرا پراجیکٹ مکمل کرنے میں اس لئے زور دیا ہے کہ صوبے میں کوئلہ کی قلت کی وجہ سے صنعت و حرفت کے پھیلاؤ کا کام رکا پڑا ہے۔ ان دونوں اسکیموں سے ایک طرف آبپاشی کا وسیع پیمانہ پر انتظام ہو جائے گا۔ دوسری طرف پن بجلی کی ایک بڑی تعداد پیدا کر کے صنعت و حرفت کو فروغ دیا جائے گا۔ اور عوام کو سستی بجلی ملے گی۔ یہ پراجیکٹ ہمارے صوبے کے لوگوں کی زندگی کے معیار کو اونچا کرنے میں مدد کریں گے۔

لاہور کی زمین دوز نالیوں پر

پونے بانوے لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

لاہور ۲۷ر دسمبر۔ لاہور میں زمین دوز نالیوں کی تعمیر کے نگران انجینئر نے کارپوریشن کو مطلع کیا ہے۔ کہ اس کام پر ابھی اکانوے لاکھ ۷۲ ہزار روپیہ اور خرچ ہوگا۔ ان میں سے اکیس لاکھ اناسی ہزار روپے کی بہم رسانی آب کی سکیم اور ستر لاکھ پینتیس ہزار روپے نالیوں کی تعمیر وغیرہ پر خرچ آئیں گے۔

کارپوریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ رقم حکومت پنجاب سے قرضہ لینے کے لئے نو اصحاب کی ایک ذیلی کمیٹی بنائی جائے۔ جو اس بارے میں سفارشات کرے کہ آیا یہ رقم لی جائے یا نہ لی جائے۔ آج اس کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے کارپوریشن کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مسٹر سکھ لال (اچھوت) ڈپٹی میئر نے کی۔

ایک تجویز متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ کہ یہ رپورٹ سب کمیٹی کو مکرر غور کے بعد پھر مرتب کرنے کے لئے بھیجی جائے۔ کیونکہ معاملہ کا فوری تصفیہ باشندگان شہر کے مفاد کے منافی ہے۔

قرار پایا کہ ۲۰ر جنوری ۱۹۴۷ء کو ایوان میں مکمل رپورٹ پیش ہو۔ جس پر وہ دوبارہ غور کرنے کے بعد کوئی نتیجہ اخذ کر سکے۔ اور جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ (ا۔پ)

کا ارادہ یہ تھا - کہ لندن سے واپسی میں قاہرہ اتر کر ممالک اسلامیہ کے نمائندوں سے ربط پیدا کرنے کی ایک اور کوشش کریں - لیکن لندن کانفرنس کے واقعات اور قاہرہ میں قائد اعظم کی شاہ فاروق اور دیگر مصری قائدین سے ملاقات کے مدنظر مسٹر جناح نے اپنے مذکورہ ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی زحمت گوارا نہیں کی

آثار حیات

کسی کو دیکھا اور آپ نے کہہ دیا - یہ تو ابھی زندہ ہے - اور کسی کو دیکھا اور حکم لگا دیا - یہ تو کب کا ختم ہو چکا - زندگی اور موت سے فرق بڑا نازک سا ہے - لیکن کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ وہ کونسی خصوصیات ہیں - جن کو دیکھ کر آپ حیات اور موت کا حکم لگا دیتے ہیں - سب سے پہلی خصوصیت حرکت پذیری ہے - جاندار حرکت کر سکتے ہیں - لیکن یہ کوئی قطعی خصوصیت نہیں ہے - بہت سے جاندار اس صفت سے مستثنیٰ ہیں - اور بہت سی بے جان چیزیں ایسی دکھائی پڑتی ہیں - جن میں یہ خصوصیت بہت نمایاں ہوتی ہے - درختوں کو دیکھئے چلنے پھرنے سے معذور پا بہ گل اپنی قسمت پر شاکر - ساکن و صامت کھڑے رہتے ہیں - لیکن اس سکون کے باوجود ان کی زندگی سے آج کون انکار کر سکتا ہے - یہ غیر متحرک جاندار ہیں - لیکن اسی طرح حرکت پذیر غیر جانداروں کے نام بھی با آسانی ذہن میں آ سکتے ہیں —— سوچ پر ذرا دباؤ ڈالئے - ریل - موٹر اس امر نے یہ پتہ چلا کہ حیات کی صفت حرکت پذیری سے زیادہ تنفس ہے - ہر جاندار شے سانس لیتی ہے - سانس لینے کا طریقہ البتہ درجہ ارتقا کے ساتھ بدلتا رہتا ہے سائنس کی اصطلاح میں آکسیجن کے حصول کو تنفس کہتے ہیں - تنفس کا یہ عمل بعض مرتبہ تو ظاہری طور پر جاری رہتا ہے - مثلاً انسانوں میں اور بعض مرتبہ یہ پرسکون اور پھر پوشیدہ صورت اختیار کر لیتا ہے - مثلاً درختوں میں - لیکن کوئی جاندار بغیر آکسیجن کے زندہ نہیں رہ سکتا - تیسری خصوصیت جانداروں کی ان کی نمو ہے - ہر جاندار شے کیمیائی تغیرات کے ساتھ ساتھ تعمیر و شکست کے عمل سے دو چار ہوتی ہے - انسان کی ہر سانس ایک طرف تو حیوانی تعمیر کا باعث بنتی رہتی ہے - اور اسی لمحہ دوسری طرف اس کی شکست کا باعث بن جاتی ہے - زندگی کی یہ ابتدائی خصوصیات ہیں - اس کے بعد کا درجہ صفت ارتقا ہے - احساس خراش پذیری - خوشی - غمی - غصہ - جذبات یہ سب وہ ادوار ہیں - جن کو زندگی سے نہیں بلکہ زندگی کے حسن و کمال سے متعلق ہے - اسی طرح بھارت کے درجے مختلف جانداروں میں بدلتے رہتے ہیں - جاندار کی ایک صفت افزائش نسل ہے - اور یہ ایک ایسا امتیاز ہے - جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - (خاص رہبر کے لئے)

ایران میں امریکن اثر

ایران میں امریکہ کی آئل کمپنیوں اور اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ حال ہی میں قرار پایا ہے - اور ایرانی حلقوں میں اس پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے - اس اطمینان کی وجہ یہ ہے کہ اس سے امریکہ و ایران کے تعلقات پہلے کی نسبت زیادہ گہرے ہو جائیں گے - اور امریکہ نے ایران کو اس کی صنعت و حرفت اور تجارت کے ارتقا میں امداد دینے کی جو آمادگی ظاہر کی تھی - اس کے عمل میں آنے کا وقت قریب آ جائے گا - چونکہ امریکہ دوسری مغربی قوموں کی طرح استعمار کا حریص نہیں ہے - اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ وہ محض تجارتی اور صنعتی مفاد ہی کے سلسلے میں ایران کی مدد کرے گا -

روس بھی شمالی ایران کے تیل کے چشموں سے انتفاع کے درپے ہے - اور ایرانی اس کو بھی روا رکھنے پر آمادہ ہیں - لیکن جب روس ایران کے بعض علاقوں کو مرکزی حکومت سے بغاوت پر ابھار کر اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے - تو ہر ایرانی کا مضطرب ہو جانا طبعی ہے - اگر روس کمزور قوموں کو ہڑپ کر جانے کی حکمت عملی ترک کر دے - اور شمالی ایران کے تیل کے چشموں کا اجارہ حاصل کر کے ایران کو دوست بنا لے اور مخلصانہ امداد دے - تو ظاہر ہے کہ ایرانیوں کو انگریزوں - امریکیوں اور روسیوں میں امتیاز حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے - اس کے نزدیک یہ تینوں طاقتیں ایک حیثیت رکھتی ہیں - اصل چیز یہ ہے - کہ ایران کی آزادی - خود مختاری اور اتحاد سلامت رہے - جو طاقت ان محبوبات پر حملہ آور ہوگی وہ ایران کی دشمن ہوگی -

یونیورسٹی کیمیکل لیباریٹری اور مسلمان

پنجاب یونیورسٹی کی کیمیکل لیباریٹری میں آج تک کوئی مسلمان کسی ذمہ وار اسامی پر مقرر نہیں کیا گیا - چاروں پروفیسر غیر مسلم ہیں - ڈائریکٹر کا عہدہ حال ہی میں خالی ہوا تو اس پر دانس چانسلر اور سنڈیکیٹ نے ڈاکٹر شانتی سروپ بھٹناگر کو مقرر کر دیا ہے - ڈاکٹر صاحب کے آنے پر یہ لیباریٹری مزید پچاس سال کے لئے مسلمانوں پر بند ہو جائے گی -

اب اس لیباریٹری میں تین اسامیاں خالی ہونے والی ہیں - اور آرگینک - فزیکل اور کیمیکل انجینئرنگ کے پروفیسر مقرر کئے جانے والے ہیں - ان اسامیوں کے لئے لائق اور تجربہ کار مسلمان موجود ہیں - یونیورسٹی ریڈر ان کیمیکل انجینئرنگ کی اسامی مشتہر کی جا چکی ہے - اور ضروری اوصاف رکھنے والے مسلمانوں کی درخواستیں پہنچ چکی ہیں

ہندوستان میں صنعتی ترقی کا دور شروع ہو چکا ہے - اور اس جدوجہد میں صرف وہی قوم زندہ رہ سکے گی - جو صنعت کے متعلق کیمسٹری میں مہارت حاصل کرے گی - ضروری ہے کہ کیمیکل لیباریٹری میں مسلمانوں کو ان کا حصہ دیا جائے اور موجودہ ہندو راج کے طلسم کو توڑا جائے - مسلمانان پنجاب کا مطالبہ ہے کہ اس لیباریٹری کی خالی اسامیاں مسلمانوں کو دی جائیں - تاکہ انہیں کچھ تو حق رسی کا احساس ہو - سنڈیکیٹ کے مسلمان ممبروں - اسلامی اخباروں اسلامی انجمنوں اور مسلمان لیڈروں کو چاہیئے - کہ اس مطالبہ کی اہمیت کو سمجھیں - اور لیباریٹری میں مسلمانوں کو ان کا حق دلوائیں -

فلسطین کے عربوں میں اضطراب

فلسطین میں یہودیوں کی فرقہ پرستیاں برابر جاری ہیں - اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے - کہ انہوں نے بعض انگریز افسروں کو گرفتار کر کے انہیں ضرب تازیانہ کی سزائیں بھی دی ہیں - ادھر انگلستان میں خفیہ طور پر بعض یہودی داخل ہو چکے ہیں اور انگریزوں کی خفیہ پولیس اب تک ان کا سراغ نہیں لگا سکی - وہ آئے دن مختلف حکام اور مختلف اداروں کو مار دھاڑ اور آتشزنی کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں - غرض یہودیوں نے روپے - سامان جنگ اور کارکنوں کی فراہمی میں پوری قوت صرف کر رکھی ہے - اور حکومت برطانیہ اپنی عظمت کے باوجود ان کو اب تک مغلوب نہیں کر سکی - ان حالات کو دیکھ کر عربوں میں اضطراب پیدا ہونا بالکل طبعی ہے وہ یہ محسوس کرتے ہیں - کہ اگر یہودیوں کی طاقت کا یہی حال رہا - اور برطانیہ جیسی طاقت ان کی سرکوبی میں ناکام رہ گئی - تو

ہم ان سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں - چنانچہ خبریں موصول ہو رہی ہیں - کہ یہودیوں کے ہنگامہ اور اغوا ان رادی لیوی کے مقابلہ میں عربوں نے بھی "نجادہ" اور "فتوۃ" کے نام سے نوجوانوں کی دو جماعتیں منظم کر لی ہیں - اور اسلحہ اور روپے کی فراہمی شروع کر دی ہے - مفتی اعظم سید امین الحسینی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس تحریک پر اظہار استحسان کیا ہے -

بلاشبہ یہ حالات بہت ہی اضطراب انگیز ہیں - اور روز بروز عربوں اور یہودیوں میں براہ راست تصادم کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے - لیکن عرب اس معاملے میں بالکل مجبور اور حق بجانب ہیں - انہوں نے سالہا سال تک یہودیوں کی تنظیم کے باوجود انتہائی امن و امان سے کام لیا - اور یہی سمجھتے رہے کہ برطانیہ بالآخر حالات پر قابو پا لے گی لیکن جس حالت میں انتدابی طاقت اس ملک میں امن و امان قائم نہیں کر سکی - اور یہودیوں کی بڑھتی ہوئی قوت عربوں کے لئے سخت خطرات کا موجب بن رہی ہے - آخر عرب کیا کریں ؟ لازم ہے - کہ وہ اپنی قوت کو منظم کریں - اور ساری عرب دنیا اس تنظیم میں ان کا ہاتھ بٹائے - بلکہ دنیا بھر کے مسلمان انہیں یہود کے مقابلے کے قابل بنانے میں امداد دیں - حکومت برطانیہ اپنے ضعف - اپنی بے تدبیری اور اپنی خستہ حالی کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو چکی ہے - وہ عربوں کے مفاد کی حفاظت نہیں کر سکتی

مصر اور سوڈان

برطانیہ اور مصر کے درمیان سوڈان کا مسئلہ ابھی تک بے حد کشمکش کا باعث بن رہا ہے - انگریزوں کا منشا یہ ہے - کہ سوڈان کو ہمیشہ اپنے قبضے میں رکھیں - اور اسے بزعم خویش حکومت خود اختیاری کے لئے آہستہ آہستہ تیار کرتے رہیں چنانچہ پچھلے دنوں سوڈان کے گورنر جنرل نے ایک ایسا بیان بھی دے دیا تھا - جس پر اسماعیل صدقی پاشا وزارت سے مستعفی ہو گئے تھے - پچھلے دنوں سوڈان کے ایک صاحب سر مہدی پاشا نے بھی سوڈانیوں کے حق آزادی و علیحدگی کے متعلق کچھ فرما دیا - لیکن ان کے تکبر و خیال کی آزادی تو سر کے خطاب ہی سے ظاہر ہے - مصر کی تمام سیاسی جماعتوں اور سوڈان کے باشندوں کی عظیم اکثریت اس پر متفق ہے - کہ مصر و سوڈان کا ملک متحد رہنا چاہیئے - اس لئے کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان زبان - مذہب - تربیت - اقتصاد و عرض ہر شعبہ زندگی میں اشتراک و اتحاد ہے - دو تین دن ہوئے جب نقراشی پاشا نے سوڈان اور مصر کے ناقابل تقسیم اور متحد ہونے کے متعلق مصری پارلیمنٹ میں تقریر کی - تو ایوان کی دونوں طرف سے ان کو چیئرز دیئے گئے - اور اپوزیشن کے لیڈر مکرم عبید پاشا نے وزیر اعظم سے گرمجوشانہ مصافحہ کیا اور انہیں مبارکباد دے کر کہا - کہ سوڈان کے مسئلے میں ہم آپ کے حامی و مؤید رہیں گے - یہ بالکل غلط خیال ہے - کہ سوڈان کے لوگ علیحدگی چاہتے ہیں - انہیں جو حقوق مصر کے ساتھ رہ کر حاصل ہو سکتے ہیں - وہ انگریزوں کی غلامی میں رہ کر حاصل نہیں ہو سکتے - اس کے علاوہ اگر آج سوڈانی برطانیہ سے آزاد ہونے کے لئے جدوجہد بھی شروع کر دیں - تو پچیس سال سے پہلے انہیں آزادی کی صورت دیکھنی بھی نصیب نہیں ہو سکتی - لیکن اگر مصر و سوڈان کا اتحاد آج مسلم ہو گیا - تو سوڈانی ایک دن میں اسی طرح آزاد ہو جائیں گے - جس طرح مصری آزاد ہو رہے ہیں مصر میں آئینی شاہی حکومت ہے - اور یہ ۲ جمہوری ادارے قائم ہیں - جیسا مصر ویسا سوڈان - ان دونوں علاقوں کے باشندوں کے حقوق میں ذرہ بھر بھی فرق نہ ہوگا -

افغانستان میں تقسیم اجناس خوردنی

اعلیحضرت پادشاہ افغانستان نے یہ حقیقت ملاحظہ فرما کر کہ مملکت کے بعض حصوں میں خشک سالی کی وجہ سے اجناس خوردنی کی قلت محسوس ہو رہی ہے - والا حضرت صدر اعظم سے ارشاد فرمایا - کہ اس سلسلے میں امداد کا فوری بندوبست کریں - چنانچہ صدر اعظم صاحب نے رفاہ عام کی ایک مخصوص مجلس مرتب کی - اور اس میں ارشاد فرمایا -

کہ ملک کے جن جن مقامات تک کابل سے امریکی غلہ بآسانی پہنچایا جا سکتا ہے۔ ان کو توفی الفور وسائل حمل ونقل منظم کر کے غلہ پہنچا دیا جاوے۔ باقی رہے وہ مقامات جہاں حمل ونقل کا کام آسان نہیں ہے۔ ان کے متعلق یہ تدبیر کی جائے گی۔ کہ ان علاقوں میں فوجی ضروریات کے لئے جو اجناس فراہم ہو چکی ہیں۔ وہ عوام کے سپرد کر دی جائیں۔ اور فوج کو امریکی اناج کے ذخیرے میں سے اجناس دے دی جائیں۔ اس تدبیر سے ایک تو اجناس خوردنی کے ملنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔ دوسرے مقامی حکام آسانی سے واجبی نرخ قائم کر سکیں گے۔ اور ملک کے وسائل حمل ونقل پر بھی ناواجب بوجھ نہ پڑے گا۔ اس طرح گویا ولایت شمالی جنوبی۔ مشرقی۔ قندھار۔ پل خمری کو غلہ براہ راست کابل سے پہنچ جائے گا۔ اور قطغن۔ بدخشاں۔ مزار شریف۔ میمنہ۔ فراہ۔ کو ان کے وہ ذخیرے دیے جائیں گے۔ جو فوج کے لئے فراہم شدہ ہیں۔ قندہار کی ضرورت چونکہ زیادہ ہے۔ اس لئے اس کو کابل سے بھی غلہ دیا جائے گا۔ اور مقامی غلہ سے بھی امداد کی جائے گی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انتظامات کے بعد افغانستان کے کسی حصے میں اجناس خوردنی کی کمی محسوس نہ ہوگی۔ ہم اس حسن تدبیری پر حکومت افغانستان کو خصوصاً والاحضرت سپہ سالار صدر اعظم کو مستحق تحسین ومبارکباد سمجھتے ہیں۔

بمبئی میں فسادات

آج سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ آج صبح کسی واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ پائی دھونی کے علاقہ میں کل ... خنجر گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔ مجروح ہلاک ہو گیا۔ گذشتہ شب پتھر پھینکنے۔ تیزاب چھڑکنے۔ اور لوٹ مار کی معمولی وارداتیں بائی کلا۔ مہا ربوڈری۔ ناگ پاڑا۔ پائی دھونی اور پرنس سٹریٹ کے علاقوں میں ہوئیں۔ پتھر اور تیزاب پھینکنے والے واقعات میں پولیس نے دس راؤنڈ چلائے لیکن کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ لوٹ مار اور پتھر پھینکنے کے الزام میں دس اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ جمعرات کو ڈونگری۔ ناگ پاڑا۔ پائیدھونی۔ مہاربوڈری۔ اور بائی کلا کے علاقوں سے چھرا گھونپنے کی نو وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی۔ سو مجروح جانبر نہ ہو سکے۔ پتھر اور تیزاب پھینکنے کی وارداتوں کی اطلاع بائیکلا، پائیدھونی۔ مہاربوڈری۔ اگرپاڑا۔ ناگ پاڑا، اور پرنسس سٹریٹ کے علاقوں سے موصول ہوئی۔ پولیس نے مہاربوڈری اور پائی دھونی کے علاقوں میں گولیوں کے آٹھ راؤنڈ چلائے۔ کل فرقہ وارانہ اور تیزاب پاشی کے واقعات میں کل دس اشخاص مجروح ہوئے۔ پتھر پھینکنے کے الزام میں ۹ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ (ا۔پ)

سرسوں کا تیل ۷ روپے من والیں نایاب بلیک مارکیٹ شروع

لاہور ۲۷ دسمبر۔ بیوپاری حلقوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے جس جس چیز پر کنٹرول کیا ہے۔ وہ چیز نایاب ہو گئی ہے۔ حکومت نے سرسوں کے تیل پر ۳۹ روپے ۸ آنے من اور سرسوں کا پندرہ روپے ۸ آنے من کنٹرول نرخ مقرر کیا۔ مگر شہروں میں سرسوں کا تیل ۷۰ روپے من اور دیہات میں ۹۰ روپے من فروخت ہو رہا ہے۔ سرسوں کے نہ ملنے سے کارخانے بیلس اور تیلی بیکار ہو گئے۔ اسی طرح حکومت نے دالوں پر کنٹرول کیا وہ نایاب ہو گئی ہیں۔ اس کی بلیک مارکیٹ شروع ہو گئی۔ جنوں کا بھی یہی حال ہے۔

افغانستان کو ہندوستان سے امداد

کابل سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ افغانستان کو چینی۔ کپڑا وغیرہ کنٹرول شدہ اشیاء کی بہم رسانی کے سلسلے میں حکومت ہند نے جو کارروائی کی ہے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو نے حکومت افغانستان کی امداد کے معاملے میں جو دلچسپی خصوصی طور پر لی ہے۔ حکومت افغانستان نے اس پر حکومت ہند اور پنڈت جی کا مخلصانہ شکریہ ادا کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان سے افغانستان بھیجنے کے لئے کھانڈ کا کوٹہ ۳۲۰ ٹن کی بجائے ۲۷۰ سو ٹن کر دیا گیا ہے۔ حکومت افغانستان نے ولایتی کپڑے کا جو کوٹا ... رکھا ہے۔ اس کے علاوہ پشاور اور بلوچستان کے وہ سوداگر جو لائسنس لے چکے ہیں۔ افغانستان کے وکیل التجارت کے پاس اپنا مال فروخت کر سکیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ افغانستان کو ہندوستان سے گڑ حاصل کرنے کی اجازت مل جائے۔

ہندوستان میں کپڑے کے قحط کا اندیشہ

نئی دہلی۔ ٹیکسٹائیل کنٹرول بورڈ کی ایڈمنسٹریٹو کمیٹی کے ممبر مسٹر رام نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ جلد ہی ملک میں کپڑے کا زبردست قحط پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے کہ یہ قحط خوراک کے قحط کی نسبت بھی زیادہ ہو۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ کپڑے کے قحط کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کپڑے کے کارخانے نفیس کپڑا تیار کرنے کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ اور عوام کے استعمال کے لئے کم کپڑا تیار کیا جا رہا ہے۔ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ مختلف قسم کے کپڑوں کی قیمت میں جو بہت زیادہ فرق بتایا جاتا ہے۔ اسے دور کیا جائے۔ عمدہ قسم کے کپڑے زیادہ تیار کرنے پر پابندی لگائی جاوے۔ مقررہ قیمت سے زیادہ نرخ پر روئی کی خرید وفروخت بند کر دی جائے۔ اور کارخانوں کو مقررہ قیمت پر روئی مہیا کرنے کا بندوبست اور مکمل انتظام عمل میں لایا جانے سے یہ اندیشہ دور ہو سکتا ہے۔

بقیہ حصہ لیڈر صفحہ ۳

اس معاملہ سے کیا تعلق ہے۔ بیان دینے والے صحیح وسلامت موجود ہیں۔ اور ان کے ہوش وحواس اپنی جگہ پر قائم ہیں تو خود انہیں سے کیوں نہ پوچھ لیا جائے۔ کہ حضرت ان الفاظ سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ کسی ثالث کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر بیان دینے والے اپنے الفاظ کا مطلب بیان کرنے سے انکار کریں۔ تو کسی عدالت کا دروازہ آپ کھٹکھٹا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ معاملہ ایسی نوعیت کا نہیں ہے کہ فیڈرل کورٹ اس میں مداخلت کرے۔ یہاں قانون کی کسی دفعہ کے مطلب میں اختلاف نہیں۔ بلکہ بحث یہ ہے کہ فلاں بیان کے چند مخصوص الفاظ کا کیا مطلب ہے؟ بیان دینے والے اس مشکل کو حل کر سکتے ہیں۔ اتنی سی بات کے لئے مقدمہ بازی کی کیا ضرورت ہے۔ اگر اس قسم کے معاملات فیڈرل کورٹ میں پیش ہونے لگیں۔ تو پھر کسی دن یہ تماشا بھی نظر آئے گا۔ کہ اگر غالب کے کسی شعر کے مطلب کے بارے میں دو شاعروں یا

پنچروں میں اختلاف ہوگا۔ تو وہ اپنا معاملہ فیڈرل کورٹ میں لے جائیں گے۔ جو فیصلہ کرے گا کہ کون سے معنی صحیح ہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر مقدمہ بازی کا سلسلہ چھڑ گیا۔ تو کانگرسی لیڈر روزانہ فیڈرل کورٹ میں کھڑے نظر آئیں گے۔ اور اسمبلی چوپٹ ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں آخری فیصلہ یہ ہے کہ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند نے کہا کہ میں اس بات کو بالکل صاف کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حکومت اپنے ۱۶ مئی کے بیان کی مطابقت میں ہی اس کی تفسیر پر اب بھی قائم ہے۔ اور فیڈرل کورٹ میں اپیل بعد پر بھی اس سے پیچھے نہ ہٹے گی۔ سوال یہ ہے کہ اب ہو گیا۔ فیڈرل کورٹ میں ناقصہ فرسائی بھی بالکل بے سود ثابت ہوئی۔

دمشق سے مدینہ منورہ تک ریل

دمشق ۲۹ دسمبر دمشق سے مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے جاری کرنے کیلئے جنوری میں شرق اردن

سعودی عرب اور شام کے نمائندوں میں کانفرنس ہوگی۔ حجاز ریلوے کے جاری کرنے کی تجویز عرب لیگ نے منظور کی ہے۔ (گلوب)

وی۔پی سے عطر کے نمونے منگوائیے
عطر کمپنی سیٹھ۔ ایس۔ ایم۔ قنوج۔

سفید بال دنمیں
جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے۔ جوان اور بوڑھے سب ہی سفید بال اس خوشبودار تیل سے ۷ دن میں کالا نہ ہو تو دوگنا قیمت واپس کرنے کی شرط۔ بہت لوگوں سے اس کی خوشخبری کی اطلاع ملی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھئے قیمت ...

پتہ:۔ گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور۔ دربھنگہ

دیوانہ پن کا حکمی علاج

یہ دوا مرگی۔ سودا اور درد کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ سر دار بندر ناتھ ٹیگور اور سر رابیشی چندر مستر نے بھی اس کے سریع التاثیر ہونے کی تائید کی ہے۔ دیوانگی کا واحد علاج ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

ایس۔ سی۔ رائے اینڈ کمپنی
۱۶۷/۳ کارنوالس اسٹریٹ کلکتہ
S.C.ROY & CO 167/3
CORNWALLES STREET
CALCUTTA

حسن و شباب سے کھیلنے والوں کے لئے!

ذیل کی دوائیں جوانی کا بیمہ اور شباب کی دستاویز ہیں فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ بیان پر قیمت واپس اس سے زیادہ گارنٹی اور کیا ہو گی

طلاء مار سیاہ معہ مکمل کورس جس طرح اس طلاء کی تیاری قدرت کا ایک راز ہے اسی طرح اس کا اثر بھی بجلی کے کرنٹ کی طرح اعصاب میں دوڑتا ہے۔ اور بے حسی کو دور کرتا ہے۔ غلط کاری کے باعث اکثر کمزوری کی شکایات عام ہیں۔ صرف یہی ایک طلاء ہے جو جملہ خرابیوں کا واحد علاج ہے۔ اس کو ایک ہفتہ لگانے کے بعد دوسرے طلاء کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ اور مقوی باہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں۔ دو ہفتہ میں کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔ قیمت ہر سہ ادویات صرف پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

حسن زیبا دودھ پلانے والی عورتیں جوانی کے اس میوہ نورس کو جھکا دیتی ہیں۔ یعنی بے احتیاطیوں سے پستان لٹک جاتے ہیں۔ بس یہ دوا پستانوں کو سخت کرتی ہے اور شباب قائم رکھتی ہے۔ قیمت تین روپے بارہ آنے۔

کیف دوشیزہ دوشیزگی کا لطف ہر شخص کو سہاگ کی پہلی رات ملا کرتا ہے۔ لیکن ہم نے اس لطف کو قائم رکھنے کے لئے یہ عجیب و غریب دوا ایجاد کی ہے۔ جس کو لگانے سے دوشیزگی کا لطف ہر بار لیا جا سکتا ہے۔ قیمت دو روپے ۔ جو مدت تک کافی ہے۔

قاتل جریان یہ مرض عام ہو گیا ہے ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت اس بیماری کا شکار ہے۔ اس لئے ہم نے ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد یہ دوا ایجاد کی ہے۔ کتنا ہی پرانا جریان ہو۔ اس کے استعمال سے دفع ہو جاتا ہے تجربہ شرط ہے۔ سفوف اور گولی کی قیمت۔ تین روپے ۔

مانع حمل لوشن برتھ کنٹرول کے سلسلہ میں یہ دوا اکسیر ہے۔ کثرت اولاد بھی دنیا کے لئے ایک مصیبت ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہم یہ روغن پیش کر رہے ہیں۔ جو بھروسہ کی چیز ہے۔ وقت ضرورت تین چار قطرے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

معجون شباب جوانی قوت باہ کا خزانہ کمر اور پشت کو مضبوط کرتی ہے گردوں کو گرم کرتی ہے۔ دل و دماغ۔ جگر یعنی اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ تولید خون کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک پانچ روپیہ ۔

تحفہ خاص یہ وہ اکسیر ہے کہ تعویذ سے بڑھ کر کام کرتی ہے۔ محبوب ہمیشہ کے لئے مطیع و گرویدہ ہو جاتا ہے۔ شوقین حضرات خاص طور پر متوجہ ہوں۔ قیمت فی شیشی ڈھائی روپے ۔

مفت ایک دوشیزہ نے سہاگ کی پہلی رات کس طرح گزاری۔ یہ کتاب تین پیسے کے ٹکٹ بھیجنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک وخرچہ پیکنگ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ

حکیم سید آفتاب علی ہاشمی ناظم دواخانہ شباب جوانی ۴/۱۸
پی۔ ایل۔ چتلا گیٹ دہلی

فن تعمیر حیات

(۶)

بعض انسان ہم کو اپنی طرف کھینچتے اور اچھے لگتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جن سے ہمیں کراہیت آتی ہے۔ اور ہم ان سے پرے پرے رہتے ہیں۔ ان آخر الذکر قسم کے لوگوں میں چند منفیق ایسی ہوتی ہیں۔ جن کو ہم مکروہ سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ اچھے لگتے ہیں۔ ان کی صفتیں ہمیں بھاتی ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر شے جو چمکدار ہے سونا نہیں ہوتی ؎

خاکسارانِ جہاں بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

عام قاعدہ یہ ہے۔ کہ روشن شخصیت والے انسان اعلےٰ اور محقق ہوتے ہیں چھوٹے نہیں ہوتے۔ وہ انکار سے تسلیم کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں۔ اپنی باقی کہتے ہوئے مسرت اور "نہیں" کہتے ہوئے ملال ہوتا ہے۔ وہ زندگی کی طرح سراپا ترقی ہیں۔ وہ تحریک اور اظہار ہیں۔ ان کی شخصیت لوگوں کے لئے دلکشا اور روح افزا ہوتی ہے۔ انسان کا چہرہ اس کے دل کی کیفیت کا مطالب ہے۔ خوبصورت لوگ اکثر اگر خاص حالات اور واقعات مانع نہ ہوں۔ تو خوش سیرت بھی ہوتے ہیں۔ ہمدردانہ آواز۔ روشن اور دلکش آنکھیں۔ دریا دلی میٹھی زبان۔ خواہ مخواہ ہر ایک کو مفتون کر لیتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مرد ہو یا عورت جس میں یہ صفتیں پائی جائیں۔ اس کی شخصیت اعلےٰ ہوتی ہے۔ اعلےٰ شخصیت کے اور بھی خواص ہیں۔ مثلاً عمیق اور خاص تجربہ۔ اعلےٰ تعلیم دور اندیشی۔ زبردست ذہنی قابلیت۔ زور آور قوت ارادی وغیرہ ادنےٰ شخصیت والے لوگوں میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ شخصیت کی شرائط دو قسم کی ہیں۔ اول دماغ کے عادی انداز۔ دوم انتقالی عمل۔ اول الذکر سے ہماری مراد ایک مختلف دماغی صفت سے مثلاً "ذاتی اعتماد۔ دلیری۔ صداقت۔ بوشی اور مدعا۔ دوم قسم سے ہمارا مدعا ہے۔ دماغ کے مذاق کے مطابق اعتماد اظہار کے بیان کے مختلف طریقے۔ ان میں ذاتی اعتماد اور ذاتی اعتبار بہت اہم ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ یہ دلیری کے زیور ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ یہ ذاتی قوت کو قریب قریب ناممکن کر دیتے ہیں ذاتی لیاقت والے لوگ اگر کسی بڑے مجمع میں تقریر کرنے کو اٹھیں۔ تو وہ اس قدر خواس باختہ نہیں ہوتے۔ کہ اپنے آپ کو احمق بنا لیں۔ لیکن جب وہ تقریر کرتے ہیں۔ تو اپنی تقریر کو تنقیدی کانوں سے سنتے ہیں اور سوچتے ہیں۔ کہ آیا وہ باتیں جو وہ کر رہے ہیں۔ درست طور پر بیان کی جا رہی ہیں۔ اس کا مقدم شغل خودی سے ساعی نہیں ہیں۔ غالباً وہ محو خودی کو ناپسند کرتے ہوں لیکن جس قدر وہ اس کے برخلاف کشمکش کرتے ہیں۔ اتنا ہی اس کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔

اس گھبراہٹ کی اصلیت کیا ہے۔ ممکن ہے ان کی شرمیلی طبیعت ہو یا مجلسی ناتجربہ کاری ہو۔ مگر ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ طبیعت کو ایک بیرونی احساس ہوتا ہے۔ وہ متمنی ہوتی ہے کہ اس کی تعریف ہو۔ اور اگر نکتہ چینی ہو تو وہ آنکھیں جھپکنے اور چکرانے لگتا ہے۔ بلکہ چونک اٹھتا ہے۔ مختصر یہ کہ وہ خودبینی ہے۔ اسے چاہیئے کہ اندرون بینی کم ہو۔ اور دانا بے پروا زیادہ۔ غرض انسان کو ذاتی اعتماد اور ذاتی اعتبار کی ہر قسم کی کامیابی کے لئے اعلےٰ شخصیت کی بدرجہ ضرورت ہوتی ہے۔ ذاتی اعتماد کے معنوی معنے دلیری ہے۔ دلیری کی تعریف یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو ہمارے روبرو ہے برابری۔ خوف پستی کا احساس ہے۔ مسئلہ جو درپیش ہے اس قدر بلند دکھائی دینے لگتا ہے۔ کہ ہم پیچھے ہٹنا یا بالکل بھاگ جانا چاہتے ہیں۔ خوف نہ صرف ہمارے ہوش سی دیتا ہے۔ بلکہ ہماری تمیز کو بھی تباہ کر سکتا ہے۔

وہ شخص ہرگز دلیر نہیں ہے۔ جو جوش میں آکر زمین پر لات مارے یا پتھر پر زور سے مکے لگائے۔ دلیر وہ ہے کہ تلوار کی چھاؤں میں اپنا فرض ادا کرے۔ اور اسی کی جستجو میں سمندر ناپے پہاڑ چیرے۔ اور خوار نہ ڈرے۔ وہ لوگ جو ماں باپ کی خدمت کے لئے نوکری چھوڑ دیتے ہیں۔ جو انصاف کی خاطر اپنے رشتہ داروں کے برخلاف فیصلے سناتے ہیں۔ اور مطلق رعایت نہیں کرتے۔ حقیقی دلیر ہیں۔ خوف ایک ایسا امر واقعہ ہے۔ کہ جس کے متعلق کئی غلط فہمیاں موجود ہیں۔ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ اگر کہیں ذرا سی بھی فکر یا اندیشہ کی بات ہو تو اسے فوراً دبا دینا چاہیئے۔ لیکن ہمیں اس سے اتفاق نہیں ہے۔ جاڑے میں گیلے کپڑے پہن کر سونے سے نمونیا ہو جانے کا ڈر ہے۔ ایسا ڈر جائز ہے۔ افیم کو دبانے اور احتیاط نہ کرتے میں جان کا خطرہ ہے۔ ایسے ڈر ہر طرح سے قرین عقل اور جائز ہے (باقی)

آسام بنگال کا سچا جادو!

جادو طلاء۔ امیر اور شوقین آدمیوں کے قابل استعمال اس کی دو بوند ہی غضب کر دیتی ہیں۔ پورے حالات لکھنا خلاف تہذیب ہیں۔ اس کو طاقت کا بادشاہ ہی کہنا چاہیئے۔ ایک بار آزمانے سے سب طلاؤں کو بھول جاؤ گے قیمت فی شیشی ایک تولہ پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی عہ محصول علیحدہ

امرت ولاس پلز۔ اوپر والے طلاء کے ہمراہ اس کا استعمال بس غضب ہی ہے۔ بے حد طاقتور ہے۔ دونوں ادویات مل کر سچ مچ جادو کا کام کرتی ہیں۔ یہ پلز ہمارے ہاں دو قسم کی بنتی ہیں۔ نمبر اول صرف امیروں کے لئے جن میں سونے اور موتی کے کشتہ جات پڑتے ہیں۔ قیمت بیس گولی دس روپے۔ نمونہ ۵ گولی ڈھائی روپے ۔
نمبر دوم۔ بغیر کشتہ والی بیس گولی صرف ڈھائی روپے ۔
آرڈر میں حوالہ اخبار ضرور دیں۔

مینجر انڈین سٹورز (۱۵) شلانگ (آسام) یا پنجاب آفس جگادھری

صحت و تندرستی کیلئے ڈونگرے کا بال امرت دینا چاہیئے

میدان جنگ سے

راجپوت ہیڈ کوارٹر بٹالین ۲/۱۲ ایران کا ایک سپاہی بیج رام ایک ڈبہ آتنگ نگرہ خرید کر استعمال کیا۔ وہ لکھتا ہے بیشک فائدہ مند ثابت ہوئی۔ اس لئے اگر آپ بھی سستی۔ نامردی اور منی کے تمام نقصانات کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہماری ۴۳ سالہ تجربہ کار آزمودہ آتنگ نگرہ گولیاں استعمال کر کے حقیقی جوانی کا مزہ لوٹیں۔ زیادہ تعریف فضول ہے کیونکہ یہ اظہر من الشمس ہیں۔

قیمت ۳۲ گولیاں ایک روپیہ چار آنے ۔
(لاہور ایجنٹ) (چوپڑہ میڈیکل ہال) (ڈرگسٹ اینڈ کیمسٹ)
آتنگ نگرہ دواخانہ جام نگر کاٹھیاواڑ (لوہاری گیٹ لاہور)

معدنی خزانوں اور تجارتی مرکزوں کو اغیار کے حوالہ نہ کیا جائے
ڈائرکٹر جنرل عرب بینک کی عربوں سے اپیل

یروشلم ۳۰ ر دسمبر ۔ عبدالحامد شومان ڈائرکٹر جنرل عرب بنک نے جو ابھی سعودی عربستان کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں ۔ نمائندہ گلوب کو بتایا ۔ کہ جلالت الملک سلطان ابن سعود نے عربی بینک کی شاخ جدہ میں کھولنے کی اجازت دیدی ہے ۔ عربی بینک کی شاخ جدہ میں کھولنے کے متعلق اسکیم مکمل ہو چکی ہے ۔ امید ہے کہ نئے بینک کا آئندہ سال ایام حج سے پہلے پہلے افتتاح ہو جائے گا ۔ یہ گویا عربی بینک کی چھٹی شاخ ہو گی ۔ اور یہ ۲ لاکھ ڈالر کے سرمایہ سے شروع کی جائے گی ۔ نجد و حجاز میں زراعتی مذاکرات کے متعلق عبدالحامد صاحب نے عرب سرمایہ داروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ حد درجہ شرمناک ہے ۔ کہ ہم اپنے زرخیز معدنی ذرائع پر فخر و مباہات کریں ۔ اور زرخیز زمینوں اور اہم تجارتی مراکز کو غیروں کی حب منفعت کے لئے چھوڑ دیں ۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان قدرتی خزانوں سے خود فائدہ اٹھائیں ۔ اور عرب اقوام کو اس سے متمتع کریں ۔ تاکہ ہم آزادی اور خوشحالی کو یقینی بنا سکیں ۔ (گلوب)

حجاز میں مسلم لیگ کا پروپیگنڈہ

کراچی ۳۰ ر دسمبر ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا جو وفد حجاز گیا تھا ۔ وہ کل واپس آگیا ہے ۔ اور آج عازم لاہور ہو رہا ہے ۔ وفد مذکور نے دو مہینے حجاز مقدس میں گذارے ۔ اور جلالت الملک ابن سعود سے ملاقاتیں کیں ۔ اس کے علاوہ ارکان وفد اسلامی ممالک سے آئے ہوئے اکابر سے بھی ملتے رہے ۔ اور ہندوستان میں مسلمانوں کو جو درجہ حاصل ہے اس سے ان حضرات کو آگاہ کرتے رہے ۔ وفد مذکور عنقریب اپنی رپورٹ آل انڈیا مسلم لیگ کے حوالے کر دے گا ۔ مولانا عبدالحامد بدایونی اس وفد کے صدر تھے ۔

17-1-47

رجسٹرڈ ایل نمبر 31

سالانہ چندہ للعہ فی پرچہ ایک آنہ ۔ جلد ۶۱ نمبر ۳

THE PAISAAKHBAR
URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

ایڈیٹر میاں عبدالمجید صاحب

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

۱۷ر جنوری سنہ ۱۹۴۷ء

چراغِ بزم بھی ہیں ۔ چاند بھی ۔ سورج بھی تارے بھی
وفا یہ زندگی کی کونسی منزل میں لے آئی

رہ و رسمِ محبت میں کمی محسوس کرتا ہوں
نظامِ زندگی میں برہمی محسوس کرتا ہوں

تری الفت کے افسانے جو دہراتی ہے تنہائی
ترے غم کو مآلِ زندگی محسوس کرتا ہوں

چراغِ بزم بھی ہیں ۔ چاند بھی سورج بھی تارے بھی
بہ ایں سیرابیٔ دل تشنگی محسوس کرتا ہوں !

چھپی ہے نورِ دل سے دولتِ غم چھیننے والے
میں کب اس بے زری کو بے زری محسوس کرتا ہوں

دوہائی اے دو عالم کو بصیرت بخشنے والے
فریبِ زندگی کو زندگی محسوس کرتا ہوں

حیات و موت کی گتھی سلجھانے سے کیا حاصل
میں ان دونوں میں ربطِ باہمی محسوس کرتا ہوں

ہر انسان کی نظر میں بے رخی محسوس کرتا ہوں
بدی بھٹکی ہوئی نیکی ہے ثاقب بزمِ عالم میں
میں جب بھی غور کرتا ہوں یہی محسوس کرتا ہوں

(ثاقب)

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

جن لوگوں کو خداوند کریم نے اپنی مہربانی سے مال دیا ہے۔ اور وہ اس کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ تو اس کو وہ اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں۔ (وہ اچھا نہیں) بلکہ ان کے لئے وہ بہت برا ہے۔ وہ جس مال کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائیگا۔ اور آسمان اور زمین کا وارث تو خدا ہی ہے۔ اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ خدا سب کچھ جانتا ہے۔ (۱۸۰)

مسلمانو! تکلیف کے وقت صبر کرو۔ اور ثابت قدم رہو۔ اور آپس میں ارتباط رکھو۔ اور خدا سے ڈرو۔ تاکہ تم نجات پاؤ۔

سورت نساء

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ یعنی اول اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان سے بیشمار مرد عورت پیدا کرکے پھیلا دیے۔ اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت برآری کا ذریعہ بناتے ہو خدر کرو۔ اور قطع ارحام سے یعنی رشتہ داروں سے رشتوں کے توڑنے سے بچو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے حال کو دیکھ رہا ہے (۱) اور یتیموں کو ان کے مال دیدو۔ اور ان کے عمدہ اور پاکیزہ مال سے (اپنے) ناقص اور برے مال کو نہ بدلو۔ اور ان کا مال اپنے مال میں شامل کرکے نہ کھاؤ۔ کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے (۲) اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو۔ کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہ لے سکوگے۔ تو جنتی تم کو پسند ہوں یعنی دو دو یا تین تین چار چار عورتوں سے نکاح کرلو۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو۔ کہ سب عورتوں سے یکساں سلوک نہ کرسکو گے۔ تو صرف ایک عورت سے نکاح کرو۔ یا لونڈی سے جس کے تم مالک ہو۔ اس سے غالب ہے کہ تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے (۳) اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیدیا کرو۔ ہاں وہ اگر اپنی مرضی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں۔ تو اسے ذوق شوق سے کھا لو (۴) اور بے عقلوں کو ان کا مال جسے خدا نے تمہارے لئے سبب معیشت بنایا ہے مت دو۔ ہاں اس میں سے ان کو صرف کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے معقول باتیں کہتے رہو۔ (۵) اور بالغ ہونے تک یتیموں کو کام کاج میں مصروف رکھو۔ پھر بالغ ہونے پر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کردو۔ اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے (یعنی بڑے ہو کر تم سے اپنا مال لے لینگے) بچپن میں ان کا مال فضول خرچی اور جلدی میں نہ اڑا دو۔ جو شخص آسودہ حال ہو اس کو ایسے مال سے قطعی طور پر پرہیز رکھنا چاہئے اور جو بے مقدور ہو وہ مناسب طور پر (یعنی بقدر خدمت) لے لے۔ اور جب ان کا مال ان کے حوالے کرنے لگو۔ تو گواہ کرلو۔ اور حقیقت میں تو خدا ہی گواہ اور حساب لینے والا کافی ہے۔ (۶)

ماں باپ اور رشتہ دار جو مال چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی یہ حصے خدا کے مقرر کئے ہوئے ہیں (۷) اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آجائیں۔ تو ان کو بھی اس میں سے دیدو۔ اور شیریں کلامی سے پیش آؤ (۸) اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو (اس حالت میں ہوں کہ) اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جائیں۔ اور ان کو ان کی نسبت خوف ہو (کہ ان کے مرنے کے بعد بچوں کا کیا حال ہوگا) تو یہ لوگ خدا سے ڈریں اور معقول بات کہیں (۹) جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھا جاتے ہیں۔ اور اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (۱۰) خدا تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اگر اولاد میت لڑکیاں ہوں یعنی دو یا دو سے زیادہ۔ تو کل ترکے میں ان کا حصہ دو تہائی۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو۔ تو اس کا حصہ نصف اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ بشرطیکہ میت کے اولاد ہو۔ اور اگر اولاد نہ ہو۔ اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا حصہ۔ اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ اور یہ تقسیم ترکہ اس وقت ہوگی جب میت کی وصیت جو وہ کرے یا قرض (جو اس کے ذمے ہو) ادا ہو جائے۔

تم کو معلوم نہیں۔ کہ تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں پوتوں میں سے فائدے کے لحاظ سے زیادہ قریب کون ہے۔ یہ حصے خدا کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور خدا سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے (۱۱) اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں۔ اگر ان کے اولاد نہ ہو۔ تو اس میں نصف حصہ تمہارا۔ اور اگر اولاد ہو۔ تو تمہارا حصہ چوتھائی۔ لیکن یہ تقسیم بعد ادائے وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد تقسیم کئے جائیں گے۔ اور اگر مرد یا عورت ایسا ہو جس کی میراث ہو جس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ مگر اس کے بھائی یا بہن ہو۔ تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ۔ اور اگر ایک سے زیادہ ہوں۔ تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔ یہ حصے بھی بعد ادائے وصیت و قرض بشرطیکہ ان سے میت نے کسی کا نقصان نہ کیا ہو۔ تقسیم کئے جائیں گے۔ یہ حکم خدا نے دیئے ہیں۔ اور خدا نہایت علم والا اور نہایت حلم والا ہے۔ (۱۲) یہ خدا کی حدیں ہیں۔ اور جو شخص خدا کی اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کریگا۔ خدا اس کو بہشت میں داخل کریگا۔ جن میں نہریں بہ رہی ہونگی۔ اور ایسے لوگ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ (۱۳) اور جو خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا۔ اور اس کی حدوں سے نکل جائیگا۔ اس کو خدا دوزخ میں ڈالے گا۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیگا۔ اور اس کو ذلت کا عذاب دیا جائیگا۔ (۱۴)

مسلمانو! تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں۔ تو اپنے لوگوں میں سے چار گواہ طلب کرو۔ اگر وہ (انکی بدفعلی کی) گواہی دیں۔ تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو۔ یہاں تک کہ موت انکی عمر پوری کردے۔ یا خدا ان کے لئے کوئی اور سبیل پیدا کرے (۱۵) اور جو دو شخص تم میں زنا کریں۔ تو ان کو زدوکوب کرو اور اگر وہ توبہ کریں اور نیکو کار ہو جائیں تو ان کا خیال چھوڑ دو یعنی انہیں کچھ نہ کہو۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا اور صاحب رحم ہے۔ (۱۶) خدا کو انہیں لوگوں کی توبہ کرنی منظور ہے جو نادانی سے کوئی حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ پھر جھٹ پٹ توبہ کرلیتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں پر خدا مہربانی کرتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔ (۱۷) اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو ساری عمر تو برے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آموجود ہو۔ تو اس وقت کہنے لگے کہ اے خدا اب میں توبہ کرتا ہوں اور ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی جو کفر کی حالت میں مریں۔ ایسے لوگوں کے لئے ہم نے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے۔ (۱۸)

تم کو جائز نہیں۔ کہ عورتوں کی ناخوشی کی حالت میں ان کے وارث بن بیٹھو۔ اور اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے کچھ لے لو۔ ان کو گھروں میں مت روکو ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں۔ (تو روکنا مناسب نہیں) اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے رہو۔ اگر وہ تم کو ناپسند نہ ہوں تو عجب نہیں۔ کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو۔ اور خدا اس میں بہت سی بھلائی پیدا کردے (۱۹) اور اگر تم ایک عورت چھوڑ کر دوسری عورت کرنی چاہو۔ اور تم پہلی عورت کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ مت لینا بھلا تم ناجائز طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لوگے۔ (۲۰) اور تم دیا ہوا مال کیونکر واپس لے سکتے ہو۔ یعنی واپس لینے کا کیا حق رکھتے ہو۔ جبکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرچکے ہو۔ اور وہ تم سے عہد واثق بھی لے چکی ہیں (۲۱) اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو۔ ان سے نکاح نہ کرنا۔ مگر (جاہلیت میں) جو ہو چکا سو ہو چکا۔ یہ نہایت بے حیائی اور (خدا کی) ناخوشی کی بات ہے۔ اور بہت برا دستور تھا۔ (۲۲)

تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا۔ (یعنی دایاں کہ دودھ پلانے کے لحاظ سے وہ بھی تمہاری مائیں ہیں) اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کردی گئی ہیں اور جن عورتوں کے ساتھ تم مباشرت کرچکے ہو ان کی لڑکیاں جن کو تم پرورش کرتے ہو۔ وہ بھی تم پر حرام ہیں ہاں اگر ان عورتوں سے تم نے مباشرت نہ کی ہو۔ تو ان لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرلینے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں، مگر جو ہو چکا ہو چکا بے شک خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (۲۳) اور شوہر والی عورتوں بھی تم پر حرام ہیں۔ مگر وہ جو اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر تمہارے قبضے میں آجائیں۔ یہ حکم خدا نے تم کو لکھ دیا ہے۔ اور ان محرمات کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں۔ کہ مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرلو۔ اور مقصود عفت قائم رکھنا ہو۔ نہ شہوت رانی۔ تو جن عورتوں سے تم لذت حاصل کرو۔ ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کردو۔ اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو۔ تو تم پر کچھ گناہ نہیں بیشک خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گازران بسنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سنیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۳	۱۷ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء	جلد ۶۱

کیا کانگرس پنجاب کے دو ٹکڑے کرنا چاہتی ہے؟

لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۹ اور ۳۰ جنوری کو کراچی میں بلایا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ لیگ آئین ساز اسمبلی کے اس اجلاس سے بھی غیر حاضر رہے گی۔ جو ۲۰ جنوری سے شروع ہوگا۔ اس لئے کہ شرکت سے پیشتر آل انڈیا لیگ کونسل سے منظوری لینا ضروری ہے۔ اگر مجلس عاملہ کے ۲۹، ۳۰ جنوری کے اجلاس میں کونسل کا اجلاس بلانے کا فیصلہ بھی کر دے تو وسط فروری سے پیشتر اس اجلاس کی کوئی تاریخ نہیں رکھی جا سکے گی۔ گویا لیگ کونسل کا فیصلہ ۲۰ فروری تک سامنے آسکے گا۔ وہ بھی اس صورت میں کہ مجلس عاملہ اجلاس بلانے اور سابقہ فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت محسوس کرے۔

غرض جیسا کہ ہمیں اندیشہ تھا۔ حالات بہ دستور خراب اور اضطراب افزا ہیں کانگرس نے بظاہر ایک قدم آگے بڑھایا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایسے اسباب پیدا کر دیئے۔ کہ اس کا اقدام عملاً بے اثر رہ جائے۔ اس کا نتیجہ وہی ہو سکتا تھا۔ جو ہوا اور ہمارے لئے اس پر تعجب کی کوئی وجہ نہیں۔ حکومت برطانیہ کے ۶ دسمبر والے اعلان میں ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ "نارضامند حصوں" پر کوئی دستور جبراً نافذ نہیں کیا جائے گا۔ لیگ والوں نے اس سے یہ سمجھا تھا۔ کہ اسلامی اکثریت والے علاقوں کو کانگرس کے بنائے ہوئے دستور سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ لیکن کانگرس کی قرارداد کو سامنے رکھ کر تمام حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے اسی فقرے کو لے کر ایک نئے نقشے کی ترتیب شروع کر دی ہے۔ یعنی اسلامی اکثریت والے صوبوں کے ان حصوں کو الگ کرا لینے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ جہاں غیر مسلموں کو اکثریت ہے۔ مثلاً انبالہ ڈویژن اور اس کے ساتھ بعض دوسرے اضلاع پنجاب نیز مغربی بنگال اور آسام بہ استثنائے سلہٹ ڈویژن۔

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ۱۹۴۴ء میں مسٹر راجگوپال اچاریہ نے اس قسم کی ایک سکیم پیش کی تھی۔ پھر گاندھی جی نے مسٹر جناح کے ساتھ بات چیت کے دوران میں ویسی ہی ایک سکیم کا اعادہ کیا تھا۔ اب کانگرس کی آرزو یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آل انڈیا یونین کے ماتحت اسی قسم کی سکیم کو معرض عمل میں لایا جائے۔ اس سلسلہ میں سکھوں سے ایک سکیم پیش کرا دی گئی ہے۔ یا سکھوں نے خود پیش کر دی ہے جس کے مطابق پنجاب کو دو حصوں میں بانٹنے کی سکیم پیش کی ہے۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے تو پنجاب میں سے فقط ان اضلاع کو الگ کرانے کی تجویز کی تھی جہاں غیر مسلموں کو اکثریت حاصل ہے۔ لیکن سکھوں نے بعض مسلم اکثریت والے اضلاع کو بھی شامل کر کے دریائے راوی کو دو ٹکڑوں کے درمیان حد فاصل بنانا چاہا ہے۔ یعنی لاہور۔ امرتسر وغیرہ جنوبی پنجاب میں شامل ہوں گے۔ اور شمالی و مغربی پنجاب الگ ہو گا۔ ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کی سکیموں کو کوئی ہوشمند انسان قابل توجہ نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن یہ حقیقت تو کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ کہ کانگرس کے ہتھکنڈے زوروں پر ہیں۔ وہ مختلف گروہوں کی طبیعت اور ذہنیت کا صحیح اندازہ کرتے ہوئے انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ اور حالات کو درست کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ بگاڑنے کے درپے ہے۔ ضروری ہے کہ لیگ ان تمام خطرات کو سامنے رکھ کر ایسی راہ عمل تجویز کرے جس پر چل کر خطرات کا سدباب کیا جا سکے۔

پنجاب میں گندم کی صورت حالات

حکومت پنجاب کے فوڈ سیکرٹری مسٹر پی۔ این۔ تھاپر نے بتایا ہے کہ پنجاب میں اجناس خوردنی

کی کوئی قلت نہیں۔ البتہ بعض اضلاع میں کمی محسوس ہو رہی ہے۔ اور بلیک مارکیٹ کا زور ہے۔ اس کے مداوا کے لئے حکومت پنجاب بعض تدبیریں کر رہی ہے۔ اول۔ حکومت پنجاب کمی والے اضلاع کو اجناس مہیا کرے گی۔ دوم۔ پنجاب بعض مزدور ہمسایہ صوبوں کو مختلف اجناس ۷۵ ہزار ٹن مہیا کرتا رہا ہے۔ اب اس کی برآمد میں تخفیف کی جائے گی۔ سوم۔ حکومت ہند نے پنجاب سے نوے ہزار ٹن گندم بطور قرض لی تھی۔ اب اس قرض کے وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ڈائرکٹر جنرل (حکومت ہند) نے یقین دلایا ہے۔ کہ اس میں سے اسی ہزار ٹن گندم واپس کی جائے گی۔ اور پندرہ ہزار ٹن راجستان کی مکئی بھی پنجاب کو دی جائے گی۔ پندرہ ہزار ٹن گندم حکومت ہند سے وصول بھی ہو چکی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تدبیر پنجاب میں اجناس خوردنی کا قحط نہ ہونے دیگی۔ لیکن نئی دہلی سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ وہ تشویش انگیز ہیں۔ مثلاً یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ حکومت ہند نے ٹراونکور۔ کوچین اور میسور و بمبئی کی خاطر سندھ۔ یو۔ پی۔ اور پنجاب سے سال گذشتہ جو گندم بطور قرض لی تھی۔ اس کے متعلق حتمی وعدہ کیا تھا۔ کہ جب قرض دینے والے صوبوں کو ضرورت ہوگی تو یہ قرض واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن اب حکومت ہند کہہ رہی ہے۔ کہ وہ یہ قرض واپس کرنے کے ناقابل ہے۔ اور صورت حالات کو خرابی سے بچانے کے لئے تجویز کر رہی ہے۔ کہ گندم کے راشن میں فی الفور مزید تخفیف کر دی جائے۔ معلوم نہیں مسٹر تھاپر کی اطلاع درست ہے یا یونائیٹڈ پریس کا بیان صحیح ہے۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا حکومت ہند پنجاب سے مستعار لی ہوئی گندم واپس کرے گی یا نہیں۔ اور آیا حکومت پنجاب اس صوبے میں بھی راشن کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ پنجاب کے لوگوں کی بنیادی خوراک گندم ہے۔ اور موجودہ راشن بھی بعض لوگوں کی ضرورت سے کم ہے۔ مزید تخفیف کسی صورت برداشت نہیں کی جا سکے گی۔

سول سپلائیز کے محکمہ میں رشوت کا طوفان

سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے مختلف شعبوں میں شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہو۔ جس میں ناجائز ستانی اور رشوت خوری کا بازار گرم نہ ہو۔ اخباروں نے بارہا شور مچایا۔ لوگوں نے صدہا درخواستیں حکومت کے پاس بھیجیں۔ لیکن رشوت ہر شکل و صورت میں بدستور رہی۔ بلکہ اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ فوڈ سیکرٹری صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سول سپلائیز کے محکمہ میں اس قدر رشوت خواری ہے۔ کہ پولیس کا محکمہ بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ ایک تو یہ سارے کا سارا محکمہ عارضی ہے۔ دوسرے اس میں ترغیبات اتنی زیادہ ہیں۔ کہ اس محکمے کے لوگ ان سے بچ نہیں سکتے۔ یہ کس قدر دردناک امر ہے۔ کہ حکومت کے ذمہ دار حکام اور وزراء ذاتی طور پر علم و یقین رکھتے ہوں کہ سول سپلائی میں کوئی کام رشوت دیئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور غریب و مستحق لوگ سو فیصدی ان فوائد سے محروم ہیں جو یہ محکمہ کسی کو دے سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود حکومت بالکل شل ہے۔ وہ رشوت کا انسداد نہیں کر سکتی۔ اور فوڈ سیکرٹری جیسا ذمہ دار شخص اور افسر بھی صرف یہ کہہ کر رہ جاتا ہے کہ محکمہ عارضی ہے۔ اور ترغیبات شدید ہیں۔" پنجاب کانگرس کمیٹی نے بھی سول سپلائز ڈیپارٹمنٹ کی رشوت ستانی کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ اور حکومت کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ اس کے انسداد کی کوئی تدبیر اختیار نہیں کرے گی۔ تو کانگرس غریب لوگوں کو منافع اندوزی۔ چور بازاری اور رشوت سے بچانے کے لئے خود کوئی فیصلہ کن قدم اٹھائے گی۔ اور جو نتائج ہوں گے۔ ان کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

لیکن ہمیں اس دھمکی میں کوئی جان نظر نہیں آتی۔ اگر کانگرس اور مسلم لیگ کو یہ توفیق ہوتی۔ کہ وہ کبھی کبھی سیاسیات کی بلند چوٹیوں سے اتر کر غریب لوگوں کے دکھوں کی کہانی بھی سنیں۔ اور اپنے اثر و نفوذ سے کام لیکر ان دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ تو رونا ہی کاہے کا تھا۔ ہماری پیشگوئی ہے۔ کہ کانگرس اور لیگ کے رہنما اور کارکن صوبے کے غرباء کی امداد ان مصیبتوں میں کوئی نہیں کریں گے۔ جو سول سپلائیز کی رشوت ستانی سے ان پر نازل ہو رہی ہیں۔ اور یہ لوٹ بدستور جاری رہے گی۔

بمبئی میں وارداتیں

بمبئی ۶ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ آج پریل کے علاقہ میں کارخانے کے ایک مزدور پر لاٹھی سے حملہ کرنے کا ایک معمولی واقعہ ہوا۔

سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات گام دیوی کے علاقہ میں چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔

سکھوں کی عجیب و غریب پالیسی

ماسٹر تارا سنگھ وغیرہ کا بے جا جوش و خروش

ہمیں بار بار تعجب ہوتا ہے۔ کہ سکھ کیوں گروہ بندی کی مخالفت کر رہے ہیں ہے۔ ہم نے بڑا سوچا بڑا غور کیا۔ لیکن ان کی مخالفت کی کوئی علت اب تک ذہن میں نہیں آ سکی۔ سوائے اس کے کہ چونکہ ہندو گروہ بندی کے مخالف ہیں لہذا سکھوں کو بھی اس باب میں ہندوؤں کی ہم نوائی کرنی چاہیئے۔ اگرچہ انہیں براہ راست کوئی فائدہ پہنچنے کا امکان نہ ہو۔

ہمارا مقصود یہ ہے۔ کہ مختلف صوبوں کے درمیان بعض امور میں یکجائی کا فیصلہ ہو جائے۔ لیکن سکھوں کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ اگر پنجاب تنہا رہے اور کوئی صوبہ اس کے ساتھ نہ ملے اور بعض امور کے متعلق مشترکہ نظام رکھنے کے لئے تیار نہ ہو تو سکھ اس حالت میں بھی اقلیت میں رہیں گے۔ مثلاً وزارتی مشن نے آئین ساز اسمبلی کے لئے پنجاب کے ۲۸ ممبر تجویز کئے ہیں۔ جن میں سے سولہ مسلمان ہوں گے۔ آٹھ ہندو وغیرہ اور چار سکھ۔ اگر سندھ، سرحد، بلوچستان پنجاب کے ساتھ مل کر بعض امور کے متعلق مشترکہ نظام بھی کر لیں تو نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ کہ مسلمان نمائندوں کا تناسب کسی قدر بڑھ جائے گا۔ تاہم اس سے سکھوں کے کسی جائز اور مناسب مقصد و مدعا پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

فرض کر لیجیئے کہ گروہ بندی کا فیصلہ نہیں ہوتا اور پنجاب تنہا رہتا ہے۔ اس صورت میں بھی سکھ ۲۸ نمائندوں میں سے صرف چار ہوں گے اگر ہندو وغیرہ ہر معاملہ میں ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ تو سکھوں اور ان کے حامیوں کے کل ووٹ بارہ ہوں گے۔ اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کے ووٹ سولہ ہوں گے۔ معلوم ہے کہ آئین ساز اسمبلی کے سولہ مسلم ممبروں میں سے پندرہ لیگ کے نمائندے ہیں اور سولھواں مسلم ممبر اگرچہ یونینسٹ ہے۔ لیکن اس میں اور لیگ میں جو اختلاف ہے وہ مروجہ آئین حکومت کے ماتحت صوبے کا نظم و نسق چلانے کی تدبیروں کے متعلق ہے۔ اور ان تدبیروں کی حیثیت بھی اصولی نہیں۔ مسلمانوں کے حقوق و مقاصد کے متعلق قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔ اس صورت میں سکھوں کو کون سا خاص فائدہ حاصل ہوگا۔ جو گروہ بندی کا نظام بن جانے کی صورت میں معرض اختلال میں پڑ جائے گا؟

فرض کیجئے کہ گروہ بندی کا نظام بن جاتا ہے۔ تو کیا اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ سرحد، سندھ اور بلوچستان پنجاب میں ضم ہو جائیں۔ اور اسی طرح اس بڑے صوبے کے اجزا بن جائیں جس طرح مثلاً فی الحال ملتان ڈویژن اور انبالہ ڈویژن وغیرہ اجزا ہیں؟ اگر کسی نے گروہ بندی کا مطلب یہ سمجھا ہے تو ہمیں اس کی عقل و دانش پر افسوس ہے۔ گروہ بندی کا مطلب یہ ہے کہ قرب و اتصال کے باعث ان صوبوں کے درمیان بعض چیزیں ایسی مشترک ہو سکتی ہیں۔ کہ ان کا انتظام باہمی رضامندی سے مشترک رکھا جائے۔ تاکہ مجموعی خرچ کم ہوگا۔ اور انتظام بہتر رہے گا۔ اس انتظام سے پنجاب کے سکھوں کو کونسا نقصان پہنچنے کا امکان ہو سکتا ہے؟

اس کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ سرحد، سندھ اور بلوچستان کے مسلمان پنجاب کے سکھوں کے جائز حقوق میں سے کوئی حصہ لے لیں گے۔ پنجاب کے سکھوں کی جتنی آبادی ہے اس کے مطابق ان کی نمائندگی یہاں کے آئین ساز مجلس میں بہرحال محفوظ رہے گی۔ صوبے کے نظم و نسق میں ان کا جائز حصہ لازماً انہیں حاصل رہیگا۔ ان کے مذہبی حقوق اور مذہبی اداروں کا احترام بحال رہے گا۔ اس سے زیادہ نہ وہ کسی بات کے حقدار ہیں اور نہ انہیں اپنے دل میں زیادتی کا کوئی خیال لانا چاہیئے۔ بالکل یہی حالت مسلمانوں اور دوسری قوموں کی ہوگی۔ سکھ اقلیت میں ہیں جس طرح کہ مسلمان یوپی، سی پی وغیرہ میں اقلیت میں ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہماری ان اقلیتوں کا کوئی ہیچ و تاب انہیں اکثریت نہیں بنا سکتا۔ یا اقلیت کی پوزیشن سے باہر نکلنے میں کارگر نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے سوا چارہ نہیں کہ وہ اقلیت میں رہیں اور اقلیت کی حیثیت پر ہی قانع ہوں۔ اسی طرح سکھوں کے لئے بھی اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

مسلم لیگ اگر گروہ بندی پر زور دے رہی ہے۔ تو ہو سکتا ہے کہ اس کے پیش نظر مسلمانوں کے لئے کوئی فوائد ہوں جو سکھوں کے جائز فوائد سے قطعاً متصادم نہیں ہو سکتے اور نہ اس طرح سکھوں کے حقوق پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے۔ ہندو اگر گروہ بندی کی مخالفت کر رہے ہیں تو ممکن ہے کہ یہ مخالفت انہیں مفید معلوم ہوتی ہو۔ لیکن اس سے سکھوں کے عام فوائد میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔ پھر سکھ کس خیال سے اس کشمکش میں فریق کی حیثیت اختیار کر رہے ہیں؟ ہر قوم اور ہر گروہ کا نقطۂ نگاہ یہ ہونا چاہیے۔ کہ اس کے جائز فوائد و حقوق محفوظ ہو جائیں۔ اور محفوظ رہیں۔ مسلمانوں کی ساری پالیسی کی بنیاد آج تک یہی رہی ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ اکالی اور ان کے رفیقوں نے سکھ قوم کے لئے جو پالیسی وضع کر رکھی ہے۔ وہ اپنے مفاد سے کہیں بڑھ کر مسلمانوں کے جائز مفاد کی مخالفت پر مبنی چلی آتی ہے۔ معلوم نہیں اس کے لئے سکھ بھائیوں کے پاس کون سی وجہ جواز موجود ہے؟ ہم بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ایک دو نہیں بلکہ متعدد صوبوں میں اکثریت حاصل ہے۔ آسام میں وہ تنہا سب سے بڑا گروہ ہیں۔ ان کے سوا وہاں تین قومیں ہیں۔ ہندو، اچھوت اور قبائلی۔ ان میں سے کوئی قوم بہ لحاظ تعداد مسلمانوں پر فائق نہیں ہے۔ مسلمان اگر صوبوں کی کامل آزادی کے طلبگار ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس آزادی میں ان کے عائز نشوونما کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن سکھ اگر مسلمانوں کی نقالی میں اس قسم کی باتیں فرما رہے ہیں۔ تو ان کی علت کیا ہے؟ ہندوستان کا کوئی صوبہ تو رہا ایک طرف پنجاب کا ایک ضلع بھی ایسا نہیں۔ جس میں سکھوں کو مطلق اکثریت حاصل ہو یا جسے وہ تعداد کی بنا پر از روئے جمہوریت اپنا قرار دے سکیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ اقلیت کی حیثیت پر قناعت نہیں فرماتے ہیں۔ جس طرح مسلمانوں نے چھ صوبوں میں اس حیثیت پر قناعت کر رکھی ہے؟ وہ بار بار کانگرس کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ ہمیں اس روش سے اختلاف کی ضرورت نہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ کانگرس انہیں اکثریت نہیں بنا سکتی۔ ہندو مہاسبھا انہیں اپنانے پر زور دے رہی ہے۔ لیکن اس طرح سکھوں کی مستقل حیثیت تو زائل ہو سکتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ وہ ہندوؤں میں ضم ہو کر بھی پنجاب میں جو ان کا اصلی وطن ہے۔ اکثریت بن جائیں۔ یا مسلمانوں کی حیثیت کو کوئی بنیادی ضعف پہنچا سکیں۔ سکھ لیڈر اگر ان حقائق پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ تو ان پر صاف آشکارا ہو جائے گا کہ ان کی موجودہ پالیسی قطعاً غلط، غیر مناسب اور بے سود ہے۔ البتہ وہ اپنے جائز حقوق کے تحفظ پر جتنا زور دیں۔ اس کی حمایت بلکہ خیر مقدم کے لئے ہر مسلمان تہ دل سے تیار رہوگا۔

قائد اعظم کا پیغام

کراچی یکم جنوری۔ (دیت نام) (منہد چینی) کی جمہوری حکومت کے مستقل وفد متعینہ پیرس کے نمائندہ مسٹر ما ئی نتا چاؤ نے مسٹر جناح سے اپنی جمہوریہ کے لئے پیغام طلب کیا تھا اس کے جواب میں مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال کیا ہے۔

"آپ نے جو جہاد آزادی جاری کر رکھا ہے۔ اسلامی ہند کو اس کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ آپ کو کامیابی حاصل ہو۔ اور آزادی اور دوسری امنگوں کے لئے آپ جو کوشش کر رہے ہیں۔ وہ کامیابی کا منہ دیکھے۔"

انجن کا ٹرین سے تصادم

انبالہ ۱۴ جنوری۔ کل ساڑھے نو بجے رات انبالہ شہر اور انبالہ چھاؤنی کے درمیان ایک شنٹنگ انجن ایک ٹرین کے عقبی حصہ سے ٹکرا گیا۔ اور ٹرین کے دو آخری ڈبے پاش پاش ہو گئے تقریباً ایک سو جن اشخاص زخمی ہوئے۔ گارڈ کو جو چوٹ لگنے سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا بچنا محال ہے۔ مقامی ریلوے حکام کوئی ڈیڑھ گھنٹہ بعد جائے وقوعہ پر پہنچے۔

پنجاب اسمبلی کے آیندہ انتخابات کی فہرست

لاہور ۲ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ کے الیکشن کمشنر نے ایک اخباری اعلان جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ انتخاب کے لئے مختلف حلقوں کے ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو چکی ہیں۔ انہیں ۵ جنوری کو منظر عام پر رکھ دیا جائیگا۔ اگر کوئی شخص قیمتاً خریدنا چاہے۔ تو خرید سکے گا۔ یہ اشاعت ابھی ابتدائی ہوگی۔ اگر کسی شخص کا نام فہرستوں میں درج نہیں ہوا اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ ان تمام اوصاف کا مالک ہے جو ووٹر بننے کے لئے درکار ہیں تو وہ اپنا نام درج کرا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کا نام غلط درج ہو گیا ہو۔ تو وہ اس پر اعتراض کر سکتا ہے۔ اگر کسی سکھ کا نام کسی اور حلقہ میں درج ہو گیا ہو تو وہ اسے سکھ حلقہ میں منتقل کرا سکتا ہے۔ ایسے اعتراضات فہرستوں کی اشاعت کے بعد ۲۱ دن کے اندر اندر ہو سکیں گے۔ دیہات کے لوگ ایسے اعتراضات اپنی اپنی تحصیل میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کے پاس لے جا سکیں گے اعتراض اضافتاً یا ایجنٹ کے ذریعہ ہو سکے گا۔ خصوصی حلقوں کی فہرستیں بھی اسی تاریخ کو شائع ہو جائیں گی۔ (ا۔پ۔س۔س)

حجاز مقدس میں انگریزوں کی جاسوسی کرنیوالی فرنچ عورت

پیرس یکم جنوری۔ مادام اندنیا اس الزام میں گرفتار ہے۔ کہ اس نے اپنے بھتیجے (بھانجے) کو مسموم چاکلیٹ کھلا کر ہلاک کر دیا۔ اس کے مقدمے کی سماعت اسی ہفتے شروع ہو جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جو شہادت اس مقدمہ میں بھگتے گی۔ اس میں یہ انکشاف بھی کیا جائے گا کہ یہ عورت مشرق وسطیٰ میں انگریزوں کے محکمہ جاسوسی کی ایجنٹ رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے حجاز مقدس میں ایک عرب شیخ کے ساتھ دوسری شادی کر لی تھی۔ جب یہ شیخ اچانک ملک عدم ہو گیا۔ تو عربوں نے اس عورت کو مکہ مکرمہ کے قریب صحرا میں پکڑ لیا۔ اس کے لئے سنگسار کی سزا تجویز کی۔ مگر جلالت الملک ابن سعود نے اس سزا کو ملتوی کر دیا اور یہ عورت وہاں سے بھاگ گئی۔ (گلوب)

مغربی پنجاب کے مسلمان گندم کو ترس رہے ہیں!

حکومت پنجاب سے ملک فیروز خاں نون کی اہم تصریحات

لاہور یکم جنوری۔ ملک فیروز خان نون مغربی پنجاب کے ہفت روزہ دورے سے فارغ ہو کر واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے نمائندہ جرائد سے فرمایا۔ کہ میرے دورے کا مقصد یہ تھا۔ کہ مسلمانوں میں تجارت کا شوق پیدا کیا جائے اور دیہات میں اسلامی دوکانوں کا جال پھیلا دیا جائے مجھے یہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوا۔ کہ گندم جس پر سرکاری کنٹرول عائد ہے۔ مسلمانوں کو مل نہیں سکتی۔ اور وہ اسے چور بازار کے سوداگروں سے ۲۰ روپیہ فی من خریدنے پر مجبور ہیں۔ شاہ پور، میانوالی اور بھیرہ کے علاقوں میں تو یہ کیفیت خصوصیت کے ساتھ نمایاں نظر آ رہی ہے۔ اور بیشمار مسلمان گھرانے چنے اور باجرے پر گذارہ کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کا خون چوسنے کی جو کارروائی دیہات میں ہو رہی ہے۔ اس کے نتائج بہت برے ہوں گے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اسے روکنے کے لئے کوئی فوری تدابیر اختیار کرے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ صورت حالات فرقہ وار امن کو اچانک تباہ نہ کر ڈالے۔ اس خطرہ کی روک تھام کے لئے چند اہم تجاویز پیش کرتے ہوئے ملک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حکومت غلے کی تقسیم کے انتظام پر کڑی نگرانی رکھے۔ بلیک مارکیٹ کا کاروبار کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔ دیہات میں اناج کی دوکانیں کھولنے کے لائسنس مسلمانوں کو عطا ہوں۔ جہاں وہ چیزیں فروخت ہو سکیں جن پر سرکاری کنٹرول نافذ ہے۔ مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے جو اپیل کی گئی تھی۔ مغربی پنجاب کی دیہاتی آبادی نے اس پر گرمجوشی کے ساتھ لبیک کہا ہے۔ صرف شاہ پور میں جو چندہ ہوا ہے۔ اس کی میزان ۱۵۴ ہزار روپیہ سے متجاوز ہے۔ (ا۔پ کا تار پریس ایڈوائزری کمیٹی کے احتساب کے بعد)

بہاولپور میں آئینی اصلاحات

پبلسٹی آفیسر بہاولپور نے احمد پور لمہ سے پیسہ اخبار اور دوسرے اخبارات جو لاہور سے نکلتے ہیں کے نام حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے۔ ہز ہائی نس اعلیٰ حضرت نواب صاحب کے زیر فرمان ایک مجلس اصلاحات قائم کی جا چکی ہے۔ ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کو اس مجلس نے رحیم یار خان میں اپنا اجلاس منعقد کیا۔ صدر اجلاس خان بہادر عبدالقیوم خان صاحب وزیر مالیات ریاست بہاولپور تھے۔ ان کے جلسوں کے انعقاد کی غرض یہ تھی۔ یہ ریاست میں جن اصلاحات کا نفاذ ہونا ہے۔ ان کے سلسلہ میں عوام کی نمائندہ جماعتوں اور افراد کی آراء بھی جمع کی جائیں۔ اس ضلع کی تمام جماعتوں اور قوموں کے نمائندوں نے اپنی اپنی آراء کی ترجمانی کی اور یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ان میں سے بعض نے اس طرز حکومت کو پسند کیا جو اس وقت ریاست میں جاری ہے۔ اور ان عیوب اور کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا۔ جو اس وقت نام نہاد جمہوری طریقوں کے باعث مختلف صوبوں میں پائی جاتی ہیں۔

فرانس و چین کیلئے کناڈا جہاز بنائیگا

لنڈن کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے۔ چونکہ آج کل برطانیہ کے جہازی کارخانے جہازوں کی ٹھیکوں کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اس لئے فرانس اور چین نے جہازوں کے واسطے ایک کروڑ بیس لاکھ پاؤنڈ سے زائد رقم کے آرڈر کناڈا کو دے دیئے ہیں۔ کل ٹھیکوں کا نصف فرانس کی فرمایش کے متعلق ہے۔ وہ ۱۳۵ تجارتی جہاز اور ۲۰ کشتیاں بنوا رہا ہے۔ چین کا آرڈر بھی تجارتی جہازوں اور چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے ساز و سامان کے لئے ہے۔

سوڈان کو مصر سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ رکھنے کا منصوبہ

قاہرہ ۳ جنوری۔ راشٹر کے نامہ نگار خصوصی مارٹن ہرلانے خبر دی ہے کہ مصر کے غیر سرکاری حلقوں میں یہ اندیشہ لحظہ بلحظہ زیادہ ہو رہا ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء کے میثاق مصر و برطانیہ

کی نظرثانی کے لئے مجوزات چیت ہو رہی ہے - کہیں وہ قطعی بحران کے مرحلے تک نہ پہنچ جائے اور کہیں اس سے ناخوشگوار نتائج پیدا نہ ہوں - مصریوں میں مایوسی بڑھ رہی ہے - وہ کہتے ہیں سوڈان کے متعلق مصریوں کے جذبات کا لندن میں احترام نظعاً نہیں کیا گیا -

مصر کی عربی اور فرنچ اخبارات کا نظریہ یہ ہے - کہ سوڈان کے مسئلہ پر مصری رائے عامہ وزیر اعظم محمود نقراشی پاشا کی موید ہے - اب تک مصر کو یقین تھا کہ سوڈان مصر کے ساتھ الحاق کی قطعی خواہش کے حامل ہیں مگر اب ان کا یہ یقین ہے کہ برطانیہ اور سوڈان کی حکومت ایک ایسی پالیسی کو کارفرما رکھ رہی ہے - جو سوڈان کو مصر کے ساتھ متحد ہونے سے باز رکھ رہی ہے - مبصرین کا خیال ہے کہ اگر حکومت برطانیہ اعلان کر دے کہ ہماری یہ پالیسی نہیں ہے - اور نیت نہیں ہے تو صورت حالات شاید بگڑنے سے بچ جائے - اور گفت و شنید کو از سر نو جاری ہونے کا موقع مل جائے - بلکہ یہ بات چیت کامیابی کے ساتھ ختم بھی ہو جائے (رائٹر)

اینگلو انڈین لڑکیوں نے فوجی گوروں کے ساتھ ناچنے سے انکار کر دیا

گوروں نے ناچ گھر کو آگ لگا دی - جھانسی میں کرسمس کا ہفتہ

جھانسی ۳ر جنوری - اطلاع ملی ہے کہ اگلے دن کوئی دو سو مسلح گوروں نے یہاں ریلوے انسٹی ٹیوٹ پر ہلہ بول دیا اس وقت وہاں اینگلو انڈین حضرات ہفتہ کرسمس منا رہے تھے - حملہ آور گوروں نے ان میں سے بعض کو زدو کوب کیا - اور فرنیچر شامیانے اور رقص خانے کو آگ لگا دی - بیان کیا جاتا ہے کہ اس واقعہ سے ایک روز پہلے گورے سپاہی اس انسٹی ٹیوٹ میں پہنچے - اور کرسمس کی تقریب میں شامل ہوئے - انہوں نے بعض اینگلو انڈین لڑکیوں سے درخواست کی کہ وہ ان کے ساتھ ناچیں - مگر ان لڑکیوں نے صاف انکار کر دیا - وہ گورے اس وقت وہاں سے چلے گئے - مگر دوسرے دن دو سو گوروں کا لشکر انسٹی ٹیوٹ پر حملہ آور ہوا - انہوں نے ڈانس ہال (ناچ خانے) کا دروازہ توڑ دیا - کھڑکیوں کے شیشوں کے پرخچے اڑا دیئے - اور فرنیچر - شامیانے اور ڈانس ہال کو آگ لگا دی - بعض عورتوں کی توہین کی گئی - اور اینگلو انڈین جوانوں کو پیٹا گیا - اس واقعہ کے بعد بیس گوروں کو زیر حراست کر لیا گیا ہے - عبوری حکومت کو اس واقعہ سے مطلع کر دیا گیا ہے - کہ ان حملہ آور گوروں کے خلاف کارروائی کی جائے - (ا - پ)

فلسطین میں ایک سو میل لمبے محاذ پر یہودیوں کے حملے

بری سرنگوں - دستی بموں اور خود بخود چلنے والے آلات کا استعمال

یروشلم - ۳ر جنوری - رائٹر کا وقائع نگار خصوصی جان کالڈر رقم طراز ہے کہ ارگون ضوائی لیومی سے تعلق رکھنے والے یہودی تباہ کاروں نے گذشتہ شب فلسطین میں ایک سو میل لمبے محاذ پر حملوں کا سلسلہ جاری رکھا - یہ لوگ شعلہ بار بم - بری سرنگوں اور خود بخود چلنے والے آلات کا استعمال کرتے رہے - ارگون ضوائی لیومی نے برطانوی افواج پر شب خون مارنے کی جو دھمکی دی تھی - اسے جامہ عمل پہنا دیا گیا - ایک برطانوی افسر جان سے مارا گیا - اور تین گورے سپاہی زخمی ہوئے - ایک عرب کانسٹیبل اوائے فرض کے دوران میں مجروح ہوا - یمیں برطانوی فوجی ہیڈ کوارٹر میں لڑائی کی لحظہ بہ لحظہ اطلاعات آتی رہیں - تل ابیب میں یہودیوں نے خود بخود چلنے والے آلات سے برطانوی فوجی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا - اور سامنے والے چھ بارود سے آگ کا جسم ہیڈ کوارٹر کی عمارت پر پھینکا - بازاروں میں برطانوی سپاہی بندوقوں سے یہودیوں کے ساتھ معرکہ آرا ہے - اس کے بعد سپاہیوں نے چھ باروں کو آگ لگا دی - حیفہ کے قریب ہوائی میں برن گن اٹھانے والے چھکڑے کو بری سرنگ سے اڑا دیا گیا - ایک برطانوی افسر مارا گیا - اور تین گورے سپاہی مجروح ہوئے - یروشلم میں یہودیوں نے طلایہ گرد کاروں پر خانہ ساز شعلہ باروں سے حملہ کر دیا - مگر پولیس نے انہیں پیچھے ہٹا دیا - ریڈیو کے ذریعے سے تمام کی تمام طلایہ گرد کاروں کو مطلع کر دیا گیا - کہ یہودیوں کے شعلہ بار حرکت میں ہیں ان سے خبردار رہو - وادی راس حمیہ (حیفہ) میں طلایہ گرد برطانوی موٹر کو اڑا دیا گیا - ایک سیون کار نے جس میں مسلح یہودی سوار تھے - ایک برٹش ملٹری کیمپ کو خود بخود چلنے والے آلات اور دستی بموں سے اڑا دیا - اور اس کے بعد خود بھی اڑ گئی - طبریہ میں یہودیوں نے فوجی کاروں کے اصطبل پر "شعلہ بار" پھینکے - حیفہ میں دو موٹر کاروں کو جن میں برطانوی چھاپہ فوج کے جوان سوار تھے بجلی سے اڑ جانے والی سرنگ سے اڑا دیا گیا - اسی وقت ایک تھانہ اسٹیشن پر حملہ ہوا - اس میں ایک عرب کانسٹیبل مجروح ہوا - (رائٹر)

یروشلم ۳ر جنوری - گذشتہ شب حیفہ میں بم پھٹنے سے دھماکہ ہوا گذشتہ شب چھاپہ مار دستوں کی موٹر کاروں کو پولیس کے ہیڈ کوارٹر نے ریڈیو کے ذریعہ سے حسب ذیل انتباہی حکم دیا - "ہمارے یہودی شعلہ باروں کو دیکھتے رہو" - جو اس وقت یروشلم میں معروف کارہیں (رائٹر)

یروشلم ۳ر جنوری - برطانوی چھاپہ فوج کے زبردست دستوں نے ساری کی ساری یہودی آبادی والے شہر تل ابیب کے دو محلوں عتیق راہ اور ہونٹی فیوری کو آج علی الصباح محاصرہ میں لے لیا - سنگین ترین کرفیو آرڈر نافذ کر دینے کے بعد باشندوں کی جانچ پڑتال ہوتی رہی - رات کے وقت فلسطین کے مختلف حصوں میں یہودیوں نے دہشت انگیز سرگرمیاں جاری رکھیں - بعض یہودیوں نے تل ابیب کے برطانوی فوجی ہیڈ کوارٹر کو گولیوں کا نشانہ بنایا تھا - یقین کیا گیا ہے کہ یہ لوگ عتیق راہ میں چھپے ہوئے ہیں - ہونٹی فیوری کی طرف سے یہودیوں نے سارجن کے تھانہ پر گولی چلائی تھی - (رائٹر)

ضلع ہزارہ کے دیہات میں لوٹ مار اور آتشزنی

پولیس کے ساتھ بلوائیوں کا تصادم

پشاور ۳ر جنوری - سرحدی حکومت کے ناظم اطلاعات کا ایک بیان مظہر ہے - کہ اگلے دن ضلع ہزارہ میں فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا - وہ اب

ایبٹ آباد کے نواحی علاقے تک پھیل چکا ہے حویلیاں کے نواح میں تین چھوٹے چھوٹے دیہات کو جلا دیا گیا ہے - اور چند افراد ہلاک ہو گئے ہیں - حکام ضلع حالات پر قابو پانے کے لئے مناسب کارروائی کر رہے ہیں - ہزارہ سے جو غیر سرکاری اطلاع آئی ہے - اس سے پایا جاتا ہے - کہ ہزارہ کے نواحی علاقہ کے چند دیہاتی موری بٹ ہتین میں آ گھسے اور گولی چلانے کے بعد لوٹ مار اور آتش زنی کا سلسلہ شروع ہو گیا - فرنٹیر کانسٹیبلری اور پولیس کے دستے نے جو محل وقوع کے قریب کسی جگہ متعین تھا - صورت حالات پر قابو پانے کی کوشش کی مگر حملہ آوروں نے اس کی توجہ ایک اور گاؤں جبہ کی طرف پھیر دی - انہوں نے جبہ کی بعض دکانوں اور مکانوں کو لوٹ لیا اور آگ لگا دی - یہاں پولیس سے حملہ آوروں کا مقابلہ ہوا - حملہ آوروں نے رائفلوں سے ایک سو گیارہ فائر کئے - پولیس کے انسپکٹر نے پستول سے کوئی پانچ گولیاں چلائیں اس کے بعد حملہ آوروں نے موضع پیپل پر حملہ کیا - اور دو چھوٹے چھوٹے دیہات راجویہ اور پھول گراں میں لوٹ مچائی - مال و جان کے صحیح نقصان کی کیفیت ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی - فساد زدہ دیہات میں پولیس کی زبردست جمعیت بھیج دی گئی ہے - وزیر خزانہ ضلع ہزارہ کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں انہوں نے ان علاقوں کا دورہ کیا - جہاں سے پہلے حملے شروع ہوئے تھے - اس کے علاوہ آپ نے ہری پور - حویلیاں اور مظفر آباد کے امدادی کیمپوں اور مرکزوں کو بھی دیکھا - (ا - پ)

پشاور - ۳ر جنوری - سرحدی کانگرس کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کا خفیہ اجلاس کل منعقد ہوا جس میں صورت حالات پر غور کیا گیا -

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے استعفا واپس لینے سے انکار کر دیا

مولوی عبید الرحمان خان صاحب مسلم یونیورسٹی کے قائم مقام وائس چانسلر بنا دیئے گئے

علی گڑھ ۳ر جنوری - مسلم یونیورسٹی کی مجلس انتظامیہ کے ہنگامی اجلاس نے جو موجودہ صورت پر غور و خوض کے لئے منعقد ہوا تھا - اعلان کیا ہے کہ وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے جو چٹ لکھ کر طلبا کے حوالے کی تھی - وہ استعفا نہیں ہے - مگر ڈاکٹر صاحب نے اصرار کیا ہے کہ اس چٹ کو لازمی طور پر ان کا استعفا متصور ہونا چاہیئے - تو مجلس انتظامیہ نے متفقہ طور پر ان سے استدعا کی کہ وہ اس استعفے کو واپس لے لیں - اور ڈاکٹر صاحب نے اس استدعا کو منظور فرمانے سے انکار کر دیا - تو مجلس انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ اس معاملے کو یونیورسٹی کورٹ کے حوالے کر دیا جائے - سردست یونیورسٹی کے خزانچی مولوی عبید الرحمان خان صاحب سے کہا گیا ہے - کہ وہ اپنے فرائض کے علاوہ قائم مقام وائس چانسلر بھی ہو جائیں (ا - پ)

آسام و بہار سے پچاس ہزار مہاجرین بنگال پہنچ چکے ہیں

حکومت بنگال غیر آباد علاقوں میں آباد کر دے گی

سراج گنج سے ایک اطلاع ملی ہے کہ حکومت بنگال آسام و بہار کے مظلوم مہاجرین کو جو بنگال میں سکونت پذیر ہونا چاہتے ہیں - ان کی آبادکاری کے مسئلہ کی طرف بڑی توجہ دے رہی ہے - حکومت وسیع غیر آباد علاقے حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے - تاکہ آبادکاری کے لئے ان مہاجرین کو دے دیئے جائیں - اور بعض مقامی لوگ بھی جو تکلیف میں ہیں - ان کو بھی ایسے رقبے دیئے جائیں - یہ اعلان وزیر مالگزاری و جیل خانہ جات مسٹر فضل الرحمان نے یہاں پرسوں ایک جلسہ عام میں کیا - آپ نے فرمایا کہ اس وقت تک آسام و بہار کے پچاس ہزار مہاجرین بنگال پہنچ چکے ہیں - اور ان کی امداد و اعانت کے تمام انتظامات کر دیئے گئے ہیں - (ا - پ)

فلسطین کی خطرناک صورت حال

فلسطین میں یہودیوں نے تشدد اور دہشت انگیزی سے جو قیامت برپا کر رکھی ہے - اس سے حالات بے حد خطرناک صورت اختیار کر گئے ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ انگریز فوجی افسروں کو تازیانہ کی سزا دینے کے علاوہ یہود نے پچھلے دنوں عربوں کے عسکری تنظیم "نجادہ" کے صدر مقام پر بھی حملہ کر دیا تھا - یعنی وہ عربوں سے بھی متصادم ہونے پر تلے ہوئے ہیں - اب ایک طرف عرب سخت مضطرب ہو رہے ہیں - اور ان کے مشتعل طبقات صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے والے ہیں - اور دوسری طرف حکومت برطانیہ اس امر پر غور کر رہی ہے - کہ فلسطین میں یہود کے خلاف باقاعدہ عسکری کارروائی کی جائے - اور مارشل لاء نافذ کر دیا جائے

ہمارے ماہوار تاریخی ناولوں کا سلسلہ ماہ نومبر کا شاندار ناول

فتح قسطنطنیہ

قیمت فی جلد دو روپے عہ - حجم پونے تین سو صفحات - مصنفہ منشی صادق حسین صاحب صدیقی - چھپ کر تیار ہو گیا ہے -

اس ناول میں سلطان محمد خان دوئم کی حیرت ناک مڈبھیڑ ایجادوں - ان کی بے مثل تدبیر بہادری رحمدلی - استقلال اور مسلمانوں کے جوش اور جنگ کے جیران کن حالات درج ہیں - یوسف بے کی بہادری کا فوٹو قلمی دکھایا گیا ہے - کہ کس طرح اس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کے نرغہ سے بچ کر فصیل پر چڑھ کر ترکی جھنڈا لہرایا تھا - مولانا شمس الدین عارف باللہ کے روحانی فیوض سے سلطان کو قسطنطنیہ فتح ہونے کی خوشخبری ملی - جس کے بعد عیسائی بادشاہ قسطنطین کا بھاگنا اور مارا جانا اور دیگر واقعات کا ہونا دکھایا گیا ہے - یہ بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے - کہ سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ پر کیوں حملہ کیا تھا - اور ترکوں کے خلاف یورپ کے تمام بادشاہوں عیسائی بادشاہ قسطنطین کی کس طرح مدد کی تھی - لیکن فضل الہی شامل حال ہونے کی وجہ سے یورپ کی ساری خدائی ترکوں کا کچھ نہ بگاڑ سکی - عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی اس فتح نے دنیا کی دقیانوسی تہذیب کا خاتمہ کر دیا - مسلمانوں کی جدید تہذیب کا نور تمام یورپ پر پھیلنا شروع ہو گیا - گرجا آیا صوفیہ کے سب ڈھونگ برباد ہو گئے - ترکوں نے مفتوح عیسائیوں کو قتل کرنے کی بجائے آزاد کر دیا - عیسائیوں کے گرجوں سے کروڑ ہا روپیہ کا سونا چاندی مسلمانوں کے ہاتھ آیا - اور آج تک کے لئے مسلمان ترک قسطنطنیہ پر قابض ہو گئے - حجم پونے تین سو صفحات - قیمت دو روپیہ عہ فی ناول - ملنے کا پتہ -

مینجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول جوش جہاد ہو گا - جو بے مثل ناول ہے -

جوش جہاد

حضور صلعم نے جو قاصد بصریٰ کے حاکم کے پاس دعوت نامہ دیکر بھیجا تھا - اس کو عیسائی صوبہ دار شرجیل نے بلا کسی وجہ کے راستہ میں قتل کر دیا تھا - جس کی وجہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ کی ٹھن گئی - حضرت علیؓ نے کہا یا فخر رسلؐ عیسائیوں کی اس وحشیانہ حرکت نے مسلمانوں کو جنگ کے لئے مجبور کر دیا ہے - عیسائی ہماری کوئی اصل و حقیقت نہیں سمجھتے - ہر قوم ہر ملک ہر بادشاہ قاصد کی عزت کرتا ہے - مگر ان عیسائیوں نے بر سر میدان بدتہذیبی کا بدترین ثبوت پیش کیا ہے اگر مسلمانوں نے اپنے قاصد کا انتقام نہ لیا - تو عیسائی سمجھیں گے کہ مسلمان ڈر گئے ہیں - ہمیں فوراً شام کی طرف ایک مہم بھیجنی چاہیئے مسلمان دنیا کے لئے نہیں جیتا - بلکہ آخرت پر جان قربان کر دیتا ہے - شہیدوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں - پس کون ہے جو شہید ہو کر جنت میں داخل ہونا نہ چاہے - مسلمانو سن لو جب مسلمان دین حنیف کے لئے تلوار اٹھاتا ہے - تو خدا کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے - اور فرشتے اس کی حمایت کرتے ہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں - عیسائیوں نے ایک مسلمان سفیر کو قتل کر کے ایسا فتنہ کھڑا کر دیا تھا - کہ جس کی آگ اس وقت تک بھڑکتی رہی - کہ جب تک عیسائی یا مسلمانوں میں سے ایک قوم بالکل برباد نہ ہو جائے گی - مسلمانوں نے اپنے بھائی کے خون ناحق کا بدلہ لینے کے لئے عیسائیوں پر حملہ کر دیا - چنانچہ مختلف مسلمانوں نے جوش جہاد میں آ کر شجاعت کے جوہر دکھائے - ناول بڑا دلچسپ اور پڑھنے کے لائق ہے -

قیمت دو روپے فی ناول - پتہ

مینجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول ابوالہول واپس ہو گا -

سر ایون کننگھم انگلستان میں طلب کئے گئے ہیں - ان سے مشورہ کرنے کے بعد فلسطین میں کوئی فیصلہ کن قدم اٹھایا جائے گا - انگلستان کے بعض اخبارات یہودیوں کے اس کھلم کھلا دہشت انگیزی کے سلسلہ پر بہت غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں - اور لکھ رہے ہیں - کہ اگر برطانیہ فلسطین میں امن قائم کرنے سے عاجز ہے - تو انتداب سے دستبردار ہو جائے -

لیکن سب سے زیادہ خطرناک سازش وہ ہے - جو فلسطین کے مستقبل کے متعلق کی جا رہی ہے - اطلاعات و مقالات کے بین السطور سے معلوم ہوتا ہے - کہ حکومت برطانیہ تقسیم فلسطین کی کسی تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے - جس میں فلسطین کا ساٹھ فیصدی حصہ یہود کو دیا جا رہا ہے - تاکہ وہ اس میں اپنی خود مختاری قائم کر لیں - جنوری کے تیسرے ہفتے لندن میں فلسطین کانفرنس ہونے والی ہے - ابھی تک یہود اور عرب دونوں اس کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر رہے ہیں - لیکن برطانیہ اور امریکہ برابر عربوں اور یہودیوں کو تسلیاں دے رہے ہیں - اور انہیں کانفرنس میں شریک ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں - اگر واقعی برطانیہ نے امریکہ کے دباؤ میں آکر تقسیم کی تجویز کی حمایت کی - تو ہمیں اندیشہ ہے - کہ فلسطین کے عرب صبر نہ کر سکیں گے - اور ساری عرب دنیا میں آگ لگ جائے گی - برطانیہ کو معلوم ہے - کہ چند سال پیشتر تقسیم فلسطین کی تجویز پر عربوں نے کیا رویہ اختیار کیا تھا - اور پھر برطانیہ نے کس قدر جلد اس تجویز کو واپس لے لیا تھا - آزمودہ کو آزمانا پرلے درجے کی جہالت ہے - اور امریکہ کی خوشنودی کی خاطر ساڑھے کروڑ مسلمانوں کی دشمنی مول لینا پرلے درجے کی حماقت -

سول سپلائی کا محکمہ

کارفرماؤں اور کارکنوں کا نقشہ

پنجاب کے سول سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ابتدا سے مسلمانوں کو شدید شکایات ہیں - اور متفرق طریق پر مختلف اسلامی اخبار میں شکایات شائع ہو رہی ہیں - ہم نے ضروری سمجھا کہ ایک مرتبہ تمام اہم شکایتوں کو ترتیب کے ساتھ ذمہ داریاں نظم و نسق کے سامنے رکھ کر ان سے پوچھا جائے کہ اگر مسلمانوں کو شکایتیں پیدا ہوئیں - تو کیا حق و انصاف کے نقطہ نگاہ سے انہیں بے جا یا غیر مناسب قرار دیا جا سکتا ہے؟ یا کیا ذمہ داران نظم و نسق کو یہ صورت حال ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا سمجھنی چاہئے تھی جب کہ یہ سراسر خلاف انصاف تھی؟ حالانکہ وہ کئی سال سے نہ صرف اسے گوارا سمجھتے رہے بلکہ ان کے احساس اطمینان کو دیکھتے ہوئے تو دل پر یہ اثر پڑتا ہے - کہ گویا انہوں نے بڑا قابل فخر کارنامہ انجام دیا -

کارفرما اور ان کے کام

آج ہم سول سپلائی کے شاخ در شاخ شعبوں کے کارکنوں اور کارفرماؤں کا ایک سرسری نقشہ پیش کریں گے - اس کے بعد بتائیں گے کہ ان کارفرماؤں کا طریق کار کیا رہا - تاکہ سب پر واضح ہو جائے - کہ فرقہ پرستی کن کن طریقوں اور کن کن راستوں سے اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے کام کرتی ہے - نیز کاروبار کو پبلک اور ذمہ داران نظم و نسق کے سامنے رکھ کر ان سے پوچھا جا سکے کہ آیا اسے فرقہ پرستی کے سوا بھی کوئی نام دیا جا سکتا ہے؟

آپ مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ فرما دیں -

سیکرٹری اور ڈائرکٹر جنرل

سیکرٹری سول سپلائی	ہندو
ڈائرکٹر جنرل فوڈ سپلائی	ہندو
" " سول سپلائی	ہندو
" " راشننگ	مسلمان
انڈر سیکرٹری پروکیورمنٹ سکیم	ہندو
ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل	یورپین

گویا ان چھ بڑے عہدوں میں سے صرف ایک مسلمان کو حاصل ہے - وہ میاں جی معین الدین صاحب ہیں - جنہیں موجودہ عہدے پر لگے ہوئے بہت تھوڑی مدت ہوئی ہے -

ڈائرکٹرز اور اسسٹنٹ

ڈائرکٹر آف فوڈ پرچیز	عیسائی
ڈائرکٹر آف فوڈ پرچیز	مسلمان
" سول سپلائی	مسلمان
اسسٹنٹ ڈائرکٹر فوڈ بیورو	ہندو
" "	یورپین
" " فوڈ پرمٹس	ہندو
" " جنرل	ہندو
" " راشننگ	ہندو
" " کنٹرولر مرگڈس	سکھ
" " کلاتھ ڈسٹری بیوشن	یہودی
" " فوڈ پرچیز	سکھ
" " انسپکشن	مسلمان
" " سول سپلائی	سکھ
چیف پرچیزنگ آفیسر فوڈ گرین	ہندو
سنٹرل فوڈ گرین آفیسر (پرچیز)	مسلمان
سنٹرل فوڈ گرین آفیسر (انسپکشن)	سکھ

سول فوڈ گرین افیسر (ان فورس منٹ) سکھ

یہ کل سترہ آفیسر ہوئے - لیکن ان میں سے صرف چار مسلمان ہیں - ایک عیسائی - ایک یہودی - ایک یورپین باقی پانچ سکھ اور پانچ ہندو ہیں -

کنٹرولر آف فوڈ اکونٹ

کنٹرولر - ہندو - اسسٹنٹ کنٹرولر ہندو ایڈیشنل ڈپٹی کنٹرولر ہندو - فنانشل ایڈوائزر سول سپلائی ہندو -

سنٹرل فوڈ گرین آفیسر (سیلز)	مسلمان
" " " (جنرل)	عیسائی
" " " (پرمٹ)	مسلمان
چیف اکونٹس کنٹرولر (فوڈ اکونٹ)	ہندو
سینئر آڈیٹر	ہندو
منڈی سکیم آفیسر	ہندو
ایگنانک ایڈوائزر	ہندو
اسسٹنٹ ایگنا منک ایڈوائزر	سکھ
اسٹیبلشمنٹ آفیسر	ہندو
پراونشل کلاتھ آفیسر	ہندو
یارن ڈسٹری بیوٹر	ہندو

یہ کل پندرہ آفیسر ہوئے ان میں سے دو مسلمان ہیں ایک عیسائی اور ایک سکھ اور گیارہ ہندو ہیں -

مختلف شعبوں کی کیفیت

اب آپ مختلف محکموں کے ماتحتین کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے -

	[illegible]	ہندو وغیرہ	مسلمان
سپرنٹنڈنٹ پرچیز ڈیپو	×	۷	×
ڈائرکٹ کلب	×	۴	۲
ڈائرکٹر کلاتھ ڈسٹری بیوشن	×	۳	×
پونڈ پرچیز اکسپورٹ ٹیلی	۱	۳	۱

یہ کل بیس اصحاب ہوئے ان میں سے سولہ ہندو ہیں - ایک سکھ اور تین مسلمان سولہ ہندوؤں میں سے ایک عیسائی ہے -

متفرق حالات

اس کے علاوہ بھی سول سپلائی کی عجیب عجیب شاخیں ہیں - مثلاً ایک شاخ میں گیہوں - چاول اور دوسرے اناجوں کو ششت کر کے بھاؤ کا فیصلہ کیا جاتا ہے - اس کا نام انیلیسس لیبارٹری ہے - اس میں قریباً سو فیصدی ہندو اور سکھ ہیں - ایک دودھ کی سکیم حال ہی میں بنائی گئی ہے جس کا مدعا غالباً یہ ہے کہ جو لوگ ڈیریاں قائم کرنا چاہیں کر لیں - اور وہ درخواست دیکر زمینیں بھی خرید سکیں گے - اس کا عملہ ہماری معلومات کے مطابق کاملاً غیر مسلموں پر مشتمل ہے چاول مہیا کرنے کا ایک محکمہ ہے جس میں چیف انسپکٹر سے لیکر معمولی کلرکوں تک سب کے سب غیر مسلم ہیں - محکمہ سول سپلائی کا ایک شعبہ گیبزنگ اور فارورڈنگ ایجنٹوں کا ہے جو حکومت کے لئے منڈیوں سے اناج حاصل کرتے ہیں - اس میں سترہ ایجنٹ ہندو ایک سکھ اور تین مسلمان -

ایک سوال

کیا ہم پوچھ سکتے ہیں - کہ اس درجہ غیر متوازن اور سراسر غیر منصفانہ صورت حال کی وجہ کیا ہے؟ کیا مسلمان ملتے ہی نہیں تھے یا مختلف عہدوں کے لئے کسی ٹیکنیکل مہارت کی ضرورت تھی - جس کا بندوبست غیر مسلموں نے بہ تعداد کثیر کر رکھا تھا اور مسلمان نہ کر سکے؟ جس حد تک ہماری معلومات کا تعلق ہے - ایسی کوئی وجہ پیش نہیں کی جا سکتی حقیقت صرف یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ محکمہ تھا وہ چاہتے تھے کہ یہ بالعموم غیر مسلموں کے ہاتھ میں رہے - اور یہ خواہش انہوں نے پوری کر لی - جس حد تک ہم سمجھ سکے ہیں - سول سپلائی کا محکمہ عوام کے فائدے کے لئے بنا تھا - یعنی حقیقی

مدعا یہ تھا۔ کہ ضرورت کی چیزیں مناسب مقدار میں مہیا ہوتی رہیں۔ اور مناسب طریق پر عوام کو ملتی جائیں۔ لیکن سارے حالات کو سامنے رکھ کر ہمارے دل پر یہ اثر پڑا ہے۔ کہ اس میں تاجروں کی منفعت کا مقصد مقدم رہا۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کی ایک تدبیر یہ بھی تھی کہ محکمہ میں زیادہ تر وہی لوگ ہوں۔ جن سے تاجروں کے منافع کی حفاظت کی امید رکھی جا سکے۔

کانپور میں بھی فوج بلالی گئی

۱۶ر جنوری کو تھانہ سیتا مئو کے سامنے پولیس نے مزدوروں کے ایک گروہ منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس فائرنگ سے تین اشخاص ہلاک ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد بہت بڑی ہے ہلاک شدہ افراد میں ایک عورت بھی شامل ہے۔

کانپور میں مزدوروں کے حالات نے نہایت نازک صورت اختیار کر لی ہے ملیں اور کارخانے بہت بڑی تعداد میں بند ہو چکے ہیں۔

صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے فوج بلالی گئی ہے۔

باجلاس جناب چوہدری فضل الٰہی صاحب سب جج بہادر درجہ اول جالندھر

نمبر مقدمہ 44/46 اشتہار برائے احضار مدعا علیہان

مقدمہ بعنوان لابھ سنگھ مساۃ بچنی زوجہ لابھ سنگھ ذات جٹ سکنہ لال کرتی کنٹونمنٹ جالندھر۔

بنام ولد گوجر و مساۃ پرتاپی زوجہ مذ جٹ سکنائے لال کرتی چھاؤنی جالندھر فریق دوئم

مقدمہ برائے تقرری گارڈین ذات امریک نابالغ و مساۃ بسو نابالغہ۔

ازجانب لابھ سنگھ ولد دیوا سنگھ ذات جٹ سکنہ دلٹے پور تحصیل جالندھر۔

مقدمہ ہذا میں لابھ سنگھ سائل مذکور نے درخواست دی ہے کہ میں ذات امریک وغیرہ نابالغان کا گارڈین مقرر کیا جاؤں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کو سائل کے گارڈین مقرر ہونے میں کچھ عذر ہووے تو بتاریخ ۳۰ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہذا ہو کر عذر پیش کرے ورنہ عدم حاضری میں حکم مناسب ہوگا

تحریر ۱۹۴۷ء

مہر عدالت

دستخط بجروف انگریزی

فنِ تعمیر حیات

۸۶

فضول خرچی سے نہ ڈرنا اور روپیہ کوڑیوں کی طرح لٹانا حماقت ہے۔ خوف کی دو قسمیں ہیں۔ جائز اور ناجائز۔ جائز خوف سے ڈرنا بہادری اور ناجائز خوف سے بھاگنا بزدلی ہے۔ محمود کو خوف ہے کہ کہیں اس کا مذاق نہ اوڑایا جائے۔ کیونکہ وہ جاہل ہے۔ اور پڑھنا چاہتا ہے لیکن اسے پہلی جماعت میں بٹھا دیا گیا ہے۔ یہ مذاق کا خوف ناجائز ڈر ہے۔ ایک پھیری والا اپنا اسباب دکھاتے ہوئے ڈگمگاتا ہے۔ اسے خوف ہے کہ گاہک کو پسند نہ آئے گا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا مال نہیں بکتا۔ یہ خوف بھی ناجائز ہے۔ ایک مجمع میں ایک محتاج خیرات مانگ رہا ہے۔ محمود کی جیب میں صرف ایک پیسہ ہے وہ فقیر کو دینا چاہتا ہے مگر شرماتا ہے کہ وہ ناچیز ہے لوگ ہنسیں گے۔ اس لئے نہیں دیتا یہ ناجائز خوف ہے۔ اگر آپ زندگی کے سفر میں منزل مقصود پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ تو ذاتی اعتماد کو اپنا چراغ راہ بنائیں۔ بلندی کے آگے سر نہ جھکائیں۔ سینہ سپر ہو کر کھڑے ہوں۔ خوددار بنیں۔ خفیف سے خطرہ کی پروا نہ کریں۔ اور کامیاب ہو جائیں۔ ایک اور شے جو شخصیت کے اظہار کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ صداقت ہے۔ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ جھوٹی عورتیں اور مرد شخصیت سے محروم ہیں اس قماش کے لوگ اکثر بذلہ سنج اور لطیفہ گو ہوتے ہیں۔ اور لوگ ان کے متلاشی رہتے ہیں۔ مگر وہ بظاہر سونا ہیں اور باطن میں پیتل۔ وہ لوگ جو فروش گندم نما ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ صداقت کو دل و دماغ میں جگہ دیں۔ ورنہ ہم کیسے اپنے آپ پر اعتماد کر سکتے اور ذاتی اعتماد سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

مضبوط شخصیت کے لئے ایسی بنیاد درکار ہے۔ جس میں منافقت اور بناوٹ یا پاکھنڈ کو دخل نہ ہو۔ اگر ہم خوش اخلاقی کی وجہ سے کسی کی دماغ سوز گفتگو سنتے رہیں۔ تو اور بات ہے۔ مگر دل میں ہماری نفرت۔ جھوٹ۔ منافقت۔ دغل اور فصل سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہیئے۔ سرگرمی یا جوش ایک اور حالت دماغ ہے۔ جس کا ہمیں خیال رکھنا چاہئے شخصیت گرم جوشی اور زندگی کی پیداوار ہے۔ سرگرمی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک پرشور۔ دوسری خاموش۔ اس میں سے جو تم چاہو اختیار کر سکتے ہو۔ لیکن خاموش سرگرمی اختیار کرو تو اچھا ہے۔ وہ لوگ جو برف کے ٹکڑے ہیں۔ اور جن کے پاس جانے سے انسان شل ہو جاتا ہے۔ ان سے پرے پرے رہو۔ ورنہ سرگرمی اور دلچسپی میں فرق آجائے گا۔ دھوکا کھا کر دلچسپی کو سرگرمی نہ سمجھ۔ تم کئی چیزوں سے دلچسپی لے سکتے ہو۔ مثلاً موسیقی۔ مصوری۔ نقاشی۔ ناول نویسی وغیرہ لیکن سرگرمی وہ ہے۔ جو تمہاری چستی کو چاق و چوبند کرتی اور تمہارے چراغ جسم میں تیل ڈالتی ہے یاد رکھو کہ مقصد اور شخصیت میں روحانی تعلق ہے۔ یہ مقصد شخصیت کے اعمال کو ملاقت اور رنگ دیتا ہے۔ اور ایسی صفت بخشتا ہے۔ جو صرف ندی کے بہاؤ میں بہنے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ مقصد ہی ہے۔ جو شخصیت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اس کی شکل کو۔ اس کے الفاظ کو۔ اس کے افعال کو۔ تمہاری زندگی کا کچھ مقصد ضرور ہے۔ اور یہی مقصد تمہارے قول فعل کو روشن کر دیتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دماغ کی ریاستیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ذاتی اعتماد جس میں دلیری شامل ہے صداقت۔ سرگرمی اور مقصد ان ریاستوں کی آبادی سے تم اپنی زندگی بہتر سے بہتر کر سکتے ہو۔ نہ صرف دولت کما سکتے ہو۔ اور عزت پا سکتے ہو۔ بلکہ وہ چیزیں حاصل کر سکتے ہو جو دولت اور عزت سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہیں۔

ذاتی اعتماد۔ صداقت۔ سرگرمی اور مقصد در کامیابی کی کنجیاں ہیں۔ خواہ وہ کامیابی کسی پیشہ میں ہو۔ ذہنی ہو۔ تجارتی۔ مجلسی ہو یا سیاسی یعنی ملکی ہو۔ غرض تجربے اور مشاہدے سے ثابت ہے کہ کامیابی یا ناکامی کا مدار زیادہ تر دماغی طرز عمل پر ہے۔ اور اس کے صرف چند پرزے ابھی تک ہماری سمجھ میں آئے ہیں۔ لیکن بعض غدودوں کا جن میں موریاں نہیں ہیں۔ رطوبت خون سے جدا کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کا تعلق دماغ سے ہے۔ ایک خاص غدود جس کا نام انگریزی میں "پی ٹوی ٹری" ہے۔ مقابلتاً بہت چھوٹا غدود ہے۔ اور ناک کی جڑ کے پیچھے دماغ کی تہ میں واقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نظام جسم میں یہ غدود بعض افعال پر حکمران ہے۔ مثلاً بچپن میں جسم کی ساخت پر۔ نہ صرف عہد طفلی میں بلکہ عہد شباب میں بھی نیز حرکت دل پر۔ تنفس پر۔ وقت خواب اور وقت بیداری پر بھی وہ حکمران ہے۔ ایک اور غدود ہوا کی نالی کی طرفین کے سامنے ہے۔ جب تک یہ اپنا کام درستی سے کرتا رہے جسم چاق و چست بنتا ہے۔ ورنہ انسان اداس اور سست ہو جاتا ہے۔ اس کا نام تھائی رائیڈ غدود ہے۔ جسم میں اور بھی غدود ہیں جن کا نام ایڈرینل ہے یہ گردوں کے اوپر واقع ہیں۔ (باقی پھر)

عورتوں کے ماہواری درد کا ——— اور ماہواری خرابیوں کا

واحد علاج

جس کے بعد عورت کو بغیر کسی درد کے نہایت باقاعدگی کیساتھ ماہواری آنے لگتی ہے۔

دوا کورس ———

اس دوا کے استعمال کے بعد ماہواری ایام ہر مہینہ نہایت آسانی کے ساتھ بغیر کسی درد کے آنے لگتے ہیں۔ ماہواری کے نظام کو یہ دوا بالکل درست اور صحیح کردیتی ہے۔ ماہواری کم آتی ہو یا زیادہ آتی ہو یا رک رک کر آتی ہو یا کوئی بھی بیقاعدگی اور خرابی ہو۔ اس عورت کو صرف ایک شیشی دوا کورس استعمال کرادیجے۔ پھر ہر مہینہ وہ بغیر کسی تکلیف کے ماہواری سے فارغ ہوجایا کریگی

لیڈی ڈاکٹر زنانہ دواخانہ۔ پی۔ ایم۔ ڈی ۲۴ دہلی کے پتہ پر خط لکھکر دوا کورس بذریعہ وی۔ پی پارسل منگالیجے۔ ایک شیشی کی قیمت ڈھائی روپے ہے۔ پارسل پر نو آنے محصول لگیگا۔

(ٹیلیفون ۶۲۶۸)

THE PAISAAKHBAR URDU WEEKLY LAHORE
پیسہ اخبار لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم مرحوم

فخر افاغنہ سے!

بہاری بھائیوں کا حالِ ابتر دیکھ آئے ہو
تمہارا اور نگر نوسا کا محشر دیکھ آئے ہو
سن آئے ہو کہ کیا گزری وہاں ہر اک مسلماں کے
تباہی اور بربادی کے منظر دیکھ آئے ہو
وہ جورِ خاص غیروں کا وہ قتلِ عام اپنوں کا
بچشم تو وہ ربطِ خون و خنجر دیکھ آئے ہو
سزائے پاسِ توحید و رسالت کیسے ملتی ہے؟
ہمارے امتحاں ہوتے ہیں کیونکر دیکھ آئے ہو
کٹا کرتی ہیں کیسے گردنیں راہِ تمنا میں
اڑا کرتے ہیں کیونکر عشق میں سر؟ دیکھ آئے ہو
وہ گرم آنسو یتیمی کے وہ سرد آہیں ضعیفی کی
وہ پتلے بیکسی کے، غم کے پیکر، دیکھ آئے ہو
کنیزانِ حرم کا خونِ عصمت، فرشِ مسجد پر
خدا رکھے، ان آنکھوں سے وہ منظر دیکھ آئے ہو
ابھی تک بھر رہے ہو دم عدو کی خیر خواہی کا
ابھی ارماں نہیں نکلا مسلماں کی تباہی کا؟

(وقار لدھیانوی)

روزنامہ **ایسٹرن ٹائمز** پنجاب کا واحد انگریزی اخبار
مسلمانان پنجاب منگا کر مطالعہ کریں
نمونہ مفت منگائیے
منیجر **ایسٹرن ٹائمز** لاہور

علمی مذاق رکھنے والے کتب بین حضرات ہمارے عطریات اور روغنیات سے فائدہ اٹھائیں۔ اصغر علی محمد علی تاجر عطر حنا بلڈنگ لکھنؤ

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

جو شخص نیک بات کی سفارش کرے۔ اس کو اسکی نیکی میں سے حصہ ملیگا۔ اور جو بری بات کی سفارش کرے۔ اس کو عذاب میں سے حصہ ملیگا۔ اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (۸۵) اور جب تم کو کوئی دعا دے تو (جواب میں) تم اسے بہتر کلمے سے اسے دعا دو۔ یا ویسی ہی دعا دو۔ خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (۸۶)

خدا وہ ذات پاک ہے۔ کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ قیامت کے دن وہ تم سب کو جمع کریگا۔ اور خدا سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے (۸۷) اور کسی مومن کو شایاں نہیں۔ کہ مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو ایک تو وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے۔ دوسرے وارثان مقتول کو خون بہا دے۔ ہاں اگر وہ معاف کردیں (تو ان کو اختیار ہے) اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو۔ اور وہ خود مسلمان ہو۔ تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہئے۔ اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جنمیں اور تم میں صلح کا عہد ہے تو وارثان مقتول کو خون بہا دینا۔ اور ایک غلام مسلمان آزاد کرنا چاہئے۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔ (یہ کفارہ) خدا کی طرف سے (قبول) توبہ (کے لئے) ہے۔ اور خدا سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے۔ (۹۲) اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالیگا۔ تو اسکی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہیگا۔ اور خدا اس سے نہایت ناراض ہوگا۔ اور اس پر لعنت کریگا۔ اور اس نے اس کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (۹۳)

مسلمانو! جب تم خدا کی راہ میں باہر نکلا کرو۔ تو تحقیق سے کام لیا کرو۔ اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے۔ اس کو یہ نہ کہو۔ کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ اور اس سے غرض یہ ہو۔ کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو۔ سو خدا کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر خدا نے تم پر مہربانی کی۔ تو آئندہ تحقیق کر لیا کرو۔ اور جو عمل تم کرتے ہو۔ خدا کو سب کی خبر ہے۔ (۹۴)

جو مسلمان (بغیر عذر) گھروں میں بیٹھ رہتے (اور لڑنے سے جی چراتے) ہیں۔ اور جو خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے لڑتے ہیں۔ وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ خدا نے ان لوگوں کا درجہ جو مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں۔ بیٹھ رہنے والوں سے کہیں بلند کیا ہے۔ اور گو نیک وعدہ سب سے ہے۔ لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے خدا نے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے۔ (۹۵) یعنی خدا کی طرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں اور خدا بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے (۹۶) اور جب تم سفر میں جاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ کہ نماز کم کرکے پڑھو۔ بشرطیکہ تم کو خوف ہو۔ کہ کافر لوگ تم کو ایذا دینگے کیونکہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (۱۰۱) اور اے پیغمبر جب تم ان مجاہدین کے لشکر میں ہو۔ اور ان کو نماز پڑھانے لگو۔ تو ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے جب وہ سجدہ کر چکیں۔ تو پرے ہو جائیں اور دوسری جماعت جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے کافر اس گھات میں ہیں۔ کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہو جاؤ۔ تو تم پر یکبارگی حملہ کردیں۔ اگر تم بارش کے سبب تکلیف میں ہو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ کہ ہتھیار اتار رکھو مگر ہوشیار ضرور رہنا۔ خدا نے کافروں کے لئے (جو تمہارے دشمن ہیں) ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (۱۰۲) پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حالت میں خدا کو یاد کرو۔ اور جب مطمئن ہو جاؤ۔ تو اس طرح سے نماز پڑھو۔ (جس طرح امن کی حالت میں پڑھتے ہو)۔ کیونکہ مسلمانوں پر نماز کا وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ (۱۰۳) مسلمانو! اگر تم جنگ کی حالت میں بے آرام ہو جاتے ہو۔ تو وہ بھی یعنی تمہارے دشمن بھی (تمہاری طرح) بے آرام ہو جاتے ہیں۔ اور تم خدا سے (ایسی ایسی) امیدیں رکھتے ہو۔ جو وہ نہیں رکھتے (اور خدا سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے۔ (۱۰۴)

اے پیغمبر ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ تاکہ خدا کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات فیصل کیا کرو۔ اور دیکھو دغابازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کیجیو (۱۰۵) اور خدا سے بخشش مانگتے رہنا۔ بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۰۶) اور جو لوگ خیانت کرتے ہیں۔ ان کے طرفدار ہو کر جھگڑا نہ کرنا کیونکہ خدا خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔ (۱۰۷) یہ لوگوں سے پردہ کرتے ہیں۔ اور خدا سے پردہ نہیں کرتے۔ حالانکہ جب وہ راتوں کو وہ ایسے مشورے کیا کرتے ہیں۔ جن کو وہ پسند نہیں کرتا۔ تو وہ ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اور خدا ان کے تمام کاموں سے واقف ہے۔ (۱۰۸) اچھا تم لوگ جو دنیا میں ان کی طرف سے بحث و خصومت کرتے ہو۔ قیامت کو خدا کے ساتھ ان کی جانب سے کون جھگڑے گا۔ اور کون ان کا وکیل بنیگا۔ (۱۰۹) اور جو شخص کوئی برا کام کرے۔ یا اپنے حق میں ظلم کرے پھر خدا سے معافی مانگے تو خدا کو بخشنے والا مہربان پائیگا (۱۱۰) اور جو کوئی گناہ کرتا ہے۔ تو اس کا وبال اسی پر ہے۔ اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے (۱۱۱) اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ کرے۔ اور اس کا الزام کسی بے گناہ کو لگائے تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا (۱۱۲) اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر خدا کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے۔ ہم اسے ادھر ہی چلنے دینگے۔ اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے۔ اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ (۱۱۵) خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا۔ کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے وہ بڑی ہی سخت گمراہی میں جا پڑتا ہے (۱۱۶) جو نیک کام کریگا۔ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے۔ اور تل برابر بھی ان کا نقصان نہیں کیا جائیگا۔ (۱۲۴) اور دین کے لحاظ سے اس شخص سے کون بہتر ہو سکتا ہے جو خدا کا فرمانبردار ہو۔ اور خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ابراہیم کے مذہب کا پیرو ہو۔ اور ابراہیم (وہ تھے جن) کو خدا نے اپنا دوست بنایا تھا۔ (۱۲۵) اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اور ہر چیز خدا کے احاطہ علم میں ہے (۱۲۶) اے پیغمبر لوگ تم سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا تم کو ان کے ساتھ نکاح کرنے کے معاملہ میں اجازت دیتا ہے۔ اور جو حکم اس کتاب میں پہلے دیا گیا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارہ میں ہے جن کو تم ان کا حق تو دیتے نہیں اور چاہتے ہو۔ کہ ان کے ساتھ نکاح کرلو۔ اور بیچارے بے بس بچوں اور یتیموں کے بارے میں حکم ہے۔ کہ ان کے حق میں انصاف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (۱۲۷) اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی دیکھے تو ان پر کچھ گناہ نہیں بلکہ بہت اچھی بات ہے۔ کہ آپس میں صلح کرلیں۔ اور صلح ہی بہتر ہے۔ اور طبیعتیں تو بخل کی طرف راغب ہوتی ہیں۔ اور اگر بھلائی اور پرہیزگاری کرو گے۔ تو خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (۱۲۸) اور تم (ایک سے زیادہ) عورتوں کو ہرگز برابر نہیں رکھ سکو گے خواہ کتنی ہی خواہش کرو۔ تو ایسا بھی نہ کرنا۔ کہ ایک کی طرف بالکل ہی رغبت کرو۔ اور اس کو ادھر ہی لٹکتی ہوئی چھوڑ دو۔ اور اگر آپس میں موافقت کرلو اور پرہیزگاری کرو۔ تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۲۹)

اور اگر میاں بیوی (میں موافقت نہ ہو سکے اور) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو خدا ہر ایک کو اپنی دولت سے غنی کردیگا۔ اور خدا بڑی وسعت والا اور حکمت والا ہے (۱۳۰)۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو اور تم کو ہم نے حکم دیا ہے کہ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور اگر کفر کروگے تو سمجھ رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا کا ہی ہے۔ اور خدا بے پرواہ اور سزاوار حمد و ثنا ہے (۱۳۱)

اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو۔ خواہ تمہارا اپنا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچدار شہادت دوگے یا شہادت سے بچنا چاہو گے تو (جان رکھو کہ) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ (۱۳۵) مسلمانو! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر (آخر الزمان) پر نازل کی ہے۔ اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کیں سب پر ایمان لاؤ (اور اس پر قائم رہو) اور جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور قیامت کے دن سے انکار کرے وہ سیدھے رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا (۱۳۶) جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے تو خدا نہ ان کو بخشیگا اور نہ سیدھی راہ دکھائے گا (۱۳۷)

اے پیغمبر! منافقوں (دورخے لوگوں) کو بشارت سنا دو۔ کہ ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب تیار ہے (۱۳۸) یہ لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان کے ہاں عزت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو عزت تو سب خدا ہی کی ہے (۱۳۹) اور مسلمانو! خدا نے تم کو قرآن میں حکم دیا ہے۔ کہ جب تم سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ اور باتیں شروع کردیں۔ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھ کر آیتوں کی مذاق میں مشغول رہو گے تو اس صورت میں تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔ خدا منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں اکٹھا کریگا۔ (۱۴۰)

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (اللعہ ر) پنجاب نیشنل پریس سنیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۵ | ۳ر فروری ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

لاہور میں مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن

گذشتہ ہفتہ میں جو واقعات لاہور میں ہوئے ہیں۔ وہ ہمارے گذشتہ ہفتہ کے پرچہ میں شائع نہیں ہو سکے۔ کیونکہ وہ پرچہ پہلے شائع ہو چکا تھا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ تمام واقعات کو اس ہفتے کے اخبار میں شائع کیا جاتے۔ مگر پنجاب گورنمنٹ نے ۲۸ر جنوری کی شام کو لاہور کے تمام اخبارات اور نیوز ایجنسیوں سے ایک حکم نامہ کی تعمیل کرائی ہے جس میں انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی کسی اشاعت میں یا ضمیمے میں کوئی ایسا بیان یا خبر یا رپورٹ شائع نہ کریں۔ جو سرکاری نہ ہو۔ اور جس کا تعلق اس ایجی ٹیشن سے ہو جو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کی دفعات کے خلاف ہو رہی ہے اس ضمن میں کوئی تار۔ مراسلہ۔ پیام یا کوئی دوسری خبر بھی شائع نہ ہو سکے گی۔ یہ حکم پندرہ روز تک نافذ العمل رہے گا۔ یقیناً ناظرین بی۔ بی۔ سی کی خبروں سے کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں گے۔ اس حکومت کی زد وہاں تک نہیں ہے۔ اور اس وقت اکثر خبریں بی۔ بی۔ سی ہی کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوتی ہیں

مسلم لیگ نیشنل گارڈز خلاف قانون جماعت نہیں ہے

وزیر اعظم کا بیان۔ پابندیاں اٹھالی گئیں

لاہور ۲۸ر جنوری۔ آنریبل ملک سر خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے آج ظہر کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں آپ نے اعلان فرمایا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور مسلم لیگ نیشنل گارڈز پر جو پابندی عائد کی گئی تھی۔ اسے ہٹا لیا گیا ہے۔

اس بیان میں وزیر اعظم فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے ۲۶ر جنوری والے اعلان میں اپنی طرف سے اور اپنے رفقاء کابینہ کی طرف سے واضح کر دیا تھا۔ کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور مسلم لیگ نیشنل گارڈز کو خلاف قانون جماعتیں قرار دے کر حکومت پنجاب نے کسی سیاسی جماعت پر حملہ نہیں کیا۔ اور کہ فرقہ وارانہ امن قائم رکھنے کے لئے حکومت نے جو حکمت عملی نافذ العمل کر رکھی ہے۔ یہ اعلان اسی کا حصہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پرائیویٹ والنٹیر جماعتوں نے اسلحہ فراہم کر لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بڑی بے چینی پھیل رہی ہے۔ مجھے توقع تھی۔ کہ پابندی عائد کرنے کے اعلان کو اسی جذبہ سے قبول کر لیا جائے گا۔ جس جذبہ کے ساتھ ان ہنگامی تدابیر کو قبول کر لیا گیا ہے۔ جو پچھلے مشکل مہینوں میں جاری ہو چکی ہیں اور لامحالہ پنجاب کو فرقہ وارانہ بدامنی سے بچا لیا ہے۔

بدقسمتی سے اس کارروائی سے یہ تاثرات ذہن نشین ہو گئے ہیں۔ کہ حکومت پنجاب نے مسلم لیگ پر حملہ کر دیا ہے۔ فرقہ وارانہ امن کی مصلحت کے پیش نظر حکومت نے اس تاثر کو دور کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کے جو اعلان ہو چکے ہیں۔ انہیں واپس لے لیا جائے۔ ان تمام شبہات کو جو پیدا ہو چکے ہیں۔ دور کرنے کے لئے جو ذمہ داری اٹھانی پڑے گی۔ حکومت اس کے لئے تیار ہے۔ تاہم فرقہ وارانہ کشیدگی کے موجودہ حالات میں کوئی حکومت اس بات پر آمادہ نہیں ہو سکتی کہ ہنگامی پابندیوں کو ہٹا لیا جائے اور بالخصوص ان پابندیوں کا جو جلوسوں اور جلسوں پر عائد ہیں ہٹایا جانا تو کسی صورت میں بھی قرین مصلحت نہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب کا ارادہ بھی یہی ہے۔ کہ ان پابندیوں کو جو سرکار کے نزدیک لابدی ہوں۔ برقرار اور نافذ العمل رکھا جائے۔ جو لوگ قانون شکنی کے مرتکب ہوں۔ ان کے ساتھ مناسب کارروائی کی جائے گی۔ میں جملہ اقوام کے ارکان سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ فرقہ وارانہ امن بحال رکھنے کے معاملے میں حکومت پنجاب کی حمایت کریں۔ (ا۔پ)

یونیورسٹی سنڈیکیٹ اور مسلمان

اس سے پیشتر ہم پنجاب یونیورسٹی کی عمومی کیفیت اور سنیٹ میں مسلمانوں کی اقلیت کی اور کس مپرسی کے اظہار کے لئے موجودہ حقایق پیش کر چکے ہیں۔ آج ملاحظہ فرمایئے کہ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ یونیورسٹی کی سب سے بڑی عاملہ اور منتظمہ جماعت ہے۔ اور یونیورسٹی کے تمام فیصلوں کی آخری منظوری اسی جماعت کے اختیار میں ہے۔ اس کے سترہ ممبر ہیں جن میں سے صرف چھ مسلمان ہیں۔ ان سترہ ممبروں کی تفصیل یوں ہے:-

دو اعتبار عہدہ۔ یعنی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اور وائس چانسلر۔
چار منتخب کردہ اورینٹل فیکلٹی - جن میں دو مسلمان ہیں۔
چار " " آرٹ " - جن میں ایک مسلمان ہے۔
تین " " سائنس " - جن میں دو مسلمان ہیں۔
دو " " لا " - جن میں کوئی مسلمان نہیں۔
دو " " مڈیکل " - جن میں کوئی مسلمان نہیں۔

وائس چانسلر آجکل اتفاق سے مسلمان ہیں۔ اس لئے ان کو شامل کرکے سنڈیکیٹ کے سترہ ممبروں میں صرف چھ مسلمان ہیں۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کسی مسئلے میں گیارہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں چھ مسلمان اپنی کوئی بات منوا سکیں۔ خواہ وہ بات کتنی ہی معقول کیوں نہ ہو۔ ہم [illegible] چانسلر صاحب سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا پچپن فی صدی مسلمان آبادی کے [illegible] میں بھی یہی سلوک ہونا چاہیئے۔

انجمن ترقی اردو کی گرانٹ

حیدر آباد دکن کے نئے وزیر اعظم سر مرزا اسماعیل نے انجمن ترقی اردو (ہند) کی وہ گرانٹ جو اس انجمن کو سالہا سال سے مل رہی تھی۔ بلاوجہ دفعتہ بند کر دی ہے۔ اور اس بندش کے خلاف ہندوستان کے گوشے گوشے سے آواز بلند ہو رہی ہے۔ اس گرانٹ کی مقدار پچاس ہزار روپیہ (سکہ عثمانیہ) تھی۔ جس سے انجمن کے بہت سے کام سنور رہے تھے۔ جن کے سر انجام میں اب لازماً دقت پیدا ہو گی۔

بے انتہا تعجب کا مقام ہے۔ کہ سر مرزا نے حیدر آباد دکن کی نیکنامی اور علم نوازی کی شہرت کو داغدار بنانے کی کوشش کیوں کی اعلیحضرت سلطان العلوم شہریار دکن نے عثمانیہ یونیورسٹی کے قیام اور انجمن ترقی اردو کی مسلسل امداد سے ہندوستان بھر کے اردو دانوں اور اردو خوانوں اور ہندوؤں اور مسلمانوں کو ممنون احسان بنایا ہے۔ اور بے شمار علمی اور ادبی اور لسانی ادارے بلا امتیاز مذہب و ملت اس چشمۂ فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انجمن ترقی اردو کو اس سے محروم کر دیا جائے؟ آخر سر مرزا اسمٰعیل کو اردو سے اس قدر بغض کیوں ہے۔ کہ انہوں نے جے پور میں بھی اردو کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ اور اب سارے ہندوستان میں حمایت اردو کی تحریک کو کمزور کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ سر مرزا اپنے اس ناپاک منصوبے میں ناکام رہیں گے۔ اور اعلیحضرت کی توجہات خسروانہ کی برکت سے انجمن کی گرانٹ بحال کر دی جائے گی۔

صدر اعظم افغانستان کا دورہ

پچھلے دنوں آل انڈیا ریڈیو دہلی سے والاحضرت سپہ سالار غازی شاہ محمود خان صدر اعظم افغانستان کے دورے کے متعلق ایک خبر نشر کی گئی۔ جس میں بیان کیا گیا۔ کہ والاحضرت اس دورے میں روسی سرحد کا معائنہ بھی فرمائیں گے۔ مجلس مواصلات [illegible] (کابل) سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط اور بے بنیاد تھی۔ والاحضرت نے حقیقتاً یہ سفر اس غرض سے اختیار کیا تھا۔ کہ مملکت قندھار کے حالات براہ راست معلوم ہو جائیں اور وہ اصلاح احوال کا پروگرام اپنی نگرانی میں تیار کروا سکیں۔ اسی طرح حسب ضرورت وہ دوسری ولایات کا دورہ بھی فرمائیں گے۔ یعنی یہ سفر خالصتہً افغانستان کے امور داخلی سے تعلق رکھتا ہے اور اس کو روسی یا ایرانی یا انگریزی سرحد کے معائنے سے کوئی بعید تعلق بھی نہیں۔ تعجب ہے کہ دہلی ریڈیو نے یہ بے بنیاد اطلاع کس غرض سے نشر کی۔ جس حالت میں اس کی کوئی بنا نہ تھی۔ اور افغانستان کے کسی اخبار یا ریڈیو یا سرکاری محکمے نے اس کی طرف اشارہ تک نہ کیا تھا۔

آسام کا مسلمان گورنر

سر محمد صالح اکبر حیدری آسام کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ مملکت دکن کے نامور وزیر سر اکبر حیدری مرحوم کے صاحبزادے اور انڈین سول سروس کے نہایت ممتاز اور تجربہ کار افسر ہیں۔ اور حکومت ہند میں بہت اہم عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آسام میں آج کل کانگرسی وزارت ہے۔ اور مسلمانوں کو اس وزارت سے گوناگوں شکایات ہیں۔ مثلاً بنگال کے بعض غریب تارکان وطن کے ساتھ کانگرسی وزارت بیدردانہ سلوک کر رہی ہے۔ اور انہیں ان کی محنت سے کاشت کئے ہوئے کھیتوں سے محروم کر رہی ہے۔ اور صوبے کی مسلم لیگ نے ان مظلوموں کی خاطر سول نافرمانی تک کا نوٹس دے رکھا ہے۔ مسلمانان ہند توقع رکھتے ہیں۔ کہ سر اکبر حیدری وزارت کو حق و انصاف کا رویہ اختیار کرنے پر آمادہ کر لیں گے۔ ایک آئینی گورنر وزارت کے کاروبار میں کوئی مداخلت تو نہیں کر سکتا۔ لیکن اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت گورنروں کی مخصوص ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ ہمیں سر محمد اکبر حیدری کے تدبر سے امید ہے۔ کہ وہ نہایت خوش اسلوبی سے مسلمانوں کی اس شکایت کا تدارک کرا دیں گے۔ ہم ان کو اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے تازہ بیان میں کانگرس کی ۶ جنوری والی قرارداد کی جو توضیح کی ہے۔ اس نے گروہ بندی کے متعلق لیگ اور کانگرس کے جھگڑے کو حقیقتاً ختم کر دیا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اب لیگ دستور ساز اسمبلی میں شریک نہ ہو۔ مولانا کے بیان کا مفاد یہ ہے۔ (۱) کانگرس نے یہ مان لیا ہے کہ گروہ بندی کے متعلق بھی ہر فیصلہ مختلف سیکشنوں کی مجموعی رایوں سے ہوگا۔ (۲) دستور سازی کے متعلق صوبوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو نئے انتخابات کے بعد محض اپنی اکثریت کے فیصلے کی بناء پر گروہ بندی سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اگر اس اجازت میں خلل ڈالنے یا اس دروازہ کو بند کرنے کی کوشش کی گئی تو یقیناً بعض صوبوں کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں رہے گا کہ وہ باہر نکل جائیں۔

کشمیر اسمبلی کا بائیکاٹ

سنا ہے۔ کشمیر کی مسلم کانفرنس کے کارپردازان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر حکومت کشمیر نے چودھری غلام عباس اور دوسرے لیڈروں کو رہا نہ کیا۔ تو ہم پرجا سبھا (کشمیر اسمبلی) کا بائیکاٹ کر دیں گے۔ ع عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است۔

جس وقت کشمیر اسمبلی کے انتخابات ہو رہے تھے۔ اس وقت بھی تو چودھری عباس اور ان کے ساتھی جیل ہی میں تھے۔ اس وقت کانفرنس کے کارپردازوں کو اسمبلی کے بائیکاٹ کا خیال نہ آیا۔ لیکن جب وہ سارا ہنگامہ ختم ہو گیا تو اب بائیکاٹ کی سوجھی ہے۔

اس کو "مشتے بعد از جنگ" کہتے ہیں۔ جس کو "بکلہ خویش باید زد"

امریکہ کے پاس صرف دو ایٹم بم تھے

جنہیں جاپانی شہروں پر گرا دیا گیا۔ سابق وزیر جنگ کا بیان

نیویارک ۲۷ جنوری۔ مسٹر ہنری سیم سن نے جو ایام جنگ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے وزیر جنگ تھے۔ آج "ہارپرس میگزین" میں یہ انکشاف کیا کہ امریکہ کے قبضے میں صرف دو ایٹم بم تھے۔ جو دو جاپانی شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر استعمال ہو چکے ہیں۔ مسٹر سیم سن ہی وہ عہدہ دار ہیں۔ جنہوں نے ایٹم بم کے استعمال کی سفارش پریزیڈنٹ روزویلٹ سے کی تھی۔ اور اس سفارش کا اہم ترین جملہ یہ تھا۔

"وہ جو شہادت میری نظر سے گذر چکی ہے۔ وہ واضح کر رہی ہے۔ کہ جاپانیوں سے اپنی شرائط منوانے کے لئے جس حربے کو فیصلہ کن اور قطعی حیثیت حاصل ہے وہ ایٹم بم ہے۔"

ہمارے پاس صرف دو ہی ایٹم بم تیار تھے۔ اور اس وقت ہماری شرح پیداوار بالکل مختصر تھی۔ (رائٹر)

ڈاکو ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ لے کر بھاگ گیا

بمبئی ۲۷ جنوری گذشتہ چند مہینوں سے یہاں سرقہ کی انتہائی دلیرانہ وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ان میں سے ایک واردات میں ایک بنک کے سپاہی کو ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ سے محروم کر دیا گیا۔ یہ واردات آج سہ پہر ریزرو بنک آف انڈیا کے دروازہ پر ہوئی۔ جو بمبئی فورٹ کے مرکز میں واقع ہے۔ یہ سپاہی آج ایک اپنچی کیس لئے دو بجکر ۵ منٹ پر ریزرو بنک میں داخل ہونے ہی کو تھا۔ کہ ایک اجنبی نے جو لباس سے پٹھان معلوم ہوتا تھا۔ اس سپاہی پر چھری سے حملہ کیا۔ اور ایک نیلی کار میں جس میں صرف ایک آدمی بیٹھ سکتا تھا۔ سوار ہو کر فرار ہو گیا۔ یہ کار قریب ہی کھڑی تھی۔ جس سپاہی پر حملہ کیا گیا ہے۔ وہ کنگ ڈانڈ سنٹرل اینڈ بنکنگ سنڈیکیٹ بمبئی کا ہیڈ سپاہی بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے سر کا پچھلا حصہ اور ناک زخمی ہو گئی۔ جس سے بہت زیادہ خون بہہ نکلا۔ اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پولیس بڑے زور سے تلاش میں مصروف ہے۔ سردست پولیس نے تفتیش کی غرض سے ریزرو بنک کے پٹھان چوکیدار کو حراست میں لے لیا ہے۔ دو ہفتے ہوئے ہارن بائی روڈ پر سنٹرل بنک آف انڈیا کے دروازے پر روز روشن میں ایک ایسا ہی حملہ کیا گیا تھا۔ لیکن ایک سپاہی نے پھرتی سے اس واردات کو ناکام بنا دیا تھا۔ اس سپاہی نے ایک معصوم صورت پٹھان کو چیلنج کیا۔ اس پٹھان کے قبضہ میں ایک مسروقہ بند بیگ میں ساڑھے تین ہزار روپے تھے اور وہ بنک سے ایک میل کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی گلی میں جا رہا تھا۔ (ا۔ پ)

کولمبو ۲۶ جنوری۔ یہاں آج دن دہاڑے ڈاکہ کی واردات ہوئی۔ پانچ اشخاص ریوالور تانے ہوئے آرمی کمان آرڈی ننس ڈپو میں گھس گئے۔ اور بارہ تھیلیاں جن میں ۲۷ ہزار روپیہ تھا اٹھا کر لے گئے۔ یہ لوگ ایک کار میں سوار ہو گئے۔ جو پاس ہی منتظر کھڑی تھی۔ ملٹری پولیس کی ایک کار نے ڈاکوؤں کی کار کا تعاقب کیا۔ مگر وہ بہت جلد نظروں سے غائب ہو گئی۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا)

دہشت انگیز یہودی انگریز جج اور انگریز افسر کو اٹھا کر لے گئے

فلسطین میں انگریزوں کو گھروں کے اندر رہنے کی ہدایت

یروشلم ۲۸ جنوری۔ دہشت انگیز یہودی آج جج ونڈہم کو اٹھا کر لے گئے۔ جو برطانوی ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج ہیں۔ (رائٹر)

یروشلم ۲۷ جنوری۔ جج رالف ونڈہم تل ابیب کی عدالت ضلع کے قائم مقام صدر ہیں۔ وہی مسلح یہودی دہشت انگیزوں نے بندوقیں دکھا کر عدالت کی کارروائی روک دی۔ جج کو زبردستی پکڑ لیا اور اسے بسرعت کار میں ڈال دیا۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا۔ جب کہ برطانوی فوجیں یروشلم کے محلوں میں بہت بڑے چھاپے مار رہی تھیں۔ تاکہ سابقہ برطانوی پیدل فوج کے افسر میجر کلنز کو چھڑا لیا جائے۔ جسے کو یہودی کل ان کے گھر سے زبردستی اٹھا کر لے گئے تھے۔ جج ونڈہم کو عدالت سے دھکیل کر نکالا گیا۔ اور حملہ آور انہیں سیاہ سیلون کار میں ڈال کر بھاگ نکلے۔ یہ تمام واردات ایک منٹ سے بھی کم عرصہ میں ہوئی۔ جس وقت جج ونڈہم اپنی کرسی صدارت پر آکر بیٹھے۔ آٹھ مسلح یہودی پبلک گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جونہی کہ اجلاس شروع ہوا۔ دو آدمی جج کے راستے سے اندر آ گئے۔ اور انہوں نے حکم دیا حرکت مت کرو ورنہ ہم گولی چلا دیں گے۔ اس کے بعد پبلک گیلری میں بیٹھے ہوئے آٹھ بندوقچی کرسی کے قریب پہنچ گئے۔ اور انہوں نے پستول دکھا کر جج کو دھکیلتے ہوئے ایک کار میں سوار کر لیا۔ دو مسروقہ کاریں اسی غرض کے لئے کھڑی تھیں۔ حملہ آوروں نے اس واقعہ سے پہلے ہی عدالت کے باہر کے تمام ٹیلیفون تار کاٹ دیئے تھے۔ تل ابیب کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایک ٹیلیفون اپریٹر یہودی لڑکی کو مزاحمت کرتے ہوئے سر پر ایک زخم آیا۔ جج ونڈہم کی عمر تقریباً پچاس سال ہے اور وہ ناڈز کہنہ خاندان کے وارث ہیں۔ اور وہ عنقریب جاگیردار بننے والے ہیں۔ آپ نے دوران جنگ میں سمالی لینڈ کی مہم میں قانونی مشیر کی حیثیت سے بھاری کارنامے کئے تھے۔ (رائٹر)

جس کار میں جج ونڈہم کو ڈالا گیا تھا۔ اسے بعد میں یہودی بستی تل ابیب کے نواح میں ٹوٹی پھوٹی حالت میں پایا گیا۔ آج رات فلسطینی براڈ کاسٹنگ سروس نے ملک بھر میں ریڈیو پر یہ انتہائی پیغام دیا۔ کہ تمام برطانوی شہری اپنے گھروں میں رہیں آپ کے اغوا ہو جانے کا خطرہ درپیش ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آج رات مکمل یہودی تل ابیب کے تمام غیر یہودی برطانی

سپرد کر دیا جائے۔ عدالت کا کمرہ وکلاء اور تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین نے پنجاب پبلک سیفٹی آرڈی ننس ۱۹۴۷ء کے نفاذ کے جواز کو چیلنج کیا۔ اور کہا اس کا نفاذ خلاف قانون ہے۔ اسے نافذ کرنے والا حاکم گورنر پنجاب ہے۔ اسے اس کے نفاذ کا کوئی اختیار نہیں۔ کیونکہ اس نے گورنر جنرل سے اس کی منظوری حاصل نہیں کی۔ آئین حکومت ہند کی دفعہ ۸۹ کی رو سے یہ لابدی ہے کہ اس آرڈی ننس کو نافذ کرنے سے پہلے گورنر جنرل سے نفاذ کی منظوری حاصل کر لی جائے۔ مگر اس شرط کو قطعاً پورا نہیں کیا گیا۔

بحث کو جاری رکھتے ہوئے خلیفہ صاحب نے کہا یہ وجہ بذات خود کافی نہیں ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے یہ سمجھ لیا ہو کہ اب صوبے میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جن کی بناء پر ان کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہو کہ آرڈی ننس کے نفاذ کی نوعیت کی کوئی کارروائی کر لی جائے۔ آرڈی ننس کی تمہید میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ گورنر جنرل سے اس قسم کی منظوری کا حصول ممکن العمل تھا بھی یا نہیں؟

ڈاکٹر ملک عمر حیات کی نظربندی کے سوال پر بحث کرتے ہوئے خلیفہ صاحب نے کہا۔ حکومت نے ان کے خلاف کوئی ایسی بات واضح نہیں کی جس کے متعلق یہ دعویٰ ہو سکے کہ وہ تحفظ عامہ پر بہت برا اثر ڈال سکتی تھی صرف یہ کہہ دیا کہ "گورنر کا خیال ہے یا انہیں تسلی ہے" اس اقدام کے لئے کافی نہیں ہے کہ کسی شخص کو شہری آزادی کے حق سے محروم کر دیا جائے۔

مسٹر لیننٹ کرشن کھنہ ایڈووکیٹ جنرل نے خلیفہ صاحب کی بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر ملک عمر حیات کو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈی ننس کی دفعہ ۳ کے ماتحت ۲۸ جنوری کی رات کو گرفتار کیا گیا۔ انہیں گرفتار کر لینے اور فیروز پور جیل میں نظربند رکھنے کا حکم حکومت پنجاب نے جاری کیا تھا۔ حکم جاری کرنے سے پہلے گورنر نے یہ تسلی کر لی تھی۔ کہ ڈاکٹر ملک کی سرگرمیاں تحفظ عامہ اور امن عامہ پر بری طرح اثر انداز ہو سکتی ہیں یہ آرڈی ننس آئین کی منشاء کے عین مطابق ہے۔ اور آئین حکومت ہند ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۸۹ (۵) کے ماتحت گورنر پنجاب کو اس کے نفاذ کا اختیار ہے۔ اس دفعہ کے ماتحت بہ شرط قطعاً عاید نہیں ہوتی۔ کہ وہ گورنر جنرل کی منظوری حاصل کریں۔ گورنر پنجاب کو اطمینان ہو چکا ہے۔ کہ ڈاکٹر ملک کی سرگرمیاں امن آرڈی ننس کی زد میں لے آتی ہیں۔

بعد ازاں لارڈ شپ نے حکم دیا کہ اس درخواست کو بڑے بنچ میں بھیجا جائے۔ کیونکہ ایک نہایت ہی اہم قانونی نقطہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور ڈاکٹر ملک کو جیل میں واپس پہنچا دیا جائے۔ (ا۔پ)

کی نظر سے گزرنے کے بعد

لاہور اور دوسرے اضلاع کی صورت حالات

گجرات میں مٹھائی لوٹ لی گئی۔ حکومت پنجاب کا بیان

لاہور ۳۰ جنوری۔ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اخباری اعلان جاری کیا ہے۔ صوبہ کے تمام حصوں سے جو اطلاعیں آئی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ مسلم لیگ نیشنل گارڈز اور راشٹریہ سیوک سنگھ سے پابندیاں ہٹائے جانے کے بعد صورت حالات حسب ذیل ہیں:۔

لاہور ۲۹ جنوری کی شام کو حسب معمول ہجوم نے مظاہرہ کیا۔ شہر میں متعدد جلوس نکلے۔ مگر ان میں سے صرف دو کی ہیئت باقاعدہ

سولجیں اپنے مکانوں کو خالی کر رہے ہیں۔ آج فلسطین کی برطانوی افواج کے جنرل آفیسر کمانڈنگ جنرل سر بارکر نے ڈوف گرونر نامی ایک یہودی دہشت پسند کو سزائے موت دیے جانے میں ایک غیر معین وقفہ کا التواء منظور کر لیا۔ تاکہ پریوی کونسل لندن میں جو اپیل کی گئی ہے۔ اس کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے۔ تل ابیب میں غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ آج رات حیفہ کے یہودی محلہ اور یروشلم کے مرکزی یہودی علاقہ میں بھی کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ (رائٹر)

یروشلم ۲ر جنوری۔ فلسطین کے ہائی کمشنر سر ایلن کننگھم نے آج رات دو یہودی لیڈروں کو انتباہ کیا۔ کہ اگر جج ونڈہم اور مسٹر کالنز کو معین عرصہ (۴۸ گھنٹے) میں صحیح و سلامت واپس نہ کیا گیا۔ تو بعض خاص علاقوں کے سول نظم و نسق کی رعایتیں واپس لے لی جائیں گی۔ اور انہیں فوجی کنٹرول میں کر دیا جائے گا جن یہودی لیڈروں کو یہ تنبیہ کی گئی ہے ان میں سے ایک مسٹر گولڈ امیرسن ہے۔ جو یروشلم کی یہودی آبادی کے سیاسی محکمہ کی رئیس ہیں۔ دوسرے مسٹر اسرائیل روکاچ ہیں۔ جو فلسطین کی یہودی قوم کے نمائندے اور تل ابیب کے میئر ہیں۔

یروشلم ۲۷ر جنوری۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر کالنز کو ایک سبز رنگ کی آسٹن کار میں ڈال کر بھگا دیا گیا۔ راستے میں اسے کلوروفارم سنگھایا گیا۔ اغوا کا پہلا انتباہی اعلان سائرنوں سے کیا گیا۔ پولیس نے فلائنگ سکواڈ کاروں کو یہ پیغام پہنچا دیئے فوج اور پولیس نے اس قبرستان کی مکمل تلاشی لی۔ جس سے مسٹر کالنز کا وہ بوہارہ ہے جہاں سے انہیں اغوا کیا گیا تھا۔ اس کارروائی میں مقبرے کے پتھر سرخ۔ سبز اور سفید روشنیوں کی آبشاروں میں نہاتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ مسٹر کالنز کے گرفتار کرنے والوں کی تلاش میں بندگاڑیوں کے دستوں نے یروشلم کی خاک چھان ماری۔ کتری کی ہوئی مونچھوں والے اس سابق میجر کی تصویریں ان کاروں میں بھیج دی گئیں۔ جو تلاش کے لئے روانہ کی گئی تھیں۔

اس واقعہ اغوا کے دو گھنٹے بعد تک ارگون زوائی لیومی کا خفیہ ریڈیو۔ جنگجو سپاہی بسلسل یہ کہتا رہا۔ ہم آخری لمحہ پر برطانیوں کو انتباہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ڈاف گرونر کو سزائے موت نہ دیں۔ یروشلم کے برطانوی فوجی ہیڈکوارٹر نے کہا ہے۔ یہ خبر کہ شاہی الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئرز کے ایک برطانوی افسر کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ قطعاً بے بنیاد ہے۔ (رائٹر)

اخباروں کی اشاعت کا التوا

قائداعظم کے حکم سے ختم ہو گیا

لاہور ۳۰ر جنوری۔ لاہور کے اخبارات پر حکومت پنجاب کی پابندیاں عائد ہو جانے کے بعد چار مسلم لیگی اخبارات نے دو ہفتوں کے لئے اشاعت ملتوی کر دی تھی۔ اب مسٹر محمد علی جناح نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ اخبارات کو جاری رکھا جائے۔ چنانچہ یہ چاروں اخبارات کل سے شائع ہونے شروع ہو جائیں گے ان اخبارات نے فیصلہ کیا ہے کہ چودہ دن تک سرکاری خبروں اور رسمی اعلانوں کو "بلیک آؤٹ" میں رکھا جائے۔ (ا۔پ)

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مایا سنگھ سندر سنگھ۔ کبیر سنگھ پسران جھنڈا سنگھ ذات جٹ سکنہ کوٹلہ دوم حال وارد فتوحا بوکے تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے موجبہ ۲۶ر مارچ ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر سندر سنگھ وغیرہ مذکوران کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۶ء۔
(بورڈ کی مہر) (چیئرمین) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ۔

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی شمشیر سنگھ ولد ہیرا سنگھ ذات ... سکنہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حافظ آباد درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر شمشیر سنگھ مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۴۶ء
(بورڈ کی مہر) چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ۔

ہی۔ طلباء کے جلوس کو اشک آور گیس سے منتشر کر دیا گیا۔ شہر میں ایک جلسہ ہوا۔ اور اس کے بعد جلوس بھی نکلا۔ تاہم اسے منتشر کر دیا گیا۔ اور چند لیڈروں کو حراست میں لے لیا گیا۔ گذشتہ شب لاہور اور امرتسر میں تحریک کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مسلم طلبا کے چھوٹے چھوٹے دستے دوکانداروں کو دوکانیں بند کر دینے کی تلقین کرتے رہے۔ طلبہ نے بہت بڑا جلوس نکالا۔ کل رات میں صرف دس گرفتاریاں ہوئیں۔ اور ۲۷ افراد کو شہر سے باہر لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔

امرتسر کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ پرامن جلوسوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور تعرض صرف ان حالات میں ہوا کہ جب مظاہرین تشدد پر اتر آئے۔ چند جلوس بے شک نکلے مگر وہ کل کے جلوسوں سے بہت چھوٹے تھے آج ہڑتال ختم کر دی گئی۔ اور مسلمانوں کی دوکانیں حسب معمول کھلی ہیں۔ دیگر اضلاع کی اطلاعات مظہر ہیں کہ عقل و شعور بحال ہو رہا ہے اور مقامی لیڈروں اور رہنماؤں سے معقولیت کی علامات ہویدا ہو رہی ہیں بعض اضلاع میں صرف چھوٹے چھوٹے جلوس نکلے اور زیر حراست افراد میں سے بیشتر کو رہا کر دیا گیا۔ انبالہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ بالغوں نے خود کو گرفتاری کے لئے پیش نہیں کیا۔ بلکہ لڑکے آگے آتے رہے۔

میانوالی اور شملہ میں آج تک یہ تحریک اثر انداز نہیں ہو سکی۔ اور سیالکوٹ میں ایجی ٹیشن بالکل پرامن ہے۔ ملتان میں جلوسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر پولیس نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ ۲۹ر جنوری کو راولپنڈی میں چودہ گرفتاریاں ہوئیں مگر ان میں سے بارہ کو رہا کر دیا گیا۔

کیمبل پور سے کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں آئی۔ جنوب مشرقی پنجاب نے بہت کم سرگرمی دکھائی۔ اور صرف چند گرفتاریاں ہوئیں۔

لاہور کو چھوڑ کر پنجاب کے دوسرے اضلاع میں صورت حالات نے شدید پہلو اختیار نہیں کیا۔ بعض مقامات پر جلوس نکالے گئے۔ مگر انہیں بغیر کسی طاقت کے استعمال کے منتشر کر دیا گیا۔

شیخوپورہ۔ ہوشیارپور۔ فیروزپور میں مظاہرے ہوئے۔ اور روہتک میں بھی مظاہرے ہوئے۔ مگر پابندیاں اٹھا لئے جانے کا اعلان وزیراعظم کی بارگاہ سے صادر ہونے کے بعد عوام کے نظریہ میں خوشگوار تبدیلی نمایاں نظر آ رہی ہے۔

گوجرانوالہ۔ گورداسپور اور کانگڑہ میں بے قابو ہجوم نے جلوس نکالے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے خود موقع پر پہنچ کر انہیں منتشر کر دیا۔

انبالہ چھاؤنی میں پولیس افسر پر حملہ ہوا۔

گجرات کے تھانہ میں یہ رپٹ درج ہوئی۔ کہ بعض دوکانوں سے مٹھائی جبراً اٹھائی گئی ہے۔ اس پر گرفتاریاں ہوئیں شہر میں جزوی ہڑتال ہے۔ (ا۔پ)

پنجاب کے واقعات پر قائد اعظم کی ذاتی توجہ مرکوز ہے

لاہور سے ٹیلیفون پر لحظہ بہ لحظہ حالات دریافت ہو رہے ہیں

کراچی ۲۹ جنوری - کل عصر کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پہلے میدان میں غیر رسمی طور پر چاء نوشی ہوئی - اور تمام ممبروں کا فوٹو لیا گیا - بعد ازاں مسٹر جناح نے کمیٹی کے ممبروں سے مصافحہ کیا - اور پنجاب کے مندوبین خان افتخار حسین خان رئیس ممدوٹ - میاں بشیر احمد اور شیخ کرامت علی شامل تھے۔

جلسہ میں ذیل کے حضرات نے شرکت فرمائی مسٹر ایم - اے - جناح - مسٹر لیاقت علی خان - ایم - اے - کھورو - قاضی محمد عیسیٰ - سردار اورنگ زیب خان - سردار عبد الرب خان نشتر - چوہدری خلیق الزمان - مسٹر محمد اسماعیل خان - مسٹر حسین امام - مسٹر لطیف الرحمان خواجہ ناظم الدین - مسٹر عبدالمتین چوہدری مسٹر عبدالستار اسحاق سیٹھ اور مسٹر آئی آئی

چندریگر - خصوصی دعوت پر مندرجہ ذیل حضرات نے بھی اجلاس میں شرکت کی - مسٹر ایچ ایس سہروردی وزیر اعظم بنگال - شیخ غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ - اور مسٹر [illegible]

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ابراہیم ولد علی محمد سکنہ جیو کے ذات جٹ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہذا جملہ مذکوریہ ابراہیم مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۶ء

چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ما یانکہ عبدالحمید - بشیر احمد - محمد صدیق - محمد شفیع غلام رسول پسران عبدالکریم ذات جٹ سکنہ جیو کے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہذا جملہ مذکوریہ عبدالحمید وغیرہ مذکوران کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۶ء

(بورڈ کی مہر) (چیرمین) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ما یانکہ لدھا سنگھ - لابھ سنگھ - کیسر سنگھ - کالا سنگھ پسران وساوا سنگھ ذات جٹ سکنہ ڈھلہ تحصیل وضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۸ اپریل ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہذا جملہ مذکوریہ لدھا سنگھ وغیرہ مذکوران کے تمام قرضخواہ اور اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۶ء

چیرمین (بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ کیسر سنگھ ولد ہری سنگھ ذات جٹ سکنہ ڈھلہ تحصیل وضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۸ اپریل ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہذا جملہ مذکوریہ کیسر سنگھ مذکور کے تمام قرضخواہ اور اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین (بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ -

غضنفر علی خان رکن صحت عارضی حکومت۔ مسٹر جناح نے پنجاب کی صورت حالات کی رپورٹ سننے کے لئے پنجاب کے دو نامزد [illegible] طلب فرمائے تھے - چنانچہ افتخار حسین خان رئیس ممدوٹ نے مسٹر ممتاز دولتانہ اور میاں افتخار الدین کو منتخب کیا تھا - ان کی گرفتاری کی اطلاع مسٹر جناح کو پہنچا دی گئی -

اجلاس چار گھنٹے جاری رہا - یقین کیا جاتا ہے کہ تین بڑے مسائل کو بحث کا موضوع بنایا گیا ہے اور وہ یہ ہیں -

(۱) آئینی مسئلہ جس سے مسلم لیگ نے عہدہ برآ ہونا ہے -

(۲) پنجاب کی صورت حالات اور بہار کی صورت حالات جو مسلمانوں پر اثر انداز ہو رہی ہے - ان مسائل پر مزید بحث غالباً کل ہوگی -

معلوم ہوا ہے کہ آج آغاز ہی میں مسٹر جناح نے ان تمام واقعات کو بالتفصیل بیان کیا - جو ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس منعقدہ دہلی کے بعد اب تک ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں - اس کے بعد عام بحث و تمحیص ہوتی رہی جس میں جملہ ارکان نے حصہ لیا - اجلاس کے عمومی رجحان واقعہ کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے - کہ تینوں مسائل پر بحث ہوتی رہی - یقین کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے واقعات مسٹر جناح کی ذاتی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں - اور آپ ابتدائی اطلاع حاصل کرنے کی زبردست خواہش رکھتے ہیں - لاہور کے ساتھ ٹیلیفون وائرلیس کا سلسلہ التزام کے ساتھ قائم رکھا گیا ہے - اور وہاں کی صورت حالات کے کوائف لحظہ بہ لحظہ موصول ہو رہے ہیں - چونکہ پنجابی تحریک کے مسئلہ نے ورکنگ کمیٹی کے کام میں اضافہ کر دیا ہے - اس لئے آثار و قرائن سے ثابت ہو رہا ہے کہ اجلاس کسی قدر لمبا ہو جائے گا - تمام حلقوں کا خیال یہی ہے - کہ اجلاس جمعہ ۳۱ جنوری سے پہلے ختم نہیں ہو سکے گا -

موجودہ پروگرام کے مطابق مسٹر جناح فروری کے وسط میں ملابار سے عازم بمبئی ہو جائیں گے اور ہفتہ عشرہ وہاں گزارنے کے بعد دہلی تشریف لے جائیں گے - (اپ)

ہائی کورٹ میں نہایت ہی اہم اعتراض

لاہور ۳۰ جنوری - اسلامیہ کالج کے پرنسپل اور دستور ساز اسمبلی کے رکن ڈاکٹر ملک عمر حیات خان کی نظر بندی کے خلاف آج لاہور ہائی کورٹ میں سوال اٹھایا گیا - ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین نے اس غرض کے لئے مسٹر جسٹس تیجا سنگھ کے اجلاس میں ہیبس کارپس درخواست پیش کی - ڈاکٹر صاحب کو ۲۸ جنوری کی رات کو گیارہ مسلم لیگی لیڈروں کے

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ امام دین ولد خوشحال ذات [illegible] سکنہ منڈی پور ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۸ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہذا جملہ مذکوریہ امام دین مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ محمد عبداللہ ولد اللہ بخش ذات ترکھان ساکن گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۸ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہذا جملہ مذکوریہ محمد عبداللہ مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ مسمات جیواں بیوہ بھولا ذات موچی سکنہ لدھیوالہ وڑائچ تحصیل وضلع گوجرانوالہ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۸ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہذا جملہ مذکوریہ مسماۃ جیواں مذکورہ کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً حاضر ہوں - مورخہ ۹ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ (بورڈ کی مہر)

ہمراہ بروئے دفعہ ۳ پنجاب پبلک سیفٹی آرڈی ننس زیر حراست کر لیا گیا تھا۔ ہز لارڈشپ نے ایڈووکیٹ جنرل '۔

وکیل درخواست گذار کے دلایل کی سماعت کے بعد کہ اس درخواست نے ایک اہم قانونی نقطہ پیدا کر دیا ہے۔ اس لئے اسے ذرا بڑے بنچ کے

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ فقیر سنگھ ولد سندر سنگھ ذات جٹ ساکن کوٹ امیر سنگھ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر فقیر سنگھ مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹ار دسمبر ۱۹۳۶ء۔

(بورڈ کی مہر) چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ لال دین ولد فتح دین ذات جٹ ساکن چک گلال تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۰ رفروری ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر لال دین مذکور کے تمام قرضخواہ اور اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵ رجنوری ۱۹۳۷ء

(بورڈ کی مہر) چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عمر بخش ولد اللہ دتا ذات جٹ ساکن تلونڈی راہ والی۔ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۵ رفروری ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر تمام قرضخواہ عمر بخش مذکور کے اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۶ رجنوری ۱۹۳۷ء

(بورڈ کی مہر) چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ فتح محمد بالغ و غلام محمد نابالغ بذریعہ فتح محمد ولد نواب ذات جٹ ساکن تلونڈی راہ والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۵ رفروری ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر فتح محمد و غلام محمد مذکوران کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۶ رجنوری ۱۹۳۷ء

(بورڈ کی مہر) چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سراج دین ولد حسن دین ذات جٹ سکنہ گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۸ رفروری ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر سراج دین مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹ رجنوری ۱۹۳۷ء

(بورڈ کی مہر) چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ۔

فن تعمیر حیات

تو وہ کسی نہ کسی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ تم چاہتے تھے۔ اور ممکن ہے وہ ایسا مہلک اعتراض کر دیتا ہے۔ کہ جس کا تم کو گمان بھی نہ تھا۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ فی الحقیقت کہاں تک تم کسی مضمون کو جانتے ہو۔ تو اس کا اظہار کرنا شروع کر دو یا اس پر جواب مضمون لکھو۔ تو تم دیکھ لو گے۔ کہ اس میں تمہارا علم اس قدر وسیع اور موثر نہیں ہے جس قدر کہ تم سمجھتے تھے۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ کئی بار جو لطیفہ تمہارے دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کو تم کان ظرافت سمجھتے ہو۔ جب تم دوستوں کو سناتے ہو تو وہ ذرا بھی دلچسپ نہیں سمجھا جاتا۔ اظہار بیان کی قابلیت سے ہم فضول باتوں اور عدم تیقن کو دور کر سکتے ہیں۔ اظہار بیان ہمارے تصورات کو صاف کرتا ہے۔ تصورات کو دماغ کے اندرونی خانوں سے دن کی روشنی سے کھینچ لاتا ہے۔ اور ہم ان کو اصلی صورت میں دیکھ لیتے ہیں۔ ایسی بیش بہا خدمت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اظہار بیان کا کوئی موقع گنوانا نہ چاہیئے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ سنجیدہ اور بامعنے ہو لغو اور ہیچ پوچ نہ ہو۔ اظہار بیان کی چند مشہور اشکال ہیں۔ ان میں سب سے پہلے درجہ کی مشہور شکل گفتگو ہے۔ ہم میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو زیادہ بولتے ہیں۔ اور کم ایسے ہیں جو بالکل نہیں بولتے۔ حد اعتدال سے گذر جانا ہر امر میں افسوسناک ہے۔ نہ تو اتنا بولو کہ لوگ سے تنگ آ جائیں۔ اور تم لوگوں کے دماغ کے پردے چاٹ جاؤ۔ اور نہ اتنے خاموش رہو کہ تم کو لوگ گونگا یا بہرہ تصور کریں۔ ہنگام گفتگو میں ہمیشہ باتوں کا خیال رکھو۔ اول خیال کی لیاقت۔ دوم خیالات کی ترتیب۔ سوم خیالات کا الفاظ میں دخول۔ اس تجربہ کو پیش لو۔ تم نے لوگوں کو اکثر کہتے سنا ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنا مطلب بیان کر سکوں۔ یا میں اپنا مطلب سمجھتا ہوں۔ لیکن اس کو الفاظ میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر مشق اظہار بیان میں غفلت یا کوتاہی کی جائے۔ تو نقص پیدا ہو جاتا ہے ہم گھاٹے میں رہتے ہیں۔ دو قسم کی گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اول بولچر اور ناچیز ہو۔ دوم جو لطف بیان سے گر کر بحث بن جائے۔ بحث میں کئی بار ہاتھا پائی کی نوبت پہنچ جاتی ہے کیونکہ صدر مجلس کے نہ ہونے سے یہ ضابطہ کے قواعد کے بموجب نہیں ہوتی۔ صدر نہ ہو تو تو تو میں میں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بحث کو جو ڈرائنگ روم میں چھڑ جائے۔ اور ایسے شخصوں میں چھڑے جو مغلوب الغضب ہوں تو ہمیشہ بدمزگی اور بے لطفی میں ختم ہو جاتی ہے۔ بحث کے معنی ہیں آراء کا تبادلہ اور مقابلہ نہ کہ ذہنی جنگ و جدال جس میں گالی گفتار یا مشت مشتا کا میلاق پایا جائے۔ لیکن گفتگو کے لئے کوئی مضمون ہونا چاہیئے۔ لیکن جب سیاسی اور مذہبی شعلہ زار مضامین پر گفتگو کرو تو گفتگو عقل اور تحمل سے کرو اور کینہ آمیز غپ شپ سے کام نہ لو اور فاتیات تم ہرگز نہ اترآؤ۔ انسان اچھا سامع تنہائی ہو سکتا ہے۔ کہ جب وہ جانتا ہو کہ کیسے گفتگو شروع کرنی چاہیئے۔ اور بہترین طریقہ گفتگو شروع کرنے کا یہ ہے۔ کہ سامعین کی دلچسپی معلوم کر کے گفتگو شروع کی جائے۔ دوستوں کی طبائع سے تم اکثر واقف ہوتے ہو۔ اس لئے ان کی دلچسپی معلوم کرنا تمہارے لئے دشوار نہیں ہو سکتی۔ اجنبیوں سے گفتگو کرنے میں ہمیں تامل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے رجحان اور میلان کا ہمیں علم نہیں ہوتا۔ اس لئے ہمیں ان کی دلچسپی معلوم کرنی پڑتی ہے۔ الغرض گفتگو کرنے سے پہلے ہمیں دل پر نقش کر لینا چاہیئے کہ

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد — عیب و ہنرش نہفتہ باشد
در بیشہ گمان مبر کہ خالیست — شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

اظہار بیان کی دوسری شکل گفتگو سے بھی زیادہ سادہ اور سہل ہے۔ اور یہ تحریر ہے ایک مصنف کا قول ہے کہ جب میں کسی مضمون سے ناواقف ہوتا ہوں۔ تو اس پر کتاب لکھتا ہوں کسی خاص قسم کے مصنف کے اس بیان کو ہم خشک مزاج تنقید یا لطیفہ جو ایک دماغی امر واقعہ پر مبنی ہے۔ کہہ سکتے ہیں۔ اصل مطلب مصنف کا یہ ہوگا۔ کہ کسی مضمون پر تب ہی کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ جب انسان پہلے اس مضمون پر حاوی ہو جائے۔ دماغ کو صاف کرنے کا یہ ایک موثر طریقہ ہے۔ طریقہ کیا ہے یہ مشق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اپنی رائے کو قلمبند کرنا دماغ کو صاف کرنے کا ایک اور نہایت موثر طریقہ ہے۔ یہ نہ صرف اس لئے کہ یہ خیالات کو صاف کرتا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ یہ اس تسلسل کی پرورش کرتا ہے۔ تخیلات کی ترمیم کرتا ہے۔ ان میں اول بدل کرتا ہے۔ اور ان کو بڑھاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم خیالات گڈ مڈ کر دیں۔ اور ان کا ایک بے شکل انبار لگا دیں۔ ہم ان کو بالترتیب نتیجہ بنا دیتے ہیں۔ ہم تعصبات کی دھجیاں اڑا دیتے ہیں۔ اور اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور کئے جاتے ہیں۔ کہ ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں ہم اشکال کو بنظر احسن یعنے بہتر فیصلہ کن نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (باقی پھر)

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار
لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

ہوئیں ہر سمت حوریں خلد میں غلماں متورقی ہیں
عرب کے ذرّے ذرّے عشق رقص ناز کرتے ہیں

مسلمانو! مبارک یوم میلاد النبیؐ تم کو | ہے واجب سرورِ دیں کی ولادت کی خوشی تم کو
درود اس شافعِ دیں پر پڑھنا ہر گھڑی تم کو | شفاعت جسکی محشر میں کریگی جنتی تم کو

خوشی مدنظر میلاد اقدس کی ہے غنداں ہے
مبارک پیسہ اخبار آج کیسا گل بداماں ہے

"ظہورِ قدسی"

(از مولانا قوس حمزہ پوری)

زمانے میں بہشتی حور یہ گھر گھر پکار آئی | مسلمانو! مبارک پھر نئے سر بہار آئی
بہار آئی نویدِ رحمتِ پروردگار آئی | عرب سے سوئے ہندوں نسیم مشکبار آئی

مجسم شانِ رحمت ہے بشارت ابن مریم کی
مسرت ہے ظہور سرورِ دیں شاہ عالم کی

صدا روح القدس کی اسطرح آتی ہے کانوں میں | ہمہ تن گوش گل ہیں جس کو سنکر گلستانوں میں
وہ جس کا نام ذکرِ حق کے شامل ہے اذانوں میں | اثر اعجاز کا ہے نام سے جس کے زبانوں میں

جہاں میں رحمۃ العالمین بن کر وہ آتا ہے
عجب غمخوار امت ہے بڑا ہمدرد آتا ہے

سنوارا دن کا چہرہ روز خورشید خاور نے | بچھائی چاندنی شب نے فروغ مہر انور نے
کئے گردوں نے روشن قمقمے تنویر اختر سے | بنے درِ حسین شبنم کے قطرے جس قدر برسے

دعائے صدقِ ابراہیم اپنا رنگ لاتی ہے
سنو کعبے سے وہ تکبیر کی آواز آتی ہے

ملک ہیں محو استقبال شاہنشاہ ظاہر ہیں | لب جبریل پر تبشیر ہے نکہ باغ سدرہ ہیں
کرن خورشید کی جاذب ہے کس صحنِ دنیا میں | مسرت آج اترائی ہوئی پھرتی ہو لطی آئیا

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو برا کہے۔ ہاں مظلوم برا کلمہ منہ سے نکال بیٹھے تو وہ معذور ہے۔ اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (۱۴۸)

لوگو! یہ پیغمبر (آخرالزمان) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حق بات لیکر آئے ہیں۔ تو (ان پر) ایمان لاؤ۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر کفر کرو گے تو (سمجھ رکھو) کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (۱۷۰)

اے اہل کتاب اپنے دین کی بات میں مبالغہ نہ کرو۔ اور خدا کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ مسیح (یعنی) مریم کے بیٹے عیسےٰ (نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے بلکہ) خدا کے رسول اور اس کا کلمہ تھے جو اس نے مریم کو بخشا اور خدا کی طرف سے ایک روح تھی۔ تو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور یہ اعتقاد نہ رکھو کہ خدا تین ہیں۔ اس اعتقاد کو چھوڑ دو کہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ خدا ہی معبود واحد ہے۔ اور اس سے پاک ہے۔ کہ اس کے اولاد ہو اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہی ہے۔ اور وہی کارساز کافی ہے۔ (۱۷۱) مسیح اس بات سے عار نہیں رکھتے کہ خدا کے بندے ہوں اور نہ مقرب فرشتے (عار رکھتے ہیں) اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کریگا۔ (۱۷۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے وہ ان کو ان کا پورا بدلہ دیگا۔ اور اپنی مہربانی سے کچھ زیادہ بھی دیگا۔ اور جو عار رکھنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے ان کو تکلیف دینے والا عذاب دیگا۔ اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو اپنا حامی اور مددگار نہیں پائینگے۔ (۱۷۳)

لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل روشن آچکی ہے اور ہم نے (کفر و ضلالت کا اندھیرا دور کرنے کو) تمہاری طرف چمکتا ہوا نور بھیج دیا (۱۷۴) تو جو لوگ خدا پر ایمان لائے۔ اور اس سے سہارا پکڑتے رہے ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل (کے بہشتوں) میں داخل کریگا۔ اور سیدھے رستے اپنی طرف لیجائیگا۔ (۱۷۵)

(اے پیغمبر) لوگ تم سے (کلالہ کے بارے میں) حکم خدا طلب کرتے ہیں۔ کہدو کہ خدا کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کے بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا حصہ ملیگا۔ اور (اسی طرح) اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہوگا۔ اور اگر مرنے والے بھائی کی دو بہنیں ہوں تو دونوں کو بھائی کے ترکے میں سے دو تہائی۔ اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے (یہ احکام) خدا تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو۔ اور وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ (۱۷۶)

سورۂ مائدہ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے اہل ایمان اپنے عہدوں اور اقراروں کو پورا کیا کرو (۱) تمہارے لئے چارپائے جانور حلال کر دیے گئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاوینگے۔ مگر احرام (حج) میں شکار (کرنا) اور اس) کو حلال نہ سمجھنا۔ خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ (۱) مسلمانو! خدا کے نام کی چیزوں کی اور ادب کے مہینوں کی اور قربانی کی اور ان جانوروں کی (جو خدا کی نذر کر دیئے گئے ہوں اور) جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوئے ہوں۔ اور ان لوگوں کی جو بیت اللہ کو جا رہے ہوں (اور) اپنے پروردگار کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں بے حرمتی نہ کرنا۔ اور جب احرام کھولدو تو (پھر اختیار ہے کہ) شکار کیجیو اور جن لوگوں نے تم کو عزت والی مسجد سے روکا تھا ان کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ ان پر زیادتی کرنے لگو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے۔ (۲)

تم پر یہ چیزیں حرام کر دی گئیں ہیں۔ مرا ہوا جانور اور (بہتا) لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔ اور جو چوٹ لگ کر مر جائے۔ اور جو گر کر مر جائے۔ اور جو سینگ لگ کر مر جائے۔ اور جس کو درندے پھاڑ کر کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرو۔ اور جو جانور تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ پانسوں سے تقسیم کرو۔ یہ سب گناہ ہے۔ آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے تو ان سے مت ڈرو۔ اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں۔ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو) تو اگر محرمات مذکورہ میں سے کوئی چیز کھالے) تو خدا بخشنے والا اور مہربان ہے (۳)

لوگ تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ کون کونسی چیزیں ان کے لئے حلال ہیں۔ کہدو کہ سب پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ اور وہ شکار بھی حلال ہے جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا۔ جن کو تم نے سدھا رکھا ہو۔ اور اس طور پر ان کو شکار کرنا سکھا یا ہو جس طور پر خدا نے تمکو سکھایا ہے اور ایسا شکار کھا لیا کرو۔ اور (کھانے کے وقت) اس پر خدا کا نام ضرور لیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔ (۵)

آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے۔ اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے۔ اور نکاح کرنے والی مسلمان عورتیں (یعنی جو نکاح میں آنا چاہیں) اور نکاح کرنے والی اہل کتاب عورتیں (بھی حلال ہیں) جبکہ ان کا مہر دیدو۔ اور ان سے عفت قائم رکھنی چاہتی ہو۔ نہ کھلی بدکاری کرنی۔ اور نہ چھپی دوستی کرنی۔ اور جو شخص ایمان (اور اسلام) سے منکر ہو اس کے عمل ضائع ہو جائیں گے۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔ (۶)

مسلمانو! جب تم نماز کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو۔ اور سر کا مسح کیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو۔ اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو غسل کر کے پاک ہو جایا کرو۔ اور اگر بیمار یا مسافر ہو۔ یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے ہو کر آئے یا عورتوں سے ہم بستر ہوا ہو اور تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو۔ اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمم) کر لو۔ خدا یہ نہیں چاہتا کہ تم کو تکلیف میں ڈالے۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک رکھے۔ اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔ (۷) اور خدا نے احسانوں کو جو اس نے تم پر کئے ہیں یاد کرو۔ اور اس عہد کو بھی جو اس نے تم سے لیا ہے (یعنی جب تم نے کہا کہ ہم نے (خدا کا حکم) سن لیا اور (اسے قبول) مان لیا اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ خدا دلوں تک کی (پوشیدہ) باتوں سے واقف ہے۔ (۸)

مسلمانو! خدا کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کو کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ انصاف تقویٰ کی بات ہے۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ وہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔ (۹) خدا نے ایمان لانے والوں سے جو نیک کام کرتے رہے وعدہ کیا ہے۔ کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ (۱۰) اور جو لوگ منکر ہو بیٹھے۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے رہے وہ اہل دوزخ ہیں (۱۱)

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسےٰ ابن مریم خدا ہیں وہ بیشک کافر ہیں۔ (ان سے) کہدو کہ اگر خدا عیسےٰ ابن مریم کو اور ان کی ماں کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کر دے تو اس کے آگے کس کی پیش چل سکتی ہے۔ اور آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر خدا ہی کی حکومت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۹)

جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی اور فساد کی نیت سے ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیئے جائیں۔ یا سولی چڑھا دیے جائیں۔ یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ یا ملک سے نکال دیے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا (بھاری) عذاب ہوگا (۳۳) ہاں جن لوگوں نے اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پا لو۔ توبہ کر لیں۔ تو جان رکھو کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۳۴)

مسلمانو! خدا سے ڈرو۔ اور اس کا قرب حاصل کرنیکا ذریعہ تلاش کرو۔ اور اس کے رستے میں جہاد کرو۔ تاکہ فلاح پاؤ (۳۵)

جو چور ہو۔ مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے فعل کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے۔ اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔ (۴۱) جو شخص ظلم کے بعد توبہ کرے اور نیکوکار ہو جائے تو خدا اس کو معاف کر دیتا ہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۴۲) کیا تم کو معلوم نہیں کہ خدا ہی آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے بخشے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۴۳)

مسلمانو! یہود یوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تمہاری مخالفت اور عداوت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا۔ تو سمجھا جائیگا۔ وہ بھی انہیں میں سے ہے۔ بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (۴۵)

زنند جامہ نا پاک گازران برسنگ — تو پاک باش برادر مدار از کس باک

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب بتنی پریس متیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۶	۱۰ر فروری ۱۹۴۷ء	جلد ۶۱

مسلم لیگ اور وزارت پنجاب ٹھنڈے دل سے غور کرے

پنجاب میں قانون شکنی کا جو ہنگامہ تین چار ہفتوں سے بپا ہے۔ اس کی ابتدا مسلم لیگ نیشنل گارڈز پر پابندی عائد کرنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ ہم نے پہلے بھی لکھا ہے کہ پابندی ناواجب تھی۔ حکومت کو بھی کچھ دنوں کے بعد اپنی غلطی محسوس ہوئی۔ اور اسے اس پابندی کو خود بخود اٹھا دینا پڑا۔

جب حکومت نے یہ پابندی اٹھالی تو گرفتار شدگان کو بھی رہا کر دیا۔ مگر مسلم لیگ نے کہا کہ جب تک دفعہ ۱۴۴ اور پبلک سیفٹی آرڈیننس جو لیگ کو کچلنے کے لئے لگایا گیا ہے۔ نہ اٹھایا جائے ہم قانون شکنی سے باز نہ آئیں گے۔ اور ہم اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔

حکومت پنجاب نے لیگ کی اس صدا کے جواب میں پنجاب کے مسلمان ایم۔ ایل اے یوں کو جگہ جگہ گرفتار کر لیا۔ جس سے تمام پنجاب بھڑک اٹھا ہے۔ اور بد امنی کے سینکڑوں واقعات ہو چکے ہیں۔ مسلمان طلبہ اور عورتوں نے بھی لیگ کا تمام پنجاب میں ساتھ دیا ہے۔ حالات اس قدر نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ کہ سمجھ نہیں آتی۔ کہ اگر یہ تحریک جاری رہی تو اور کیا کیا کچھ ہوگا۔ حکومت نے جس دانشمندی کا ثبوت ابتدا میں دیا تھا۔ اسے پھر اسی دانشمندی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ دنیا جانتی ہے کہ جھکنے والے درختوں پر ہی عموماً پھل لگتے ہیں۔ اگر اس وقت حکومت جھک جائے۔ تو بہت سا فساد فوراً ختم ہو سکتا ہے۔ ہم مسلم لیگ کے لیڈروں سے بھی اپیل کریں گے۔ کہ وہ حکومت کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے ان ہنگاموں کو روک دیں اور آئینی طور پر وزارت کو توڑنے کی سعی کریں۔

دس کروڑ روپیہ کی مجموعی مالیت کے بڑے بڑے کرنسی نوٹ کینسل ہونے سے رہ گئے

جاپان میں ہندوستانی فوج پر چار کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ مرکزی اسمبلی میں معلومات افزا اعلان۔ مرکزی اسمبلی میں سوال و جواب۔

نئی دہلی ۶ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر لیاقت علی خان فنانس ممبر نے مسٹر احمد ہارون جعفر کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا جو افراد فرقہ وار ہنگاموں کا شکار ہوئے ہیں۔ انہیں معاوضہ ادا کرنے کی کوئی قانونی ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔ اس قسم کے معاملات کا تعلق صوبائی حکومتوں سے ہے۔ حکومت بنگال نے جن اغراض کے لئے حکومت ہند سے مالی امداد طلب کی ہے۔ اس میں فساد زدہ لوگوں کو دوبارہ آباد کرنے کا معاملہ بھی شامل ہے۔ حکومت ہند اس استمداد پر غور کر رہی ہے۔ مسٹر ہری پر کاشا کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فنانس ممبر نے کہا۔ زیادہ مالیت کے جو کرنسی نوٹ اب تک کینسل نہیں ہو سکے۔ ان کی مالیت دس کروڑ روپے ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ سمندر پار کے جن علاقوں میں ہندوستانی فوج اب بھی موجود ہے۔ ان میں جاپان۔ ہانگ کانگ۔ ملایا۔ سیام۔ برما۔ عراق اور مشرق وسطیٰ کی ولایات شامل ہیں۔ جو اتحادی فوج جاپان پر قابض ہے۔ اس میں ہندوستانی دستے بھی شامل ہیں۔ جاپان کے علاوہ دوسرے ممالک میں ہندوستانی فوج کی تعداد کو مختصر کیا جا رہا ہے۔ جاپان میں ہندوستانی فوج پر چار کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ جاپان کے علاوہ دوسرے ممالک میں ہندوستانی فوج کے اخراجات حکومت برطانیہ برداشت کرتی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد رکن تعلیم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ توقع ہے کہ خیر سگالی کا ایک مختصر سا وفد ۱۹۴۷ء میں مشرق وسطیٰ کی ولایات میں بھیجا جائے گا۔ وفد کے ارکان کا تقرر ابھی نہیں ہوا۔ ایک سوال کے جواب میں ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔ دیولالی میں فوجی افسروں کے کوارٹروں کے درمیان ایک سڑک کا نام سمٹس ایوینیو ہے۔ یہ نام ۱۹۴۳ء میں جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم مارشل سمٹس کے نام پر رکھا گیا تھا۔ حکومت اس سڑک کا نام تبدیل کر دینے کی موزونیت پر غور کر رہی ہے۔ (ا۔پ)

سفارتی اسامیاں پر کرنے کے معاملہ میں کانگرسیوں کا انتہائی تعصب

وائسرائے سے مسلم لیگیوں کا احتجاج۔ ٹریڈ ایجنٹ بھرتی کرنے کا کام ہمارے سپرد کیا جائے کانگرسی ارکان کا مطالبہ!

لاہور ۶ر فروری۔ سول ملٹری گزٹ کے وقائع نگار خصوصی نے دہلی سے اطلاع دی ہے۔ کہ ممالک خارجہ کے ہندوستانی سفارت خانوں کے لئے سفرا وغیرہ کا جو تقرر ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق عبوری حکومت کے کانگرسی اور مسلم لیگی ارکان کے درمیان شدید نوعیت کا اختلاف رونما ہو چکا ہے۔ کانگرسی ارکان کی موجودہ پالیسی کے خلاف مسلم لیگی ارکان نے لارڈ ویول وائسرائے کے حضور میں زبردست احتجاج کیا ہے۔ امور خارجہ کا محکمہ جو ان اسامیوں کو پر کرتا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی تحویل میں ہے۔ مسلم لیگی ارکان کو شکایت ہے کہ تمام تقرر ہمارے (مسلم لیگی ارکان) کے مشورہ کے بغیر کئے جا رہے ہیں۔ پنڈت نہرو وائسرائے کی منظوری پہلے ہی حاصل کر لیتے ہیں۔ مسلم لیگی ارکان کے احتجاج نے کانگرسی ارکان کو برافروختہ کر دیا ہے۔ اور وہ اب یہ مطالبہ بھی کر رہے ہیں۔ کہ ممالک خارجہ میں وکلاء تجارت یعنی ٹریڈ ایجنٹ مقرر کرنے کا کام بھی سررشتہ خارجہ کے سپرد کر دیا جائے۔ حالانکہ اس محکمے کے انچارج مسٹر آئی۔ آئی چندریگر ہیں کانگرسی کہتے ہیں۔ کہ ممالک خارجہ میں ہندوستانی ٹریڈ ایجنٹ سفارتی نظام کے زیر نگرانی ہوں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ٹریڈ ایجنٹوں کا تقرر محکمہ خارجہ کی منظوری سے ہوا کرے۔

کشمیر میں چار ہزار خانہ تلاشیاں ہو چکی ہیں

مگر خفیہ نظام کا کوئی کارکن گرفتار نہیں ہو سکا۔ صدر کا اعلان

نئی دہلی ۶ر فروری۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر اور ریاستی باشندوں کی آل انڈیا کانفرنس کے صدر بخشی غلام محمد نے آج ایک اخباری بیان میں فرمایا۔ کشمیر میں ہماری تحریک جاری ہے اور حکومت کشمیر اسے دبا نہیں سکی۔ ایک خفیہ نظام "وار کونسل" کے نام سے مصروف عمل ہے۔ اور نو ماہ سے اپنا کام کئے جا رہا ہے۔ حکومت چار ہزار مکانوں کی تلاشی لے چکی ہے۔ مگر خفیہ نظام کا کوئی کارکن قابو میں نہیں آسکا۔ غالباً اور خانہ تلاشیاں بھی ہونگی۔ مگر ہمارا دعوےٰ ہے کہ کوئی کارکن گرفتار نہیں ہو سکے گا۔ حکومت کے تشدد کے باوجود ہمارا کام جاری رہیگا۔

کل ۲۸ر جنوری کو صرف دیگر اضلاع میں ۵۸۶ گرفتاریاں ہوئیں

سرکاری اعلان

لاہور ۹ر جنوری۔ آج دوپہر کو حکومت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا گیا ہے۔ بارہ مسلم لیگی لیڈر جنہوں نے آرڈیننس حفظ امن عامہ کو توڑنے کے ارادہ کا اعلان کیا تھا۔ ان کو آدھی رات گئے گرفتار کر لیا گیا۔ نیز اعلان مظہر ہے۔ کہ پنجاب کے دیگر اضلاع میں کل ۲۸ر جنوری کو پانسو چھیاسی (۵۸۶) اشخاص گرفتار کئے گئے۔ (ا۔پ)

ٹرکی سے ہندوستان کے لئے گندم

سیکرٹری "خوراک" کی روانگی انگلستان

حکومت ہند کے خوراک سیکرٹری سر رابرٹ ہچنگز گذشتہ جمعرات کو انگلستان روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں ملک معظم کی حکومت سے حسب ذیل امور کی بابت مشورہ کریں گے ملک معظم نے ترکی میں ہندوستان کے لئے جو گیہوں خریدا ہے۔ اسے فوراً بھجوانے کے انتظامات انٹرنیشنل ایمرجنسی فوڈ کونسل نے ۱۹۴۷ء کی پہلی چھ ماہی میں ہندوستان کے لئے جس پروگرام کی سفارش کی ہے۔ اسے پورا کرنے کے واسطے چاول کے علاوہ دوسرے غلے اور گیہوں خریدنے کے متعلقہ مسائل

یونیورسٹی اکیڈیمک کونسل اور مسلمان

پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کی بدحالی اور کس مپرسی کی حالت کا ذکر تو ہم پہلے کر چکے ہیں۔ آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یونیورسٹی اکیڈیمک کونسل میں جو کالجوں کے علمی و تعلیمی امور نصاب و کتب کی تجویز اور لیکچروں کی ترتیب کے متعلق سفارشات کرتی ہیں۔ مسلمانوں کی نمائندگی کا کیا حال ہے۔ اس کونسل کے ممبروں کی تعداد ۷۷ ہے اب اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) لاہور کے ڈگری کالجوں کے پرنسپل گیارہ افراد کو منتخب کرتے ہیں۔ اور گیارہ میں سے پانچ ہندو۔ تین عیسائی۔ ایک سکھ اور دو مسلمان ہیں۔ ۲:۔ یونیورسٹی پروفیسر اور یونیورسٹی کے مضمونوں کے ہیڈ۔ سولہ افراد کو منتخب کرتے ہیں۔ جن میں نو ہندو۔ ایک عیسائی اور چھ مسلمان ہیں۔ ۳:۔ ڈگری ٹیچرز چھ ارکان کو منتخب کرتے ہیں۔ جن میں چار ہندو۔ ایک سکھ اور ایک مسلمان ہے۔ ۴:۔ بیرون لاہور کے ڈگری کالجوں کے ۳۱ ارکان انتخاب کئے جاتے ہیں۔ جن میں ۱۹ ہندو۔ تین سکھ۔ دو عیسائی اور سات مسلمان ہیں۔ ۵:۔ انٹرمیڈیٹ کالج تین ممبروں کا انتخاب کرتے ہیں۔ جن میں ایک ہندو ایک مسلمان۔ تیسری نشست خالی ہے۔ ۶:۔ سینیٹ سات ممبروں کا انتخاب کرتی ہے۔ جن میں سے تین ہندو۔ دو سکھ۔ ایک عیسائی اور ایک مسلمان ہے۔ ۷:۔ سنڈیکیٹ دو ممبر نامزد کرتی ہے۔ یہ دونوں ہندو ہیں۔ ۸:۔ اس کونسل کے صدر ڈین آف یونیورسٹی انسٹرکشن ہندو ہیں۔ گویا اس نہایت اہم مجلس میں جو کالجوں کے جملہ امور پر حاوی ہے ۷۷ ممبروں میں سے صرف اٹھارہ مسلمان ہیں۔ اگر انصاف دنیا کی نظر میں کوئی چیز ہے۔ تو ہم ہز ایکسیلنسی چانسلر صاحب سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا یہی انصاف ہے؟ اور یونیورسٹی میں اپنے حقوق کے متعلق مسلمانوں کی چیخ و پکار محض فرقہ وارانہ جذبات پر مبنی ہے یا نہایت روشن حقائق واعداد پر؟

ریزرو بنک میں مسلمانوں کی حالت

ہم اس سے پیشتر ریزرو بنک آف انڈیا میں مسلمانوں کی قلت اور کس مپرسی کے ثبوت میں بعض حقائق اور اعداد پیش کر چکے ہیں۔ جن سے ظاہر ہو چکا ہے کہ اعلیٰ اور ادنیٰ ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب نہایت افسوسناک طور پر کم ہے۔ لاہور میں جب سے ریزرو بنک کا کام شروع ہوا ہے۔ اس پر ہمیشہ ہندو افسروں کا قبضہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان کہیں خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ دفتروں میں کارکنوں کی ترقی اچھی رپورٹوں پر منحصر ہوتی ہے۔ لیکن جب کوئی ہندو افسر کسی مسلمان کی جو اس کے ماتحت ہو اچھی رپورٹ دینے پر آمادہ ہی نہ ہو۔ اور جان بوجھ کر ناکردہ گناہ مسلمانوں کے ریکارڈ خراب کرتا چلا جائے۔ تو آخر مسلمان غریب کیا کریں۔ لاہور میں تو یہ کیفیت ہے۔ کہ یہاں کے ہندو اکاؤنٹنٹوں کی نسبت مسلمان کلرک زیادہ تجربہ کار ہیں ریزرو بنک کے تمام دفاتر کی کلیدی آسامیوں پر ہندوؤں کا قبضہ ہے۔ مسلمان افسر بہت ہی کم ہیں۔ اور ایسی آسامیوں پر لگائے گئے ہیں۔ جہاں وہ کوئی اثر و نفوذ نہیں رکھتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بعض قابل اور تجربہ کار مسلمانوں کے جائز حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ کیا عبوری حکومت کے مسلم لیگی فنانس ممبر صاحب مسلمانوں کی اس بدحالی میں کوئی امداد نہیں کر سکتے؟

بیشتر مقامات پر پُرامن مظاہرین سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا

لاٹھی چارج اور گرفتاریوں کے متعلق سرکاری اطلاعات

لاہور ۲۹ر جنوری۔ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اخباری بیان جاری کیا ہے:۔

صوبہ کے دوسرے اضلاع سے چھوٹے چھوٹے واقعات کی اطلاعات برابر آ رہی ہیں۔ تاہم صورت حالات پوری طرح قابو میں ہے متعدد مقامات پر چھوٹے چھوٹے جلوس نکلتے رہے اور صرف دو جگہ یہ ضروری ہو گیا کہ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے ہلکا سا لاٹھی چارج کیا جائے۔

پرسوں ۲۷ر جنوری کو بعض مقامات پر جلوس نکلے۔ ایک ضلع میں صرف جلوس کے رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ باقیوں کو اپنا راستہ لینے کی اجازت دے دی گئی۔ کیمبلپور میں پرسوں صرف ۲۶ مسلم لیگیوں نے خود کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ دوسرے دن (۲۸ر جنوری کو) کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ کانگڑہ میں صرف ۹ گرفتاریاں ہوئیں۔

جالندھر میں ایک سرکردہ مسلم لیگی لیڈر کو زیر حراست کر لیا گیا۔ لدھیانہ میں صرف ایک جلوس نکلا۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ صورت حالات قابو میں ہے۔

مغربی پنجاب کے اہم شہر میں آٹھ لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ انہیں ایک لاری میں بٹھا کر پھرایا گیا۔ اور اس کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ ایک اور جلوس نکلا۔ اور چند گرفتاریاں ہوئیں۔

بعض شہروں میں طلبہ کے مظاہرے ہوئے اور مسلمانوں کی دوکانیں بند رہیں۔ شملہ میں بالکل سکون رہا۔ جنوب مشرقی پنجاب سے کسی ناخوشگوار سرگرمی کی اطلاع موصول نہیں ہوئی چند جگہ خواتین کے جلوس نکلے۔ صوبہ کے تمام قصبات میں صورت حالات خوب اچھی طرح قابو میں ہے۔ لاہور میں چند جگہ جلوس نکلے ایک جگہ اشک آور گیس کا استعمال کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ چند گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ دوسری جگہوں میں کسی قدر مظاہرہ کے بعد خلقت خود بخود منتشر ہو گئی۔

لاہور ۲۹ر جنوری اس سے پہلے حکومت پنجاب کا مندرجہ ذیل اخباری اعلان جاری ہوا۔ راشٹریہ سیوک سنگھ اور مسلم لیگ نیشنل گارڈز پر سے پابندیاں ہٹا لینے کے متعلق آنریبل رئیس الوزارت کا جو اعلان جاری ہوا ہے کہ امن سے محبت رکھنے والے شہریوں نے اس کا خیر مقدم لاہور شہر میں ۲۹ جنوری کو اطمینان کے ساتھ کیا ہے۔ مگر مسلم لیگ کا ردعمل یہ ہے۔ کہ قانون کی شکنی اور اعلان خلاف ورزی ہوتی رہی ہے۔ شہر میں ایک جلسہ ہوا۔ اس کے بعد لیڈروں نے جلوس کی رہنمائی کی۔ اس جلوس کو روک لیا گیا اور دس لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔ تاہم ان تمام کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔ جلوس والوں کے دوسرے حالات میں صرف سات گرفتاریاں ہوئیں۔ اس سے پہلے شہر میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں مسلم لیگ کے رہنماؤں نے تقریریں کیں۔ اس جلسہ کے بعد ایک بہت بڑا جلوس مرتب ہوا۔ جس کے شرکاء کی تعداد کا اندازہ بیس ہزار لگایا گیا ہے۔ یہ جلوس منتشر ہو گیا۔

کل طلبہ کے جلوس نکلتے رہے بارہ مسلم لیگی لیڈروں نے اعلان کیا۔ کہ ہم پبلک سیفٹی آرڈیننس کی خلاف ورزی کریں گے۔ انہیں نصف شب کے وقت ان کے دولت خانوں میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور مختلف مقامات کو بھیج دیا گیا۔ امرتسر میں علی الصباح چند گرفتاریوں کے بعد جلوس منتشر کر دیئے گئے۔ لیکن اس کے بعد یہ ضروری ہو گیا۔ کہ جلوس منتشر کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا جائے۔ چند گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ مگر ان میں اکثر کو بعد میں چھوڑ دیا گیا۔ عورتوں کا ایک جلوس نکلا۔ مگر اسے منتشر کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہجوم آمادہ تشدد ہو گیا۔ اور دو یا تین گھنٹے کلوخ اندازی کا سلسلہ جاری رہا۔ چند پولیس کے

مجروح ہوئے۔ گورہ فوج بلائی گئی۔ جو کوتوالی میں تیار کھڑی تھی۔ دوسرے اضلاع میں ۵۸۸ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ (ا۔پ)

لاہور ۲۹ر جنوری۔ آج صبح اسلامیہ کالج حسب معمول کھلا مگر چونکہ پرنسپل ڈاکٹر عمر حیات ملک گرفتار ہو چکے تھے۔ اس لئے طلبہ فی الفور باہر نکل آئے۔ اور کالج بند ہو گیا۔ کل شام امپرس روڈ پر چھوٹا سا جلوس نکلا تھا۔ جس کے شرکاء کو زیر حراست کر لیا گیا تھا۔ کل شام دہلی دروازے کے باہر جلسہ عام ہوا۔ اس کے بعد وہاں سے جلوس مرتب ہو کر اسمبلی ہال تک پہنچا اور وہاں اہل جلوس منتشر ہو گئے۔ اس جلوس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

کل صبح امرتسر میں چوہدری نصر اللہ خان صاحب ایم۔ایل۔اے کو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کی دفعہ ۳ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا تھا۔ کل امرتسر میں تین جلوس نکلے۔ مگر چونکہ جلوس والوں اور ہجوم کا طرز عمل بالکل منضبط تھا۔ اس لئے پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی اور اہل جلوس سکون کے ساتھ منتشر ہو گئے۔ ایک جلوس اپنا راستہ طے کر رہا تھا۔ کہ اسے پابندیاں اٹھائے جانے کی خبر ملی۔ اس خبر کو سنتے ہی اہل جلوس فی الفور منتشر ہو گئے۔ مسلم لیگی لیڈروں نے ۲۷ر جنوری کی شام کو حکام ضلع کے ساتھ صورت حالات پر تبادلہ افکار کیا۔ حکام نے ہر ایک لیڈر کو وزیر اعظم کے بیان کی ایک ایک کاپی بہم پہنچائی۔

کل ۲۸ر جنوری کو پنجاب کے تمام حصوں میں مظاہروں کی نوعیت پرامن تھی۔ البتہ انبالہ میں ہجوم نے شوریدہ سری اختیار کر لی۔ اور اسے منتشر کرنے کے لئے پولیس کو ہلکا سا لاٹھی چارج کرنا پڑا۔

مسلم یونیورسٹی کا وائس چانسلر

ابھی کوئی تقرر عمل میں نہیں آیا

علی گڑھ ۲۸ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عزیز الحق (سابق مسٹر) کے وائس چانسلر مقرر ہونے کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ یہ اطلاع بھی غلط ہے کہ ان کا غذات نامزدگی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے دفتر میں پہنچ چکے۔ یا اس پر کسی شخص کا تقرر آل انڈیا مسلم لیگ کی ہائی کمان کا فیصلہ صادر ہونے سے پہلے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس فیصلے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ رجسٹرار اور پروفیسر محمد حبیب صاحب اس واقعہ کے متعلق شہادتیں قلمبند کر رہے ہیں۔ جس کی بنا پر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو مستعفی ہو جانا پڑا۔ وائس چانسلر کا انتخاب اپریل میں ہوگا۔ اس وقت تک

گاندھی جی کو مکار عیار اور دروغ گو لکھنے والا طبقہ وارانہ منافرت انگیزی کا مجرم نہیں ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کا فیصلہ۔ ایک جج کا اختلاف

لاہور ۳۱ر جنوری۔ حکومت پنجاب نے مقامی روزنامہ نوائے وقت سے تین ہزار روپے کی ضمانت کا مطالبہ کیا تھا۔ جسے ہائی کورٹ کے ایک فل بنچ نے مسترد کر دیا۔ یہ فل بنچ مسٹر جسٹس محمد منیر۔ مسٹر جسٹس محمد شریف اور مسٹر جسٹس اچھرو رام پر مشتمل تھا۔ آخر الذکر جج نے دو امور میں اپنے ساتھیوں سے اختلاف کیا۔ اور علیحدہ فیصلہ رقم کیا ضمانت تین مضامین کی بناء پر طلب کی گئی تھی۔ جو نوائے وقت کے ۱۰۔ ۱۲ اور ۱۳ ستمبر کے پرچوں میں شائع ہوئے تھے۔ اور جن کا تعلق کلکتہ۔ بمبئی اور الہ آباد کے فسادات سے تھا۔ کہ گاندھی جی نے لوگوں کو نصیحت کی تھی۔ کہ وہ پولیس کی امداد پر تکیہ نہ کر لیا کریں۔ بلکہ اپنے اندر طاقت پیدا کریں۔

مسٹر جسٹس منیر نے جن کے ساتھ مسٹر جسٹس محمد شریف متفق ہیں۔ اس فیصلے میں لکھا ہے۔ حکومت کو یہ اعتراض ہے کہ گاندھی جی کے متعلق عیار۔ مکار اور دروغ گو کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ میں اس نقطہ کو صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ گاندھی جی کی ذات پر نکتہ چینی کرنے سے کوئی فرقہ وارانہ منافرت پھیل سکتی ہے۔ گاندھی جی نہ تو کسی مذہب کے بانی ہیں۔ اور نہ کسی دھرم کے گورو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخباری مضمون سے گاندھی جی کے پیرو مشتعل ہو جائیں۔ مگر ان پیروؤں میں ہندو مسلم سکھ عیسائی سب شامل ہوں گے۔ ملک معظم کی رعایا کی مختلف طبقوں میں عناد و منافرت یا فساد کے جذبات کا بالواسطہ یا بلاواسطہ پیدا ہو جانے کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکے گا۔ اس سے ہر وہ فرد بشر ناراض ہو سکتا ہے۔ جس کے دل میں گاندھی جی کے لئے یہ احترام موجود ہو۔ عام اس سے یہ کہ فرد بشر ہندو یا مسلم سکھ ہو عیسائی۔ اچھوت ہو یا پارسی۔ یہی ایسی شخصیت کے پیرو جو کسی مذہب کا بانی یا پیشوا نہ ہو۔ مختلف طبقے نہیں کہلا سکتے۔ میری رائے یہ ہے کہ لفظ "کلاس" کا مفہوم۔ مذہبی جماعتیں ہیں اور اگر ممکن ہو تو معاشی اور سرکاری جماعت تو ہو سکتی ہے۔ مگر کانگرس۔ ہندو مہا سبھا وغیرہ قسم کی کوئی سیاسی جماعت نہیں ہو سکتا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے نوائے وقت کے وکیل کی اس تصریح کے ساتھ اظہار اتفاق کیا ہے کہ

گاندھی جی مذہبی یا روحانی لیڈر نہیں ہیں۔ اس لئے اگر مضمون نگار نے ان کی ذات پر نکتہ چینی کی ہے تو اس سے منافرت کا جذبہ مضمون نگار کے خلاف تو ہو سکتا ہے۔ مگر مسلم قوم کے خلاف ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مضمون نگار مسلم قوم یا کسی اسلامی جماعت کی نمائندگی کا دعویدار نہیں ہے۔ مسٹر جسٹس محمد منیر نے اپنا فیصلہ فل سکیپ کاغذ کے ۳۱ صفحوں پر اور مسٹر جسٹس محمد شریف نے چار صفحوں پر ختم کیا ہے۔

مسٹر جسٹس اچھرو رام کا فیصلہ باسٹھ (۶۲) صفحوں میں ختم ہوا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں کہ ۱۲ر ستمبر والے مضمون پر حکومت نے جو کارروائی کی ہے۔ اس میں مجھے کوئی معقولیت نظر نہیں آتی۔ مگر دس اور تیرہ ستمبر کی اشاعت کے مضامین پر میرا نظریہ جداگانہ ہے۔ یہ دونوں مضامین پریس ایکٹ (ہنگامی اختیارات) کی دفعہ ۴ کی ضمنی دفعات کے ماتحت آ جاتے ہیں۔ اس لئے حکومت پنجاب کا نوٹس خلاف قانون نہیں ہے۔ ہندو قوم کے دل میں گاندھی جی کے لئے بڑا جذبہ احترام موجود ہے۔ اس لئے گاندھی جی کی سرگرمیوں کے متعلق یہ کہا جانا کہ انہوں نے مسلم قوم کے مفاد کو نقصان پہنچا کر ہندوؤں کا بھلا کیا ہے۔ قابل اعتراض ہے اور اس سے دو فرقوں کے درمیان جذبات عناد و منافرت پیدا ہو جاتے ہیں یہ بیان بھی قابل اعتراض ہے۔ کہ ہندوؤں نے کلکتہ۔ بمبئی اور الہ آباد میں فساد برپا کئے۔ اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا۔ ان جملوں سے بھی اسی قسم کا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ اس مقدمہ کی اس طویل بحث میں پڑنا غیر ضروری ہے کہ قانون کی دفعات میں ملک معظم کی رعایا کے مختلف طبقوں کا جو ذکر ہے۔ آیا سیاسی جماعتیں ان طبقوں کی اصطلاح کے دائرہ میں آ سکتی ہیں یا نہیں؟ اس لئے میں نہایت ادب کے ساتھ اپنے فاضل بھائی کی اس تصریح سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ کہ سیاسی جماعتیں اس اصطلاح کے دائرے میں آ نہیں سکتیں۔ مسلم لیگ اور کانگرس کے ارکان کی تعداد اور ان کی خصوصیتوں نے ان دونوں جماعتوں کو اس قابل بنا دیا ہے کہ ملک معظم کی رعایا کے طبقے والی اصطلاح کا اطلاق ان پر ہو سکے۔ اگر گاندھی جی کو ہندوؤں کا مذہبی پیشوا یا بانی نہ بھی مانا جائے جب بھی وہ کانگرس کے سب سے بڑے لیڈر ہیں۔ مضمون نگار نے جو سخت اور ناعاقبت اندیشانہ زبان

بہار میں مسلمانوں کو آباد کرنے کیلئے علیحدہ آبادیاں بنائی جائیں

محکمہ امور خارجہ کے قبائل سے مطالبے ازمنہ وسطےٰ کی یاد دہانی کراتے ہیں۔

کراچی ۳ر فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس چار روز کے بعد یکم فروری کو آدھ گھنٹہ پینتالیس منٹ پر غیر معین وقت کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ کمیٹی نے پنجاب کی صورت حالات کے بارے میں ایک طویل ریزولیوشن منظور کیا ہے۔ اس کے علاوہ چار اور ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ ان میں سے ایک بہار کے بارے میں ہے۔ پنجاب سے متعلق ریزولیوشن میں حکومت پنجاب کی مسلم نیشنل گارڈز کو خلاف قانون قرار دینے کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اور مسلمانان پنجاب کو مبارکباد دی گئی ہے۔ کہ انہوں نے اس ناپاک اور ناقابل برداشت حکم کی خلاف ورزی کر کے مسلم لیگ نیشنل گارڈز پر سے پابندی اٹھوا دی۔ کمیٹی نے مسلمانان پنجاب کے ساتھ ان کے اس ابتلا و مصیبت اور امتحان کے زمانے میں پوری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ عدم تشدد پر کاربند رہیں۔ اور غیر جمہوری حکومت کے ظالمانہ احکام جن کے ذریعے سے جمہوری آواز کو دبانے اور کچلنے کی کوشش کی گئی ہے کے خلاف نہایت عزم اور تنظیم کے ساتھ احتجاج جاری رکھیں۔ لیکن ان کا رویہ ہر حالت میں قابل تعریف اور شاندار ہو۔ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ پنجاب میں مسلم لیگ کی موجودہ تحریک کا مقصد شہری آزادی کی بحالی ہے۔ اور اس میں فرقہ وارانہ مفاد شامل نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ فرقہ وارانہ سوال ہے۔ کمیٹی مسلمانوں اور غیر مسلموں کو انتباہ کرتی ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو فرقہ وارانہ رنگ نہ دیں۔ اور شرارت پسند اور فتنہ پرداز عنصر کے ہاتھ میں نہ کھیلیں جو کہ مسلم لیگ کو بدنام کرنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ اور کمیٹی حکومت پنجاب سے پرزور اپیل و استدعا کرتی ہے۔ کہ سیاسی سرگرمیوں پر جس قدر پابندیاں ہیں ان کو ہٹائے اور وہ تمام لوگ جنہیں اس سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے انہیں فوراً رہا کر دے۔

اور پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس سے جو خاص اختیارات حکومت کو حاصل ہیں۔ ان کا ناجائز استعمال نہ کرے۔

اس کے علاوہ اور چار ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

ریزولیوشن ۱:۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا یہ اجلاس اس بات پر بڑی مایوسی اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ کانگرسی اقتدار والے صوبوں کی حکومت اور افسر نہ صرف ان صوبوں کے مسلمانوں کی جان اور مال کے تحفظ میں ناکام رہے ہیں۔ بلکہ یہ زندگی کے لئے ان ضروری اشیاء کی تقسیم کے ذریعے سے جو کہ صوبائی حکومتوں کے ماتحت ہیں۔ وہ ان کے اقتصادی مفاد کو بھی زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکامی کے سلسلے میں گزشتہ پانچ مہینوں سے بمبئی اور احمد آباد میں مسلمانوں پر قاتلانہ حملے۔ بمبئی کے ضلع کولابہ اور گڑھ مکتیشور میں مسلمانوں کا قتل عام یو۔پی۔سی۔پی اور مدراس کے علاقوں میں مسلمانوں پر ہر قسم کا ظلم وستم روا رکھا جاتا ہے اور انہیں بے عزت کیا جاتا ہے ان کے مذہبی معاملہ میں کسی نہ کسی بہانہ سے مداخلت کی جاتی ہے انہیں سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ اور ان پر جور و ستم کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایک باقاعدگی کے ساتھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کی روح کو کچل دیا جائے۔ ورکنگ کمیٹی تمام متعلقہ حکومتوں کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے کہ وہ اس قانون شکنی اور مسلمانوں پر منظم حملوں کا انسداد کریں اور ایسی تدابیر اختیار کریں جس سے کہ ان کی جان و مال اور جائز مذہبی سیاسی اقتصادی اور معاشرتی حقوق کی پوری پوری حفاظت ہو سکے ورکنگ کمیٹی ان صوبوں کے گورنروں سے استدعا کرتی ہے۔ کہ مسلم اقلیت کے مفاد کی نگہداشت کریں۔ کیونکہ ۱۹۳۵ء ایکٹ جس کے ماتحت کانگرسی حکومتیں برسر اقتدار آئی ہیں۔ اسی ایکٹ کی رو سے ان پر خاص ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں اور گورنروں پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ ان ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنا فرض ادا کریں۔

آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی مسلم اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں نے جس بہادری

۵۔ ان کے حق میں استعمال کی ہے اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ کانگرس کے ارکان میں تلخ ترین جذبہ ناراضی پیدا ہو۔ اس لحاظ سے یہ مضمون ملک معظم کی رعایا کے دو طبقوں یعنی مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان عناد و منافرت کے جذبات یقیناً پیدا کر سکتا ہے۔ (ا۔پ و۔ل۔ق)

پامردی اور بہادری کے جوہر دکھائے ہیں - اور جس طریقے سے نہ صرف انہوں نے اپنی جان و مال کا نقصان برداشت کیا ہے - بلکہ اکثریت

کی گھر اور طریقوں سے بے انصافی اور ظلم کو برداشت کیا ہے - اس پر بجا طور پر فخر کرتی ہے - ورکنگ کمیٹی کو پورا یقین ہے - کہ ان صوبوں کے

مسلم ہندوستان کی آزادی کے لئے ظالم اکثریت کے ظلم اور بے انصافی کا اسی طرح یکجہتی اور مضبوطی اور عزم کے ساتھ مقابلہ کرتے

رہیں گے - ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ ان حالات پر اظہار افسوس کرتی ہے - اور مجروحین اور دیگر تمام مصیبت زدگان کے ساتھ ہمدردی کا

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک فقیر سنگھ ولد سندر سنگھ ذات جٹ ساکن ... امیر سنگھ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور فقیر سنگھ مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۶ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ سندر سنگھ - کبیر سنگھ پسران ... ذات جٹ سکنہ گونڈلہ ... حال وارد فتو ... تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہٰذا جانے مذکور پر سندر سنگھ وغیرہ مذکوران کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۶ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک لال دین ولد فتح نور ذات جٹ ساکن چک گلاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر لال دین مذکور کے تمام قرضخواہ اور اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر جانے مذکور پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۵ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ شمشیر سنگھ ولد سردار ہیرا سنگھ ذات کھتری سکنہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حافظ آباد درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۴ مارچ ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہٰذا جانے مذکور پر شمشیر سنگھ مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک محمد بخش ولد اللہ دتا ذات جٹ ساکن ... تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۵ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر محمد بخش مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک امام دین ولد خوشحال ذات ... سکنہ ... ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر امام دین مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک فتح محمد ... و غلام محمد نابالغ بذریعہ ... محمد ولد ... ذات جٹ ساکن ... تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہٰذا جانے مذکور پر ... محمد و غلام محمد مذکوران کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۷ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک عبداللہ ولد اللہ بخش ذات ... ساکن ... گوجرانوالہ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۸ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر عبداللہ مذکور کے تمام قرضخواہ اور اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۸ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک سراج دین ولد حسن دین ذات جٹ ساکن ... گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے - اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہٰذا جانے مذکور پر سراج دین مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۹ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسماۃ جیواں بیوہ ... ذات موچی ... تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے - لہٰذا جانے مذکور پر مسماۃ جیواں مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۹ جنوری ۱۹۴۷ء

چیرمین

(بورڈ کی مہر) مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

اظہار کرتی ہے - اور مسلم لیگ ان کی ہر ممکن طریقہ سے امداد و اعانت کرے گی -

ریزولیوشن نمبر ۳ :- آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی آسام کی کانگرسی حکومت کے انسانیت سوز مظالم جو کہ اس نے ہزاروں آبادکاروں کو زبردستی بیدخل کرنے کے سلسلے میں کئے ہیں کی سخت مذمت کرتی ہے - ان کی بیدخلی ان تمام نام نہاد محفوظ زمینوں اور حکومت کی بنجر زمینوں سے ہوئی - ان کے مکانات کو منہدم کر دیا گیا اور انہیں بے ٹھکانا بنا کر دھکیل دیا گیا - ان آبادکاروں کی دھان اور اناج کی فصلوں کو نیلام کر دیا - اور اس طرح انہیں اپنی محنت کے ثمرہ سے محروم کر دیا گیا علاوہ ازیں ان کو زندہ رہنے کے سامان سے بھی محروم کر دیا گیا - اور ان آبادکاروں کے بچوں اور دیگر افراد کنبہ کو فاقوں کے لئے چھوڑ دیا گیا - ورکنگ کمیٹی حکومت آسام کے اس ظالمانہ رویے کی پرزور مذمت کرتی ہے - اور حکومت آسام سے مطالبہ کرتی ہے - کہ وہ اس طرح سے نیلام کے ذریعہ سے فروخت ان آبادکاروں کو بیدخل کرنے کی پالیسی ترک کر دے - اور ان مزارعین نے جنہوں نے کہ اپنا وقت اور اپنی محنت خرچ کر کے ان بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنایا ہے اور چاول کی فصلیں بوئی ہیں - اور مکانات تعمیر کئے ہیں - اور انہیں حکومت کی بیکار بنجر اور خالصہ زمینوں اور چراگاہوں میں آباد ہونے کی اجازت دی - ورکنگ کمیٹی کے لئے یہ امر موجب حیرت ہے - کہ حکومت آسام بھی ان آبادکاروں پر ظلم کرنے کی پالیسی پر مصر ہے - ہندوستان میں فوراً ملک کا قحط پڑا ہوا ہے - اور ہندوستان غیر ممالک سے اس مصیبت میں نجات حاصل کرنے کے لئے غلہ درآمد کرنے کی اپیلیں کر رہا ہے لیکن صرف آسام اپنے وسائل کو استعمال کرنے نہیں دیتی -

ریزولیوشن نمبر ۴ :- آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی حکومت ہند کے محکمہ امور خارجہ کی ضلع ہزارہ کی سرحد پر قبائلیوں کو سات ہزار روپیہ جرمانہ بحق سرکار کرنے اور اس قبیلہ کے چالیس افراد کا بطور یرغمال مطالبہ کی پرزور مذمت کرتی ہے - حالات کے مطابق یہ مطالبہ بہت زیادہ ہے جیسے کہ صدیوں میں افراد کا بطور یرغمال مطالبہ خلاف تہذیب ہے - اور یہ ازمنہ وسطیٰ کی یاد دلاتی ہے - قبائلی علاقہ کے آزاد لوگوں کو خوفزدہ اور پریشان کرنے کے لئے جو طریقے استعمال ہوئے ہیں - ورکنگ کمیٹی ان پر تعجب کا اظہار کرتی ہے - ورکنگ کمیٹی کہتی ہے - کہ حکومت سرحد نے اجتماعی جرمانے نافذ کر کے اور انہیں

وصول کرنے میں جو ظالمانہ اور ڈرانے اور دھمکانے کے طریقے استعمال کئے ہیں - ان کا مطلب صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو کچلنا ہے - ورکنگ کمیٹی صوبہ سرحد اور حکومت ہند کے محکمہ امور خارجہ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی انسانیت سوز اور خوفزدہ کرنے والی پالیسی کو یکسر ترک کر دے -

ریزولیوشن نمبر ۵ :- آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا یہ اجلاس بہاری مسلمانوں کے قتل عام اور وہاں مردوں یا عورتوں اور بچوں پر جو ظلم کئے گئے ہیں - ان پر رنج و افسوس اور نفرت کا اظہار کرتا ہے - ورکنگ کمیٹی بہاری مسلمانوں سے بالعموم اور ان مسلمانوں سے جن کے رشتہ دار شہید ہوئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں بالخصوص حقیقی اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے - اور مصیبت زدگان پناہ گزینوں اور باقی ماندہ مسلمانوں کو یقین دلاتا ہے کہ انہیں دوبارہ آباد کرنے کے لئے مسلم ہندوستان ان کی پوری امداد کرے گا -

ورکنگ کمیٹی حکومت بہار کی مسلمانوں کو حفاظت بہم پہنچانے میں قطعی ناکامی کی پرزور مذمت کرتا ہے کیونکہ جب عورتوں - مردوں اور بچوں پر اخلاق سوز اور خلاف انسانیت جور و ستم دو ہفتوں کے لئے روا رکھے گئے - تو بعض اوقات یہ واقعات تھانوں کے بالکل قریب رونما ہوتے - اور بعض اوقات پولیس کے افسر موجود تھے - لیکن پھر بھی مصیبت کا تختہ مشق بننے والوں کو کسی قسم کی امداد نہیں دی گئی - اب بھی جبکہ قتل عام ختم ہو چکا ہے - کانگرسی حکومت نے ان مصیبت زدگان کے دکھ درد اس کو دور کرنے کے لئے کچھ نہ کیا - اور نہ ہی مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اور نہ ہی کسی ایسی سکیم اور تجویز کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے - جس سے کہ بہار کے ستم رسیدہ مسلمانوں کے دلوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے - حکومت بہار کو اس چیز کا احساس ہونا چاہیئے - کہ ان مسلمانوں سے جن کے مکانات منہدم کر دیئے گئے ہیں - اور جن کے رشتہ داروں کو یا تو قتل کر دیا گیا ہے - یا زخمی کر دیا گیا ہے - وہ اپنے دیہات میں جانے کی امید نہیں رکھ سکتے - اور انتقال آبادی یا .... زمینوں کے حصول کے ذریعے سے یا کسی اور ذریعے سے ایسے اقدامات اختیار کئے جائیں جس سے کہ مسلمان ان علاقوں میں آباد کر دیئے جائیں جہاں کہ وہ ان دنوں آباد ہیں - اور جہاں پر ان واقعات کے اعادہ کی صورت میں مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کی کافی تعداد ہے -

ورکنگ کمیٹی کا یہ اجلاس ان تمام خطاؤں کو جو ان کے پاس ہیں سے مطالعہ اور تحقیق

کے بعد قطعی طور پر اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ بہار کا قتل عام بہت منظم طریقے اور نہایت عمدہ مجوزہ پروگرام کے مطابق عمل میں لایا گیا ہے - اور اس کی تمام تفاصیل پر بہت اچھی طرح سے عمل کیا گیا ہے - اس میں حکومت کے بعض افسروں اور کانگرس کے کئی ذمہ وار لیڈروں نے بڑی سرگرمی سے حصہ لیا - ورکنگ کمیٹی ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتی ہے - کہ اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے فوراً ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے - ورکنگ کمیٹی بہار پراونشل مسلم لیگ نے اپنے دسمبر ۱۹۴۶ء اور جنوری ۱۹۴۷ء کے ریزولیوشن کے مطالبہ کی تائید کرتی ہے - اور اس رائے کا اظہار کرتی ہے کہ جب تک ان مطالبات کو تسلیم نہ کیا گیا مسلمانوں میں اعتماد پیدا نہ ہو سکے گا - اور وہ اس صوبے میں اپنے آپ کو محفوظ و مامون نہیں کریں گے - ورکنگ کمیٹی گورنر کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے - کہ وہ اپنے خاص اختیارات سے کام لے کر اقلیت کی محافظت کرے - اور ایسے اقدامات کرے - جس سے اقلیت کے دل میں مکمل اعتماد پیدا ہو جائے - اور وہ اپنے آپ کو صوبہ بہار میں محفوظ سمجھنے لگ جائیں - ورکنگ کمیٹی وائسرائے کی توجہ بھی اس معاملے کی طرف مبذول کراتی ہے اور استدعا کرتی ہے کہ وہ اس چیز کا خیال رکھیں - کہ گورنر بہار اپنے اختیارات کو استعمال کر کے بہار کی مسلم اقلیت کی عزت جان اور مال کی حفاظت کرے - ورکنگ کمیٹی مزید مطالبہ کرتی ہے کہ بہار کی وزارت ایسے واقعات کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کرے -

(۱) ایسے قاتلوں اور مجرموں کو جو کہ ابھی تک آزاد پھر رہے ہیں - اور جو انسانیت سوز مظالم انہوں نے روا رکھے تھے انہیں جائز کہہ رہے ہیں اور ان کی تعریف کر رہے ہیں - انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے - اور ایسے مقدمات کے سلسلے میں ان لوگوں کو ضمانت لے کر رہا کر دیا گیا تھا - ان کی ضمانت کو منسوخ کر دیا جائے - ان مجرموں پر ایک خاص ٹربیونل کے ذریعے سے مقدمات چلائے جائیں - تاکہ ان ٹربیونل کے فیصلوں کو لوگ انصاف پر مبنی سمجھیں -

(۲) ایسے واقعات کے اعادے کو روکنے کے لئے وہ لوگ جنہوں نے فساد کو پھیلایا تھا اور لوگوں کو فساد کرنے کے لئے اکسایا تھا - اور ایسے لوگ جن سے کہ امن کو کسی وقت خطرہ ہو سکتا ہے - انہیں پابند سلاسل کر دیا جائے

اور ان علاقوں میں جہاں کہ فساد رونما ہوئے تھے۔ وہاں اکثریت والی قوم پر تعزیری جرمانے عائد کئے جائیں۔

(۳) ایسے مسلمان جن کے اعزا و اقارب لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ یا زخمی ہوئے ہیں۔ اور انہیں اپنے رشتہ داروں اور اپنے آپ کی حفاظت کے جرم میں قید کر دیا گیا ہے۔ انہیں فوراً رہا کر دیا جائے۔

(۴) وہ مسلمان لڑکیاں جنہیں اغوا کیا گیا ہے۔ انہیں برآمد کرنے کے لئے مسلمان عورت اور مرد والنٹیروں کو مسلمان افسر اور مسلمان پولیس اور ٹرک مہیا کئے جائیں۔

(۵) مسلمان آبادی کو آباد کرنے کے لئے مسلمانوں کی بڑی بڑی آبادیاں قائم کی جائیں۔ اور انہیں مناسب تعلقات دیئے جائیں۔ اور اسی سلسلہ میں مسلم لیگ اور سنٹرل مسلم ریلیف کمیٹی کی تجاویز کو تسلیم کر لیا جائے۔

(۶) تحقیقات کے سلسلے میں تمام ضروری سہولتیں غیر متعصب افسروں کو مہیا کی جائیں اور تحقیقات فوراً شروع کی جائے۔

(۷) وہ مسلمان جو کہ بے گھر ہو گئے ہیں اور ان فسادات کا جن پر اثر پڑا ہے۔ انہیں ان کے رتبہ اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر معاوضے دیئے جائیں۔ اور انہیں مسلمان آبادیوں میں اپنے وقار اور مرضی کے مطابق مکانات بنانے کے سلسلے میں تمام سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اور مناسب رقوم دی جائیں تاکہ وہ گھر کے ضروری سامان خرید سکیں۔ اور ضروری اشیاء حاصل کر سکیں۔

(۸) ان علاقوں میں جہاں کہ فساد ہوا تھا یا اب بھی علاقے جو خطرے سے باہر نہیں ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کو ہر قسم کی امداد اور سہولتیں مہیا کی جائیں حتیٰ کہ ان کے لئے دوبارہ آباد ہونے کی واسطے زمین بھی حاصل کی جائے۔

(۹) اس قتل عام کی وجہ سے جو عورتیں بیوہ ہو گئی ہیں۔ اور جو بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ ان کی رہائش اور گذارہ تعلیم و تربیت کے مسلم اوقات گاہیں بنانے کے لئے مناسب رقومات دی جائیں۔

(۱۰) جہاں جہاں مسلمان آبادی بنائی جائے وہاں آبادی کے دس فیصدی حصے کو اسلحہ خریدنے کے لئے لائسنس دیئے جائیں۔

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ ابراہیم ولد علی محمد ذات جٹ سکنہ جھوکے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے بوقت ۲۶ر مارچ ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر ابراہیم مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء

(بورڈ کی مہر) چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ بابا لدھا سنگھ۔ لابھ سنگھ۔ کیسر سنگھ۔ کالا سنگھ پسران دسا سنگھ ذات جٹ سکنہ ... تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے بوقت ۸ر اپریل ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر لدھا سنگھ وغیرہ مذکوران کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۶ء

(بورڈ کی مہر) چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ بابا عبدالحمید۔ بشیر احمد۔ محمد صدیق۔ محمد شفیع غلام رسول پسران عبدالکریم ذات جٹ سکنہ جھوکے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے بوقت ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر عبدالحمید وغیرہ مذکوران کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء

(بورڈ کی مہر) چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیٰ کیسر سنگھ ولد ہری سنگھ ذات جٹ سکنہ ... تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام گوجرانوالہ درخواست کی سماعت کے لئے بوقت ۸ر اپریل ۱۹۳۷ء مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر کیسر سنگھ مذکور کے تمام قرضخواہ اور اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۳۷ء

(بورڈ کی مہر) چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ

---

(۱۱) ان علاقوں میں پولیس سٹیشن قائم کئے جائیں جن کے افسر مسلمان ہوں۔ اور نصف پولیس مسلمان سپاہیوں پر مشتمل ہو۔

جب تک کہ ارباب اقتدار اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی بہاری مسلمانوں کو یہ مشورہ دیتی ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے دیہات میں آباد ہوں۔ اور جہاں ان فسادات کا زیادہ اثر ہوا تھا۔ وہاں مسلمانوں کی ورکنگ کمیٹی کو یہ مشورہ دیتی ہے۔ کہ شہری علاقوں کو بھی وہ اپنے حلقوں کو مزید معلومات سے قبل خالی نہ کریں۔

مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی طمانیت اور فخر کا اظہار کرتی ہے کہ جہاں بھی قلیل التعداد مسلمانوں کے لئے یہ ممکن تھا۔ کہ وہ اپنے بچوں کی حفاظت کرتے۔ انہوں نے ہندوؤں کی منظم اور کثیر تعداد کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ اور لڑتے ہوئے اسلام کی راہ میں جام شہادت نوش کیا۔ مسلم اقلیت کے صوبوں میں جو باقی مسلمان ہیں۔ ان کے لئے بہاری مسلمانوں کا یہ استقلال۔ جرأت ہمت اور بہادری مشعل راہ کا کام دے گی اور ہندوستان میں اسلام کی آزادی کے لئے جس طرح انہوں نے جانیں لڑائی ہیں۔ اسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اور یہ ایک ناقابل تقلید مثال ہے۔ (ا۔پ)

ٹیرف بورڈ میں توسیع

نئی دہلی ۲۸ر جنوری۔ قوم ایوان تجارت (مغربی بنگال) کلکتہ کے ارکان کے ساتھ ہفتہ کے روز بات چیت کے دوران میں آنریبل مسٹر آئی۔ آئی چندریگر کامرس ممبر نے کہا۔ ان طلبگار تحفظ صنعتوں کی زیادہ تیزی سے جانچ پڑتال کرنے کے لئے موجودہ ٹیرف بورڈ کی توسیع پر حکومت ہند غور کر رہی ہے۔ مختلف ہندوستانی صنعتوں کی طرف سے تقریباً چالیس درخواستیں اب تک ٹیرف بورڈ کو پیش کی جا چکی ہیں۔ اور کامرس ڈیپارٹمنٹ میں اس وقت ان درخواستوں کی ابتدائی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔ بلورڈ کی صنعتوں کے بارے میں سفارشیں کر چکا ہے۔ حکومت کی درآمدی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر چندریگر نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہمیشہ یہ رہی ہے۔ کہ ملک کے مال پیدا کرنے والوں اور خریداروں کے درمیان ایک اوسط معلوم کی جائے۔ چونکہ حکومت ہندوستانی صنعتوں کو وسعت دینے کے لئے مدد دینے کے لئے تیار رہی ہے جو کہ وہ مستحق ہیں۔ انہوں نے محسوس کیا کہ ملک میں خرچ کرنے والوں کو معقول قیمتوں پر کافی مقدار میں اعلیٰ قسم کا مال میسر آتا رہے۔ بعد ازاں سہ پہر کو ممبر تجارت نے ہندوستانی تجارت کے صدر اور ارکان کے ساتھ چائے پی جہاں آپ نے کاروبار اور تجارت سے متعلق مختلف امور ...

پنجاب کے اکثر شہروں میں پُرامن مظاہرے

اسلامیہ کالج لاہور کے طلبہ نے یوم پرنسپل منایا۔ سرکاری اعلان

لاہور ۶ر فروری۔ حکومت پنجاب نے آج شام کے چھ بجے مندرجہ ذیل اخباری اعلان جاری کیا۔ اس پر مسٹر اے۔ اے میکڈانلڈ ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب کے دستخط ثبت ہیں۔

لاہور شہر

کل موچی دروازہ کا جلسہ ختم ہوتے ہی جلوس نکلا جو معمول سے پیشتر ہی ختم ہو گیا۔ اس کی وجہ غالباً موسم کی خرابی ہے۔ اور جو افراد گرفتار ہوئے انہیں حسب معمول باہر لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔ اسلامیہ کالج کے طلبہ آج یوم پرنسپل منا رہے ہیں۔ یہ مظاہرہ انہوں نے اپنے پرنسپل کے اعزاز میں کیا۔ جو زیر حراست افراد میں شامل ہیں۔

آج صبح دس بجے قریباً چھ سو طلبہ نے ایک جلوس نکالا۔ اور انارکلی کے علاقے میں گشت لگانے کے بعد دوپہر کے قریب منتشر ہو گئے۔ میکلوڈ روڈ پر قریباً ایک سو سائیکل سواروں کا جلوس نکلا۔ صبح کے وقت برکت علی اسلامیہ ہال میں مسلم خواتین کا ایک جلسہ ہوا تادم تحریر (پانچ بجے شام) موچی دروازہ کے باہر ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں حاضرین کی تعداد دو سے تین ہزار تک ہے غالباً رسمی تقریروں کے بعد جلوس بھی نکلے گا۔ اور چند افراد اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے۔

لاہور ڈویژن

کل امرتسر میں ایک بڑا جلوس نکلا۔ جو عام طے شدہ راستہ پر مصروف خرام رہنے کے بعد منتشر ہو گیا۔ آج کسی سرگرمی کی اطلاع نہیں پہنچی۔ گورداسپور میں کل یا آج کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ البتہ سیالکوٹ میں ایک مختصر سا جلوس نکلا۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد اور کاموکے میں عائد شدہ پابندی کی خلاف ورزی جاری رہی۔ تاہم یہ جلوس چھوٹے چھوٹے تھے۔ ایک سو چوالیس افراد کو کل جیلوں سے رہا کر دیا گیا تھا۔ جس افراد ابھی تک مقدمہ کی سماعت کا انتظار کر رہے ہیں۔ شیخوپورہ سے ہنوز کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

راولپنڈی ڈویژن

کل راولپنڈی سے کسی سرگرمی کی اطلاع نہیں آئی۔ لیکن ضلع کیمبلپور کے قصبہ تلہ گنگ ...

ہمارے ماہوار تاریخی ناولوں کا سلسلہ۔ ماہ نومبر کا شاندار ناول

فتح قسطنطنیہ

قیمت فی جلد دو روپے۔ حجم پونے تین سو صفحات
مصنفہ منشی صادق حسین صاحب صدیقی۔ چھپ کر تیار ہو گیا ہے

اس ناول میں سلطان محمد خان دوئم کی حیرت انگیز ملٹری ایجادوں ان کے بے مثل تدبر۔ بہادری۔ عدل۔ استقلال اور مسلمانوں کے جوش اور جنگ کے حیران کن واقعات درج ہیں۔ یوسف بے کی بہادری کا فلمی فوٹو دکھایا گیا ہے۔ کہ کس طرح اس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کے نرغہ سے بچ کر فصیل پر چڑھ کر ترکی جھنڈا لہرایا تھا۔ مولانا شمس الدین عارف باللہ کے روحانی فیوض سے سلطان کو قسطنطنیہ فتح ہونے کی خوشخبری ملی۔ جس کے بعد عیسائی بادشاہ قسطنطین کا مارا گیا اور مارا جانا اور دیگر کئی واقعات کا ہونا دکھایا گیا ہے۔ یہ بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ پر کیوں حملہ کیا تھا۔ اور ترکوں کے خلاف یورپ کے تمام بادشاہوں نے عیسائی بادشاہ قسطنطین کی کس طرح مدد کی تھی۔ لیکن فضل الٰہی شامل حال ہونے کی وجہ سے یورپ کی ساری طاقت ترکوں کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی۔ اس فتح نے یورپ کی دقیانوسی تہذیب کا خاتمہ کر دیا۔ مسلمانوں کی جدید تہذیب کا اثر سارے یورپ پر پھیلنا شروع ہو گیا۔ گرجا آیا صوفیہ کے سب ڈھونگ برباد ہو گئے۔ ترکوں نے مفتوحہ عیسائیوں کو قتل کرنے کی بجائے آزاد کر دیا۔ عیسائیوں کے گرجوں سے کروڑہا روپیہ کا سونا چاندی ترکوں کے ہاتھ آیا۔ آج تک کے لئے ترک قسطنطنیہ پر قابض ہو گئے۔

حجم پونے تین سو صفحات۔ قیمت دو روپے فی ناول۔
ملنے کا پتہ

منیجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول جوش جہاد ہو گا۔ جو بے مثل ناول ہے۔

جوش جہاد

حضورؐ نے جو قاصد بصریٰ کے حاکم کے پاس دعوت نامہ دیکر بھیجا تھا اس کو عیسائی صوبہ دار شرجیل نے بلا کسی وجہ کے راستہ میں قتل کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ کی ٹھن گئی۔ حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ۔ عیسائیوں کی اس وحشیانہ حرکت نے مسلمانوں کو جنگ کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ عیسائی ہماری کوئی اصل و حقیقت نہیں سمجھتے۔ ہر قوم ہر ملک۔ ہر بادشاہ سفیر کی عزت کرتا ہے۔ مگر ان عیسائیوں نے بو ... اور بدتہذیبی کا بدترین ثبوت دیا ہے۔ اگر مسلمانوں نے اپنے قاصد کا انتقام نہ لیا۔ تو عیسائی سمجھیں گے کہ مسلمان ڈر گئے ہیں۔ ہمیں فوراً شام کی طرف ایک مہم بھیجنی چاہیئے۔ مسلمان دنیا کے تنیں دیتا ... آخرت پر جان قربان کر دیتا ہے۔ شہیدوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں پس کون ہے جو شہید ہو کر جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ مسلمانو تو بس مسلمان دین حنیف کے لئے تلوار اٹھاتا ہے۔ تو خدا کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے اور فرشتے اسی کی حمایت کرتے ہیں۔ اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

عیسائیوں نے ایک مسلمان سفیر کو قتل کر کے ایسا فتنہ کھڑا کر دیا تھا۔ کہ جس کی آگ اسی وقت تک بھڑکتی رہے گی۔ کہ جب تک عیسائی یا مسلمانوں میں سے ایک قوم بالکل تباہ نہ ہو جائے۔ مسلمانوں نے اپنے بھائی کے خون ناحق کا بدلہ لینے کے لئے عیسائیوں پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ جوش جہاد میں آ کر مختلف مسلمانوں نے اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے۔ ناول بڑا دلچسپ اور پڑھنے کے لائق ہے۔

قیمت دو روپے فی ناول پتہ

منیجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول ابوالہول واسس ہو گا۔

میں ایک جلوس نکلا۔ گجرات جہلم اور چکوال میں بھی جلوس نکلے۔ میانوالی میں ایک برائے نام جلوس نکلا۔ یہ تمام جلوس پر امن تھے۔

کل شاہ پور میں ایک بڑا جلوس نکالا گیا جو خود بخود منتشر ہو گیا۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

ملتان ڈویژن

کل لائلپور۔ ملتان۔ جھنگ۔ مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان سے کسی سرگرمی کی اطلاع نہیں آئی۔ ضلع منٹگمری کے دو تین مرکزوں میں برائے نام جلوس نکالے گئے۔ لیکن کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ ایک نظربند کو رہا کر دیا گیا۔

جالندھر ڈویژن

اطلاع آئی ہے کہ جالندھر میں قریباً ایک سو افراد کا ایک جلوس نکلا جس میں بیشتر نوجوان تھے۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔

لدھیانہ میں ایسے آٹھ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ جنہوں نے کچہری کے صحن میں مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک ماہ قید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ اور اس کے علاوہ یہاں کوئی جلوس نہیں نکلا۔

فیروزپور میں قریباً بیس اشخاص کا ایک جلوس نکلا۔ فیروزپور چھاؤنی میں اس سے بھی

چھوٹا جلوس نکلا۔ ہوشیارپور اور کانگڑہ سے کوئی سرگرمی کی اطلاع نہیں آئی۔

انبالہ ڈویژن

انبالہ شہر یا انبالہ چھاؤنی میں کل کوئی جلوس نہیں نکلا۔ بیس گرفتار شدہ اشخاص کو جیلوں سے رہا کر دیا گیا۔ حصار گڑگانواں اور رہتک میں کوئی سرگرمی نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس کرنال میں چند چھوٹے چھوٹے جلوس نکالے گئے۔ کرنال اور پانی پت میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔

گاندھی کو نواکھلی سے نکال دو

کلکتہ ۶ر فروری۔ مسلم طلبہ کے بہت بڑے جلوس نے آج ظہر کے بعد بنگال اسمبلی کے احاطہ میں زبردست مظاہرہ کیا۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ گاندھی جی کو نواکھلی سے نکال دو۔ اس کے بعد وہ یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ مسٹر اے۔ کے فضل الحق کو بنگال مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا جائے۔ (انتخاب عنقریب ہونے والا ہے اور اس کے متعلق کسی قدر اختلاف موجود ہے۔)

مظاہرین نے یہ مطالبہ بھی کیا۔ کہ

زمینداری سسٹم کو منسوخ کر دیا جائے اور کسی زمیندار کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے۔ وزیر خزانہ مسٹر حمید علی نے انہیں منتشر ہو جانے کا مشورہ دیا۔ مگر انہوں نے اس مشورہ پر کان دھرنے سے انکار کر دیا جس پر ایک سو سے زیادہ طلبہ کو گرفتار کر لیا گیا

عین اس وقت جبکہ پولیس طلبہ کو اسمبلی کے احاطہ میں گرفتار کر رہی تھی۔ طلبہ کا ایک دستہ احاطہ سے باہر موٹر لاری میں سوار ہو کر مسلم لیگ کا جھنڈا ہلاتا رہا۔ اور "شہروردی وزارت مردہ باد" کے نعرے لگاتا رہا۔ پانچ بجے کے بعد مظاہرین کے ایک

سفید بال ۷ دن میں

جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے۔ جوان اور بوڑھے سب ہی سفید بال اس خوشبودار تیل سے ۷ دن میں کالا نہ ہوں تو دوگنا قیمت واپس دینے کی شرط۔ بہت جگہوں سے اس خوشخبری کی اطلاع ملی ہے ایک بار منگا کر دیکھ لیجئے۔ قیمت چار روپے للعہ۔ پتہ یہ ہے:-

گنگا پرشاد گپت

بہار میڈیکل اسٹور۔ دربھنگہ

دیوانہ پن کا حکمی علاج

یہ دوا مرگی۔ سودا اور دورہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ سر رابندرناتھ ٹیگور اور سر ایلیش چندر متر نے بھی اس کے سریع التاثیر ہونے کی تائید کی ہے۔ دیوانگی کا واحد علاج ہے۔ ملنے کا پتہ:-

ایس سی رائے اینڈ کمپنی

۱۶۷/۳ کارنوالس سٹریٹ کلکتہ

S.C. ROY & CO 167/3
CORNWALLES STREET
CALCUTTA

حسن و شباب سے کھیلنے والوں کے لئے!!!

ذیل کی دوائیں جوانی کا بیمہ اور شباب کی دستاویزیں ہیں فائدہ نہ ہو تو حلفیہ بیان پر قیمت واپس اس سے زیادہ گارنٹی اور کیا ہو گی

طلاء ماریاہ مع مکمل کورس — جس طرح اس طلاء کی تیاری قدرت کا سربستہ راز ہے۔ اسی طرح اس کا اثر بھی بجلی کے کرنٹ کی طرح اعصاب میں دوڑتا ہے۔ اور بے حسی کو دور کرتا ہے۔ غلط کاری کے باعث یہ شکایت عام ہے۔ صرف یہی ایک طلاء ہے۔ جو جملہ خرابیوں کا واحد علاج ہے۔ اس کو ایک ہفتہ لگانے کے بعد دوسرا طلاء استعمال کرایا جاتا ہے۔ اور مقوی باہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں۔ دو ہفتہ میں کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔ قیمت ہر سہ ادویات پانچ روپے ﷲ علاوہ محصول ڈاک۔

حسن زیبا — دودھ پلانے والی عورتیں جوانی کے اس میوہ لوزس کو جھکا دیتی ہیں۔ یعنی بے احتیاطیوں سے پستان لٹک جاتے ہیں یہ دوا پستانوں کو سخت کرتی ہے۔ اور شباب قائم رکھتی ہے۔ قیمت تین روپے بارہ آنہ۔

کیف دوشیزہ — دوشیزگی کا لطف ہر شخص کو سہاگ کی پہلی رات میں ملا کرتا ہے لیکن ہم نے اس لطف کو قائم رکھنے کے لئے عجیب و غریب دوا ایجاد کی ہے۔ جس کو لگانے سے دوشیزگی کا لطف ہر بار لیا جا سکتا ہے۔ قیمت دو روپے۔ جو مدت تک کافی ہے۔

قاتل جریان — یہ مرض عام ہو گیا ہے۔ ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت اس بیماری کا شکار رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد یہ دوا ایجاد کی ہے۔ کتنا ہی پرانا جریان ہو اس کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ سفوف اور گولی کی قیمت تین روپے ﷲ

روغن مانع حمل — برتھ کنٹرول کے سلسلہ میں یہ دوا تیر بہدف ہے۔ کثرت اولاد بھی دنیا کے لئے ایک مصیبت ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہم یہ روغن پیش کرتے ہیں۔ جو بھروسہ کی چیز ہے۔ وقت ضرورت تین چار قطرے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے ہے

معجون شباب — قوت باہ کا خزانہ۔ کمر اور ریشت کو مضبوط کرتی ہے گردوں کو گرم کرتی ہے۔ دل و دماغ اور جگر یعنی اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ تولید خون کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت بیس خوراک صرف پانچ روپے ﷲ

تحفہ خاص — یہ دوا ہیرج کے تعویذ سے بڑھ کر کام کرتی ہے۔ محبوب ہمیشہ کے لئے مطیع اور گرویدہ ہو جاتا ہے۔ شوقین حضرات خاص طور پر متوجہ ہوں۔ قیمت فی شیشی ڈھائی روپے۔

مفت — ایک دوشیزہ نے سہاگ کی پہلی رات کس طرح گذاری۔ یہ کتاب تین پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

نوٹ:- محصول ڈاک وخرچہ پیکنگ ہر دوا بذمہ خریدار ہو گا۔

حکیم سید آفتاب علی ہاشمی ناظم دواخانہ شباب جوانی

۶/۷ پی۔ ایل۔ چتلا گیٹ دہلی

فن تعمیر حیات

۹ ع

کیونکہ ہم انہیں دوسری چیزوں کے تعلق کے ساتھ دیکھتے ہیں۔

تحریر کے ذریعہ اظہار بیان کی بہترین مشق بذریعہ نظر ثانی ہو سکتی ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ تم نظر ثانی زیادہ تر بہ طرز نظر ثانی نہ کرو۔ بلکہ تسلسل آرا جو ان کی معنوی ترتیب میں لکھی جائیں۔ اس میں تشکک کرنا ناممکن ہے۔ کہ تمام پڑھنے والا اپنی آخری آراء کو کبھی داغ نہیں لگاتا۔ اور برا نہیں کہتا۔ اپنے تصورات کے بیان کرنے کی دماغی مشقت اٹھاتا ہے۔ اس لئے بار بار پڑھنا ایک دل لگی محض ہوتی ہے۔ اور کسی شے کے پوسنے کے مترادف ہے۔ اس نتیجے کے لئے مناسب یہ ہے۔ کہ کسی مصنف کے خیالات کا خلاصہ بتایا جائے۔ محض دماغ میں ہی نہیں بلکہ اس مصنف کا خلاصہ تحریر میں لایا جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر کتاب رسالہ یا آرٹیکل کا خلاصہ بتایا جائے۔ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ صرف اچھی اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کا ہی مشق مبہم تخیل کی صورت ہے۔ خواہ کتنا ہی دھندلا کسی کا قیاس کسی کتاب کی نسبت ہو۔ جب تک وہ اس مرکز پر نہ آئے جہاں وہ لکھا جاتا ہے۔ صرف وہ ہی اس کو جان سکتے ہیں۔ جنہوں نے تجربہ کیا ہے۔ کسی رائے کا تحریر کرنا۔ لکھو گر اس پر بحث کرنا کچھ معنی خیز نہیں۔ وہ کسی وسیلہ سے تاکہ ہوئی ہو اظہار بیان کی قابلیت بڑھاتا اور الفاظ کا درست استعمال بتاتا ہے۔

اظہار بیان کی کئی اور بھی شکلیں ہیں۔ مثلاً رقص۔ سرود۔ سنگ تراشی۔ وعظ۔ علم زبان اور مذہب۔ وغیرہ لیکن سب سے افضل گفتگو اور تحریر ہیں۔ یہ آسان سے آسان بھی ہیں۔

خوف ایک ایسی چیز ہے جو اظہار بیان کو دبا دیتا اور پست کر دیتا ہے۔ خوف کو ہر وقت بزدلی نہ سمجھنا چاہئے۔ بسا اوقات جائز احساس ہوتا ہے مثلاً (۱) حنیف کو خوف ہے کہ میری نوکری جاتی رہے گی اور میں کنبے کی پرورش نہ کر سکوں گا (۲) لطیف کو خوف ہے کہ اگر میں اچھا نہ ہوا تو اس ماہ کی تنخواہ کٹ جائیگی (۳) حمید کو خوف ہے کہ اگر میں ۱۹۴۷ء میں نوکر نہ ہوا تو پھر مجھے بہ لحاظ عمر سرکاری نوکری نہ ملے گی۔ اور میں مسکے کھاتا پھروں گا۔ (۴) شریف کو ڈر ہے کہ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔ کیونکہ جس کام کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اس میں اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ (۵) حامد کہتا ہے کہ مجھے اکثر خوف اٹھتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کھلتا کہ کس بات کا خوف ہے۔ (۶) یوسف کہتا ہے کہ جب میں باہر جاتا ہوں تو سیدھے رستہ نہیں جاتا۔ گلیوں میں سے چکر لگا کر نکلتا ہوں کہ کہیں امتیاز نہ مل جائے جس کا میں مقروض ہوں۔ مجھے ہر وقت اس کا خوف رہتا ہے۔ (۷) میں موت سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے کہ خدا جانے قبر میں کیا عذاب ہو گا۔ آخری تین مثالوں میں خوف کی وجہ اعصاب دماغی کی خرابی ہے اور پہلی چار میں خوف جسمانی بنیاد پر مبنی ہے۔ خوف پر غلبہ پانے کے لئے تمہیں قوت ارادی کی امداد درکار ہے۔ جب تم کو کوئی کام کرنا ہے۔ تو وہ کام انتخاب کرو جو مشکل سے مشکل ہو۔ اور اسے پختہ ارادہ سے بخوشی تمام شروع کر دو۔ اس جنگ میں تم کو ایڑی چوٹی کا زور لگانا ہو گا۔ مثلاً تمہارا مقروض ناد ہند ہے۔ تو بجائے اس کو ڈرانے دھمکانے کے اس سے خندہ اور سنجیدہ پیشانی سے ملا کرو۔ اور اس سے محبت سے پیش آؤ۔ اگر تمہارا گاہک کسی بات سے ناراض ہو گیا ہے۔ تو اس سے معافی مانگو مگر بڑے شعور کے ساتھ۔ اپنی خامیوں کو ڈھونڈو لیکن صاف صاف۔ خشک مزاجی سے نہیں۔ یہ خامی تمہاری خوبی کے چہرے پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ اس کو مٹا دو۔ قوت ارادی کی مدد سے تم خوف کے دیو کو بھی رام کر سکتے ہو۔

کامیابی کے لئے دماغ کی تربیت کا سب سے راز یہ ہے۔ کہ تم کو اثبات اور نفی کا کما حقہ علم ہے۔ یعنی ہم "ہاں" اور "نہیں" کے وقت اور محل سے واقف ہوں۔ دوسرے لفظوں میں ہم ہاں کرتے اور نہیں کہنے کا ٹھیک موقعہ جانتے ہوں۔ تیلا سوڈل کا ایک گروہ رقم طراز ہے۔ کہ نفی کو تباہ کر دو اور صرف ہاں کو اپنے گلے کا ہار بناؤ وہ کہتے ہیں کہ تمام دنیا کی روشنی اور یقین ہاں میں ہے۔ اور مایوسی اور نا دیکھی نہیں ہیں۔ یہ پھر وہ کہتے ہیں۔

(باقی پھر)

آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا

کانگرس اور کانگرسی لیڈروں کے طرز عمل کی جانچ پڑتال

کراچی ۲۹ر جنوری - آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج شام منعقد ہوا - اس سے پہلے مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خان مسٹر جناح کی خدمت میں حاضر ہوئے کوئی دو گھنٹہ بات چیت ہوتی رہی - مسٹر آئی آئی چندریگر - خواجہ ناظم الدین اور سردار عبدالرب نشتر بھی موجود تھے -

مسلم لیگ کے ساتھ گہری ہمدردی رکھنے والے حلقوں کا بیان ہے - کہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں اصولی حیثیت سے یہ فیصلہ بھی کیا جائے گا - آیا آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا فیصلہ بدلوانے کے لئے کافی وجوہ موجود ہیں یا نہیں -

اور آیا میدان اس قدر صاف ہو چکا ہے - کہ اس غرض کے لئے کونسل کا اجلاس طلب کیا جائے ؟

بیان کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بیان مصدرہ ۲۲ دسمبر اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی قرارداد ۶ر جنوری پر غور کرے گی - اس کے ساتھ ساتھ ان بیانات اور تقریروں کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا - جو وقتاً فوقتاً کانگرسی زعما وقتاً فوقتاً ارشاد فرماتے رہے ہیں مسلم لیگی حلقوں کا دعویٰ ہے کہ مسٹر لیاقت علی خان نے بھی اخباری بیان اگلے دن دیا تھا - اور جس میں انہوں نے کانگرسیوں سے مطالبہ کیا تھا کہ اس بیان میں جو سوال کئے گئے ہیں ان کا جواب منظر عام پر رکھ دیا جائے - یہ بیان فیصلہ کرنے والی نوعیت کا ہے - معلوم ہوا ہے کہ تحریری جواب حاصل کرنے کے لئے مسلم لیگ نے مسٹر لیاقت علی خان کے ان سوالات کو رسمی طور پر کانگرس کے صدر تک نہیں پہنچایا - اندریں حالات اگر کانگرس کی طرف سے ان سوالات کا کوئی جواب موصول نہ ہوا یا کانگرس کے صدر نے کوئی بیان جاری کر بھی دیا - تو اس سے مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے انداز غور و فکر پر کوئی اثر پڑ نہیں سکے گا -

ورکنگ کمیٹی غالباً پنجاب کی صورت حالات کو بھی بحث کا موضوع بنائے گی - اگرچہ حکومت پنجاب نے مسلم لیگ نیشنل گارڈز پر سے پابندیاں اٹھا لی ہیں - تاہم اس معاملہ پر غور ضرور کیا جائے گا - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر جناح نے پنجاب مسلم لیگ کے صدر خان افتخار حسین خان ممدوٹ کو اس مضمون کا پیغام بھیجا ہے - کہ پنجاب مسلم لیگ کے ایک یا دو نمائندے لازمی طور پر فی الفور بھیج دیئے جائیں - تاکہ وہ پنجاب کی صورت حالات کے متعلق مکمل طور پر روداد مسٹر جناح کے گوش گذار کر سکیں - (ا - پ)

کراچی ۲۹ر جنوری - مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج شام کے ۵ ½ بجے مسٹر محمد علی جناح کی قیام گاہ پر منعقد ہوا - (ا - پ)

چندہ سالانہ للعہ - جلد ۷۱ - فی پرچہ ۲ر - نمبر ۷

THE PAISAAKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

ایڈیٹر میاں عبدالمجید صاحب

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

آمدِ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

خدائے لم یزل کا لطف خاص و عام آپہنچا
صداقت کا مبارک جاں فزا پیغام آپہنچا
چراغ بزم شان و شوکت اسلام آپہنچا
مسرت کی صداؤں سے زمین و آسماں گونجے
مبارکباد کے پیغام سے دونوں جہاں گونجے
فلک بولا کہ پیدا ہو گیا وہ ماہ فارانی
زمیں بولی ہے میرے واسطے یہ نور یزدانی
فلک بولا ہے میرے سامنے وہ ظل رحمانی
زمیں بولی عطا مجھ کو ہوا محبوب ربانی
ندا آئی کہ ٹکرانے سے عرش و فرش رک جائیں
وہ ہے سردار دو عالم پئے تعظیم جھک جائیں
وہ آقا عرش والوں کا ہے اور محبوب یزداں ہے
وہ مہتاب زمیں ہے اور عرش و فرش کی جاں ہے
وہ مسجودِ ملائک نسلِ آدم کا وہ سلطاں ہے
وہ ربِّ دو جہاں کی رحمتوں کا خاص عنواں ہے
عیاں اس کی اطاعت میں ہے بندوں کی خدادانی
نہاں اس کی غلامی میں غلاموں کی جہانبانی،

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسلمانو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیگا تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دیگا جن کو وہ دوست رکھتا ہو اور اس کو وہ دوست رکھتے ہوں ۔ اور جو مومنوں کے ساتھ نرمی کریں ۔ اور کافروں کے ساتھ سختی ۔ اور خدا کی راہ میں لڑائی کریں ۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ذرا خوف نہ کریں ۔ یہ خدا کی بخشش ہے ۔ جسے چاہے عطا کرے ۔ اور وہ بڑی گنجائش والا اور دانا ہے ۔ (۵۷)

مسلمانو! تمہارے دوست تو خدا اور اس کا رسول اور مومن لوگ ہیں ۔ جو نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور ہمیشہ سربسجود رہتے ہیں (۵۸) اور جو شخص خدا اور اس کے رسول اور مومنوں سے دوستی کریگا ۔ تو وہ خدا کی جماعت میں داخل ہوگا ۔ خدا کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے (۵۹) مسلمانو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے (یہود اور نصاریٰ) ان میں سے جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنایا ہے ۔ ان کو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو خدا سے ڈرتے رہو ۔ (۶۰) (ان لوگوں کا حال یہ ہے) جب تم نماز کیلئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو بھی ہنسی و کھیل بناتے ہیں (اور) یہ اس لئے (کرتے ہیں) کہ عقل نہیں رکھتے (۶۱)

اے پیغمبر جو ارشادات خدا کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں ۔ سب لوگوں کو پہنچا دو ۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم سے تبلیغ رسالت نہ ہو سکی (یعنی پیغمبری کا فرض ادا نہ کیا) اور خدا تم کو لوگوں (یعنی دشمنوں کی شرارت) سے محفوظ رکھے گا ۔ اور خدا بے ایمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔ (۷۰) بے شک وہ لوگ کافر ہیں ۔ جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) مسیح ہی خدا ہیں ۔ حالانکہ مسیح (یہود) سے یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل خدا ہی کی عبادت کیا کرو ۔ جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص خدا کے ساتھ شرک کریگا ۔ خدا اس پر بہشت کو حرام کر دیگا ۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا ۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (۷۵) بے شبہ وہ لوگ بھی کافر ہیں ۔ جو اس بات کے قائل ہیں ۔ کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے ۔ حالانکہ اس معبود یکتا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔ اگر یہ لوگ ایسے عقائد کو ترک نہیں کریں گے ۔ تو ان میں جو کافر ہوئے ہیں وہ تکلیف دینے والا عذاب پائیں گے ۔ (۷۶) تو یہ کیوں خدا کے آگے توبہ نہیں کرتے ۔ اور اس سے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے ۔ حالانکہ خدا بخشنے والا مہربان ہے ۔ (۷۷)

مسیح ابن مریم تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ۔ ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گذر چکے ہیں ۔ اور ان کی والدہ مریم (خدا کی) ولی اور سچی فرمانبردار تھیں ۔ دونوں (انسان تھے اور) کھانا کھاتے تھے ۔ دیکھو ہم ان لوگوں کیلئے اپنی آیتیں کس طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ۔ پھر (یہ) دیکھو کہ یہ کدھر بھٹکے پھرتے ہیں ۔ (۷۸)

کہو کہ کیا تم خدا کے سوا ایسی چیز کی پرستش کرتے ہو جس کو تمہارے نقصان اور نفع کا کچھ بھی اختیار نہیں اور خدا تو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔ (۷۹) تم دیکھو گے کہ مسلمانوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے لوگ یہودی اور مشرک ہیں اور دوستی کے لحاظ سے مسلمانوں سے قریب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ۔ یہ اس لئے کہ ان میں عالم بھی ہیں اور مشائخ بھی ۔ اور اس لئے کہ وہ تکبر نہیں کرتے (۸۵) اور جب یہ آیات قرآن کو سنتے ہیں جو پیغمبر (خدا محمد) پر نازل ہوئی ہیں ۔ تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی ہے اور وہ خدا کی جناب میں عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ لے ۔ (۸۶)

اور ہم کو کیا (نادانی کی) بات ہے ۔ کہ ہم خدا پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے ۔ ایمان نہ لائیں ۔ اور امید یہ رکھیں کہ ہم کو پروردگار نیک بندوں کے ساتھ (بہشت میں) داخل کریگا (۸۷) تو خدا نے ان باتوں کے کہنے کے بدلے ان کو بہشت دے جن میں نہریں بہ رہی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نیکوکاروں کا یہی صلہ ہے (۸۸) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ۔ اور ان کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں ۔ (۸۹)

مومنو! جو پاکیزہ چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ۔ ان کو حرام نہ کرو ۔ اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔ (۹۰) اور جو حلال طیب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ ۔ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو ۔ (۹۱) خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کریگا ۔ لیکن پختہ قسموں پر (جن کو تم توڑ دو گے) مواخذہ کریگا ۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے ۔ جیسا تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو ۔ یا ان کو کپڑے دینا ۔ یا ایک غلام آزاد کرنا ۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے ۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے ۔ جب تم قسم کھا لو (اور اس کو توڑ دو) اور (تم کو چاہئے کہ) اپنی قسموں کی حفاظت کرو ۔ (یعنی ان کے کھانے اور توڑنے میں احتیاط سے کام لو) اسی طرح خدا تمہارے سمجھانے کیلئے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے ۔ تاکہ تم شکر کرو ۔ (۹۲)

مومنو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان میں سے ہیں ۔ سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ ۔ (۹۳) شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے ۔ اور تمہیں خدا کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب تم ان کاموں سے باز رہو گے (۹۴) اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو ۔ اور ڈرتے رہو ۔ اگر منہ پھیر لو گے تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمہ تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے (۹۵) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان پر ان چیزوں کا کچھ گناہ نہیں ۔ جو وہ کھا چکے جب کہ انہوں نے پرہیز کیا ۔ اور ایمان لائے ۔ اور نیک کام کئے ۔ پھر پرہیز کیا اور ایمان لائے ۔ پھر پرہیز کیا اور نیکوکاری کی ۔ اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے (۹۶)

مومنو! کسی قدر شکار سے جس کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو خدا تمہاری آزمائش کریگا (یعنی حالت احرام میں شکار کی ممانعت سے) تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے تو جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کیلئے عذاب الیم ہے ۔ (۹۷)

مومنو! جب تم احرام کی حالت میں ہو ۔ تو شکار نہ مارنا اور جو تم میں سے جان بوجھ کر اسے مارے تو اس کا بدلہ یہ ہے ۔ کہ اسی طرح کا چارپایہ جسے تم میں سے دو معتبر شخص مقرر کر دیں قربانی کرے ۔ اور یہ قربانی کعبے پہنچائی جائے ۔ یا کفارہ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ۔ یا اس کے برابر روزے رکھے ۔ تاکہ اپنے کام کی سزا کا مزہ چکھے ۔ اور جو پہلے ہو چکا ۔ وہ خدا نے معاف کر دیا ۔ اور جو پھر کریگا ۔ تو خدا اس سے بدلا لیگا ۔ اور خدا غالب اور بدلہ لینے والا ہے ۔ (۹۸)

تمہارے لئے دریا کی چیزوں کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے (یعنی) تمہارے اور مسافروں کے فائدے کیلئے ۔ اور جب تک تم احرام کی حالت میں رہو جنگل کی چیزوں کا شکار تم پر حرام ہے ۔ اور خدا سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے (۹۹)

خدا نے عزت کے گھر (یعنی) کعبے کو لوگوں کیلئے موجب امن مقرر کیا ہے اور عزت کے مہینوں کو اور قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں ۔ یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ جو چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں خدا سب کو جانتا ہے اور خدا کو سب چیز کا علم ہے (۱۰۰)

جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے ۔ اور یہ کہ وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے
(۱۰۱) پیغمبر کے ذمے پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ۔ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ۔ اور جو چھپاتے ہو ۔ خدا سب جانتا ہے (۱۰۲)

کہہ دو کہ ناپاک چیزیں اور پاک چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں ۔ گو ناپاک چیزوں کی کثرت تمہیں خوش ہی لگے ۔ تو عقل والو خدا سے ڈرو ۔ تاکہ نجات پاؤ ۔ (۱۰۳)

مسلمانو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا کرو ۔ کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں بری لگیں ۔ اور اگر قرآن کے نازل ہونے کے ایام میں ایسی باتیں پوچھو گے ۔ تو ان کی حقیقت بھی تم پر ظاہر کر دی جائیگی ۔ (خیر اب تو) خدا نے ایسے سوالات سے درگذر فرمایا ہے ۔ اور خدا بخشنے والا اور علم والا ہے ۔ (۱۰۴)

اس طرح کی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی پوچھی تھیں ۔ (مگر جب بتائی گئیں تو) پھر ان سے منکر ہو گئے (۱۰۵)

خدا نے نہ تو بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام کچھ بھی ان میں سے کوئی چیز مشروع نہیں کی ۔ بلکہ کافر جھوٹی بات کا خدا پر افترا کرتے ہیں اور اکثر ان میں سمجھ نہیں رکھتے ۔ (۱۰۶) ۔ باقی آئندہ ۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب بتنز پریس سنیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۷ | ۱۷ فروری ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

کانگرس کا غلط راستہ

کانگرس کی غلط روش نے باہمی کشمکش میں اضافے کے سامان فراہم کر دیئے ہیں ۔ عارضی حکومت کے کانگرسی ارکان اور ان کے ساتھیوں نے یہ مطالبہ کیا کہ لیگ کو یا تو دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونا چاہیئے ۔ یا عارضی حکومت سے بھی نکل جانا چاہیئے ۔ تازہ اطلاع ہے کہ لیگی ارکان نے اس کے جواب میں ایک خط وائسرائے کے پاس بھیج دیا ہے ۔ کہ لیگ کے سوا کسی جماعت نے وزارتی مشن کی سکیم کو منظور نہیں کیا ۔ اور کانگرس نے ۶ جنوری کی قرارداد میں بھی حکومت برطانیہ کے ۶ دسمبر والے اعلان کو نہیں مانا ۔ لہٰذا ضروری ہے کہ وزارتی مشن کی سکیم کو ختم کر دیا جائے ۔ اور نئی تجاویز پیش کی جائیں ۔ جو ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان کی تقسیم پر مبنی ہوں ۔

اگر کانگرس کو ملکی ذمہ داریوں کا صحیح احساس ہوتا ۔ اور وہ جماعتی کشمکش اور اختلافات کو مدار کار نہ بناتی تو سارے معاملہ کا تصفیہ حد درجہ آسان تھا ۔ کانگرس بار بار دعوے کر رہی ہے ۔ کہ اس نے ۶ دسمبر کے اعلان کو مان لیا ہے ۔ اگر مولانا ابوالکلام آزاد کی تشریح کو سامنے رکھا جائے ۔ تو اس میں ایک سے زیادہ چیزیں ایسی ہیں جو ۶ دسمبر والے اعلان کے منافی ہیں ۔ لیگ کی مجلس عاملہ کا فیصلہ اسی قرارداد پر مبنی ہے ۔

اگر کانگرس نے واقعی ۶ دسمبر کا اعلان مان لیا تھا ۔ تو کیا وجہ ہے کہ اصل قرارداد کو مولانا آزاد کی تشریح کے مطابق صاف اور واضح نہ رکھا اور کیوں اس میں غیر مناسب پیوند لگائے ؟

صحیح اور حقیقی راہ عمل اب بھی یہی تھی کہ کانگرس مولانا آزاد کی تشریح کے مطابق لیگ کو اطمینان دلا دیتی ۔ اور کہہ دیتی کہ صوبے نہ محض سیکشنوں میں بیٹھیں گے ۔ بلکہ ان کا سارا کاروبار مختلف سیکشنوں کے تمام نمائندوں کی مجموعی اکثریت کی بناء پر چلے گا ۔

البتہ کسی صوبے پر ایسی پابندی عائد نہیں ہونی چاہیئے ۔ جس کی بناء پر نئے دستور کے نفاذ کے بعد گروہ بندی سے علیحدگی کا حق زائل ہو جائے ۔ یا اس حق سے استفادہ ممکن نہ رہے ۔ ۶ دسمبر کے اعلان کا مدعا یہی تھا ۔ کانگرس اگر اس اعلان کو مان چکی تھی تو اس کے متعلق واضح غیر مشتبہ اور روشن فیصلے میں اس کو کیوں تامل ہوا ؟ یا اس نے لیگ کو اس باب میں یقین کیوں نہ دلا دیا ؟ لیگ کا مطالبہ یہ ہے کہ وزارتی مشن کی سکیم کے ہر جزو کو دیانت داری کے ساتھ قبول کیا جائے ۔ اور اس پر ٹھیک ٹھیک عمل ہو ۔ کانگرس کی نیت اگر نیک ہوتی تو وہ لیگ کو دو منٹ میں مطمئن کر سکتی تھی ۔

لیکن ہوا کیا ؟ کانگرس نے اپنا فیصلہ مبہم رکھا جس سے کئی شبہات پیدا ہوئے ان شبہات کو دور کرنے کی بجائے اس نے جھگڑے کا ایک نیا میدان آراستہ کر لیا ۔ کیا اس طرز عمل کو ملک کے بہترین مقاصد کے لئے کسی وجہ سے بھی مفید قرار دیا جا سکتا ہے ؟

فرض کیجئے کہ ایک شخص دوسرے سے دس روپے لینے کا حقدار ہے ۔ اگر دینے والا واقعی دس روپے دینے پر آمادہ ہے ۔ تو جھگڑے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے ۔ اور باہمی تصفیہ میں دقت کیونکر پیش آ سکتی ہے ؟ کانگرس جس معاملہ کو دو منٹ میں ختم کر سکتی تھی ۔ اس کے لئے لیگ کو حکومت کے ذریعہ سے الٹی میٹم دینے کے لئے تیار ہو گئی ۔ یہ نہ دیانت داری ہے نہ نیک نیتی ۔ نہ صلح پسندی نہ ملکی مصلحتوں کی حفاظت و نگہداشت ہے بلکہ سراسر تخریب اور سراسر کشمکش آرائی ہے پھر کتنے رنج و افسوس کا مقام ہے کہ اس طرز عمل کے بعد کانگرس کا ہر فرد لیگ پر یہ الزام لگا رہا ہے ۔ کہ وہ حکومت برطانیہ کی پشتیبانی پر اعتماد کر رہی ہے ۔ حالانکہ کانگرس نے خود سیدھے راستہ کو چھوڑ کر معاملہ میں الجھاؤ پیدا کئے ۔ خود جھگڑا کھڑا کیا خود اس کے تصفیہ کے لئے حکومت برطانیہ کے پاس درخواست یا مطالبہ لے کر پہنچی اور فریق ثانی کو مجبور کیا کہ وہ بھی اپنا نقطۂ نگاہ حکومت کے پاس پیش کرے جسے کانگرس نے حاکم و ثالث بنایا ۔ لیکن ملزم لیگ کو ٹھہرایا جا رہا ہے ۔

انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے چار کالج

حکومت ہند نے ارادہ کیا ہے کہ سنہ ۱۹۵۱ء کے بعد سے ہندوستان میں ہر سال چار ہزار انجینئر تیار کئے جایا کریں گے ۔ کیونکہ حکومت نے اس ملک میں شمالی ۔ جنوبی ۔ مشرقی اور مغربی حصوں میں چار نہایت اعلیٰ درجہ کی ٹیکنیکل درسگاہیں کھولنے کا بندوبست کیا ہے ۔ جن میں سے ہر ایک کے قیام پر تین کروڑ روپیہ صرف ہوگا ۔ اور پینتالیس پینتالیس لاکھ روپیہ مسلسل خرچ ہوتا رہے گا ۔ ان درسگاہوں میں دو دو ہزار انڈر گریجویٹ اور ایک ایک ہزار پوسٹ گریجویٹ ریسرچ کے طلبہ کو سہولتیں مہیا کی جائیں گی ۔ ان درسگاہوں میں بجلی ۔ میکانکس ۔ طیارہ سازی ۔ سول اینڈ سینیٹری انجینئرنگ کیمیکل ۔ فن تعمیر ۔ بحری انجینئرنگ ۔ پارچہ بافی ۔ علم فلزات ۔ علم موسم طبقات الارض غرض تمام ان فنون کی تعلیم دی جائے گی ۔ جن کا تعلق ملک کی صنعت اور حرفت اور انجینئرنگ کے ساتھ ہے ۔ اور ہر قسم کی ریسرچ کے لئے بہترین سامان اور سہولتیں مہیا ہوں گی ۔ لیکن ہمارے لئے سب سے تشویش انگیز امر یہ ہے ۔ کہ سب سے پہلے کلکتہ اور بمبئی میں ان درسگاہوں کے کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اور شمال و جنوب میں قائم کی جانے والی درسگاہوں کو فی الحال معرض التوا میں ڈالا گیا ہے ۔ یعنی اس اشد ضروری معاملہ میں بھی ہمارے ساتھ وہی سلوک روا رکھا جا رہا ہے ۔ جو فوجی اکاڈیمی کے سلسلہ میں کیا گیا ۔ حالانکہ ہندوستان کے شمالی صوبے خصوصاً پنجاب صوبہ سرحد اور سندھ ۔ انجینئری اور ٹکنالوجی کے شعبوں میں بہت پس ماندہ ہیں ۔ اور یہاں صنعت بھی بالکل طفولیت کے عالم میں ہے ۔ ضرورت تو اس امر کی تھی ۔ کہ سب سے پہلے پس ماندہ علاقوں میں ان علوم و فنون کی تعلیم کا بندوبست کیا جاتا ۔ اور انہیں کلکتہ اور بمبئی کے مساوی پیمانہ پر لانے کے بعد آخرالذکر مقامات پر درسگاہیں کھولی جاتیں ۔ لیکن چونکہ آل انڈیا کونسل آف ٹکنیکل ایجوکیشن پر سرمایہ دار غالب ہیں ۔ اس لئے وہ سرمایہ داروں کے مرکزوں کی رعایت کو مقدم رکھتے ہیں ۔ اور صنعتی اور فنی اعتبار سے پس ماندہ علاقوں کی پرواہ نہیں کرتے ۔ حکومت پنجاب کا فرض ہے ۔ کہ شمال میں مجوزہ ٹکنیکل درسگاہ کے فوری قیام کا مطالبہ کرے ۔ اگر یہ قیام التوا میں پڑا رہا ۔ تو شمالی علاقوں کی پس ماندگی کی مصیبت روز بروز لاعلاج ہوتی چلی جائے گی ۔

فلسطین میں اضطراب

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین کے مستقبل کے متعلق کچھ فیصلہ کر لیا ہے ۔ اور اس فیصلے سے لندن میں عرب اور یہود کے وفدوں کو مطلع بھی کر دیا ہے ۔ خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے ۔ کہ اگرچہ وہ فیصلہ ابھی مخفی رکھا گیا ہے ۔ لیکن قرائن مظہر ہیں ۔ کہ تقسیم فلسطین کا خیال ترک کر دیا گیا ہے ۔ اور فلسطین کو آئندہ چند سال کے لئے مجلس اقوام متحدہ کے اصول کے مطابق "ٹرسٹی شپ" کے حوالے کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ یہود کے داخلہ کے متعلق ابھی کچھ معلوم نہیں ۔ لیکن وہ غالباً بند نہیں کیا جائے گا ۔ بلکہ ایک خاص تعداد کو ہر ماہ داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی ۔

دوسری طرف فلسطین کی یہ کیفیت ہے کہ یہودیوں کا ایک بہت بڑا دہشت انگیز لیڈر ڈاؤ گروزر گرفتار ہو کر سزایاب ہو چکا ہے ۔ اور اسے پھانسی دی جانے والی ہے ۔ دہشت انگیز انجمنوں نے دھمکی دی ہے ۔ کہ اگر گروزر کو پھانسی دی گئی ۔ تو ہم قیامت مچا دیں گے ۔ اس پر حکومت برطانیہ نے انگریز عورتوں اور بچوں کو جن کی تعداد ڈھائی ہزار سے متجاوز تھی ۔ فلسطین سے نکال لیا ہے ۔ اور اب نئے یروشلم کو فوجی قبضے میں دے دیا ہے ۔ فوج جا بجا خار دار تاروں سے راستہ بند کر رہی ہے ۔ اور مارشل لاء کی تمام ضروریات پوری کی جا رہی ہیں ۔ ان تمام تیاریوں کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ دہشت انگیزوں کی نئی سرگرمیوں کی سرکوبی کی جائے ۔ اور دوسرا یہ کہ اگر حکومت برطانیہ کے فیصلے پر عرب اور یہود سرکشی اور بغاوت کا ارادہ کریں تو ان کا قلع قمع بھی کیا جا سکے ۔ غرض حالات بے حد اضطراب انگیز ہیں ۔ اگر فیصلہ عربوں کے مقاصد کے خلاف اور عرب لیگ کی تجویز کے منافی ہوا تو عرب لیگ خصوصاً اور دنیائے اسلام عموماً اسے خاموشی سے برداشت نہ کریگی ۔ اور مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی مشکلات میں ہولناک اضافہ ہو جائیگا ۔

پنجاب میں وباؤں کا خطرہ

شہر انبالہ میں پلیگ کی وبا پھیل رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی وجہ سے حکومت نے مقامی بلدیہ کے انتخاب بھی ملتوی کر دیئے ہیں۔ خطرہ ہے کہ یہاں سے یہ وبا صوبہ کے دوسرے حصوں میں نہ پھیل جائے۔ اس کے علاوہ ایک اور اطلاع ہے کہ فیروزپور۔ لاہور۔ امرتسر گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ جھنگ۔ ملتان۔ ہوشیارپور کے اضلاع میں چیچک کی وبائی صورت میں پھوٹ پڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے ان اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو خاص اختیارات دے دیئے ہیں۔ جن سے کام لے کر وہ وبا کے پھیلنے کی روک تھام کر سکیں۔

یہ اطلاعات بے حد تشویشناک ہیں۔ ان اضلاع کے باشندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خود بھی ان وباؤں سے محفوظ رہنے کی تدابیر پر عمل کریں۔ اور اپنے اپنے ہاں کے کارکنان حفظان صحت سے انسداد وبا میں پورا پورا تعاون کریں۔ ہمارا صوبہ خوش قسمتی سے گذشتہ کئی سال کے دوران میں وباؤں سے محفوظ رہا ہے۔ اور جہاں کہیں ایسا خطرہ پیدا ہوا ہے۔ حفظان صحت کی تدابیر سے اس کی روک تھام ہو گئی ہے۔ اس دفعہ بھی ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ بہت جلد ان وباؤں کے آثار و قرائن پر قابو پا لیا جائے گا۔ اور بندگان خدا کی جانیں بچا لی جائیں گی۔

مسٹر غلام رسول شوق کو ووٹ دو

پنجاب یونیورسٹی کی ایک فیلوشپ کا انتخاب ہونے والا ہے۔ تین امیدواروں میں سے دو ہندو ہیں۔ ایک مسٹر غلام رسول شوق (انسپکٹر مدارس ملتان) ہیں۔ ہمیں شوق صاحب کی پوری پوری توقع ہے۔ بہت سے غیر مسلم رجسٹرڈ گریجویٹ بھی انہیں ووٹ دیں گے۔ اگر مسلمان رجسٹرڈ گریجویٹ متحدہ طور پر شوق صاحب کو ووٹ دیں۔ تو اس انتخاب میں ان کی کامیابی یقینی ہو گی۔ ہر ووٹر کے دو ووٹ ہوتے ہیں۔ ووٹروں کو چاہیئے کہ اپنا ایک ووٹ شوق صاحب کے حق میں دیں اور دوسرا ووٹ تلف کر دیں۔ تمام مسلم اخبارات نے شوق صاحب کو ووٹ دینے کی حمایت کی ہے۔ اور مسلم لیگ کے لیڈروں نے بھی یہی کہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالوحید صاحب نے گرفتار ہوتے ہی مسلمان رجسٹرڈ گریجویٹوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ قطعی طور پر ووٹ شوق صاحب کے لئے محفوظ رکھیں۔ اور ہندو امیدواروں کے ساتھ کسی قسم کے ذاتی تعلقات کو ملی مصلحت پر غالب نہ آنے دیں۔ ہمیں یقین ہے کہ کسی مسلمان رجسٹرڈ گریجویٹ کا ووٹ کسی غیر مسلم امیدوار کے حق میں نہ ڈالا جائے گا۔ شوق صاحب نہایت قابل اور تجربہ کار ماہر تعلیم ہیں۔ اور یونیورسٹی کے امور سے پوری طرح باخبر ہیں۔ ان کی کامیابی یونیورسٹی کے ملی مفاد اور مسلمانوں کی نیابت کے لئے مفید ثابت ہو گی۔

مصیبت زدگان بہار کے مستقل انتظام کا مسئلہ

سید عبدالعزیز صاحب بیرسٹر ایٹ لا پٹنہ نے ہنگامہ بہار کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داری کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا۔ اس پر بحث فضول ہے۔ سوال یہ ہے کہ آئندہ کے لئے مسلمانوں کی حفاظت کا کیا بندوبست کیا جائے؟ اسی سلسلہ میں بعض افراد نے مبادلہ آبادی پر بار بار زور دیا تھا۔ سید عبدالعزیز نے جن تجویزوں کا ذکر کیا ہے۔ یعنی:-

(۱) مسلمان جہاں جہاں آباد تھے وہیں دوبارہ جا بسیں۔ اس صورت میں انہیں ان شرائط کی پابندی کرنی پڑے گی۔ جو ہندو اکثریت کی طرف سے بلاواسطہ یا بالواسطہ پیش ہوں گی۔

(۲) پوری مسلم آبادی کو آہستہ آہستہ نکال کر دوسرے صوبوں میں آباد کر دیا جائے۔

(۳) مسلمانوں کو صوبے کے مختلف حصوں میں مجتمع کر دیا جائے۔

سید صاحب نے تیسری تجویز پر زور دیا ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ جگہ جگہ مسلمانوں کو ہزاروں کی تعداد میں جمع کر دیا جائے۔ ضرورت ہو تو ہر ایسی آبادی کے لئے ایک ایک تھانہ کا انتظام کیا جائے۔ سید صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس تجویز پر عمل پیرا ہونا نسبتہ سہل ہو گا۔ اس پر خرچ کم آئے گا۔ مسلمان زیادہ مطمئن ہو جائیں گے۔ بڑی بڑی آبادیوں پر حملہ کا اندیشہ نہیں رہے گا۔ نیز مسلمان اپنے مخصوص حصوں میں اپنی خواہش کے مطابق سکول۔ مدرسے۔ صنعتی تربیت گاہیں۔ کتب خانے اور انجمنیں قائم کر سکیں گے۔ مسلمانوں کی پوری آبادی کو بہار سے منتقل کرنے کی تجویز ہمارے نزدیک ربع صدی میں بھی مکمل نہ ہو سکے گی۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سوال صرف بہار کے مسلمانوں تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ مسلم اقلیت والے دوسرے صوبوں میں بھی فتنہ انگیز اور معاند انگیز عناصر اسی قسم کے سوال پیدا کر دیں گے

لہذا اس پر غور کرتے وقت محض بہار کے ۴۸ لاکھ مسلمانوں کا مسئلہ ہی پیش نظر نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ دکھائی یہ دے رہا ہے کہ مسلم اقلیت کو غیر مسلم اکثریت والے علاقوں سے باہر نکالنے کی ضرورت سامنے رکھنی چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اتنی بڑی آبادی کے لئے ہمارے نزدیک مسلم اکثریت والے صوبوں میں جگہ پیدا کرنا غیر ممکن ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ آبادیوں کا مبادلہ کیا جائے جس پر بڑا خرچ ہو گا۔ اور بڑا وقت لگے گا۔ لیکن مبادلہ دو فریقوں کی رضامندی کے متقاضی ہے۔ اگر ہندو اس پر راضی نہ ہوں اور مسلم اکثریت والے علاقوں کو نہ چھوڑیں۔ تو انہیں پھر کوئی نہیں نکال سکے گا۔ گاندھی جی کا عزم اس سلسلہ میں بالکل واضح ہے۔ وہ تو اکثریت کی چھوٹی سی غیر مسلم اقلیت کو بھی وہاں سے ہلنے نہیں دیتے۔ پھر یہ کیونکر امید کی جا سکتی ہے کہ بڑی بڑی اقلیتوں کو منتقل ہو جانے کا حکم دے دیں گے۔ اگر یہ صورت پیدا نہیں ہو گی تو مسلم اقلیتوں کے لئے جگہ کہاں سے نکلے گی؟ یا کیا ہمارے لئے یہ مناسب ہے کہ بیٹھے ہوئے مبادلہ پر زور دیتے رہیں۔ دوسرے لوگ اس پر متوجہ نہ ہوں۔ اور ہم اپنے تمام مسائل کو اس وقت تک معلق رکھیں۔ جب تک دوسرے ہمارے ہم نوا نہ بنیں؟ غیر مسلم منتقل نہ ہوں اور صرف مسلمانوں کو منتقل کیا جائے۔ تو فی صوبہ دس ہزار افراد کے لئے بھی سال بھر میں انتظام کرنا سخت مشکلات کا باعث ہو گا۔ اور پچاس ہزار سالانہ افراد کے حساب سے بھی نقل مکان کا سلسلہ جاری کیا جائے تو صرف ۴۸ لاکھ بہاری مسلمانوں کو منتقل کرنے کے لئے ۹۶ سال چاہئیں۔ باقی صوبوں کی اقلیتوں کے بارے میں اسی حساب سے اندازہ کر لیجئے اس تجویز سے اختلاف کے کئی دوسرے پہلو بھی ہیں۔ جن کا تذکرہ غیر ضروری ہے۔ لہذا ہم نے اسے کبھی بھی معقول اور ممکن العمل نہیں سمجھا۔ اس لئے بھی کہ ہماری وسیع قومی مصلحتوں سے یہ متصادم ہوتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

برادران بہار کو یقین ہونا چاہیئے کہ ہم ان کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے غافل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اتنا شدید احساس ہے کہ گذشتہ تین ماہ کی مدت میں اس سے بڑھ کر کوئی مسئلہ ہمارے دل و دماغ پر حاوی نہیں۔ لیکن ہم ہنگامہ پسند لیڈروں کی طرح محض عوام فریب باتوں سے انہیں خوش کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ صرف وہی چیز ان کے روبرو پیش کریں گے جس پر عمل ممکن ہو اور جو ان کی تکلیفوں کا جلد از جلد خاتمہ کر دے۔ ہمارے اوقیٰ لیڈروں نے کئی مرتبہ آبادیوں کے مبادلہ کے متعلق بیانات دیئے ہیں۔ وہ اب تک لٹے ہوئے آدمیوں کے لئے بھی کسی جگہ با اطمینان بخش آبادی کا انتظام نہیں کر سکے۔ یہ تحریر ذمہ دارانہ حرکتیں ہمارے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے عافیت کا کونسا ذریعہ ہو سکتی ہیں؟ سید عبدالعزیز کی تیسری تجویز بلاشبہ بڑی معقول ہے۔ اگر اس پر جلد سے جلد عمل ہو سکے۔ تو ہمیں دلی خوشی ہو گی لیکن ظاہر ہے کہ اس تجویز میں بھی محدود پیمانہ پر مبادلہ آبادی لازم ہو گا۔ اور اس کے لئے دوسروں کو راضی کرنا پڑے گا۔ اگر وہ راضی نہ ہوئے اور حکومت ان پر جبر کرنے کے لئے تیار نہ ہوئی تو یہ تجویز بھی معلق رہ جائے گی۔ اور اس پر ہمارا زور دار اصرار برادران بہار کی موجودہ پریشانیوں میں بال برابر بھی تخفیف کا موجب نہیں بن سکے گا۔ انکا دکا مسلمانوں کو دور افتادہ علاقوں سے بے شک واپس لے آنا چاہیئے اور یہ کام آسان ہے۔ لیکن زیادہ وسیع پیمانے پر آبادیوں کا مبادلہ مدت کا محتاج ہے۔ پھر کیا ہمیں اس وقت تک اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کو پناہ گزینوں کے کیمپوں میں رہنے پر مجبور کرنا چاہیئے۔ جہاں وہ کوئی کام نہیں کر سکتے؟

فوری ضرورت اور مستقل انتظام کے مسائل کو باہم غلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ پہلا معاملہ جلد سے جلد طے ہو جانا چاہیئے۔ دوسرے کے لئے تمام ممکن تدابیر پورے اہتمام کے ساتھ اختیار کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس کی تکمیل وقت کی محتاج ہے۔ اور ہمیں اس وقت تک کے لئے اپنے بھائیوں کے واسطے اطمینان بخش وسائل کا انتظام معلق نہیں رکھنا چاہیئے

پرنسپل اسلامیہ کالج کا مقدمہ ہائی کورٹ نے فیصلہ محفوظ رکھا

لاہور ۱۰ فروری۔ لاہور ہائیکورٹ کے فل بنچ میں جو چیف جسٹس عبدالرشید مسٹر جسٹس دیوان رام لال اور مسٹر جسٹس محمد منیر پر مشتمل تھا۔ ڈاکٹر ملک عمر حیات خان پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کا ہیبس کارپس درخواست کی سماعت آج جاری رہی۔ ڈاکٹر صاحب کے وکیل خلیفہ شجاع الدین نے اپنے دلائل جمعہ کے روز ختم نہیں کئے تھے۔ بلکہ اس روز اس نے پنجاب سیفٹی آرڈی ننس کی دفعہ ۳ میں ایک سقم نکالا تھا۔ اور اس کی بناء پر کہا تھا۔ کہ جن افراد کو پنجاب کی حکومت یا گورنر صاحب گرفتار کرتے ہیں۔ انہیں نظر بند رکھنے کی گنجائش اس ایکٹ کی رو سے نکل نہیں سکتی

دفعہ ۳ کی بجائے دفعہ ۲ صرف ان آدمیوں کی نظر بندی کی اجازت دیتی ہے۔ جنہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ایسے افسر نے گرفتار کیا ہو جنہیں آرڈی ننس افسر ان مجاز قرار دیتا ہو۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ کے حکم سے جو افراد گرفتار ہوئے ہیں ان پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہو سکتا

فاضل ججوں نے نمائندہ سرکار مسٹر سلیم سے کہا کہ آپ آرڈی ننس کے خلاف آئین ہونے پر بحث نہ کریں۔ اور یہ بھی واضح نہ کریں۔ کہ ہنگامی حالات میں گورنر کو کیا کرنا چاہیئے۔ بلکہ آپ اپنے دلائل صرف دفعہ ۳ کی مقتضیات تک محدود رکھیں۔ مسٹر سلیم نے خلیفہ صاحب کی بحث کا جواب دیا۔ اور دفعہ ۳ اور اس کے ضمنی دفعات کے متعلق اپنے دلائل پیش کئے۔ فاضل ججوں نے فیصلہ محفوظ رکھا اور حکم دیا۔ کہ فی الحال ڈاکٹر ملک صاحب کو فیروزپور جیل ہی واپس بھیج دیا جائے۔ اور جس روز فیصلہ سنایا جانا ہو اس روز انہیں ہائی کورٹ میں پھر پیش کر دیا جائے۔ (ا-پ)

عبوری حکومت میں ڈٹے رہنے کا جو حق کانگرسی ارکان کو حاصل ہے وہی مسلم لیگیوں کو بھی ہے

کانگرسی مطالبہ کے جواب میں عبوری حکومت کے مسلم لیگی ارکان کی تصریحات

نئی دہلی مولتی ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عبوری حکومت کے کانگرسی ارکان نے مسلم لیگی ارکان کے مستعفی ہو جانے کا جو مطالبہ کیا تھا۔ مسلم لیگی ارکان نے وائسرائے کو ایک خط لکھا تھا اس خط میں مسلم لیگی ارکان حکومت نے واضح کیا ہے کہ اگر سولہ مئی والی تجاویز کو قبول کر لینا ہی شرط اول ہے۔ تو اس شرط کو صرف مسلم لیگ ہی پورا کر سکی ہے۔ بعد میں مسلم لیگ نے اپنا فیصلہ اس لئے واپس لے لیا کہ کسی دوسری جماعت نے اس شرط اول کو پورا نہیں کیا تھا۔ اس کے بالمقابل کانگرس نے ۱۶ ر مئی والی تجاویز کو کسی وقت بھی قبول نہیں کیا۔ ۶ ر جنوری کو جو قرارداد کانگرس پاس کر چکی ہے۔ اس میں بھی ان تجاویز کو قبول نہیں کیا گیا۔ موجودہ حالات میں مسلم لیگی ارکان کو عبوری حکومت میں ڈٹے رہنے کا اتنا ہی حق حاصل ہے۔ جتنا کہ کانگرسی ارکان کو حاصل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے اس خط کو حکومت برطانیہ کے پاس بھیج دیا ہے (ا-پ)

گیس ہائی کورٹ اور دفتروں کے اندر جا پہنچی

ججوں اور افسروں کو سخت تکلیف ہوئی۔ سرکاری اعلان

لاہور ۱۰ فروری۔ آج شام کے چھ بجے حسب ذیل سرکاری اعلان جاری ہوا ہے:-

کل اتوار کو لاہور میں بہت بڑا جلوس نکلا جو مال روڈ پر روک لیا گیا۔ ایک سو افراد آگے بڑھے انہیں زیر حراست لینے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ جب ہجوم منتشر ہو کر شہر کو واپس جا رہا تھا تو برانڈرتھ روڈ کے ایک مکان کی چھت پر سے ایک اینٹ پھینکی گئی۔ جس سے ایک شخص جاں بحق ہو گیا۔ اس وقت شناخت نہ ہو سکی۔ آج شہر کی مسلم آبادی نے مکمل ہڑتال منائی۔ شہر کے مختلف مقامات میں جلوس پھر رہے ہیں جن کے شرکاء کی تعداد ایک سو سے لے کر ایک ہزار تک ہے۔

آج پروفیسر ملک عمر حیات خان (پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور۔ مترجم) کے مقدمہ کی سماعت ہائی کورٹ میں ہوئی۔ شورش پسند طلبہ اور دیگر افراد نے اس موقع پر ہائی کورٹ کے احاطے میں کمرہ عدالت پر ہلہ بول دیا۔ مال روڈ پر ٹریفک رک گیا۔ اور پولیس کو مختلف مواقع پر اشک آور گیس چھوڑنی پڑی۔ جس سے ان لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی جن کے دفاتر قرب و جوار میں واقع تھے۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہائی کورٹ کے ماموروں کو بھی سخت کوفت اٹھانی پڑی۔ سہ پہر کو یونیورسٹی گراؤنڈ میں چھ سات ہزار مسلمانوں کے ہجوم نے نماز جنازہ ادا کی۔ ان میں سے ایک ثلث تو قبرستان کی طرف روانہ ہو گیا اور باقی مراجعت فرمائے شہر ہو گئے۔ امرتسر میں بھی حسب معمول اور جلوس نکلے۔ جنہوں نے شہر کا چکر لگایا کوئی غیر معمولی حادثہ نہیں ہوا۔ آج کسی سرگرمی کی اطلاع نہیں آئی۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ شیخوپورہ اور سیالکوٹ میں کوئی قابل بیان واقعہ نہیں ہوا ہے۔

جالندھر میں مسلمانوں نے سات جلوس نکالے۔ صرف ایک گرفتاری عمل میں آئی۔ ایک چھوٹا سا جلوس کرتارپور میں بھی نکلا۔ مگر کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ لدھیانہ میں ایک جلوس نکلا جس میں چالیس افراد شامل تھے۔ ان میں اکثر چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ فیروزپور چھاؤنی میں کوئی جلوس نہیں نکلا۔ مگر شہر میں دیہاتیوں کا ایک جلوس نکلا ہوشیارپور اور کانگڑہ میں سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عبدالرشید صاحب سب جج بہادر درجہ اول مقام اونہ ضلع ہوشیارپور۔

مقدمہ ۵۸۰ بابت ۱۹۴۶ء تاریخ پیشی ۳ ۳/۴۷

ریلو رام ولد اچھر وغیرہ ذات ماہی ساکنان تاری تھانہ و تحصیل اونہ — مدعیان

بنام — رام رکھا۔ چینت رام پسران کولا اقوام براہمن ساکنان کوریالہ تھانہ و تحصیل اونہ وغیرہ — مدعا علیہم

دعوے اجرائے حکم امتناعی ۲۹

بنام محولو ولد دیولو۔ رام رکھا ولد سیداماں۔ دینا ولد لالہ ملکیی ولد لکھیا۔ اقوام براہمن ساکنان جھمبر تھانہ اونہ۔ پرمیشری داس ولد بابو ذات براہمن سکنہ بڈسالہ۔ گوردواس ولد اچھر ذات ماہی سکنہ تاری تھانہ اونہ مدعا علیہم۔

مقدمہ ہذا میں مدعا علیہم مذکوران کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی دشوار ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کرایا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران بتاریخ ۳ ۳/۴۷ کو عدالت ہذا میں حاضر نہ آویں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ ۳۰ ۱/۴۷

(دستخط بحروف انگریزی) (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ عبدالرشید صاحب سب جج بہادر درجہ اول بمقام اونہ ضلع ہوشیارپور

مقدمہ ۶۸۱ بابت ۱۹۴۶ء تاریخ پیشی ۲۸ ۲/۴۷

لال ہند ولد کرپا رام ذات براہمن سکنہ سپور تھانہ نورپور وغیرہ — مدعیان

بنام — منشی رام وغیرہ — مدعا علیہم

دعوے دخلیابی اراضی

بنام دینا نتھ ولد منشی رام ذات براہمن سکنہ سپور تھانہ نورپور حال ملازم

DINA NATH YASHISHTH S.R. 2083516 629. C.P. 16113 DE. SE. AC RANCHI

بسنتا ولد نگینا۔ سندر۔ پوہلو پسران بلی رام۔ دیوی سنگھ ولد ساون۔ بھاگ سنگھ۔ گنگا رام پسران نرائن سنگھ اقوام راجپوت ساکنان کٹیمر ریاست بلاسپور مدعا علیہم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں تعمیل مدعا علیہم مذکوران معمولی طریق سے ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کرایا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم ۲۸ ۲/۴۷ کو بوقت ۱۰ بجے صبح عدالت ہذا میں حاضر نہ آویں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۲ ۲/۴۷

(دستخط بحروف انگریزی) (مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ ہنس راج صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ اول ہوشیارپور

متفرق جانشینی ۵ بابت ۱۹۴۷ء

مسماۃ نوراں بھری بیوہ اللہ بخش۔ مسماۃ مقصوداں بیگم دختر اللہ بخش اقوام ککے زئی سکنائے ہوشیارپور محلہ مسجد نوہری ہوشیارپور — سائلان

وزیر الدین ولد شیخ برکت علی وغیرہ ذات ککے زئی محلہ مسجد نوہری ہوشیارپور — مسئول علیہم

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی زیر دفعہ ۳۷۳ ایکٹ ۳۹ سنہ ۱۹۲۵ء نسبت ترکہ اللہ بخش ولد شیخ غلام نبی ذات ککے زئی سکنہ ہوشیارپور متوفی

بنام عوام الناس سکنہ ہوشیارپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں اشتہار بنام عوام الناس جاری کیا جاتا ہے کہ اگر عوام الناس میں سے کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست سائلان مذکوران ہو تو بتقرر ۳ ۳/۴۷ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر ۳ ۲/۴۷

(دستخط بحروف انگریزی) (مہر عدالت)

انبالہ شہر میں ایک جلوس نکلا سات اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ ساتوں ریاست پٹیالہ کے باشندے ہیں۔ انبالہ چھاؤنی میں کوئی جلوس نہیں نکلا۔ کرنال۔ پانی پت اور کیتھل میں حسب معمول جلوس نکلے۔ صرف ایک گرفتاری عمل میں آئی۔ رہتک میں دو سو افراد کا ایک جلوس نکلا جن میں سات کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور بعد میں چھوڑ دیا گیا۔ حصار اور گوڑگانواں میں کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ شملہ میں پانچ افراد گرفتار کئے گئے اور بعد میں رہا کر دیئے گئے۔ سابق گرفتار شدہ پندرہ آدمیوں کو چھ مہینے کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ملتان میں دو سو آدمیوں کا ایک جلوس نکلا۔ حسب معمول تماشائی بھی اُن کے ساتھ تھے۔ خانیوال میں تین سو آدمیوں کا ایک جلوس نکلا۔ کسی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ مظفر گڑھ میں ایک چھوٹا سا جلوس نکلا۔ یہاں بھی کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ اور پاکپتن میں مختصر سے جلوس نکلے۔ ایک شخص گرفتار کر لیا گیا۔ لائل پور اور ڈیرہ غازی خان سے کسی واقعہ کی اطلاع نہیں آئی۔

۹ر فروری کو راولپنڈی شہر میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ بعد میں ایک بہت بڑا جلوس نکلا۔ جس نے جیل کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اس جلوس کو آخر کار منتشر کرنا پڑا۔ شاہ پور میں معمولی سا جلوس نکلا۔ جس میں پچاس آدمی شامل تھے۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ جہلم اور چکوال۔ کیمبلپور اور حسن ابدال میں جلوس نکلے۔ کیمبل پور میں ۸ آدمی گرفتار کئے گئے۔ میانوالی میں ایک چھوٹا سا جلوس نکلا۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

تین افراد ہلاک چار مجروح۔ ڈھاکہ میں ایک فساد ہو گیا

ڈھاکہ ۱۰ر فروری۔ آج شہر ڈھاکہ میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ پھر بھڑک اٹھی جس میں تین افراد ہلاک اور چار مجروح ہوئے۔ نقصان جان کی سرکاری طور پر ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ شہر کے درمیانی حصے میں ایک سکول ماسٹر کو نشانہ بنایا گیا۔ جس سے تمام شہر میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ تمام سکول۔ کالج اور یونیورسٹی بند ہو گئی۔ غیر مصدقہ اطلاع یہ ہے۔ کہ تین افراد ہلاک اور چار مجروح ہو چکے ہیں۔

اسلامیہ کالج کے طلبہ ذمہ داریوں کا احساس کریں

میاں محمد ابراہیم برق وزیر تعلیم کی اپیل

لاہور ۱۰ر فروری۔ آنریبل میاں محمد ابراہیم برق وزیر تعلیم پنجاب نے مندرجہ ذیل اخباری بیان جاری کیا ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور پنجاب میں مسلم قوم کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے۔ اور ہر مسلمان کو خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو۔ اس ادارے کے گذشتہ کارناموں اور عظیم الشان روایات پر جو اس کے ممتاز پرنسپلوں کے ماتحت قائم ہوئیں۔ بجا طور پر فخر کرنا چاہیے۔ یہ ادارہ قومی املاک ہے۔ اور حکومت پنجاب نے ہمیشہ اس کی بہبودی کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ اور اس کے اس مشن میں جتنی امداد دی ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں کو دوسری قوموں کے ہم دوش کھڑا کیا جائے۔ جو مختلف تاریخی معاشرتی اور اقتصادی وجوہ کی بناء پر سبقت لے گئی ہیں۔ ماضی میں کھیلوں اور علمی سرگرمیوں کے دائرہ کار میں ترقی سے قطع نظر اس کالج کی اپنی کارگزاریوں کے باعث اس کالج نے ایک نمایاں حیثیت حاصل کی جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے اس صوبہ کی اسلامی آبادی میں بہت زیادہ ہر دلعزیزی اور مقبولیت حاصل کر لی۔ اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو اس عظیم الشان کالج میں پیش از پیش تعداد میں بھیجا۔ غرضیکہ اسلامیہ کالج ہندوستان کے سب سے بڑے اداروں میں سے ایک بن گیا ہے۔

تاہم ماضی قریب میں یہ رجحان بڑھ گیا ہے۔ کہ مختلف پارٹیوں کی سیاسیات میں زیادہ سرگرم حصہ لینے کے لئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ جس کا نتیجہ ہوا ہے۔ کہ ان کی توجہ پڑھائی سے ہٹ گئی ہے۔ جو ان کا اصلی فرض ہے۔ اور جس غرض کے لئے ان کے والدین نے انہیں کالج کے عملہ اور حکام کے سپرد کیا ہے۔ دوسری سرگرمیوں کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ اور یہ طلبہ کے مفاد کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ یہ امر گذشتہ سال سے یونیورسٹی کے امتحان کے نتائج اس سے دو سال پہلے کے نتائج سے موازنہ کرنے پر واضح ہو جائے گا۔

جماعت	کامیاب طلبہ کی فی صدی ۱۹۴۴ء	۱۹۴۵ء	۱۹۴۶ء
الیف اے	۷۰ فیصدی	۸۰ فیصدی	۳۵ فیصدی
بی اے	۶۵ "	۵۵ "	۳۰ "
ایم اے	۷۵ "	۶۵ "	۲۵ "

ادارہ مذکور کے ہر بہی خواہ بلکہ ہر مسلمان کو ان اعداد و شمار کی روشنی میں صورت حالات پر رنج ہو گا۔ سوال انفرادی طور پر طلبہ کے ایک سال ضائع ہو جانے کا نہیں۔ بلکہ حقیقت میں

قوم کا نقصان ہے۔ کیونکہ طلبہ تمام لوگوں کی دولت ہیں۔ جب یہ نوجوان اپنی پڑھائی مکمل کر لیں۔ تو اس وقت اگر وہ چاہیں۔ تو سیاست میں سرگرم حصہ لینے کے لئے ان کی تمام زندگی پڑی ہے۔ لیکن ہر شخص اس سے متفق ہو گا۔ کہ اگر کالج میں ان کا وقت دوسرے مشاغل میں صرف ہو۔ تو یہ بات نہ صرف طلبہ بلکہ ساری قوم کے بہترین مفاد کے لئے نقصان کا باعث ہو گی۔ ان دنوں حالات میں طلبہ سے نہایت مخلصانہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے متعلق اور اپنے والدین کے متعلق ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور قوم کے حقیقی مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ جن کے ساتھ میں جانتا ہوں۔ کہ انہیں بہت گہری لگن ہے۔ علاوہ ازیں میں ان کے والدین اور اسلامیہ کالج کے عملہ اور حکام سے اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ تمام ایسی فوری تدابیر اختیار کریں۔ جن سے طلبہ جب تک وہ ادارے میں رہیں۔ پارٹی پالیٹکس سے علیحدہ رہیں۔ اور اپنی تمام توجہ پڑھائی کی طرف دیں۔ تاکہ یہ کالج صوبے کی تعلیمی زندگی میں ایک مرتبہ پھر اپنی پرانی جگہ حاصل کر سکے۔ مجھے امید ہے کہ یہ اپیل اسی جذبہ کے ساتھ سنی جائے گی جس سے یہ کی گئی ہے۔ (اے۔ پی)

راولپنڈی میں فرقہ وار جذبات تلخ ہو گئے

پنجاب کی صورت حالات کے متعلق سرکاری اعلان

لاہور ۱۵ر فروری۔ حکومت پنجاب نے آج شام مندرجہ ذیل اخباری بیان جاری کیا ہے۔ اس پر مسٹر اے۔ اے۔ میکڈانلڈ ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب کے دستخط ثبت ہیں۔

صوبہ کے طول و عرض سے جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لوگوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ جن جلوسوں میں لوگوں کی مانند بغیر کسی وجہ کے شامل کیا جا رہا ہے۔ وہ حکومت دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری یا پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت دست اندازی یا کوئی انسدادی کارروائی صرف اسی صورت میں کرتی ہے۔ جب کہ صورت حالات قطعی طور پر ایسے اس کارروائی پر مجبور کرے۔ پنجاب کے لوگوں میں یہ مشترکہ خواہش بھی موجود تھی۔ کہ سیاسی لڑائیاں لڑنے کے لئے عورتوں اور بچوں کے استعمال کی مذمت کی جائے۔ پنجاب میں صورت حالات بہتر ہو رہی ہے۔ اگرچہ بعض مقامات پر حسب معمول جلوس نکل رہے ہیں۔ بعض زیر حراست اشخاص نے معافی نامے پیش کئے اور انہیں رہا کر دیا گیا صرف چند شہروں میں عورتیں اور طلبہ جلوسوں میں شامل ہوئے۔ عید میلاد کے سلسلہ میں بھی چند جلوس نکالے گئے۔ آج لاہور میں شہر کے اندر لڑکوں کے چھوٹے چھوٹے جلوس نکلے اور ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا جو سرکلر روڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ دوسرے اضلاع کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ میانوالی میں ایک جلوس نکلا لیکن یہاں کوئی گرفتاری نہیں کی گئی۔ لائلپور میں طلبہ کا ایک جلوس نکلا جو خود بخود منتشر ہو گیا۔ جھنگ کی صورت حالات اچھی رہی۔ منٹگمری میں ایک برائے نام جلوس نکالا گیا۔ فیروزپور میں جو جلوس نکلا اس میں خواتین بھی شامل تھیں۔ گوجرانوالہ میں پانچ اشخاص کو قانون شکنی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں دفعہ ۱۴۴ کے نافذ نہ ہونے کے باعث کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ مسلمانوں کے جلوسوں سے ڈیرہ غازی خان کی کچھ ہندو آبادی پہلے تو دہشت زدہ ہو گئی۔ لیکن بعد میں اس نے صورت حالات کا بہتر جائزہ لیا

شروع کر دیا۔ شملہ میں چند عورتوں نے ایک جلوس مرتب کیا مگر لیڈ میں منتشر ہو گئیں۔ انبالہ میں حالات بہتر ہیں۔ اور جو دو اشخاص کو جنہوں نے معافی نامے داخل کئے تھے۔ قید سے رہا کر دیا گیا۔ روہتک میں پندرہ اشخاص کو پکڑ لیا گیا۔ ملتان میں دن میں امن رہا۔ یہاں اسمبلی کے ایک رکن کی رہنمائی میں مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین اپنی مرضی سے منتشر ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ راولپنڈی میں فرقہ وارانہ جذبات کسی قدر شدید صورت اختیار کر گئے ہیں۔ ایک مقامی سبھا کے باہر چائے کے پیالے میں ایک جھگڑا ہو گیا۔ جس نے فرقہ وار نوعیت اختیار کر لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چھرا مارنے کی ایک واردات ہو گئی۔ جو مہلک ثابت ہوئی۔

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کا خطبۂ حج

حمد و صلوٰۃ کے بعد سلطان نے توحید اخلاق اور دینی احکام کی پابندی پر زور دیا اور فرمایا لا الٰہ غیر اللہ کی عبادت کی نفی کرتا ہے۔ الا اللہ صرف خدائے پاک کی عبادت کا اثبات ہے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تمام خرافات سے علیحدہ رہیں۔ اپنے دین پر قائم رہیں اور اپنے آپ کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے فنا کر دیں۔ جس نے دین کو اپنی مشعل بنایا۔ خدا نے اس کی امانت فرمائی۔ جس نے دین کو پس پشت ڈالا اسے ذلیل کرتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ سے رحم کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ ہمیں سلف صالحین کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے جو ہمارے پیشوا تھے۔ اور جنہوں نے عدل کی میزان قائم کر دی۔

میں چاہتا ہوں کہ میں اور میری اولاد خدا کی راہ میں فنا ہو جائیں۔ مسلمان اپنے بستر پر بھی جہاد ہی کی نیت سے سوتا ہے۔ اور رات گذارتا ہے۔ جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کی نیت اور خواہش نہیں رکھتا۔ وہ حقیقتاً صحیح العقیدہ نہیں ہے۔ میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہم کو اپنا مطیع اور فرمانبردار بندہ بنا کر زندہ رکھے۔ ہم ایمان میں سچے اور اس کی عبادت میں مستعد رہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم جو کچھ بھی مانگیں وہ صرف اللہ ہی سے مانگیں۔

اسلامی مساوات

ہم تاریخ کے صفحات کو دیکھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل جب تک اپنے دین پر اور مذہب پر قائم رہے۔ ان کا کیا حال رہا۔ اور جب انہوں نے اس طرف سے منہ موڑ لیا تو انجام کیا ہوا؟ اور وہ کس نتیجہ کو پہنچ گئے؟ خدائے تعالیٰ کی یہ حکمت ہے۔ کہ اس نے اپنے بندوں میں مساوات کو قائم رکھا۔ اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے سوا کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں دی ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جو جملہ ملائک اور خانہ کعبہ سے افضل اور اشرف المخلوقات تھے۔ عرب کو معزز فرما دیا۔ یہ بھی اس کی ایک حکمت تھی۔ کہ اس نے بلال رضؓ اور سلیمان فارسی رضؓ کے ساتھ مسلمانوں اور اسلام کو عزت بخشی۔ اور ابولہب اور ابوجہل وغیرہ کی وجہ سے مشرکین کو ذلیل اور رسوا کیا۔

اسلام کی عزت کے لئے دعاء

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسلام کو عزت دے۔ شر سے بچائے۔ اور اپنی رحمت سے مسلمانوں کو اتحاد باہمی اور موا خات کی توفیق دے۔ ہم اسلام پر عامل رہیں۔ اور ہم میں سے ہر مسلمان جس چیز کو اپنے لئے پسند کرے۔ اسے اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔

لوگ ہم کو وہابی کہتے ہیں۔ حالانکہ ہم فی الحقیقت سلفی ہیں۔ ہم اتباع قرآن اور حدیث کے محافظ ہیں۔ ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان سوائے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔

ہم دینی امور اور معاملات میں کوتاہی کر رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالے عفو و رحیم ہے۔ ایک قدسی حدیث ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ اے میرے بندو اگر تم گناہ نہ کرتے تو میں تمہارے سوا۔ دوسری مخلوق پیدا کرتا۔ جو ارتکاب جرم کرتی۔ اور پھر وہ استغفار کرتی اور میں ان کو مغفرت دیتا۔

کعبہ مشرفہ کے غسل کی مبارک رسم اکابر اسلام کا شاندار اجتماع

جلالت الملک ابن سعود نے کعبہ کے فرش اور دیواروں کو دھویا

کعبہ مشرفہ کو غسل دینے کی مبارک رسم اس مرتبہ ۷ ذی الحجہ کو ادا کی گئی۔ دول اسلامیہ کے نمائندوں اور عالم اسلام کی جلیل القدر ہستیوں کو اس کارروائی میں حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا دو بجے عربی ٹائم (دس بجے صبح ہندوستانی ٹائم) سے ذرا پہلے یمن کے دونوں شاہزادے دولت یمن کے وزیر اعظم۔ عراق کے وزیر اعظم نوری پاشا السعید اور ان کے چند رفقا فلسطین کے لیڈر جلیل سید جمیل الحسینی اور ان کے ساتھی۔ عراق کے سابق رئیس الوزارت اور کعبہ مشرفہ کے پناہ گزین شیخ رشید عالی الگیلانی۔ دولت سعودیہ کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ سلیمان مولانا سید اسماعیل غزنوی۔ عبدالرحمان غزنوی اڈ سٹریل ایکسپرٹ حکومت مصر کے وزراء سعودی افواج کے کمانڈر انچیف شہزادہ منصور اور دوسرے ارباب حکومت باب کعبہ کے سامنے مودب کھڑے نظر آتے تھے۔ الجزائر مراقش۔ ٹیونس۔ طرابلس کے اعیان و اکابر حطیم کے اندر اور زمزم سے متصل فرش پر بیٹھے تھے۔ حجاج کرام کا ہجوم حرم شریف کے احاطے میں موجود تھا۔ ٹھیک دو بجے جلالت الملک عبدالعزیز ابن سعود باب اسلام کی طرف سے حرم مقدس میں داخل ہوئے۔ صاحب السلامت شیخ عبداللہ شیبی نے کعبہ شریف کا دروازہ کھلا دیا۔ اور جلالت الملک اور دول اسلامیہ کے اکابر اندر داخل ہو گئے۔ جلالت الملک مستعد عزم اور با ادب خادم کی طرح ایک لمبا کوٹ (جو عام طور پر کرکٹ پیچ کے امپائر پہنا کرتے ہیں) اپنے جسم کے اوپر پہنا۔ اور ایک لمبا ڈنڈا جس کے سرے کے اوپر جھاڑو لگی ہوئی تھی۔ اٹھا لیا۔ کیوڑہ۔ گلاب اور زمزم سے بھرے ہوئے پیالے موجود تھے۔ جلالت الملک نے اس مرکب پانی سے اللہ کے گھر کا فرش خوب اچھی طرح دھویا۔ اس کے بعد آپ نے کسی دکن حکومت سے بہت بڑا سفید رومال لیا۔ اور کیوڑہ گلاب اور زمزم میں بھگو بھگو کر دیواروں کو دھوتے رہے

جب یہ کارروائی مکمل ہو گئی۔ تو جلالت الملک نے جھاڑو اور رومال مولانا سید اسماعیل غزنوی کے حوالے کر دیئے۔ معزز مہمانان اسلام نے جلالت الملک سے استدعا کی۔ کہ وہ قبولیت دعا کے اس مقام پر جو مقدس ترین مقام ہے دنیا اسلام کے لئے دعا فرماویں۔ اس پر جلالت الملک نے نہایت درد بھری انداز میں مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ مسنونہ اور درود شریف کے بعد کہا۔ مسلمانو! اللہ عزوجل ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا ہے۔ اور آپ کی مدد فرماتا ہے جب تک تم ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہے اور اللہ کا فضل تمہارے شامل حال رہا۔ اور دنیا کے ہر حصے میں تمہارے دشمن مغلوب رہے۔ تم اللہ کے محبوب ترین رسول محمد علیہ السلام کی امت ہو تمہارے اپنے مفاد اور تمہاری مصلحتوں کا تقاضا تھا۔ کہ تم اللہ کی کتاب اور اس کے رسول علیہ السلام کی سنت سے متمسک رہتے۔ جب تک یہ کیفیت تم میں موجود رہی۔ اللہ کی فتح اور نصرت تمہارے قدم چومتی رہی۔ آج ساری مصیبت کی اصل وجہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ تمہارا تعلق قائم نہیں رہا۔ اور تم اس سے دور ہو گئے۔

مسلمانو! توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو اس کے ساتھ صلح کر لو اور اسلام کے عقیدت مند بن جاؤ۔ عبادت گذاری تمہارا شیوہ اور توحید اور سنت تمہارا پروگرام ہو۔ احکام الٰہی کی پابندی اور اتباع سنت سے تمہارے کام آسان ہو جائیں گے۔ تمہارا قدیم ترین دشمن شیطان ہے۔ جس نے تمہیں صراط مستقیم سے بھٹکا کر تباہی کا راستہ اور بربادی کا آئینہ دکھا دیا ہے۔ یہی تمہیں اور سب سے پہلے اپنے آپ کو تقویٰ شعاری کی وصیت کرتا ہوں

ہمارے ماہوار تاریخی ناولوں کا سلسلہ۔ ماہ نومبر کا شاندار ناول

فتح قسطنطنیہ

قیمت فی جلد دو روپے۔ حجم پونے تین سو صفحات

مصنفہ منشی صادق حسین صاحب صدیقی

چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

اس ناول میں سلطان محمد خان دوئم کی حیرت انگیز ملٹری ایجادوں ان کے بے مثل تدبر بہادری رحمدلی۔ استقلال اور مسلمانوں کے جوش اور جنگ کے حیران کن واقعات درج ہیں۔ یوسف بے کی بہادری کا قلمی فوٹو دکھایا گیا ہے۔ کہ کس طرح اس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کے نرغہ سے بچ کر فصیل پر چڑھ کر ترکی جھنڈا لہرایا تھا۔ مولانا شمس الدین عارف باللہ کے روحانی فیوض سے سلطان کو قسطنطنیہ فتح ہونے کی خوشخبری ملی جس کے بعد عیسائی بادشاہ قسطنطین کا بھاگنا اور مارا جانا اور کئی دیگر واقعات کا ہونا دکھایا گیا ہے۔ یہ بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ کہ سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ پر کیوں حملہ کیا تھا۔ اور ترکوں کے خلاف یورپ کے تمام بادشاہوں نے عیسائی بادشاہ قسطنطین کی کس طرح مدد کی تھی۔ لیکن فضل الٰہی شامل حال ہونے کی وجہ سے یورپ کی ساری خدائی ترکوں کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی۔ اس فتح نے دنیا کی دقیانوسی تہذیب کا خاتمہ کر دیا۔ مسلمانوں کی جدید تہذیب کا اثر تمام یورپ پر پھیلنا شروع ہو گیا۔ گرجا اور صوفیہ کے سب ڈھونگ برباد ہو گئے ترکوں نے مفتوح عیسائیوں کو قتل کرنے کی بجائے آزاد کر دیا۔ عیسائیوں کے گرجوں سے کروڑہا روپیہ کا سونا چاندی مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اور آج تک کے لئے ترک قسطنطنیہ پر قابض ہو گئے۔

حجم پونے تین سو صفحات۔ قیمت دو روپے ۲ فی ناول۔ ملنے کا پتہ:۔

مینجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول جوش جہاد ہوگا۔ جو بے مثل ناول ہے

جوش جہاد

حضورؐ نے جو قاصد بصریٰ کے حاکم کے پاس دعوت نامہ دیکر بھیجا تھا۔ اس کو عیسائی صوبہ دار شرجیل نے بلا کسی وجہ کے راستہ میں قتل کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ کی ٹھن گئی۔ حضرت علیؓ نے کہا یا فخر رسلؐ عیسائیوں کی اس وحشیانہ حرکت نے مسلمانوں کو جنگ کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ عیسائی ہماری کوئی اصل و حقیقت نہیں سمجھتے۔ ہر قوم ہر ملک۔ ہر بادشاہ سفیر کی عزت کرتا ہے۔ مگر ان عیسائیوں نے بربریت اور بدتہذیبی کا بدترین ثبوت پیش کیا ہے۔ اگر مسلمانوں نے اپنے قاصد کا انتقام نہ لیا۔ تو عیسائی سمجھیں گے کہ مسلمان ڈر گئے ہیں۔ ہمیں فوراً شام کی طرف ایک مہم بھیجنی چاہیئے۔ مسلمان دنیا کے لئے تو نہیں جیتا۔ بلکہ آخرت پر جان قربان کر دیتا ہے۔ شہیدوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ بس کون ہے جو شہید ہو کر جنت میں داخل ہونا نہ چاہے۔ مسلمانو! سن لو جب مسلمان دین حنیف کے لئے تلوار اٹھاتا ہے۔ تو خدا کی رحمت جوش میں آجاتی ہے۔ فرشتے اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

عیسائیوں نے ایک مسلمان سفیر کو قتل کر کے ایک ایسا فتنہ کھڑا کر دیا تھا۔ کہ جس کی آگ اس وقت تک بھڑکتی رہے گی۔ کہ جب تک عیسائی یا مسلمانوں میں سے ایک قوم بالکل برباد نہ ہو جائے گی۔ مسلمانوں نے اپنے بھائی کے خون ناحق کا بدلہ لینے کے لئے عیسائیوں پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ مختلف مسلمانوں نے جوش جہاد میں آکر شجاعت کے جوہر دکھائے ناول بڑا دلچسپ اور پڑھنے کے لائق ہے قیمت دو روپے ۲ فی ناول۔

پتہ

مینجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول ابوالہول دامس ہوگا۔

تقویٰ شعار لوگ یقیناً فائز المرام ہوتے ہیں۔ تقویٰ کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے پیار کریں۔ مسلمان آپس میں دوست بن جائے ایک حصے میں تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرے۔ مسلمان تقویٰ اور کتاب و سنت کے بنیادی اصول پر منظم ہو جائیں۔ اعلاء کلمۃ اللہ ان کی زندگی کا اصل مقصد ہو۔ کسی جدوجہد کی غرض ذاتی مفاد ہرگز نہ ہو۔ ہر مسلم ارکان خمسہ کا پورا پورا پابند ہو۔ مسلمانو! اللہ کے دشمنوں کی نام نہاد تہذیب سے الگ رہو۔ اسلام کے تمدن کو اپناؤ۔ اسلام اور تقویٰ تمہارا اوڑھنا بچھونا ہو۔ ان الفاظ کے بعد جلالت الملک نے ہاتھ اٹھائے اور خشوع و خضوع سے دعا کی۔ اے اللہ رب البیت مسلمانوں کو معزز کر دے۔ وہ تیرے سچے تابعدار ہو کر رہیں۔ دین اسلام ان کا اوڑھنا بچھونا ہو۔ تو انہیں اعلاء کلمۃ اللہ کی توفیق عطا فرما۔ اس دوران میں جلالت الملک پر رقت طاری ہو گئی۔ اور آپ روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت جملہ حاضرین پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ اور پرستاران رب البیت صحیح معنوں میں اپنے مالک اللہ عزوجل کے حضور میں کھڑے نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جلالت الملک کو ہوش آیا اور آپ نے شیخ رشید عالی الگیلانی سے فرمایا۔ رشید اب تم دعا کرو اور میں آمین کہتا ہوں۔ شیخ رشید عالی نے خشوع و خضوع کے ساتھ دعاء قنوت نازلہ کا ایک جملہ پڑھا۔ اور حاضرین رو رو کر آمین کہتے رہے۔ اے اللہ عزوجل مومنین و مومنات مسلمین و مسلمات کو مشرف بہ مغفرت کر۔ اللہ پاک ان کے درمیان تالیف قلوب کا مضبوط سلسلہ قائم رکھ اور ان کی اصلاح فرماتا رہ۔ اللہ عزوجل مشرق و مغرب کے کفرۃ الفجرۃ پر لعنت بھیج جو تیرے دین کی مخالفت کرتے ہیں۔ تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں کو تنگ کرتے ہیں اور ان سے لڑتے ہیں۔ اللہ پاک ان کا خود ان کے درمیان کیفیت اختلاف پیدا کر۔ ان کے قدم اکھڑ جائیں ان کے عمل منتشر ہوتے رہیں۔ ان کے ملک تباہ ہو جائیں۔ اور ان پر ایسا عذاب نازل ہو۔ جس سے مجرم کسی حالت میں بھی بچ نہیں سکتے۔ (آمین) اس مبارک رسم کا سارا انتظام صاحب السعادت شیخ محمد سرور الصبان کے سپرد تھا۔ جو حکمہ حج کے ڈائرکٹر جنرل ہیں۔ کعبہ مشرفہ کے جدی کلید بردار سدانت المشیخ عبداللہ شیبی اپنے مقام رفیع یعنی باب کعبہ پر کھڑے رہے۔ خاتمہ پر جملہ حضرات نے زمزم پیا اور باب صفا کے راستہ سے باہر تشریف لے گئے۔

(نوٹ) اس روح پرور نظارہ کی یہ روداد نقیب وکلاء حج حضرت السید عبدالحی داؤد نے حضرت الحاج شیخ ظہور الدین ظہوری مالک ظہور مسلم ہوٹل کے ملاحظہ ارسال فرمائی نیاز مند حسین میر نے اس کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ جھاڑو اور رومال جو جلالت الملک ابن سعود نے مولانا الغزنوی کے حوالے کئے تھے۔ مولانا کے پاس بحفاظت تمام موجود ہیں۔

حکومت پنجاب کا اعلان

لاہور ۱۷ فروری۔ پنجاب گورنمنٹ نے حسب ذیل سرکاری اعلان جاری کیا ہے۔

بیڈن روڈ پر کل مسلم نوجوان اینٹ لگنے کی وجہ سے جان بحق ہو گیا تھا۔ اس کا جنازہ اور جلوس پر امن طریقہ سے گذر گیا۔ آج صبح بھاٹی دروازہ کے باہر عورتوں کا ایک جلسہ ہوا اور جلوس نکلا۔ اس وقت بعد دوپہر موچی دروازہ کے باہر حسب معمول جلسہ ہو رہا ہے۔ حاضری ندہ ہزار سے تین ہزار تک ہے۔ اس کے بعد جلوس نکلے گا اور لیڈر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے۔

لاہور ڈویژن کے دوسرے اضلاع سے کوئی قابل ذکر رپورٹ نہیں پہنچی۔

جالندھر شہر میں کل تین جلوس نکلے مگر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ البتہ کرتار پور میں ایک جلوس نکالا گیا۔ اور جالندھر میں بھی آج بڑے جلوس کے نکالے جانے کی توقع ہے فیروز پور میں حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ کل وہاں دو بہت بڑے جلوس نکالے گئے۔

اور آج بھی اس سے کچھ زیادہ کی اطلاع آئی ہے۔ کل چار گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

انبالہ کمشنری کے تمام اضلاع میں کل مکمل ہڑتال رہی۔ رہتک میں ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں ایک سو کے قریب طلبہ شامل تھے یہ طلبہ گورنمنٹ ہائی سکول کے صحن میں داخل ہو گئے۔ دریچوں اور دستی دانوں کو نقصان پہنچایا۔ اس کے بعد جلوس ایک ہزار کی تعداد تک بڑھ گیا۔ ۳۲ آدمیوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ اس کے بعد جلوس منتشر ہو گیا۔ انبالہ میں بھی ایک جلوس نکالا گیا۔ اور چھ افراد گرفتار ہوئے۔

ضلع کرنال میں کرنال کیتھل۔ پانی پت اور شاہ آباد میں جلوس نکالے گئے۔ دو گرفتاریاں شاہ آباد اور ایک کیتھل میں کی گئی۔ شملہ میں خواتین کا ایک جلوس نکلا جو پرامن طریق سے گذر گیا۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی

ملتان اور خانیوال میں جلوس نکلے۔ مگر کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ کیمبل پور میں ہزار افراد کا ایک جلوس نکلا۔ حضرو میں تقریباً تین ہزار افراد کا ایک جلوس نکالا گیا۔ دو افراد نظر بند کئے گئے۔ کیمبل پور میں کل تیرہ گرفتاریاں ہوئیں۔ گجرات میں چار جلوس نکالے گئے۔ جن میں قریباً پانچ ہزار افراد شامل تھے۔ جلوس شہر میں گشت لگاتے رہے اور جیل کے سامنے مظاہرے کرتے رہے۔

سرگودھا میں تین چھوٹے چھوٹے جلوس نکلے اور تین گرفتاریاں کی گئیں۔

ملایا کے مسلمانوں کی کانفرنس

قائداعظم کو دعوت

پینانگ ۱۰ فروری تمام ملایا کے ہندوستانی مسلمانوں کی کانفرنس ۱۴ سے ۱۶ فروری تک پینانگ میں منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس کی صدارت کے لئے مسٹر محمد علی جناح کو دعوت بھیجی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں پہنچانے کے لئے پینانگ سیٹلمنٹ ایڈوائزری کونسل کے نمائندے مسٹر اے۔ کے قاسم ہندوستان گئے تھے۔ آپ مسٹر جناح کے اس سفر کا انتظام بھی کریں گے۔ اس کانفرنس میں حکومت کو پیش کرنے کے لئے ایک یادداشت مرتب کی جائے گی۔ جو ان تمام معاملات پر حاوی ہو گی۔ جو مسلمانوں یا ان کے مفاد سے وابستہ ہیں۔ اور یہ امر بھی زیر بحث آئے گا۔ کہ مسلمانوں کے لئے ملایا کی دوسری قوموں سے تعاون کا سب سے بہتر طریقہ کیا ہے۔ (رائٹر)

مسلم لیگ کو حکومت ہند کے دائرہ سے نکلوانے کی جدوجہد

پنڈت نہرو کا عریضہ لندن پہنچ گیا

لندن ۱۰ فروری لندن کے سرکاری حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ کہ وزیر ہند کو وائسرائے کی وساطت سے پنڈت نہرو کا وہ مراسلہ مل گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا مقاطعہ کر دینے کے بعد مسلم لیگ کو ہندوستان کی عبوری حکومت میں شامل رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ رائٹر کے سیاسی وقائع نگار فریڈ رواشن کا بیان ہے۔ کہ وائسرائے نے اس معاملہ میں لندن کے سرکاری حلقوں کی رائے دریافت کی ہے۔ مگر لندن سے ابھی پنڈت جواہر لال نہرو کو کوئی جواب بھیجا نہیں گیا۔ اس مخفی مراسلت کی وجہ سے عام قیاس آرائی کی لہر پیدا ہو چکی ہے۔ بعض جگہ یہ بھی سننے میں آرہا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ ہندوستانی تجاویز میں کوئی اہم ترمیم کر دیگی۔ اور غالباً کابینہ کے ایک وزیر کو بہت جلد ہندوستان بھیجا جائے گا۔ موثق ذرائع سے جو خبریں مل سکی ہیں۔ ان کی روشنی میں ساری پوزیشن کا خلاصہ یہ ہے۔ اولاً۔ پنڈت نہرو کی اس مراسلت کی روشنی میں یا ان تازہ ترین خبروں کی روشنی میں جن کا مطلب یہ ہے۔ یا ہندوستان میں کوئی ایسا سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ جو ریاستوں کو دستور ساز اسمبلی میں شریک ہونے کے قابل بنا دے گا۔ برطانوی کابینہ نے ابھی ہندوستان کے مسئلہ پر نہ کوئی بحث و تمحیص ہی کی اور نہ کوئی فیصلہ صادر کیا ہے۔ تاہم وزراء ساری پوزیشن کی جانچ پڑتال کر رہے ہیں۔ اور غالباً کابینہ کے لئے نہ اس پر غور کرنے اور کوئی فیصلہ صادر کر دینے کا وقت بہت جلد آجائے گا۔ ثانیاً۔ اعلیٰ حکام کو اس امر کی کوئی اطلاع نہیں کہ حکومت کسی وزیر کو ہندوستان بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ثالثاً۔ ہندوستانی پالیسی کے متعلق ابھی تک کسی سرکاری بیان کے اجرا کا انتظام نہیں ہوا۔ لیکن جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ان کے پیش نظر کسی اعلان کا اچانک صادر ہو جانا ناممکن کی بات نہیں ہے۔ برطانیہ میں کوئلے کی انتہائی کمی کی وجہ سے ہندوستانی مسئلہ کے ساتھ پارلیمنٹ کی گہری دلچسپی کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکا۔ لیکن پنڈت جواہر لال نہرو کے اس مراسلے نے پارلیمنٹ کے ان طبقوں میں نمایاں دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ جو ہندوستان کے آئینی مسئلہ کے ساتھ خوب وابستہ ہیں۔ سیاسی حلقوں میں تیزی کے ساتھ اختلاف رائے کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ بعض پنڈت جواہر لال نہرو کے موید ہیں۔ اور بعض ایسی دستور ساز اسمبلی کو جس میں مسلم لیگ شامل نہ ہو موثر قرار نہیں دیتے۔ تاہم صف اول کے پارلیمنٹری افراد ابھی اظہار رائے سے گریز اور تامل کر رہے ہیں۔ (رائٹر)

بمبئی کے قریب ریلوے لائن کو بموں سے اڑا دیا گیا

دہانو احاطہ بمبئی ۱۱ فروری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بی۔ بی۔ اینڈ سی۔ آئی ریلوے کے بمبئی سورت سیکشن پر پال گھر اور سپھالا دو سٹیشنوں کے درمیان ۲۵ فٹ لمبی پٹڑی کو دو بموں سے اڑا دیا گیا۔ اس واردات نے ڈاؤن لائن کو بیکار کر دیا۔ اور بمبئی سے آنے والی ٹرینوں کو لیٹ ہو جانا پڑا۔ سپھالا اور کلوے سٹیشنوں کے درمیان دوہری پٹڑی کے بجائے اکہری پٹڑی پر ٹرینوں کی آمد و رفت جاری رہی۔ پولیس مصروف تفتیش ہے ابھی تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ (ا۔پ)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ منگل سنگھ ولد راج قوم اروڑہ مالک فرم منگل سنگھ گنبھیر سنگھ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے درخواست کی سماعت کرنے بمقام گوجرانوالہ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جملہ مذکور منگل سنگھ مذکور کے تمام قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۶ء

(بورڈ کی مہر)

چیئرمین (مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع گوجرانوالہ)

فن تعمیر حیات

کہ روشنی ہو تو تم اندھیرے سے اور یقین کی بدولت مایوسی سے اپنا پیچھا چھڑا سکتے ہو اس قسم کی مشابہت لغو اور لایعنی ہے۔ زندگی کی کفایت شعاری میں کمی کی بھی جگہ ہے۔ اور وہ اپنا فرض سرانجام دیتی ہے۔ اور جب کسی مشتبہ چیز میں قرین عقل شک ہو تو تاریک بینی جو مایوسی کی چھوٹی بہن ہے بجا اور بر محل ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ اگر انسان امید پر تکیہ کرنے کا عادی ہو تو اکثر کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ تحریک بقا اور تحریک عوام کے ساتھ سلوک جو ہم کو ایک دوسرے کے اراکین بناتے ہیں۔ تحریک تدبیر و تانیث کا منبع طبع انسانی کی قدیمی عمیق گہرائی میں ہے۔ جس طرح اول الذکر انسان کی زندگی کے لئے اور دوم مجلس کی بہتری کے لئے لازمی ہے۔ ویسے ہی تحریک بقائے نوع انسانی کے لئے ضروری ہے۔ یہ تحریک انسانوں اور حیوانوں میں یکساں ہے۔ فرق انسان اور حیوان میں جہاں تک اس تحریک کو دخل ہے۔ صرف یہ ہے کہ انسان میں اس تحریک کو محدود کیا گیا روکا گیا اور تبدیل کیا گیا۔ اس کی روگردانی کی گئی ہے اور اس کو بلندی پر لے جایا گیا ہے۔ اور اس کی وجہ دل سوزی بلند خیالی ہے۔ اور ایسی دل سوزی اور بلند خیالی کی بدولت انسان دینی جوش کا بڑا حصہ اپنی ہستی کے عمیق طبقوں میں لے جا سکتا ہے۔ اس بلند خیالی کی بدولت انسان کو موسیقی۔ علم زبان اور پراسرار فضا میں جسے مذہب کہتے ہیں قدرت کی خوبصورتیوں کی شناخت ہے۔ جن میں اس نے تصور کے بال و پر لے کر اظہار بیان کی طاقت حاصل کی ہے اس کے بلند ترین اظہار میں خود ستائی کے قلعہ پر حد کی جاتی ہے اور موقعہ ہو تو انسان ایثار مجسم بن جاتا ہے۔ اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ خدا کے بندوں کی خدمت کے لئے اپنی خوشیاں۔ اپنی راحت۔ اپنے آرام۔ اپنی دولت اور تندرستی جیسی نعمت کو تیاگ دیتا ہے۔ سرداری۔ حکومت اور غلبہ کی خواہش تحریک خودستائی کا عام اظہار ہے اور ایسے مواقع بھی ہوتے ہیں۔ جبکہ حکومت اور سرداری کا اظہار جائز ہوتا ہے۔ لیکن صرف ذاتی مفاد اور دوسروں کے حقوق کی پامالی کے لئے قطعی طور پر جائز نہیں ہو سکتا۔ یہ حق فی زمانہ تصور محبت میں مرد اور عورت دونوں کو حاصل ہے۔ اس حق کا نمونہ کمال یہ ہے۔ تصور محبت میں مرد اور عورت کو یکساں حق حاصل رہے۔ مرد اور عورت دونوں برابر باغ محبت میں پھولوں کی طرح کھلیں۔ اور اپنی خوشبو سے دنیا کا دماغ معطر کریں۔

خوش طبعی کا مادہ نوع انسان میں عام ہے لیکن اس سے سب انسان یکساں بہرہ ور نہیں ہیں۔ بعض لوگوں میں سنجیدگی اس قدر بڑھی ہوئی ہے۔ کہ انہیں ہنسنا آتا ہی نہیں اور ان میں تفریح طبع کا پیدا کرنا خواہ وہ معمولی سے معمولی ہو مشکل ہوتا ہے۔ لوگ ایسے اشخاص کو غبی اور کم سمجھتے اور محض برائے وزن بیت مجالس میں مدعو کرتے ہیں دلچسپی کے لئے نہیں۔ لیکن ظرافت کا حظ اٹھانا اور ہے اور ظرافت پیدا کرنا اور۔ ایک بڑے دانا کا قول ہے کہ خوش طبعی احساس ہے۔ وہ احساس جو گرم جوشی۔ نزاکت اور مروت سے مالا مال ہو۔ یہی وہ احساس ہے جو ہمارے کینہ ور نفرتوں پر حکمران ہے۔ اور مجلسی حرکات کی کل کو تیل دیتا ہے۔ خوش طبعی خصلت کا امتحان ہے۔ جس چیز پر تم ہنستے ہو۔ وہ بتاتی ہے کہ تم کون ہو۔ اس کے علاوہ وہ اپنی طبیعت کا خاصہ ہے۔ لیکن خوش طبعی کی کوئی حد ہونی چاہیئے

لایق محفل نہ باشد ہر کہ خندد بے محل
کفش چو دندان بر آرد دور ش از پا ے کنند

خوبصورتی کے متعلق ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ خوبصورتی انسان کی اپنی آنکھ میں ہے اس کے لئے ایک خاص معیار قائم کرنا مشکل ہے اپنا اپنا مذاق شکل سے

حسن کیا شے ہے؟ حسن کی تعریف
گورے چہرے پہ شنگرفی ہو جھلک
چشم آہو پہ جان دیتے ہیں
ارزاں آنکھوں پہ مرتے ہیں اگر یہ
شکل و صورت ہیں قابل تعریف
دانت اگر ہوں سفید اور براق
ال کے مسی بنا دیئے ہیرے
یہ ہی بدعت ہے لکھنؤ میں بھی
ہونٹ پتلے ہوں اور گلابی ہوں

نہیں آسان ۔ ہے یہ حیرانی
اسی کو کہتے ہیں حسن کنعانی
اور کہتے ہیں ان کو نورانی
ان کو نیلم سمجھتے ہیں کافی
ہے اگر ہو بلند پیشانی
ان کو الماس کہتے ہیں کافی
دلی والوں نے نیلم کافی
ہائے نادانی ۔ وائے نادانی
صفے ہوتی ہے ان پہ مرجانی

انگریزی فوجی ہیڈکوارٹر قاہرہ سے منتقل ہو رہا ہے

قاہرہ ۱۰ فروری۔ مشرقِ وسطیٰ کا برطانوی ہیڈکوارٹر جو کئی برسوں سے قاہرہ میں ہے فاید کو رہا ہے۔ یہ ہیڈکوارٹر سر دست فیاضی (؟) میں منتقل ہو رہا ہے۔ جو نہر سویز کے منطقہ میں واقع ہے۔ آج قاہرہ سے لاریوں کے بہت لمبے لمبے قافلے روانہ ہوتے رہے جن پر دفتروں کی فائلیں اور دوسرا فرنیچر لدا ہوا تھا۔ جنرل ہیڈکوارٹر کے بہت سے دفاتر منتقل بھی ہو چکے ہیں تخلیہ کی کارروائی مارچ کے وسط تک مکمل بھی ہو جائے گی۔ فیاضی میں ہیڈکوارٹر کا قیام بالکل عارضی ہوگا۔ غالباً سنہ ۱۹۴۹ء تک مصر سے باہر کوئی مستقل جگہ اس مقصد کے لئے منتخب کر لی جائے گی۔ فیاضی (؟) بڑی کڑوی جھیل کے مغربی ساحل پر قاہرہ سے ستر میل دور واقع ہے۔ اگرچہ مسٹر بیون ۲۸ جنوری کو اعلان کر چکے ہیں۔ کہ حکومت مصر نئے معاہدے کی بات چیت سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔ تاہم حکومت برطانیہ تخلیہ وادی نیل کے ارادہ کو جامۂ عمل پہنا رہی ہے۔ (رائٹر)

بناسپتی گھی کے ایک سودے کا منافہ چار کروڑ پونڈ

لندن ۵ فروری یہاں جو ارجنٹائن سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ مظہر ہیں کہ مسٹر مائیکل میرندا صدر سنٹرل بینک ہولسل آف آئرز (ارجنٹائن) نے ایک اخباری نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے اس امر کا اقرار کیا۔ کہ بناسپتی گھی کے صرف ایک سودے میں ان کو چار کروڑ پونڈ نفع ہوا۔ اس سودے کا براہ راست برطانیہ میں سرسوں کے نرخ پر اثر پڑا اور دوسرے ہفتہ سے ہی سرسوں کا بھاؤ چڑھ گیا۔ (اگلوب سروس)

پیسہ اخبار میں اشتہار دیکر اپنی تجارت بام اوج پر پہنچائیں مینیجر

حسن والوں میں ترک ہیں مشہور
ہند کا حسن ہے جو سبز و ملیح
دیکھا ہوں جو حسن جسستان
موٹے موٹے لٹکتے نیچے ہونٹ
حسن تہذیب ہے لباس جہ بہ
حسن کی دیوی سے ہوا استصواب
آئی آواز غیب سے یہ مجھے
مختلف ہے مذاق لوگوں کا
عشن ہے ساپنوں میں درندوں میں
حسن کی ہے بہار پھولوں میں
پتھروں میں ہے یہ جہاں آرا
حسن کا روح سے تعلق ہے

کاسمیری ۔ یہودی ۔ ایرانی
ہے وہ رشکِ جمالِ لفرانی
مجھ کو ہوتی ہے سخت حیرانی
رنگ سنگوں ہے اور شبستانی
وحشیوں کا جمالِ عریانی
ایسی حالت میں میں نے یہ ٹھانی
کیوں پراگندہ تو ہے اے جانی
ہے یہ معیارِ حسنِ انسانی
اس کو کہتے ہیں حسنِ حیوانی
اللہ اللہ جمالِ رحمانی
دیکھ لو آپ لعلِ رمانی
اس لئے ہے یہ چیز روحانی

اگرچہ خوبصورتی بادی النظر میں سڈول جسم رنگ روپ پر منحصر ہے۔ لیکن اس میں تندرستی اور جسمانی قابلیت کو بھی بہت زیادہ دخل ہے۔ اور اسی لئے ہم نے اس کتاب میں جگہ جگہ ورزش جسمانی کا ذکر کیا ہے۔ خوبصورتی صرف جسمانی نہیں ہوتی۔ یہ دماغی بھی ہوتی ہے۔ دماغی خوبصورتی میں ذہن و ذکاء۔ دلکش اطوار۔ عقل کی رسائی علم و فضل احساس۔ خیال اور قوت ارادی وغیرہ شامل ہیں۔ ایک بڑھیا جس کی عمر اسی سال کی ہے بال برف کی طرح سفید ہیں۔ چہرے پر جھریاں ہیں۔ دیکھو اس کی انوکھی خوبصورتی دل پر اثر کرتی ہے۔ دماغی عمل جس سے رنگ زرد۔ چہرہ اداس اور غم لاحق ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں غرور۔ حرص شبہ۔ فریب۔ یقین۔ ایمان۔ امید۔ جرأت اپنا اپنا اثر دماغ کے اشارے سے حسن پر کرتے ہیں۔ جو اچھا یا برا ہوتا ہے۔ چہرہ کبھی خوشی سے جگمگانے لگتا ہے۔ اور کبھی غم سے مکدر ہو جاتا ہے۔ سکلیہ اتر جاتا ہے۔ غرض خوبصورتی زیادہ تر ایک معاملہ اظہار ہے جو رائج الوقت شخصیت کی لازمی شرط ہے۔ (دیا نی پیس)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۱ ۲۴ فروری ۱۹۴۷ء

سالانہ چندہ ۱۰ ۔ فی پرچہ ۳ ۔ جلد ۶۱ نمبر ۸

THE PAISA AKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

ایڈیٹر میاں عبدالمجید صاحب

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

۲۴ فروری ۱۹۴۷ء

کسی کو شادماں پایا نہ کوئی شادماں دیکھا

کسی کو شادماں پایا نہ کوئی شادماں دیکھا ❖ زمیں پر جس کو دیکھا شکوہ سنج آسماں دیکھا
نہ پوچھو ہم سے حیرت کا سبب آئینے سے پوچھو ❖ کہ کیا کیا دیکھنے والوں کی آنکھوں نے سماں دیکھا
عدو کی گرمیٔ محفل کے جھگڑے پر وہ کہتے ہیں ❖ کسے دیکھا ہے کب دیکھا ہے کیا دیکھا کہاں دیکھا
نہ بدلی خوئے بد اس شوخ بدخو کی کبھی اے دل ❖ ہزاروں بار ہم نے انقلاب آسماں دیکھا
رہی قسمت کی گردش ساتھ ہی حرماں نصیبوں کے ❖ گئے جس سر زمیں پر ہم تو سر پر آسماں دیکھا
ہوئی ہے لاگ کچھ برقِ نشیمن سوز کو مجھ سے ❖ لگا دی آگ گلشن کو جو میرا آشیاں دیکھا
نہ پایا قبر میں بھی چین دل اضطراب سے ❖ ترے کشتوں نے تو زیرِ زمیں بھی آسماں دیکھا
سمجھ ایسا رنگ بدلا تا جور گلزار ہستی کا ❖ جسے دیکھا گلستاں میں نوا سنجِ فغاں دیکھا

اظہارِ حق

وارثِ عدلِ پیمبر عمر بن الخطاب
ہیچ تھی جن کے لئے منزلت تاج و سریر
مجمع عام میں لوگوں سے انہوں نے یہ کہا
مہر باندھو نہ زیادہ کہ ہے یہ بھی تبذیر
جس قدر تم کو ہو مقدور وہیں تک باندھو
حکم یہ عام ہے سب کو امرا ہوں کہ فقیر
ایک بڑھیا نے وہیں ٹوک کے فوراً یہ کہا
تجھ کو کیا حق ہے جو تو کرتا ہے ایسی تقریر؟
صاف قرآن میں "قنطار" کا لفظ آیا ہے
تجھ کو کیا حق ہے کہ اس لفظ کی کر دے تغییر؟
لاکھ تک بھی ہو تو کہہ سکتے ہیں اس کو "قنطار"
تھا یہ اک وزن کہ اس وزن کی یہ ہے تعبیر
سرنگوں ہو کے کہا حضرت فاروق نے آہ "میں نہ تھا اس سے جو واقف تو یہ میری تقصیر"

(معین الدین احمد ندوی)

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسلمانو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آن پہنچے تو شہادت (کا نصاب) یہ ہے۔ کہ وصیت کرتے وقت تم مسلمانوں میں سے دو صاحب عدل گواہ ہوں۔ یا اگر تم سفر کر رہے ہو اور اس حالت میں تم پر موت کی مصیبت واقع ہو (اور وہاں غیر قوم ہی کے لوگ ہوں) تو تمہارے سوا دو غیر شخص ہی گواہ ہونے چاہئیں۔ اگر تم کو ان کی نسبت کچھ شک ہو تو ان دونوں کو عصر کی نماز کے بعد کھڑا کرو۔ اور وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں۔ کہ ہم شہادت کا کچھ عوض نہیں لینگے۔ گو وہ ہمارا رشتہ دار ہی ہو۔ اور نہ ہم اللہ کی شہادت کو چھپائینگے۔ اگر ایسا کریں تو گنہگار ہوں (۱۰۶)

اگر خبر ہو جائے۔ کہ انہوں نے جھوٹ بولا۔ تو ان کی جگہ اور دو گواہ ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں۔ جن کا حق انہوں نے مارنا چاہا تھا۔ اور وہ جس کے حق میں گواہی دیں اس سے قرابت قریبہ بھی رکھتے ہوں اور وہ خدا کی قسم کھائیں کہ ان کی شہادت سے ہماری شہادت بہت درست ہے اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی ایسا کرینگے صورت میں ہم ظالم ہونگے۔ (۱۰۷)

اس طریق سے بہت قریب ہے۔ کہ یہ لوگ صحیح صحیح شہادت دیں یا اس بات سے خوف کریں۔ کہ ہماری قسمیں ان کی قسموں کے بعد رد کر دی جائیں۔ اور خدا سے ڈرو۔ اور اس کے حکموں کو گوش ہوش سے سنو۔ اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۱۰۸)

سورۂ انعام۔

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی پھر بھی یہ کافر لوگ خدا کے ساتھ اور چیزوں کو برابر ٹھہراتے ہیں۔ (۱) وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (جینے کی) مدت اور مرنے کا ایک وقت مقرر کر دیا۔ اور ایک مدت خدا کے پاس اور مقرر ہے۔ پھر بھی تم (اے کافرو) خدا کے بارے میں) شک کرتے ہو۔ (۲) اور آسمانوں اور زمین میں وہی خدا ہے جو تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو سب سے واقف ہے۔ (۳) کہو کہ خدا جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے کیا میں اس کے سوا کسی اور کو مددگار بناؤں۔ اور وہ سب کو کھانا کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا۔ کہو کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا میں ہوں اور یہ کہ تم (اے پیغمبر) مشرکوں میں نہ ہونا (۱۴) اور جس دن ہم سب لوگوں کو جمع کریں گے۔ پھر مشرکوں سے پوچھیں گے کہ آج وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن کو تمہیں دعوےٰ تھا۔ (۲۲) پھر ان کی کچھ شرارت نہ رہے گی بجز اس کے کہ کہیں کہ خدا پروردگار کی قسم ہم شریک نہیں بناتے تھے (۲۳) دیکھو انہوں نے اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولا۔ اور جو کچھ یہ افترا کیا کرتے تھے۔ ان سے کھو گیا۔ اور وہ لوگ تمام جمع خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کی درگاہ میں مناجات کرتے رہتے ہیں۔ ان کو مت نکالو۔ ان کا حساب تم پر کچھ نہیں اور تمہارا حساب ان پر کچھ نہیں۔ کہ ان کو نکالنے لگو۔ ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔ (۵۲) اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے کہ ان کی نسبت کہیں۔ کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے۔ بھلا خدا شکر کرنے والوں سے واقف نہیں (۵۳) اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ تو ان سے السلام علیکم کہا کرو۔ خدا نے رحمت اپنے اوپر لازم کر لی ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے برائی کر بیٹھے پھر توبہ کرے اور نیکو کار ہو جائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے (۵۴) اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ تاکہ تم ان پر عمل کرو۔ اور تاکہ گنہگاروں کا رستہ ظاہر ہو جائے (۵۵) (اے پیغمبر کفار سے) کہہ دو کہ مجھے منع کر دیا ہے کہ ان لوگوں کی عبادت کروں جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو (اور یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کرنے کا۔ اگر ایسا کروں تو گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں (۵۶) اور اسی (خدا) کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ بیابان اور دریا کی سب چیزوں سے واقف ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا۔ مگر وہ اس کو جانتا ہے۔ اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری یا سوکھی چیز نہیں ہے۔ مگر کتاب روشن (لوح محفوظ) میں (اس کا حال لکھا ہوا ہے) (۵۹) اور وہی تو ہے جو رات کو (سونے کی حالت) میں تمہاری روح قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم نے دن میں کیا تھا اس سے خبر رکھتا ہے۔ پھر تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے۔ تاکہ (یہی سلسلہ جاری رکھ کر زندگی کی) معین مدت پوری کر دی جائے۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (اس روز) وہ تم کو جو عمل تم کرتے ہو (ایک ایک کر کے) بتائیگا۔ (۶۰) اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔ اور تم پر نگہبان مقرر کر رکھتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آتا ہے۔ تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ اور کسی طرح کا قصور نہیں کرتے (۶۱) پھر (قیامت کے دن تمام) لوگ اپنے مالک خدا برحق کے پاس واپس بلائے جائیں گے سن لو کہ حکم اسی کا ہے۔ اور وہ نہایت جلد حساب لینے والا ہے (۶۲)

کہو بھلا تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے (جب) کہ تم اسے عاجزی اور نیاز پنہانی سے پکارتے (اور کہتے) ہو کہ اگر خدا ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم اس کا بہت شکر ادا کریں گے (۶۳)

کہو کہ خدا ہی تم کو اس مصیبت سے اور ہر رنج و اندوہ سے نجات بخشتا ہے۔ پھر تم اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔ (۶۴) کہہ دو کہ وہی اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں (۶۵)

کہو کیا ہم خدا کے سوا ایسی چیز کو پکاریں جو نہ ہمارا بھلا کر سکے اور نہ برا۔ اور جب ہم کو خدا نے سیدھا رستہ دکھا دیا تو ہم الٹے پاؤں پھر جائیں جیسے کسی کو جنات جنگل میں بھلا دیں اور وہ حیران ہو رہا ہو۔ اور اس کے کچھ رفیق ہوں جو اس کو سیدھے رستے کی طرف بلائیں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ سیدھا رستہ تو خدا ہی کا رستہ ہے اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ خدائے رب العالمین کے فرمانبردار ہوں۔ (۷۱)

اور اس نے ہمیں یہ بھی حکم دیا ہے کہ نماز پڑھا کرو اور خدا سے ڈرا کرو اور وہی تو ہے جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے۔ (۷۲) اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر سے پیدا کیا ہے اور جس دن وہ قیامت کو کہیگا کہ ہو جا تو وہ ہو جائیگی۔ اس کا ارشاد برحق ہے اور جس دن صور پھونکا جائیگا۔ اس دن اسی کی سلطنت ہوگی۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے وہ حکمت والا اور خبردار ہے۔ (۷۳) بیشک خدا ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر ان سے درخت اگاتا ہے وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے یہی تو خدا ہے پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ (۹۵) اسی کے حکم سے صبح کی پو پھوٹتی ہے اور اسی نے رات کو موجب آرام اور سورج اور چاند کو (ذریعہ) شمار بنایا ہے۔ یہ خدائے غالب اور علم والے کے اندازے ہیں (۹۶) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ بیابان اور دریا کے اندھیروں میں ان کے ذریعہ سے رستے معلوم کرو۔ سمجھنے والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ (۹۷)

اور وہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے ایک قرارگاہ ہے اور ایک جائے ودیعت (یعنی ایک مدت تک دنیا میں زندہ رہنے کے بعد زمین کے سپرد کر دیے جاتے ہو) سمجھنے والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں (۹۸) اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر اس سے ہر طرح کی روئیدگی اگاتا ہے پھر اس میں سے ہم ہی سبز سبز کونپلیں نکالتے ہیں۔ اور ان کونپلوں سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے گابھے میں سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں۔ اور غیر مشابہ بھی ان چیزوں کے پھلوں پر جب وہ پھلتے ہیں اور پھلوں کے پکنے پر (جب وہ پکتے ہیں) نظر کرو۔ ان میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۹۹)

باقی آئندہ۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک — زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشن پریس میلا بلڈنگ میکلورڈ روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۸ | ۲۴ر فروری ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

واقعات بہار پر مسٹر سری کرشن سنہا کی تقریر

مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار نے اسمبلی کے اجلاس میں اپنے صوبے کے نہایت ہی دردناک ہنگامے کے متعلق تین گھنٹے تک جو تقریر کی اس میں مسٹر سری کرشن سنہا نے ایک سے زیادہ مواقع پر حکومت کی بے بسی کا اعتراف کیا۔ مثلاً انہوں نے کہا:۔

(۱) میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے متعلق فیصلہ کرتے وقت یہ نہ دیکھا جائے کہ میں کیا کچھ کر سکا۔ بلکہ یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہئیے کہ حکومت کو ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا تھا۔ جو بالکل پاگل ہو گئے تھے۔

(۲) میرے خلاف الزام تراشی کے طور پر جو کچھ کہا گیا۔ میں اس کے خلاف کچھ نہیں کہوں گا۔ لیکن چاہتا ہوں کہ ایوان ایک ایسی حکومت کی پوزیشن کا صحیح مطالعہ کرے۔ جس کی آبادی پاگل بن چکی تھی۔ اور اس نے ایسے افعال کا ارتکاب کیا۔ جس پر لوید میں اس آبادی کو خود شرمساری لاحق ہوئی۔

مختلف اصحاب نے کئی مرتبہ کہا تھا۔ کہ بہار میں جو حالات پیش آئے ان کی مثال سے تاریخ یک قلم خالی ہے۔ اور یہ دعویٰ بالکل درست ہے۔ مسٹر سنہا نے اس کے جواب میں سرزمین شام کی تاریخ کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا جو گزشتہ صدی میں پیش آیا تھا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ مسٹر سنہا کا اشارہ کس واقعہ کی طرف ہے۔ لیکن بہتر ہوتا کہ یہ مثال پیش نہ کی جاتی۔ اور مسٹر سنہا سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جس واقعہ کے متعلق ساری دنیا کی تاریخ کھنگال ڈالنے کے بعد انہیں صرف سرزمین شام کی تاریخ سے ایک مثال مل سکی وہ بھی موجودہ صدی کی نہیں بلکہ گزشتہ صدی کی وہ واقعہ عدیم النظیر ہی سمجھا جائے گا۔ کم از کم یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان یا دوسرے بڑے بڑے ملکوں کی تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتا۔ مسٹر سنہا نے اس کے بعد جو اشتعال کی تاریخ بیان کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق مسلم لیگ کے فیصلے سے پیشتر بھی ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات ناخوشگوار تھے۔

(۲) ۱۶ر اگست کو ڈائرکٹ ایکشن کا یوم منایا گیا۔

(۳) بنگال اور سندھ کے وزیروں نے اعلان کیا کہ ضرورت پیش آئی تو ہم اپنے صوبوں کی آزادی کا اعلان کر دیں گے۔

(۴) مسلمانوں نے کھلم کھلا خونریزی سے متعلق بیانات دیئے۔

(۵) عید کے موقع پر اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔

مسٹر سنہا کہتے ہیں۔ کہ اس طرح با ہم دگر تفرقہ کے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا رہا۔ ہمیں ان واقعات پر بحث کی ضرورت نہیں۔ اور یہ بھی مان لینے میں ہمیں تامل نہیں ہو سکتا کہ بعض مسلم کارکنوں کے بیانات یا تقریریں شاید احتیاط کی حدود سے متجاوز ہوں۔ لیکن مسٹر سنہا نے خود ابتدا ہی میں یہ کہہ کر بدیہی حقیقت کا اعتراف کر لیا کہ اشتعال کی کوئی مقدار یہاں تک کہ نواکھالی جیسے ایک سو واقعات بھی ایک عورت یا ایک بچے کے قتل کے لئے وجہ جواز نہیں بن سکتے۔

لہٰذا وجوہ اشتعال کی بحث بالکل بے سود تھی۔ مان لیجئے کہ اشتعال انگیز حرکتیں سرزد ہوئیں۔ اور ان کے لئے ایک فریق کے چند آدمی ذمہ دار نہیں گردانے جا سکتے بلکہ ہر فریق کے مختلف افراد نے غیر ذمہ دارانہ حرکتوں کا ارتکاب کیا۔ لیکن اس بناء پر یہ کیونکر جائز ہو گیا کہ ایک فریق نے اپنی بے پناہ اکثریت کے زعم میں اقلیت پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا؟ پھر یہ اکثریت زمام حکومت پر قابض تھی۔ تمام اختیارات اعلا اسی کے ہاتھ میں تھے۔ اس کے معتمد علیہ نمائندے اقتدار کے حامل تھے۔ کیا یہ لوگ اسی وقت تک معتمد علیہ تھے جب تک نمائندگی کا پروانہ بنا منظور تھا۔ اور اس نمائندگی کے تمام واقعات کی بجا آوری میں معتمد علیہ نہیں رہے تھے؟

پھر سب سے بڑھ کر حیرت انگیز اور رنج افزا معاملہ یہ ہے۔ کہ ان وجوہ اشتعال نے بہار اور اس کے بعد یو۔پی کے بعض مقامات ہی میں کیوں دردناک نظارے پیش کئے؟ ہمارے سامنے پنجاب ہے۔ سندھ ہے بلوچستان ہے۔ چند مخصوص مقامات کو چھوڑ کر پورا بنگال ہے۔ لیکن وہاں کامل امن رہا۔ اور بہار جیسے واقعات کہیں بھی پیش نہیں آئے یقیناً یہ کوئی وجہ نہیں اور بہتر ہوتا کہ مسٹر سنہا یہ طریق استدلال اختیار نہ فرماتے۔ اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بہنی آباد اور ضلع مظفرپور میں ۲۷ر ستمبر کو ہنگامہ ہوا مسٹر سنہا نے اعتراف کیا ہے کہ اگر حکام پوری توجہ اور اہتمام سے کام لیتے اور غافل نہ رہتے تو اس ہنگامہ کو روکا جا سکتا تھا۔

ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا مسٹر سنہا نے ان حکام سے باز پرس کی؟ انہیں سزائیں دیں؟ انہیں ذمہ داری کے عہدوں سے الگ کیا؟ کیا اس کے بعد پورے صوبے کے حکام کو زیادہ سے زیادہ احتیاط اور دیکھ بھال ہنگامے کے امکانات کو ختم نہیں کیا جا سکتا تھا؟ لیکن پورے ایک مہینے کے بعد وہ ہولناک واقعات شروع ہوئے۔ جو ۲۵ر اکتوبر سے لے کر کم از کم دس نومبر تک جاری رہے۔ اور ان وحشتوں میں جو کچھ پیش آیا اس کو کوئی قلم بیان نہیں کر سکتا۔ اور شاید پورے واقعات کبھی بھی معرض تحریر میں نہ آئیں گے۔

اس سلسلے میں کئی مرتبہ یہ امر زیر بحث آ چکا ہے۔ کہ فوج سے کام لینے میں بڑا تساہل ہوا۔ مسٹر سنہا نے اس بارے میں تاخیر کی۔ وجہ یہ بیان کی کہ میں چاہتا تھا کہ فوجی آدمی چار چار یا پانچ پانچ کی ٹولیوں میں دور دست مقاموں پر چلے جائیں۔ اور مفسدوں کے ہجوم کو روکیں۔ ضرورت محسوس ہو تو گولی بھی چلا دیں۔ رانا پور کا فوجی کمانڈر اس تجویز سے متفق نہ تھا۔ اور یہ معاملہ رانچی میں برگیڈ کی منظوری کے لئے بھیجا ہوا۔

ہمیں دلی رنج و قلق کے ساتھ کہنا چاہئیے۔ کہ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے اس کے وجوہ سن لیجئے:۔

(۱) مسٹر سنہا فوجی امور سے کاملاً واقف تھے۔ ان کا کام یہ نہیں تھا۔ کہ فوج کو اپنی تجویز کی پابندی پر مجبور کریں۔

(۲) ان کا کام یہ تھا۔ کہ فوج کو فساد فرو کرنے کی اجازت دے دیتے اور باقی تدابیر کو فوجی کمانڈر پر چھوڑ دیتے۔

(۳) کمانڈر بطور خود یہ نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اپنے فوجیوں کو چار چار یا پانچ پانچ کی ٹولیوں میں منتشر کر دیتا۔ اور اس طرح ساری فوج کو ہزاروں کے ہجوم میں تباہ کرانے کی ذمہ داری اپنے سر پر اور اپنی گردن پر لیتا۔

(۴) اگر اس تجویز پر اصرار نہ کیا جاتا تو فوج کے مختلف دستے کمانڈر کی نگرانی میں کئی مقامات پر فساد بند کرا سکتے تھے۔ اور اغلب ہے کہ سینکڑوں جانیں بچ جاتیں۔ دور دست مقامات کی دیکھ بھال بعد میں کی جا سکتی تھی۔

(۵) اس تجویز پر اصرار کے سلسلے میں فوج کو معطل بنائے رکھنا کا معاملہ کسی سلیم الہوش و حواس آدمی کے ذہن میں نہیں آ سکتا۔

(۶) رانچی سے برگیڈ کو فوراً ٹیلیفون پر بلایا جا سکتا تھا۔ اور سارا معاملہ چند منٹوں میں طے ہو سکتا تھا۔

بہرحال مسٹر سنہا نے سب کچھ نیک نیتی سے ہی کیا ہو۔ تو ان کی بے تدبیری ہر شخص پر روز روشن کی طرح آشکار ہو سکتی ہے۔ ہم ذاتی الزام تراشی کے عادی نہیں ہیں۔ اور کوئی الزام تراشی بہار کے مظلوموں کی مصیبتوں اور پریشانیوں کا معاوضہ نہیں بن سکتی۔ لیکن جو کچھ پیش آیا اس کے سلسلے میں حکومت کی نالائقی ہر اعتبار سے واضح ہو سکتی ہے۔ اور خود مسٹر سری کرشن سنہا بھی اس پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔

علاوہ ازیں لیگ کے ممبر نے کھلم کھلا کہا تھا۔ کہ وزارت بہار کے ارکان نے اس ہنگامے میں حصہ لیا۔ اور وزارت میں مسٹر سنہا کے برخلاف خفیہ گروہ بنے ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق ہمیں وزیر اعظم بہار کی تقریر میں کوئی چیز نہیں ملی۔ یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ مسٹر سنہا نے اپنا کوئی فرض ادا نہیں کیا۔

(ایم۔ کے میر ڈائرکٹر جنرل والنٹیرز مسلم لیگ بہار ریلیف کمیٹی پٹنہ)

قابل تعریف ضبط

ہم لاہور کے مسلمانوں کو تحسین و مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ کہ ۱۰ر فروری کو بیڈن روڈ پر انگریز سارجنٹ کی ضرب سے ایک مسلمان نوجوان کی شہادت پر انہوں نے انتہائی ضبط و نظم کا ثبوت دیا ورنہ جذبات کی آج کل جو کیفیت ہے۔ اس میں یہ واقعہ شدید فرقہ وار تصادم کا موجب ہو سکتا تھا جو واقعہ بجائے خود افسوسناک ہے۔ اب تک یہ معلوم نہیں

ہو سکا۔ کہ وہ ایجنٹ کس نے بھیجی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ اگرچہ اس موقعہ پر مسلمانوں نے پوری ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہندوؤں اور مسلمانوں کو انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ خاص کر ہندو لیڈروں اور ذمہ دار اداروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کو موجودہ ہنگامہ آرائی سے بالکل بے تعلق اور غیر متاثر رکھنے کی کوشش کریں۔ فرقہ امن و امان کی کوشش اور حفاظت ہماری سب سے پہلی مصلحت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کے شائبہ اشتعال سے بچیں اور افعال و حرکات میں غیر ذمہ داری کو جگہ نہ دیں۔

بنگال و سندھ کی طرف سے استمداد

کانگرسی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ حکومت سندھ نے مرکزی حکومت سے بیس کروڑ کی امداد طلب کی ہے۔ تاکہ بعد جنگ کے منصوبوں پر صرف کرے۔ اور حکومت بنگال نے اپنے مصارف پورے کرنے کے لئے ستر کروڑ طلب کئے ہیں۔ اگر ان صوبوں کے مالی حالات ایسے ہی ہیں۔ کہ یہ مرکزی امداد کے محتاج ہیں۔ تو پھر پاکستان قائم کرنے کے بعد ان کی غربت میں اضافہ نہ ہو جائیگا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس قسم کی امداد طلب کرنے کی ضرورت تو محض اس لئے پڑتی ہے۔ کہ پاکستان قائم نہیں ہے اگر پاکستان قائم ہو جائے۔ تو آمدنی کے جن ذرائع کی وجہ سے مرکزی حکومت صوبوں کو امداد دینے کے قابل ہے۔ وہ ذرائع صوبوں کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ اور امداد کی احتیاج ہی نہ رہے گی۔ اس کے علاوہ اگر پاکستانی صوبے غریب ہیں۔ تو آپ کو ان کی غربت کے نتائج کا اندیشہ کیوں پریشان کر رہا ہے۔ وہ جس طرح بھی ہوگا اپنا گزارہ کر لیں گے۔ آپ اپنی فکر کیجئے۔ دوسروں کے فکر میں آپ کو ہلکان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

ہڑتالی ملازموں کو حکومت کے نوٹس

آج کل ہڑتالوں کا بڑا زور ہے۔ ضروریات زندگی کی ہوشربا گرانی نے ملازمت پیشہ لوگوں کے حواس بگاڑ رکھے ہیں۔ خصوصاً ٹیچروں۔ پٹواریوں اور چپڑاسیوں اور دیگر قلیل التنخواہ ملازموں کی حالت تو واقعی قابل رحم ہے۔ بعض ملازموں نے جد و جہد اور ہڑتالیں کر کے کسی قدر ترقیاں اور رعایتیں حاصل کر لی ہیں۔ لیکن بعض کے رستے میں شدید مشکلات حائل ہیں۔ مثلاً لاہور کارپوریشن کے چار سو مرد ٹیچروں اور ڈیڑھ سو استانیوں نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس سے متعلق میڈیا لاہور کے جدید ایگزیکٹو آفیسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کارپوریشن اپنے وسائل کے پیش نظر ٹیچروں کے لئے جو کچھ کر سکتی تھی۔ وہ کر چکی اور ایک لاکھ ستاون ہزار کا مزید مصارف برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔ چونکہ اس سے زیادہ دینا کارپوریشن کے حیطہ اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے ٹیچروں کو نوٹس دیا جا چکا ہے۔ کہ اگر وہ ۲۰ر فروری تک ڈیوٹی پر واپس نہ آ گئے۔ تو وہ ملازمت سے علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔

یہی کیفیت نہر کے پٹواریوں کی ہے۔ پانچ ہزار کے قریب نہری پٹواریوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور اپنی تنخواہوں میں ترقی کا مطالبہ پیش کر رکھا ہے۔ حکومت ان کو بھی ترقی دینے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس نے پٹواریوں کو نوٹس دے دیا ہے۔ کہ وہ ہفتہ بھر کے اندر کام پر واپس آ جائیں۔ ورنہ ان کی تنخواہوں میں اور بھی زیادہ تخفیف کی جائے گی۔ اس پر پٹواریوں کی ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے جواب دیا۔ کہ ایسوسی ایشن پٹواریوں کو مشورہ دیتی ہے۔ کہ وہ کام پر واپس نہ جائیں۔ اب حکومت نے دس دن کا ایک نیا نوٹس دیا ہے۔ کہ کام پر واپس آ جاؤ۔ ورنہ اس کے بعد تم ملازمت سے موقوف کر دیئے جاؤ گے۔

ہم حکومت کی مجبوریوں سے انکار نہیں کرتے۔ لیکن غریب ملازموں کی احتیاج و ضرورت بھی بالکل واضح ہے۔ ہمارے نزدیک حکومت کو تصفیہ اور مفاہمت کا رستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ نوٹس اور موقوفی حکومت کے لئے گوناگوں مشکلات پیدا کر دے گی۔ اور نظم و نسق حکومت کو لازماً نقصان پہنچے گا۔

ایٹم بم کا راز

امریکہ مدت سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اگر دوسری حکومتیں قطعی طور پر اپنے آپ کو قابل اعتماد ثابت کریں۔ تو ہم ایٹم بم کا راز بتلانے اور آئندہ اس قسم کے بم بنانے سے باز رہیں گے۔ اور اقوام متحدہ میں اس مسئلہ پر بارہا بحثیں بھی ہو چکی ہیں۔ لیکن مسٹر ہنری والس نے بتایا ہے۔ کہ برطانیہ۔ فرانس۔ اور سکنڈے نیویا کا ایک ملک (سویڈن یا ناروے) اپنے اپنے ہاں ایٹم بم کے کارخانے تیار کر چکے ہیں۔ انہیں اس کا راز معلوم ہو چکا ہے۔ اور کینیڈا بھی اس فیصدی اس مقصد میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے دنوں یہ اطلاع بھی اخباروں میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ روس نے یورال کے کوہستان میں ایٹم بم کا ایک عظیم الشان کارخانہ قائم کر دیا ہے۔ اور اسے ایک قیامت خیز بم بنانے میں کامیابی ہو چکی ہے۔ جو ہیروشیما اور ناگاساکی والے بم سے بہت زیادہ تباہ کن اور وسیع الاثر ہے۔

یعنی امریکہ کو اس معاملے میں جو برتری حاصل ہے۔ وہ ختم ہو چکی ہے۔ اور دوسرے ممالک اب اس معاملے میں جوہری توانائی کی نشو و نما میں مصروف ہیں کہ اگر مستقبل میں کبھی جنگ شروع ہوئی۔ تو تمام متخاصمین ایٹم بم استعمال کریں گے۔ اور برسوں کا معاملہ دنوں میں طے ہو جائے گا اور دنیا کی آبادی میں معتد بہ تخفیف ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو علوم و فنون کی اس بد نظمی سے نجات دے۔

فلسطین کی نازک صورت حال

فلسطین کا مسئلہ اب نہایت خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے۔ حکومت برطانیہ کے اپنے مدبرین کوئی ایسا فارمولا تیار نہیں کر سکے۔ جس پر عرب اور یہود دونوں متفق ہو سکیں۔ اور ان میں اتنی اخلاقی جرأت بھی نہیں ہے۔ کہ وہ عربوں کے نہایت واضح اور قرین انصاف مطالبہ کی حمایت کریں اور یہود سے صاف کہہ دیں۔ کہ تم کو اس سے زیادہ کوئی رعایت نہیں دی جا سکتی۔ اب یہ مسئلہ مجلس اقوام متحدہ میں بھیجا جا رہا ہے۔ اور انگلستان اور امریکہ کو بھروسہ ہے۔ کہ وہاں وہ اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کرا لیں گے۔ اور اس فیصلہ کی ذمہ داری مجلس اقوام کے سر پر عائد ہو گی۔ لیکن انہیں اس امر کا اندازہ نہیں ہے۔ کہ مجلس اقوام میں یہود کے نقطہ نگاہ کو تسلیم کرا لینا بھی آسان کام نہیں۔ اس کے علاوہ عرب بہرحال یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ اگر ان کا نقطہ نگاہ تسلیم نہ کیا گیا۔ تو وہ جہاد کر دیں گے۔ تجویز ہے کہ موجودہ نازک صورت حالات کے پیش نظر تمام عرب حکومتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ اور اس میں ساری عرب دنیا کو حکومت فلسطین اور یہود کے خلاف صف آرا کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ عرب اپنے حقوق اور اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے مستعد ہو چکے ہیں۔ اب مجلس اقوام بھی ان کے منشا کے خلاف نہیں جا سکتی۔

مردان میں لیگی امیدوار کی فتح

صوبہ سرحد کی اسمبلی میں مردان (کمال زئی) کی نشست نواب محمد اکبر خان آف ہوتی کے استعفے سے خالی ہو گئی تھی۔ اس نشست کے لئے ضمنی انتخاب ہوا۔ کانگرسی وزیر اعظم ڈاکٹر خان اور ان کے ہندو سبھائی کانگرسی رفیق یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ان کے امیدوار مولوی شاکر اللہ کو مسلم لیگ کے امیدوار پر ضرور فتح حاصل ہوگی۔ لیکن اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مسلم لیگی امیدوار نے پانسو کے قریب ووٹوں سے کامیابی حاصل کی ہے۔ اگر صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت نہ ہوتی۔ تو دونوں امیدواروں کے درمیان ووٹوں کی تعداد کا فرق بہت زیادہ ہوتا۔ اس انتخاب میں مسلم لیگی امیدوار کی کامیابی سے ظاہر ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی ہر دلعزیزی کانگرس کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ لیکن ہم مسلم لیگی کارکنوں کو تنبیہ کئے دیتے ہیں۔ کہ پانسو ووٹوں کا فرق بہت کم ہے۔ جب تک وہ لیگ کی تنظیم کو تکمیل تک نہ پہنچا دیں گے۔ کامل اطمینان کی صورت پیدا نہ ہو گی۔ اس لئے انہیں اپنی مساعی دو چند کر دینی چاہئیں۔

شیخ محمد امین کا انتقال

شیخ محمد امین ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی بیرسٹر ایٹ لاء ممبر پنجاب مسلم لیگ پارٹی کا انتقال فی الحقیقت مسلمانان پنجاب کا ایک اہم نقصان ہے۔ شیخ صاحب مرحوم صوبے کے ممتاز ترین وکلاء میں سے تھے۔ اور ہائیکورٹ کی ججی کے لئے ان کا نام عام طور پر لیا جاتا تھا۔ آپ علیگڑھ کے گریجوایٹ اور لندن یونیورسٹی کے بیرسٹر تھے۔ آپ نے ضلع جھنگ میں پریکٹس شروع کی۔ اور بڑا نام پیدا کیا۔ قانون کے علاوہ آپ مسلمانوں کے تعلیمی اور معاشرتی ترقی و اصلاح کے کاموں میں بھی نہایت گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ انجمن حمایت اسلام کے نہایت سرگرم رکن تھے۔ اور ہمیشہ انجمن اور قوم کی فلاح و بہبود کی تجاویز اور ان کی تکمیل میں مصروف رہتے تھے۔ سیاسیات میں بھی مسلمان کارکنان قوم کی صف اول میں تھے۔ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ۔ پراونشل مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ اور مجلس عمل کے نہایت محترم ممبر تھے۔

شیخ محمد امین مرحوم کی ذات علمی کمالات کے علاوہ اخلاقی خصائل کا بھی مجموعہ تھی۔ آپ نہایت شریف۔ خوش اخلاق۔ غریب پرور۔ دوستوں پر جان نثار کرنے والے اور نہایت محبوب انسان تھے۔ ان کا انتقال بلاشبہ ان کی محترمہ بیوہ اور پانچ فرزندوں کے لئے

ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ لیکن انہیں یقین رکھنا چاہیئے کہ شیخ صاحب کے بیسیوں احباب اور ہزاروں مداح اس غم و الم میں ان کے شریک ہیں۔ مسلمانوں میں متین و سنجیدہ عالی دماغ با اصول اور بلند کردار افراد کی کمی ہے۔ اور شیخ محمد امین ایسے ہی قلیل التعداد افراد میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے جن سے ہمیں اس حادثہ جانکاہ میں دلی ہمدردی ہے۔

سول سرجنوں کا تقرر

اس دفعہ پنجاب میں سول سرجنوں کی پانچ اسامیاں خالی ہوئیں۔ حکومت کے مقرر کردہ فرقہ وارانہ تناسب کے رو سے پچاس فی صدی اسامیاں مسلمانوں کو پینتیس فی صدی ہندوؤں وغیرہ کو۔ اور پندرہ فی صدی سکھوں کو ملنی چاہئیں۔ اس حساب سے پانچ آسامیوں میں سے ڈھائی مسلمانوں کے حصے میں آنی چاہیئے تھیں۔ لیکن چونکہ ڈھائی آدمی مقرر نہ کئے جا سکتے تھے۔ اور سول سرجنوں میں مسلمانوں کی پہلے ہی کمی اور قلت تھی۔ اس لئے آنریبل وزیر تعلیم اور میڈیکل نے تین سول سرجن مسلمان مقرر کر دیئے اور باقی دو آسامیاں ہندوؤں اور سکھوں کو دے دیں۔ بلاک سسٹم کا منشاء یہی ہے کہ کمی پوری کی جائے یعنی اگر کسی وجہ سے کسی قوم کو نقصان رہ جائے۔ تو اسے دوسرے موقع پر پورا کر دیا جائے۔ لیکن جس دن سے سول سرجنوں کے تقرر کا اعلان ہوا ہے۔ ہندوؤں نے غل مچا رکھا ہے کہ ان کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ بعض کانگرسی ایم۔ ایل۔ اے بھی نیشنلزم کے دعوؤں کے باوجود اس غل میں شریک ہو گئے ہیں۔ اور اسمبلی کی کانگرسی پارٹی سے اپیل کر رہے ہیں کہ اس بے انصافی کی تلافی کرائے۔

ان لوگوں کی ذہنیت کس قدر افسوسناک ہے۔ جو فرقہ پرستی کے جنون میں اس قدر اندھے ہو رہے ہیں۔ کہ انہیں ان محکموں میں مسلمانوں کی مزمن حق تلفی تو نظر نہیں آتی۔ جس میں شروع سے آخر تک ہندو بھرے ہوئے ہیں۔ اور ڈھائی کی جگہ تین مسلمان سول سرجنوں کا تقرر انہیں خار بن کر کھٹک رہا ہے۔ اور پھر فرقہ پرستی کا الزام مسلمانوں پر عائد کرنا ان کی عادت میں داخل ہے۔ حالانکہ جب تک بعض محکموں میں مسلمانوں کا تناسب درست نہ ہو جائے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ انہیں مقررہ تناسب سے زیادہ اسامیاں ملنی چاہئیں۔ اور یہ مطالبہ کسی اعتبار سے خلاف انصاف نہیں۔

ریلوے کا میزانیہ

ریلوے کے میزانیہ میں ٹرانسپورٹ ممبر صاحب نے مسافروں کے کرایہ میں ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے اضافہ کر دیا ہے اور اس میں تھوڑے فاصلہ کے سفر کو مستثنےٰ نہیں کیا اس کے علاوہ مال کے کرائے میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ ابھی تنخواہوں کے کمیشن اور ثالث جج کے فیصلے سامنے نہیں آئے۔ جن کی وجہ سے ریلوے کے مصارف میں لازمی اضافہ ہوگا۔ اور ان مصارف کے پورا کرنے کے لئے مزید تدابیر کرنی پڑیں گی۔ مشکل یہ ہے کہ ریلوے بورڈ۔ سیکرٹریٹ اور بڑے بڑے افسروں کی تنخواہوں پر کروڑوں روپیہ بے دردی سے صرف کیا جا رہا ہے۔ ریلوے ممبر صاحب کفایت شعاری کا وعدہ تو کرتے ہیں۔ لیکن اس کی کوئی عملی صورت پیش نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کرایہ کے بوجھ میں اضافہ تو یقیناً ہو رہا ہے۔ لیکن تخفیف مصارف اور کفایت کا کوئی عملی ثبوت نہیں ملا۔ جمہوری حکومت کے ارکان کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ جمہور کے نمائندے ہیں۔ لیکن یہی جمہور کے نمائندے سابقہ حکومت کی جن فضول خرچیوں اور ٹیکسوں کے اضافے پر معترض ہوا کرتے تھے۔ اب خود بھی انہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پھر لوگ کس اعتبار سے یہ محسوس کریں۔ کہ ان کے لیڈر ان کی تکلیف کو دور کریں گے۔ ہمارے نزدیک ریلوے بجٹ نہایت مایوس کن ہے اور کسی حلقہ میں بھی پسند نہیں کیا جائے گا۔

عام سرکاری ملازموں کی ہڑتال کا خطرہ

پنجاب میں پولیس افسروں کو چھوڑ کر تمام سرکاری محکموں میں جتنے ملازم کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔ جن میں سے ساٹھ ہزار کے قریب ملازم چپڑاسیوں اور پٹواریوں سے لے کر سپرنٹنڈنٹوں اور چھوٹے افسروں تک اپنے اپنے محکموں میں انجمنیں قائم کر چکے ہیں۔ اور ان سب کی ایک مرکزی انجمن سب آرڈینیٹ سروسز فیڈریشن کے نام سے منظم ہو چکی ہے۔ اس فیڈریشن کا قیام اور سرکاری ملازموں کے مطالبات کی تعیین کوئی فوری اور ہنگامی چیز نہیں۔ بلکہ کئی مہینوں کی باضابطہ تنظیم اور غور و خوض کا نتیجہ ہے۔ گذشتہ اتوار کو اس فیڈریشن کی مرکزی کونسل کا ایک اجلاس ہوا جس میں بحث و غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر حکومت پنجاب ۹ر مارچ تک ہمارے مطالبات منظور نہ کرے۔ تو ۱۰ر مارچ سے پنجاب کے تمام سرکاری محکموں کے ملازم ہڑتال کر دیں گے۔ فی الحال اس تنظیم میں پولیس کا محکمہ شامل نہیں۔ باقی تمام محکمے شامل ہو چکے ہیں۔ اس وقت پانچ ہزار کے قریب نہر کے پٹواری ہڑتال پر ہیں۔ اور ۲۵ر فروری کو دس ہزار مال کے پٹواری بھی کام چھوڑ دیں گے۔ اگر سب آرڈینیٹ ملازموں کے مطالبات کی طرف حکومت نے تساہل برتا۔ تو دس مارچ کو ساٹھ ہزار کے قریب مزید ملازم کام چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور کوئی شخص تصور نہیں کر سکتا۔ کہ صوبے کے باشندوں کی زندگی کس حد تک اس ہڑتال سے تلپٹ ہو جائے گی۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب کی خدمت میں زبانی اور تحریری عرضداشتیں اور بحث و مذاکرہ کے تمام مرحلے طے کئے جا چکے ہیں۔ لیکن اب تک کوئی تصفیہ کی صورت نہیں نکلی۔ ہم آنریبل وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کو بطور خاص اس مسئلہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ انہیں اس عقدے کو سلجھانے کے لئے فی الفور سرگرم ہو جانا چاہیئے۔ پیشتر اس کے کہ حالات انتہا کو پہنچ جائیں۔ ہم عنقریب سب آرڈینیٹ ملازموں کی تنخواہوں اور الاؤنسوں اور مزید مطالبوں پر تفصیل سے اظہار خیالات کریں گے۔ ظاہر ہے کہ پنجاب کے سرکاری ملازم موجودہ حکومت سے مطمئن نہیں ہیں۔

قانون واگزاری اراضی مرہونہ

سردار سکندر حیات خان مرحوم کی وزارت نے ۱۹۳۸ء میں جہاں اور بہت سے کار آمد قوانین زمینداروں کی فلاح و بہبود کے لئے نافذ کئے۔ وہاں ایک قانون واگزاری اراضی مرہونہ کے متعلق بھی تھا۔ جس کا منشا یہ تھا۔ کہ جو اراضی ۸ر جون ۱۹۰۱ء سے پہلے رہن ہو چکی تھیں۔ اور رہن کرنے والے اس اراضی سے اب تک فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ وہ بغیر کسی ادائیگی قرض کے خود بخود واگزار کر دی جائیں۔ اس قانون سے لاکھوں غریب زمینداروں کو فائدہ پہنچا۔ جن کی رہن ہوئی جائدادیں غیر متوقع طور پر واپس آ گئیں۔ بعض اہل غرض لوگوں نے اس قانون کو عدالتوں میں چیلنج کیا۔ لہٰذا اس پر فوری عمل روک دیا گیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ پریوی کونسل نے اس قانون کو بالکل جائز اور درست قرار دے دیا ہے۔ اب یہ قانون عملاً نافذ ہے۔ اور اس کے ماتحت لاکھوں زمیندار اپنے باپ دادا کی رہن کی ہوئی زمینیں ایک پیسہ خرچ کئے بغیر حاصل کر سکیں گے۔

حیدر آباد کی پہلی قانون ساز اسمبلی

حیدر آباد میں جدید اصلاحات کے ماتحت پہلی قانون ساز اسمبلی کا افتتاحی اجلاس ۱۷ر فروری کو ہوا۔ اعلیٰحضرت نے اس اجلاس کو جس پیغام خسروانہ سے نوازا اس میں ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے پینتیس سال کے دوران حکومت میں ہمیشہ یہ اصول مد نظر رکھا ہے۔ کہ حاکم و محکوم کے مفادات مختلف نہ ہوں۔ اور حکمران ہر وقت رائے عامہ کے مطابق عمل کرنے کو تیار رہے۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا۔ کہ دنیا میں بے شمار پریشان کن تغیرات رونما ہو رہے ہیں۔ لیکن ان تمام تغیرات میں مطلوب حرف یہ ہے کہ عوام کا بھلا ہو۔ چنانچہ خاندان آصفیہ کے پیش نظر روز اول سے ہی فلاح عوام ہے۔ اعلیٰحضرت نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اسمبلی میں مختلف مفادات کے نمائندے موجود ہیں۔ مطلوب یہ ہے کہ تمام طبقات حکومت کے ساتھ گہرے تعلقات قائم کریں۔ اور ان تعلقات سے بہبود عوام کا نتیجہ برآمد ہو۔ میں نے اپنی حکومت کو جو ہدایت نامہ دیا ہے۔ اس میں صاف لکھ دیا ہے۔ کہ اسے اسمبلی کی خواہشات کی تکمیل میں ساعی رہنا چاہیئے۔

حیدر آباد کی اصلاحات ایک خاص نمونے پر وضع کی گئی ہیں جو ہمارے سیاسی ادارات سے مختلف ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ یہ تجربہ اعلیٰحضرت کی خواہش کے مطابق ہی کامیاب ہوگا۔

سرکاری حکام بنارس کا قابل تقلید عمل

ہندوستان بھر کے رہنے والوں کو بنارس کے ان بڑے بڑے سرکاری حکام اور دوسرے سربرآوردہ حضرات کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے ملک میں چاول کی کمی کے پیش نظر اپنے دھوبیوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ آئندہ ان کی قمیصوں کے کالروں اور کفوں کو چاول کا کلف نہ لگائیں۔ سنا ہے۔ کہ بنارس کے ان معززین کی اس قربانی کی تقلید صوبے بھر میں کی جائے گی۔ کون کہتا ہے کہ ہندوستان کے افسر اور بڑے آدمی غریبوں کی خاطر اپنے عیش و آرام کا ایثار نہیں کرتے؟ آؤ اور دیکھو کہ بنارس کے امیروں نے غریبوں کا پیٹ بھرنے کی خاطر اپنے کالروں کا کلف ترک کر لیا۔ بھلا اس سے زیادہ ایثار کیا ہوگا؟ اگر انگلستان کے لوگوں میں قربانی کا یہ مادہ ہوتا۔ تو وہ اپنے دھوبیوں کو حکم دے دیتے کہ جب تک کوئلہ کافی نہیں ملتا۔ ہمارے کپڑوں پر استری نہ پھیری جائے۔ لیکن بھارت ورش کے دولتمندوں کی ریس کون کر سکتا ہے؟

غریب کا کیا حشر ہوگا؟

بمبئی کے وزیر اعظم مسٹر کھیر کے سامنے جب لوگوں نے اپنی روزانہ مصیبتوں کا رونا رویا۔ چیزوں کی نایابی اور گرانی کی شکایت کی۔ رشوت اور چور بازار کی طرف توجہ دلائی۔ تو وزیر اعظم نے فرمایا۔ "چھوٹی چھوٹی باتوں کی کیا پرواہ کرتے ہو جبکہ آزادی تمہارے دروازہ پر دستک دے رہی ہے"۔ سرمایہ داری کا خاصہ ہے کہ وہ ہر حالت اور ہر کیفیت کو اپنے اطمینان اور غریب کے بڑھانے کا ذریعہ بنا لیتی ہے۔ مسٹر کھیر سے یہ پوچھنا چاہیئے تھا۔ کہ اگر آزادی سے پہلے فاقے کی موت نے دروازے پر دستک دے دی۔ تو کیا غریب آدمی اس دستک سے تغافل کر سکے گا؟ اور اگر آزادی کی دستک بھی دھوکا ہی ثابت ہوئی اور ہمارے حاکم مزید چند سال تک یہاں قیام فرما رہے تو پھر غریب کا کیا حشر ہوگا؟

کیا آزادی ہندوستان کے دروازے پر دستک دے رہی ہے؟

آٹے کا راشن کم ہو گیا ہے۔ کپڑے کا راشن کم ہو گیا۔ رشوت پہلے سے بڑھ گئی۔ چور بازار زیادہ وسیع ہو گیا۔ پہلے تو کسی غیر ملکی کا خوف بھی تھا۔ اب تو سیاں بھئے کوتوال۔ پھر ڈر کاہے کا؟ لیکن ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ دروازے پر آزادی کی دستک صاف سنائی دے رہی ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں دوسرے ملکوں میں آزاد ہندوستان کی سفارتیں قائم ہو رہی ہیں۔ اب اس سے بڑھ کر ہندوستان کی آزادی کا کیا ثبوت ہوگا؟ عبوری حکومت کے ممبروں کا حال یہ ہے کہ کوئی اتحاد نہیں کوئی یک جہتی نہیں سب اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ۔ ایک کی کہتی دوسرا نہیں سمجھتا۔ اور سمجھتا ہے تو مانتا نہیں۔ مسلم لیگ آئین ساز اسمبلی سے باہر بیٹھی ہے۔ اور اگر اندر بھی آگئی تو قدم قدم پر جھگڑے اور قضیے ہوں گے۔ اور اگر اندر نہ آئی۔ اور عبوری حکومت سے بھی نکل گئی۔ تو ہندوستان بھر میں "راست اقدام" مہم شروع ہو جائے گی۔

لاہور کارپوریشن کے خاکروبوں نے الٹی میٹم دیدیا

پندرہ روز تک ہمارے مطالبات تسلیم کر لئے جائیں ورنہ....

لاہور ۱۴؍فروری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ لاہور سویپرز یونین نے کارپوریشن کے پاس مطالبات پیش کئے ہیں۔ کہ تمام ۰۰ن کام کرنے والے خاکروبوں کو ۱۴ روپے اور نصف دن کام کرنے والوں کو ۳۰ روپیہ تنخواہ وردیاں وغیرہ دی جائیں۔ کہا گیا ہے۔ کہ ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے۔ تو ہم ہڑتال کرنے پر مجبور ہوں گے۔

حیدر آباد اسمبلی کا افتتاح

حیدر آباد دکن ۱۳؍فروری۔ اصلاحات کی سکیم کے مطابق حیدر آباد میں جو لیجسلیٹو اسمبلی قائم ہوئی ہے۔ اس کا افتتاح ۱۷؍فروری کو ہوگا۔ سب سے پہلے سر مرزا اسمٰعیل صدر اعظم سرکار آصفیہ اسمبلی میں تقریر فرمائیں گے اس کے بعد ممبران ایوان اور اپوزیشن لیڈر کی تقاریر ہوں گی سرکار عالی نے رکن محکمہ تعمیرات عامہ ظہور یار جنگ کو رہنمائے ایوان مقرر کیا گیا ہے۔ (ا۔پ)

لاہور کی عدالتوں میں گراں فروش بنیوں کو سزائیں

لاہور ۱۴؍فروری۔ دیوان ساون مل مجسٹریٹ درجہ اول لاہور نے ایک بیوپاری گنیش داس کو ۲۰۰ روپیہ جرمانہ اور لالہ کنول نین مجسٹریٹ نے بھگوان داس کو ۷۰ روپیہ جرمانہ کی سزائیں دی ہیں ان کے خلاف دالیں گراں فروخت کرنے کے الزامات تھے۔ (ک)

ریاست اندور میں گداگری کا خاتمہ

ریاست اندور ۱۳؍فروری۔ ریاست اندور کی حدود کے اندر گداگری کو ختم کرنے کے لئے اندور قانون ساز اسمبلی میں ایک بل پیش ہو رہا ہے جس میں نہ صرف گداگروں کو نظر بند کرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ انہیں تربیت اور ضروری سامان مہیا کئے جائیں گے۔ تاکہ نظر بندی کی میعاد ختم ہونے کے بعد وہ باعزت اور منفعت بخش روزگار حاصل کر سکیں۔ (ا۔پ)

مسٹر چندریگر لاہور میں

لاہور ۱۴؍فروری۔ آج صبح عبوری حکومت کے کامرس ممبر مسٹر آئی۔ آئی۔ چندریگر لاہور پہنچے۔ ہزاروں مسلمانوں نے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ شمالی ہندوستان کے چیمبر آف کامرس اور دوسرے تجارتی اداروں کے نمائندے بھی سٹیشن پر موجود تھے۔ مسٹر چندریگر نے یہاں ایک مختصر سی تقریر کی۔ معزز مہمان نے جمعہ کی نماز شاہی مسجد میں ادا کی۔ اور نماز کے بعد آپ کی تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی جسے نہایت شوق سے سنا گیا۔ مسٹر چندریگر ممدوٹ ولا میں نزیل ہیں۔ آپ نے مقامی لیڈروں سے ملاقات کی۔ اور پنجاب کی موجودہ حالت سے آگاہی حاصل کرتے رہے۔ آپ کل شام فرنٹیئر میل میں واپس دہلی جائیں گے۔

رنگون میں ۲۴ ہزار افراد کی ہڑتال

بنکوں پر ہڑتالیوں کی پکٹنگ۔ بنکوں نے دروازے بند کر لئے

رنگون کی ایک خبر ہے کہ ہڑتالیوں نے جن میں دو ہزار بنکوں کے کلرک اور چالیس ہزار کے قریب تجارتی فرموں کے ملازم شامل تھے۔ رنگون کے بنکوں پر پکٹنگ کی۔ ہڑتالی انٹی فاشسٹ لیگ کے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ دوپہر کے بعد شہر کے تمام بنکوں کے دروازے بند ہو گئے تھے۔ جن کے باہر یہ نوٹس چسپاں کر دیئے گئے تھے۔ کہ آج کا دن بنکوں کی تعطیل کا دن قرار دیا گیا ہے۔ آل برما پولیس یونین کل ایک کانفرنس منعقد کر رہی ہے۔ جس میں وہ ہڑتال کے متعلق اپنی پالیسی کا فیصلہ کرے گی۔ رنگون کے کاروباری حلقوں میں اس ۱۷ روزہ ہڑتال سے سخت تشویش پھیلی ہوئی ہے۔ اور حالات قابو سے باہر ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ (رائٹر)

جالندھر میں اچھوت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہیں مل سکتی

اچھوت لیڈر مسٹر راج بھوج کو وزیر اعظم کا جواب

لاہور ۱۴؍فروری۔ مسٹر پی۔ این۔ راج بھوج۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا اچھوت فیڈریشن سیٹھ کشن داس صدر اور سردار موتا سنگھ جنرل سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا اچھوت فیڈریشن نے آج وزیر اعظم پنجاب سے ملاقات کی۔ انہوں نے وزیر اعظم سے کہا۔ ۲۱۔ ۲۲ اور ۲۳ فروری کو جالندھر میں آل انڈیا اچھوت کانفرنس ہونے والی ہے۔ مگر اس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ آپ اس معاملے پر دوبارہ غور کریں۔ معلوم ہوا کہ انہیں یہ جواب دیا۔ کہ پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کے نفاذ کی وجہ سے کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہیں مل سکتی۔ اس معاملہ میں میں معذور ہوں۔

مسٹر راج بھوج نے اخباری نمائندے سے کہا۔ سیٹھ کشن داس صدر استقبالیہ کمیٹی کی صدارت میں اتوار کو جالندھر میں استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اب کیا طریق کار اختیار کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم کا یہ کورا جواب ہماری قوم کی شہری آزادی اور آل انڈیا اچھوت کانفرنس کے حق میں کھلا واسطہ چیلنج کا حکم رکھتا ہے۔ (ا۔پ)

ڈان کے داخلے پر پابندی

لاہور ۱۴؍فروری۔ حکومت پنجاب نے دہلی کے روزنامہ ڈان کا داخلہ مزید پندرہ روز کے لئے حدود پنجاب میں بند کر دیا ہے۔ کیونکہ اس میں مسلم لیگی ایجی ٹیشن کے متعلق بہت سی خبریں ایسی ہوتی ہیں۔ جو سرکاری بیانات میں نہیں ہوتیں۔

اسکندریہ کے قلعے سے یونین جیک اتار کر مصری جھنڈا لہرا دیا گیا

سکندریہ ۱۵؍فروری۔ مصر کے دوسرے عظیم ترین شہر سکندریہ کو انگریزی فوجوں نے بالکل خالی کر دیا ہے۔ انخلا کی کارروائی عرصہ سے جاری تھی۔ اور آج مکمل ہو گئی۔ قلعہ سے یونین جیک اتار لیا گیا۔ اور مصری جھنڈا رسمی طور پر لہرا دیا گیا۔ (رائٹر سپیشل سروس)

امرتسر میں مسلمانوں کے ہجوم پر سٹھ کی تھیلیاں چھوڑ دی گئیں سرکاری اعلان

مظفر گڑھ اور ملتان میں اونٹوں اور گھوڑوں کا جلوس راولپنڈی میں گدھا نکالا گیا

لاہور ۱۵؍فروری۔ حکومت پنجاب نے آج شام کو چھ بجے صوبے کے حالات کے متعلق مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا ہے۔ کل شام موچی دروازہ کے باہر جلسہ ہوا اور اس کے بعد پندرہ سو افراد کا ایک جلوس نکلا۔ جو انارکلی سے ہوتا ہوا انال روڈ پر پہنچا۔ جہاں پولیس نے اسے روکا۔ اور اسی جگہ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ گرفتاریوں کے بعد جلوس حسب معمول منتشر ہو گیا۔ آج صبح کے وقت کوئی خاص قابل ذکر سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی۔ البتہ آج دوپہر کے بعد موچی دروازہ کے باہر جلسہ شروع ہے۔ آج جلوس نکلنے کی کوئی توقع نہیں ہے۔ کیونکہ اکثریت اس حق میں ہے کہ مسٹر محمد امین ایم۔ ایل اے کے جنازے میں شرکت کی جائے جو قضائے الٰہی سے آج صبح دل کی حرکت بند ہو جانے کے باعث رحلت فرما گئے ہیں۔

امرتسر میں کل حالات تشویش انگیز صورت اختیار کر گئے تھے۔ شہر میں مکمل ہڑتال تھی۔ شام کے وقت انجمن پارک میں جلسہ ہوا۔ جس میں قریباً چھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ جلسے کے بعد ایک لمبا جلوس مرتب ہوا۔ جو پولیس کی ہر ممکن روکاوٹ کے باوجود کچہری کی طرف روانہ ہو گیا۔ کچہری پہنچ کر اہل جلوس قطعی طور پر قابو سے باہر ہو گئے انہوں نے موٹر گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو معمولی سی چوٹ آئی تھی۔ ہجوم کے افراد بھی مجروح ہوئے۔ اس پر شہد کی مکھیوں کے ایک چھتے پر دو فائر کئے گئے۔ کہ مکھیاں اڑیں اور ان کی وجہ سے ہجوم احاطے سے منتشر ہو گیا۔ گوجرانوالہ میں پانچ سو افراد کا ایک ہجوم سول لائنز کے علاقے میں گھس آیا۔ انہوں نے منتشر ہونے سے پہلے کچہری میں چند دروازوں کے شیشے توڑے اس کے بعد اس سے بھی بہت بڑا ہجوم اسی قسم کے اقدامات کرتا رہا۔ اسے زبردستی منتشر کیا گیا۔ جالندھر میں کل آٹھ جلوس نکلے جن میں سے دو چھوٹے تھے۔ اور باقی درمیانے درجے کے۔ چھ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

لدھیانہ میں ایک برائے نام جلوس نکلا۔ جس میں حسب معمول نعرے لگائے گئے۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ فیروزپور میں ممدوٹ کے مزارعین کا ایک جلوس نکلا۔ جس کو عارضی طور پر حراست میں لے لیا گیا۔ انبالہ شہر میں ایک مختصر سا جلوس نکلا اور ۹ گرفتاریاں ہوئیں۔ کرنال پانی پت اور شاہ آباد میں جلوس نکلے۔ شاہ آباد میں چار گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ رہتک میں حسب معمول دہلی مسجد سے ایک جلوس نکلا۔ جس میں قریباً دو ہزار افراد شامل تھے۔ جس رضاکار عارضی طور پر گرفتار کر لئے گئے۔ ملتان میں ایک بڑا جلوس نکلا۔ جس میں شتر سواروں اور گھوڑ سواروں نے شرکت کی۔ کوئی گرفتاری نہیں کی گئی۔ خانیوال میں بھی ایک جلوس نکلا۔ منٹگمری اور پاکپتن میں حسب معمول۔ معمولی جلوس نکلے۔ البتہ مظفر گڑھ میں ایک بڑا جلوس نکلا جس کے آگے آگے اونٹ اور گھوڑے بھی تھے۔

راولپنڈی میں قریباً دو سو افراد کا ایک جلوس نکلا۔ جس کے آگے ایک گدھا تھا۔ جہلم میں اور میانوالی اور اٹک کے اضلاع میں بہت سی جگہوں پر معمولی معمولی جلوس نکلے لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

مزید دس روز کے لئے امتناعی حکم

لاہور ۱۵؍فروری۔ پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت لیگی ایجی ٹیشن کے متعلق سرکاری اطلاعات کے بغیر کسی اور قسم کی اطلاع یا مضمون شائع کرنے کی نسبت حکومت پنجاب کی طرف سے جو دہ روزہ امتناعی حکم نافذ ہوا تھا وہ عنقریب ختم ہونے والا تھا۔ کہ آج نئے سرے سے مزید دس روز کے لئے اسی قسم کے امتناعی حکم کی ہم پر پھر تعمیل کرائی گئی ہے۔

سرکاری ملازموں کی تنخواہ کے نئے سکیل

جنوری ۱۹۴۷ء سے شروع ہوں گے

نئی دہلی ۱۴؍فروری۔ مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں تنخواہ کمیشن کی رپورٹ کے متعلق مسٹر گرمارکر کے سوال کے جواب میں مسٹر لیاقت علی خان نے بتایا۔ کہ کمیشن تنخواہ غالباً اپنی رپورٹ ماہ جون میں پیش کر دے گا۔ البتہ وہ اپنی رپورٹ کے بعض حصے ابھی حکومت ہند کو پیش کر رہا ہے۔ یہ حصے اقساط تنخواہ اور الاؤنس سے متعلق ہیں۔ حکومت کوشش کرے گی کہ تنخواہوں کے متعلق جلد سے جلد کوئی اعلان کر دے۔ نئے سکیل جنوری ۱۹۴۷ء سے شروع ہوں گے۔

حج ٹریفک پر کنٹرول رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا

عازمین حج کو محو انتظار رہنے کا مشورہ۔ سرکاری اعلان

نئی دہلی ۱۰؍فروری۔ حکومت ہند کا ایک اخباری اعلان مظہر ہے۔ کہ بے شمار عازمین حج کی درخواستیں حکومت کو موصول ہو رہی ہیں۔ یہ حضرات آئندہ حج کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اکثر افراد نے روپیہ بھی بھیج دیا ہے۔ اور درخواست دی ہے کہ انہیں حجاز مقدس پہنچانے کے لئے جہازوں میں جگہ محفوظ کی جائے۔ عازمین حج کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ معاملہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے۔ اور حکومت سوچ رہی ہے کہ پچھلے سال کی طرح حج ٹریفک کو باضابطہ رکھنے کے لئے اس سال بھی کنٹرول کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ جب تک کوئی فیصلہ نہ ہو جائے حکومت کسی عازم حج کے لئے جہاز میں جگہ محفوظ نہ کر سکے گی۔ اندریں حالات حکومت ہند عازمین حج کو مشورہ دیتی ہے۔ کہ وہ سردست انتظار فرمائیں اس معاملے کا فیصلہ ہو جانے کے بعد اخباری اعلان جاری کر دیا جائے گا۔ سردست حکومت ہند کو کوئی درخواست یا روپیہ نہ بھیجا جائے۔ (ا۔پ)

عربی اور امریکی پائپ لائن کی سکیم پر حالات فلسطین اثر انداز ہوں گے

لندن ۱۵ر فروری - عربی اور امریکی آئل کمپنی آئندہ تین سال میں جو پائپ لائن تعمیر کرنے کی تجویز کر رہی ہے - اور فلسطین کی موجودہ سیاسی صورت حال کے پیش نظر مجوزہ پائپ لائن کے نئے حیفہ کو بحیرہ روم کا آخری مستقر کے طور پر جو منتخب کیا گیا ہے اب اسی کو بالکل ترک کر دیا جائے گا - مذکورہ بالا انکشاف مسٹر پوٹن ای جنہوں نے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ یورپ پائپ لائن کمپنی کے صدر ہیں - گذشتہ شب کیا ہے -

مسٹر ہل جو اس سلسلے میں آخری فیصلہ کرنے کی غرض سے مشرق وسطیٰ میں جا رہے ہیں انہوں نے ایک اخباری نمائندہ سے بیان کیا ہے - کہ کوئی مصری بندرگاہ اور بیروت ممکن ہے کہ پورٹ سعید کو اس پائپ لائن کے لئے آخری منتخب کیا جائے لیکن شام اور لبنان کی کسی پورٹ کو منتخب کئے جانے کا بھی پورا امکان ہے - (رائٹر)

دستور ساز اسمبلی میں ہر سیاسی پارٹی کی نیابت فیڈ کابینہ کی سکیم کا جزو تھی آئندہ سال جون میں برطانیہ اقتدار حوالے کر دیگا پارلیمنٹ میں برطانوی وزیراعظم کا اعلان

نئی دہلی ۲۰ر فروری - مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں اور لارڈ پیتھک لارنس نے دارالامراء میں جو بیان دیا ہے وہ حسب ذیل ہے - عرصہ دراز سے یکے بعد دیگرے برطانوی حکومتوں کی یہ پالیسی رہی ہے - کہ ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دی جائے - اس پالیسی کے اتباع میں ہندوستانیوں کو روز افزوں ذمہ داری تفویض کی جا رہی ہے - اور غیر فوجی نظم و نسق اور ہندوستان کی مسلح فوجیں بڑی حد تک ہندوستانی سویلین کے با لوفیش اور ہندوستانی افسروں کے ہاتھ میں ہے -

آئینی میدان میں برطانوی پارلیمنٹ نے ۱۹۱۹ء میں اور ۱۹۳۵ء میں ایکٹ پاس کئے - ان میں سے ہر ایک قانون کے ذریعہ محسوس سیاسی اقتدار ہندوستانیوں کی طرف منتقل کر دیا گیا - ۱۹۴۰ء میں ملوکہ حکومت نے اس اصول کو تسلیم کیا کہ ہندوستانی خود ہی ایک اندرونی طور پر آزاد و خود مختار ہندوستان کے لئے ایک نیا دستور مرتب کریں - پھر جنگ ختم ہوتے ہی ۱۹۴۶ء میں برطانوی حکومت نے ہندوستانیوں کو یہ پیشکش کی کہ وہ اس مقصد کے لئے ایک دستور ساز اسمبلی بنائیں -

برطانیہ کے اعلانات

برطانوی حکومت کو اس پالیسی کی صحت پر یقین ہے - اور صحیح جمہوری اصولوں سے تطابق رکھتی ہے - جب سے موجودہ حکومت نے عنان حکومت و اقتدار اپنے ہاتھ میں لی ہے - اس پالیسی کو بروئے کار لانے میں جو کچھ وہ کر سکتی تھی - اس نے کیا - گذشتہ ۱۵ر مارچ کو وزیر اعظم نے جو اعلان کیا اور جس کو پارلیمنٹ اور اس ملک نے عام طور پر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اس نے یہ بات واضح کر دی تھی کہ اپنے مستقبل کے درجہ و حیثیت اور آئین کی پسند اور اس کا انتخاب خود ہندوستانیوں کا کام ہے اور یہ کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کی حکومت کی ذمہ داری ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دے دی جائے -

وزارتی مشن

وزارتی مشن جسے پچھلے سال ہندوستان بھیجا گیا تھا - تین ماہ دہلی میں قیام کیا - اور وہ ہندوستان میں ہندوستانی لیڈروں سے تبادلہ خیالات کرتا رہا - تاکہ ہندوستان کے آئندہ آئین کے تعین کے طریقہ پر متفق الرائے ہونے میں ہندوستانی لیڈروں کی مدد کی جائے اور یہ کہ اختیار و اقتدار پرامن طریقہ سے اور تیزی کے ساتھ منتقل ہو سکے -

وزارتی سکیم

جب وزارتی مشن کو صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ ہندوستانی لیڈروں میں وزارتی مشن کی طرف سے پہل کئے بغیر باہمی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا - تو وزارتی مشن نے اپنی طرف سے تجاویز پیش کیں - یہ تجاویز گذشتہ ماہ مئی میں منظر عام پر آئیں - ان میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی - کہ ہندوستان کا آئندہ دستور ایسی دستور ساز اسمبلی تیار کرے گا - جو ان تجاویز میں بتلائے ہوئے طریق کے مطابق بنائی جائے گی - اور جس میں ہندوستان کی تمام جماعتوں اور مفادات کے علاوہ ریاستوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے -

عارضی حکومت

وزارتی مشن کی واپسی کے بعد مرکز میں ایک عارضی حکومت قائم ہو چکی ہے - جو بڑی بڑی جماعتوں کے سیاسی لیڈروں پر مشتمل ہے

اور جیسے موجودہ آئین کی حدود کے اندر وسیع اختیارات حاصل ہیں - تمام صوبجات میں ہندوستانی حکومتیں قائم ہیں - جو مجالس آئین ساز کے رو برو جوابدہ ہیں - لیکن اس کے باوجود ملک معظم کی حکومت کو یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے - کہ ہندوستانی پارٹیوں میں ایسے اختلافات موجود ہیں - جن کے مطابق دستور ساز اسمبلی سکیم کے منشا کے مطابق کام کرنے سے قاصر رہی ہے -

سکیم کا ماحصل

وزارتی سکیم کا ماحصل یہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی مکمل طور پر نمائندہ ادارہ ہو - برطانوی حکومت اپنی ذمہ داری برطانوی مشن کی سکیم کے مطابق ہندوستان کی تمام پارٹیوں کے منظور کردہ آئین کی رو سے مقرر شدہ اشخاص مستند کے ہاتھوں میں دینا چاہتی ہے لیکن بدقسمتی سے بحالت موجودہ اس امر کی واضح امید موجود نہیں - کہ ایسا دستور اور ایسے کام حاصل ہو سکیں گے

ہندوستان کی موجودہ غیر یقینی صورت حالات خطرات سے لبریز ہے - جسے غیر معین عرصہ تک طوالت نہیں دی جا سکتی - ملک معظم کی حکومت یہ امر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اس کا یہ قطعی ارادہ ہے کہ ہندوستان کے اختیارات حکومت جون ۱۹۴۸ء تک ذمہ دار ہندوستانیوں کے ہاتھ میں منتقل کر دینے کی غرض سے ضروری اقدامات عمل میں لائے -

اس عظیم الشان براعظم نے جو اب چالیس کروڑ سے اوپر آبادی رکھتا ہے برطانوی دولت مشترکہ و سلطنت کے ایک جزو کی حیثیت سے گذشتہ سو سال سے امن و حفاظت کے ساتھ زندگی بسر کی ہے - اور اگر اس براعظم کے باشندوں کو ہر ممکن الحصول اقتصادی ترقی حاصل کرنا اور اعلیٰ تر معیار زندگی سے متمتع ہونا ہے - تو آج ان کو اس پرامن زندگی کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے -

اختیارات کیسے منتقل کئے جائیں

برطانوی حکومت اپنی ذمہ داریاں ایسی حکومت کی طرف منتقل کرنے کی آرزومند ہے - جو عوام کی تائید و حمایت کی یقینی بنیاد پر قائم ہو - امن و امان قائم رکھنے کی اہل ہو - اور ہندوستان کا نظم و نسق اور قانون عدل و انصاف اور رحمدلی سے چلا سکے - اس لئے نہایت ضروری ہے کہ تمام پارٹیاں اپنے اختلافات کو ختم کر دیں تاکہ آئندہ سال ان تمام ذمہ داریوں کو ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں سنبھال سکیں

وزارتی مشن کی کارکردگی

وزارتی مشن کی کئی مہینے کی محنت و جانفشانی کے بعد بڑی حد تک اس بارے میں سمجھوتہ ہو گیا کہ ہندوستان کا دستور کس طریقہ سے بنایا جائے یہ طریقہ ۱۶ر مئی ۱۹۴۶ء کی وزارتی مشن کی سکیم میں درج تھا - برطانوی حکومت نے اعلان کر دیا - کہ برطانیہ وزارتی سکیم میں بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق تمام پارٹیوں اور مفاد کی نمائندہ دستور ساز اسمبلی میں جو آئین مرتب کرے گی - اسے منظور کر لیا جائے گا -

اگر آئین نہ بن سکا تو ....

لیکن اگر یہ ظاہر ہو جائے - کہ وزارتی سکیم میں بتائے ہوئے طریق کے مطابق متفقہ آئین ساز نہ بن سکا - تو برطانوی حکومت کو جون ۱۹۴۸ء سے پہلے پہلے اس بات پر غور کرنا ہو گا - کہ اس حالت میں طاقت کس کو منتقل کی جائے - برطانوی حکومت کو سوچنا ہو گا - کہ تاریخ مقررہ پر اقتدار مجموعی طور پر سنٹرل گورنمنٹ کو دے دیا جائے - یا بعض علاقوں میں موجودہ صوبائی حکومتوں کو منتقل کیا جائے - یا کوئی اور ایسا طریقہ اختیار کیا جائے - جو معقول ترین ہو - اور ہندوستان کے لوگوں کے لئے مفید ترین ہو - گو انتقال اقتدار کا آخری مرحلہ جون ۱۹۴۸ء تک نہیں آئے گا - پھر بھی ابتدائی تبدیلیاں تو پہلے ہی کرنا ضروری ہیں - یہ ضروری ہے کہ سول ایڈمنسٹریشن کی اہلیت میں کوئی فرق نہ آئے - اور ہندوستان کے بچاؤ کی تیاری بھی پوری رہے - لیکن لازمی طور پر جوں جوں اقتدار کے انتقال کا عمل آگے بڑھتا جائے گا - توں توں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء پر لفظی عمل بھی مشکل ہوتا جائے گا - انتقال اقتدار کے آخری مرحلہ کو عمل میں لانے کے لئے موزوں وقت پر نیا بل پیش کیا جائے گا -

ہندوستانی ریاستیں

جیسا کہ برطانوی مشن نے صاف طور پر کہہ دیا تھا - کہ برٹش گورنمنٹ اپنی ذمہ داریوں اور اختیارات کو جو بالادست طاقت کے طور پر حاصل ہیں حکومت ہند کو منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی - انتقال اقتدار کے آخری مرحلہ تک بالادستی کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں - لیکن یہ ارادہ ہے کہ اس درمیانی دور میں نجی معاہدہ جات باہمی کے ذریعہ ریاستوں کے ساتھ تعلقات تبدیل کر دیئے جائیں -

معاہدے کئے جائیں گے

انتقال اقتدار سے پیدا ہونے والے

فنِ تعمیر حیات

دلربائی کیا چیز ہے اس کو انگریزی میں چارم کہتے ہیں۔ جیل بازے خودی سے یاد رہے کہ عفر خیالات کی خاصیت دو طرح سے قابل معنت ہے۔ اپنے ارادہ کے رد سے وہ ان کے لئے فروساں ہیں۔ جن کی طرف ان کا رخ ہے۔ اور وہ نیچے دینے کے لئے واپس آتے ہیں۔ اور اپنے ہمراہ عداوت لاتے ہیں۔ جو ان کے اظہار یا محسوسی موجودگی سے مشتعل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دلربائی کی خاصیت بھی دو گونہ ہے۔ یہ خوشی کا لوز بو ساتی ہے۔ اور اس جڑ سے اوگتی ہے جو انسان میں ہے۔ اور یہ خوشی واجب توازن خیال اور حس کے عنصر میں ہے۔ دلکش آواز اور دلنوازی اس کی میٹھ اور تعریفی الفاظ یا خوشامدی اور لبوں پر بجز بدذاتہ کافی نہیں ہونے کہ دنیا کے تجربہ کار انسان کو یقین دلا سکیں۔ اس لئے شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور معتقد ضبط ہو جاتا ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ نہیں ہے۔ کہ ہم دلکش اطوار کو پسند نہیں کرتے۔ یہ خیال ہرگز نہیں ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ بناوٹی نہ ہوں۔ ہم حقیقت چاہتے ہیں۔ ہمیں بناوٹ پسند نہیں کرتے۔

جو یہ دوست ہیں ایسے دشمن نہیں — نہیں ہیں نہیں ہیں نہیں ہیں نہیں
کیا امتحان ہم نے اکثر ہر دو — بناوٹ کی تھی دلربائی فرد

ہم اپنے جیبوں کی خرابی اور ابتری پر واویلا کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے ہمدردی اور شعور کی خصلت پیدا کرنے کے لئے ہم ان لوگوں کو جتانا چاہتے ہیں۔ کہ بعض اوقات انسان بہتر ہوتے ہیں۔ اس سے جو وہ سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی جو وہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ وہ میٹھے میں باعمل ہوتے ہیں۔ مگر خصلت میں اچھے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ وقار صفات کو بڑھا کر جتانے سے قائم ہوتا ہے نہ کہ گھٹا کر جتلانے سے۔ انسان میں خاصیت ہے کہ وہ ایسے آپ کو ان کے جیسا بنانا چاہتا ہے۔ جو اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔

مسائل کے متعلق ان لوگوں کے ساتھ معاہدے کئے جائیں گے۔ جن کے ہاتھوں انتقال اقتدار کرنا ہوگا۔

تجارتی مفاد

برطانوی حکومت کو یقین ہے کہ ہندوستان میں برٹش تجارتی اور صنعتی مفاد میں وہ یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ نئے حالات میں ان کے ساتھ انصاف ہوگا۔ اور ان کو کام پورا کرنے کا موقع ملے گا۔ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی تعلق بہت پرانا ہے۔ اور دوستانہ رہا ہے۔ اور یہ تعلق قائم رکھنے سے دونوں کو فائدہ ہے۔

لارڈ ویول کی سبکدوشی

ہاؤس کو ایک دوسرے اعلان کا بھی پتہ ہوگا۔ جو آج کیا گیا ہے۔ لارڈ ویول نے ۱۹۴۳ء میں مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا اور ہندوستان میں فوجی خدمات سرانجام دینے کے بعد ہندوستان کا وائسرائے مقرر کیا گیا۔ یہ فیصلہ تھا کہ یہ تقرر صرف دوران جنگ کے لئے ہے۔ لارڈ ویول نے مشکل وقت میں اپنا فرض نہایت وفاداری اور احساس ذمہ داری کے ساتھ نبھایا ہے۔ لیکن یہ محسوس کیا ...
... خوشحالی اور بہبودی یقینی ہو جائے۔ نئے وائسرائے ماہ مارچ میں چارج لیں گے۔ ہاؤس کو یہ سن کر خوشی ہوگی۔ کہ ملک معظم نے ان کی خدمات کے صلہ میں اور اعتراف کے طور پر لارڈ ویول کو ارل کا خطاب دیا ہے۔ (ا۔پ)

یہ نہایت اہم بیان ہے
قائداعظم نے فرمایا

کراچی ۲۰ رفروری - آج پارلیمنٹ میں ملک معظم کی حکومت نے جو بیان دیا ہے اس کی نسبت نمائندہ اخبار نے قائداعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ اس بیان کی نسبت جناب کے تاثرات کیا ہیں - اس کے جواب میں قائداعظم نے فرمایا - جب تک میں پورے بیان کو نہ پڑھ لوں کچھ نہیں کہہ سکتا یہ بہت اہم بیان معلوم ہوتا ہے - اور مسلم لیگ یا میری طرف سے اظہار سے پہلے بڑی حزم و احتیاط کے ساتھ بیان کے مطالعہ کی ضرورت ہے - قائداعظم نے فرمایا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکا ہم اس معاملہ پر غور کریں گے اور اس کے متعلق جو مناسب ہو گا

ٹرینیں روکنے کا اقدام کیا جائے
راجہ غضنفر علی خاں کا بیان

لاہور ۱۷ رفروری - راجہ غضنفر علی خاں اور خواجہ ناظم الدین نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ ان کی تحریک کوئی ایسی صورت ہرگز اختیار نہ کرے جس کی اجازت مسلم لیگی لیڈروں نے نہیں دی - ان دونوں حضرات نے آج شام ایک مشترکہ اخباری بیان جاری کیا ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ پنجاب کے بعض حصوں میں عموماً اور اضلاع گجرات - جہلم - راولپنڈی اور سرگودہا میں خصوصاً مسلمانوں نے بڑے بڑے گروہ بنا کر ریلوے ٹرینوں کو روک لینے اور لیٹ کر دینے کی مہم جاری کر دی ہے - یہ کارروائی اس خیال کی بناء پر ہو رہی ہے کہ پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے اسے سول نافرمانی کا حصہ قرار دے کر اس کی منظوری صادر کر دی ہے - ہم نے ان حضرات سے درخواست کی ہے - جو اس وقت پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے انچارج ہیں - اور ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں - کہ ٹرینوں کو روک لیٹ کر دینا یا ریلوے ٹریفک کی راہ میں کسی نوعیت کی کوئی رکاوٹ حائل کرنا ایک ایسی کارروائی جس کی اجازت ابھی تک مسلم لیگ کے کسی دفتر مجاز نے نہیں دی پنجاب مسلم لیگ کے قائم مقام صدر مولانا سید محمد داؤد غزنوی اس ضمن میں گشتی مراسلات رقم فرما چکے ہیں - مسلمانان پنجاب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ ایک شریفانہ مقصد کے لئے اخلاقی لڑائی لڑ رہے ہیں - ان کی کامیابی کا راز اسی میں ہے - کہ وہ ڈسپلن کو ہر صورت اور ہر کیف برقرار رکھیں (اے پی)

قریشی صاحب نے خطاب واپس کر دیا

لاہور ۱۷ رفروری - حکیم محمد حسن قریشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور نے جو حال ہی میں اطباء کی سرکاری مشاورتی کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے تھے - اپنا خطاب شمس الاطباء واپس کر دینے کا اعلان کر دیا ہے -
(اے - پی)

پیسہ اخبار کو پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے

THE
PAISAAKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

یو۔ پی کے پولیس افسر!

یو - پی کے ہوم منسٹر مسٹر رفیع احمد قدوائی نے اسمبلی کے اجلاس میں - یو - پی کے گورے پولیس افسروں کے متعلق ایک حیرت انگیز انکشاف کیا - کہ ان بڑے یورپین افسروں کی پوری تعداد ۳۵ ہے - جن میں سے بارہ ایسے ہیں - جن کی تعلیمی اوصاف صفر کے برابر ہیں اور ان میں یو - پی کے انسپکٹر جنرل صاحب پولیس بھی شامل ہیں - قدوائی صاحب نے یہ بھی بتایا - کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی اسامی پر یورپین امیدوار کے لئے کوئی تعلیمی ڈگری ضروری نہیں - کسی ممبر نے پوچھا - آخر یہ یورپین افسر تعلیم یافتہ نہیں تو خواندہ تو ضرور ہوں گے - وزیر صاحب نے جواب دیا جی ہاں وہ اپنے دستخط ضرور کر سکتے ہیں - اس پر اسمبلی میں بڑے زور کا قہقہہ لگایا گیا - پھر ایک ممبر نے سوال کیا - کہ آیا یہ ایک واقعہ ہے - کہ ایک پولیس افسر جو تعلیم سے بالکل کورا ہے - ترقی پاتے پاتے ہمارے صوبہ کا پولیس انسپکٹر جنرل بن چکا ہے - وزیر صاحب نے جواب دیا کہ میں عرض کر چکا ہوں - کہ یورپینوں کو پولیس میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے لئے بھی تعلیمی اوصاف کی ضرورت نہیں ان کے کام کرنے والوں نے ایسی کوئی شرط عاید نہیں کی کہ یورپین پولیس افسر پڑھا لکھا ہو - آخر اس بحث کو وزیر پنڈت پنت نے یہ کہہ کر ختم کر دیا - کہ آئندہ کے لئے غیر ملکی کی بھرتی بند کر دی گئی ہے - اس لئے گذشتہ را صلوٰۃ -

ہندوستانی زیادہ پڑھا لکھا نہ ہو - تو اسے کانسٹیبل سے زیادہ بڑی اسامی نہیں مل سکتی - لیکن اگر صاحب بہادر جاہل مطلق بھی ہوں - تو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھرتی کر لئے جاتے ہیں - اور وہ ترقی کرتے کرتے انسپکٹر جنرل پولیس بھی بن سکتے ہیں - یعنی تعابیدار تو بی - اے ہیں - اور انسپکٹر جنرل الف کا نام تک بھی نہیں جانتے - اور لطف یہ کہ یہ ملازمت سیکرٹری آف سٹیٹ کی ملازمتوں میں شامل ہے - اور اسے آئی - پی - ایس کہتے ہیں - یعنی آئی - سی - ایس کی چھوٹی بہن - حالانکہ آئی - سی - ایس بننے کے لئے علم و فضل کے علاوہ بیسیوں دوسری خوبیاں بھی ضروری قرار دی جاتی ہیں

قائداعظم مسٹر جناح کی تقریر

کراچی ۲۲ رفروری - ملیر کے ایک عام جلسہ میں جو ۲۰ رفروری کو منعقد ہوا تھا - قائداعظم محمد علی جناح نے ایک الوداعی تقریر کی - لیکن نہایت محتاط انداز میں وزیراعظم اٹیلی کے بیان پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے گریز کیا - قائداعظم آج ۲۲ رفروری کو ملیر سے کراچی روانہ ہو جائیں گے - جہاں وہ سمندر کے رستہ سے آئندہ بدھ کو روانہ بمبئی ہو جائیں گے -

اغلب خیال ہے - کہ وہ قرطاس ابیض کے متعلق حکومت عارضی کے مسلم لیگی ممبروں سے گفتگو کرنے کے لئے دہلی تشریف لے جائیں گے - جہاں وہ چند روز قیام کر کے مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد کریں گے لیگ ورکنگ کمیٹی کے آخری فیصلوں کے بعد ہی موجودہ صورت حال پر مسلم لیگ کی روش کا اظہار کیا جائے گا -

ہندوستان میں اناج کی درآمد

۱۷ رفروری ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں سمندر پار سے ہندوستان میں غلہ کی حسب ذیل مقدار درآمد ہوئی - چاول ۳۰۰۰ ٹن - مکئی ۱۱۷۰۰ ٹن - موٹے اناج ۹۰۰ ٹن - جو ۱۵۷۰۰ ٹن -

فروری میں تقریباً ۲۰۶۰۰ ٹن غلہ درآمد ہونے کی توقع ہے - جس میں گیہوں اور آٹا ۲۷۶۰۰ ٹن اور چاول ۵۸۴۰۰ ٹن ہوں گے -

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور ان لوگوں نے جنوں کو خدا کا شریک ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ ان کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے۔ اور بے سمجھے (جھوٹ بہتان) اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بھی بنا گھڑی ہیں۔ وہ ان باتوں سے جو لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں پاک ہے۔ اور اس کی شان ان سے بلند ہے۔ (۱۰۰) وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے اولاد کہاں ہو جبکہ اس کی بیوی ہی نہیں اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ (۱۰۱) یہی (اوصاف رکھنے والا) خدا تمہارا پروردگار ہے کوئی بھی اس کے سوا معبود نہیں۔ وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تو (سب) اسی کی عبادت کرو۔ اور ہر چیز اسی کی سپرد ہے۔ (۱۰۲) (وہ ایسا ہے کہ) نگاہیں اس کو نہیں پہنچ سکتیں۔ اور وہ نگاہوں کو جانتا ہے۔ اور وہ بھیدوں سے واقف اور خبردار ہے (۱۰۳) لوگو! (تمہارے پاس) تمہارے پروردگار کی طرف سے (روشن) دلیلیں پہنچ چکی ہیں۔ تو جو ان کو دیکھیگا تو اسی کا فائدہ ہے۔ اور جو اندھا بنا رہیگا تو اسی کا نقصان ہے اور (اے محمد ان سے کہہ دو کہ) میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں (۱۰۴)

اور تمہارے پروردگار کے جو حکم تمہارے پاس آتے ہیں ان کی تعمیل کرتے رہو اور جان رکھو کہ) خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور مشرکوں سے اعراض کرو۔ (۱۰۶) اور جن کو مشرک لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی بے سمجھے خدا کو بے ادبی سے برا کہہ بیٹھیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر فرقہ کے اعمال ان کی نظروں میں اچھے کر دکھائے ہیں پھر ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ ان کو بتائیگا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے (۱۰۸)

مومنو! اگر تم خدا کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔ تو جس چیز پر (ذبح کرنے کے وقت) خدا کا نام لیا جائے (اس کو کھاؤ اور کیا سبب ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے) تم اس کو نہ کھاؤ۔ حالانکہ جو چیزیں اس نے تمہارے لئے حرام ٹھہرا دی ہیں۔ وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں (اور ان کو نہ کھانا چاہیئے) ہاں اگر تم ناچار ہو جاؤ اور کوئی ممنوع چیز کھا لو (تو معذوری ہے) اور بہت سے لوگ بے سوچے سمجھے اپنے نفس کی خواہش کے پیچھے چل کر لوگوں کو بہکا رہے ہیں تو جو لوگ (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے باہر نکل جاتے ہیں تمہارا پروردگار ان کو خوب جانتا ہے۔ (۱۱۹) اور ظاہری اور پوشیدہ ہر طرح کا گناہ ترک کر دو۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ اپنے کئے کی سزا عنقریب پائیں گے (۱۲۰) اور جس چیز پر خدا کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ۔ کہ اس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے رہتے ہیں۔ کہ تمہارے ساتھ جھگڑا اور کٹ حجتی کریں۔ اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو بیشک تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔ (۱۲۱)

اور خدا ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے جو دار لستوں پر چڑھائے ہوئے ہوتے ہیں (جیسے انگور کے باغ) اور ایسے باغ جو دار لستوں پر چڑھائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے مختلف پھل ہوتے ہیں۔ اور غیر مشابہ بھی۔ جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ۔ اور جس دن پھل توڑو اور کھیتی کاٹو۔ تو خدا کا حق بھی اس میں سے دیا کرو۔ اور بے جا نہ اڑانا کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (۱۴۱) کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوتے ہیں ان میں سے کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے میں حرام نہیں پاتا۔ بجز اس کے وہ چیز مردار ہو یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں۔ یا وہ کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے۔ تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے (۱۴۵)

کہو کہ لوگو آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (ان کی نسبت اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ خدا کا کسی چیز کو شریک نہ بنانا۔ اور ماں باپ سے (بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا۔ اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ (سب کے رازق ہم ہیں اور) تم کو بھی اور ان کو بھی ہمیں رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ جانا۔ اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا۔ مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ (۱۵۱)

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ وہ بہت ہی پسندیدہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور انصاف سے ماپ اور تول پوری پوری کیا کرو۔ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے۔ مگر اس کی طاقت کے مطابق اور جب (کسی کی نسبت کوئی) بات کہو تو انصاف سے کہو۔ گو وہ (تمہارا) رشتہ دار ہی ہو۔ اور خدا کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کا خدا تم کو حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ (۱۵۲) اور یہ کہ میرا سیدھا رستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور رستوں پر نہ چلنا کہ وہ تم کو خدا کے رستے سے الگ کر دیں گے۔ ان باتوں کا خدا تم کو حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم پرہیزگار بنو (۱۵۳) اور یہ کتاب بھی ہم نے اتاری ہے برکت والی تو اس کی پیروی کرو۔ اور پرہیزگار بنو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۱۵۵) جو کوئی (خدا کے حضور) نیکی لے کر آئیگا تو اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائیگا تو اس کو ویسی ہی سزا ملیگی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ (۱۶۰) کہہ دو کہ مجھ کو خدا نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے یعنی دین صحیح مذہب ابراہیم کا جو ایک (خدا) ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (۱۶۱) کہو کہ میری نماز اور عبادت اور زندگانی اور موت سب خدائے رب العالمین ہی کے لئے ہے (۱۶۲) جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے فرمانبرداروں میں ہوں (۱۶۳) کہو کیا میں خدا کے سوا کوئی اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا پروردگار ہے۔ اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اور تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔ وہ تم کو بتائیگا۔ (۱۶۴) اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں اپنا نائب بنایا اور درجات میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تاکہ جو کچھ خدا نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے۔ اور بیشک وہ بخشنے والا اور رحم والا بھی ہے (۱۶۵)

سورۂ اعراف

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لوگو! اس کتاب کی) پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے (پیغمبر آخر الزمان پر) نازل کی گئی۔ (اور اس کے ذریعے سے) تمہاری طرف بھیجی گئی ہے) اور اس کے سوا اپنے (بنائے ہوئے) کارسازوں کی پیروی نہ کرو۔ (مگر تمہارا حال افسوس کے قابل ہے کہ) تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔ (۲۷) اے اولاد آدم! (دیکھنا کہیں) شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح تمہارے (پہلے) ماں باپ کو (بہکا کر) بہشت سے نکلوا دیا تھا۔ اور ان سے ان کا لباس اتروا دیا تھا۔ تاکہ ان پر ان کے عیب ظاہر کر دے وہ اور اس کے بھائی تم کو وہاں سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق بنایا ہے۔ جو ایمان نہیں رکھتے۔ (۲۷) اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کام کرتے دیکھا ہے۔ اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے کہہ دو کہ خدا بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔ تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں (۲۸) کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کہ ہر نماز کے وقت سیدھا (قبلے کی طرف) رخ کیا کرو۔ اور اسی کو پکارو اور خاص اسی کی عبادت کیا کرو۔ اس نے جس طرح تم کو ابتدا میں پیدا کیا تھا۔ اسی طرح تم پھر پیدا ہوگے (۲۹) اے بنی آدم ہر نماز کے وقت اپنے تئیں زینت (لباس) سے مزین کیا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ خدا فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (۳۱)

کہہ دو کہ خدا نے جو زینت (و آرائش) اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے۔ یہ بھی کہہ دو کہ جو لوگ دنیا کی زندگی میں ایمان لائے۔ قیامت کے دن یہ چیزیں خاص انہیں کا حصہ ہونگی اسی طرح خدا اپنی آیتیں سمجھنے والے لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے (۳۲)

کہہ دو کہ میرے پروردگار نے بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو حرام کیا ہے۔ اور اس کو بھی کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور اس کو بھی کہ خدا کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں علم نہیں (۳۳) اور ہر ایک جماعت کی موت کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آ جاتا ہے تو نہ تو ایک گھڑی دیر کر سکتے ہیں نہ جلدی (۳۴)

اے بنی آدم (ہم تم کو یہ نصیحت ہمیشہ کرتے رہے ہیں کہ) جب ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آیا کریں اور ہماری آیتیں تم کو سنایا کریں (تو ان پر ایمان لایا کرو۔ کیونکہ) جو شخص (ان پر ایمان لا کر خدا سے) ڈرتا رہیگا۔ اور اپنی حالت درست کرتا رہیگا۔ تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمناک ہونگے (۳۵) اور جو لوگ ہماری آیتوں (پر ایمان نہ لائیں گے بلکہ ان) کو جھٹلائیں گے۔ اور ان سے سرتابی کریں گے یہی لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے (۳۶) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نکل جائے[1] اور ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ (۴۰) ایسے لوگوں کے لئے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا۔ اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی) آگ کا ہوگا۔ اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں (۴۱) باقی آئندہ

[1] یہ تعلیق بالمحال ہے۔ کہ نہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نکلیگا نہ کفار بہشت میں داخل ہوں گے۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سنیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۹ | ۳ مارچ ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

حق وصداقت کی فتح

پنجاب کے مسلمان عوام اور خواص مرد اور عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان مبارکباد کے مستحق ہیں کہ پنجاب کی غیر جمہوری حکومت کو بالآخر ان کے عزم وہمت کے سامنے جھکنا پڑا مسلمانان پنجاب نے اس بدقسمت صوبہ میں شہری آزادی کی بحالی کے لئے ۲۴ جنوری کو جو تحریک شروع کی تھی۔ خدا کے فضل وکرم سے اور پنجاب کے مسلمان عوام کے ثبات و استقلال کے طفیل یہ تحریک۔ آج ۳۴ روز کے بعد کامیابی پر منتج ہوئی۔ مسلمانان پنجاب کا سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا۔ کہ قیام امن کے بہانہ پبلک سیفٹی آرڈیننس کی آڑ میں شہری آزادی پر چھاپہ مارا جا رہا ہے۔ اور مسلم لیگ کی سرگرمیوں کی راہ میں روڑا نہ اٹکایا جائے۔ حکومت پنجاب نے مسلم لیگ نیشنل گارڈز پر جو ناجائز پابندیاں عائد کی تھیں وہ تیسرے دن ہی واپس لے لی گئیں۔ یہ مسلمانان پنجاب کے عزم واستقلال کی پہلی فتح تھی۔ مگر ۲۸ جنوری کو مسلمانوں کے لیڈر وزارت کے حکم سے دوبارہ گرفتار کرلئے گئے۔ اسی شام اخبارات پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ کہ وہ لیگ کی تحریک کے سلسلہ میں پندرہ دن تک کوئی خبر یا مضمون شائع نہیں کر سکتے۔ حکومت کا خیال تھا۔ کہ لیڈر گرفتار کر لئے گئے اور اخبارات پر پابندی عائد کر دی گئی۔ تو مسلمان عوام بے بس ہو جائیں گے۔ اور لیگ کی تحریک ختم ہو جائے گی مگر ان کے پائے استقلال میں بالکل لغزش نہیں آئی۔ نہ ان کے حوصلے پست ہوئے۔ حکومت نے نہ صرف تمام بڑے بڑے صوبائی لیڈر گرفتار کر لئے بلکہ ہر ڈویژن ہر ضلع۔ ہر تحصیل۔ ہر شہر۔ ہر قصبہ۔ ہر گاؤں۔ اور ہر محلہ کے مسلمان لیڈر کو گرفتار کر لیا۔ جو سب سے زیادہ بااثر اور معزز تھے۔ وہ سب سے پہلے پکڑے گئے۔ نام کہاں تک گنوائے جائیں گے۔ شاید ہی کوئی قابل ذکر مسلمان ہو جو جیل سے باہر رہا ہو۔ مگر آفرین ہے پنجاب کے عام مسلمانوں پر۔ انہوں نے اپنی قیادت خود سنبھالی اور آزادی کی یہ جنگ۔ اس ضبط۔ اس تدبر اس ہمت۔ اور اس استقلال سے لڑی۔ کہ دشمن ششدر رہ گئے۔ اور دوست حیران۔ کہ پنجاب میں یہ کیا انقلاب برپا ہو گیا۔ یہ کیا معجزہ ہوا۔ کہ سویا ہوا پنجابی مسلمان بیدار ہوا تو اس شان سے کہ اب یہ گمان بھی نہیں گذرتا کہ کبھی یہ خوابیدہ تھا۔ پنجاب کے مسلمانوں نے آزادی کی یہ جنگ۔ ہر شہر اور ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں لڑی۔ نئے لیڈر خود بخود پیدا ہوتے گئے۔ حکومت ایک کارکن کو گرفتار کرتی تھی۔ تو فوراً دوسرا اس کی جگہ لے لیتا تھا۔ مسلمان قوم کے ہر فرد نے اپنے آپ کو اس لڑائی میں سپاہی سمجھا۔ اور جو فرض اس پر عائد کیا گیا۔ وہ اس نے پورا کیا گرفتار ہوئے اور قید و بند کو دعوت دینے کے لئے لاکھوں کی تعداد میں بڑھے۔ مگر حکومت نے ان کی پرواہ نہ کی۔ جو مال کی قربانی دے سکتے تھے۔ انہوں نے بن مانگے مال دیا۔ مرد خواتین سے بازی لے جانا چاہتے تھے۔ خواتین مردوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی تھیں۔ طلبہ قوم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مدرسوں سے نکل کر لڑائی کے میدان میں آ کھڑے ہوئے۔ اور گلی کوچے پانچ پانچ چھ چھ سال کی عمر کے مسلمان بچوں کے نعروں سے گونجنے لگے لاہور۔ امرتسر۔ گجرات۔ جالندھر۔ سیالکوٹ غرضیکہ کس کس شہر کا نام لیا جائے ہر جگہ اتنے بڑے جلسے ہوئے اور اتنے بڑے جلوس نکلے۔ کہ ان شہروں کی تاریخ میں اس سے پہلے کوئی مثال ہی نہیں۔ لیڈر جیل میں تھے اور اخبارات کی زبان بند ہو چکی تھی۔ مسلمان ہر جگہ پُرامن رہے۔ اور انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا۔ کہ حکومت کا یہ بہانہ کہ فرقہ وارانہ فساد کا خطرہ ہے۔ اس لئے آرڈیننس قائم رہنا چاہیئے۔ غلط ہے۔

انتہائی اشتعال کے باوجود مسلمانوں کے ہاتھ سے کسی غیر مسلم کی نکسیر تک نہیں پھوٹی۔ لاہور میں دو دو لاکھ مسلمانوں پر مشتمل جلوس نکلے اور دو چار مرتبہ ایسا بھی ہوا۔ کہ کسی مفسدہ پرداز نے پتھر پھینکے۔ مگر مسلمان اشتعال میں نہیں آئے ان کے صبر وتحمل کا بے نظیر مظاہرہ جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ اس دن ہوا۔ جب میڈن روڈ پر ایک بے گناہ مسلمان نوجوان ایک فتنہ پرور کی اینٹ سے شہید ہو گیا۔ مگر ہزاروں مسلمان غم و غصہ کے جذبات کو دبا کر خاموشی سے وہاں سے رخصت ہو گئے۔ اس تحریک سے مسلمانان پنجاب کو جو سب سے بڑا فائدہ ہوا وہ یہی ہے کہ

پہلا تجربہ کامیاب رہا

یہ مسلمانان پنجاب بلکہ سچ پوچھئے تو مسلم لیگ کے ماتحت مسلمانان ہند کی پہلی تحریک تھی۔ اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ مسلمان اس پہلے امتحان میں اس شان سے کامیاب ہوئے۔ کہ دوست دشمن سب اپنی خراج تحسین ادا کرنے پر مجبور ہیں۔ اس سے پہلے عوام نے نہ لیڈروں کو آزمایا تھا نہ لیڈروں نے عوام کو۔ عوام کے دل میں کہیں نہ کہیں یہ بات چھپی ہوئی تھی۔ کہ لیڈر مخلص ہیں ایماندار بھی ہیں۔ مگر ان کی ساری زندگی راحت و آرام میں گذری ہے۔ کیا یہ مرد میدان بھی ثابت ہونگے۔ لیڈر عوام کی صلاحیتوں سے بیخبر تھے۔ وہ ڈرتے تھے۔ کہ اگر لیگ نے جنگ کا بگل بجایا۔ تو شاید ضرورت کے مطابق سپاہی میدان نہ اتریں۔ کیا پتہ ان میں ڈسپلن قائم رہے یا نہ رہے۔ مسلمان کے لئے گولی کھانا آسان ہے۔ مگر کیا یہ لوگ عدم تشدد پر کاربند رہتے ہوئے جیلوں میں سڑنے کے لئے بھی تیار ہونگے؟ خدا کا شکر ہے کہ لیڈر اور پیرو دونوں اس امتحان میں کامیاب اترے۔ قائدین نے ثابت کر دیا کہ وہ صرف گفتار کے غازی نہیں ہیں۔ اور عوام نے تو معجزہ کر دکھایا۔ اور ہر جگہ مسلمانوں نے اتنی بڑی تعداد میں قید وبند کو دعوت دی کہ حکومت سب کو گرفتار کرتی۔ تو پنجاب کے جیل ایک دن میں بھر جاتے۔ ایسے ایسے لوگ قید ہوئے۔ جن کے متعلق خواب میں بھی گمان نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ کبھی زینت زندان ہونگے۔ اور ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ کر قید ہوئے کہ پہلے میری باری ہے۔ باپ نے خود لڑکے سے کہا کہ کالج جانے کی بجائے جیل جاؤ اور ماؤں نے اپنی بیٹیوں کو تلقین کی کہ اس معرکہ میں دختران اسلام پر کم ہمتی کا الزام نہ لگنے پائے۔

پنجاب سیفٹی آرڈیننس ختم کر دیا گیا

حکومت پنجاب کو مسلم لیگ کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ مسلم لیگی زعما اور کارکن رہا کر دیئے گئے۔ لیگ کی تحریک سول نافرمانی کے خاتمہ کا حکم۔ راجہ غضنفر علی خاں کی طرف سے اسلامیان پنجاب کو ہدیہ تبریک۔ مسلمان خواتین نے اسلام کی گذشتہ روایات کو زندہ کر دیا۔

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ عارضی حکومت کے رکن صحت راجہ غضنفر علی خاں نے ایک بیان میں اسلامیان پنجاب کو شہری حقوق اور آزادیوں کے لئے جنگ جیتنے پر ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ راجہ صاحب نے کہا ہے۔ ایک عوامی تحریک پر جو ایک ماہ سے زیادہ تک ایک پرامن اور غیر فرقہ وارانہ رہی بجا طور پر مسرت اور فخر کیا جا سکتا ہے پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں نے ہر قسم کی ترغیب کے باوجود اس تحریک سے متصادم ہونا منظور نہ کیا۔ اور کئی اچھوت سکھوں نے اپنے تئیں گرفتاری کے لئے بھی پیش کیا راجہ صاحب نے کہا ہے۔ کہ مسلمان خواتین نے موجودہ تحریک میں جس شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے اسلام کی گذشتہ ملند روایات کو زندہ کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ لاٹھیاں کھائی ہیں۔ اور ان پر اشک آور گیس چھوڑی گئی ہے۔ مسلمان طلبہ نے اپنی روایات پر آنچ نہیں آنے دی۔ غلط سرکاری اعلانات سے بھی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ سرزمین پنجاب میں مسلمانوں نے منظم فوج کی طرح کام کیا۔ سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ دیہاتی مسلمانوں نے اپنی بیداری کا ثبوت دیا ہے۔ کہ ان کی سرگرمیوں نے مسلم لیگ کی تاریخ میں ایک نئے اور شاندار باب کا اضافہ کر دیا۔ راجہ صاحب نے آخر میں یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ پنجاب مسلم لیگ فرقہ وارانہ امن کو قائم رکھنے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔ اور اپنے یوم فتح پر نہایت عاجزی کے ساتھ خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کریگی

پنجاب کے مسلم عوام کو مبارکباد

لاہور ۲۶ فروری۔ حکومت پنجاب نے مسلم لیگ کی تحریک آزادی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے آج یہ اعلان کیا ہے۔ کہ قابل نفرت پبلک سیفٹی آرڈیننس کو ختم کر دیا جائیگا۔ اور اس کی جگہ اگر کوئی قانون ضروری ہوا۔ تو اسے اسمبلی میں پیش کر کے ایکٹ کی صورت میں منظور کرا کر نافذ کیا جائے گا۔

جلسوں پر اب کوئی پابندی عائد نہیں کی جائے گی اور لیگ کی تحریک میں ماخوذ قیدی اور زیر مقدمہ اسیر رہا کر دیئے جائیں گے۔

جلوسوں پر پابندی رہے گی۔ لیگ نے جلوسوں کی پابندی کی تنسیخ کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔

وہ ملزم جن پر تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۲۵ کے ماتحت مقدمات چل رہے ہیں۔ (تشدد کے ملزم) رہا نہیں کئے جائیں گے۔

آج ۳۴ دن کی مسلسل جدوجہد کے بعد صدر صوبہ مسلم لیگ نے پنجاب گورنمنٹ کے اس اقرار کے بعد کہ مسلم لیگ کے مطالبات مان لئے گئے ہیں۔ سول نافرمانی کی تحریک بند کرنے کا اعلان کیا۔

سمجھوتہ کا اعلان ۲۵ فروری کو ہی رات کو ہو جانا تھا۔ مگر بعض دقتوں کی وجہ سے آج دوپہر تک یہ اعلان نہ ہو سکا بارہ بجے دوپہر اعلان کیا گیا۔ کہ حکومت پنجاب نے مسلم لیگ کے مطالبات مان لئے ہیں۔ اور صدر صوبہ مسلم لیگ نے تحریک کو بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لیگ لیڈروں اور اور ان لیگی کارکنوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جنہیں اس تحریک کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا یا سزا دی گئی تھی۔ جن ملزموں کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۵ مقدمہ جاری ہے۔ ان کے سوا باقی سب ملزم آج رہا کر دیئے جائیں گے خان افتخار حسین خان صدر مسلم لیگ۔ ملک فیروز خان نون۔ میاں افتخار الدین۔ سردار شوکت حیات۔ شیخ کرامت علی۔ مولوی غلام محی الدین قصوری اور دوسرے لیڈر آج بعد دوپہر فیروزپور جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ شیخ صادق حسن نائب صدر صوبہ مسلم لیگ۔ بیگم شاہنواز۔ میاں بشیر احمد۔ اور دوسرے لیڈروں کو جو سنٹرل جیل لاہور میں تھے رہا کر دیا گیا۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ میانوالی۔ گجرات اور فیروزپور وغیرہ مختلف جیلوں میں جو لیگی اسیر تھے رہائی کے احکام ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

سمجھوتہ کی شرائط یہ ہیں۔

(۱) پبلک جلسوں پر سے پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں

(۲) حکومت پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کو ختم کرنا منظور کرتی ہے۔ امن عامہ کو قائم کرنے کی اگر کسی قانون کی ضرورت ہوئی تو اسے بل کی صورت میں اسمبلی میں پیش کر کے ایکٹ کی صورت میں موجودہ آرڈیننس کی جگہ نافذ کرایا جائے گا۔

(۳) سوائے ان ملزموں کے جن پر دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمات قائم ہیں۔ باقی سب ملزم اور قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔

(ان ملزموں پر تشدد کے الزامات عائد ہیں۔ اور ان کی تعداد بہت کم ہے)

(۴) جلوسوں پر پابندیاں رہیں گی۔

وزیر اعظم پنجاب نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جلسوں پر سے پابندیاں ہٹا لی گئی ہیں۔ جلوسوں پر جہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضروری سمجھیں گے پابندیاں رہیں گی۔ بجٹ سیشن پر ہم پارٹی لیڈروں سے مشورہ کریں گے۔ اور پبلک سیفٹی آرڈیننس کی جگہ اسمبلی سے ایسے قانون منظور کرانے کی کوشش کریں گے۔ جو امن عامہ کے قیام کے لئے ضروری ہوں۔

لیڈروں کی رہائی کی خبر ایک بجے ہی سارے شہر میں پھیل گئی تھی۔ اور گلی کوچوں میں مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے جلوس نعرے لگاتے پھر رہے تھے۔ جن کا انداز فاتحانہ تھا۔ سارا دن مال روڈ نعرۂ تکبیر پاکستان زندہ باد اور سیفٹی آرڈیننس ختم ہوا کے نعروں سے گونجتی رہی۔ سنٹرل جیل کے مسلم لیگی اسیر رہا ہوتے رہے۔ اور راستے شہر میں پہنچتے رہے۔ مسلمانان شہر نے بے پناہ جوش و خروش کے ساتھ مجاہدین کا استقبال کیا۔ ہر محلہ میں انہیں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور مسلمانوں نے اس کامیابی پر ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

قصور میں جلسہ

صوبہ لیگ کے سب بڑے لیڈر گفتگوئے مفاہمت کے سلسلہ میں قصور آئے ہوئے تھے۔ جب بعد از دوپہر لیڈر رہا ہوئے۔ تو میاں افتخار الدین۔ ملک فیروز خان نون۔ سردار شوکت حیات۔ اور دوسرے قائد تو لاہور چلے آئے۔ مگر افتخار حسین خان آف ممدوٹ اور مولوی غلام محی الدین خان آف قصور کو مسلمانوں نے قصور میں ہی روک لیا ان دونوں رہنماؤں کا جلوس نکالا گیا اور ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ خان افتخار حسین آف ممدوٹ نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانان پنجاب اس کامیابی کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس فتح کا سہرا دراصل مسلمان عوام کے سر ہے۔ جنہوں نے بے نظیر استقلال اور ہمت کا ثبوت دیا اور ایک ستمگر حکومت کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ ایک ماہ کے اندر عوام کے متفقہ مطالبہ کے سامنے سر جھکا دے۔ ارباب حکومت کا خیال تھا کہ وہ مسلمانوں کی اس تحریک کو کچل کر رکھ دیں گے۔ مگر مسلمانان پنجاب نے ثابت کر دکھایا کہ کوئی طاقت ان کے عزائم کو نہیں کچل سکتی ہماری لڑائی حق و صداقت پر مبنی تھی۔ ہم کسی کا حق نہیں چھیننا چاہتے تھے۔ صرف اپنا حق مانگتے تھے۔ پنجاب کے مسلمانوں نے اپنی ہمت اور استقلال سے یہ حق حاصل کر لیا۔ مولوی غلام محی الدین قصوری نے مسلمانان پنجاب کو مبارکباد دی کہ انہوں نے اس تحریک کو فرقہ وارانہ نہیں بننے دیا۔ اور اشتعال کے باوجود پرامن رہے۔

لاہور میں تاریخی جلسہ

لاہور میں آج شام جو جلسہ ہوا وہ ایک تاریخی جلسہ تھا۔ مسلم لیگ کی طرف سے صبح سے منادی ہو رہی تھی۔ کہ شام کو حسب معمول جلسہ ہوگا۔ اور اس کے بعد سول نافرمانی ہوگی۔ مگر جب سمجھوتہ ہو گیا تو یہی جلسہ جشن فتح میں تبدیل ہو گیا۔ کم ازکم ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے نعرہ ہائے تکبیر مسلم لیگ زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ سنٹرل جیل سے رہا شدہ لیگی لیڈر اس جلسہ میں پہنچے ہوئے تھے۔ مسلمانان لاہور نے اپنے محبوب قائدین کا شایان شان خیر مقدم کیا۔ آج کے جلسہ میں بہترین تقریر بیگم شاہ نواز کی تھی۔ بیگم صاحبہ نے لیگ کی تحریک آزادی کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور مسلمانان پنجاب کو مبارکباد دی۔ کہ وہ اس امتحان میں کامیاب اترے۔ مسلمانان پنجاب نے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ وہ بہت کچھ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ اور جب قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اس قوم کے مرد پیچھے رہتے ہیں نہ عورتیں نہ بچے جھجکتے ہیں نہ بوڑھے۔ قوم کے ہر فرد نے اس جدوجہد میں اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی۔ اور جس سے جو کچھ ہو سکتا تھا کیا۔ مگر ابھی ہماری جدوجہد ختم نہیں ہوئی یہ جو کچھ ہوا۔ یہ تو ابتدائی ٹریننگ تھی اصل جدوجہد تو اب ہمارے سامنے آ رہی ہے۔ ہمیں صرف سولہ مہینے کی مہلت ہے ہمیں جو کچھ کرنا ہے اسی مختصر وقفہ میں کرنا ہے۔ ہر مسلمان کی جدوجہد اب اس پر مرتکز ہونی چاہیئے۔ کہ سولہ ماہ کے بعد ہماری قوم حیات و ممات کی کشمکش سے دوچار ہو جائے گی اور کامیابی کی صورت یہی ہے کہ ہر مسلمان اپنے آپ کو سپاہی سمجھتے ہوئے آنے والی جدوجہد کے لئے تیار کرے۔ ہمیں اس فتح پر قانع ہو کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ اصل معرکہ تو اب شروع ہوگا

بیگم فاطمہ اور مس ممتاز شاہ نواز نے اپنی تقریروں میں مسلمانان پنجاب کو اس کامیابی پر مبارکباد دی۔

میجر خورشید انور نے اپنی تقریر میں اس پر زور دیا۔ کہ اصل جدوجہد کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے۔ آپ نے پنجاب کے مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ مسلم لیگ نیشنل گارڈز میں جمع ہوں۔ اور اسے صحیح معنوں میں مسلمانان پنجاب کی عسکری تنظیم بنائیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن میاں بشیر احمد ایم۔ ایل۔ اے نے اپنی تقریر میں کہا۔ یہ جنگ عوام نے لڑی اور انہی نے جیتی ہے۔ اس جنگ میں کامیابی کے بعد یہ بات اور حقیقت واضح ہو گئی ہے۔ کہ ہماری قوم میں دل و دماغ کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ لیکن یاد رکھئے ہم نے اس جنگ کو ختم نہیں کرنا صرف اس کی شکل تبدیل ہوگی۔ ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہیگی۔ جب تک کہ ہم پاکستان قائم نہیں کر لیتے۔

بیگم تصدق حسین ایم۔ ایل۔ اے نے کہا۔ ہماری قوم نے زندگی کا ثبوت دے دیا ہے۔ اور آزادی کی جنگ میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ آپ مستحق مبارکباد ہیں کہ آپ نے اپنی بیویوں اور بہنوں کو آزادی کی جنگ میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔ بیگم تصدق حسین نے یہ امید ظاہر کی کہ آئندہ جنگ میں ہمارے مرد اور عورتیں حصول پاکستان کے لئے شانہ بشانہ میدان میں سرفروشانہ جدوجہد کریں گے۔

مذہبی سکھوں کے ایک نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ماسٹر تارا سنگھ نے یہ ڈھینگ ماری تھی۔ کہ سکھ مسلم لیگ کی امداد نہیں کریں گے۔ لیکن میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ پنجاب کے پندرہ لاکھ مذہبی سکھ اس مقام پر اپنا خون بہا دیں گے۔ جہاں مسلم لیگ کے حامیوں کا پسینہ بہے گا۔ ہم نے سکھ پنتھ کی طاقت بڑھائی تھی۔ لیکن انہوں نے ہماری کوئی قدر نہ کی۔ اب ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مسلم لیگ کی ہر جنگ آزادی میں ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہوں گی۔ مسٹر ابو سعید انور نے کہا۔ کہ جیل جانے والوں نے اتنی قربانی نہیں کی جتنی ان لوگوں نے کی جنہوں نے جیل سے باہر رہ کر آزادی کے سیلاب کو برقرار رکھا۔ اور حکومت پنجاب کی تنی ہوئی گردن جھکا دی۔

آج کے اجلاس میں بیگم غلام حسین ہدایت اللہ۔ میجر عاشق حسین ایم۔ ایل۔ اے۔ چوہدری محمد حسن ایم۔ ایل۔ اے۔ ملک وزیر محمد ایم ایل اے۔ نواب اللہ یار دولتانہ ایم۔ ایل۔ اے۔ صوفی عبدالحمید ایم۔ ایل۔ اے۔ میاں نور اللہ ایم ایل اے

چوہدری ظفر اللہ خان ایم۔ ایل۔ اے۔ رانا نصر اللہ خان ایم۔ ایل۔ اے۔ پیر بڈھن شاہ ایم ایل اے۔ راجہ سید اکبر ایم۔ ایل اے۔ مسٹر عبداللہ خان ایم ایل اے اور لاہور کارپوریشن کے ارکان چوہدری عبدالکریم۔ چوہدری جلال الدین۔ میاں محمد شریف۔ میاں محمد صاحب سجادہ نشین داتا گنج بخش صاحب۔ امیر عبداللہ ایبا نوازی اور مولانا محمد بخش صاحب مسلم نے بھی شرکت کی۔

سنسرشپ ختم کر دیا گیا

لاہور ۲۶ فروری حکومت پنجاب نے اخبارات پر جو پابندیاں عائد کی تھیں انہیں واپس لے لیا ہے۔ اور "ڈان" کے داخلہ پنجاب پر سے بھی پابندی اٹھا لی گئی ہے۔

سرکاری ملازموں کی ہڑتال

محکمہ نہر کے پانچ ہزار پٹواری تو ہڑتال پر تھے ہی۔ ۲۵ تاریخ سے ان میں محکمہ مال کے دس ہزار پٹواریوں کا بھی اضافہ ہو گیا جس سے حکومت پنجاب کے مالیہ اور آبیانہ کے حسابات اور ان کی وصولی کا کام بالکل بند پڑا ہے۔ اور خدا جانے کب تک بدستور بند رہے۔ ۱۰ مارچ کو مختلف دفتروں اور محکموں کے اہلکاروں اور عہدیداروں کی ہڑتال شروع ہوگی۔ جن کی تعداد ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے۔ اور جن کی وجہ سے حکومت کا سارا کارخانہ چل رہا ہے۔ لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ حکومت نے اب تک کوئی ایسا فارمولا مرتب نہیں کیا۔ جس کے ماتحت ان پچیس ہزار پٹواریوں اور ساٹھ ہزار دوسرے ملازموں کے مطالبات کی تکمیل ہو سکے۔ بلکہ پٹواریوں کے معاملہ میں تو تخویف اور تہدید کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ حالانکہ جو ملازم ہڑتال جیسا آخری حربہ اختیار کرتا ہے۔ وہ پہلے ہی دل سے اپنی ملازمت کو خطرے میں ڈال دینا گوارا کر لیتا ہے۔ لہذا اس کو برطرفی اور برخاستگی کی دھمکیاں اپنے ارادے سے منحرف نہیں کر سکتیں۔ حکومت پنجاب کو چاہیئے کہ فی الفور چند دیانتدار اور دانشمند افسروں اور دوسرے معززین کی ایک کمیٹی مقرر کر کے پنجاب کو اس عام تباہی سے محفوظ کرنے کی کوشش کرے۔ اور جہاں تک ہو سکے ان ہزارہا غریب ملازموں کے اطمینان کا بندوبست کرے۔ غفلت یا سہل انگاری یا بے پروائی کا نتیجہ کسی حالت میں خوشگوار نہیں ہوگا۔

لاہور کارپوریشن کی بدنظمی

لاہور کارپوریشن کی سالانہ آمدنی ستر لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ لیکن اس کے باوجود لاہور میں صفائی اور حفظان صحت کی حالت اس قدر افسوسناک ہے۔ کہ قابل بیان نہیں امید تھی کہ سیورج سکیم کی تکمیل کے بعد شاید حالات بہتر ہو جائیں۔ لیکن وہ ملتوی کر دی گئی اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ سڑکوں کی درستی۔ نالیوں کی مرمت۔ بازاروں اور کوچوں کی صفائی اور حفظان صحت کی تدابیر کا کوئی باقاعدہ پروگرام بنایا جائے جس کے ماتحت بہت جلد نہیں تو آہستہ آہستہ ہی شہر کے مختلف حصوں کی حالت درست ہو سکے۔ لیکن بلدیہ کے ممبروں کے باہم اختلافات ان کے اجلاسوں کے شور و غوغا اور ان کی کثیر التنخواہ ملازموں کی گرانباری نے ہر تعمیری کام کو ناممکن بنا رکھا ہے۔ جب تک کارپوریشن کی پارٹیاں اور اس کے ملازم کامل تعاون کے ساتھ مختلف شعبوں کی درستی کے لئے کام نہ کریں گے۔ لاہور کی حالت روز بروز ردی ہوتی چلی جائے گی۔ اور ایک دن ایسا آئے گا۔ جب اہل لاہور مختلف بیماریوں کا شکار ہو جائیں گے۔ اور اکثر پرانے اور بوسیدہ ہونے کے باعث بیشمار مکانات منہدم ہو جائیں گے۔ اور نئی آبادیاں روشنی اور صفائی سے محروم رہ کر بیماری اور جراثیم کی جولانگاہ بن جائیں گی۔ حالات اس قدر زیادہ یاس انگیز اور آبائے شہر اس قدر غافل اور اناڑی واقع ہوئے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے شہر کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ کیا حکومت اس صوبے کے صدر مقام کی اصلاح کے لئے کوئی تدبیر نہ کرے گی؟

پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل

لاہور ۲۷ فروری۔ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کا اجلاس آج ممدوٹ ولا میں جاری رہا۔ جس میں ایک طویل قرارداد منظور کی گئی مسلمانوں کو اس جدوجہد میں کامیاب ہونے پر مبارکباد دی گئی۔ اور ان کی بے نظیر جوش اور قربانی کا اعتراف کیا گیا۔ نیز بھروسہ کیا گیا کہ منزل پاکستان کی طرف پنجاب کے مسلمانوں کی یلغار جاری رہے گی۔ پنجاب کی مسلم خواتین کے جوش و ایثار اور قربانیوں پر اظہار فخر کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ انہوں نے تحریک کی مقدس رہنمائی کی ہے جن افراد نے اسلام کے لئے عظیم قربانیاں کیں ان کا ذکر احترام سے کیا گیا کیونکہ انہوں نے اپنی جانیں اس لئے دی ہیں کہ ہم زندہ رہیں قوم انہیں کبھی فراموش نہ کرے گی۔ شیخ ... کی وفات کے سلسلے میں قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔
بعدالت چوہدری فضل الہی صاحب جج بہادر مطالبہ خفیفہ جالندھر۔
دعوے دیوانی ۸ بابت ۱۹۴۶ء

بھولی ولد بچن ذات آہیر سکنہ جالندھر شہر حال ملازم ریلوے سٹیشن لاہور — بنام — سمرن ولد گوتا رذات آہیر پیشہ گوالا سکنہ ٹرڈر ڈاکخانہ جھلنے پور ضلع گونڈا

دعوے مبلغ ۲۵/- روپے بابت زر امانت
بنام سمرن مذکور مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سمرن مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سمرن مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سمرن مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۲ ماہ مارچ ۱۹۴۷ء کو مقام جالندھر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۴ ماہ فروری ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط بحروف انگریزی — مہر عدالت

مسلمان اتوار کو "یوم فتح" کی تقریب منائیں
پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے صدر کی اپیل

لاہور ۲۷ فروری۔ خان افتخار حسین خان رئیس ممدوٹ صدر پراونشل مسلم لیگ نے اپنے ایک بیان میں اسلامیان پنجاب سے اپیل کی ہے۔ کہ کل جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد شکرانے کے نوافل ادا کئے جائیں اور مساجد میں جلسے کئے جائیں۔ آپ نے یوم فتح منانے کے لئے ۲ مارچ کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اور کہا ہے کہ صوبے کے مسلمان اس روز اپنے مکانوں پر مسلم لیگی ہلالی پرچم لہرائیں دن کو جلسے کریں۔ اور رات کو چراغاں کیا جائے۔ آپ نے تاکید فرمائی کہ یوم فتح کی ہر ایک تقریب پرامن طریق سے منائی جائے۔ اور اپنے عمل و فعل سے اپنے غیر مسلم بھائیوں پر ظاہر کر دیا جائے کہ پاکستان میں ان سے نہایت منصفانہ اور فراخدلانہ سلوک کیا جائے گا اور ان کے جان و مال کی حفاظت بالکل مسلمانوں کی طرح ہی کی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس حیثیت سے پنجاب پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ مسلمان اپنے اتحاد۔ تنظیم اور ڈسپلن کو قائم رکھ کر ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے اسلامیان پنجاب کو یہ بھی مشورہ دیا ہے۔ کہ کل بعد نماز جمعہ شکرانے کے نوافل ادا کئے جائیں۔

برطانوی وزیر اعظم کے اعلان نے ایک لوبیے کو پاگل بنا دیا
سوشلسٹ کانگریس پارٹی میں بھیا سکھ دیو کا اعلان!

بلیا ۲۶ فروری۔ ایک دیہاتی مسمی سکھ دیو جو اپنے گاؤں سے شہر بلیا میں آیا ہے

جب اسے یہ معلوم ہوا۔ کہ انگریز آئندہ سال ہندوستان کو چھوڑ رہے ہیں۔ تو وہ اس قدر مسرور ہوا کہ اس نے تاڑی کی دکان پر ایک پارٹی منعقد کی۔ مگر جب اس کا نشہ اترا تو معلوم ہوا کہ وہ پاگل ہو گیا ہے۔ وہ باآواز بلند کہہ رہا تھا۔ کہ آزاد ہندوستان کا میں وزیر بنوں گا اسے گھر پہنچا دیا گیا۔ جہاں اس نے اپنے ایک دوست کو اس جرم میں زدوکوب کیا کہ اس نے بجائے وزیر اعظم صاحب کے اسے سکھدیو کہہ کر پکارا تھا۔ سکھدیو نے یہ اعلان بھی کیا کہ عنان حکومت سنبھال لینے کے بعد میں ڈائسریگل لاج میں رہا کروں گا۔ (انگوب)

اسلامیہ کالج کے پرنسپل کا استقبال

لاہور ۲۷ر فروری۔ اسلامیہ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ملک عمر حیات آج فیروزپور جیل سے رہا ہو کر اسٹیشن پر پہنچے طلبہ اور عوام کے ہجوم غفیر نے آپ کو پرجوش مرحبا کہا۔ جب آپ اسلامیہ کالج کے صدر دروازے پر پہنچے۔ تو لاہور کے مشہور بینڈ ماسٹر سوہنی کے بینڈ نے قائد اعظم کا ترانہ گایا۔ عوام اور طلبہ نے فرط مسرت میں پٹاخے چلائے۔ اور گولے چھوڑے آپ کے ساتھ علامہ علاؤ الدین صدیقی۔ ڈاکٹر یوسف جمال۔ اور مسٹر مرغوب صدیقی بھی تھے۔ ان تمام حضرات کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔ اور پھولوں کی بارش کی گئی۔ حبیبیہ ہال میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سید عبدالقادر صاحب وائس پرنسپل نے تقریر کی۔ اس تقریر میں آپ نے پرنسپل صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد اسلامیہ کالج یونین نے خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں کالج کے طلبہ کے اتحاد و ضبط و نظم اور جذبہ کے ایثار کو سراہا۔ اور طلبہ کو مبارکباد دی۔ (س۔ ف)

انبالہ میں زنانہ جلوس پر آتشباری۔ عورتیں اور بچے مارے گئے

وزیر اعظم پنجاب کو راجہ غضنفر علی خان کا تار!!!

نئی دہلی ۲۷ر فروری۔ یہاں انبالہ سے یہ اضطراب انگیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پولیس نے عورتوں کے جلوس پر گولی چلائی۔ اس پر آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل نے آج ظہر کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی فی الفور انبالہ بھیج دی جائے۔ یہ کمیٹی خواجہ ناظم الدین۔ سید غلام بھیک نیرنگ اور نواب صدیق علی خان پر مشتمل ہوگی۔ بعد کی اطلاع یہ ہے کہ کمیٹی کے جملہ ارکان اسی وقت کار میں سوار ہو کر انبالہ روانہ ہو گئے۔ نئی دہلی ۲۷ر فروری۔ حکومت ہند کے رکن محکمہ صحت نے مندرجہ ذیل تار وزیر اعظم پنجاب کو ارسال کیا۔ انبالہ میں نہایت ہی المناک سانحہ ہوا ہے۔ عورتیں اور بچے مارے گئے ہیں۔ اس واقعہ کی نوعیت پر قطعی طور پر یہ ضروری ہے۔ کہ غیر جانبدار تحقیقات فی الفور ہو جائے۔ میری تجویز یہ ہے کہ آپ پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن پارٹی کے لیڈر خان افتخار حسین خان رئیس آف ممدوٹ کے ساتھ کسی موزوں شخصیت کو شامل کر کے تحقیقات کے لئے بھیج دیجئے۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے دفتر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ میاں ممتاز دولتانہ۔ میاں افتخار الدین۔ سردار شوکت حیات خان۔ خان افتخار حسین خان۔ صوفی عبدالحمید اور چوہدری اکرم علی کل ۲۸ر فروری کی رات کو امرتسر سے انبالہ روانہ ہو جائیں گے اور وہاں خواتین کے جلوس پر گولی چلانے کی جو واردات ہوئی ہے اس کی تفتیش فرمائیں گے۔ (ا۔ ب)

صوبہ سرحد میں بہت جلد سمجھوتہ ہو جانے کی توقع

سردار عبدالرب نشتر کی تقریر۔ گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ سرکاری اعلان

پشاور ۲۷ر فروری۔ ہندوستان کی عبوری حکومت کے رکن سردار عبدالرب خان نشتر نے آج اسلامیہ کالج پشاور کے طلبہ کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے توقع ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی حکومت اور مسلم لیگ کے درمیان کسی نہ کسی نوعیت کا سمجھوتہ بہت جلد ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ حالت یوماً فیوماً زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ اس خرابی کے پیش نظر حکومت سرحد کے اپنے مفاد کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جو شرائط ہم نے پیش کی ہیں۔ ان کی بنا پر معاملہ طے ہو جائے۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے آج رات مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا۔ جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کے جو احکام صادر ہو چکے ہیں۔ ضلع ہزارہ کے بعض قصبات میں ان کی خلاف ورزی کا اقدام کیا گیا۔ ایبٹ آباد میں تین جلوس نکلے۔ اور ۳۷ گرفتاریاں ہوئیں۔ نوشہرہ اور ہری پور میں نو گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ خان پور اور مانسہرہ میں بھی مظاہرے ہوئے۔ مردان اور چارسدہ میں حسب معمول جلوس نکلے۔ مردان میں گیارہ عارضی گرفتاریاں ہوئیں۔ (ا۔ ب)

عقدہ فلسطین کے حل میں امریکہ کی رکاوٹ

مسٹر بیون کی تقریر!!!

فلسطین کی گتھی ایسی الجھی ہے کہ اسے سلجھانے میں عرب۔ یہود۔ اور برطانیہ تینوں عاجز ہو چکے ہیں۔ اور اب یہ مسئلہ مجلس اقوام متحدہ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ معلوم نہیں دول عالم کے نمائندے اس پر کس نقطہ نظر سے غور کریں۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہو۔ لیکن ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فیصلہ جو عربوں کی بنیادی اغراض کے منافی ہو از بردستی نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا نتیجہ نہایت ہولناک ہوگا۔ نہ صرف فلسطین بلکہ ساری دنیائے اسلام اس کے برخلاف اٹھ کھڑی ہوگی۔ مشرق قریب میں خونریزی کا ہنگامہ برپا ہو جائے گا۔ اور بین الاقوامی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ جن کے حل کے لئے شاید دنیا ایک دفعہ پھر جنگ عظیم کی آفت میں مبتلا ہو جائے۔

عقدہ فلسطین کی پیچیدگی میں بلا شبہ اولین ذمہ داری برطانیہ کی ہے اس لئے کہ گذشتہ اٹھائیس سال کے دوران میں برطانیہ کی مختلف حکومتیں محض یہودیوں کے سرمائے اور اثر کو استعمال کرنے کی غرض سے عربوں کے مفاد کے خلاف اعلانات کرتی رہیں۔ اور ایک دفعہ بھی یہود سے یہ نہ کہا۔ کہ اب اس قضیے کو ختم کرو۔ کیونکہ تمہیں فلسطین میں یہودی سلطنت کے قیام کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بالفور کے رسوائے عالم اعلان کے بعد سے جو حالات بگڑے۔ تو وہ روز بروز بگڑتے ہی چلے گئے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں برطانیہ نے عربوں کی خاطر نہیں بلکہ اپنے مفاد کے لئے یہودیوں کا داخلہ ممنوع قرار دے رکھا تھا۔ لیکن برطانیہ کو معلوم تھا کہ جنگ ختم ہوتے ہی یورپ کے برباد وطن اور مصیبت زدہ یہودیوں کا ایک ریلا فلسطین کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ برطانیہ اپنے بین الاقوامی اقتدار سے کام لے کر کوئی ایسی تدبیر اختیار کر سکتا تھا۔ جس سے یہود کے ریلے کا رخ کسی اور طرف ہو جاتا۔ اور وہ فلسطین کے سوا کہیں اور پناہ اختیار کرتے لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ اور یہود نے جائز و ناجائز تمام طریقوں سے فلسطین میں ڈیرا جمانا شروع کر دیا۔ چونکہ امریکہ میں یہودیوں خصوصاً صیہونی یہودیوں کا اثر بہت زیادہ ہے۔ اس لئے پریذیڈنٹ ٹرومن نے اپنی جماعت کے الیکشن میں یہودیوں سے استفادہ کے لئے مسئلہ فلسطین میں دخل دینا شروع کر دیا۔ مسٹر بیون نے دارالعوام برطانیہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ بالکل صحیح اور درست کہا ہے۔ کہ عرب و یہود کے درمیان تصفیہ کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس کو ناکام کرنے اور حالات کو زیادہ پیچیدہ بنانے کی ذمہ داری مسٹر ٹرومن پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے ایک لاکھ مزید یہودیوں کو فی الفور فلسطین میں آباد کرنے کی پرزور حمایت کی اور محض الیکشن جیتنے کی خاطر ایک اتنی بڑی بین الاقوامی مصیبت کھڑی کر دی۔ صیہونیوں کے حوصلے اس کے بعد بہت ہی بلند ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک لاکھ نہیں۔ بلکہ لاکھوں یہودیوں کی ہجرت اور فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کے دعوے شروع کر دیئے۔ اس سلسلے میں امریکہ کی ذمہ داری بلاشبہ بہت بڑی ہے۔ اور چونکہ مجلس اقوام متحدہ میں بھی امریکہ کا اثر کم نہیں۔ اور صیہونیوں کا روپیہ اور پروپیگنڈا بھی ہر حلقے میں مصروف کار ہے۔ اس لئے ہمیں اندیشہ ہے کہ مجلس اقوام میں بھی عربوں سے انصاف نہ ہوگا۔ حالانکہ ان کا مطالبہ نہایت واجبی اور سادہ سا ہے یعنی یہ کہ فلسطین ان کا ملک ہے۔ وہ اس میں اپنی اکثریت اور آزادی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ اور یہودیوں کے ساتھ بالکل مساوات کا سلوک کریں گے۔ بشرطیکہ وہ اکثریت اور حکومت کی کوشش نہ کریں۔ اس کے مقابلے میں یہودیوں کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ انہیں عربوں کے ملک پر حاوی ہونے کا موقع دیا جائے۔ عرب محکوم ہو جائیں۔ اور یہودی حاکم۔ ظاہر ہے کہ کوئی منصف مزاج آدمی یہودیوں کے اس غاصبانہ دعوے کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ امریکہ کے لوگ جمہوریت اور آزادی کے بڑے حامی بنتے ہیں۔ کیا وہ اپنی حکومت کو یہ اجازت دیں گے۔ کہ وہ ایک قوم کا ملک چھین کر دوسری قوم کے حوالہ کر دے۔ اور دنیا میں ایک ایسے اقدام کی ذمہ داری لے۔ جس کا نتیجہ جنگ عمومی کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے؟ ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ مجلس اقوام متحدہ میں دنیا کی بہترین رائے عامہ صیہونیوں کے طلسم کو توڑ کر رکھ دے گی۔

گورنمنٹ ہاؤس میں سردار عبدالرب نشتر سے گورنر اور وزیر اعظم سرحد کی اہم ترین کانفرنس

پشاور ۲۶ر فروری۔ سرحد گورنمنٹ اور صوبائی مسلم لیگ کے مابین سمجھوتہ کے امکانات بہت روشن ہیں۔ اغلب خیال ہے کہ سمجھوتہ ہو جائیگا۔ آج بعد دوپہر سرحد گورنمنٹ اور گورنر سرحد سر اولف کیرو۔ سردار عبدالرب نشتر رکن مواصلات حکومت ہند اور ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد کے درمیان گورنمنٹ ہاؤس (دارالامارت) میں کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل آج صبح سردار عبدالرب نشتر نے پشاور جیل میں چند مسلم لیگی زعما سے ملاقات فرمائی۔ اور سمجھوتہ کے سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ ڈاکٹر خان صاحب اور سردار عبدالرب نشتر دونوں صاحب جب گورنمنٹ ہاؤس سے باہر آئے تو مسکرا رہے تھے۔ اس موقع پر ڈاکٹر خان صاحب نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ ہم نے دوستانہ گفت و شنید کی۔ سردار عبدالرب نشتر نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کو بعد الملاقات بتایا۔ ہم دوستانہ مفاہمت کے لئے گفت و شنید کر رہے ہیں سرحد گورنمنٹ اور مسلم لیگ کی شرائط بسط و تفصیل سے زیر بحث آئیں۔ (ا۔ پ)

ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سردار عبدالرب نشتر نے آج حضرت پیر مانکی شریف سے بھی ملاقات کی۔

مرکزی اسمبلی میں دیسی زبان کے استعمال کی اجازت دیدی گئی

صدر کا رولنگ ۔ آئینی اعتراض کا جواب

نئی دہلی ۔ ۲۷ فروری ۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر ماونلنکر صدر نے فیصلہ صادر فرمایا کہ ایوان کے ارکان کو اپنی قومی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت ہے ۔ اگرچہ قواعد کی رو سے بحث و تمحیص کے لیے سرکاری زبان انگریزی ہے ۔ لیکن میرا مقصد یہ ہے کہ کسی ممبر کے لئے خواہ وہ انگریزی زبان جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ انگریزی میں تقریر کرے ۔ مجھے توقع ہے کہ انتقال اقتدار کے اس زمانے میں میرے اس فیصلے کی تعریف آزادی سے کی جائے گی ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس سیشن کے آغاز میں ارکان کی اکثریت کا متفقہ رجحان یہی تھا کہ موجودہ قاعدہ کی ترمیم کے لئے وزیر ہند کی منظوری ضروری ہے ۔ تاہم ارکان کی نمایاں اکثریت کے پیش نظر یہ دستور منظوری تک نہیں رکے گی ۔ صدر محترم نے تمام ارکان کو دعوت دی ۔ کہ انگریزی زبان کی بجائے قومی زبان اختیار کرنے کی جو تبدیلی ہم کر رہے ہیں ۔ اس میں تعاون کیا جائے ۔ واقعہ یہ ہوا کہ دہلی کے لالہ دیش بندھو گپتا اسکاٹ کے بل کی بحث کے سلسلے میں ہندوستانی میں تقریر کر رہے تھے ۔ اس پر سر کاوس جی جہانگیر نے اعتراض کیا اور کہا کہ لالہ جی انگریزی خوب اچھی طرح بول سکتے ہیں ۔ کیا انہیں ہندوستانی زبان کے استعمال کی اجازت مل سکتی ہے ۔ ایوان کے ارکان کی اکثریت اس زبان کو سمجھ نہیں سکتی ۔ (ا ۔ پ)

سندھ میں بہاری مہاجرین کیلئے ہر قسم کی سہولت

ریلیف کمیٹی اخراجات سفر کے لئے ۵۴ ہزار روپیہ ادا کرے گی

کراچی ۲۷ فروری ۔ سندھ کی بہار ریلیف کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بہار کے جو مسلمان ہجرت کر کے سندھ آنا چاہیں ۔ ان کے لئے سفر کی سہولت بہم پہنچائی جائے ۔ اس غرض کے لئے ۵۴ ہزار روپیہ الگ کر لیا گیا ہے ۔ مسٹر جناح نے اس فیصلہ کو منظور فرما لیا ہے ۔

بہار کے جو مظلوم اس وقت کراچی میں موجود ہیں ۔ ان کی امداد کے لئے مسٹر جناح نے اپنی جیب خاص سے پانچ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے ۔ اور ریلیف کمیٹی کے صدر مولانا عبدالقدوس بہاری کو بنک ڈرافٹ بھیج دیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مسٹر جناح نے حکومت سندھ سے کہا ہے ۔ کہ ان مہاجرین کو کاروبار کے لائسنس تجارتی پرمٹ اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی جائے ۔ (ا ۔ پ)

اگر اتحاد نہ ہوا تو کیا حکومت پنڈت نہرو کے حوالے کر دی جائیگی

ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ سائمن کا سوال

لندن ۲۶ فروری ۔ پارلیمنٹ کے دار الامرا میں ہندوستان کے مسئلہ پر جس بحث کا آغاز کل ہوا تھا ۔ وہ آج بھی جاری رہی ۔ ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ ارون) نے اپنی تقریر میں کہا لارڈ پیتھک لارنس نے تقسیم ان کی تائید میں جو تصریحات پیش کی ہیں ۔ میرے لئے ان کی تائید و حمایت مشکل ہے ۔ اس قسم کی تقسیم سے احتراز ممکن ہے ۔ اگر تاریخ ہند کے اس باب نے ختم ہی ہونا ہے ۔ تو اسے ختم کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ ہو نہیں سکتا ۔ کہ ہندوستانیوں کو یہ پیش کش کی جائے کہ نظام نو میں داخل ہونے کے اثنا میں انگلستان ہندوستان کو امداد بہم پہنچانے پر آمادہ ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی طرف سے اس مضمون کا تار آج ہی ہندوستان بھیج دیا جائے ۔ لارڈ چانسلر لارڈ جووٹ نے حکومت کی طرف سے کہا ۔ میں لارڈ ہیلی فیکس کی اس تجویز پر صاد کرتا ہوں ۔ آج اس بحث کا آغاز لارڈ سائمن نے کیا اور کہا یہ خیال کر لینا بہت بڑی غلطی ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ جنوبی افریقہ یا آئرلینڈ کو حکومت خود اختیاری عطا کرنے سے مختلف ہے ۔ اس وقت ہمارا واسطہ ان لوگوں سے تھا ۔ جو آپس میں متحد تھے ۔ مگر یہاں معاملہ دگرگوں ہے ۔ میں کہتا ہوں اگر جون ۱۹۴۸ء تک ہندوستان میں کوئی مفاہمت نہ ہو سکی ۔ تو میں پوچھتا ہوں کیا اس صورت میں حکومت یہ خواب دیکھ رہی ہے ۔ کہ عنان حکومت ہند پنڈت جواہر لال نہرو کے حوالے کر دی جائے ۔ کنٹربری کے اسقف اور لارڈ ہیلی فیکس نے محرک (لارڈ ٹیمپل وڈ) پر زور دیا کہ اس قرارداد کو واپس لے لیا جائے ۔ چنانچہ قرارداد واپس لے لی گئی اور اس پر ووٹ نہیں ہوئے ۔ (رائٹر)

ہمارے ماہوار تاریخی ناولوں کا سلسلہ ۔ ماہ نومبر کا شاندار ناول

فتح قسطنطنیہ

مصنفہ منشی صادق حسین صاحب صدیقی

قیمت فی جلد دو روپے ۔ حجم پونے تین سو صفحات ۔ چھپ کر تیار ہو گیا ہے

اس ناول میں سلطان محمد خان دوم کی حیرتناک ملٹری ایجادوں ان کے بے مثل تدبر بہادری ۔ رحمدلی اور استقلال اور مسلمانوں کے جوش آور جنگ کے حالات درج ہیں ۔ یوسف بے کی بہادری کا قلمی فوٹو دکھایا گیا ہے ۔ کہ کس طرح اس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کے نرغہ سے بچ کر فصیل پر چڑھ کر ترکی جھنڈا لہرایا تھا ۔ مولانا شمس الدین عارف باللہ کے روحانی فیوض سے سلطان کو فتح قسطنطنیہ فتح ہونے کی خوشخبری ملی ۔ جس کے بعد عیسائی بادشاہ قسطنطین کا بھاگنا اور مارا جانا اور کئی دیگر واقعات کا ہونا دکھایا گیا ہے ۔ یہ بھی تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ پر کیوں حملہ کیا تھا ۔ اور ترکوں کے خلاف یورپ کے تمام بادشاہوں نے کس طرح عیسائی بادشاہ قسطنطین کی مدد کی تھی ۔ لیکن فضل الٰہی شامل حال ہونے کی وجہ سے یورپ کی ساری خدائی ترکوں کا کچھ نہ بگاڑ سکی ۔ عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی ۔ اس فتح نے دنیا کی دقیانوسی تہذیب کا خاتمہ کر دیا ۔ مسلمانوں کی جدید تہذیب کا اثر تمام یورپ پر پھیلنا شروع ہو گیا ۔ گرجا آیا صوفیہ کے سب ڈھونگ برباد ہو گئے ۔ ترکوں نے مفتوح عیسائیوں کو قتل کرنے کی بجائے آزاد کر دیا ۔ عیسائیوں کے گرجوں سے کروڑہا روپیہ کا سونا چاندی ترکوں کے ہاتھ آیا اور آج تک کے لئے ترک قسطنطنیہ پر قابض ہو گئے ۔

حجم پونے تین سو صفحات قیمت دو روپے فی ناول علاوہ محصول ملنے کا پتہ

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول جوش جہاد ہوگا ۔ جو بے مثل ناول ہے ۔

جوش جہاد

ابھی شائع ہوا ہے

حضور نے جو قاصد بصریٰ کے حاکم کے پاس دعوت نامہ دیکر روانہ کیا تھا ۔ اس کو عیسائی صوبہ دار شرجیل نے بلا کسی وجہ کے راستہ ہی میں قتل کر دیا تھا ۔ جس کی وجہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں میں جنگ کی ٹھن گئی ۔ حضرت علیؓ نے کہا ۔ یا فخر رسل عیسائیوں کی اس وحشیانہ حرکت نے مسلمانوں کو جنگ کے لئے مجبور کر دیا ہے ۔ عیسائی ہماری کوئی اصل و حقیقت نہیں سمجھتے ۔ ہر قوم ۔ ہر ملک ہر بادشاہ سفیر کی عزت کرتا ہے ۔ مگر ان عیسائیوں نے بربریت اور بد تہذیبی کا بدترین ثبوت پیش کیا ہے ۔ اگر مسلمانوں نے اپنے قاصد کا انتقام نہ لیا ۔ تو عیسائی سمجھیں گے کہ مسلمان ڈر گئے ہیں ۔ ہمیں فوراً ایک مہم شام کی طرف بھیجنی چاہیئے ۔ مسلمان دنیا کے لئے نہیں جیتا بلکہ آخرت پر جان قربان کر دیتا ہے ۔ شہیدوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔ پس کون ہے جو شہید ہو کر جنت میں داخل ہونا نہ چاہے ۔ مسلمانو! سنو ۔ جب مسلمان دین حنیف کے لئے تلوار اٹھاتا ہے تو خدا کی رحمت جوش میں آجاتی ہے ۔ فرشتے اس کی حمایت کرتے ہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔

عیسائیوں نے ایک مسلمان سفیر کو قتل کر کے ایک ایسا فتنہ کھڑا کر دیا تھا کہ جس کی آگ اس وقت تک بھڑکتی رہے گی ۔ کہ جب تک عیسائی یا مسلمانوں میں سے ایک قوم بالکل برباد نہیں ہو جائے گی ۔ مسلمانوں نے اپنے بھائی کے خون ناحق کا بدلہ لینے کے عیسائیوں پر حملہ کر دیا ۔ چنانچہ مختلف مسلمانوں نے جوش جہاد میں آکر شجاعت کے جوہر دکھلائے ۔ ناول بڑا دلچسپ اور پڑھنے کے لائق ہے ۔ قیمت دو روپے فی ناول ۔ پتہ :۔

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

ہمارا آئندہ ماہ کا ناول ابوالہول واسس ہوگا ۔

مسلم لیگ اور پنجاب گورنمنٹ کے سمجھوتے پر اظہار اطمینان

اسلامیان پنجاب کو راجہ غضنفر علی خاں کا ہدیہ مبارکباد

نئی دہلی ۲۶ فروری مسلم لیگ اور پنجاب گورنمنٹ میں جو آبرومندانہ سمجھوتہ ہوا ہے ۔ راجہ غضنفر علی خاں رکن حکومت ہند نے اس پر اظہار اطمینان کیا ہے ۔ اور تحریک کے با عزت طریق پر ختم ہونے پر پنجاب مسلم لیگ کو مبارکباد دی ہے ۔ راجہ غضنفر علی خاں نے فرمایا ۔ یہ امر انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ مسلم لیگ کی تحریک کو فرقہ دارانہ بننے نہ دیا گیا ۔ مسلم لیگ فرقہ دارانہ میل جول کے لئے برابر کوشش کرتی رہے گی ۔ (ا ۔ پ)

پنجاب میں تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا فیصلہ

البتہ تشدد کے مجرم رہا نہیں کئے جائیں گے

لاہور ۲۶ فروری ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے ان تمام سیاسی قیدیوں کو جو تشدد کے مجرم نہیں رہا کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ اس قسم کے قیدیوں کی تعداد ۹۰ سے زائد ہے ۔ جن میں مسٹر جے پرکاش نرائن کی آمد پر نعرے لگانے والے اور ہرسہ جیبنہ کی تحریک کے سلسلہ میں جو گرفتار کئے گئے تھے ۔ وہ بھی ان میں شامل ہیں ۔

ہمارے مخالف تشدد سے ہمیں کچلنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے

پشاور کے ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع میں نواب اسمٰعیل خاں کی تقریر

پشاور ۲۶ فروری ۔ سردار عبدالرب نشتر وزیر مواصلات ہند اور نواب اسمٰعیل خان صدر آل انڈیا مسلم لیگ مجلس عمل نے اورینٹ پریس کے نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں کہا ۔ کہ ہم صورت حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں اور اسی سلسلہ میں سرکاری اور غیر سرکاری افسروں اور لیڈروں سے مل رہے ہیں ۔ اس موقع پر کوئی بیان فائدہ مند نہیں ہوگا ۔ اور نہ اس مرحلہ پر ہم اس پوزیشن میں ہیں ۔ کہ کسی رائے کا اظہار کر سکیں ۔ دونوں لیڈروں نے متعدد مسلم لیگی لیڈروں سے ملاقات کی ۔ اور وہ آج پیر صاحب مانکی شریف سے مل رہے ہیں ۔ آپ مسلم لیگی لیڈروں اور کارکنوں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ اس موقع پر ہسپتال کے باہر ہزاروں مسلمان جمع ہو گئے ۔ ان کو خطاب کرتے ہوئے نواب اسمٰعیل خان نے ایک پرجوش تقریر کی ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ مجھے چار روز ہوئے یہ معلوم ہوا ہے کہ سرحد میں مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے رضاکاروں اور کارکنوں سے برا سلوک روا رکھا جا رہا ہے ۔ کانگرس حکومت کی طرف سے مسلم لیگی لیڈروں ۔ رضاکاروں اور کارکنوں کے خلاف یہ منتقمانہ کارروائی نہایت شرمناک ہے ۔ آپ نے کہا ان زخمی مجاہدوں کو زخم نہیں آئے ۔ بلکہ ان زخموں کی گہرائی میں اپنے دل میں محسوس کر رہا ہوں ۔ اور میں آپ کی تکلیف میں برابر حصہ دار ہوں ۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے منظم اور ہوشیار ہو جاؤ ۔ اور صبر و تحمل سے کام لو ۔ اور بڑھتے چلے جاؤ ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔ کہ ہم اس جدوجہد میں بالآخر کامیاب و ظفرمند ہوں گے ۔ ہمارے مخالفین اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں کچل دیں گے ۔ اور ہم ان کے جبر و تشدد سے ڈر کر اپنے قومی نصب العین پاکستان کو ترک کر دیں گے ۔ تو وہ جنت الحمقا میں آباد ہیں ۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ پاکستان ہماری زندگی اور موت کا سوال ہے ۔ مسلمان اس وقت تک جبر و تشدد کا مقابلہ کرے گا ۔ جب تک پاکستان حاصل نہیں ہو جاتا ۔ خدا کے فضل و کرم سے ہم پاکستان حاصل کریں گے ۔ اور اس زمین پر کوئی طاقت نہیں جو ہمیں پاکستان کے حصول سے روک سکے ۔ (ا ۔ پ)

مسلم عوام کو مسلم لیگ ایجی ٹیشن کی کامیابی پر صدق دلانہ مبارکباد

لاہور ۲۶ فروری ۔ آج دو بجے بعد دوپہر حکومت پنجاب کے احکام کے ماتحت ان تمام اشخاص کو رہا کر دیا گیا ۔ جو مسلم لیگ ایجی ٹیشن کے سلسلے میں لاہور سنٹرل جیل اور لاہور بورسٹل جیل میں نظر بند تھے ۔ جیل کے دروازوں پر ہزارہا نفوس نے رہا ہونے والوں کا استقبال کیا ۔

اور زندہ باد کے نعروں سے استقبال کیا ۔ اور بعد میں انہیں ایک جلوس کی صورت میں دہلی دروازہ کے باہر باغ میں لایا گیا ۔ جہاں سہ پہر کو حسب معمول جلسہ ہو رہا تھا ۔ عوام نے لیڈروں کی آمد اور مسلم لیگ کی فتح کی خوشی میں پٹاخے چھوڑے ۔ اس جلسہ میں جسے مسلم عوام کی ۳۴ دنوں کی زبردست جدوجہد سے فاتحانہ جلسہ ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا ۔ بیگم شاہنواز ۔ بیگم تصدق حسین ۔ میاں نور اللہ ۔ صوفی عبدالحمید (ارکان پنجاب اسمبلی) اور چوہدری عبدالکریم ۔ الحاج مولانا سلیم اللہ خطیب جامع حنفیہ مہری شاہ ۔ مولانا محمد بخش صاحب مسلم مولانا ابراہیم ۔ میجر خورشید انور ۔ پروفیسر ملک عنایت اللہ اور دوسرے ... نے پرجوش تقریریں کیں ۔ ان تقریروں میں خاص طور پر مسلم عوام کو مبارکباد دی گئی ۔ کہ انہوں نے بڑے صبر آزما حالات میں بھی اپنے ضبط و نظم کو قائم رکھا اور اسی طرح عدیم النظیر کامیابی اور کامرانی حاصل کی ۔ میجر خورشید انور نے مسلم نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ حالات کی نزاکت کو سمجھیں ۔ اور مسلم نیشنل گارڈز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں ۔ جلسہ شام کو ختم ہو گیا ۔

۵۰۰ مسلم لیگی لیڈروں، کارکنوں اور رضاکاروں کی رہائی

لندن سے ۱۲۰۰ مسلم لیگی کارکنوں کی رہائی کا اعلان

مفاہمت سے بعد کے حالات

لاہور ۲۶ فروری مسلم لیگ اور حکومت کے مابین سمجھوتہ ہو جانے کی بنا پر گورنر پنجاب نے پنجاب کی مختلف جیلوں میں مقید پانچ سو مسلم لیگی کارکنوں ۔ لیڈروں اور مسلم نیشنل گارڈز کے رضاکاروں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں ۔

قصور جیل سے لیڈروں کی رہائی

ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو قصور سب جیل سے ٹیلیفون پر اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ مسلم لیگ کے تمام بڑے بڑے لیڈر جن میں خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ ۔ ملک فیروز خان نون سابق ڈیفنس ممبر حکومت ہند ۔ سردار شوکت حیات خان ۔ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ اور میاں افتخار الدین شامل ہیں ۔ آج بعد دوپہر قصور سب جیل سے رہا کر دیئے گئے ۔

مسلمانان لاہور اپنے محبوب رہنماؤں کی آمد پر لاہور میں عظیم الشان استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ شام تک تمام قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کا بیان ہے کہ آج شام تک پنجاب کی تمام جیلوں سے مسلم لیگی نظربندوں اور اسیروں کو رہا کر دیا جائے گا۔

خاکساروں کو بھی رہا کر دیا گیا

مسلم لیگ اور حکومت کے مابین سمجھوتہ کے پیش نظر خاکساروں کا وہ جتھا جو یکم فروری کو بعد دوپہر مسٹر محمد علی ہمایوں سالار کی قیادت میں عزیز روڈ مصری شاہ لاہور سے گرفتار کیا گیا تھا۔ آج شام لاہور سنٹرل جیل سے رہا کر دیا گیا۔

یو۔پی اسمبلی میں ۴۲ کروڑ کا بجٹ منظور ہوگیا

حکومت کی ہوابازی کی پالیسی پر مسلم لیگ کی شدید نکتہ چینی

لکھنؤ ۲۶ فروری۔ یو۔پی گورنمنٹ کی ۴۸-۱۹۴۷ء کے ضمنی بجٹ پر بحث و تمحیص آج شام ختم ہو گئی۔ اور ۴۲ کروڑ کے بجٹ کے تمام مطالبات منظور کر لئے گئے۔ حکومت کی ہوابازی کی پالیسی پر مسلم لیگ (حزب مخالف) کی طرف سے شدید نکتہ چینی کی گئی اور تقسیم آرا کا مطالبہ کیا گیا اور معاملہ ایوان کی آرا پر چھوڑ دیا۔ یہ چودہ کے مقابلے میں ستر آراؤں کی اکثریت سے منظور ہو گیا۔ مسٹر حافظ محمد ابراہیم وزیر مواصلات نے بیان کیا۔ کہ حکومت اس بات کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ کہ لوگوں کو ہوابازی کا دلدادہ بنایا جائے۔ اور وہ یہ پالیسی ہے جو دوسرے صوبوں میں بھی اختیار کی جا رہی ہے۔ وزرا اور دوسرے حکام کے لئے اشد ضرورتوں کے وقت استعمال کے لئے حکومت نے تین جہاز ڈائریکٹر جنرل آف سول ایوی ایشن سے داموں خرید لئے۔

انبالہ میں لیگی جلوس پر پولیس کی فائرنگ

انبالہ ۲۷ فروری۔ سنگل کے روز لیگی مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ سے انبالہ میں دو مسلم خواتین اور بہت سے مسلمان مرد (جن کی صحیح اور پوری تعداد نہیں معلوم ہو سکی) جاں بحق ہو گئے۔

مسلم لیگ لاہور کے دفتر میں موصول شدہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مردوں اور خواتین پر مشتمل ایک عظیم الشان جلوس پبلک سیفٹی آرڈی ننس کو توڑنے کی غرض سے نکالا گیا تھا۔ اول تو مظاہرین پر لاٹھی چارج ہوا اس کے بعد میں پولیس نے جلوس پر فائرنگ کیا۔ جس سے دو خواتین اور ... مسلمان ہلاک ہوئے۔ پولیس نے ان شہدا کی نعشیں بھی ان کے ورثا کو نہیں دیں۔

فرانس کو سلطان مراکش کا انتباہ

شمالی افریقہ کا معاملہ جمعیت اتحاد امم کے حوالے کر دیا جائیگا

قاہرہ ۲۸ فروری۔ شمالی افریقہ کے عربوں کی کانفرنس کا افتتاح یہاں شنبہ کی رات کو ہوا۔ متعدد ارکان نے شمالی افریقہ کی صورت حالات پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے جمعیت اتحاد عرب کے جنرل سیکرٹری عبدالرحمان پاشا اعزام نے کہا۔ ملوکیت اور استعمار کی لعنت ہے جو دکھ شمالی افریقہ کو پہنچ رہا ہے۔ اس کی مثال دنیا کے کسی ملک میں نہیں مل سکتی۔ یہ صورت حالات جمعیت اتحاد عرب کی عمیق ترین ہمدردی کی مستحق ہے۔ کیونکہ ہماری جمعیت حصول آزادی کا آلہ ہے۔ عزام پاشا نے فرمایا ہماری جمعیت فرانس کو اس مضمون کی یادداشت بھیج چکی ہے۔ کہ اگر فرنچ پالیسی میں میثاق اتحاد امم کے مطابق تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ تو یہ فرنچ پالیسی تیسری عالمگیر جنگ کا موجب بن جائے گی۔ کانفرنس کے سیکرٹری عبدالکریم غالب پاشا نے اعلان کیا کہ اس معاملہ کو جمعیت اتحاد امم کے حوالے کر دیا جائے گا۔ آپ نے اس حقیقت کا انکشاف بھی کیا کہ مراکش کے سلطان فرانس کو متنبہ بھی کر چکے ہیں۔ کہ مراکش کا مطالبہ جمعیت اتحاد امم کے حوالے کر دیا جائے گا کانفرنس اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ اور جمعیت اتحاد امم کے حوالے کرنے کے لئے کاغذات تیار ہو رہے ہیں۔

(گلوب)

پیسہ اخبار ہفتہ وار لاہور میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔ مینیجر اشتہارات

فن تعمیر حیات

۸ع

الغرض شخصیت اچانک شخصی اظہار۔ خیال۔ لفظ اور فعل میں ہے۔ اس کی پہلی شرط صداقت ہے۔ یہ دلربائی کی جان اور ایثار کی کان ہے اسے خودستائی سے پرہیز۔ اسی میں سرگرمی اور مقصد ہے۔ اور صداقت و سرگرمی جب ہم آہنگ ہوں تو خصلت اور دل کے لئے نمونہ بن جاتی ہے۔ شخصیت کو اکمال کرنے کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ مناسب رشتہ تصور اور اظہار بیان میں ہو۔ لینا اور جمع کرنا ایک بات ہے۔ اور دینا دینے کے لئے دوسری بات ہے۔

ہمیں کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے

(۱) خلاف مجلس خیالات کو دل میں جگہ نہ دو۔ یقین کرو کہ تمہارے لئے دوسروں میں دلچسپی ہے۔ اور بہت بڑے کورمغز میں بھی روشنی ہوتی ہے۔

(۲) نقاب اور بہروپ سے پرہیز کرو۔ یہ شخصیت کے مدافعتی مقام نہیں ہیں۔

(۳) خشک مزاجی کو جو اوروں کو خشک مزاج کی شان و شوکت سے چھوٹا کرتی ہے دور کر دو

(۴) تعصب اور اندھا دھند حمایت کا خیال تک نہ کرو۔

(۵) ان لوگوں کی رقابت اور حسد سے پرہیز کرو۔ جن میں وہ صفات نہیں ہیں جو تم میں ہیں۔

(۶) گذری ہوئی باتوں پر سر نہ کھپاؤ۔ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا لیکن اس کے نتائج مٹائے جا سکتے ہیں

ہمیں کیا کرنا چاہیئے

(۱) صداقت کو اندرونی حصص میں حاصل کرو تاکہ تم اپنی حقیقی شخصی جھلک دکھا سکو۔

(۲) اپنی غلطیوں کا رونا رو کر وقت مت ضائع کرو۔ اسے ذاتی بہتری میں صرف کرو۔

(۳) اپنا تصور اوروں پر جماؤ مگر یہ دیکھنے کا انتظار نہ کرو کہ اس کا ان پر کیا اثر ہوا ہے اس کا نام تحمل ہے۔

(۴) مثبت ہو۔ منفی نہ ہو۔ آگے بڑھو پیچھے نہ ہٹو۔

(۵) غلط۔ بعید از عقل اور بے بنیاد خطروں سے عقل اور اشارہ کی عادت سے خلاصی حاصل کرو

(۶) انسان بالطبع مدنی ہے۔ مجلسی بننے کی عادت ڈالو۔ ملنے جلنے سے شخصیت سرسبز ہوتی ہے اور تنہائی میں کملا جاتی ہے

فن تعمیر حیات

کاروباری فیصلے ۹

کاروبار اور معاملات میں اچھا اور درست فیصلہ ہی تمام کامیابیوں کا راز ہے۔ ایک روشن دماغ مدبر کا قول ہے۔ کہ ہر اچھے تربیت یافتہ انسان کی سب سے اہم قابلیت اس کی قوت فیصلہ ہے۔ کامیابی کے لئے جو صفات درکار ہیں۔ ان کی فہرست میں درست اور اچھا فیصلہ سب سے بلند درجہ رکھتا ہے۔ گھر میں اور گھر کی باہر کی دنیا کی دوڑ میں مقابلہ بہ نسبت پہلے کے بہت تیز ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہر جماعت کے لوگوں کی دماغی روشنی متواتر فراخ ہوتی جا رہی ہے اور زندگی بحالت مجموعی اس قدر پیچیدہ ہو گئی ہے کہ ہمیں اپنی طاقت اور اہلیت پر بے حد زور ڈالنا پڑتا ہے فی زمانہ ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اشیاء۔ اشخاص۔ عملی حکمتوں۔ نظم و نسق اداروں۔ مجلسوں۔ دفتروں اور اقوام کے متعلق اظہار فیصلہ کریں۔ پس ضروری ہے کہ ہم فیصلہ کی اہمیت اور اس کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ ہمارا مدعا یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو فیصلہ کرنے کا بہتر طریقہ سمجھائیں اور سکھائیں۔ کیونکہ ہمیں زندگی میں بے شمار ایسے معاملات پیش آتے ہیں۔ جس میں ہمیں متبادل فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ دو متبادل باتوں میں سے بخوشی ایک کرنا چاہیئے۔ یہ واقعات بعض عظیم اور بعض خفیف ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ نہایت اہم ہوتے ہیں۔ اور اپنے مجموعی اثر میں نہایت فرصتی اور دور رس پائے جاتے ہیں۔ اس میں کلام نہیں کہ بہرحال کثرت اشخاص کی حالت میں آخری کامیابی یا آخری ناکامی کی انتہا۔ بہ نسبت چند ایک بڑے بڑے فیصلوں کے بے شمار چھوٹے چھوٹے فیصلوں سے کی جاتی ہے۔ پس ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مرد اور عورتوں کو کیا کرنا چاہیئے تاکہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی کے کاروبار اور معاملات میں اچھا فیصلہ کرنے کی اہلیت اور لیاقت کیسے حاصل کریں۔ یہ تسلیم کر لینا قرین عقل ہے۔ کہ جو لوگ فی زمانہ بڑے کمال پیدا کر رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر اچھا فیصلہ کرنے کی بدولت ہی اس رتبے پر پہنچے ہیں۔ اور صاحب کمال ہوئے ہیں۔ تمام سمجھدار لوگ اس امر سے متفق ہیں کہ دیگر صفات سے مقابلہ میں بعض نقصان علم اور واقعہ اور قوت ارادی اور توجہ کی یکسوئی کے مقابلہ میں درست فیصلہ کرنا ہی افضل اور مقدم ہے۔

(باقی پھر)

THE
PAISAAKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم مرحوم

اختر تاباں

خبر! ادریں "عصر جدید" مردِ مسلماں ہے تو!
خاکِ رہِ بو ذرؓ و خالدؓ و سلماںؓ ہے تو!
خونِ جگر ہے تو کیا، آرزوئے لالہ زار؟
خونِ جگر صرف کر اپنا گلستاں ہے تو!
صاحبِ سیف و قلم، مالکِ جاہ و حشم
بندۂ مومن ہے تو، دولتِ ایماں ہے تو!
دستِ دعا ہی نہیں، دستِ جنوں کر دراز
وحشتِ دل تا بہ دیر اپنا گریباں ہے تو!
قصرِ ستم اُٹھ کے پھر ضربِ کلیمی سے توڑ
مردِ مسلماں ہے تو، مردِ مسلماں ہے تو!
بے خبر "نورِ عشق" جلووں کی کیا احتیاج؟
اپنی طرف اِک نظر، جلوۂ جاناں ہے تو!

"شاعرِ مشرق" کا قول، تجھ کو پیامِ نجات!
اپنی ہے تقدیر خود اپنا خود امکاں ہے تو!
ارضِ وطن کے ہر اِک ذرّے کو پُر نور کر
اخترِ تاباں ہے تو، اخترِ تاباں ہے تو!

قومی بجٹ میں سب سے زیادہ ترجیح تعلیم کو ملنی چاہئے

پریس کانفرنس میں ابوالکلام آزاد کی تقریر

نئی دہلی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند کے رکن تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے پریس کانفرنس منعقد کی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہمارے قومی بجٹ میں تعلیم کو سب سے زیادہ ترجیح حاصل ہونی چاہیئے۔ اور اس کا درجہ خوراک اور پوشاک کے فوراً بعد آنا چاہیئے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے سچ تو یہ ہے۔ کہ ایک مناسب تعلیمی نظام ہونا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا۔ مجھے امید ہے۔ کہ اگر ہم کامل عزم ارادہ کے ساتھ مل کر کوشش کریں۔ تو ہم اپنی خامیاں دور کر سکیں گے۔ اور ہندوستان کو تعلیم میں دنیا کے مہذب ملکوں کی صف میں لا کر کھڑا کر دیں گے۔ چند بڑے بڑے امور پر عنقریب غور کیا جائے گا۔ وہ یہ ہیں۔ ایک قومی عجائب خانہ کا قیام۔ بنیادی تحقیقاتی کام کا بہتر بندوبست۔ تعلیم کی نئی سکیم کے اساتذہ کے لئے ہدایت نامہ کی تیاری۔ ایک عام نصاب کی تیاری۔ تعلیم کے سلسلے میں تجربے کرنے والی درسگاہوں کو زرِ امداد۔ آثار قدیمہ کے مطالعہ کی حوصلہ افزائی۔ عوام کی تعلیم کے لئے نئے ذرائع مثلاً براڈکاسٹنگ اور فلموں سے پورا پورا فائدہ اٹھانا۔ مولانا نے اساتذہ کی حیثیت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ سکولوں میں مذہبی تعلیم کی حیثیت کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ موخرالذکر کے متعلق حکومت فیصلہ بہت جلد ظاہر کر دیا جائے گا۔ تعلیم جدید کی اشاعت اور دیسی زبان کی ترقی میں تبلیغی جماعتوں نے بہت امداد دی ہے۔ اس کا اعتراف کرتے ہوئے مولانا آزاد نے تبدیلی مذہب اور خصوصاً گروہ در گروہ تبدیلی مذہب کے پریشان کن مسئلہ کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ اس مسئلہ کے بارے میں دنیا کی رائے میں بے شمار تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔ اور خود ذمہ دار مبلغوں کو اعتراف ہے۔ کہ گروہ در گروہ تبدیلی مذہب فی الحقیقت تبدیلی مذہب ہی نہیں۔ دیوناگری اور اردو کے علاوہ لاطینی کو ذیلی رسم الخط کے طور پر استعمال کرنے کے فائدوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا آزاد نے کہا۔ کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس پر ماہرین تعلیم کو غور کرنا چاہیئے۔

موجودہ نظام تعلیم

مولانا آزاد نے بعض پہلوؤں سے موجودہ نظام تعلیم کی اچھائی کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے نقائص کے متعلق کہا۔ کہ اس کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اس سے قومیت کا جذبہ پیدا ہونے میں کوئی مدد نہیں ملی۔ میکالے کا مقصد صرف برطانوی خیر خواہ تیار کرنا تھا۔ لہٰذا ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ موجودہ نظام تعلیم ہماری ترقی کی ضروریات کس حد تک پوری کرتا ہے۔

دیسی زبانیں

مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میکالے کا اعتراف صحیح ہے۔ کہ فارسی اور سنسکرت زبانیں اس حیثیت سے ناموزوں ہیں۔ کہ انہیں ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ لیکن انگریزی کا بھی تو یہی حال ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان کے مختلف صوبوں کی زبانیں اتنی ترقی یافتہ نہیں تھیں۔ کہ وہ ذریعہ تعلیم کا کام دیتیں۔ البتہ اگر ہندوستان میں قومی حکومت ہوتی۔ تو وہ ان زبانوں کو بتدریج ترقی دے کر اس مقصد کے لئے تیار کر لیتی۔

ٹوکیو میں ٹرین تباہ ہو گئی

ٹوکیو ۲۵ر فروری۔ آج ٹوکیو کے مغرب کی طرف چالیس میل کے فاصلے پر ایک شیلو ... ٹرین پٹڑی سے اچھل کر چھ فٹ بلند پشتے سے نیچے گر پڑی۔ ساتھ والوں کی امدادی پارٹی نے اس حادثہ کے نشانہ بننے والوں میں سے بہت سے لوگوں کو بچا لیا۔ ایک سو اٹھائیس افراد ہلاک ہوئے۔

تو پاک جاش برادر مدا ما از کس پاک

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپیہ ... پنجاب نیشنل پریس ... میاں ... صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۱۰ | ۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء | جلد ۶

پنجاب کی وزارت

لاہور کی حالت

پنجاب سکھوں کو واپس دے دو

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

لوگو! تمہارا پروردگار خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر ... رات کو دن کا لباس پہناتا ہے ... اور سورج اور چاند اور ستاروں کو پیدا کیا ہے ... دیکھو سب مخلوق بھی خدا ہی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے (۵۴) خدائے رب العالمین بڑی برکت والا ہے (۵۴) لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور پوشیدہ دعائیں مانگا کرو ... (۵۵) اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے ... خوف اور اس کی رحمت کی امید سے دعائیں مانگتے رہنا ... کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکو کاروں سے بہت ہی قریب ہے (۵۶) ...

سورۃ انفال

پنجاب میں آج یا کل مسلم لیگ کی وزارت بن جائے گی

ڈاکٹر خان صاحب سر خضر حیات خان کے دانشمندانہ اقدام کی تقلید کریں۔ مسلمانوں میں کامل یکجہتی کی ضرورت۔ قائد اعظم کا بیان۔ سر خضر حیات خان نے اپنا اور اپنے رفقاء کابینہ کا استعفیٰ گورنر کے حوالے کر دیا۔ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر کو تشکیل حکومت کی دعوت۔ نئی وزارت مرتب ہونے تک موجودہ وزارت برقرار رہے گی۔

لاہور ۳ مارچ۔ آج دوشنبہ کو سالارت (گورنمنٹ ہاؤس) میں مندرجہ ذیل اعلان جاری ہوا۔ لفٹننٹ کرنل ملک سر خضر حیات خان ٹوانہ کے سی۔ ایس۔ آئی۔ او۔ بی۔ ای گزشتہ شب سوا دس بجے گورنر کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اور اپنا اور اپنے رفقاء کابینہ کا استعفیٰ پیش کیا۔ گورنر نے ان سے استدعا کی کہ جب تک جدید وزارت معرض تشکیل میں نہ آ جائے۔ موجودہ وزارت (سر خضر حیات خان اور ان کے رفقاء) اپنے منصب پر فائز رہے۔ گورنر نے آج صبح خان افتخار حسین خان رئیس ممدوٹ کو بلایا اور انہیں دعوت دی کہ وہ جدید وزارت کی تشکیل کے سلسلے میں امداد دیں۔ اس دعوت کو قبول کر لیا گیا۔ واقعات کی اس رفتار کے پیش نظر گورنر صاحب مجبور ہیں۔ کہ جو مالی کارروائی بجٹ کی اسمبلی میں آج پیش ہونے والی ہے۔ اسے بعد کی تاریخوں پر ملتوی رکھا جائے۔ گورنر کے ساتھ رئیس ممدوٹ کی ملاقات سے پہلے لالہ بھیم سین سچر اور سردار سورن سنگھ نے ہز ایکسی لنسی سے علیحدہ ملاقاتیں کی تھیں۔ گورنر کی دعوت قبول کر لینے کے بعد رئیس ممدوٹ نے اپنے رفقاء کی مجلس مشاورت منعقد کی۔ تاکہ یہ فیصلہ ہو جائے کہ تشکیل وزارت کے سلسلے میں کونسی پالیسی اختیار کی جائے۔ مسلم لیگی زعیم کا دعویٰ ہے کہ مسلم لیگ کی طاقت کے ساتھ چیدہ چیدہ ممبروں کو شامل کر کے مضبوط وزارت قائم کر لیں گے۔ تاہم صوبہ کے عمومی مفاد کے پیش نظر کانگرس پارٹی اور اکالی پنتھک پارٹی کو بھی دعوت دی جائے گی۔ کہ وہ مسلم لیگ کی وزارت میں شامل ہو جائیں۔

مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس

آج صبح اسمبلی چیمبر میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس پروگرام کے مطابق منعقد ہوا۔ ملک خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کے استعفیٰ سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا۔ آج پارٹی کے لیڈر اور دوسرے عہدہ داروں کا انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا اور سابقہ عہدیداروں کو سال رواں کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ جو حسب ذیل ہیں۔

لیڈر۔ خان افتخار حسین خان رئیس ممدوٹ۔ ڈپٹی لیڈر۔ سردار شوکت حیات خان سیکرٹری۔ میاں محمد نور اللہ۔ ڈپٹی سیکرٹری صوفی عبد الحمید۔ چیف وہپ۔ میاں الہیار خان دولتانہ۔ اسسٹنٹ۔ رانا نصر اللہ خان۔

میاں باغ علی مسلم لیگ میں

میاں باغ علی سکھیرا ایم۔ ایل۔ اے پارلیمنٹری سیکرٹری حکومت پنجاب آج صبح مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ آپ نے یونینسٹ پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور اپنے تمام یونینسٹ مسلمان پارٹی کے ممبروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس نازک وقت پر اپنی قومی جماعت مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ اپنے اس اعلان کرنے کے بعد میاں باغ علی لیگ اسمبلی کے اجلاس میں بھی شامل ہوئے۔ جو آج صبح اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوا تھا۔

رئیس ممدوٹ کا بیان

گورنر پنجاب کے ساتھ رئیس ممدوٹ کی ملاقات نصف گھنٹہ جاری رہی گورنمنٹ ہاؤس سے واپس آتے ہی آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ ہز ایکسی لنسی نے اس حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے۔ کہ میں نئی وزارت بنانے پر قادر ہوں۔ چنانچہ ہز ایکسی لنسی نے رسمی طور پر مجھے وزارت بنانے کی دعوت دی۔ اور میں نے اسے منظور بھی کر لیا ہے۔ اس وزارت کے ارکان کی فہرست ایک آدھ دن میں گورنر کے پیش کر دی جائے گی

مظاہرہ مسرت

گورنر سے ملاقات کرنے کے بعد جب خان ممدوٹ اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے اسمبلی چیمبر میں آئے تو مسلمانوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے جن کے ساتھ سبز جھنڈے تھے۔ چیمبر کے سامنے مسرت کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنے لیڈر کا استقبال زندہ باد کے نعروں سے کیا۔ رئیس ممدوٹ نے ان سے اپیل کی کہ یہاں کوئی مظاہرہ نہ کیا جائے۔ بلکہ سب لوگ پر امن طریقے سے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔ انشاء اللہ معاملات درست ہو جائیں گے۔ چنانچہ مسلمان منتشر ہو گئے۔

اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گیا

پروگرام کے مطابق پورے بارہ بجے دوپہر پنجاب اسمبلی کا اجلاس آنریبل سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھا کی صدارت میں شروع ہوا۔ وزارت پارٹی اور اپوزیشن پارٹی کے قریباً قریباً تمام ممبر موجود تھے۔ پنتھک پارٹی کے ممبروں نے ست سری اکال کے نعرے بلند کئے۔ مسلم لیگ پارٹی کے ممبروں نے تبسم کے ساتھ انہیں دیکھتے رہے۔ وزارت پارٹی کا کوئی مسلمان ممبر آج اجلاس میں نہیں دیکھا گیا۔ وزراء میں سے صرف لالہ بھیم سین سچر اور چودھری لہری سنگھ ایوان میں موجود تھے۔ وزیر اعظم کے علاوہ ان کے دو ساتھی نواب سر مظفر علی خان قزلباش اور میاں محمد ابراہیم برق بھی غیر حاضر تھے۔ وزیر ترقیات سردار سورن سنگھ بھی غائب تھے۔ جب مسلم لیگ پارٹی کے ارکان ایوان میں داخل ہوئے تو وزارت پارٹی کے ارکان نے انہیں مبارک باد دی۔ خان ممدوٹ اپنی نشست پر بیٹھنے لگے۔ تو وزارت پارٹی کے ایک ممبر نے وزیر اعظم کی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بآواز بلند کہا۔ حضور ادھر بیٹھئے۔ رئیس ممدوٹ مسکرا کر بیٹھ گئے۔

پولیس کے زبردست انتظامات

لاہور ۳ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی کی عمارت کے چاروں طرف پولیس کا زبردست اور وسیع انتظام موجود تھا۔ ایوان کی چھت پر بہت سے سپاہی کھڑے تھے۔ یہ تمام کے تمام بندوقوں سے مسلح تھے۔ پاس ہی باغ میں نمبر ۲ آرڈیننس پولیس کے دستے موجود تھے۔ ہر ایک ناکے پر پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ اور گھوڑ سوار سپاہی طلایہ گردی کر رہے تھے۔ اجلاس شروع ہونے سے پہلے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا ہجوم ملکہ کے بت کے آس پاس موجود رہا۔ مگر لیڈروں کی اپیل پر یہ تمام اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ (اس۔ ف)

لاہور ۳ مارچ وزیر اعظم پنجاب ملک سر خضر حیات خان ٹوانہ نے گذشتہ شب دس بجے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے دیا۔ استعفیٰ سے پہلے جناب ممدوح نے اپنے دولتکدہ دارجہ چھاؤنی پر اپنے رفقاء کے ساتھ دو گھنٹے تک مذاکرات میں صرف کئے۔ اسی جگہ کل دوپہر کو کولیشن پارٹی کا ایک جلسہ منعقد ہو چکا تھا۔ اپنی حکومت کے مستعفی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم پنجاب فرماتے ہیں۔ ملک معظم کی حکومت نے یہ امر ضروری قرار دیا ہے کہ صوبہ کی پارٹیوں کو مضبوط اتحاد کے مقابلہ میں آنا چاہیئے۔ اور ملک کے مسائل کو براہ راست گرفت میں رکھنا لازم ہے۔ اب میرا یہ فرض ہے کہ میں مسلم لیگ کے لئے میدان خالی کر دوں تاکہ وہ دوسری پارٹیوں کو دیکھتے ہوئے ایسا انتظام کرے۔ جو وہ مسلمانوں اور صوبہ کے مفاد کے لئے بہتر خیال کرتی ہے۔ اگر میں کولیشن وزارت کو جس میں مسلم لیگ کا کوئی نمائندہ نہیں بدستور چلاتا رہا اور اس کا قائد بنا رہا۔ تو اس سے ایسے موقع پر جن سے بصورت دیگر ممکن ہے کہ صوبہ کی جماعتوں میں تصفیہ ہو جائے شدید خطرہ میں پڑ سکتے ہیں۔ گذشتہ سال جب ہز ایکسی لنسی گورنر کی دعوت پر میں نے کولیشن حکومت بنانے کی ذمہ داری قبول کی تو مجھے اس بات کا یقین تھا۔ کہ غیر فرقہ وار پارٹی یا کولیشن وزارت کے ذریعہ چلائے ہوئے نظم و نسق میں صوبہ کے تمام پارٹیوں کے بہترین مفادات کی خدمت کی جائے گی۔ ملک کے آئینی ارتقا کے پیش نظر کولیشن کی ہر پارٹی اپنے خاص مسلک پر چلنے میں آزاد تھی۔ میں نے اپنی جگہ پر اس بات کو واضح کر دیا تھا۔ کہ اسمبلی کے میرے رفقا اور میں خود مسلم مطالبات کے پورے طور سے حامی تھے جیسا کہ مجھے اس وقت یقین تھا۔ ویسا ہی آج بھی پورا پورا یقین ہے۔ کہ صوبے کے صحیح نظم و نسق

حکومت ہند کے بجٹ میں ۴۸½ کروڑ روپیہ خسارہ

نمک کا محصول قطعی طور پر ہٹا دیا گیا۔ تجارتی منافع پر ۲۵ فیصدی ٹیکس۔ فلاکت زدہ عوام کا معیار معیشت بلند رکھنے کے عزائم۔ مرکزی اسمبلی میں آنریبل مسٹر لیاقت علی خان کا خطبہ بیزانیہ۔

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ عبوری حکومت ہند کا اولین بجٹ پیش کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان رکن خزانہ نے اعلان کیا حکومت ہند کو اس سال ۴۸ کروڑ ۶۴ لاکھ روپیہ کا خسارہ لاحق ہو رہا ہے۔ یہ بجٹ آج شام کے وقت مرکزی اسمبلی میں پیش ہوا۔ مسٹر لیاقت علی خان نے اپنی تقریر میں مندرجہ ذیل نقاط بیان فرمائے۔ (۱) مفلوک طبقوں اور فلاکت زدہ عوام کی بے شمار آبادی کی آمدنیوں اور معیار ہائے معیشت میں جو وسیع تفاوت آ موجود ہے سے میری خصوصی کوشش یہ ہوگی۔ کہ اسے زیادہ سے زیادہ حد تک مختصر کر دیا جائے۔ میں اپنی ذمہ وارانہ قابلیت کا بہترین اور بیشتر حصہ عامۃ الناس کے بہبود میں خرچ کر دینے کی کوشش جاری رکھوں گا (۲) ہمارے دوش پر ذمہ واریوں کا یہ بار گراں بھی بڑھ رہا ہے کہ انگریزوں کے ہاتھ سے عنان حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھ میں منتقل ہونے کی کارروائی پر امن طریقے سے مکمل ہو۔ اور کہ آزادی ہم حاصل کریں۔ وہ اس براعظم کے تمام لوگوں کے لئے حقیقی آزادی کا حکم رکھتی ہو۔ جو ذمہ واریاں ہم پر عائد ہو رہی ہیں۔ ہمیں اپنی ہرگز ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے (۳) جب تک یہ یقین نہ ہو جائے۔ کہ اس ملک کا آئندہ کا نسٹی ٹیوشن کس پیمانہ کا ہوگا۔ اور اس کی ہیئت کذائی کیا ہو گی؟ تب تک کسی طویل المعیاد معاشی تجویز کا مرتب کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن آئینی مسئلہ کے متعلق کوئی رائے قبل از وقت قائم کر لینا یا اس پہاڑ اندوزی ہونا کسی کارروائی کے بغیر یہ ضروری ہے۔ کہ ہم آگے بڑھیں۔ تاوقتیکہ ہم اقتصادی مسائل پر حاوی ہو جائیں۔ نرخوں کے عالم بالا کی طرف چڑھنے کا جو سلسلہ اس وقت جاری ہے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ بہت جلد یا بہت دیر سے ختم ہو جائے۔ سردست ہمارا فرض ہے کہ ہم اس چڑھاؤ پر سخت نگرانی رکھیں (۴) جو مالی سمجھوتہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان دیر سے چلا آتا ہے۔ وہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۷ء کو ختم ہو جائیگا اس کے بعد دفاع کے وہ تمام اخراجات جو ہندوستان کے لئے ہوں گے۔ براہ راست ہندوستانی خزانے سے ادا ہوں گے۔ سٹرلنگ بیلنس کے متعلق حکومت برطانیہ پر حکومت ہند کے جو دعاوی ہو چکے ہیں۔ یا ہو سکتے ہیں ان پر کوئی ایسا نظریہ اثر انداز نہیں ہو سکے گا جس میں ان قربانیوں کی پوری پوری کیفیت شامل نہ ہو۔ جو زمانہ جنگ میں ہمارا ملک کرتا رہا ہے۔ یا جن کا تعلق ہمارے ملک کے فلاکت زدہ عوام کے معیار معیشت سے نہ ہو۔ (۵) اگرچہ طویل المعیاد تجاویز جنہیں کار فرما رکھنے کا کام مرکزی حکومت کے سپرد ہو چکا ہے۔ جدید صورت حالات کی روشنی میں نظر ثانی کی محتاج ہیں تاہم صوبہ وار اور حلقہ وار بنیاد پر ترقیات کے امور کو تیزی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر دکھائی جائے گی۔ ترقیات کی گرانٹ کے طور پر ۴ کروڑ روپیہ اور قرضہ کے طور پر ۲۲ کروڑ روپیہ صوبوں کو عطا کرنے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے یہ منظور کر لیا ہے۔ کہ قومی شاہراہوں کی تعمیر اور غور و پرداخت کے کام کو اپنی تحویل میں رکھے۔ یہ اہم چیز اپریل ۱۹۴۷ء سے عملی صورت اختیار کرتے گی۔ ۱۹۴۷ء۔ ۱۹۴۶ء کی مالی پوزیشن اور محصول عائد کرنے کی موجودہ سطح پر ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء کے بجٹ کے تخمینوں کی کیفیت مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔

	۱۹۴۶ء/۴۷ء	۱۹۴۷ء/۴۸ء
محاصل	۳ ارب ۳۶ کروڑ ۱۹ لاکھ	۳ ارب ۲۲ کروڑ ۱۲ لاکھ
مخارج	۳ ارب ۸۵ کروڑ ۴۷ لاکھ	۳ ارب ۷۰ کروڑ ۸۱ لاکھ
خسارہ	۴۹ کروڑ ۲۸ لاکھ	۴۸ کروڑ ۶۴ لاکھ

فنانس ممبر نے کہا اگلے سال نہایت ہی اہم ارتقائی منازل طے ہونے والی ہیں۔ حکومت برطانیہ اس ارادہ کا اعلان کر چکی ہے۔ کہ عنان اقتدار جون تک ہندوستانیوں کے سپرد کر دی جائے گی۔ اس اعلان کی رو سے جو تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ ان تمام کے متعلق کوئی تو ضیحی پیشگوئی کر دینا سردست قبل از وقت ہے۔ تاہم یہ یقینی ہے کہ اپنے مستقبل کو کسی قالب میں ڈھالنے کا کام اب ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ جن مشکلات کے متعلق ہمارا یہ اندازہ تھا کہ جنگ کے ختم ہونے پر وہ بھی دور ہو جائیں گی۔ ابھی موجود ہیں بلکہ زیادہ ہو رہی ہیں۔ مزدوروں کی بے چینی اور نقل و حمل کی مشکلات نے ان مشکلات میں اور اضافہ کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ خوراک کی صورت حالات جو بہت بڑی تشویش کا موجب بنی ہے ملک معظم کی حکومت کے تازہ بیان کے پیش نظر آنے والے سال میں شدید قسم کی سیاسی سرگرمیاں لازماً زیادہ ہوں گی۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ جب تک آئینی مسئلہ کامل نہ ہو جائے۔ ہم اونٹ کی کروٹ کا انتظار کرتے رہیں۔ ہم نے اہم سیاسی و اقتصادی مسائل پر ہر کیف حاوی ہونا ہے۔ اور لوگوں کو برسر کار اور شرح پیداوار کی سطح کو بہر حال قائم رکھنا ہے۔ محاصل کا اندازہ ۳ ارب ۳۶ کروڑ ۱۹ لاکھ ہے یعنی بجٹ میں ۲۹ کروڑ ۵۶ لاکھ کی ترقی ہوئی ہے۔ پٹ سن۔ جیوٹ اور روئی پر محصول بڑھ جانے سے کسٹم کی آمدنی میں ۲۸ کروڑ ۲ لاکھ کا اضافہ ہو جائے گا۔ سنٹرل ایکسائز کے محاصل ۴۴ کروڑ ۲ لاکھ کی بجائے ۴۲ کروڑ ۸۰ لاکھ۔ انکم ٹیکس ایک ارب ۹۴ کروڑ ۵۰ لاکھ کی بجائے ایک ارب ۵۷ کروڑ۔ ڈاک و تار کی آمدنی ایک ارب پانچ کروڑ وغیرہ محاصل کی اہم شقیں ہیں۔ دفاع کے اخراجات کا اندازہ بجٹ میں ۲ ارب ۵۴ کروڑ ۴۳ لاکھ روپیہ تھا۔ جو نظر ثانی کے بعد دو ارب دس کروڑ گیارہ لاکھ روپیہ رہ گیا ہے فوجوں کی سبکدوشی کا سلسلہ شروع ہونے سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء تک بری فوج کے گیارہ لاکھ ۸۰ ہزار بحری فوج کے بیس ہزار اور فضائی فوج کے اٹھارہ ہزار افراد سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ایک کمیٹی مرتب ہو رہی ہے جو غیر ہندوستانی فوجوں کی جگہ ہندوستانی فوجوں کے تقرر کے وسائل پر غور و خوض کرے گی اس کارروائی کے بعد دفاع کے اخراجات میں مزید تخفیف ہو جائے گی۔ سول اخراجات کا نظر ثانی شدہ تخمینہ ایک ارب ۴۳ کروڑ روپیہ ہے۔ یعنی بجٹ کے تخمینہ میں ۳۲ کروڑ ۳۵ لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باہر سے امداد کے طور پر جو غلہ آیا ہے۔ اس پر کوئی بیس کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ کم تنخواہ لینے والے ملازموں کی امداد کے لئے دو کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے۔ قبائلی علاقوں کے اخراجات میں پونے دو کروڑ روپیہ کا اضافہ ہو جائے گا۔ نیپال کی جنگی خدمات کے اعتراف میں اس ملک کو اڑھائی کروڑ روپیہ ادا کرنا پڑے گا۔ زمانہ جنگ میں کلورنگ زین سازی اور دوسری صنعتوں کے ۳۶ نئے کارخانے جاری ہوئے تھے۔ انہیں اب سول ضرورت کے لئے جاری رکھا جائے گا۔ فنانس ممبر نے اعلان کیا کہ قانون نمک کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس سے حکومت کو آٹھ کروڑ روپے کا نقصان ہوگا۔ جس سے خسارہ کی رقم ۵۶ کروڑ ۷۱ لاکھ ہو جائے گی۔ ایک لاکھ روپیہ سے زائد کاروباری منافع پر ۲۵ فیصدی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ کارپوریشن ٹیکس کی شرح کو ایک آنہ سے دو آنہ کر دیا جائے گا انکم ٹیکس کی شرح میں کوئی رد و بدل نہیں ہوگا۔ آپ نے تالیوں کے شور میں اعلان کیا کہ کم از کم سالانہ آمدنی دو ہزار سے اڑھائی ہزار کر دی گئی ہے۔ چاندی کا سوال برآمد دو آنہ فی پونڈ سے چار آنہ کر دیا گیا ہے۔ سرمایہ کی منفعت پر تدریجی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ ان تمام ٹیکسوں سے ۳۹ کروڑ ۷۰ لاکھ کی زائد آمدنی ہو سکے گی۔ اور آخری خسارہ ۱۶ کروڑ ۹۶ لاکھ رہ جائے گا اخراجات گھٹانے اور آمدنی کے ذرائع تجویز کرنے کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری افراد کی ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔ میں اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ ریزرو بنک کو قومی بنایا جانا فائدہ سے خالی ہے۔ اس کے لئے سٹے اور صرافی کے تبادلے پر کڑی نگرانی رکھنے کی تجویز زیر غور ہیں۔ ایک خصوصی کمیشن کا تقرر کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ جو دولت کے انبار اجتماع کے امور کی تفتیش کرے گا۔ (۱۔ پ)

پونیا کے ایک خط کا جواب

ناول فتح قسطنطنیہ میں مسلم لیگ کے متعلق جو کچھ طبع ہوا ہے۔ اس سے ہم اور پیسہ اخبار کو کوئی تعلق نہیں وہ منشی صادق حسین صاحب کی ذاتی رائے ہے۔ بہت احباب نے شکایت کی ہے جس نے مسودہ میں سے یہ سطور کاٹ دی تھیں۔ مگر ہمارے پروف ریڈروں نے انہیں نہ اڑایا۔ بلکہ جوں کا توں طبع کر دیا۔ ہے اپنا مطبع نہ ہونے کی جو ممکن تکلیف ہے۔ وہ اس امر سے کافی عیاں ہے۔ مسلم لیگ کے متعلق جو خیالات تو ناظرین پیسہ اخبار پڑھتے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ کسی ناول میں ایسے خیالات کی اشاعت نہ ہونے پائے گی۔ جو اکثر شکایتی خطوط منشی صادق حسین کی خدمت میں بھیج دیئے ہیں۔ تاکہ ان کو زمانہ کی ہوا کا رخ معلوم ہو جائے۔ اور وہ اپنے خیالات درست کر سکیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے ہیں کہ جس قدر ناول ہمارے پاس ہیں۔ ان میں سے ایک صفحہ جو میں مسلم لیگ کی نسبت زہر اگلا گیا ہے۔ اس صفحہ کو پھاڑ ڈالیں۔ (عبد المجید)

کے لئے بہترین انتظام غیر فرقہ وار کولیشن وزارت کا ہی ہے۔ اس کے بغیر کسی دوسرے انتظام کا اختیار کرنا خطرات کا حامل ہے۔ اس اصول پر صوبائی اور انتظامی مسائل میں حد فاصل قائم رکھنے کی حیثیت تک وہ قائم رکھی جا سکتی ہے۔ میں نے کوشش کی تھی۔ مجھے توقع تھی کہ کولیشن صوبہ کے نظم و نسق قابل اطمینان بنیاد پر چلانے کے ساتھ ساتھ فرقہ وار تصفیہ کو ممکن بنانے کے لئے ایک پل کا کام دیگی۔ اور پنجاب میں جو انتظام ہوا ہے۔ وہ دوسرے صوبجات کے لئے ایک نظیر قائم کرے گا۔ مگر مجھے افسوس سے ساتھ یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ جو فرقہ وار اختلافات کی خلیج جتنی چوڑی پچھلے سال تھی۔ اتنی ہی اس سال بھی ہے۔ کولیشن کے لئے اس خلیج کو پاٹ دینا ممکن ہو سکتا تھا۔ اور یہ مخلوط جماعت ان بنیادوں پر قائم رہ کر جو اس کی تشکیل ہوئی تھی۔ مگر حکومت برطانیہ کے تازہ اعلان نے صوبائی اور مرکزی منطقوں کے مسئلہ پر حدود قائم کر دی تھیں۔ اور آئینی انتقالی مسائل نے ان بنیادوں کو تباہ کر دیا ہے۔ وہ حالات میں بے اپنی حکومت کا استعفیٰ گورنر کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ جتلانے کی ضرورت نہیں کہ میں اور میرے رفقاء اس مطالبہ خود اختیاری کی تائید و حمایت کا سلسلہ جاری رکھیں گے جو مسلمانوں نے کر رکھا ہے۔ جو قدم میں نے اٹھایا ہے اس کے پیش نظر مجھے یہ حلفاً کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ میں اس صوبہ میں فرقہ وار آشتی کے مقاصد کو ترقی دینے میں مستعد ہوں گا۔ اور اس ضمن میں حتی الوسع کسی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔

تردیدی بیان

لاہور ۳ مارچ۔ ملک خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب ایک اخباری بیان میں فرماتے ہیں۔ میرے جاری کردہ اخباری بیانات کے علاوہ بعض ایسے بیانات مجھ سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ جو میں نے کبھی نہیں دیے۔ یہ بیانات آج کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں مجھے لازمی طور پر اس الزام کی تردید کر دینی چاہیئے۔ کہ میں نے کسی شخص سے یہ کہا کہ گورنر صاحب دو چاہتے ہیں کہ یہاں مسلم لیگ کی وزارت ہو۔ میں نے کسی شخص کے ساتھ اس قسم کا تذکرہ ہی نہیں کیا۔ یہ سفید جھوٹ ہے تاہم یہ سچ ہے کہ میں ہر وقت اس امر کا خواہشمند رہا ہوں۔ کہ اس صوبہ میں تمام جماعتوں کی وزارت ہو۔ جس میں مسلم لیگ بھی شامل ہو مجھے امید ہے کہ اب تمام جماعتوں کے لئے مفاہمت کا امکان ہو گیا ہے۔ (ا۔پ)

اسمبلی کے سپیکر کا اعلان

آنریبل سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھا نے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کے وہ احکام پڑھ کر سنائے۔ جو ہز ایکسیلنسی نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے سیکشن ۹۳ کی ضمنی دفعہ کے ماتحت جاری کئے ہیں۔ ان احکام میں گورنر نے اپنا ۲۸ فروری والا حکم منسوخ کر دیا ہے جس میں پنجاب اسمبلی کا اجلاس بجٹ پاس کرنے کے لئے آج ۳ مارچ کو طلب کیا تھا۔ سپیکر نے گورنر کے ان احکام کے مطابق اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا۔ اور اعلان کیا کہ آئندہ اجلاس کی تاریخ کا اعلان نہ ہو۔ یہ اجلاس ملتوی رہے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج مسلم لیگ پارٹی کے کسی ممبر نے ایوان کے اندر یا باہر کوئی نعرہ بلند نہیں کیا۔

سر خضر حیات خاں کی کوٹھی میں مسلمانوں کا ہجوم!

مسلم نیشنل گارڈز نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ کوٹھی پر جھنڈا لہرا دیا گیا

لاہور ۳ مارچ۔ آج صبح لاہور چھاؤنی کے مسلمان اور مسلم نیشنل گارڈز کے رضاکار سر ملک خضر حیات خان ٹوانہ کی کوٹھی میں جمع ہوئے اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ مسلم نیشنل گارڈز نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ جسے ملک خضر حیات صاحب نے خندہ پیشانی سے قبول فرمایا مسلمانوں نے ان سے مسلم لیگ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ اور ان کی کوٹھی پر اسلامی جھنڈا لہرا دیا۔ اس موقعہ پر خوب مظاہرہ مسرت کیا گیا۔ اور پٹاخے چھوڑے گئے۔ اطلاع ملی ہے کہ آج صبح سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان یا دیگر وزیر اعظم سے ملے۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ خوشگوار صورت حالات میں سر ظفر اللہ نے بہت بڑا پارٹ ادا کیا ہے۔ مسلم لیگ کے متعدد ممبروں نے بھی وزیر اعظم سے ملاقات کی اور انہیں ہار پہنائے۔ لاہور کے مسلمان موجودہ صورت حال پر بے حد خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی بستیوں میں پٹاخے چھوٹ رہے ہیں۔ (س۔ف)

تمام مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں

متحد ہو کر منزل مقصود کی طرف یلغار کی ضرورت قائد اعظم کا بیان

بمبئی ۳ مارچ۔ مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل بیان جاری فرمایا ہے۔ مجھے آج صبح یہ سن کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ ملک سر خضر حیات نے اپنے اور اپنی کابینہ کا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ ان کا یہ فیصلہ دانشمندانہ ہے۔ اور مجھے امید ہے سردار خضر خان صاحب بھی اس نیک مثال کی تقلید کریں گے۔ اس نازک وقت پر اس تشویشناک صورت حالات کے پیش نظر جس سے مسلم قوم دوچار ہو رہی ہے۔ یہ قطعی طور پر لازمی ہے کہ ہمارے درمیان اتحاد و یگانگت کی کیفیت پورے طور پر موجود ہو۔ اگر مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے تلے متحد ہو کر کھڑے ہو گئے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنا گوہر مقصود پاکستان حاصل کرنے سے باز نہیں رکھ سکے گی۔ لیکن اگر اس سے قاصر رہے تو یہ ہمارا اپنا قصور ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ تاریخ ہماری مذمت کرے اور مورخ ہماری نسبت یہ لکھنے پر مجبور ہو کہ ہم چھوٹے چھوٹے اختلافات اور ذاتی رقابتوں کی وجہ سے ہم اپنی موجودہ نسل کو اس نازک موقع پر اپنی محبوب منزل پاکستان کی طرف بڑھا دینا نہ رکھ سکے۔ ہم نے تمام مخالفوں کے خلاف جو جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے ہماری راہ میں انواع و اقسام کی رکاوٹیں ہیں۔ لیکن ہمیں اس جرم کا مجرم نہیں بننا چاہیئے کہ اپنے باہمی اختلافات کی حالت میں مبتلا ہو کر اپنے مفاد کو خود نقصان پہنچایا۔ ہمیں پہلے اندرونی اختلاف کو باقی رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ مسلمان بالکل متحد ہو کر رہیں۔ ان کی آواز دوران کا عمل ایک ہو۔ اگر ہم اپنے اندر اتحاد و تعاون اور صلح کی کیفیت پیدا نہ کر سکے تو دوسری قوموں یا پارٹیوں اور حکومت برطانیہ کے ساتھ معاملے کرنا مشکل ہو جائے گا۔

اندریں حالات میں ہر مسلم سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ بغیر کسی تامل کے مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے۔ اور ہم سب اپنی ملت کے سچے سپاہیوں کی طرح اکٹھے جادہ پیما ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم کبھی ناکام نہیں رہیں گے۔ (رائٹر)

فرقہ وارانہ فساد کرانے کیلئے ماسٹر تارا سنگھ کی ناکام کوشش

ہر ممکن ذریعہ سے مسلم لیگ کی مخالفت کا عملی نمونہ!!!

لاہور ۳ مارچ۔ پنجاب اسمبلی کی پنتھک پارٹی کا اجلاس آج بارہ بجے کے بعد اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوا ماسٹر تارا سنگھ بھی موجود تھے۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جب تک مسلم لیگ کا مقصد اس صوبے میں مسلمانوں کا اسلامی راج یا پاکستان کا قیام ہے۔ تب تک مسلم لیگ کے اقدام قیام حکومت کی مخالفت ہر ممکن ذریعہ سے کی جائے گی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ہم وزارت کے استعفیٰ کی خبر کو زبردست تعجب سے سنتے ہیں ملک خضر حیات خان وزیر اعظم

نے ایسے وقت میں استعفیٰ داخل کیا ہے جبکہ کولیشن پارٹی کو جس کے وہ رہنما تھے اس ایوان کی واضح اکثریت حاصل تھی۔ اور ہماری پارٹی پوری قوت کے ساتھ ان کی حمایت پر تلی ہوئی تھی۔ پنتھک پارٹی کو یقین ہے کہ وزیر اعظم کی یہ کارروائی اس جابرانہ طرز عمل اور اعلیٰ الاعلان قانون شکنی اور تشدد کی کارروائی کا نتیجہ ہے۔ جو مسلم لیگ کولیشن وزارت کو توڑنے کے لئے اور خوف زدہ کرنے کے لئے کرتی رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کا ۲۰ فروری والا اعلان وزیر اعظم پر دفعۃً اثر انداز ہوتا رہا ہے۔ اندریں حالات ہمارے احساسات یہ ہیں۔ کہ وزیر اعظم نے اس ارادے سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عنان حکومت انگریز کے ہاتھ سے ہندوستانیوں کے ہاتھ میں منتقل ہونے سے پہلے پہلے مسلم لیگ کو برسر اقتدار آ جانے میں سہولت بہم پہنچائی جائے۔ اکالی پنتھک پارٹی عزم صمیم کے ساتھ اعلان کرتی ہے کہ مسلم لیگ تشکیل حکومت کے سلسلے میں جو اقدام بھی کرے گی۔ ہماری پارٹی پوری قوت کے ساتھ اسمبلی کے اندر اور باہر اس کی مخالفت کرتی رہے گی جب تک مسلم لیگ کا مقصد سکھوں کے وطن پنجاب میں اسلامی راج نفاذ اور پاکستان کا قیام ہے۔ پنتھک اکالی پارٹی ہر ممکن ذریعہ سے مسلم لیگ گورنمنٹ کے قیام کی مخالفت کرے گی۔ (ا۔پ)

لاہور ۳ مارچ۔ اکالی پنتھک پارٹی کا اجلاس دوپہر کے بعد ڈیڑھ بجے ختم ہوا۔ اس وقت اخباری نمائندے اسمبلی کی عمارت کی غلام گردش میں اس کمرے کے سامنے کھڑے تھے جہاں یہ اجلاس ہو رہا تھا سکھوں کے شور نے ان لوگوں اور اسمبلی کے ارکان عملہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ یکایک دروازہ کھلا اور اکالی سورما فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے باہر نکلے۔ آگے آگے ماسٹر تارا سنگھ تھے جنہوں نے میان میں رکھی ہوئی تلوار کندھے پر رکھی ہوئی تھی۔ آپ مدبرانہ ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا اٹھا کر جھونا نہ انداز میں پاکستان مردہ باد۔ پاکستان مردہ باد کے چلا رہے تھے۔ اگرچہ اسمبلی کی عمارت میں کسی غیر ممبر کو نعرہ لگانے کی اجازت نہیں۔ لیکن ماسٹر جی سے کسی نے تعرض نہیں کیا۔ سوارج اینڈ وارڈ کا نیا افسر اعلیٰ۔ پرتاپ سنگھ واچ اینڈ وارڈ افسر اور دوسرے ذمہ دار ملازمین کے علاوہ آنریبل سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھا بھی وہاں موجود تھے۔ مگر ماسٹر جی کو روکنے کا کسی کو خیال پیدا نہ ہو سکا۔ انگریز افسر مسٹر چونی لال اور عطا محی الدین میر اور دوسرے اخبار نویسوں نے کارڈ دیکھے۔ مگر ماسٹر تارا سنگھ سے کارڈ دکھانے کا کوئی مطالبہ نہ ہوا۔ پاکستان مردہ باد کا شور پوری قوت اور ہر ممکن ذریعے سے مچاتا ہوا یہ گروہ اسمبلی کے باغ میں پہنچا۔ دوسری طرف چند مسلمان اور مسلمان کا مرکز ممبر جھنڈا اٹھا کر آ گئے بیٹھے۔ اور انہوں نے پاکستان زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اکالی پارٹی نے انہیں اشتعال دلا کر آمادہ فساد کرنے کی کوشش جاری رکھی۔ ایڈیشنل اور عام پولیس کا لشکر بے عدد وہاں موجود تھا۔ جو آرام سے تماشا دیکھتا رہا۔ اتنے میں دو مسلم لیگی لیڈر نمودار ہوئے۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ جو شخص یہاں کھڑا رہے گا۔ اس کو مسلم لیگ سے خارج کر دیا جائے گا۔ اس پر سبز جھنڈے والی بے قاعدہ فوج منتشر ہو گئی کوئی پندرہ منٹ کے بعد اکالی بھی خاموش ہو گئے۔ (نامہ نگار خصوصی)

ایک دن میں سو گرفتاریاں صوبہ سرحد میں جہاد حریت

پشاور ۳ مارچ۔ مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن کے سلسلے میں کل تمام صوبہ سرحد میں قریباً ایک سو اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ کل پشاور شہر اور پشاور چھاؤنی میں جلوس نکالے گئے۔ چند اشخاص کو عارضی طور پر گرفتار کر لیا گیا۔ مردان میں بھی ایک چھوٹا سا جلوس نکلا۔ اور چند گرفتاریاں ہوئیں۔ ضلع ہزارہ کے قصبات مانسہرہ۔ حویلیاں اور مانسہرہ وغیرہ میں بھی جلوس نکلے۔ ایبٹ آباد میں چار جلوس نکالے گئے۔ ان میں سے ایک کی رہنمائی بیگم کمال الدین نے کی۔ بیگم صاحبہ نے ایک جلسے میں تقریر بھی کی تاہم انہیں گرفتار نہیں کیا گیا۔ ڈیرہ اسماعیل خاں میں جلوس نکلا ۲۳ افراد پکڑے گئے ٹانک اور کلاچی میں بھی جلوس نکلے۔ کوہاٹ میں جلوس نکلا اور جلسہ کر کے دفعہ ۱۴۴ کو توڑا گیا۔ (ا۔پ)

پشاور ۲ مارچ۔ آج صبح پھر مردان میں ایک جلوس نکالا گیا۔ پندرہ اشخاص کو عارضی گرفتار کر لیا گیا۔ جلوس کو جوگ فورا کے نزدیک منتشر کر دیا گیا۔ کل ایبٹ آباد میں بھی جلوس نکالے گئے۔ کئی اشخاص کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ ضلع ہزارہ میں نوشہرہ۔ مانسہرہ۔ بالاکوٹ۔ حویلیاں۔ ہری پور۔ وغیرہ کے مقامات پر مظاہرے کئے گئے۔ کل ضلع ہزارہ میں کل ایک سو سے زیادہ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ کل کرک شال کی ایک جلوس نے جیم اور

ایک جلوس شام کے وقت نکالا گیا۔ میونسپل پارک میں بھی ایک جلوس نکالا گیا۔ (ا۔پ)

لاہور ۳ مارچ۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع بھیجی ہے۔ آج ۲ مارچ کو ڈیرہ اسماعیل خان میں سول نافرمانی کا دوسرا دن ہے۔ آج گیارہ بجے بڑا جلوس نکالا یہ جلوس نواب زادہ ذوالفقار علی خاں کی سرکردگی میں بازاروں سے گذرتا ہوا انجمن تک پہنچ گیا۔ جہاں پولیس نے راستہ روک لیا۔ اور دس مسلم لیگیوں کو گرفتار کر لیا۔ جس میں دو قائد محمد سعد اللہ خان ایڈووکیٹ اور محمد رشید علی خان سابق رضاکار تھے۔ گرفتاری کے بعد انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں نواب زادہ محمد ذوالفقار علی خان کے علاوہ دو اور حضرات نے تقریریں کیں۔ جنہوں نے لوگوں کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔ اور کہا کہ سول نافرمانی کی مہم اس وقت تک جاری رکھی جائے۔ جب تک کہ ہمارے جائز مطالبات منظور نہ کر لئے جائیں۔

خان ممدوٹ کا بیان

لاہور ۳ مارچ۔ سردار افتخار حسین خان رئیس ممدوٹ ایک سرکاری بیان میں فرماتے ہیں پنجاب کی آئینی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ ایسی پارٹی کو جو اس صوبے میں سیاست کا فہم رکھنے والی مسلم اکثریت کی نمائندہ ہے تشکیل حکومت کی دعوت حاصل کر چکی ہے۔ مسلم لیگ پارٹی اس صوبے کے ہندوؤں سکھوں اور اچھوتوں کی جماعتوں اور طبقوں کو یقین دلاتی ہے۔ کہ جس نوعیت کی حکومت مرتب کرنے کی کوشش ہم کر رہے ہیں۔ وہ ان تمام جماعتوں اور طبقوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ اور ان کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرے گی۔ جمہور کے مفاد کا خیال اور غریب اور پست افتادہ عوام کا بہبود ہر وقت اس حکومت کے پیش نظر رہے گا۔ مسلم لیگ اور کانگرس آل انڈیا جماعتیں ہیں۔ اس لئے ان دونوں میں صوبہ وار بنیاد پر کولیشن وزارت بنانے کا امکان تو شاید ہو نہ سکے۔ تاہم مجھے توقع ہے کہ صوبائی وزارتوں میں خواہ وہ مسلم اکثریت صوبوں میں ہوں یا کانگرس کی اکثریت والے صوبوں میں دونوں جماعتوں کے ساتھ موجود ہوا کریں گے۔ مسلم لیگ نے موجودہ اپنی طاقت مسلم عوام کی متحدہ تائید و حمایت سے حاصل کی ہے۔ مسلمانوں نے سیاسی حقوق اور آزادی حاصل کرنے کے سلسلے میں آگ اور خون کی آزمائشوں سے گذر کے

کبھی تامل نہیں کیا - جس روز مسلم لیگ وزارت مرتب کرے گی - وہ ہماری سیاسی جدوجہد کی خوشی کا دن ہوگا - لیکن ہماری تاریخ میں انتہائی فخر و مباہات کا دن وہ ہوگا - جب کہ دوستو تو میں ان تمام اوہام اور خدشات کو نکال دیں گی - جو مسلمانوں کے متعلق ان کے دلوں میں پیدا ہو چکے ہیں - اور یہ تمام فرقے اور طبقے آزادانہ مسرت افزا الملکت پاکستان کی تعمیر میں اپنا پارٹ خوشی سے ادا کریں گے - (ا - پ)

صوبہ سرحد میں گرفتاریوں کی تعداد چار سو تک پہنچ چکی ہے

جلوسوں کی رہنمائی کرنے والوں کو تین تین ماہ قید سخت کی سزا

پشاور ۲۸ فروری - آج صبح مسلمانوں نے سرکاری پابندیاں توڑ کر جلوس نکالا - اور چالیس گرفتاریاں ہوئیں - مردان میں آج صبح جلوس نکلا اور چند افراد گرفتار ہوئے ایبٹ آباد میں تین جلوس نکلے - غیر سرکاری اندازہ ہے کہ صوبہ سرحد میں چار سو گرفتاریاں ہو چکی ہیں - ایبٹ آباد پولیس کا بیان ہے - کہ سول نافرمانی کے لئے مسلم لیگ نے صوبہ سرحد میں جو جہاد جاری کر رکھا ہے - وہ پوری تیزی پر ہے - کوہاٹ میں گرفتار ہو جانے کے اشتیاق میں مسلمانوں نے کچہریوں پر پکٹنگ شروع کر دیا - مردان میں جلوس نکلا جو پورے ضبط و نسق کے ساتھ بازاروں میں گشت لگاتا رہا - پشاور میں دو جلوس نکلے - نیشنل گارڈ کے ۳۵ باوردی نوجوان کابلی دروازے پر اور سولہ جوان جیل کے دروازے پر سینٹرل گورنمنٹ کے سامنے گرفتار ہوئے - ہزارہ میں آج کل اور پرسوں ۴۲ گرفتاریاں ہوئیں - اب معلوم ہوا ہے - کہ جو حضرات جلوسوں کی رہنمائی کرنے کے جرم میں گرفتار ہوئے - انہیں مقدمہ کی سرسری سماعت کے بعد تین تین ماہ قید سخت کا حکم سنایا گیا - زیر حراست افراد کی تعداد چار سو سے زیادہ ہو چکی ہے - اڑھائی سو عارضی گرفتاریاں اس کے علاوہ ہیں - (ا - پ)

فسادات کی وجہ سے حکومت کو دو کروڑ دس لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑا

بہاری پناہ گزینوں پر ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا

کلکتہ ۲۷ فروری - کلکتہ اور بنگال کے دوسرے حصوں میں جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تھے - ان کی وجہ سے حکومت بنگال کو اس مالی سال میں دو کروڑ دس لاکھ روپیہ سے زیادہ کا زیر بار ہونا پڑا - فنانس منسٹر مسٹر علی نے آج بنگال اسمبلی میں ضمنی تخمینے پیش کئے ہیں جن میں اس حقیقت کو بے نقاب کیا گیا - اس رقم میں ایک کروڑ بارہ لاکھ کی وہ رقم بھی شامل ہے جو کلکتہ میں خرچ کی گئی - ۷۴ لاکھ روپیہ بنگال کے دوسرے حصوں میں خرچ کیا گیا - بہار سے جو پناہ گزین بنگال میں وارد ہوئے ان پر حکومت بنگال کو اس سال ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑا - (ا - پ)

بیس ہزار عمال کی ہڑتال

ٹاٹا کمپنی کے کارخانہ والوں کا احتجاج

جمشید پور ۲۷ فروری - کل صورت میں ٹاٹا کمپنی کا جو کارخانہ ریلوے انجن اور انجینئرنگ کا سامان تیار کرتا ہے - اس کے بیس ہزار کاریگروں اور مزدوروں نے نوٹس دے رکھا تھا - کہ اگر ہمارے مطالبات منظور نہ ہوئے تو ہڑتال کر دی جائیگی - یہ میعاد آج ختم ہو گئی - اور مزدوروں نے صرف ایک دن کے لئے ہڑتال کر دی - کارخانے کے کلرک اور سپروائزر بھی اس ہڑتال میں شامل ہیں - ہڑتال کی رہنمائی کمیونسٹ کر رہے ہیں - ہڑتالیوں نے آج ایک عظیم الشان جلوس نکالا اور سنی میدان میں جلسہ کیا - (ا - پ)

ہماری قومی زندگی کا تحفظ قیام پاکستان کی صورت میں ہی ممکن ہے

الہ آباد میں سردار عبد الرب نشتر کی تقریر

الہ آباد ۳ مارچ - کل سٹی مسلم لیگ الہ آباد کے زیر اہتمام ایک عام اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت ہند کے رکن مواصلات سردار عبد الرب نشتر نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اور قومی آزادی کے حصول کا راز صرف پاکستان کے قیام میں ہے ہندو اور مسلمان کے درمیان بعد المشرقین ہے - ان کا زاویہ نظر اور معیار زندگی جداگانہ ہے - گڑھ مکتیشور اور بہار کی ہلاکت آفرینیاں اس امر کا روشن ثبوت ہیں - مسلمان اپنی ذات کے ہندوؤں کا کبھی بھی اقتدار برداشت نہیں کر سکتے - سردار عبد الرب نشتر نے اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے کہ مسلم لیگ ملک کی آزادی میں روڑا اٹکا رہی ہے - کہا کہ یہ بالکل لغو اور باطل ہے - مسلمان آزادی کا دوسری اقوام سے زیادہ فریفتہ ہے - اور وہ نہ صرف اپنی بلکہ جملہ اقوام کی آزادی کا بھی خواہشمند ہے - لیکن حقیقی آزادی بغیر پاکستان کے ایک امید موہوم ہے - آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا - اگر موجودہ مغربی طرز کی جمہوریت کے مطابق ہندوستان پر کوئی آئین ٹھونس دیا گیا - تو اس سے ہندو ہمیشہ اکثریت میں رہیں گے - اور مسلمان بحیثیت قلت ان کے دست نگر ہوں گے - آپ نے عوام کو نیشنل گارڈ میں جوق در جوق شامل ہونے کی تلقین کی -

بہار میں حالات مخدوش ہیں

مسٹر گاندھی آخر اس بات پر آمادہ ہو ہی گئے کہ وہ بہار بھی جائیں گے - انہوں نے فرمایا ہے کہ بنگال کے مسلمانوں نے ان پر بہت زور دیا تھا - کہ وہ بہار جائیں - لیکن انہوں نے مسلمانوں کی یہ بات نہ مانی لیکن اب ڈاکٹر سید محمود نے لکھا ہے - کہ آپ بہار ضرور آیئے - بہار کی صورت حال ایسی اچھی نہیں جیسا کہ ظاہر کیا جا رہا ہے - آپ بہار آئیں اور حالات کو سدھارنے کی کوشش کریں اس سے مسلمانوں میں بھی یہ احساس پیدا ہوگا - کہ آپ کو صرف ہندوؤں کا ہی خیال نہیں بلکہ آپ سب قوموں کی بہتری چاہتے ہیں - اسے حسن اتفاق سمجھ لیجئے یا مہاتمائی سیاست کا کرشمہ کہ ڈاکٹر سید محمود کا یہ خط مہاتما گاندھی کو اس وقت ملا جبکہ وہ مشرقی بنگال میں اپنا مشن پورا کر چکے تھے - خیر یہ بھی غنیمت ہے کہ انہوں نے مسلمانان بنگال کے زور دینے پر نہ سہی ڈاکٹر سید محمود کے خط پر ہی بہار جانا تو منظور کیا اور سید محمود (کانگرسی وزیر بہار) نے یہ مانا کہ بہار میں حالات اس وقت بھی خراب ہیں - ورنہ مسلمان جب یہ کہتے تھے کہ بہار میں صورت حال اس وقت تک مخدوش ہے اور مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو اب بھی محفوظ نہیں - تو خود مسٹر گاندھی یہ کہتے تھے - کہ مسلمان مبالغہ کرتے ہیں - مگر آج وہ بھی یہ ماننے پر مجبور ہوئے ہیں کہ بہار کی قیامت صغریٰ پر سوا چار مہینے گذر جانے کے بعد بھی بہار مسلمانوں کے حق میں بدستور جہنم بنا ہوا ہے -

اگلے سال کے لئے تیار ہو جاؤ - گورنر اڑیسہ کی تلقین

بالاسور ۲۷ فروری - اڑیسہ کے گورنر ہز اکسیلنسی نے مسٹر چندو لال کو تر بویدی کی حکومت میں آج بلدیہ بالاسور ایڈریس پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بالواسطہ طور پر برطانوی وزیر اعظم اٹیلی کے بیان کا ذکر بھی کیا اور عوام کو تلقین کی کہ اگلے سال جو تبدیلیاں ہونے والی ہیں - ان کے پیش نظر جن ذمہ داریوں کے عائد ہونے کی توقع ہو سکتی ہے - ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ - میں خوش ہوں کہ آپ نے اپنے ایڈریس کو "جے ہند" پر ختم کیا ہے - میں بھی تم میں سے ایک ہوں - اس لئے میں جے ہند کہتا ہوں - تاہم میری یہ بات بھی سن لیجئے - کہ نعرے ہماری مدد نہیں کر سکتے - وقت آ گیا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان ذمہ داریوں کا تعین کرے - جو اگلے سال ہم پر عائد ہونے والی ہیں - (ا - پ)

جمال پور میں ہڑتال

پٹنہ ۲۸ فروری - جمال پور میں ایسٹ انڈین ریلوے کی ورکشاپ سارے ایشیا میں اپنی نظیر آپ ہے - کل اس کارخانے کے چودہ ہزار کاریگروں نے صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک چار گھنٹے کی ہڑتال منائی - پے کمیشن کی رپورٹ شائع کرنے میں حکومت نے جو تاخیر کر رکھی ہے اور اس کے علاوہ راشننگ وغیرہ کے متعلق جو بے قاعدگیاں ہو رہی ہیں یہ مظاہرہ ان تمام کے خلاف بطور احتجاج ہوا -

فن تعمیر حیات

۹۶

گو یہ کہنا مشکل ہے کہ ابتدا سے طلبا تو یہی کہیں گے۔ کہ قدر و قیمت کے لحاظ سے صحیح فیصلہ ہی کو اولیت حاصل ہے۔ اور صحیح اور صاف دماغ والے شخص کے پاس اور بھی زندگی کی قابلیتیں ہوتی ہیں۔ بے شک وہ حق بجانب ہیں۔ بغیر تمیز اور صحیح فہم۔ صحیح یکسوئی۔ روشن اور مطیع تخیل اور تندرست قوت ارادی کے کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی لیکن شخصی اور عمومی بہبودی شاید ان سب سے بڑھ کر درست فیصلہ کرنے ہی پر منحصر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمیں مضبوط قوت ارادی کے مالک اور بلند یکسوئی کے مصنف اور روشن دماغ انسان کو دیکھ کر اس کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جب سنجیدہ تحقیقات سے بالا تر کھڑے ہو کر صحیح فیصلہ بالآخر ہمارا ارادہ ہوتا ہے۔ چونکہ ہم سب کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں مسلح رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا فیصلہ درست اور صحیح ہو۔ ہمارے دل و دماغ کی تمام صلاحیتیں صحیح فیصلہ ہی ظاہر کر سکتا ہے۔

فیصلہ کی تعریف

فیصلہ کیا ہے؟ یہ ایک دماغی عمل ہے۔ ہمارا دماغ ہر وقت مقابلہ اور تمیز کرتا رہتا ہے یہ اشیاء و تخیلات۔ امور و واقعہ۔ صفات کا مقابلہ کرتا ہے۔ تاکہ ان کے تعلقات اور خصوصیات معلوم کرے۔ درستی اور غلطی میں تمیز کرے۔ اور دیکھے۔ کہ کونسی بات قرین عقل اور مفید ہے۔ اور کونسی حماقت آمیز اور نقصان دہ ہے۔

فیصلہ صرف رائے نہیں ہے۔ اور اگرچہ یہ اندازہ لگاتا ہے۔ معیار مقرر کرتا اور قیمت تشخیص کرتا ہے۔ مگر اس کا فعل قیمت مقرر کرنے سے بالاتر ہے۔ کیونکہ اس میں فعل یا نیت فعل بھی شامل ہے۔ ہماری صحت۔ ہمارا آرام۔ ہماری آسائش اور ہماری عام بہتری ہماری ہر روزہ زندگی میں تقریباً بیشمار شخصی فیصلوں سے ہوتی ہے۔ اور ہم رائے قائم کر کے عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ان فیصلہ جات میں سے بہت سے فیصلے ایسے ہیں۔ کہ ان میں بہت کم سوچ بچار کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ خود بخود ہو جاتے ہیں۔ اور واقعہ عمل کے طریقے اور ضروریات حالات ایسی چیزیں ہیں۔ کہ یہ سب بلا کسی بحث کے عمل میں آ جاتی ہیں۔ اور بغیر کسی تصفیہ کے ہو کر رہتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ہر روز مطالبہ ہوتا ہے۔ کہ ہم سوچیں اور فیصلہ کریں۔ ان معاملات کا جن میں اگر مناسب عمل کرنا ہے۔ تو سوچ بچار اور غور و خوض بھی ضرورت ہے۔ ایک باخبر دماغی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ تکمیل تمیز... (۱) اطلاع (۲) مناسبت (۳) ترتیب تقدم۔ اطلاع میں وہ حرف قابل دریافت واقعات اور حالات شامل ہیں جو ... آشکارا ہیں۔ بلکہ وہ بھی جو مخفی ہیں۔ یا صرف مغالطہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اس میں اوروں کے حکم۔ واقعہ۔ امور اور افعال شامل ہیں۔ اور اس میں وہ حالات ہر قسم کے بھی شامل ہیں جو ہمارے اختیارات سے باہر ہیں۔ لیکن ان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور قیمت مقرر ہو سکتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سادہ سے سادہ فیصلہ میں بہت سے اجزا داخل ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو دیکھنے بھالنے اور امتحان کے بغیر رد نہیں کیا جا سکتا۔ درست صحیح نتیجہ پیدا نہ ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ لیکن ہمیشہ ان میں وہ یا دو سب اچھے ہوتے ہیں۔ جن کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو بادی النظر میں معمولی سی بات معلوم ہوتے ہیں۔ مگر عمل فیصلہ میں بہت اہم ثابت ہوتے ہیں۔ ہم فیصلہ کرتے وقت مشاہدہ کریں۔ کہ کوئی عمل فیصلہ کسی جزو کی مناسبت کے متعلق بہت سے خفیف فیصلوں پر مشتمل ہے۔ جب ہم فیصلہ کرتے ہیں تو باخبر ہو کر یا بے خبری میں اپنے او پر ایسے سوالات کرتے ہیں۔ اکثر ان سوالات کی تقدم کی ترتیب بذاتہ ہی نصف فیصلہ ہے۔ مثلاً اگر ہم نے اپنی رہائش کے متعلق کوئی مکان پسند کرنا ہے۔ تو ہم اپنے آپ سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھیں گے۔

(۱) اس کی لاگت اور اخراجات کیا ہیں؟ اور اس کا کرایہ کس قدر ہے؟ (۲) صحت کے لحاظ سے یہ کیسا ہے؟ (۳) کون کون سی دوکانیں اور کارخانہ جات قریب ہیں؟ (۴) محلے کے نواح اس سے کیا مراد ہیں۔ پہلے دو سوالات پر اگر غور کیا جائے۔ تو امور تصفیہ کا فوراً فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اگر تم اپنی موجودہ رہائش کو زیادہ خرچ کئے بغیر بہتر نہیں بنا سکتے اور آئندہ زیادہ خرچ کرنے کی امید نہیں۔ تو ممکن ہو سکتا ہے کہ نقل مکانی کا خیال ہمیں ناخوش اور بے آرام کر کے ہمارے جوش کو کم کر دے۔ اور اگر ہم جدید بہتری کے لئے کر سکتے ہیں۔ تو ممکنات کی چھان بین سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں ... اس صورت میں تیسرا سوال عموماً چوتھے پر مقدم ہو جاتا ہے۔

(باقی پھر)

ایک ماہ کے اندر کم از کم دس لاکھ روپیہ لیگ فنڈ میں
فراہمی کے لئے چند ضروری تجاویز

لاہور ۳ مارچ - خان آف ممدوٹ صدر صوبہ مسلم لیگ پنجاب نے مسلمانان پنجاب سے ایک ماہ کے اندر اندر کم از کم دس لاکھ روپے کی پرزور اپیل کی ہے تاکہ آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے قوم کو تیار کیا جا سکے پنجاب کے مسلمانوں کے لئے یہ رقم فراہم کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے - بشرطیکہ روپیہ حاصل کرنے کی مہم کو منظم طور جاری کیا جائے - اور لیگ کے کارکن اس سلسلہ میں تن دہی اور گرم جوشی سے کام لیں - ذیل میں چند ایک تجاویز عوام کے سامنے پیش کی جاتی ہیں -

(۱) مسلم اخبارات کو چاہیئے - کہ وہ روزانہ اس فنڈ کے لئے الیکشن کی طرح چوکھٹے بنا کر عوام سے اپیل کریں -

(۲) پنجاب کے ہر ضلع کی ڈسٹرکٹ لیگ اس فنڈ کے لئے پمفلٹ اور پوسٹر شائع کر کے کثرت سے شائع کرے مسلم عوام میں تقسیم کرے - اور اپنی پرائمری لیگوں کا پورا پورا اتحاد حاصل کرے (۳) صوبہ کے ہر بڑے شہر اور قصبہ کے مختلف شعبوں کے تاجروں کی انجمنیں - ایسوسی ایشنز اور یونینز اپنے اپنے حلقہ اثر میں چندہ کی فراہمی کا انتظام کریں (۴) سکولوں اور کالجوں کے طلبا اور طالبات اپنے اپنے سکولوں اور کالجوں میں چندہ جمع کرنے کے لئے سرگرمی سے کام کریں (۵) فیکٹریوں اور دکانوں کے مسلمان مزدور بھی اپنی فیکٹری اور ورکشاپ میں چندہ فراہم کرنا شروع کریں - (۶) ہر شہر کی مختلف غلہ منڈیوں - سبزی اور اناج کی منڈیوں کے مسلمان آڑھتی اور کمیشن ایجنٹ اپنے اپنے حلقہ اثر میں چندہ کی مہم جاری کریں - (۷) صوبہ لیڈر لیگ کمیٹی کی اراکین اپنی ماتحت ضلع اور پرائمری لیگوں کے تعاون سے چندہ کی مہم جاری کریں - (۸) ہر ضلع کے نیشنل گارڈ کے سالار بھی اس معاملہ میں نمایاں خدمات سرانجام دے سکتے ہیں - (۹) تمام ائمہ کے خطیب ہر جمعہ کے دن حاضرین سے چندے کے لئے اپیل کریں - (۱۰) حسب اعلان صدر صاحب اس سلسلہ میں عطیہ جات اہل دولت اور مخیر اصحاب براہ راست امپیریل بنک میں بھی روانہ کر سکتے ہیں -

طریقہ کار خواہ کوئی بھی اختیار کیا جائے میں مسلمانان پنجاب سے پرزور اپیل کروں گا - کہ فوراً چندہ کی مہم کو جاری کر دیا جائے - تاکہ قائد پنجاب کی خواہش اور اپیل کے مطابق دس لاکھ کی رقم ایک ماہ کے اندر ہی فراہم کی جائے - نیز مسلم لیگ ممبران اسمبلی کو بھی چاہیئے - کہ وہ چندہ کے لئے اپنے اپنے حلقوں میں طوفانی دورہ کریں - اور دیہات میں با اثر اصحاب ذیلداروں - نمبرداروں اور سفید پوشوں کے ذریعے فنڈ کی فراہمی کا کام سرانجام دیں (۱۲) -

نوٹ :- آئندہ اشاعت میں میں چند ایک چندہ کی فراہمی کے لئے عملی تجاویز پیش کروں گا - ایم کے میر جنرل سیکرٹری

(پنجاب مسلم ٹریڈرز فیڈریشن انارکلی لاہور)

THE PAISAAKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

عزم مستقل

میں عورت ہوں مگر دُنیا کو حیراں کر کے چھوڑونگی
ہراک خارِ بیاباں کو گلستاں کر کے چھوڑونگی

وہ پنہاں طاقتیں جو روندے آتی ہیں نسواں کو
اُنہیں خود دیکھنا دستِ دگریباں کر کے چھوڑونگی

حریم عشرت و نخوت کے مینار فلک سا کو!
قسم ہے بیکسی کی دم میں ویراں کر کے چھوڑونگی

وہ غم - تاریک ہے جس سے مری دُنیائے نسوانی
اسی غم سے میں ہستی کو چراغاں کر کے چھوڑونگی

بھڑکتے ظلم کے اِن آتشیں شعلوں پہ میں اکدن
غمِ دل کی گھٹا کو ابرِ باراں کر کے چھوڑوں گی

وہ دامن! جو ہے لبریز اِبنک اشک خونیں سے
اُنہیں کو دیکھ لینا گل بداماں کر کے چھوڑونگی

خباثت کو بشر کی دور کرنا کام ہے میرا!
میں اس شیطاں نما انساں کو انساں کر کے چھوڑونگی

سمجھ سکتا نہیں انساں نزاکت کفر و ایماں کی
میں اپنی ہر روش کو راہِ عرفاں کر کے چھوڑونگی

ریا و مکر و خبث باطنی کے ہر ارادے کو!
میں "عزم مستقل" سے اب پشیماں کر کے چھوڑونگی

جو مخفی داغ دل شرما رہے ہیں داغ لالہ کو
اُنہیں داغوں کو اب مہرِ درخشاں کر کے چھوڑونگی

محفل دہر کا عنوان مشیت کہیئے ✤ پیکرِ کامل آداب محبت کہیئے
جس کا ہنسنا بھی قیامت ہے بگڑنا بھی ستم ✤ نسلِ آدم کی اسی روح کو عورت کہیئے

نوپاک باش برادر مدار از کسی باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس ستیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۱۱ | ۱۷ مارچ ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

امن کمیٹی کی اپیل

ماسٹر تارا سنگھ جی کا جو بیان طبع ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ماسٹر صاحب نے ذرا بھی سوچ کر بیان نہیں دیا۔ جبکہ ماسٹر صاحب اینٹی پاکستان فرنٹ کمیٹی کے لیڈر تھے تو انہیں چاہیے تھا کہ پنجاب میں جو افسوسناک حالات اس فرنٹ کے حامیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ ان کو دبانے کے لئے اسی طرح میدان میں نکلتے جیسے کہ اسے پیدا کرنے کے لئے آپ نے بلند بانگ تقریریں کی تھیں۔ اب امن قائم کرنے اور کرانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ماسٹر صاحب ان تمام کوششوں میں حصہ لیں جو امن کو قائم کرنے کے لئے صوبہ کے طول و عرض میں کی جا رہی ہیں۔ ماسٹر جی تا دم تحریر پنجاب امن کمیٹی کے کسی جلسہ میں شامل نہیں ہوئے۔ اور ان کی غیر حاضری امن کمیٹی کے ارکان کے لئے دل شکن ہے۔ عیسائی ممبر نے آپ کو امن کمیٹی میں شامل کرنے کے لئے جو کوشش کی ہے۔ وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسٹر جی نے امرتسر میں قیام امن کے لئے ہندو مسلم اور سکھ لیڈروں کی ایک مشترکہ اپیل پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ میں امن کے لئے مشترکہ اپیل پر دستخط کرنا غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ ماسٹر جی تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ گھر میں تو آگ لگی ہوئی ہے۔ اگر اس کو فوراً بجھایا نہ گیا تو نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم ماسٹر جی کو بتانا چاہتے ہیں کہ اگر انہوں نے قیام امن کے لئے جد و جہد نہ کی تو مسلمانوں کو ان کے تعاون کے بغیر ہی ہندو لیڈروں کی معیت میں اس کام کو سرانجام دینا ہوگا۔ اور جب تک سب قوموں کے لیڈر مل کر قیام امن کے لئے اپیل نہ کریں گے۔ تو مختلف قوموں کے لوگ ایک دوسرے کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھیں گے۔ اور امن پروروں کی مساعی کا حقہ کامیاب نہ ہو سکیں گی۔ اور اس وقت جو لیڈر ایسا کرے گا۔ وہ یقیناً امن کی راہ میں روڑے اٹکانے والا ثابت ہوگا۔ ماسٹر جی نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے۔ کہ میں مسلم لیگ سے سمجھوتہ کی کوئی بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اچھا صاحب جو آپ کا دل چاہے آپ کہہ لیں۔ لیکن صوبہ کا مفاد اسی میں ہے۔ کہ سب لوگ ٹھنڈے دل سے آپس میں با عزت اور باوقار سمجھوتہ اور گفتگو کریں۔

ہم ماسٹر جی کو ضرور یہ سوال کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب میں تو وہ مسلم لیگ کو بیٹنگ کی اس قدر خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے سرحد میں کیوں لیگ سکھ کو بیٹنگ کو منظور کیا تھا۔ ماسٹر جی کو چاہیے کہ سب باتیں چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ کہ جو تقریریں انہوں نے کی تھیں وہ ان کو کرنی واجب تھیں۔ اور اس کا خمیازہ کس قدر لوگوں کو برداشت کرنا پڑا ہے؟

خصوصیت کیا تھی؟

پنجاب کے مسلمانوں نے اپنے بنیادی و شہری حقوق کی حفاظت کے لئے جو مجاہدانہ تحریک شروع کی اور آخری دن تک کامیابی سے جاری رکھی۔ اس کے ولولہ انگیز حالات عام طور پر شائع ہو چکے ہیں۔ اسی موقع پر ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس تحریک کے مبتنی اہم پہلوؤں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ آئندہ خود پنجاب کے عام مسلمان اور دوسرے صوبوں کے مسلمان اپنی تحریکوں کو چلانے میں ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(۱) اس تحریک کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ وہ کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں تھی یعنی پنجاب کے کسی فرقہ کے خلاف نہیں شروع نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ اس حکومت کے خلاف تھی جس نے ان کی شہری آزادی پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کرنے ایک کاری ضرب لگائی تھی۔ مسلمانان پنجاب نے ان پابندیوں کے خلاف جد و جہد جاری کر کے اپنے عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ وہ ان نامعقول احکام پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس تحریک کے غیر فرقہ وارانہ ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ پنجاب کے تقریباً تمام شہروں میں مسلمانوں کے بڑے بڑے جلوس نکلے جن میں ہزاروں بلکہ بعض اوقات لاکھوں مسلمان شریک ہوئے لیکن کسی بھی موقع پر ان جلوسوں کا کسی دوسرے فرقہ کے لوگوں سے تصادم نہیں ہوا۔ حالانکہ ایسے موقع پر جب لوگوں کے جذبات برانگیختہ ہوں اور دلوں میں جوش و خروش ہو ذرا سی لغزش اور بے احتیاطی سے فتنۂ فرقہ وارانہ فساد بھڑک اٹھتا ہے۔ لیکن اس تحریک آزادی کے زمانہ شباب و عروج میں بھی کسی دوسرے فرقہ سے مسلمانوں کی ٹکر نہیں ہوئی۔ اور نہ کیوں ہوتی جبکہ کوئی بھی مسلمان اپنے برادران وطن سے دست و گریباں ہونا نہیں چاہتا تھا۔ تحریک کی یہ خصوصیت دوسرے فرقوں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔

موجودہ مطالبہ کیا ہے؟

اس تحریک کا غیر فرقہ وارانہ ہونا اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض مقامات پر چند سکھ اور اچھوت بھی اس جد و جہد میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو کر گرفتار ہوئے۔ ایسے موقع پر حکومتوں کے شر پسند کارپرداز قومی تحریکوں کا رخ بدل کر فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور جب ان شرمناک تدبیروں سے وہ تحریک کی ٹکر ہو جاتی ہے۔ تو وہ نہایت معصومانہ انداز سے اپنا فرض ادا کرنے اور امن و امان قائم کرنے کے حیلہ سے لوگوں پر ظلم و ستم شروع کر دیتے ہیں۔ اور اپنے پر فریب اعلانات سے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جو کچھ کیا وہ امن قائم رکھنے کے لئے کیا۔ یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمان اپنی ہوشمندی سے فرقہ وارانہ جال میں پھنسنے سے محفوظ رہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ شاید آئندہ بھی ایسے حالات پیش آئیں۔ کہ مسلمانان پنجاب کسی تحریک کے شروع کرنے پر مجبور ہوں لہذا یہ صحیح طریقہ کار ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ ان کی کوئی بھی تحریک جو حکومت کے خلاف ہو فرقہ وارانہ جذبات کی آلودگی سے پاک رہے۔ اب پنجاب کے مسلمان پورے زور سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ قانون ساز اسمبلی کے انتخابات پھر سے ہوں۔ تاکہ پنجاب کے وہ نمائندے حکومت میں آسکیں جن پر پبلک کو اعتماد ہے۔ اور پنجاب میں ایک پر امن حکومت قائم ہو سکے۔

زندہ باد زندہ دلان پنجاب

پنجاب میں مسلمانوں نے ۳۴ دن تک جو تحریک کی تھی۔ کہ وہ عام مسلمانوں کی تحریک تھی۔ مسلمانوں کے کسی خاص طبقہ و جماعت کی تحریک نہ تھی۔ اس کا کھلا ثبوت یہ ہے۔ کہ جب حکومت کے نامعقول احکام صادر ہوئے تو ہر طبقہ کے مسلمانوں نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور دفعتہً سارا پنجاب بیدار ہو گیا۔ عوام اپنے جھونپڑوں سے امرا اپنے ایوانوں اور کوٹھیوں سے مشایخ و صوفیائے کرام اپنی خانقاہوں سے علماء اپنی درسگاہوں اور مسجدوں سے بیتاب اور مضطرب ہو کر باہر نکل آئے۔ غرض

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

ان سب کا ایک ہی مقصد تھا۔ اور وہ یہ کہ اپنی ہستی، اپنی قومی عزت اور اپنی آزادی کی حفاظت کریں۔ اور ایک دفعہ پھر دنیا پر یہ ثابت کر دیں۔ کہ آج بھی ان کی رگوں میں اپنے جانباز دلیر فرزند اسلاف کا خون گردش کر رہا ہے۔ کون اسلاف؟ وہ جنہوں نے کبھی کسی فرعونی و طاغوتی حکومت کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ کون اسلاف؟ وہ جنہوں نے اپنا خون سینچ کر پنجاب کی سرزمین کو اس قابل بنایا کہ ان کی آئندہ نسلیں یہاں عزت و وقار کی زندگی بسر کر سکیں۔ اگر پنجاب کے مسلمان اس وقت ذرا بھی کمزوری سے کام لیتے۔ تو وہ ہمیشہ کے لئے غلام بن جاتے۔ تاریخ میں ان کی غلامی کی یہ داستان نہایت رنج و اندوہ سے لکھی جاتی۔ اور جب آنے والی نسلیں اس شرمناک داستان کو پڑھتیں تو شرم سے ان کی گردنیں جھک جاتیں۔ لیکن اب پنجاب کے مسلمانوں کی جنگ آزادی کی یہ داستان تابناک حرفوں میں لکھی جائے گی۔ اور آنے والی نسلیں

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔ اور خدا پر بھروسہ رکھو اور خدا پر بھروسہ رکھو کہ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (۶۱) اور اگر یہ چاہیں کہ تمہیں فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کریگا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی جمعیت سے قوت بخشی (۶۲) اور انہی کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ (۶۳) اے نبی تم کو خدا اور جو مومن تمہارے پیرو ہیں کفایت کرتے ہیں۔ (۶۴) اے پیغمبر مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہونگے تو وہ دو سو کافروں پر غالب رہینگے۔ اگر سو ایسے ہونگے تو ہزار پر غالب رہینگے۔ اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں۔ کہ کچھ سمجھ نہیں رکھتے۔ (۶۵) اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور معلوم کر لیا کہ ابھی تم میں کس قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہونگے تو دو سو پر غالب رہینگے۔ اور اگر ایک ہزار ہونگے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہینگے

سورۂ توبہ

لحاظ کریں نہ عہد کا۔ یہ منہ سے تو تم کو خوش کر دیتے ہیں لیکن ان کے دل نہیں ملتے۔ اور ان میں اکثر نافرمان ہیں۔ (۸) یہ خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑا سا فائدہ حاصل کر کے لوگوں کو خدا کے رستے سے روکتے ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ جو یہ کرتے ہیں۔ برا کام ہے (۹) یہ لوگ تو کسی مسلمان کے حق میں قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ نہ عہد کا۔ اور یہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں (۱۰) اگر یہ لوگ توبہ کر لیں۔ اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور سمجھنے والے لوگوں کے لئے ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (۱۱) اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں۔ اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے اماموں سے لڑو (یہ بے ایمان لوگ ہیں) اور ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں عجب نہیں کہ اپنی حرکات سے باز آ جائیں۔ (۱۲) تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا۔ اور پیغمبر خدا کے جلاوطن کرنے کا عزم مصمم کر لیا۔ اور انہوں نے تم سے (بدعہدی کی) ابتدا کی۔ کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ ڈرنے کے لائق خدا ہے بشرطیکہ ایمان رکھتے ہو۔ (۱۳) ان سے خوب لڑو۔ خدا ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالیگا۔ اور رسوا کریگا۔ اور تم کو ان پر غلبہ دیگا اور مسلمانوں کے سینوں کو شفا بخشیگا (۱۴) اور ان کے دلوں سے غصہ دور کریگا۔ اور جس پر چاہیگا رحمت کریگا۔ اور خدا سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔ (۱۵) کیا تم خیال کرتے ہو کہ (بے آزمائش) چھوڑ دئے جاؤ گے۔ اور ابھی تو خدا نے ایسے لوگوں کو متمیز کیا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کئے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ (۱۶) مشرکوں کا کام نہیں کہ خدا کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ وہ اپنے بارے میں کفر کی شہادت دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کے سب اعمال بیکار ہیں۔ اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (۱۷) خدا کی مسجدوں کو تو وہ لوگ آباد کرتے ہیں۔ جو خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لائے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ

اس پر فخر کریں گی۔ زندہ باد! اے مسلمانان پنجاب۔

اس تحریک کی تیسری صورت یہ ہے۔ کہ وہ لیڈروں کی رہنمائی سے محروم ہو جانے کے بعد بھی شاندار طریقہ سے جاری رہی۔ اور عوام میں کوئی گھبراہٹ یا کمزوری نہیں پیدا ہوئی۔ یہ صورت حال سب کو معلوم ہے۔ کہ پنجاب کے بڑے بڑے مسلم لیگی لیڈر تحریک کے آغاز میں ہی اور پہلے دن ہی گرفتار ہو گئے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان کی گرفتاری ہی تحریک کا آغاز ہوا۔ لیڈروں کی گرفتاری عمل میں آتے ہی حکومت کا آہنی پنجہ نہایت تیزی سے شریف و امن پسند انسانوں کی آزادی سلب کرنے لگا۔ یہ سب واقعات اچانک اور خلاف توقع پیش آئے۔ ایسے نازک موقع پر عموماً یہ ہوتا ہے۔ کہ عوام میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ بدحواس اور مرعوب ہو جاتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ تحریک کا منظم طریقہ سے چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہ فیل ہو جاتی ہے۔ یا پھر یہ صورت پیش آتی ہے کہ عوام جوش و غضب سے مغلوب ہو کر تشدد پر اتر آتے ہیں۔ اور پھر جو چاہے کرتے ہیں۔ جب یہ صورت پیش آتی ہے تو ایک عجیب ہنگامہ ملک میں برپا ہو جاتا ہے۔ ہر طرف آگ اور خون سے کھیل کھیلا جاتا ہے جیسا کہ اگست ۱۹۴۲ء میں کانگرسی لیڈروں کی گرفتاری پر تمام ملک میں برپا ہوا۔ لیڈر جیل جا چکے تھے۔ عوام پر کسی کا کنٹرول نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے جو چاہا کیا۔ حالانکہ ان لوگوں کو گاندھی جی نے برسوں عدم تشدد کا سبق پڑھایا تھا۔ اور سب کانگرسی لیڈر ہمیشہ اہنسا اور شانتی کا راگ گایا کرتے تھے۔ لیکن جب امتحان کا وقت آیا تو عوام ایک ہی رات میں یہ سبق بھول گئے۔ یہ واقعات ابھی لوگوں کو یاد ہونگے۔

اس کے برعکس پنجاب کے مسلمان اپنے لیڈروں کی گرفتاری اور ان کی رہنمائی سے محروم ہو جانے کے بعد بھی اپنی تحریک کو بڑی خوش اسلوبی اور باقاعدگی سے چلاتے رہے۔ اور کوئی ابتری و بدنظمی نہیں پیدا ہوئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پنجاب کے عام مسلمانوں میں یہ صلاحیت اور قابلیت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ وہ قومی تحریکوں کو منظم طریقہ سے چلا سکتے ہیں۔ یہ عوام کی بیداری کی علامت ہے۔ جس پر مسلمانان پنجاب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس جدوجہد سے ثابت کر دیا کہ وہ کسی نازک موقع پر خطرات سے نہیں گھبراتے بلکہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور بغیر لیڈروں کی رہنمائی کے اپنا کام جاری رکھ سکتے ہیں۔

چوتھی۔ اس تحریک کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں خواتین نے بھی تقریباً مردوں کے برابر حصہ لیا۔ اس سے پہلے مسلمانوں کی جتنی مذہبی یا سیاسی تحریکیں بروئے کار آئیں اس میں کوئی بھی ایسی نہیں تھی جس میں عورتوں نے اس طرح حصہ لیا ہو۔ یہ عورتیں عموماً گوشہ نشین خاندانوں کی تھیں۔ جنہوں نے فارغ البالی کے ماحول میں اپنی زندگی بسر کی تھی۔ لیکن جب خطرہ کی گھنٹی بجی۔ تو وہ بے دھڑک میدان میں نکل آئیں۔ پولیس کے سورماؤں نے ان پر لاٹھی چارج کیا۔ گرفتاریاں ہوئیں۔ جیل گئیں۔ اور جیسا کہ آخری خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض شہید ہوئیں۔ لیکن ان کی استقامت و ہمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

پانچویں۔ اس تحریک کی ایک خصوصیت اس کی ہمہ گیری ہے۔ سیاسی تحریکیں عموماً شہروں تک محدود رہتی ہیں۔ دیہات کے عوام اس میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ کانگرس کی جدوجہد نے دیہات کے ہندوؤں کو ایک حد تک بیدار کر دیا ہے۔ لیکن دیہات کے مسلمان اب تک عملی سیاست سے بے تعلق ہیں۔ شہروں کے سیاسی جلسوں میں ان کی صورتیں کہیں نظر نہیں آتیں۔ لیکن اس تحریک کی ہمہ گیری کا یہ حال تھا کہ دیہات کے ہزاروں مسلمان اس میں حصہ لینے کے لئے اپنے جھونپڑوں سے نکل پڑے اور شہروں میں آ کر اپنے بھائیوں کے ساتھ شریک ہو گئے۔

چھٹی۔ اس تحریک کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں پنجاب اسمبلی کے تقریباً سب معزز ممبر جن کی تعداد دس سے زیادہ تھی۔ تحریک میں حصہ لے کر جیل چلے گئے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ ایسا واقعہ ہے۔ جس کی مثال ہندوستان کی سیاسی جدوجہد کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ مندرجہ بالا حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد کون ہے جو اس تحریک کی اہمیت و ہمہ گیری سے انکار کی جرأت کرے۔ غرض اس طویل و صبر آزما جدوجہد کا انجام یہ ہوا کہ حکومت کو جھکنا پڑا۔ اور اس نے مسلم لیگ کے لیڈروں کو مصالحت کا پیغام دیا۔ آخر کار طویل گفت و شنید اور بحث کے بعد سمجھوتہ ہو گیا۔ جیلوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ قیدی و نظربند آزاد ہو گئے۔ اور مزید سرگرمی سے کام کرنے کے لئے میدان میں آ گئے۔

جو انقلاب ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ اس کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ ارباب فرنگ سے ان کا جو رشتہ ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گا۔ لہذا مقتضائے عقل و دانش یہ ہے کہ وہ اہل وطن سے اپنا وابستہ جوڑیں۔ کیونکہ آئندہ انہیں اسی ملک میں اپنے ہم وطنوں کے ساتھ رہنا ہے۔ جینا ہے۔ مرنا ہے اور مرنے کے بعد اسی ملک کے کسی قبرستان میں گڑنا یا شمشان بھومی میں جلنا ہے۔ اور راکھ ہونا ہے۔ اور جب وہ اس سرائے فانی سے رخصت ہوں گے تو کوئی غیر ملکی یا فرنگی ان کا جنازہ یا ارتھی اٹھانے نہیں آئے گا۔ پھر یہ کیا ہے کہ حکومت کی کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد وہ اپنے اہل وطن سے معاندانہ سلوک کر رہے ہیں۔ یہ وزارتیں چلتی پھرتی چھاؤں ہیں۔ آج ہیں کل نہیں۔ جب عوام کی طاقت زار روس کو تخت سے کھینچ کر خاک مذلت پر گرا سکتی ہے۔ تو ان وزارتوں کی کیا حقیقت ہے۔ عدم اعتماد کا ریزولیوشن ان کی قسمت کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ لہذا ان کا فرض ہے کہ اپنے رویہ میں تبدیلی کریں۔ مسلمانان پنجاب کو لازم ہے کہ وہ فوراً جدید انتخابات کے لئے آواز بلند کریں۔

پیام شاہانہ اعلیٰ حضرت شاہ دکن و برار

بنام ارکان مجلس مقننہ حیدرآباد بموقع افتتاح۔ گزشتہ مہینہ حیدرآباد کی مجلس مقننہ کے افتتاح کے موقع پر اعلیٰ حضرت خسرو دکن خلد اللہ ملکہ نے جو پیام ارکان کے نام بھیجا وہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ پیام ہز اکسیلنسی صدر اعظم باب حکومت نے پڑھ کر سنایا۔ اور تمام ارکان مجلس اور مہمانوں نے احتراماً کھڑے ہو کر سنا۔

ارکان مجلس مقننہ حیدر آباد۔

میرے جلوس کے چھتیسویں سال میں ماہ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ کی پچیس تاریخ ایک ایسی تاریخ ہے۔ کہ جب بفضلہ ایزدی میری یہ دلی تمنا پوری ہوئی کہ میرے ملک کی رعایا۔ اور میری حکومت کے مابین زیادہ موثر طریقہ پر تعاون عمل پیدا ہو۔ لہذا اس مبارک اور یادگار موقع پر میں ارکان مجلس مقننہ کو ایک حوصلہ افزا پیام بھیجتا ہوں۔ راعی اور رعایا کے درمیان مفاد اور اغراض کی یکسانیت اور رعایا کی مرضی کے مطابق حکومت کی مطابقت پذیری اچھی حکومت کا جوہر اصلی ہے۔ اور گذشتہ پینتیس برس سے جب کہ اس مملکت کی عنان حکومت میرے ہاتھ میں آئی ہے۔ میرا یہی اصول رہا ہے۔ اس مدت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ اور گو میری یہ دلی تمنا تھی۔ کہ کئی سال پہلے ہی اصلاحات کی ایک جامع اسکیم کا نفاذ عمل میں آئے۔ لیکن اسے ایسے حالات کے تحت ملتوی کر دینا پڑا جو متعدد حکومتوں کے دستور میں کئی تبدیلیوں کے باعث ہوئے ہیں۔ اس پر آشوب زمانہ میں حیدرآباد امن کا گہوارہ رہا ہے۔ ساتھ ہی اس نے ان ظالم اور جابر نامردوں کو نیچا دکھانے میں جو تمام دنیا پر حکومت کرنا چاہتے تھے ایسا حصہ لیا جس پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ اس دوران میں دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور میری رعایا کی ضروریات کی روشنی میں اس اسکیم پر مسلسل نظر ثانی کی جاتی رہی ہے۔ اور اب اس کو روبہ عمل لانے کا وقت آ گیا ہے۔ اب امن کے قیام کے بعد دنیا کے لئے آزمائش کا ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ یعنی اب تباہی اور بربادی کے لئے نہیں بلکہ انسانی مسرت اور خوشحالی کے قیام کے لئے مسابقت ہو رہی ہے۔ اسکیموں، منصوبوں اور تدابیر کی کثرت اور مختلف تصورات مذاہب ثقافتوں اور فرقوں کے اختلافات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی مشکلات اقوام عالم کو غور و فکر کی دعوت دے رہی ہیں۔ مختلف ممالک میں مختلف اقسام کے تغیرات عمل میں آ رہے ہیں۔ جو بعض کے لئے رحمت کا باعث ہیں۔ اور بعض کے لئے زحمت کا باعث ہیں۔ کاروبار زندگی کے معمول اور پرسکون حالت پر واپس آنے سے پہلے نوع انسانی کو ابھی طویل اور کٹھن منزلیں طے کرنی ہیں۔ اس انتشار کے عالم میں صرف ایک ہی مقصد قابل حصول ہے۔ اور وہ رعایا کی فلاح و بہبود ہے۔ یہی مقصد خدا کے فضل سے خانوادہ آصفی کا مطمع نظر رہا ہے۔ اور انقلاب زمانہ کی وجہ سے بدلتے ہوئے حالات کے باوجود یہی اصول انشاء اللہ آئندہ بھی قائم رہے گا۔ مجلس مقننہ کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ میری رعایا اور حکومت کے درمیان مختلف مفادات کے نمائندوں کے ذریعے زیادہ قریبی ربط پیدا کیا جائے۔ اور اس ربط کو زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز بنانے کی غرض سے میں نے اپنی حکومت کے نام جاری کردہ دستاویزات میں اس پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ کہ وہ مجلس مقننہ

کی خواہشات سے مطابقت کا جذبہ پیدا کرے۔ اور اس کو ترقی دے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر اس مجلس کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ تو یہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے ساتھیوں کے مفادات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ انتہائی کار آمد اور طاقتور آلہ ثابت ہوگی۔ یہ کام ارکان مجلس مقننہ کا ہے۔ کہ ان مواقع سے پوری طرح اور دانشمندانہ طور پر فائدہ اٹھائیں۔ جو اپنے عزیز وطن کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانے کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔ جس کام کی انجام دہی آپ کو تفویض کی گئی ہے اس کے آغاز پر میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ یہ مجلس میرے اور میری رعایا کے باہمی تعلقات کو زیادہ مضبوط اور استوار کرنے کا ذریعہ بنے۔ اور اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ کہ وہ ہر حیثیت میں حیدرآباد کے بہترین مفاد ہی کو پیش نظر رکھے۔ خدا ان کی مساعی کو کامیاب کرے۔

انتقال

ایک تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ پیسہ اخبار کے ایک قدیم خریدار مخدوم محمد لطیف صاحب جہانیاں حسینی الحسنی البخاری کا گذشتہ ہفتے انتقال ہو گیا ہے۔ آپ کے فرزند ارجمند پیر سید مخدوم جہانیاں نے لکھا ہے۔ کہ میرے والد گذشتہ نصف صدی سے پیسہ اخبار کے خریدار تھے۔ جب تک آپ پیسہ اخبار کو پڑھ نہ لیا کرتے تھے۔ آپ کو چین نہ آتا تھا۔ ہم مرحوم کے قائم کردہ روابط کو منقطع نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں مرحوم کے انتقال کا بے حد قلق ہے۔ خدا مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ امید ہے پیسہ اخبار کے تمام ناظرین ہماری طرح مرحوم کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ کر دعا مغفرت کریں گے۔

آپ بچے قرآن کی بامعنی تعلیم کیونکر حاصل کر سکتے ہیں

جس طرح انگریزی اسکولوں میں انگریزی زبان کی تعلیم اول روز سے بچے معنی کے ساتھ حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح انہیں بچوں کو قرآن بھی پڑھایا جانا چاہیئے۔ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ جب ایک غیر قوم کی زبان جو صرف کاروبار اور نوکری کے کام آتی ہے۔ ہزاروں روپیہ اور عمر کا بڑا حصہ صرف کر کے حاصل کی جاتی ہے۔ تو اپنی مذہبی اور قومی زبان کے لئے اس کا چوتھائی حصہ بھی صرف نہ کیا جائے۔ بات یہ ہے کہ انگریزی زبان کو آپ ضروری اور زیادہ نفع بخش سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس کے حاصل کرنے میں سب کچھ کرتے ہیں۔ اس کے برعکس قرآن کو اگرچہ آپ مقدس مانتے ہیں۔ مگر اس میں آپ کو دنیاوی نفع نظر نہیں آتا اس لئے اس کی عملی تعلیم کو ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن اس میں قرآن کا کیا قصور ہے۔ اس کو بے کار تو آپ نے ہی بنا دیا ہے۔ ورنہ وہ تو آپ کو اور آپ کی اولاد کو دونوں جہان کی برتری عظمت۔ عزت اور بادشاہت دینے کا دعویدار ہے۔ ہم نے کئی سالوں سے قرآن کریم کے مطالب اور ترجمہ پیسہ اخبار میں قسط وار طبع کرنا شروع کر رکھا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ پیسہ اخبار کا وہ حصہ جس میں قرآن کریم کے مطالب طبع ہوتے ہیں۔ ہر ہفتہ خود بھی پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں۔ اگر یہ کتاب ان کو اچھی لگی اور انہوں نے پڑھ کر دماغ میں رکھ لی تو دین اور دنیا دونوں کا اس میں ان کے لئے بھلا ہو جائے گا۔ مسلمانوں کے باعزت زندہ رہنے کا راز اسی میں مضمر ہے۔

ہندوستان میں خوراک کی حالت

درآمد

۲۷ فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں سمندر پار سے غلہ کی حسب ذیل مقدار ہندوستان میں آئی ہے:

گیہوں	۲۰۰	ٹن
چاول	۷۵۰۰	ٹن
مکئی	۲۳۵۰	ٹن
جو	۹۲۰۰	ٹن
میلو	۱۳۲۵۰	ٹن

کنٹرول

ڈائرکٹر سپلائی رسد دہلی نے ۵ مارچ کو ایک پریس نوٹ جاری کیا تھا۔ کہ دہلی ضروری اشیاء (نقل و حرکت) کنٹرول آرڈر کے تحت چھ کی چوتھی اور چھٹا ضروری اشیاء ہیں اور انہیں پرمٹ کے بغیر صوبہ دہلی سے باہر نہ لے جانا چاہیئے۔

تیلوں پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا

حالیہ تیل کانفرنس میں صوبائی اور ریاستی وزراء نے جو خیالات ظاہر کئے۔ ان پر غور کرنے کے بعد حکومت ہند نے خوردنی تیلوں اور تلہن کی قیمتوں اور نقل و حرکت پر سے اپنا کنٹرول اٹھا لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مگر ان چیزوں کی برآمد پر بدستور کنٹرول رہے گا۔ اسی طرح کھوپرہ اور ناریل کے تیل پر بھی

کنٹرول رہے گا۔ برآمد حسب سابق حکومت ہند کے جاری کردہ پرمٹوں کے ذریعہ سختی کے ساتھ محدود طور پر ہوگی۔ تیلوں اور تیلین کے متعلق اس فیصلہ کا کوئی اثر حکومت کے اس عزم پر نہیں پڑے گا کہ اشیائے خوردنی مثلاً غلہ پر اور شکر پر پورا کنٹرول رکھا جائے۔ کیونکہ ملک میں ان کی ابھی تک کمی ہے۔ اور یہ چیزیں کافی مقدار میں درآمد کرنی پڑتی ہیں۔

صوبوں اور ریاستوں کی اطلاعات

بنگال بنگال کے چیف منسٹر مسٹر ایم ایس سہروردی نے گذشتہ ہفتہ بنگال اسمبلی میں ایک بیان کے دوران میں کہا۔ مشرقی بنگال میں خوراک کی صورت حال کے متعلق تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ مشرقی بنگال کے بعض اضلاع میں قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں۔ لیکن پھر بھی حالت ایسی خراب نہیں ہے۔ جیسی کہ حزب مخالف کے لیڈر نے بیان کی ہے۔ اس مرتبہ فصلیں بنگال اور ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں اچھی ہوئی ہیں۔ آگے چل کر چیف منسٹر نے بتایا کہ فراہمی غلہ کی اسکیم کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اور اس وقت یہ تمام اسکیم حکومت کے ہاتھوں میں ہے۔ حکومت کمی والے حصوں میں غلہ بھیجنے کے انتظامات بھی کر رہی ہے۔

بہار گذشتہ ہفتہ آنریبل ڈاکٹر راجندر پرشاد حکومت کی فراہمی خوراک کی کوشش کے سلسلے میں صوبہ بہار کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو سمجھاتے رہے۔ کہ وہ حکومت سے تعاون کریں تاکہ جن علاقوں میں راشن بندی ہے وہاں خوراک مہیا کی جا سکے۔ ممبر خوراک نے کہا۔ کہ موجودہ حالات میں اجناس خوراک کی قیمتیں نہیں بڑھائی جائیں گی۔ اور چونکہ ملک میں خوراک کی صورت حال میں پچھلے سال کی نسبت کوئی تبدیلی دکھائی نہیں دے رہی۔ اس لئے کنٹرولوں میں بھی کسی قسم کی تخفیف عمل میں نہیں لائی جائے گی۔

دہلی عنقریب نئی دہلی میں ایسی چار سرد خانے گاہیں تعمیر کی جائیں گی۔ جہاں سبزی پھل کو محفوظ رکھنے کا انتظام ہوگا۔ تاکہ تازہ سبزی اور پھل کی کم یابی کی صورت میں یہاں سے یہ اشیاء لوگوں کو فراہم کی جا سکیں۔ مقامی حکام نے امپروومنٹ ٹرسٹ کی مدد اور وساطت سے چار ایکڑ زمین اس مقصد کے لئے دریافت کی ہے۔ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے سرد گاہوں میں سبزی کا انتظام ہو جائے گا۔

دہلی ویمنز لیگ نے گذشتہ ہفتہ کے دو دن میں جو چندہ اکٹھا کیا ہے۔ اس سے شہر کے گیارہ انتخابی حلقوں میں بچوں کے لئے دودھ کے مرکز قائم کئے جائیں گے۔

سندھ کراچی میں روٹری کلب کی ایک میٹنگ میں فشریز کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ایم آر ہینڈو نے بتایا کہ اگر اگن بوٹ سے کام لیا جائے۔ تو کراچی کے نواح کے گہرے سمندر سے بھی مچھلی حاصل کی جا سکتی ہے اور سندھ کا ساحل دنیا کے ان چند خوش قسمت ساحلوں میں ہے۔ جہاں ہر قسم کی مچھلی بڑی کثرت سے جمع ہوتی ہے۔ مچھلی کی ذیلی صنعتوں میں شارک سے حاصل کئے تیل کی پیداوار قابل ذکر ہے۔ کیونکہ سندھ کے ساحل کے نزدیک شارک بکثرت ملتی ہے۔

یو۔پی پنڈت گوبند بلبھ پنت نے گذشتہ ہفتہ ایک نشری تقریر میں یہ امید ظاہر کی کہ ربیع کی فصل اکٹھی ہو جانے اور غلے کی فراہمی پر مشرقی۔ وسطی۔ اور غربی اضلاع میں راشن کی تخفیف ہٹا دی جائے گی۔ اور مقدار از سر نو ۳ چھٹانک کر دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا۔ ہماری ربیع کی فصل اچھی ہے۔ موٹے غلے کے ذخیرے بھی ہمارے دھان کافی ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ گیارہ ماہ پہلے کی حالت سے مقابلہ کیا جائے۔ تو خوراک کی صورت حال بری نہیں ہے۔ راشن کی موجودہ مقدار میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اور وہ چھ چھٹانک ہی رہے گی۔ لیکن ان میں دو چھٹانک موٹے غلے کا راشن ہوگا۔ مکئی اور جو سے ہمارے صوبے میں کافی ذخیرہ ہیں۔

آب پاشی کا پروگرام

وزیر مواصلات حافظ محمد ابراہیم نے ایک پریس کانفرنس میں آب پاشی کے پروگرام کی تکمیل پر صوبے میں ۱۳ لاکھ ایکڑ زمین اس اسکیم سے ۱۹۵۱ء میں مستفید ہوگی۔ اس طرح تا بریم پراجیکٹ کی تکمیل پر صوبے کی کل زمین جہاں آب پاشی ہو رہی ہے۔ ۳۲ فیصدی سے بڑھ کر ۳۶.۵ فیصدی ہو جائے گی۔

خوراک کی خبریں اور بیانات

بیرونی ممالک سے خوراک کے تحفے

ہندوستان میں غلہ کی کمی دور کرنے میں مدد دینے کے لئے سب سے پہلے کناڈا نے ایک لاکھ ٹن گیہوں کا تحفہ بھیجا۔ اس کے بعد افغانستان۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور امریکہ نے تحائف بھیجے۔ انگلستان نے ۱۳۲۶۲۰ پونڈ ڈبوں میں بند اشیائے خوراک بھیجیں اور حال ہی میں اس ملک سے ایک لاکھ روپیہ چندہ جمع کیا۔ نیشنل کرسچین سوسائٹی نے خشک دودھ اور مکھن العیان فرمس امریکہ سے درآمد کر رہی ہے۔ جو ہندوستان کے قلت والے علاقوں میں مفت تقسیم کی جائیں گی۔ اس طرح آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے بھی دودھ کا سفوف اور بسکٹ وغیرہ کثیر مقدار میں آئے ہیں۔

خوراک کی فنی پنل

مسٹر بوجو ہیو جائنٹ سیکرٹری مرکزی محکمہ خوراک نے خوراک کی تقریبا ہم صنعتوں کی منصوبہ بندی سے متعلق فنی پنلوں کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کیمیاوی طریقوں سے خوراک محفوظ کرنے کا مستقبل شاندار ہے اب یہ آپ کا کام ہے کہ زیادہ غذائیت والی سستی۔ خوش ذائقہ اور اچھی چیزیں تیار کریں۔ جن کی طرف لوگوں کو زیادہ رغبت ہو۔ آپ نے کہا کہ صرف وہ صنعتیں سرکاری امداد طلب کر سکتی ہیں۔ جو قدرتی ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور جو مصارف کے زیادہ کام آتی ہے اور جن کی مصنوعات میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے سرکاری امداد کے انتظامی پہلوؤں کی بھی وضاحت کی۔

مرکزی اسمبلی میں خوراک سے متعلق سوالات

۳ مارچ کو مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کے۔ ایل پنجابی جائنٹ فوڈ سیکرٹری حکومت ہند نے کہا۔ کہ ۱۹۴۶ء کی آخری سہ ماہی کے لئے درآمد کا کوئی علیحدہ کوٹا مقرر نہیں۔ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والی ششماہی کے لئے ہندوستان کو ۳۵۰۰۰۰ ٹن چاول دینا منظور کیا گیا ہے۔ لیکن رسد کی کمی کی وجہ سے اس عرصہ میں صرف ۲۶۶۴۳۳ ٹن چاول بھیجے جا سکے۔ جب تک رسد کی یہ کمی عارضی نوعیت کی نہ ہو۔ عام طور پر یہ کوٹا زائد المیعاد ہو جائے گا۔ دیگر اجناس کے لئے ہندوستان کا کوٹا ۲۳۰۲ لاکھ ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والی ششماہی کے لئے اس مقدار میں سے ۱۳۲۷۲۰۷ ٹن غلہ ہندوستان بھیجا جا چکا ہے۔

نیپال کا دھان

مسٹر پنجابی نے کہا کہ حکومت نیپال نے حکومت ہند سے دریافت کیا تھا۔ کہ آیا کپڑے کے بدلے وہ نیپال کا دھان لینا پسند کرے گی۔ حکومت ہند نے جواب دیا کہ اگر ایسا ہو تو اس لین دین کی نوعیت ایسی ہوگی جیسی کہ دو حکومتوں کے درمیان ہوتی ہے۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال جنس کے بدلے جنس کے اصول پر چاول نہ خریدے جائیں۔ کیونکہ اس سے دھان کی ملکی فراہمی پر برا اثر پڑے گا۔ یو پی اور بہار کی سرحد کے قریب نیپال کی

نواحی میں چاول بکثرت پیدا ہوا ہے۔ جس کی خرید کے لئے صوبائی حکومتوں نے اپنے الگ انتظامات کئے ہیں۔

حضرت رسالت کی غذا

آپ کا معمول تھا۔ کہ جب کھانا آتا تو نہ پھیرتے اور نہ کسی خاص غذا کے فراہم کرنے کی زحمت گوارا فرماتے۔ جب پاک اور اچھی غذا سامنے لا کے رکھی جاتی تو اسے ضرور تناول فرماتے۔ اور کسی کھانے کو برا نہ کہتے۔ جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔ حلوا اور شہد اکثر نوش فرماتے۔ ہر روز ایک پیالہ پانی اور شہد کا پیتے۔ جسے مزہ لے لے کے اور جرعہ جرعہ کر کے پیتے تھے۔ پھر اس کے بعد ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ کھل کے بھوک لگتی۔ تب باقی ماندہ روغن کے ساتھ تھوڑی سی جو کی روٹی ملاحظہ فرماتے۔ صاحب سفر السعادت کے بیان کے موافق صحیح طور پر ثابت ہوا ہے۔ کہ آپ نے مندرجہ ذیل جانوروں کا گوشت ملاحظہ فرمایا ہے۔ اونٹ۔ بھیڑ۔ مرغی۔ مرغابی۔ خرگوش۔ مچھلی۔ اور ایک جانور جسے عنبر بحری کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے کھجورا اور چھوہارے بھی ملاحظہ فرمائے ہیں دودھ کبھی پانی ملا کے اور کبھی خالص نوش فرمایا ہے۔ روٹی چھوہارے کے ساتھ کھائی ہے۔ اور سرکے سے۔ اور دھان کی ہوئی چربی سے ملا کر بھی تناول فرمائی ہے۔ اور جس پانی میں کھجوریں یا چھوہارے بھگوئے ہوئے تھے۔ اس کو ٹھہرنے کے ساتھ ملا کر کھایا ہے۔ پنیر کی ٹکی ہوئی کلیجی ابلا ہوا گوشت۔ پکی ہوئی لوکی۔ پنیر اور شوربے میں توڑی ہوئی روٹی یعنی ثرید۔ روغن زیتون کے ساتھ روٹی۔ مسکہ کے ساتھ کھجوریں۔ چھوہارے۔ اور تربوز کے ساتھ کھجوریں ملاحظہ فرمائی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ کوئی بھی حلال و طیبہ غذا ہوتی آپ نہ پھیرتے اور جو کچھ نہ ملتا تو صبر فرماتے۔ حتی کہ بھوک کی شدت سے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ دو دو اور تین تین مہینے گذر جاتے اور گھر میں چولہا نہ جلتا۔ کھانے کے بعد کوئی نہ کوئی دعا ضرور پڑھتے جن میں سے ایک یہ بھی ہے الحمد للہ الذی اطعم من الطعام وسقی من الشراب وکسا من العری وہدی من الضلالۃ وبصر من العمی وفضل علی کثیر ممن خلق تفضیلا الحمد للہ رب العالمین۔

صاحب نے اپنے عہدے کا چارج لے لیا اب جناب موصوف اپنے عہدہ کی باقی ماندہ مدت تک بدستور اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے۔

حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پہلی اپریل ۱۹۴۷ء سے جو نمک بنایا جائے گا یا باہر سے ہندوستان میں لایا جائے گا۔ اس پر محصول نہیں لیا جائے گا۔ جن لوگوں کے پاس ۳ من یا اس سے زیادہ نمک بند بوریوں میں موجود ہے وہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء سے پہلے قریب کے سنٹرل ایکسائز دفتر سے فارم حاصل کر کے بھیج دیں۔ انہوں نے نمک کا جو محصول ادا کیا ہے وہ واپس کر دیا جائے گا۔

متفرق خبریں

یکم جنوری ۱۹۴۷ء کو جناب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی نے بعض ناخوشگوار حالات کی وجہ سے اپنے عہدہ وائس چانسلری سے استعفا دے دیا تھا۔ اب اس استعفا پر غور کرنے کے لئے مسلم یونیورسٹی کورٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۳ مارچ ۱۹۴۷ء کو منعقد ہوا جس میں مختلف صوبوں کے ممبران کورٹ نے شرکت فرمائی۔ ممبران کورٹ نے ڈاکٹر صاحب کا استعفا منظور نہیں کیا۔ بلکہ اس کی واپسی پر اصرار کیا۔ اس بنا پر ڈاکٹر صاحب نے استعفا واپس لے لیا ہے۔

کراچی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے ایک حال کے اجلاس میں سندھ کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو ہتھیار دیئے جائیں کہ اس جماعت کو جھگڑے اور فساد یا قانون شکنی کے زمانہ میں بطور زور نور میں استعمال کیا جا سکے۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ آرمز ایکٹ کے تحت تلوار رکھنے پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ ہٹا نہیں لیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں قائد اعظم محمد علی جناح بھی تشریف فرما تھے۔

لیگ لیڈروں کا عزم پشاور

نئی دہلی ۱۳ مارچ پشاور سے رپورٹ موصول ہونے پر کہ وہاں حالات مخدوش ہو رہے ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ پنجاب کے واقعات کا رد عمل

کوہاٹ کی عدالتوں پر پکٹنگ

کوہاٹ ۱۲ مارچ کوہاٹ سے سید سمایوں شاہ اطلاع دیتے ہیں کہ کل بھی حسب سابق مسلم لیگی رضاکاروں نے تمام سرکاری عدالتوں پر پکٹنگ کی اور عدالتوں کا کام بالکل معطل رہا کل ۸۵ مسلم لیگی رضاکار گرفتار کر لئے گئے۔ اب تک کوہاٹ میں ۱۲۰ مسلم لیگی کارکن گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ (نامہ نگار)

رہتک کے حالات نازک ہوگئے ۔ گورنر پنجاب رہتک میں

راولپنڈی کیمبلپور اور ملتان کی حالت غیر تسلی بخش ہے!

لاہور ۱۳ مارچ ۔ گورنر پنجاب سر ایوان جنکنز آج رہتک پہنچ گئے ہیں ۔ جہاں وہ فرقہ وارانہ حالات کا خود جائزہ لیں گے ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق رہتک کی فرقہ وارانہ صورت حال نازک ہے ۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ راولپنڈی کیمبلپور اور ملتان کی حالت تسلی بخش نہیں ۔ فوجی کارروائیاں بدستور جاری ہیں بے شمار گرفتاریاں ہو چکی ہیں اور گردونواح کو گشت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ۔

ضلع اٹک میں ابھی تک حالات تشویشناک ہیں

رہتک میں فرقہ وارانہ فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

لاہور ۱۳ مارچ ۔ پنجاب کی فرقہ وارانہ صورت حال کے متعلق جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بدقسمتی سے فساد زدہ علاقوں میں لدھیانہ ۔ رہتک ۔ جہلم اور میانوالی میں اضافہ ہوگیا ۔ حکومت پنجاب کے سرکاری اعلان کے مطابق اٹک کے کئی علاقوں میں لوٹ مار اور آتشزدگی کے واقعات دیکھنے میں آئے ۔ دس ہزار کے ایک اجتماع نے شہر میانوالی کو لوٹنے کی کوشش کی ۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے زیر اثر حملہ آوروں نے بالآخر لوٹنے کی مہم ترک دی ۔ راولپنڈی کے دیہاتی علاقہ ابھی تک سخت پریشان کن حالات پیدا کئے ہوئے ہے ۔ لیکن راولپنڈی کے شمالی مغربی علاقہ میں حالات رو بہ اصلاح ہیں ۔ اور یہاں نہایت وسیع پیمانہ پر فوجی سرگرمی جاری ہیں ۔

بھلوال کا محاصرہ

کئی مسلح دیہاتیوں نے ضلع شاہ پور میں بھلوال کا محاصرہ کرلیا ۔ لیکن پولیس کے فائرنگ پر حملہ آور منتشر ہوگئے ۔ ملتان کے دیہاتی علاقوں میں مشتبہ اشخاص کی گرفتاریاں جاری ہیں ۔ کئی گروہ گرفتار کرلئے گئے ہیں ۔ اور لوٹ مار کا سامان برآمد کیا جا رہا ہے ۔ سونی پت میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں تصادم ہونے کو ہی تھا کہ پولیس کی بروقت آمد سے یہ تصادم رک گیا ۔ لاہور میں ۸۰ مشتبہ اشخاص کو حراست میں لے لیا گیا ہے ۔ اور ان لوگوں کے قبضے سے چاقو ۔ اور تلواریں برآمد ہوئیں ۔ اعلان نشر ہوا ۔ فوجی دستوں کی موجودگی خاطر خواہ حالات پیدا کرنے کی موجب ثابت ہوئی ہے ۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق جالندھر میں ۲۳ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور ۳۵ اشخاص شدید طور پر مجروح ہوئے ۔ ملتان اور راولپنڈی میں فوج گشت لگا رہی ہے ۔ اور دہ تین دن میں حالات کے بہتر ہو جانے کی پوری توقع ہے ۔ حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری کی اطلاع کے مطابق کیمبلپور کی حالت ابھی تک خراب ہے ۔ حکومت وہاں امن بحال کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے ۔

لاہور میں چھرا گھونپنے کا واقعہ

ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ پرسوں لاہور میں کامل امن رہا ۔ اور اکثر دوکانیں کھل گئیں لیکن بدقسمتی سے انارکلی میں ایک شخص کے چھرا گھونپ دیا گیا ۔ نہیں تو انارکلی اور شاہ عالمی گیٹ میں بھی دکانیں کھل جاتیں ۔ سرکاری دفاتر اور تجارتی اداروں میں تقریباً تمام ملازمین حاضر ہوئے ۔ ڈپٹی کمشنر لاہور اور پولیس حکام نے چکر لگا کر شہر میں دکانداروں سے درخواست کی کہ وہ اپنی دکانیں کھول لیں کیونکہ پولیس نے ان کی حفاظت کے خاطر خواہ انتظامات کر لئے ہیں ۔ لاہور سنٹرل جیل میں ۱۶۰ اشخاص پنجاب سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت نظر بند ہیں ۔

امرت سر میں امن

امرت سر میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے امن ہے ۔ صرف ایک جگہ لوٹ مار ہوئی ۔ کرفیو کی پابندیاں نرم کر دی گئیں ۔ اب ۹ بجے صبح سے تین بجے دوپہر تک شہر میں چلنے پھرنے کی اجازت ہے ۔ ترن تارن ۔ جنڈیالہ اور مجیٹھہ سے کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ وہاں فوج گشت لگا رہی ہے ۔ امرت سر کوتوالی میں مقامی لیڈر وفد وار فضا بحال کرنے میں کوشاں ہیں ۔ پولیس خطرناک ہتھیاروں کے لئے تلاشیاں کر رہی ہے ۔ لوٹ مار

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کے ماہوار ناول کا سلسلہ

آپ کی لائبریری میں ہمارے جدید ناول ضرور ہونے چاہئیں

ان ناولوں کو ہر جگہ بڑی محبت اور پیار سے پڑھا اور سنا جاتا ہے ۔ اپنے وقت کے بہترین ناول ہیں :-

آپ کو چاہئے کہ آپ ان کی خریداری کے لئے آج ہی ہمیں اطلاع دیدیں تاکہ آپ کی کاپی بچالی جائے ۔ اور آپ کو دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے ۔ اس لئے بھی ضروری ہے ۔ کہ آپ آج ہی اپنا ایڈریس بھیج دیں ۔ ان ناولوں میں زندگی کے ہر پہلو پر سیر حاصل تبصرہ ہوتا ہے منشی صادق حسین صاحب کا انداز بیان نہایت سلیس اور عام فہم ہوتا ہے ۔ اسلامی زندگی کے روشن پہلو کو دکھایا جاتا ہے ۔ اگر منشی صادق حسین صاحب انگریزی زبان میں اس قدر ناول لکھتے اور اس قدر اعجاز بیانی کرتے ۔ تو یقیناً آپ کو نوبل پرائز مل چکا ہوتا ۔ آپ نے کم و بیش ستر اسی ناول تاحال تحریر کئے ہیں ۔ جو طبع ہو چکے ہیں منشی صادق حسین صاحب کو اس قدر مشق ہوگئی ہے ۔ کہ آپ کے ناول کو اگر پڑھنا شروع کردیا جائے تو ختم کرنے سے پہلے چھوڑنا محال ہے ۔ کئی لائبریریوں اور اداروں نے ہمیں مستقل آرڈر دے رکھے ہیں کہ جب منشی صاحب کا کوئی نیا ناول طبع ہو تو ہم انہیں فوراً وی ۔ پی کردیا کریں ۔ آپ بھی اپنا نام اس فہرست میں درج کروالیں ۔ ان ناولوں کے پڑھنے سے مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کے کارناموں کا حقیقہ پتہ ہوجاتا ہے ۔ گذشتہ چھ ماہ سے ہم نے حسب ذیل ناول طبع کئے ہیں :- جولائی ۔ سلطان المجاہدین عہ ۔ اگست ۔ ٹیپو سلطان عہ ۔ ستمبر ۔ حیدر علی عہ ۔ اکتوبر ۔ شیر دکن عہ ۔ نومبر ۔ فتح قسطنطنیہ عہ ۔ دسمبر ۔ جوش جہاد عہ ۔ جنوری ۱۹۴۷ء آرمینا کا چاند آئندہ ہمارا ناول اورنگ زیب عالمگیر تیار ہوگا ۔ اس سلسلہ کے بہت سے ناول ہمارے پاس تیار پڑے ہیں جو ایک ایک کرکے سب طبع کر دیئے جائیں گے ۔

ماہوار ناول منگوانے والوں کو محصولڈاک معاف کر دیا جائیگا } المشتہر منیجر پیسہ اخبار لاہور

کا سامان بھی برآمد کیا جا رہا ہے ۔ کرفیو کی پابندیاں توڑنے والوں پر گولی چلا دینے کے احکام کی تعمیل ہو رہی ہے ۔

صوبہ سرحد میں حالات نازک ہوگئے گاڑی روک لیگئی

چھروں سے حملے مسٹر مہر چند کھنہ وزیر مالیات پر فائرنگ

پشاور ۱۳ مارچ ۔ کل حکومت سرحد کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ۔ کہ سوموار سے پشاور میں فوج اور پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں ۔ پرسوں چار اشخاص کے چھرے گھونپ دیئے گئے ۔ جن میں سے ایک شخص مل بسا ۔ ایک شخص کو گولی سے زخم آیا ۔ مشانی اور دوسرے تین نواحی دیہات میں چار عبادت گاہیں جلادی گئیں ۔ تین اشخاص ہلاک ہوئے ۔ اور پانچ مفقود الخبر ہیں ۔ بعض اشخاص کے جبری قبول مذہب کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے ۔ سرحد پولیس کے پہرے میں بعض گھرانوں کو فساد زدہ علاقہ سے نکال لیا گیا ہے ۔ ضلع ہزارہ میں کوٹ نجیب اللہ سے پریشان کن خبریں موصول ہو رہی ہیں ۔ اس علاقہ میں پولیس اور فوج بھیج دی گئی ہے ۔ سوموار کی اطلاع کے مطابق پشاور سٹیشن کے قریب ایک ہجوم ایک گاڑی کے سامنے لیٹ گیا ۔ بعد ازاں فوج کو گولی چلانا پڑی ۔ جس میں سرکاری اطلاع کے مطابق ایک شخص ہلاک اور کئی زخمی ہوئے ۔ بعد ازاں گاڑی کو مجبوراً چھاؤنی کی طرف واپس لے جانا پڑا ۔ کل سرحد کے وزیر مالیات مسٹر مہر چند کھنہ اپنی کوٹھی کے برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان پر گولی کے نشانے کئے گئے ۔ لیکن وہ بچ گئے ۔ بعد ازاں پولیس نے جوابی فائر کئے

ڈاکٹر خانصاحب صوبہ میں عام انتخابات کرکے اپنی ہر دلعزیزی کا جائزہ کرلیں

ایبٹ آباد (تار سے) مسلم لیگ ڈیفنس کمیٹی کے صدر شیخ سجاد احمد خان ایڈووکیٹ نے ایک بیان میں افسوس ظاہر کیا ہے ۔ کہ قائداعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے حال ہی میں اسلامیان ہند کو متحد ہو جانے کی جو اپیل کی ہے ۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد نے اس کا خیر مقدم نہیں کیا ۔ شیخ سجاد احمد خان نے کہا ہے ۔ اصل مسئلہ اب یہ ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب کی خواہش اب بھی یہی ہے ۔ کہ پٹھانوں کو دوسرے ہندوستانیوں سے علیحدہ رکھا جائے ۔ اور کیا انہیں یہ توقع ہے ۔ کہ آئندہ اس کوشش میں کامیاب ہوں گے ۔ تمام قوم اس امر کی متوقع ہے ۔ کہ ڈاکٹر خان صاحب نئی سیاسی صورت حال کے حقائق کا احساس کریں گے ۔ اور اسلامیان ہند کی یکجہتی کو آنچ نہیں آنے دیں گے ۔ اور وہ کانگرس کی اندھا دھند مسلم آزار پالیسی کی ہمنوائی نہیں کریں گے ۔ مردان کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ سے ڈاکٹر خانصاحب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں تھیں ۔ اور اگر وہ واقعی جمہوریت کے دلدادہ ہیں ۔ تو سرحد میں عام انتخاب کرکے یہ اطمینان حاصل کرلیں ۔ کہ پٹھان ان کے ہمنوا ہیں یا نہیں ۔ لیکن اگر وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں تو وہ قوم کی صحیح نمائندگی کریں گے ۔

یہ غیر نمائندہ اور غیر اسلامی خان وزارت سے مستعفی ہوجائے!

احرار لیڈر مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ۔ پیر صاحب مانکی شریف کی مساعی جمیلہ

کوہاٹ (تار سے) ۹ مارچ کو حضرت پیر صاحب مانکی شریف نے ۔ چورلاکی ۔ کھوئی تالاب ۔ جبار ۔ گل حسن بندہ ۔ کنڈشاہ ۔ گدزئی اور ٹوگ کے مواضعات میں تقریریں کیں چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں دیہاتیوں نے وعدہ کیا کہ وہ حصول پاکستان کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنے کے لئے پیچھے نہ رہیں گے ۔ شام کو پیر صاحب نے ہنگو میں دس ہزار مسلمانوں کے اجتماع میں تقریر فرمائی ۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا ۔ مسلم لیگ کے تین ہزار رضاکار شریک اجلاس ہوئے ۔ پیر صاحب نے خان وزارت کو سراسر غیر نمائندہ غیر اسلامی اور اسلام کش بتایا ۔ مسلمانوں نے بیک آواز ہو کر وزارت کے مستعفی ہوجانے کا مطالبہ کیا پیر صاحب کی تقریر کا یہ اثر ہوا کہ احرار لیڈر حافظ پیر مہر عالم شاہ اور پیر ایوب شاہ مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ۔ اور انہوں نے بھرے اجلاس میں اعلان کیا ۔ کہ وہ حصول پاکستان میں اپنے خون کا

ملتان کے فسادزدہ علاقوں میں گورنر پنجاب کا دورہ

خان ممدوٹ اور لالہ بھیم سین سچر سے گورنر پنجاب کی ملاقات

لاہور ۱۳ مارچ - گورنر پنجاب نے صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ خان افتخار حسین آف ممدوٹ سے ملاقات کی - صدر مسلم لیگ نے گورنر کو بتایا کہ مسلم لیگ صوبہ میں امن بحال کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے - گورنر پنجاب نے سابق وزیر مالیات لالہ بھیم سین سچر سے بھی ملاقات کی یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی - اس ملاقات میں بھی صوبہ کی فرقہ وارانہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا - گورنر پنجاب دوپہر کو امرتسر گئے - ان کے ساتھ ڈی - آئی - جی پولیس بھی تھے - گورنر پنجاب نے فسادزدہ علاقوں کا دورہ کیا - چوک ڈھولہ - کٹڑہ کنہیاں - چوک لوہ گڑھ اور مقامات شدہ کے تباہ و برباد علاقوں میں گورنر ایون جنکنز نے پیدل چکر لگایا - وہ اپنے ارد گرد تباہی و بربادی کے روح فرسا منظر دیکھ کر سخت متاثر ہوئے - گورنر نے کہا کہ یہ تباہی واقعی ہولناک ہے - گورنر پنجاب امرتسر میں دو گھنٹے مقیم رہے (ا - پ)

خان ممدوٹ ملک فیروز خان نون اور دوسرے لیگی زعما امرتسر میں

مقامی کارکنوں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے تبادلہ خیالات

لاہور ۱۳ مارچ - خان افتخار حسین خان صدر پنجاب مسلم لیگ نے آج ملک فیروز خان نون اور آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن شیخ کرامت علی کی معیت میں امرتسر کے فسادزدہ علاقہ کا دورہ کیا - شیخ صادق حسن ایم - ایل - اے نے اسلامیہ کالج میں مسلم لیگی زعماء کا استقبال کیا - اس موقع پر امرتسر کے بہت سے مسلمان بھی اسلامیہ کالج میں جمع ہو گئے تھے - کیونکہ آج صبح چار گھنٹے کے لئے کرفیو ہٹایا گیا - توبہت سے مسلمان اسلامیہ کالج میں آگئے - لیگ لیڈروں نے شیخ صادق حسن اور دیگر مسلمانوں سے ان کے مصائب کی داستانیں سنیں - اور تقریریں کیں - بعد ازاں انہوں نے شہر کا چکر لگایا - اور مسلمان محلوں میں بھی مسلم لیگی لیڈروں اور کارکنوں سے تبادلہ خیالات کیا - (ڈسٹرکٹ)

شام کے وقت تینوں اصحاب نے مقامی مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقات کر کے شہر کی موجودہ صورت حال کے متعلق تبادلہ خیالات کیا -

ہندوستان سے برطانوی اخراج برطانیہ کیلئے زیادہ مفید ثابت ہوگا

نیویارک ۱۳ مارچ - ری پبلکن پارٹی کے اخبار "ہیرلڈ ٹریبون" نے دارالعوام میں ہندوستان کے متعلق مباحثہ پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے - بالآخر برطانیہ کی طرف سے ہندوستان چھوڑ آنے کا فیصلہ برطانیہ کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوگا - خوشگوار حالات میں ہندوستان چھوڑنے کا اثر یہ ہوگا - کہ کافی عرصہ تک ان کے اقتصادی مفاد محفوظ رہیں گے - آئندہ ایشیا میں برطانیہ کی پوزیشن فرانس کے مقابلہ میں بہتر ہوگی - فرانس ہند چینی کے محب الوطنوں کے جذبہ آزادی کو کچل نہیں سکے گا - اور ولندیز جاوا میں اپنا مستقبل محفوظ کرنے پر قادر نہیں ہوگا - پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے - تلوار و سنان کے استعمال سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ہے آئندہ ۱۶ مہینوں میں ہندوستان کو یہ ثابت کرنا ہوگا - کہ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتا ہے - لیکن پنجاب کے حالات ..... کے بعد یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے - کہ ہندوستان سے برطانیہ کے اخراج کے بعد ملک کے حالات نہایت ہی غیر تسلی بخش ہو جائیں گے -

لاہور میں کرفیو آرڈر کی میعاد میں توسیع

لاہور ۱۳ مارچ - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے لاہور کی میونسپل حدود میں مزید آٹھ دنوں تک کرفیو آرڈر کی میعاد میں توسیع کر دی ہے - اب ۲۲ مارچ تک کرفیو نافذ رہے گا - لیکن ۱۲ مارچ سے کرفیو ۹ بجے رات سے صبح ۶ بجے تک جاری رہے گا - لاہور چھاؤنی میں صدر بازار اور توپخانہ بازار میں ۱۶ مارچ سے ۲۲ مارچ تک رات کے نو بجے سے صبح ۶ بجے تک کرفیو رہے گا - لاہور سول کے بعض علاقوں میں صرف رات کے بارہ بجے سے صبح چھ بجے تک نافذ رہے گا -

فن تعمیر حیات

۹

مگر چوتھا سوال اس لئے مختلف ہے - کہ تبدیلی آب و رفاصلہ ہمارے میل ملاپ پر اثر کرتا ہے بعض حالتوں میں صرف صحت کا لفظ نظریہ تبدیلی کی وجہ ہو سکتی ہے - اس صورت میں انتخاب بڑے احتیاط سے کرنا چاہیئے - اور ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ جہاں ہم جانا چاہتے ہیں - وہاں کی زمین کیسی ہے - نا ہموں کا کیا حال - ہوا خشک ہے یا مرطوب - مکان بلندی پر ہے یا نشیب میں واقع ہے - گردو نواح کی کیا حالت ہے - مکان برلب سڑک ہے - یا پس پشت عقب میں - یہ فرض کر کے کہ ایک شادی شدہ انسان کو خوش قسمتی سے جس مکان میں وہ رہتا ہے - اس سے بہتر جگہ وہاں اٹھ جانے کو مل گئی ہے - بادی النظر میں جو سوال پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں - مثلاً کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ شہر سے باہر زیادہ فاصلہ پر چلا جاؤں - جہاں مکان زیادہ کشادہ ہو اور اس میں صحن ہو؟ (۲) کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ شہر کے اندر جہاں رہتا ہوں وہاں سے پرے ہو جاؤں اور اشیائے مرکز کے قریب ہو جاؤں - ان دونوں باتوں میں سے ایک کا انتخاب آسان ہے - نمبرا کی بابت مندرجہ ذیل سوالوں پر غور کرنا دانائی ہے:- (الف) ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے اور باربرداری کرنے کے لئے کونسے ذرائع بہتر ہوں گے؟ (ب) اس مطلب کے لئے کتنا وقت صرف ہوگا اور کیا خرچ ہوگا؟ (ج) کیا مجھے دوستوں سے ملنا اور شرکت محافل دشوار ہوگی؟ (د) کیا اتوار کی سیر ہفتہ کے باقی ایام کی اداسی کے لئے نعم البدل ہو جائیگی؟ (ہ) اگر ریل کا سفر ہر روز کرنا ہوگا - تو کیا مجھے ہر شام سونا اور تڑکے جاگنا ہوگا - اور میں اسے پسند کروں گا -

نمبر ۲ کے متعلق جن سوالوں پر غور کرنے کی ضرورت ہوگی وہ یہ ہیں:- (الف) کون سا شہر کینے کے مفاد کے لئے زیادہ اچھا ہوگا - (ب) کیا مجھے مکان خود بنوانا یا اجارہ یا کرایہ پر لینا ہوگا (ج) اچھی باربرداری کا انتظام کون سے شہر میں میسر ہے - (د) کیا مجھے نئی طرز کا مکان درکار رہے گا (ہ) کس قدر زمین مجھے درکار ہے -

ان کے علاوہ اور بھی کئی سوال ہیں جو پوچھے جا سکتے ہیں - جن میں سے دو تو عام ہیں مثلاً (۱) میرا ماہانہ خرچ کس قدر بڑھ جائے گا - (۲) کیا مصلحت یہی ہے کہ فوراً منتقل مکانی کی جائے -

ترکیب اور انتخاب

فیصلہ یا تصفیہ دلیل کا کام ہے - اور دلیل کا منشا ہمیشہ خاص نتیجہ ہوتا ہے - یہ اطلاع کی ترکیب ہوتا ہے - اور خاص مطلب حاصل کرنے کے لئے اس کے اجزا کو علیحدہ علیحدہ کرتا ہے - ہر جزو کی اہمیت اس مطلب پر منحصر ہوتی ہے جس کو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں - اگر غلط جزو کو اہمیت دی جائے - تو فیصلہ غلط ہوتا ہے -

تمثیل اول

حمید ایک کارخانہ میں بحیثیت نائب مینیجر ملازم ہے - لیکن متمنی ہے کہ وہ اچھا منتظم ہے - اور اپنے ماتحتوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے - ایک اور کارخانہ قائم ہو رہا ہے - اس میں اس کو مینیجری کی اسامی پیش کی جاتی ہے - جس کی تنخواہ اور ذمہ داری بہت زیادہ ہے - بحیثیت مینیجر اس کو ایک عمارت تیار کرانی ہوگی - اس کو نئے آدمیوں سے ملنا ہوگا - اس کا اختیار اور رسوخ بڑھ جائے گا - لوگ اس میں کچھ مدت کے لئے دلچسپی لیں گے - اور شاید وہ محمود دوستاں بھی ہو جائے - لیکن اسے وہ روش اختیار کرنا ہوگی - جو جدید حالات اور اجنبیوں کے لئے جن سے اس کو واسطہ پڑے گا موزون ہو - حمید کو جن باتوں پر غور کرنا ہوگا وہ یہ ہیں:- کون سے حالات درپیش ہوں گے - کارخانہ کے بانی کون لوگ ہیں - کیا وہ ٹھنڈے دل اور دلیری سے ان مشکلات کا مقابلہ کر سکتے ہیں جن کے پیش آنے کا احتمال ہے - کیا وہ اس کے اہل ہیں - اور تجربہ کار ہیں - اور ان کے پاس کافی سرمایہ ہے - حمید کو مزید برآں یہ بھی سوچنا ہوگا - کہ اگر نیا کاروبار کامیابی سے نہ چلایا گیا - تو اس کارخانہ کو جس میں وہ ملازم اس وقت ہے - اور بطور نائب مینیجر کام کر رہا ہے - ضرور نقصان رسانی ہوگا اور اگر وہ اتفاقی نقصان دہ ہوگا - اور وہ یہ نئی ترقی نامنظور کر دے گا - تو پھر کیا آفت ہوگی

(باقی ہے)

THE PAISAAKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

آنکھوں کا زنا

فکر میں عدل کی تھے حضرت فاروقِ عمرؓ
بے اجازت وہاں ایک آدمی آیا اندر
آپ نے پوچھا کہ اے شخص تیرا کام ہے کیا
جو تو اس طرح چلا آیا ہے بے خوف و خطر
عرض کی کشتۂ یک چشمِ فسونگر ہوں میں
کہ مرے دل پہ ہوا آج نگاہوں کا اثر
اک حسیں شکل فسونگر سے ہوئیں چار آنکھیں
دلِ مضطر پہ چلے شوخ نظر کے نشتر
ہے مرا حال برا۔ پہ نہیں پروا اُس کو
میری حالت کو نہیں دیکھتی وہ ایک نظر
میرا انصاف حضور آج ہی کر دیں کہ ابھی
میرے دل سے یہ چلا جائے نگاہوں کا اثر
سُن کہ قصہ کو کہا حضرت فاروقؓ نے یہ
تجھ پہ اُس خوبرو عورت نے کیا ظلم مگر
مذہب پاک نے ملزم تو تجھی کو ہے کیا
تو نے آنکھوں سے زنا اپنی کیا ہے بے ڈر
تو نے اس خوبرو عورت کی طرف کیوں دیکھا
اس میں ثابت تو ہوا ہے تیرا فتنہ و شر
شرع کے حکم میں کچھ دیر کی حاجت ہی نہیں
"لاؤ درہ کہ دکھوں میں ہو شریعت کا حذر"
درہ منگوا کے شریعت کا کیا پورا حکم
عذر کو اُس کے نہ مانا۔ یہ ہے شرعِ اطہر

مطالب القرآن شریف

(گزشتہ سے پیوستہ)

یہ چاہتے ہیں۔ کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں۔ اور خدا اپنے نور کو پورا کئے بغیر نہیں رہنے کا اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے (۳۲) وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اس دین کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک برا ہی مانیں (۳۳) مسلمانو! اہل کتاب کے بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے اور لوگوں کو راہ خدا سے منع کرتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے رستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خوشخبری سنادو (۳۴) جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جائیگا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائینگی (اور کہا جائیگا کہ) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا۔ تو جو تم جمع کرتے تھے (اور خرچ نہیں کرتے تھے) اس کا مزہ چکھو (۳۵) [illegible]

[illegible]

سورۂ یونس

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یہ بڑی دانائی کی کتاب کی آیتیں ہیں (۱) کیا یہ لوگوں کے نزدیک عجیب بات ہے کہ ہم نے انہیں میں سے ایک آدمی کو حکم بھیجا کہ (ایمان نہ لانے والے) لوگوں کو ڈر سنا دے اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیدو کہ ان کے پروردگار کے ہاں ان کا بڑا درجہ ہے۔ (ایسے شخص کی نسبت) کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے (۲) (لوگو) تمہارا پروردگار خدا ہی ہے۔ جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہ ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی اس کے پاس بجز اس کے کہ اس کی اجازت حاصل کرے کسی کی سفارش نہیں کر سکتا [illegible]

[illegible]

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپیہ (للعہ) پنجاب پرنٹنگ پریس ہیڈ آفس سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد الحمید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۱۲ | ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۷ء | سنہ ۱۳۶۶ھ (؟) | جلد ۱۴ (؟)

امرتسر کے تباہ حال مسلمان تاجر

فسادات میں جن مسلمانوں کا بالخصوص امرتسر میں کاروبار تباہ ہوا ہے انہیں دوبارہ بحال کرنے کے مقصد سے امرتسر مسلم لیگ کے کارکن کوشاں ہیں۔ [illegible] پنجاب مسلم لیگ [illegible] امرتسر گئے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ مقامی لوگوں سے تبادلہ خیالات کر کے کوئی قابل عمل سکیم تیار کی جائے [illegible]

[illegible]

پشاور میں سرخ پوش

[illegible]

ماسٹر تارا سنگھ کی پیشی (؟)

[illegible]

نظام حیدر آباد کو توپ کی بخشش (؟)

[illegible]

غریبوں کا بجٹ

[illegible]

تقسیم پنجاب

تقسیم پنجاب کے متعلق ہند کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے جو قرارداد منظور کی ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کا متعصب لیڈر طبقہ اب اس کی شدید مخالفت کر رہا ہے۔ قرارداد حسب ذیل ہے۔
"آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے تازہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس بات کے حق میں رائے دی ہے۔ کہ پنجاب کے جن حصوں میں ہندوؤں اور سکھوں کی اکثریت ہے۔ ان کو الگ کر کے ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔ گویا کانگریس نے اصولاً یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مذہب کے اعتبار سے جہاں آبادی زیادہ ہو۔ وہاں اس مذہب کے لوگوں کا الگ صوبہ بنا دیا جائے یا دوسرے الفاظ میں کانگریس نے یہ مان لیا ہے کہ اگر پنجاب کے کچھ علاقوں اور سرحد میں مسلمانوں کی اکثریت ہے تو اس علاقہ کو پاکستان کی پوزیشن دے دی جانی چاہیے۔ کانگریس کے اس ریزولیوشن جیسے ہندوستان کی متحدہ قومیت کے ساتھ غداری بلکہ کانگریس کی احمقانہ خودکشی بھی قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس سے پہلے پیر صاحبان نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس صوبہ کے جن اضلاع میں غیر مسلم آبادی کو اکثریت حاصل ہے۔ ان اضلاع کا بھی ایک صوبہ بنا دیا جائے۔ تاکہ وہاں خالص ہندو حکومت ہو۔ اور ان اضلاع کے ہندو مسلم اکثریت کے ماتحت نہ رہیں۔ گویا کہ کانگریس کے مذہب کی بنا پر صوبجات کی تقسیم کرنے کا اثر پنجاب کے لیڈر بنگال پر ہوا۔ اور آئندہ نہ معلوم کسی کسی صوبہ کے مذہب کے نام پر کتنے ٹکڑے ہوں گے۔ اگر کوئی غیر ملکی [illegible] ہندوستان پر حملہ آور ہو تو کون ہے پاکستانی علاقے ہندوستان کے ساتھ غداری کر کے اس مسلم سلطنت کا ساتھ دیں گے۔ اور کون کون سے ہندو صوبے وقت آنے پر ہندوستان کو چھوڑ کر نیپال وغیرہ ہندو حکومتوں سے جا ملیں گے۔ کانگریس آج تک پاکستان کی مخالفت کرتی رہی ہے۔ جیسے اس ریزولیوشن کو دیکھتے ہی کانگریس کا حصہ مارنا ہی کہنا چاہیے۔ تو صرف اس لئے کہ ملک مختلف مذہبی ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہو۔ اور ہماری متحدہ وطنیت قائم و زندہ رہے۔ تاکہ آئندہ زمانہ میں کوئی دشمن اگر ملک پر حملہ کرے تو ہم اپنی متحدہ قوت سے دفاع کر سکیں۔ مگر کانگریس کی اس قرارداد نے جہاں اصولاً پاکستان کو مان لیا۔ وہاں اس نے ملک کی متحدہ قومیت و وطنیت کے ساتھ بھی ناقابل تلافی ظلم کیا۔ کیونکہ اس ریزولیوشن کے مطابق اگر عمل کیا جائے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا کہ مغربی پنجاب کے ہندو اور مشرقی پنجاب کے مسلمان ہمیشہ ہی مصائب و مشکلات کا شکار رہتے چلے جائیں گے۔ کانگریس کا قلمدان صدارت اس وقت ایسے اشخاص کے ہاتھوں میں ہے۔ جن کو سیاسی اعتبار سے کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ اور آپ سے ایسا احمقانہ اقدام خلاف توقع نہیں مگر افسوس تو یہ ہے۔ کہ اس ریزولیوشن کے تباہ کن نتائج پر پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر پٹیل اور مولانا آزاد جیسے اصحاب نے بھی توجہ نہ کی۔"

یہ سطور کسی اضافہ کی محتاج نہیں لاہور کے سکھ اخبار تو اب اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھ گئے ہیں۔ اور تقسیم پنجاب کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔

ایک نئی تجویز

پنڈت نہرو کی نئی تجویز معاصر "سول" کی وساطت سے ہمارے سامنے آئی ہے۔ تجویز یہ ہے کہ پنجاب کا صوبہ تو ایک رہے۔ کابینہ بھی ایک ہی ہو۔ مگر صوبہ کو تین منطقوں میں تقسیم کر دیا جائے اور کابینہ کے بھی تین حصے کر دیئے جائیں۔ پورے کابینہ کو صرف انبار اور مالیات پر کنٹرول ہو۔ باقی معاملات میں کابینہ کے تینوں حصے اپنے اپنے منطقہ میں آزاد ہوں ایک منطقہ راولپنڈی اور ملتان ڈویژن پر مشتمل ہو گا۔ اور اس منطقہ کی وزارت میں دو مسلمان ایک ہندو اور ایک سکھ وزیر شامل ہو گا۔ دوسرا منطقہ جالندھر اور انبالہ ڈویژن کے اضلاع پر مشتمل ہو گا۔ اور اس کی وزارت ایک ہندو ایک سکھ اور ایک مسلمان وزیر پر مشتمل ہو گی۔ تیسرے منطقہ میں لاہور ڈویژن کے اضلاع شامل ہوں گے۔ اور اس کی وزارت ایک ہندو اور ایک مسلمان دو وزیروں پر مشتمل ہو گی پنڈت جی نے مسلمانوں پر یہ مہربانی ضرور کی ہے۔ کہ کابینہ کا وزیر اعظم ضرور مسلمان ہو گا۔ مگر ۹ وزیروں میں چار مسلمان۔ تین ہندو اور دو سکھ وزیر شامل ہوں گے۔ یعنی کابینہ میں سکھوں کا حصہ ۲۲ء۲۲ فی صدی ہندوؤں کا حصہ ۳۳ء۳۳ فی صدی اور ۵۷ فی صدی مسلمانوں کا حصہ ۴۴ء۴۵ فی صدی ہو گا۔ اور مسلمان وزیر اعظم محض نام کا وزیر اعظم ہو گا۔ کیونکہ ہر وزارت اپنے اپنے منطقہ میں بالکل خود مختار رہے گی۔ یہ تجویز کسی اور شخص کے دماغ سے نکلتی تو ہم اس کی حماقت کا نوٹس بھی نہ لیتے۔ مگر چونکہ پنڈت نہرو کا نام اس سے وابستہ ہے۔ اس لئے یہ دیکھ کر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ اچھا خاصا پڑھا لکھا سیاست دان تعصب اور جوش جنوں میں اس طرح

توازن دماغی کو بیٹھتا ہے۔ کہ اس نے ابھی سے اپنے آپ کو ہندوستان کا مہاراج ادھیراج سمجھ لیا ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ اس کے سوا باقی ساری دنیا بے وقوف ہے۔ اور وہ مسلمانان پنجاب کو جو حکم سنائے گا مسلمان اس پر سر تسلیم خم کر دیں گے۔

یہ حضرت کون ہیں؟

"یونائیٹڈ پریس" نے ایک صاحب مصطفیٰ موسیٰ کا ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں پاکستان کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ یونائیٹڈ پریس کا کہنا ہے کہ یہ صاحب مصر کی جمعیت اخوان المسلمین کے مندوب کی حیثیت سے پنڈت نہرو کی ایشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے دہلی آئے ہیں۔ جمعیت اخوان المسلمین کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ یہ جماعت پاکستان کی حامی ہے۔ اس کے صدر اور لیڈر حسین البنا نے ۲۳ دسمبر ۱۹۴۶ء کو قاہرہ سے جو بیان جاری کیا تھا۔ [illegible] کہ میں مسٹر جناح سے مسلمانان ہند کے مطالبہ پاکستان کی کامل حمایت کا وعدہ کر چکا ہوں۔ میں سارے مشرقِ وسطیٰ کے مسلمانوں پر پاکستان کی اہمیت واضح کروں گا۔ اور انہیں یہ بتاؤں گا۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کا مطالبہ مبنی بر انصاف ہے۔ بلاشبہ جب مسلمانان عالم کو پاکستان سے بے حد فائدہ پہنچے گا۔ شیخ حسن جمعیت اخوان المسلمین کے امیر ہیں۔ ان کے اس واضح اعلان کے بعد ان کی جماعت کے کسی نمائندہ کی طرف سے پاکستان کی مخالفت خارج از تصور ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے مشرق وسطیٰ کے مسلمان ملکوں نے ایشیائی کانفرنس کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ خبر چھپ چکی ہے۔ کہ ہندوستان سے ایک شخص مصر اور عراق بھیجا گیا تھا۔ کہ وہاں سے کچھ گمنام اشخاص کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بلا لائے۔ تاکہ دنیا پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ان ملکوں سے بھی نمائندے آئے ہیں۔ کہیں یہ مصطفیٰ موسیٰ صاحب بھی ایسے ہی مندوب تو نہیں؟ جمعیت اخوان المسلمین کے نمائندے تو ہرگز معلوم نہیں ہوتے پھر یہ حضرت ہیں کون؟

وزیر تعلیم

لالہ بھیم سین سچر اور میاں محمد ابراہیم برق ابھی تک سرکاری کوٹھیوں میں مقیم ہیں۔ اور سرکاری ٹیلیفون استعمال کرتے ہیں۔ ابھی تک ان کی کوٹھیوں پر پولیس کا پہرہ موجود ہے۔ کوٹھیاں خالی نہیں کیں۔ سنا ہے کہ کسی صاحب نے برق صاحب کے ایک ملازم سے پوچھا۔ کہ تمہارے صاحب یہاں سے بوریا بستر کیوں نہیں باندھتے۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ انہوں نے اپیل کی ہوئی ہے امید ہے کہ بحال ہو جائیں گے۔ اسی لئے ابھی کوٹھی خالی نہیں کی۔ اور خالی کر بھی دیں تو جائیں کہاں؟

مسلمانان پنجاب اقلیتوں کی حفاظت کریں (قائد اعظم)

پنجاب کے فسادات اور ہندو سکھ لیڈروں کی اشتعال انگیزیاں

بمبئی، ۱۷ مارچ۔ پنجاب مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ممتاز دولتانہ نے قائد اعظم سے ملاقات کے بعد نمائندہ پریس کو بتایا ہے۔ کہ انہوں نے قائد اعظم کو پنجاب کے موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا ہے۔ قائد اعظم نے اسلامیان پنجاب کے نام یہ پیغام دیا ہے کہ وہ صوبہ میں امن قائم کرنے کے لئے حکام سے پورا پورا تعاون کریں۔ قائد اعظم نے فرمایا۔ مسلمانان پنجاب یاد رکھیں۔ کہ جو اقلیتیں ان کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ان کا تحفظ مسلمانوں کا مقدس فریضہ ہے۔ مسٹر دولتانہ نے کہا کہ پنجاب کے تمام مسلمان صوبہ میں امن قائم کرنے کے لئے اپنی تمام تر مساعی اس مقصد کے حصول پر مرکوز کر دیں گے۔ اور پنجاب مسلم لیگ اس سلسلہ میں ہر جماعت اور قوم سے تعاون کرے گی۔ مسٹر ممتاز دولتانہ نے تمام اہالیان پنجاب کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ صوبہ میں امن قائم کرنے میں مدد دیں۔ پنجاب کے ہندو اور سکھ لیڈروں کو انہوں نے مطلع کیا ہے۔ کہ پنجاب مسلم لیگ اپنی فوری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرے گی۔ کہ وہ دوسروں سے تعاون سے اہالیان پنجاب کو اس سے ہمکنار کرے۔ ہم ہر شخص سے یہ التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس وقت تمام سیاسی اختلافات فراموش کئے رکھیں۔ جب تک ہم صوبے میں ایسے حالات پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ جن سے پرامن مباحث سود مند ثابت ہو سکیں۔ پنجاب میں موجودہ صورت حال کے اسباب بیان کرتے ہوئے مسٹر دولتانہ نے کہا۔ موجودہ فسادات کے سلسلہ میں مختلف جماعتوں نے جو پارٹ ادا کیا ہے اس کے متعلق تمام پوزیشن کی وضاحت اشد ضروری ہے۔ گذشتہ عام انتخابات میں کامل ایک سال تک پنجاب کی ۵۷ فیصدی مسلم اکثریت کو صوبائی اقتدار اور نظم و نسق میں اپنے جائز

حصہ سے محروم رکھا گیا۔ لیکن مسلم لیگ نے اس صورت حال کو برداشت کیا۔ وہ اس کے خلاف آئینی طریقوں سے احتجاج ضرور کرتی رہی۔ درپیش یہ ایک واضح حقیقت تھی۔ پنجاب کی ۵۷ فیصدی آبادی پر ۴۳ فیصدی پر اقتدار رہی۔ پنجاب مسلم لیگ کی حالیہ تحریک کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دولتانہ نے کہا۔ پنجاب مسلم لیگ نے سول نافرمانی کی جو تحریک شروع کی وہ عوام کے ابتدائی شہری حقوق پر غاصبانہ کارروائی کے خلاف جمہوری انداز میں صدائے احتجاج تھی۔ یہ بالکل غیر فرقہ وارانہ نوعیت کی تحریک تھی۔ اور تمام تحریک کے دوران میں فرقہ وارانہ نوعیت کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ اس کا واحد مقصد یہ تھا۔ کہ صوبہ میں تمام پرامن سیاسی جماعتیں اپنے سیاسی نظریات سے قطع نظر اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔ جونہی یہ مقصد حاصل ہو گیا۔ اور برسر اقتدار یونینسٹ حکومت سے مفاہمت ہو گئی۔ تو تحریک کو بند کر دیا گیا۔ ہمارا یہ ارادہ کبھی نہ تھا۔ کہ غیر آئینی طریقوں سے اس حکومت کو گرا دیا جائے۔ اگر ہمارا یہی مقصد ہوتا تو ہم اس مرحلہ پر اپنی تحریک کبھی ختم نہ کرتے جب یہ پورے زوروں پر تھی۔ حیرانی ہے۔ کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی جیسی مقتدر جماعت نے یہ بھی خیال نہ کیا۔ کہ یونینسٹ حکومت کو تشدد سے ختم کیا گیا۔ خضر وزارت کے مستعفی ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دولتانہ نے کہا۔ خضر وزارت کے مستعفی ہو جانے کی وجوہات ملک خضر حیات سے زیادہ اچھی طرح کون جان سکتا ہے انہوں نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔ کہ وہ وزیر اعظم برطانیہ کے ۲۰ فروری والے اعلان کے پیش نظر مستقل طور پر اسلامیان پنجاب کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ [illegible] اس طرح انہوں نے اپنی عزت میں اضافہ کر لیا ہے۔ افسوس ہے کہ گذشتہ دو دنوں اتحادی اصحاب اور دوسرے اب ملک خضر حیات پر پسپائی کے الزامات عاید کر رہے ہیں۔ مسٹر ممتاز دولتانہ نے کہا جب پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر خان افتخار حسین آف ممدوٹ کو یونینسٹ پارٹی کے وزارت سے مستعفی ہونے کے بعد حکومت مرتب کرنے کی دعوت دی گئی تو ہندو و سکھ لیڈروں نے نہایت اشتعال انگیز تقریروں میں یہ اعلان کئے۔ کہ وہ پنجاب میں لیگ وزارت قائم کرنے سے پہلے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ دوسرے الفاظ میں وہ صوبہ میں زیادہ سے زیادہ فرقہ وارانہ بدامنی پیدا کر کے صوبہ کی ۵۷ فیصدی آبادی کی ایک آئینی حکومت قائم نہیں ہونے دیں گے۔ حالانکہ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر کو ان حالات کے ماتحت زیادہ سے زیادہ نمائندہ وزارت بنانے پر اظہار آمادگی کیا تھا۔

ضلع اٹک میں ابھی تک بدامنی ختم نہیں ہو سکی لوٹ مار اور آتشزدگی

کمڑیال ریلوے لائن پر ایک گاڑی لوٹ لی گئی

لاہور ۱۷ مارچ۔ آج یہ عارضی حکومت کے رکن مواصلات سردار عبدالرب نشتر۔ ملک فیروز خان نون۔ سردار شوکت حیات خان اور آل انڈیا مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے سالار اعلیٰ مسٹر صدیق علی خان نے بھی پنجاب کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ۔ عارضی حکومت کے رکن صحت مسٹر غضنفر علی خان اور میاں افتخار الدین راولپنڈی کے علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ سردار عبدالرب نشتر اور ملک فیروز خان نون۔ سردار شوکت حیات خان اور مسٹر صدیق علی خان آج امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے مسلم لیگی زعماء سے تبادلہ خیالات کیا۔ فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ اور اس کے بعد ہوائی جہاز میں ملتان پہنچ گئے۔ ملتان میں میجر حاشی حسین ایم۔ ایل۔ اے مخدوم سید مرید حسین قریشی اور دوسرے لیگی زعماء نے انہیں مقامی حالات سے آگاہ کیا۔ پنڈت نہرو آج کانگریسی زعماء کے ہمراہ امرتسر تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے مقامی حکام ہندو۔ سکھ اور مسلم لیگی زعماء سے ملاقات کی۔

رنگ محل میں دکانیں کھل گئیں

آج شام حکومت پنجاب نے صوبہ میں فساد زدہ علاقوں کی صورت حال کے متعلق جو بیان جاری کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات میں کامل امن رہا۔ آج جمعہ ہونے کے حالات بالکل اعتدال پر دکھائی دیتے ہیں۔ رنگ محل کے علاقہ میں کئی اکثر دکانیں کھل گئی ہیں۔ ٹمبی بازار کے علاقہ میں کچھ بے چینی ضرور پائی جاتی ہے۔ اور وہاں دکانیں بند ہیں۔

امرتسر سول لائنز میں کرفیو کا خاتمہ

امرتسر میں بدستور امن ہے۔ شہر میں کل کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ سول لائنز کے علاقہ سے کرفیو ہٹا لیا گیا ہے۔ پوے ٹاؤن کے جنوب کے علاقہ میں آئندہ صرف رات کے سات بجے سے صبح کے سات بجے تک کرفیو رہا کرے گا۔ لاہور ڈویژن کے دوسرے اضلاع میں بھی امن رہا۔

لدھیانہ میں کرفیو نرم کر دیا گیا

جالندھر۔ کانگڑہ اور ہوشیارپور میں بھی امن ہے۔ اس افواہ کے بعد کہ پنجہ صاحب جلا دیا گیا ہے۔ موگا اور مکتسر میں کچھ بے چینی پھیل گئی تھی۔ ۱۳ مارچ کو لدھیانہ میں کسی شخص پر حملہ نہیں ہوا۔ آج سے شہر میں ۲۴ گھنٹے کی بجائے کرفیو صرف ۲۱ گھنٹے نافذ رہا کرے گا۔ سول لائنز کے علاقوں میں صرف ۱۶ گھنٹوں تک کرفیو رہا کرے گا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس فوجی دستوں کی معیت میں جگراؤں سدھوان وغیرہ میں گئے۔ ان کی اطلاع کے مطابق جگراؤں میں حالت بہتر ہو گئی ہے۔ لیکن ملکہ کوٹ میں ابھی کافی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ انبالہ ڈویژن کے اضلاع میں امن کامل ہے۔

ہوشیار میں بدامنی

کل راولپنڈی شہر میں امن رہا۔ اور وہاں صورت حال ہر روز بہتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن کیمبل پور کے حالات بدستور خراب ہیں۔ ڈی۔ آئی جی پولیس خود اس علاقہ کے حالات پر قابو پانے میں کوشاں ہیں۔

پنڈی گھیب میں شدید بدامنی

ضلع اٹک میں پنڈی گھیب اور فتح جنگ کی تحصیلوں میں شدید بدامنی پائی جاتی ہے۔ ان تحصیلوں کے مختلف دیہات سے لوٹ مار اور آتشزدگی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ تحصیل فتح جنگ میں اٹک اور ڈھوال کے مقام پر فوج نے ایک ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ کمال پور، متقیاں اور جنڈ میں گئے۔ کمڑیال ریلوے اسٹیشن پر ایک ہزار پناہ گزیں موجود تھے۔ انہیں شہر ڈھیلی اور نسبال سے فوجی لاریوں میں لایا گیا تھا۔

خوشاب اور وادی سون

خوشاب ضلع شاہ پور اور وادی سون کے علاقوں میں ابھی تک بے چینی پائی جاتی ہے علاقہ خوشاب موضع کھڈ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں ایک جگہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ خوشاب میں اکثر اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ نوشہرہ میں فوج بھیج دی گئی ہے۔ خوشاب میں پولیس کی جمعیت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ رات کو خوشاب میں کرفیو لگا رہتا ہے۔ دوسرے شہروں میں حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اور اب کہیں سے بھی فساد کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ضلع گجرات میں تھانہ لالہ موسیٰ میں ایک دن ایک مکان جلا دیا گیا ہے باقی ضلع میں امن رہا ہے۔ آگ لگانے والوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔

گاڑی لوٹ لی گئی

ضلع میانوالی میں امن ہے۔ لیکن بے چینی اور سراسیمگی موجود ہے۔ سات ڈاکوؤں نے کندیاں داؤن پر نمبر ۱۳۵۔ اپ ٹرین کو ٹھہرا دیا اور بندیال ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان کھڑا کر کے لوٹ لیا۔

ملتان میں کرفیو آرڈر

شہر ملتان اور مضافات میں امن قائم ہو چکا ہے۔ لٹا ہوا مال واپس حاصل کیا جا رہا ہے۔ اب تک شہر میں ۸۶ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں ۷۹۴ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ شہر میں آج ۹ سے بارہ بجے اور دوپہر کے بعد تین بجے سے شام کے چھ بجے تک کرفیو ہٹا لیا گیا ہے۔ ہر روز اس دوران میں کرفیو ہٹا لیا جایا کرے گا۔ منٹگمری جھنگ۔ ڈیرہ غازی خان۔ مظفر گڑھ اور لائل پور میں امن ہے۔ ضلع لائل پور میں فوجی دستوں نے سمندری تاندلیانوالہ اور گوجرہ میں دورہ کیا۔

تعزیری کارروائی

جن اضلاع میں فسادات ہوئے ہیں۔ وہاں ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ حکومت پنجاب کو ایسے لوگوں کی اطلاعات بہم پہنچائیں۔ جو پنشنر۔ اعزازی کمیشن یافتہ۔ ذیلدار۔ انعام یافتہ۔ نمبردار جاگیردار یا نو آبادیوں میں مربعہ یافتہ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے فسادات میں حصہ لیا۔ یا انہیں ختم کرانے میں مناسب امداد نہ دی۔ تاکہ ان کی پنشنیں اعزازی مناصب۔ گرانٹیں اور زمینیں واپس لے لی جائیں۔ جن لوگوں نے انعام پچوترہ اور دوسری چیزوں کے حامل ہونے کے باوجود غیر مناسب رویہ اختیار کیا۔ ان کو معزولی اور معطل کرنے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

سردار نشتر کل سرگودھا پہنچیں گے

آنریبل سردار عبدالرب نشتر۔ ملک فیروز خان نون سردار شوکت حیات خان اور مسٹر صدیق علی خان کل ملتان سے بذریعہ ہوائی جہاز سرگودھا پہنچیں گے۔ آج سے سرگودھا اور خوشاب میں کرفیو آرڈر کی میعاد ایک ہفتہ تک بڑھا دی گئی ہے۔

ملتان میں امن۔ لیگ لیڈروں کی مساعی

ملتان ۱۷ مارچ۔ ملتان میں اب کامل امن ہے۔ مسلمان قیام امن کے لئے سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ ہندوؤں نے ابھی تک امن کمیٹی سے تعاون نہیں کیا تھا۔ مگر کل پنڈت نہرو کی آمد کے بعد انہوں نے اپنا فیصلہ بدل دیا۔ کل مسلم لیگی لیڈر میجر عاشق حسین اور مخدوم مرید حسین پنڈت نہرو سے ملے۔ اور قیام امن کے متعلق ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ میجر عاشق حسین نے پنڈت نہرو کو یقین دلایا کہ ملتان کے مسلمان ہندوؤں کی جان و مال کی حفاظت کریں گے۔

مسلمانان ہزارہ پرامن رہیں۔ غیر مسلم حضرات ہراساں نہ ہوں

ایبٹ آباد کے مسلم لیگی زعماء کی اپیل

(بذریعہ تار) ایبٹ آباد ضلع مسلم لیگ کے صدر قاضی محمد اسلم خان اور مسلم لیگ ڈیفنس کمیٹی کے صدر مسٹر سجاد احمد جان نے مندرجہ ذیل مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ ہم ضلع ہزارہ کے دیہات میں فرقہ وارانہ کشمکش کے نتیجہ پر لوٹ مار۔ قتل و غارت اور خونریزی کی انتہائی

خدمت کرتے ہیں۔ کوئی سمجھدار اور ذی ہوش شخص ان غیر قانونی حرکات کو پسندیدگی کی نظروں سے نہیں دیکھ سکتا۔ یہ جنونانہ حرکات یقیناً مذہب کے نام پر دھبہ ہیں۔ مذہب کے نام پر فسادات کرنے والے یقیناً کسی مذہب کی خدمت نہیں کرتے۔ اور نہ کوئی مذہب ہمیں بنی نوع انسان کے گلے کاٹنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہم مسلمانان ہزارہ سے اسلام کی رواداری کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت اپنا فرض خیال کریں۔ اور ہر قسم کی شر انگیزی سے اجتناب کریں۔ برادران وطن سے بھی ہماری درخواست ہے کہ وہ ہم پر اعتماد کریں۔ اور خواہ مخواہ خوف و ہراس پھیلا کر دہشت زدہ نہ ہوں۔

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

نمک کا ٹیکس ہٹا دیا جائے گا

نمک پر سے ٹیکس ہٹائے جانے سے حکومت ہند کی آمدنی میں ۶ کروڑ ۵ اور ۱۷ لاکھ روپیہ کی کمی ہوگی۔ اس کو پورا کرنے کے لئے مسٹر لیاقت علی خان نے جو تجویزیں پیش کی ہیں۔ ان کا غریب طبقوں پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا گیا ہے۔ ملکیہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ روپیہ کسی نہ کسی طرح سے امیروں سے وصول کیا جائے۔

وزیر مالیات کا خیال ہے۔ کہ تجارت میں ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ سرمایہ پر جو فائدہ ہوگا۔ اس پر ۲۵ فیصدی ٹیکس عائد کر دیا جائے۔ زیادہ منافع کمانے والوں پر موجودہ ٹیکس کے علاوہ کچھ مزید ٹیکس وصول ہو۔ انہوں نے کارپوریشن ٹیکس کو ایک آنہ سے دو آنہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اور اس کے علاوہ باہر بھیجی جانے والی چائے پر دو آنہ کے بجائے چار آنے فی پونڈ ڈیوٹی مقرر کر دی ہے۔ مسٹر لیاقت علی خان کا خیال ہے۔ کہ ان نئے ٹیکسوں سے آمدنی کی وہ کمی بہت حد تک پوری ہو جائے گی۔ جو نمک ٹیکس کے ہٹائے جانے سے ہوگی۔ ظاہر ہے کہ نئے ٹیکسوں کا بوجھ غریب طبقوں پر نہیں ہوگا۔

مسٹر لیاقت علی خان نے اعلان کیا۔ کہ وہ ریزرو بنک آف انڈیا کو قومی جائداد بنانا چاہتے ہیں۔ یہ بنک ہندوستان کے تمام بنکوں کی ماں ہے۔ اس لئے ملک کے کاروبار کا انحصار بہت کچھ اسی پر ہے۔ اس وقت یہ بنک سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں ہے۔ حکومت صرف اس کی نگرانی رکھتی ہے۔ اب اس کو قومی جائداد بنایا جائے گا۔ یعنی اس کی مالک قومی حکومت ہوگی۔ مسٹر لیاقت علی خان نے اس تجویز کی تفصیل اسمبلی کے سامنے نہیں رکھی۔ لیکن اس

میں تنگ نہیں۔ کہ جس طرح بھی یہ کام سرانجام دیا جائے۔ یہ قوم پرورانہ ہے۔

وزیر مالیات نے بجٹ میں ۷۷ کروڑ روپیہ تعمیر نو کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ یہ روپیہ صوبوں کو قرضہ کے طور پر دیا جائے گا تاکہ وہ اس کو ترقی کے کاموں پر صرف کریں۔ تعمیر نو کا کام صوبوں کے ذمے ہے۔ ہاں ٹرانسپورٹ کا محکمہ حکومت ہند کے پاس ہے۔ اس لئے ہوائی راستوں۔ ریلوں اور بڑی بڑی سڑکوں کو بنانے اور مرمت کی مالی ذمہ داری وہ خود سنبھالے گی

مسٹر لیاقت علی خان کی وہ تجویز سب سے اہم اور عوام دوستانہ ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ حکومت ہند عنقریب ایک کمیشن مقرر کرنے والی ہے۔ جو ان لوگوں کے حسابات کی چھان بین کرے گی۔ جنہوں نے جنگ کے دوران میں اور اس کے بعد بلیک مارکیٹ میں بے شمار دولت کمائی۔ لیکن اس پر کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا۔ ہماری رائے ہے کہ اگر کمیشن کو پورے اختیارات حاصل ہوئے۔ اور اس میں قابل ممبروں کو شامل کیا گیا۔ تو تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر نہ صرف حکومت ہند کی آمدن میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ منافع باز سرمایہ داروں کی چھپائی ہوئی دولت کے متعلق سنسنی خیز اور حیران کن انکشافات بھی ہو سکتے ہیں۔

کوئی تعجب نہیں کہ مسٹر لیاقت علی خان کے بجٹ کی ان حلقوں میں تعریف ہو رہی ہے جن کی سرمایہ داروں سے کوئی ہمدردی نہیں۔ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے۔ کہ کانگرس کے سرمایہ پرست سرمایہ دار اس بجٹ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ اس سے خوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ گو مسٹر لیاقت علی خان نے سرمایہ داری کو مٹانے کا کوئی منصوبہ پیش نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے چند تجویزیں ایسی پیش کی ہیں۔ جن سے ہندوستانی سرمایہ داروں کو اپنی سرمایہ پرستی کی راہ میں کچھ رکاوٹیں آ رہی ہیں۔ سرمایہ دار جانتے ہیں۔ کہ قومی حکومت ان کی ہے۔ اس لئے وہ یہ رکاوٹیں بھی قابل برداشت نہیں سمجھتے۔ مرکزی اسمبلی میں جیسا خواجہ ناظم الدین نے بتایا۔ کہ یہ غریبوں کا بجٹ ہے۔ اور مزدوروں کے نمائندہ مسٹر جوشی نے تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ بہت اچھا بجٹ ہے۔ وہاں کانگرسی ممبر مسٹر گیڈگل نے یہ ظاہر کی ہے۔ کہ اس سے غریب کو اس کا نمک مل گیا ہے۔ لیکن امیر کی قبر کھودی گئی ہے۔ سرمایہ داروں کے نمائندہ سر کاؤس جی جہانگیر نے شکایت کی۔ کہ یہ خیال کسی کو بھی نہ تھا کہ بجٹ کی تجویزیں اتنی سخت ہوں گی۔ اور ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ تجارت پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ اکثر کانگرسی لیڈروں نے ابھی خاموشی اختیار کر لی۔

مسٹر لیاقت علی خان نے یہ بجٹ پیش کرنے سے کانگرسی لیڈروں کو عجیب اور قابل رشک پوزیشن میں ڈال دیا ہے۔ وہ اس کی کھلم کھلا مخالفت نہیں کر سکتے۔ تاکہ غریب عوام ان کی حقیقت کو نہ پہچان سکیں۔ وہ اس کی حمایت بھی نہیں کر سکتے۔ تاکہ ان کے سرپرست سرمایہ دار ناراض نہ ہوں۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ مسٹر لیاقت علی خان کی تجویزوں کو ناقابل عمل بنانے کے لئے کونسی چال چلیں گے بہرحال جہاں تک جمہوریت پرستوں کا تعلق ہے وہ مسٹر لیاقت علی خان کو اس بجٹ پر مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ہندوستانی صنعت

۳ مارچ کو پیٹنٹوں اور ڈیزائنوں کے کنٹرولر دیوان بہادر کے راما پائی نے پونا میں ہندوستانی پیٹنٹوں کی نمائش کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ موجدوں اور صنعت کاروں کے درمیان رابطہ قائم ہونا چاہیئے یہ نمائش لارڈ ریڈ مہاراسٹر انڈسٹریل میوزیم پونا میں ہو رہی ہے۔ اور اس کا انتظام جمشید جی ٹاٹا کی یادگار میں کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے اہل ہنر لوگوں کو اور صنعتی میدان میں قوت آزمائی کرنے والوں کو اس بات کی تحریک کی جائے۔ کہ وہ ملک کے وسائل کو ترقی دیں۔ ایک تجویز یہ بھی ہے۔ کہ میوزیم میں پیٹنٹوں کے لئے ایک مستقل سیکشن قائم کیا جائے۔ جو ترقی کرتے کرتے انجام کار ایک پیٹنٹ میوزیم بن جائے گا مسٹر پائی نے اپنی افتتاحی تقریر میں افادی حیثیت پر زور دیا۔ اور کہا کہ ان سے موجدوں کو اس امر کی تحریک ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے خیالات کو عملی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ۱۹۴۶ء میں پیٹنٹوں کے لئے نوے فی صدی درخواستیں غیر ملکی لوگوں کی طرف سے آئیں۔ اور صرف دس فیصدی درخواستیں ہندوستانیوں کی طرف سے موصول ہوئیں ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ ملک کے تمام ذمہ دار طبقے پیٹنٹ سسٹم کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ انہوں نے صنعت کاروں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ جو ایجادوں کو نمائش میں پیش کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق کسی نتیجہ پر پہنچنے میں جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہیئے

مسٹر پائی نے اس ضمن میں ٹیلیفون کے موجد مسٹر الیگزینڈر گراہم بل کا قصہ سنایا اور بتایا کہ فلاڈلفیا کی نمائش میں اس ایجاد کی طرف سے شروع میں کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ بالآخر شہنشاہ برازیل پر اس کی خوبی منکشف ہوئی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر پائی نے کہا خود پیٹنٹ آفس میں بعض اوقات نئی ایجادات کی صلاحیتوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ہو سکتا۔ آخر میں انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ یہ نمائش تمام متعلقہ لوگوں سے اس بات کی اہمیت کو واضح کر دے گی کہ ہندوستانیوں کو پیٹنٹ سسٹم سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ نئی چیزیں جو لوگ بنائیں وہ فوراً انہیں پیٹنٹ کرا لیں۔

انتقال پرملال

خان بہادر حاجی محمد بخش الٰہی خان صاحب (بی۔ جی) جنرل آنری کنٹریکٹر رائل ایئر فورس ڈرگ روڈ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۴۷ء بوقت تین بجے شام اس دار فانی سے رحلت فرما کر دار البقا کو سدھار گئے انا للہ و انا الیہ راجعون صاحب موصوف ۲۰ دسمبر ۱۸۸۳ء کو پشاور میں پیدا ہوئے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آرمی کنٹریکٹروں کی لسٹ میں شامل ہوئے اور تندہی سے اپنے کام کو چلاتے رہے۔

پہلے آنریری مجسٹریٹ اور بعد میں فسٹ کلاس مجسٹریٹ کے عہدہ پر فائز رہے۔ سجادہ بیت اللہ شریف کا حج کیا۔ اور بادشاہ حجاز سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے علاوہ خراج تحسین کے ایک جبہ اور ایک عدد گھڑی بطور یادگار عطا فرمائے۔ ہورٹ حج کمیٹی کے چیرمین اور وائس چیرمین رہے۔ انجمن مسلمانان پنجاب کے عرصہ بیس سال تک صدارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ ڈرگ روڈ کے وائس چیرمین تھے۔ جامع مسجد قصاب کراچی صدر اور جامع مسجد ڈرگ روڈ کراچی اور عید گاہ کراچی کے متولی تھے۔ تمام کراچی شہر کے تعلیمی اداروں اور اسلامی انجمنوں کے سرپرست تھے۔ اور مذہبی اداروں کی ہر ممکن امداد فرماتے تھے۔ کراچی کے علاوہ ڈرگ روڈ میں فیروز اینگلو ورنیکلر مڈل سکول پبلک کے بچوں کے لئے ۱۹۲۷ء سے جاری کیا ہوا تھا۔ جس کے تمام اخراجات موصوف نے اپنے ذمہ لئے ہوئے تھے۔ موصوف از حد مخیر۔ رحمدل اور خدا ترس بزرگ تھے۔ اور خدمت خلق کو فرض سمجھتے تھے۔ مسلمان۔ ہندو۔ سکھ کو رعیسائی ہر مذہب و ملت کے لوگوں سے یکساں سلوک کرتے تھے۔ ہندوستان کے علاوہ باہر کے اسلامی ممالک سے بھی تعلقات تھے۔ اور خاص کر لاوارث متوفی کے کفن دفن کا انتظام اعلےٰ پیمانے پر انجام دے رہے تھے۔ خدمت حجاج اکرام شوق سے کرتے تھے۔ الغرض موصوف ہمہ صفت موصوف تھے۔ مرحوم کے اوصاف اس قدر وسیع تھے۔ جو تحریر میں نہیں لائے جا سکتے۔ (انتخاب و السلام)

(غلام محمد حاجی اعزازی سیکرٹری مسلم ایسوسی ایشن ڈرگ روڈ (سندھ)

مسلمانانِ ہند کی زندگی میں اسلام کی حیثیت

از ..... ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ صاحب ایم اے ریڈر پنجاب یونیورسٹی

مسلمانان ہندوستان کی بیداری کا موجودہ دور تقریباً غدر کے بعد سے شروع ہوتا ہے اس وقت سے لے کر اس وقت تک مسلمان تاریخ کے کئی انقلابات سے روشناس ہوئے۔ انہوں نے کئی تحریکوں کا سامنا کیا۔ وہ بہت سے اہم حالات سے دوچار ہوئے۔ اب گذشتہ دس سال سے مسلمانوں کے ذہن و فکر میں جو جوار بھاٹے آ رہے ہیں۔ وہ بھی سب کے سامنے ہیں۔ یہ ملیا شبہ زندگی کی یہ کروٹیں اور جوش کی یہ لہریں بہت حد تک ہمارے اچھے مستقبل کا پتہ دیتی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت دیتی ہیں۔ کہ اگر ہم نے صحیح اوقات میں اور صحیح فکر میں صحیح فیصلے کئے۔ تو ہمارے مستقبل کے شاندار ہونے میں کوئی شک نہیں۔

مگر اس سارے جوش و خروش کے باوجود ایک سچا محب اسلام اس بات کا کھوج لگانے میں حق بجانب ہے۔ کہ ہماری زندگی کا کاروان جس منزل کی طرف جا رہا ہے۔ کیا وہ وہی ہے۔ جسے اسلام کا مقصود ہونا چاہیئے؟ کیا ہم ترقی کی منزلوں کو اسی شاہراہ پر چل کر طے کر رہے ہیں جن کی طرف اسلام نے ہماری رہنمائی کی ہے؟ کیا ہمارا نصب العین وہی ہے جو اسلام نے ہمارے لئے تجویز کیا ہے۔ کیا ہمارے نظریے اور اعمال اس مقصد عظیم سے واقعی ہم آہنگ ہیں۔ جس کی تکمیل اور اشاعت کے لئے اسلام دنیا میں آیا تھا؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب ہر شخص کو دینا چاہیئے جو اپنے آپ کو محب اسلام کہتا ہے۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں۔ اسلام کا مقصود اصلی ملک داری یا کشور کشائی نہیں۔ اس اعلےٰ مقصد کا ذریعہ تو ہے مگر خود مقصد اصلی نہیں۔ اسلام کی روح بلند۔ روحانی اور اخلاقی شرافتوں کو ابھارنا چاہتی ہے۔ جس سے یہ دنیا درندوں کی دنیا نہ بن جائے۔ بلکہ انسانوں کی دنیا بنے۔ اسی کو خلافت الٰہی کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور یہی انسانی تخلیق کی غرض و غایت ہے۔ یہی وہ عظیم الشان نصب العین ہے۔ جو اسلام نے اہل عالم کے سامنے پیش کیا ہے۔ اسی کی تکمیل کے لئے دین کی وہ مکمل ہدایات ہمیں دی گئی ہیں۔ جن کی روشنی میں ہم ترقی کی سب منزلیں طے کر کے انسان کامل کے درجے تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ دین یا مذہب اگرچہ اقتصادیات و مادہ کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ مگر اقتصادیات و مادہ خود مقصود نہیں۔ اقتصاد اور مادہ کی تسخیر اس کے نظام میں جائز ہے۔ مگر اس کا مقصود بھی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ وہ اخلاقی شرافتیں اور روحانی فضیلتیں ابھریں اور ترقی کریں۔ جن سے انسانی معاشرت۔ انس و محبت اور ہمدردی کی بنیادوں پر کھڑی ہو سکے۔ پس اگر اس انسانی معاشرت کی تکمیل ہمارا مقصود ہے۔ تو دین اور اس کے سارے نظام کو ہمارے اعمال و معاملات میں بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے۔ یہ دین اور اس کا نظام وہ دین اور یہ وہ دینی نظام ہے۔ جو قرآن حدیث اسوۂ رسول اور اسوۂ صحابہ سے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ اب ہمیں یہ پوچھنا ہے۔ کہ کیا ہمارا نقطۂ نظر دینی ہے؟ اسی کے جواب کے لئے اگر ہم گذشتہ

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کا ماہوار ناول کا سلسلہ
آپکی لائبریری میں ہمارے جدید ناول ضرور ہونے چاہئیں

ان ناولوں کو ہر جگہ بڑی محنت اور پیار سے پڑھا اور سُنا جاتا ہے اپنے وقت کے یہ بہترین ناول ہیں۔

آپ کو چاہیئے کہ آپ ان کی خریداری کے لئے آج ہی ہمیں اطلاع دیدیں۔ تاکہ آپ کی کاپی بچالی جائے۔ اور آپکو دوسرا ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ آج ہی اپنا ایڈریس بھیج دیں۔ ان ناولوں میں زندگی کے ہر پہلو پر سیر حاصل تبصرہ ہوتا ہے یمنشی صادق حسین صاحب کا انداز بیان نہایت سلیس اور عام فہم ہوتا ہے۔ اسلامی زندگی کے روشن پہلو کو دکھایا جاتا ہے اگر منشی صادق حسین صاحب انگریزی زبان میں اس قدر اعجاز بیانی کرتے اور انگریزی زبان میں ناول لکھتے تو یقیناً آپ کو نوبل پرائیز مل چکا ہوتا۔ آپ نے کم و بیش ستر اسی ناول تا حال تحریر کئے ہیں۔ جو طبع ہو چکے ہیں۔ منشی صاحب کو اب اس قدر مشق ہو گئی ہے۔ کہ آپ کے ناول کو اگر پڑھنا شروع کر دیا جائے تو ختم کرنے سے پہلے چھوڑنا محال ہے کئی لائبریریوں اور اداروں نے ہمیں مستقل آرڈر دے رکھے ہیں۔ کہ جب منشی صاحب کا کوئی نیا ناول طبع ہو تو ہم انہیں فوراً وی۔ پی کر دیا کریں۔ آپ بھی اپنا نام اس فہرست میں درج کروالیں۔ ان ناولوں کے پڑھنے سے مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کا کما حقہ علم ہو جاتا ہے۔ گذشتہ چھ ماہ سے ہم نے حسب ذیل ناول طبع کئے ہیں۔ جولائی ۱۹۴۶ء سلطان المجاہدین ۱۲/- اگست ٹیپو سلطان ۱۲/- ستمبر حیدر علی ۱۲/- اکتوبر شیر دکن ۱۲/- نومبر فتح قسطنطنیہ ۱۲/- دسمبر جوش جہاد ۱۲/- جنوری آرمینیا کا چاند۔ آئندہ ہمارا ناول اورنگ زیب عالمگیر تیار ہوگا اس سلسلہ کے بہت سے دلچسپ ناول ہمارے پاس تیار پڑے ہیں جو ایک ایک کر کے طبع کر دیئے جائیں گے۔ ماہوار ناول منگوانے والوں کو محصول ڈاک معاف کر دیا جائیگا

المشتہر مینیجر پیسہ اخبار لاہور

ایک سو سال کی تاریخ پر نظر ڈالیں گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ مسلمانانِ ہندوستان کی زندگی اور رجحانات میں دین کو کوئی خاص اہمیت اور حیثیت حاصل نہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انگریزوں کے تسلط کے بعد عام طور پر مسلمانوں میں جو تحریکیں اٹھیں۔ ان میں ہیجان اور جوش کا سامان مذہبی نعروں ہی سے پیدا کیا جاتا رہا ہے۔ ان میں سے اکثر تحریکوں میں دین کسی مادی مصرف کے تابع رہا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے اکثر غیر دینی وسائل کو کام میں لایا جاتا رہا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ ان تحریکوں سے عارضی طور پر مسلمانوں کو ممکن ہے۔ کہ کوئی فائدہ پہنچا ہو لیکن مسلمانان ہندوستان کی ملی روح ضعیف سے ضعیف تر ہو گئی ہے۔ ہندوستان میں اسلام صحیح معنوں میں ترک۔ اقوام کی فتوحات کے ساتھ ساتھ پھیلا۔ یہ اقوام مسلمان تھیں۔ ان کے سارے اعمال اسلامی نصب العین کے مطابق تو نہ تھے۔ مگر یہ ضروری تھا۔ کہ ان کی ملک داری کا ڈھانچہ اور ان کے ذاتی اور اجتماعی قوانین اسلاف کے اعمال اور نمونوں کے طرز پر تھے۔ جس لئے اگرچہ اسلامی نصب العین کو تقویت نہ مل سکی مگر اسلامی نظام کے کچھ نہ کچھ نشان اور علامتیں ان کی وجہ سے قائم رہیں۔ یہ سلسلہ انگریزوں کے آنے تک قائم رہا۔ انیسویں صدی میں مسلمانان ہندوستان پہلے پہل یورپ کی سیاسی قوت سے دوچار ہوئے پھر آہستہ آہستہ یورپ کے علمی اور معاشی نظریوں سے روشناس ہوتے گئے۔ جنگ عظیم مسلمانان ہندوستان کی جدید سیاسی تحریک میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ اس انقلاب کے بعد مسلمانانِ ہندوستان کے ذہنی اور معاشی نظریوں میں بے اندازہ تبدیلی ظہور میں آئی۔ ان میں سے اہم ترین یہ کہ تعلیم کے عام ہوتے ہوئے تعلیم یافتہ مسلمانوں پر مادہ پرستی اور نفع پرستی کا رجحان غالب آتا گیا۔ یہ براہ راست مغرب کی مادہ پرستانہ اور خالص اقتصادی ذہنیت کا اثر تھا۔ جس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی۔ کہ اخلاقی اور روحانی شرافتیں ہیچ ہیں کیونکہ ان سے انسان کی خوشحالی اور آسودہ زندگی کا کوئی بھی سامان میسر نہیں آ سکتا۔ اٹھارویں صدی کے آخر اور انیسویں صدی کے شروع میں یورپ کے پرجوش پرستاران سائنس علی الاعلان مذہب اور اس کی روحانی فضیلتوں کا مضحکہ اڑاتے تھے۔ اس کا ہندوستان پر عموماً اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں پر خصوصاً بڑا اثر ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نئی تعلیم پاتے ہوئے مسلمانوں نے فرداً اور جماعت کی اقتصادی ضرورتوں کی تکمیل کو دین اور اس کے نظام کی تکمیل اور پیروی پر ترجیح دی۔ گو کہنے کو دین کا نام اکثر استعمال ہوتا رہا۔ مگر اس سے غرض دین کا استحکام نہ تھا۔ بلکہ مادی مقاصد کی تکمیل کے لئے دین کو آلہ کار بنایا گیا۔ گذشتہ صدی میں ہم دو اہم تحریکوں کو باہم مقابلہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ تحریکیں دراصل دو بہت بڑے خیالات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ایک سرسید احمد خان کی تحریک۔ دوم علماء کی تحریک۔ سرسید احمد خان کی تحریک ترقی کی تحریک تھی۔ اس کے مقابلہ میں علماء اسلام کی تحریک کو رجعت کی تحریک کہا جاتا ہوگا ترقی کی تحریک کا دعویٰ اور دعوت یہ تھی۔ آگے کی طرف بڑھو اور زمانہ کا ساتھ دو۔ رجعت کی تحریک کا اعلان یہ تھا۔ کہ اگر حقیقی ترقی مقصود ہے تو ماضی کی طرف ہٹو۔ رجعت پسندی کی یہ تحریک وہی ہے۔ جسے علامہ اقبال نے ایک مصرعہ میں یوں بیان کیا ہے۔

رجعتے سوئے عرب می بایدت۔

غرض پچھلی صدی کے درمیانی حصہ سے لے کر آج تک ترقی اور رجعت کے دو عقیدوں کے درمیان ایک طرح کی کشمکش جاری ہے سرسید احمد خان کی طرح علامہ شبلی بھی ترقی کے داعی تھے۔ مگر ان کی یہ تحریک تاریخ کے مطالعہ کی دعوت کی طرف مبنی تھی۔ شروع شروع میں علامہ شبلی۔ سرسید احمد خان کے گروہ سے متعلق تھے۔ مگر آہستہ آہستہ وہ اس گروہ سے الگ ہو گئے۔ اور سرسید کے مسلک سے باغی قرار پائے۔ بظاہر یہ دو عقیدے کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ ان دو عقیدوں کی لڑائی مسلم ذہن کے دو زبردست رجحانات کی کشمکش کو ظاہر کرتی ہے۔ سرسید نے تہذیب

فن تعمیر حیات

کیا اس سے انکار ہے وہ کارخانہ جس میں وہ آپ ملازم ہے اپنا کاروبار دنہ دیتا دے گا - اور ترقی کے لئے زیادہ کوشش نہ کرے گا - اور پھر اس کو وہی زیادہ تنخواہ اور اختیارات نہ دے گا - جو نئے کارخانہ والے اس کو دینے کو تیار ہیں -

حمید کی عمر قریب چالیس سال کے ہے - وہ شادی شدہ ہے - اور اس کے بال بچے بھی ہیں - یہ بات اس کے خیال پر رنگ چڑھاتی ہے - تبدیلی - انقلاب - مبہم اور نئی اشیاء کی جگمگاہٹ ایک لحظہ کے لئے کشش کرتی ہے - لیکن اس کو شست کو زیر خیال دیتے ہیں - اس کی عقل ایک مدہم کی طرف کا رپرداز ہے - اور وہ انتخاب اور فیصلہ سے جو آخر کار اس کو مستحکم ضمانت دیگا - اگر اس میں قوت فیصلہ نہ ہوگی تو وہ اپنا مستقبل روشن نہ بنا سکے گا -

تمثیل دوم

لازمی اجزاء - رفیق کی عمر ۲۵ سال ہے - اس کو ایک نئے فرم نے اسامی پیش کی ہے رفیق مجرد ہے اور تنہا ہے - اس کی ترکیب اجزا کی غرض سے یہ ہو سکتی ہے - کہ وہ خواہش مہم - جدت - فوری ترقی اور تجربہ کو پورا کرنا چاہتا ہے - وہ بھی خود سے وہی سوال کریگا جو حمید نے کئے تھے - لیکن اس کا انتخاب حمید سے مختلف ہوگا اس میں ضمانت کی رنگ آمیزی اس قدر نہ ہوگی جتنی حمید کے سوالات میں تھی - حمید اور رفیق اپنی اپنی جگہ وہ اجزا انتخاب کریں گے - جو ان کے صحیح فیصلے کے لئے موزون ہیں -

دریافت مشابہت ومطابقت

ضروری اجزا کی ترجیح کو نتیجے زیادہ مدد اس مشابہت سے ملتی ہے - جو ایک جزو کو دوسرے اجزا کے درمیان ہے - فیصلہ کے ناشی میں مدعا یہ ہونا چاہئیے - کہ دماغ میں ان اجزا کو لایا جائے - جو اس میں مشابہت رکھتے ہیں - یعنی مشابہ نتائج پیدا کرنے کا جن پر یقین ہو سکتا ہے - یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر جزو پر جلدی جلدی تاوقتیکہ مشابہت نمودار ہو جلد جلد غور کی جائے - اس طرح دماغ ایسے ایسے اجزا کا گروہ جدا کر لیتا ہے - جو آپس میں مشابہت رکھتے ہیں یا جن سے مشابہ نتائج پیدا ہونے کا احتمال ہے - اس طرح توجہ مختلف اجزا کے گروہوں پر متبادل توجہ ہو سکتی ہے -

اختلافات کا احساس وادراک

یہ بات دوسرا ضابطہ کا اہم جزو ہے - مشابہتوں کے احساس اور ادراک کے بغیر ہم یکساں اور متشابہ تمثیل یا حالات کو چن نہیں سکتے - لیکن صرف یہی ایک خود غرض کی جزو نہیں ہے - ہم کو اختلافات کا احساس ہونا چاہئیے - اختلافات جو اشخاص میں - اشیاء میں ہیں حالات اور شرائط میں ہیں پیش نظر ہیں - یہ مشابہات سے نتائج پر اثر ڈال سکتے ہیں - اور سابقہ نتائج پر تنقید کا سامان مہیا ہو جاتا ہے -

مضامین فیصلہ

مضامین فیصلہ کیا ہیں ؟ ہر قسم کے لباسوں کے پہننے کی پسند سامان آرائش - خوراک - خوراک - دعوت وضیافت - صنعت وحرفت کے اوزار - تجارت میں باربرداری کے ذریعہ - کھیلیں اور ورزش تعطیلوں میں کہاں جانا چاہئیے کون کون سی کتابیں اور رسالے پڑھنے چاہئیں - مقررہ کاموں کو کس ترتیب سے کرنا چاہئیے - کاروبار میں کتنی دفعہ لوگوں سے کس طرح بار بار ملنا چاہئیے - اپنا روپیہ کن کن کاموں میں اور کہاں کہاں لگانا چاہئیے - وغیرہ مضامین ہیں جن پر سوچ بچار معینہ طریقوں سے کرنی چاہئیے - ہم کو چاہئیے کہ مشابہتوں کا مقابلہ کریں - اور ان کی تلاش کریں - اختلافات کو دھونڈیں - مقاصد و مناسبت لاگت - حالات اور ترتیب کا موازنہ کریں - تاکہ صحیح فیصلہ پر پہنچ سکیں - جس محنت اور مشقت سے ہم یہ کام کریں گے - اسی تناسب سے ہماری قوت فیصلہ ترقی کرے گی - اس طرح ہمارے مذاق سلجھ جاتے ہیں - امتیاز کا ملکہ یقینی ہو جاتا ہے - قوت ارادی ترتیب پاتی ہے - اور مطابقی اور مختلف معاملات کو بیک وقت گرفت کرنے کی صلاحیت دماغ کو حاصل ہو جاتی ہے - مطابقت اور اختلافات کے احساس کی قدر و قیمت اسی سے ہی خیالات سے مستحق ہے - جو ایک ہی وقت میں ہمارے وقوف میں موجود رہتے ہیں -

(باقی پھر)

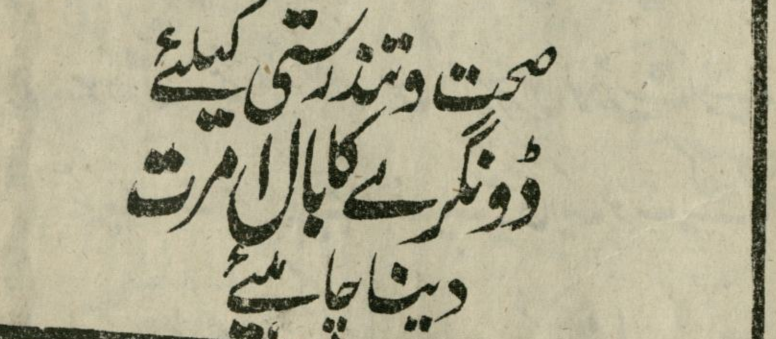

اخلاقی کے مضامین کے ذریعے ترقی کے تخیل کو بڑی تقویت دی اور اپنے ہر لیکچر اپنے ہر مضمون میں ترقی اور قوم کا لفظ استعمال کرتے تھے - مگر اس ترقی کے سلسلہ میں رہنمائی کے لئے مغرب اور استاد مغرب کی طرف توجہ فرماتے تھے - عقل پرستی اور مادہ پرستی - ترقی کے اس نظریے کے پیچھے یہ پیلو چلتی ہے - اور یہاں یہی چلی - چنانچہ سید صاحب کی تحریک کی ترقی نے بھی مسلمانوں میں عقل پرستی اور مادہ پرستی کا زبردست رجحان پیدا کیا - علامہ شبلی اس ذہن کی خرابیوں اور ہلاکتوں سے واقف تھے - انہوں نے تاریخ اور مذہب میں اس زہر کا تریاق تلاش کیا - چنانچہ تاریخ اسلام کے مطالعہ کی تحریک کو بڑی کوشش سے ابھارا - مگر افسوس ہے کہ مغربی نقطہ نظر مسلمانوں کے ذہن کا اس حد تک جزو بن چکا تھا - کہ شبلی کی تحریک سید صاحب کے مقابلہ میں نظر بیاں ناکام ہو کر رہ گئی اس کے بعد سے اس وقت تک مسلمانوں کا نقطہ نظر مذہبی کم اور اقتصادی زیادہ ہے - سید صاحب کی یہ تحریک مادی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے کچھ مفید بھی ثابت ہوئی - مگر اس نے مسلمانوں کو مذہبی اور ملی فرائض سے بالکل غافل کر دیا - تا آنکہ رفتہ رفتہ عام مسلمان کی زندگی میں اسلام کا کوئی خاص درجہ نہ رہا - وہ یورپ والوں کی طرح اس کو ایک ذاتی فعل بلکہ ذاتی عقیدہ سمجھنے لگا ہے - وہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں اسلام سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا - وہ اسلام کو اپنے اقتصادی اور دنیوی فائدے کے لئے استعمال کرتا بلکہ اقتصادی منافع کے لئے اسلام کے مسلم مسائل کو بدل دینے سے بھی گریز نہیں کرتا - غرض منافع ترقی سے ہمکنار ہونے کے لئے وہ ان وسائل اور تدابیر سے کام لیتا ہے - جو اہل مغرب نے اس کے سامنے پیش کی ہیں - اب آپ مولوی چراغ علی صاحب کے بوسائل پر ایک نظر ڈالئے آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو جائیگی - مذہبی تحریک کے علمبردار میں اپنے طور پر ہزار خامیاں موجود ہوں مگر واقعہ یہ ہے - کہ ان کی دعوت کے صحیح ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا - ترقی کی تحریک مادی طور پر مفید سہی - مگر اس تحریک کی بنیاد یکسر باطل اور حد درجہ تباہ کن ثابت ہوئی ہے - چنانچہ اس تحریک کے زیر اثر اہل فکر کی جو جماعت اب تک تیار ہوئی ہے - وہ آج تک کوئی ایسا انقلابی کام نہیں کر سکی - جس سے مذہبی نصب العین کی کمیں تو در کنار کوئی بڑا دنیاوی مقصد ہی پورا نہیں ہوتا - اگر مجھے بے جا بدگمانی کا ملزم نہ قرار دیا جائے تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ ترقی پسند جماعت اپنے تمام اور مقصد میں بہت بڑی حد تک ناکام رہی ہے - اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے - اس جماعت کو اسلام کی روح سے نہ صرف بے گانگی ہے - بلکہ اس سے ضد لعنت ہے - یہ وہ جماعت ہے - جو اپنے ہر غیر اسلامی خیالات کو اسلام کہہ کر ایک انیسویں یا کو ترقی دیتی ہے - سطور بالا میں میں نے تعلیم یافتہ جماعت کے خلاف جو کچھ کہا ہے - وہ بے بنیاد شکایات اور توجیہات کا نتیجہ نہیں ہے - میں اس کے ثبوت میں قوی دلیلیں پیش کر سکتا ہوں - مذہب عبارت ہے تین چیزوں سے - (۱) عقائد - (۲) عبادات - (۳) معاملات ان میں سے کسی ایک کے نقطہ نظر سے آپ اگر اپنے تعلیم یافتہ صاحبان کو پرکھنے کی کوشش کریں گے - تو آپ کو مایوسی ہوگی اور مایوسی کیوں نہ ہو - آخر مذہب پر عمل مذہبی علوم سے جاننے سے پیدا ہوتا ہے - سو اس علم کو سیکھنے کے لئے ہمارے پاس نہ وقت ہے اور نہ انتظام -

(باقی پھر)

THE PAISA AKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

محبت الٰہی — غرض بندگی

از علامہ کیفی چڑیا کوٹی

دل اور زبان دل کا یہ کار کشود ہے
حسن نبیؐ اور آل نبی پر درود ہے

دل اور دل میں جو ہے وہ سب کچھ حضور
اپنی یہ کائنات یہی ہست و بود ہے!

کس کو سناؤں آہ میں دل کی لگی ہوئی
دل اور کچھ نہیں مری آہوں کا دود ہے

ٹھہری ہوئی نگاہ ہے گرتے ہوئے ہیں اشک
یہ حسن قد سے آنکھ میں دل کی نمود ہے

میری یہ زندگی ہے تو ہے ننگ زندگی
میرا ہے یہ وجود تو شرم وجود ہے

عرفان بندگی ہوئی عرفان بندگی
اللہ کا کرم ہے محمدؐ کا جود ہے۔

وہ زندگی ہے بہر تماشائے زندگی
جس میں کوئی زیان کسی کا نہ سود ہے

ہر ذرہ کائنات کا ہے اس کا آئینہ
آراستہ جہاں میں بزم شہود ہے

دل پائے بند فکر ہے غم پائے بند زیست
زندہ مری حیات سے رسم قیود ہے

ہوتی نہیں ہے ختم غم دل کی زندگی
یارب جہان ہجر میں کیسا خلود ہے

اس میں قعود اور نہ موقع سلام کا
یعنی جبین نیاز کی وقف سجود ہے

تحریک ہو عمل کی تو ہے خامشی گناہ
ہنگام زیست ہو تو قیامت جمود ہے

یارب تری پناہ میں آیا ہے بیقرار ✦ کیفی پہ تیر تیز لگا و حسود ہے

نو پاکی باش برادر مدارا زکس پاک دشمنا اگر نا پاک گا تو زاں بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپیہ للعہ پنجاب پنٹنگ پریس ستیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۱۳ | ۳ اپریل ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

مجلس احرار کی قرارداد

مجلس احرار اسلام کی مجلس عاملہ نے انتہائی غور و خوض کے بعد ایک طویل قرارداد منظور کی ہے جس میں فرقہ دارانہ فسادات کی ذمہ داری ہندو کانگریس کے فسطائی عزائم پر ڈالی گئی ہے۔ احرار کے کارکنوں اور ہر کارکن کو کانگریس سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے متحدہ محاذ کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ مجلس احرار مسلمان قوم کی غیرت اور نصب العین کو مد نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کا متحدہ محاذ قائم کرنے کے لئے ہر امکانی سعی کرے گی۔

مجلس احرار کا یہ فیصلہ اس جماعت کی زندگی میں ایک نہایت اہم باب کا آغاز ہے۔ اس فیصلہ کی اساس مجلس احرار ہی کے الفاظ میں اس حقیقت واقعی پر ہے کہ اب ...

... کرے گا اور مسلمان کی حیثیت ان کے غلام کی ہوگی یا مسلمان بھی آزاد ہوگا۔ اور دونوں قومیں عزت و آبرو کی زندگی بسر کر سکیں گی؟ جب تک انگریز کا ہندوستان پر اقتدار یقینی تھا۔ بعض قوم پرور جماعتیں یہ سمجھتی تھیں کہ پہلے انگریز کو ہندوستان سے نکالیں۔ پھر ہندو سے حقوق کا بٹوارہ ہو جائے گا۔ اب جبکہ انگریز ہندوستان سے نکل رہا ہے۔ بٹوارے کا وقت آ پہنچا ہے۔ اس بٹوارے میں مسلمان ... حصہ اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے۔ جب سارے مسلمان متحد ہوں۔ ہم مجلس احرار کے کارکنوں اور زعما سے درخواست کرتے ہیں کہ تقسیم حقوق کی بات چیت مسلم لیگ سے ہی ہوگی۔ اس وقت مسلم لیگ اور مسلمان قوم مترادف ہو چکے ہیں۔ اگر مسلم لیگ ...

ان کی حکومت پسند بھی کریں گے یا نہیں؟ ہماری رائے میں یہ شبہ بے بنیاد ہے۔ کون بدبخت ہے جو اس مرحلہ پر بھی صرف اپنی لیڈری کی دوکان کے نفع نقصان کے محدود زاویہ سے ہی دیکھ اور سوچ رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص فی الواقع ایسا ہی تنگ نظر اور خود غرض ہے تو اس کے تاثرات اور رد عمل کی ایسے عظیم معاملہ میں کوئی اہمیت ہی نہیں۔ احرار کے سامنے صرف اللہ کی خوشنودی اور قوم کی بہتری یہی دو مصلحتیں ہونی چاہئیں۔ اگر اللہ کی خوشنودی اور قوم کی بہتری اسی میں نظر آئے۔ تو انہیں لیگ میں شرکت میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے۔ خصوصاً وہ یہ بات بھی نہ بھولیں۔ کہ کوئی لیڈر خواہ کسی ڈھنگ پر سوچے قوم کی بے تابانہ خواہش اس وقت یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کا یہ عالی عنصر مسلم لیگ کی اُن صفوں میں موجود ہو ...

کیا ماسٹر تارا سنگھ فساد کے ذمہ دار نہیں

کرپان کی آزادی

ممکن ہے گورنر پنجاب مسلمانوں کے مسلسل احتجاج کو خاطر میں نہ لانا چاہتے ہوں مگر آخر تجربہ بھی تو کوئی چیز ہے۔ کیا تجربہ انہیں یہ نہیں سکھاتا کہ ایک قوم کو چار چار فٹ لمبی کرپانیں لے کر بازاروں میں پھیرنے کی اجازت دینا اور دوسری قوموں کے افراد سے قلم تراش بھی چھین لینا عوام میں اعتماد پیدا کرنے کی بجائے ہراسانی پیدا کرتا ہے۔ تلوار اور کرپان میں کوئی فرق نہیں۔ قانوناً ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ بغیر کسی لائسنس کے بغیر اپنے گھر میں تلوار رکھ سکتا ہے۔ مگر آرڈیننس کی رو سے بازار یا گلی کوچوں میں تلوار لے کر چلنے کی اجازت نہیں۔ آخر یہی پابندی کرپان پر کیوں نہیں عاید کی جاتی ہم نہ ہی نشان کے طور پر تین چار انچ کی کرپان کافی ہے۔ امن اور اعتماد کی ...

مسلمان اور کلیدی ملازمتیں

راشن کی مشکل

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو ان کے ایمان کی وجہ سے بہشت کا راستہ دکھائے گا۔ کہ ان کے نعمت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی (۹) جب وہ ان میں ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے تو بے ساختہ کہیں گے سبحان اللہ اور آپس میں ان کی دعا سلام علیکم ہوگی۔ اور جب سب نعمتوں سے متمتع ہو چکیں گے تو آخر کار کہیں گے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اور اسی کو ہر طرح کی تعریف سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے (۱۰)

اور مشرک ایسی چیزوں یعنی بتوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑ ہی سکتے ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ کہہ دو کہ کیا تم خدا کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود اسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور ان کی شرک کی چیزوں سے اس کی شان بہت بلند ہے ...

(۲۲) وہی تو ہے جو تم کو خشکی میں چلاتا اور دریا میں سیر کراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور کشتیاں پاکیزہ ہوا کے نرم نرم جھونکوں سے سواروں کو لیکر چلنے لگتی ہیں ...

اور خدا کے سوا کسی چیز کو نہ پکارنا۔ کہ وہ نہ تمہارا کچھ بھلا کر سکتی ہے نہ کچھ بگاڑ سکتی ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں داخل ہو گے۔ (۱۰۶) اور جو احکام تمہاری طرف بھیجے جاتے ہیں۔ ان پر چلے جاؤ۔ اور کافروں کی تکلیفوں پر صبر کرو۔ یہاں تک کہ خدا فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (۱۰۹)

سورۂ ہود

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یہ ایسی کتاب ہے۔ جس کی باتیں پر زور اور خدائے حکیم و خبیر کی طرف سے بتفصیل بیان کر دی گئی ہیں یہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور میں اسکی طرف سے تم کو ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ (۲) اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو۔ اور اس کی جناب میں توبہ کرو۔ وہ تم کو ایک میعاد مقرر تک متاع نیک سے متمتع کرتا رہیگا۔ اور ہر صاحب فضل کو اس کے فضل کی داد دیگا۔ اور اگر روگردانی کرو گے تو مجھے تمہارے بارے میں (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا بہت خوف ہے۔ (۳) تم کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۴) ...

جو لوگ نصیحت قبول کرنے والے ہیں ان کو یہ نصیحت ہے (۱۱۴) اور تکلیف کے وقت صبر کرو۔ کہ خدا نیکو کاروں کے ثواب کو ضائع نہیں کرتا۔ (۱۱۵)

سورۂ رعد

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمدؐ!) یہ کتاب (الہی) کی آیتیں ہیں۔ اور جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔ حق ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے (۱) خدا وہی تو ہے جس نے آسمان بغیر ستون کے جیسا کہ تم دیکھتے ہو اتنے اونچے بنائے پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک ایک میعاد معین تک گردش کر رہا ہے۔ وہی دنیا کے کاموں کا انتظام کرتا ہے۔ (اس طرح) وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم (قیامت کے دن) اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین کرو (۲) اور وہ وہی تو ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کئے اور ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں بنائیں وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے غور کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں (۳) اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت بعض کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں۔ اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں (ان) سب کو ایک ہی پانی ملتا ہے ...

... باقی آئندہ

کو ہی دیکھئے ۔ فائننشل کمشنروں کی تعداد تین ہے جن میں مسلمان ماشاء اللہ ایک بھی نہیں ۔ سینئر فائننشل کمشنر مسٹر رام چند اما سٹ ڈیولپمنٹ کے مسٹر سی ۔ ایچ چندرا اور کالونیز کے کمشنر مسٹر پی ہارسڈن ہیں ۔ آخر الذکر صاحب چند ہفتوں میں ہی ریٹائر ہونے والے ہیں ۔ اور ان کی جگہ اس اسامی پر مسٹر ایس ۔ کے کرپالانی تعینات ہو چکے ہیں ۔ دیکھا آپ نے پاکستان کا نظارہ ۔ صوبہ کے نظام حکومت میں اہم ترین محکمہ کے تینوں ہیڈ غیر مسلم ۔ صوبہ میں پانچ ڈویژنل کمشنر ہیں ۔ اور وہاں بھی ہندو راج قائم ہے ۔ پانچوں میں سے ایک مسلمان لاہور کے کمشنر نواب زادہ سعید اللہ خان مسلمان تھے ۔ لیکن ان کو رخصت پر بھیج دیا گیا ہے ۔ آج کل سب سے اہم محکمہ سول سپلائی کا ہے ۔ وہاں بھی مسلمانوں کا کوئی پرسان حال نہیں ۔ سیکرٹری مسٹر آر این سچدیو ۔ ایڈیشنل سیکرٹری مسٹر ڈی ۔ ایم سپنج ۔ فوڈ پرچیز کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر سنگٹ رائے ۔ سول سپلائز کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر آئی یو خان ۔ اور سول سپلائی کے ڈائرکٹر سردار کپور سنگھ ہیں ۔

سول سپلائی کا محکمہ قبل ازیں سردار بلدیو سنگھ کے ماتحت تھا ۔ بعد ازاں اس کے وزیر سردار سورن سنگھ تھے دونوں کی نظر شفقت سے اس محکمہ کے دروازے مسلمانوں پر بند رہے ماسٹر تارا سنگھ نے محکمہ پولیس کا خاص ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہاں مسلم راج قائم ہے ۔ ذرا پولیس کے اعلےٰ حکام کے متعلق اعداد و شمار بھی ملاحظہ فرمایئے ۔ مختلف اضلاع میں مندرجہ ذیل سپرنٹنڈنٹ ہیں ۔

رہتک	رائے بہادر بسنت رام
حصار	وریام سنگھ
شاہ پور	چوہدری رام سنگھ
جہلم	مسٹر کول
منٹگمری	سردار بلبیر سنگھ
مظفر گڑھ	مسٹر زہیر سنگھ چڈہ
کرنال	سید عنایت علی شاہ
انبالہ	مسٹر عبدالقادر
سیالکوٹ	مسٹر بشیر احمد خان
گوجرانوالہ	پی ۔ داؤ علی خان
شیخوپورہ	مسٹر حق نواز خان ٹوانہ
میانوالی	عنایت اللہ خان
لائلپور	خان کفیت خان

سارے صوبہ میں صرف ایک ہندوستانی ڈی ۔ آئی جی کے عہدہ پر فائز ہے اور وہ ہندو ہے دیکھا آپ نے پولیس سپرنٹنڈنٹوں کے عہدہ پر تقرریوں کے وقت صوبہ کی ۳۰ فیصدی سکھ و ہندو آبادی اور ۸۵ فی صدی مسلم آبادی کا تناسب

برابر رکھا گیا ہے ۔ ذرا ڈپٹی کمشنروں کی فہرست بھی ملاحظہ کرنی چاہیئے ۔

حصار	مسٹر ایس ۔ اے حق
رہتک	مسٹر علاؤ الدین
انبالہ	مسٹر گریوال
شملہ	شیخ فضل الٰہی
کانگڑہ	مسٹر زبیل حسن
ہوشیارپور	مسٹر ایم ۔ ایل کھنہ
لدھیانہ	سردار عبدالنعیم خان
فیروزپور	رائے بہادر دستو عکوان
سیالکوٹ	مسٹر نکلسن
گوجرانوالہ	مسٹر ایس ۔ ڈی مڈھا
شیخوپورہ	دیوان سنگھ آنند ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے
گجرات	مسٹر ڈنیب چند
شاہ پور	کیول سنگھ چودھری
جہلم	سردار بہادر ہونت سنگھ نرولہ
کیمبل پور	مسٹر سروپ کرشن زار رچنے نے مسٹر
میانوالی	خان غلام حسین خان انگاری
منٹگمری	مسٹر سید زمان خان
لائلپور	مسٹر اے کے ملک
جھنگ	سردار بہادر نوندر سنگھ

یہ ہے پاکستان کی تصویر ۲۹ ڈپٹی کمشنروں میں سے صرف آٹھ مسلمان ہیں ۔ اور ۲۲ ایس ڈی اوز میں سے تین مسلمان ۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے ز جیف انجینئروں میں سے مسلمان ایک بھی نہیں ۔ اس پر بھی ماسٹر جی کو یہ شکوہ ہے کہ ملک خضر حیات خان نے سب کلیدی آسامیاں مسلمانوں کے سپرد کر دیں ۔ واہ ماسٹر جی واہ ۔ (نامہ نگار)

اسلام کی حیثیت

گزشتہ سے پیوستہ

ندوۃ العلماء کی تحریک سے لے کر آج تک کوئی تحریک ایسی نہ اٹھی جس کے ذریعہ تعلیم یافتہ طبقہ نے مذہبی تعلیم کے لئے خاطر خواہ انتظام کے مسئلہ پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کی ہو ۔ مذہب اگر متاع عزیز ہے تو اس کو سمجھنے اور سمجھانے کا انتظام بھی تو فرائض میں ہے ۔ اسلام میں مذہبی پیشوائی کسی جماعت یا فرقے سے مخصوص نہ تھی ۔ مگر ہمارے تعلیم یافتہ طبقے نے اپنی مصلحت سے یہ نظریہ بنا رکھا ہے ۔ کہ دنیاداری کے علوم ۔ اہل دنیا کے لئے اور مذہبی علوم صرف مولویوں سے مخصوص ہونے چاہئیں ۔ یہ خود کردہ تقسیم کار ان کی خود غرضی کا قوی ثبوت ہے ۔

اب ذرا مسجد کی طرف آیئے ۔ اسلام میں مسجد کے نظام کو قائم رکھنا ۔ امیر و بادشاہ کے فرائض میں داخل ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ غلامی کی وجہ سے اب ہم امیر اور بادشاہ اسلام کے فیوض سے محروم ہیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسجد کا انتظام نادر مولویوں اور اماموں کے سپرد ہے ۔ اگر حقیقت میں مسلمانان

ہندوستان کی زندگی میں اسلام کی کوئی حیثیت ہوتی تو وہ قوم کے صحیح آرام پیدا کرنے کے مطلے پر غور کرتی بلکہ مسجد کا انتظام قوم کے نظام اجتماعی کا ایک جزو ہے ۔ مگر اس کا کیا علاج کیا جائے کہ ہمارا امراء اور تعلیم یافتہ طبقہ اس مصیبت میں پڑنا ہی نہیں چاہتا ۔ ورنہ بصورت دیگر اس کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جاتیں ۔ عام تعلیم کے پروگرام کو دیکھئے ۔ یہ واقعہ ہے کہ مسلمانان ہند کی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں میں عربی ۔ فارسی اور اسلامی تاریخ کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی ۔ بنارس یونیورسٹی میں سنسکرت ایک لازمی مضمون کا درجہ رکھتی ہے ۔ مگر علی گڑھ میں عربی ایک معمولی مضمون ہے ۔ جس کی قیمت ہندی اور اردو سے زیادہ نہیں ۔ اسلامی تاریخ کا مضمون کلکتہ یونیورسٹی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ مگر علی گڑھ یونیورسٹی میں اس کا کوئی درجہ نہیں ۔ اور نہ کوئی مقام ہے ۔ یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ دنیاوی طور پر نفع بخش علوم ہی مسلمانوں میں اب زیادہ مقبول ہیں ۔ تصنیف و تالیف کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے ۔ تو اس میں بھی تعلیم یافتہ طبقے کے اکثر مصنف ان مضامین سے بحث کرتے نظر آئیں گے جو خالص دنیاوی یا غیر مذہبی ہوں گے ۔ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ آج تک ایک شبلی ایک حالی اور ایک نذیر احمد پیدا نہ کر سکا ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان قابل لوگوں کی کمی ہے ۔ بلکہ اس لئے کہ جس اسلام ۔ دینی خلوص نے شبلی ۔ حالی کو پیدا کیا تھا ۔ وہ ان لوگوں میں موجود نہیں وہ اسلام سے دور ہے قریب رہے تھے ۔ یہ مذہب دنیا کے لئے اور بد ذوقی کو دور ہر ہمارے مارے پھرتے ہیں ۔ اسلام کے نزدیک تقویٰ از قرآن کا بہتر علم فضیلت کا معیار تھا ۔ مگر اب انسان کی تکریم کے لئے سب سے کم قیمت چیز شرافت اور قرآن دانی ہے ۔ ملک جو یہ کہنا چاہیئے کہ عہدوں اور آسامیوں کے لئے انتخاب کے وقت دینداری اور اسلامیت کو ایک نقص خیال کیا جاتا ہے ۔ اور اسلامی درسگاہوں میں اسلامی اخلاق اسلامی معاشرت اسلامی زندگی اور اسلامی علوم کا علم کوئی وقعت نہیں رکھتا سب زیادہ معاشرت کے آئینے میں اس کو دیکھئے ۔ تو ہماری معاشرت کا سب سے بڑا ظاہر یورپ کے رنگ میں رنگا ہوا ہے ۔ مگر تعلیم یافتہ طبقہ کی معاشرت خاص طور پر روز بروز غیر اسلامی ہوتی جا رہی ہے کیونکہ ہم سینما کلب اور ریڈیو اسٹیشن ہماری تربیت گاہ بن گئے ہیں ۔ ہمارے لڑکے اور لڑکیاں اور ہمارے مستقبل اسلامی اخلاق سے دور ہوتے جا رہے ہیں ۔ ان سب باتوں کا نتیجہ ظاہر ہے کہ قوم کے متوسط اور اعلیٰ طبقے کو غلط راہ پر لگا دیا گیا ہے کہ مسلمانان کا مطمح نظر اسلامی نہیں بلکہ خالص مغربی ہے ۔ قوم جس غیر اسلامی زندگی کی عادی ہوتی جا رہی ہے ۔ اس کو تعلیم یافتہ طبقہ اختیار کر چکا ہے ۔ جس کا نقشہ ہم نے کھینچا ہے ۔ حب تک جدید تعلیم اور جدید تہذیب کا تسلط ہے ۔ اس بارے میں نقشہ کو درست نہیں کیا جا سکتا ۔ اس وقت تک تعلیم یافتہ طبقے کی دل آزادی سے یہ وطن میں ہیں اور حقیقی ترقی کی توقع نہیں ۔ اس قدر ہے کہ قوم کی کشتی ساحل کے قریب آ چکی ہے ۔ اب نئے گروہ کو اسلامی تحریکوں کی قیادت کرنی چاہیئے ۔ مگر سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے ۔ کہ قوم اپنے صحیح نصب العین سے ہٹنے نہ پائے ۔ اور وہ نصب العین صرف قرآن اور سنت اور اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہی میں حاصل ہو سکتا ہے ۔ سعدی علیہ الرحمۃ خوب فرما گئے ہیں ؎

خلاف پیمبر کسے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (ترجمان دہلی)

اگر فلسطین ہاتھ سے جاتا رہا ۔ تو ہم سب کچھ کھو بیٹھیں گے!

تحریک صیہونیت کیخلاف وزیراعظم عراق کا اعلان!

بغداد ۲۰ مارچ ۔ وزیراعظم عراق جنرل نوری السعید پاشا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عرب ملک کو تحریک صیہونیت کے خلاف عراق سے تعاون کرنا چاہیئے ۔ جنرل نوری نے کہا مجھے یقین ہے ۔ کہ اگر ہمارے ہاتھ سے فلسطین جاتا رہا تو ہم سے سب کچھ چھن جائیگا ۔ ہم اپنی سیاسی حیات اور آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں ۔ عراقی پارلیمان نے اپنے عرب لیگ کمیٹی ارکان سے ملاقات کے لئے ایک خاص وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جو عرب لیگ سے درخواست کرے گا ۔ کہ وہ اتحادی اسمبلی جب فلسطین کو آزاد عرب ریاست قرار دینے کا اعلان کرے بصورت دیگر لوڈان کانفرنس کے خفیہ فیصلوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گزشتہ جون میں عرب لیگ کونسل کا اجلاس بلوڈان میں منعقد ہوا تھا ۔

میٹریکولیشن کے امتحانات یکم جولائی سے شروع ہوں گے

مارچ میں امتحان نہ دینے والے طلبہ ۳۰ اپریل تک یونیورسٹی کو اطلاع بھیجدیں

لاہور ۱۷ مارچ ۔ مسٹر ایم ۔ جی سنگھا رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے ایک اعلان میں بتایا ہے ۔ کہ میٹریکولیشن کے طلبہ کا امتحان یکم جولائی ۱۹۴۷ء بروز منگل صبح سات بجے شروع ہوگا ۔ اس لئے تمام ایسے طلبا کو اطلاع دی جاتی ہے ۔ کہ جو مارچ کے مہینے میں امتحانات نہیں دے سکے ۔ اور ایسے تمام امیدوار جنہوں نے یکم اگست ۱۹۴۷ء کو امتحان دینے کی اجازت طلب کی ہے ۔ وہ رجسٹرار امتحانات سے خط و کتابت کریں ۔ اس خط و کتابت میں اپنا رول نمبر بتانے کے علاوہ یہ بھی بتایا جائے ۔ کہ کس سنٹر یا سکول میں انہیں امتحانات دینے کی اجازت دی گئی تھی ۔ امیدوار کو یہ بھی بتانا چاہیئے ۔ کہ وہ کن مضامین کا امتحان نہیں دے سکے سکولوں کے طلبا کو یہ اطلاعات اپنے ہیڈ ماسٹر کے ذریعہ مہیا کرنا چاہئیں ۔ (نامہ نگار)

پیر صاحب مانکی شریف قبائیلیوں کو جہاد کیلئے تیار کر رہے ہیں

وہ خان عبدالغفار خان سے زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کر چکے ہیں

لندن ۱۷ مارچ ۔ لندن کے اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار خصوصی مسٹر رالف ازنڈ ڈبرنڈر کے پیر صاحب مانکی شریف کے متعلق رقمطراز ہیں :۔

جواں سال مسلم لیگی پیر صاحب مانکی شریف قبائیلیوں میں سے زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کر ۲۶ سالہ مجاہد اسلام پیر صاحب آف مانکی شریف قبائیلیوں کو جہاد کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔ اگر ... اور انہیں اسلام کے لئے سینہ سپر رہنے کی تلقین کر رہے ہیں ۔ گو ان کی عمر صرف ۲۶ سال کی ہے ۔ ان کی ہر دلعزیزی کانگرس نواز سیاسی لیڈر خان عبدالغفار خان سے بڑھ چکی ہے ۔ اور وہ شہرت کے اعتبار سے اب مشہور سرخ ریش فقیر آف ایپی کے ہم پلہ ہو چکے ہیں ۔ انہیں سرحد سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے ۔ پیر صاحب کی اب یہ کوشش ہے ۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات ہونے پائیں کیونکہ یہ چیز اسلام کے قواعد اور نصب العین کے خلاف ہے ۔ (گلوب)

پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کا نفاذ ۔ اجتماعی جرمانے عائد ہو سکیں گے

اخبارات کو حکومت کی حسب خواہش بعض خبریں شائع کرنا پڑیں گی

لاہور ۲۷ مارچ ۔ آج گورنمنٹ ہاؤس کی طرف سے ایک اعلان جاری ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے ۔ کہ گورنر جنرل نے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ ۱۹۴۷ء کی منظوری دے دی ہے ۔ اور وہ اب پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس ۱۹۴۶ء کی جگہ نافذ ہوگا ۔ ایکٹ میں دو خاص دفعات کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ (۱) حکومت پنجاب کو اختیار حاصل ہوگا ۔ کہ وہ آئندہ ایسی خبر شائع کرنے کی جس کی اشاعت وہ مناسب سمجھے گی ۔ (۲) ایکٹ کی دفعہ ۳۳ اور دفعہ ۳۴ کے ماتحت فسادات میں مجروح ہونے یا نقصان پہنچنے کا ہرجانہ ادا کرنے کے لئے اجتماعی جرمانے عائد کئے جا سکیں گے ۔ سرکاری اعلان درج ذیل ہے ۔

پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس ۱۹۴۷ء گورنر جنرل کی منظوری حاصل کرنے کے بعد شائع کر دیا گیا ہے ۔ اور یہ ۱۹۴۷ء کے پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کی جگہ نافذ ہوگا ۔ ایکٹ میں بعض رسمی ترامیم کے ساتھ آرڈیننس کے دفعات کا اعادہ کیا گیا ہے ۔ لیکن اس میں مندرجہ ذیل دو اہم اضافے کئے گئے ہیں ۔ (۱) سیکشن ۶ (اے) (بی) سے گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ اخبارات میں کوئی ایسا مواد شائع کرائے جس کی اشاعت حکومت پنجاب مناسب خیال کرے گی ۔ حکومت کو اب اخبارات سے اپنا مواد شائع کرانے کا اختیار رہیگا جس کے لئے وہ (حکومت پنجاب) باقاعدہ ہدایت جاری کرے ۔

(۲) دفعات ۳۳ اور ۳۴ کے مطابق اجتماعی جرمانے عائد کئے جا سکیں گے ۔ فسادات میں جو لوگ مجروح ہوئے یا جنہیں نقصان پہنچا ان کے لئے حکومت ہرجانہ کے تعین ادائیگی کا انتظام کرے گی ۔

کے اضافہ کی وجہ صاف ظاہر ہے اس وقت اجتماعی جرمانے عائد کرنے کی گنجائش نہیں تھی - اور پولیس ایکٹ میں ہرجانہ کے تعین اور ادائیگی کے لئے ہر کسی کو باقاعدہ درخواست دینے کی ضرورت تھی - اور یہ کارروائی ایسے حالات میں غیر مناسب ہے - جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اپنی حسب منشا کارروائی کرنا ضروری ہو - (ا - پ)

یوم پاکستان کی تقریب پر جلسے نہ کئے جائیں نہ ہی جلوس نکالے جائیں

پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کی ہدایت

لاہور ۲ مارچ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل نے آج ایک بیان میں مسلمانان پنجاب سے اپیل کی ہے کہ وہ صوبہ کے بعض حصوں میں فسادات کے پیش نظر ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کی تقریب پر پبلک جلسے نہ کریں - نہ جلوس ہی نکالیں - بیان میں کہا گیا ہے - صوبوں کے بعض حصوں میں بدامنی کے پیش نظر پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی مجلس عمل مسلمانان پنجاب کو یہ ہدایت کرتی ہے - کہ ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کے موقعہ پر جلوس نہ نکالیں - جلسے منعقد نہ کریں - اور نہ ہی مظاہرہ کریں - یہ دن نہایت ہی خاموشی سے منایا جائے - مسلمان اپنے اپنے محلوں کی مساجد اور گھروں میں مندرجہ ذیل حلف نامہ پڑھیں - شہری اور دیہاتی علاقوں میں اس کے علاوہ اور کوئی اجتماعات نہ ہوں -

یوم پاکستان کے لئے حلف نامے

ہندوستان کے مسلمانوں کی آزادی و خود مختاری اور ان کی سیاسی - اقتصادی - مذہبی اور معاشرتی ترقی کا واحد ذریعہ پاکستان ہے - اس کے بغیر نہ اسلام کی درخشاں روایات زندہ رہ سکتی ہیں - اور نہ مسلمانوں کی قومی زندگی مستحکم طور پر قائم ہو سکتی ہے - یہی ہے وہ شاندار نصب العین جس کے حصول کے لئے آج مسلمانوں کی تمام جد وجہد تمام مساعی اور تمام قربانیاں وقف ہیں - اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے - کہ موجودہ حالات میں پاکستان کے بغیر اسلامیان ہند کی عزت و ناموس کسی طرح محفوظ نہیں رہ سکتی اور نہ وہ اپنے حق خود ارادیت کا صحیح معنوں میں اظہار کر سکتے ہیں - اس بناء پر میں یہ صریح اقرار کرتا ہوں - اور حلف اٹھاتا ہوں کہ میں پاکستان کی جنگ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے حکم پر اپنے جان و مال کی قربانی کرنے پر ہر وقت تیار رہوں -

---

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی -
بعدالت جناب شیخ عبدالرشید صاحب سب جج بہادر درجہ اول نہ ضلع ہوشیارپور
مقدمہ نمبر ۲۶ بابت ۱۹۴۶ء پیشی ۱۷/۴/۴۷
جھگو رام ولد رام سرن ذات برہمن سکنہ علم پور تا ماں - بحوالہ پیران گلا بالقوام جٹ ساکنان شمور کلاں تھانہ اوڑنہ مدعی
شمور کلاں تھانہ اوڑنہ مدعا علیہم
دعویٰ دلا پانے مبلغ ۱۴۵/- اصل زرعہ سود بروئے تمسک - بنام ہرنا ماں یعنی انا مدعا علیہم مذکوران
مقدمہ ہذا میں تعمیل مدعا علیہم مذکوران معمولی طریق سے ہونی دشوار ہے - لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کرایا جاتا ہے - کہ اگر مدعا علیہم تاریخ ۱۷/۴/۴۷ کو عدالت ہذا میں حاضر نہ آویں گے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۲۰/۳/۴۷
(دستخط بحروف انگریزی)　(مہر عدالت)

جیلوں میں سرحد کے لیگی زعماء کی بھوک ہڑتال

خواتین کی طرف سے اظہار پریشانی - پشاور میں شاندار جلوس

پشاور ۲۵ مارچ - اتوار کے روز سرحد مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر خان عبدالقیوم کے دولت کدہ پر ایم کریم بخش کی صدارت میں خواتین کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار خواتین نے شرکت کی - اجلاس میں کہا گیا کہ آج مسلم لیگ کی موجودہ تحریک سول نافرمانی واضح طور پر حکومت کے خلاف جاری ہے یہ کسی غیر قوم کے خلاف نہیں - یہ تحریک حکومت کی ان پابندیوں کے خلاف ایک احتجاج ہے - جو حکومت نے عوام کی شہری آزادیوں کو سلب کرنے کے لئے ناجائز طور پر لگا رکھی ہیں - ہمارا مقصد ہندو یا سکھوں کی مخالفت نہیں - اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی - جس کے ذریعہ اس خبر پر کہ سرحد صوبائی مسلم لیگ کے سابق صدر خان بخت جمال خان نے جیل میں مقاطعہ جوئی کر رکھی ہے - سخت تشویش کا اظہار کیا گیا - معلوم ہوا ہے - کہ آپ کے ساتھ ہی میاں مشرف شاہ - ایم - ایل - اے - زر اللہ خان - یوسف خان اور عطاء اللہ خان بھی بھوک ہڑتال پر ہیں - قرارداد میں مزید کہا گیا ہے - کہ جیلوں میں مسلم لیگیوں سے ناروا سلوک روا رکھا جا رہا ہے - حکومت سے مطالبہ کیا گیا - کہ جلد از جلد تحقیقات کر کے ایسے اسباب رفع کرے - جنہوں نے مسلم لیگی زعماء کو بھوک ہڑتال پر مجبور کیا - اختتام اجلاس کے بعد خواتین کا ایک جلوس نکالا گیا - جو دو گھنٹوں تک شہر میں گھومتا رہا - اکثر سرگرم خواتین گرفتاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہتی تھیں - اس جلسہ اور جلوس نے خواتین پر بڑا اچھا اثر ڈالا ہے -

میاں امین الدین کا نیا عہدہ

نئی دہلی ۲۰ مارچ - میاں امین الدین آئی - سی - ایس - (اکنٹرولر امپورٹ گورنمنٹ آف انڈیا) کراچی پورٹ ٹرسٹ کے صدر مقرر کئے گئے ہیں - آپ عنقریب کراچی پہنچ کر اپنے نئے عہدہ کا چارج لے لیں گے - ہم آپ کو اس نئے عہدہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں -

نامہ نگار

کے اجلاس میں اینگلو مصری مسئلہ پر بھی غور و خوض کیا جائیگا - جب مسٹر اعظم پاشا نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فلسطین میں عربوں کی زمین کی حفاظت کے لئے عرب لیگ کی گرانقدر خدمات کا ذکر کیا - تو شام کے وزیر اعظم مسٹر جمیل مردم نے اٹھ کر فلسطینی زمین کے تحفظ کے لئے ایک پان عرب سوسائٹی کے قیام کے لئے شام کی طرف سے ایک ہزار پونڈ کا چیک پیش کیا - اس پر لبنان کے وزیر اعظم مسٹر ریاض الصلح بے نے اعلان کیا - کہ لبنان پارلیمان نے فیصلہ کیا ہے - کہ فلسطینی زمین کے تحفظ کے لئے عرب لیگ کے چندے میں لبنان کا حصہ پہلے سے دگنا کر دیا جائے -

مسٹر اعظم پاشا کی تقریر سے پہلے لیبیا کی عرب بار کمیٹی کی طرف سے ایک خط پڑھا گیا - اس خط میں بتایا گیا تھا کہ لیبیا کی اقتصادی اور سوشل صورت حال نہایت ہی قابل رحم ہے اس لئے عرب لیگ کو چاہئے - کہ وہ لیبیا کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے مدد کرے - چنانچہ کونسل نے یہ فیصلہ کیا - کہ ایک دو روز کے بعد جب لیبیا اور طرابلس کا مستقبل کا مسئلہ زیر غور آئے گا - تو لیبیا کے عوام کی اس اپیل پر بھی غور و خوض ہوگا (رائٹر)

پیر صاحب مانکی شریف افغان قبائل کو پر امن رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں

علاقہ آزاد میں پیر صاحب کی سرگرمیوں کے متعلق غلط بیانی کی تردید

پشاور ۲۰ مارچ - تولئے وقت کو ذمہ دار لیگی حلقوں سے معلوم ہوا ہے - کہ پیر صاحب مانکی شریف کے قبائلی علاقوں کے دورہ کی غرض ان قبائلی حلقوں کو جوش دلانا نہیں - بلکہ ان کا مقصد اس کے بالکل برعکس ہے - قبائل پہلے ہی بے حد مشتعل ہیں - پیر صاحب نہیں چاہتے - کہ ان قبائل کا جذبہ و جوش اپنے مقصد کے لئے غلط راہ اختیار کرے - اور اس طرح مسلمانوں کی قوت ضائع ہو - پیر صاحب قبائلی علاقوں میں دورہ کر کے ان قبائل کو تلقین کر رہے ہیں کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں - جو علاقہ آزاد یا صوبہ سرحد میں شورش کا پیش خیمہ ہو - پیر صاحب سمجھتے ہیں کہ قبائلیوں کی صلاحیتیں مسلمان ملت کی امانت ہیں - اور وہ فساد میں ضائع نہیں ہونی چاہئیں - سرکاری حلقوں کا یہ بیان غلط ہے - کہ پیر صاحب گرفتاری سے گریز کر رہے ہیں - انہوں نے جمعہ کی نماز جامع مسجد میں ادا کی - اور حکام کو اس کا علم تھا - مگر انہیں گرفتار نہیں کیا گیا - آج کل وہ علاقہ آزاد میں ہیں - مگر عنقریب وہ صوبہ سرحد میں واپس آ جائیں گے - (نامہ نگار)

ریاست بہاولپور کا نیا دور

نئی دہلی ۲۰ مارچ - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ہند کے محکمہ سیٹلمنٹ اور ایمپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل نواب مشتاق احمد گورمانی ریاست بہاولپور کے وزیر اعظم کئے گئے ہیں - سامرت سنگھ سابق ڈپٹی کمشنر ممبر ہوم ریونیو منسٹر ہوں گے اور چیف جسٹس کے عہدہ پر پنجاب ہائیکورٹ کے سابق جج دین محمد کا تقرر عمل میں آیا ہے (نامہ نگار)

مصر کی طرف سے برطانیہ سے دوبارہ گفت و شنید کرنے کے روشن امکانات

مسٹر عبدالہادی پاشا کی قیادت میں نئی مصری حکومت برطانیہ سے گفت و شنید کریگی؟

قاہرہ ۲۰ مارچ - رائٹر کے نامہ نگار نے لکھا ہے - کہ اگرچہ مصر کے سرکاری حلقوں سے ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں ہوئی - مگر آثار سے یوں معلوم ہوتا ہے - کہ حکومت مصر اینگلو مصری تنازعہ کو مجلس اقوام متحدہ کے روبرو پیش نہیں کریگی - بلکہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ میں ترمیم کے لئے حکومت برطانیہ سے دوبارہ گفت و شنید شروع کی جائیگی -

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ شاہ فاروق والئی مصر کی خواہش یہ ہے - کہ حکومت برطانیہ سے براہ راست گفت و شنید کر کے معاہدہ کیا جائے - مصر کے مندوب سفیر مسٹر ابو الفتح عمر پاشا جو آج کل قاہرہ آئے ہوئے ہیں - بعض ممتاز مصری زعماء کو یہ ترغیب دے رہے ہیں - کہ حکومت برطانیہ سے دوبارہ گفت و شنید کی جائے - کیونکہ مسٹر عمر پاشا کی رائے میں اینگلو مصری تنازعہ کو مجلس اقوام متحدہ میں پیش کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا - مصر کے سیاسی مبصر البتہ اس امر پر حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں - کہ وزیر اعظم مصر مسٹر نقراشی پاشا مجلس اقوام متحدہ میں مصر کے معاملہ کو پیش کرنے کے قطعی فیصلہ کو بلاوجہ یکایک تبدیل کر کے کس طرح حکومت برطانیہ سے براہ راست گفت و شنید کرنے پر رضامند ہو جائیں گے - مشہور مصری روزنامہ الکوتلہ نے لکھا ہے - کہ حکومت برطانیہ سے دوبارہ گفت و شنید کا سلسلہ جاری کرنے کے لئے شاہی کابینہ کے چیف مسٹر ابراہیم عبدالہادی پاشا کی قیادت میں نئی حکومت قائم کی جائے گی - بعض سیاسی مبصر یہ قیاس آرائیاں کر رہے ہیں - کہ کل دوپہر وزیر اعظم مصر مسٹر نقراشی پاشا نے شام و لبنان کے وزرائے اعظم سے جو لنچ کھایا تھا - وہ بھی سیاسی اہمیت سے خالی نہیں ہے - خیال کیا جاتا ہے - کہ لنچ کے دوران میں شام و لبنان کی طرف سے بھی مصر کو حکومت برطانیہ سے دوبارہ گفت و شنید کرنے کی ترغیب دی گئی ہے - یاد رہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد معاہدہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ میں ترمیم کے لئے اپریل ۱۹۴۶ء میں مصر اور برطانیہ کے درمیان گفت و شنید شروع ہوئی تھی یہ گفت و شنید دس ماہ تک جاری رہ کر ٹوٹ گئی تھی - کیونکہ مصر برطانوی فوجوں کے فوری اخراج کا مطالبہ کرتا تھا - مگر برطانیہ اس معاملہ میں ٹال مٹول کرتا تھا - (رائٹر)

عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں اینگلو مصری مسئلہ پر غور کیا جائیگا

لیبیا اور طرابلس کے مستقبل کا مسئلہ بھی زیر بحث آئیگا

قاہرہ ۳۰ مارچ - قاہرہ میں عرب لیگ کونسل کا اجلاس گذشتہ کئی روز سے جاری ہے - آج کے اجلاس میں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر عبدالرحمان اعظم پاشا نے یہ اعلان کیا ہے - کہ کونسل

سندھ کے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ اور گریڈوں میں ترمیم

سندھ اسمبلی نے منظوری دے دی

کراچی ۲۰ مارچ - کل سندھ اسمبلی نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اور گریڈوں میں تبدیلی کی منظوری دے دی ہے - نئے گریڈ ۱۹۴۷ء سے نافذ ہوں گے - حزب اختلاف کے لیڈر پروفیسر گھنشام داس نے کم تنخواہ والے ملازمین کے لئے زیادہ تنخواہوں کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک تحریک پیش کی جو رائے شماری کے وقت ۱۳ ووٹوں کی اکثریت سے گر گئی - وزیر اعظم سندھ شیخ غلام حسین ہدایت اللہ نے مباحثہ کے دوران میں کہا کہ نئے گریڈ حکومت نے کافی غور و خوض اور مختلف محکموں کے صلاح و مشورہ سے مرتب کئے ہیں - اور ان میں ہر حیثیت اور درجہ کے ملازم کا خاطر خواہ خیال رکھا گیا ہے - حکومت پبلک کے روپیہ کو ضائع نہیں کرنا چاہتی - کم تنخواہ والے ملازموں کے متعلق آپ نے انکشاف کیا کہ نئے گریڈوں سے حکومت کو کل تیرہ لاکھ روپے سالانہ کا زائد بار ہونا پڑے گا - جن میں سے نو لاکھ صرف چھوٹے درجہ کے ملازمین پر صرف کئے جائیں گے - وزیر اعظم نے بتایا کہ مختاروں کی تنخواہوں میں اضافہ کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا - تاکہ عوام کے لئے یہ ملازمین کشش کا باعث بن سکیں - اسی طرح صوبہ مستقبل میں اپنی سروس قائم کرنے میں کامیاب ہو سکے گا - اور امین مختاروں میں سے آئندہ کلکٹر اور کمشنر بھرتی کئے جا سکیں گے - اس کے بعد سیشن اگلے روز پر ملتوی ہو گیا -

راولپنڈی کے علاقہ میں امن و امان قائم ہو گیا

لیگی زعماء مسلمانوں کو پیغام امن دے رہے ہیں

راولپنڈی ۳۰ مارچ - راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر مسٹر جی کنگ نے پاکستان ٹائمز کے نمائندہ سے راولپنڈی کے فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا - کہ انشاء اللہ اب حالات رو بہ اصلاح ہیں - اور صورت حالات دن بدن سدھر رہی ہے - کیمبل پور کے ڈپٹی کمشنر نے اسی نمائندہ کو بتایا - کہ کیمبل پور میں بھی سوائے چند علاقوں کے امن و امان ہے - اور ان علاقوں میں بھی زیادہ تر دہشت اور خطرہ محسوس کیا جاتا ہے - پرسوں راولپنڈی مسلم لیگ کے قائدین نے موضع دوالتالہ کا دورہ کیا - اطلاع موصول ہوئی تھی - کہ اس علاقہ میں صورت حال کشیدہ ہے - لیگ کی ضلع کمیٹیاں سارے ضلع کا دورہ کر کے عوام کو پیغام امن سنا رہی ہیں - اور ان میں باہمی اعتماد و یقین کی فضا پیدا کرنے کی مساعی میں کوشاں ہیں - ملک فیروز خان نون نے اعلان کیا ہے کہ جب تک مغربی پنجاب میں امن قائم نہ ہو گا وہ راولپنڈی میں ہی مقیم رہیں گے - اور فساد سے متاثرہ علاقوں اور مواضعات کا دورہ کریں گے - واہ کے مقام پر پناہ گزینوں کا ایک کیمپ جاری کر دیا گیا ہے - جہاں راولپنڈی اور کیمبل پور کے فساد زدہ علاقوں سے پناہ گزینوں کو لایا جا رہا ہے - کوٹ فتح جنگ کے سر محمد نواز نے اپنے علاقہ میں غیر مسلموں کو پناہ دے رکھی ہے - پیر آف مکھڈ ایم - ایل - اے بھی بحالی امن کے لئے کیمبل پور کے ضلع کا دورہ کر رہے ہیں - سردار عبد الرب نشتر - ملک فیروز خان نون - سردار شوکت حیات خان اور دیگر مسلم لیگی قائدین اور رضاکاران سارے علاقہ کا طوفانی دورہ کر رہے ہیں - اور اقلیتوں کو حفاظت دینے کے لئے مسلمانوں کو پیغام امن سنا رہے ہیں - المختصر اس وقت مسلم لیگی زعما کی مساعی جمیلہ سے علاقہ بھر میں امن قائم کیا گیا ہے

خان آف ممدوٹ کو پنجاب اسمبلی کی اکثریت کی تائید حاصل ہو گی

چند دنوں میں صوبہ پنجاب میں امن قائم ہو جائے گا (لیاقت علیخان)

نئی دہلی ۲۹ مارچ - آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور عارضی حکومت ہند کے فنانس ممبر مسٹر لیاقت علی خان نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں یہ توقع ظاہر کی کہ پنجاب کے فسادات چند دنوں تک ختم ہو جائیں گے اور اس کے بعد گورنر کو چاہیے کہ وہ نئی حکومت قائم کرنے کے لئے مسلم لیگ پارٹی کو دعوت دیں - لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر خان افتخار حسین آف ممدوٹ کو پنجاب اسمبلی میں اکثریت حاصل ہو گی

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کے ماہوار ناول کا سلسلہ

آپ کی لائبریری میں ہمارے جدید ناول ضرور ہونے چاہئیں

ان ناولوں کو ہر جگہ بڑی محنت اور پیار سے پڑھا جاتا ہے - اپنے وقت کے یہ بہترین ناول ہیں - آپ کو چاہیے کہ آپ ان کی خریداری کیلئے آج ہی ہمیں اطلاع دیدیں - تاکہ آپ کی کاپی بچا لی جائے اور آپ کو دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے - اس لئے بھی ضروری ہے - کہ آپ آج ہی اپنا ایڈریس بھیج دیں - ان ناولوں میں زندگی کے ہر پہلو پر سیر حاصل تبصرہ ہوتا ہے منشی صادق حسین صاحب کا انداز بیان نہایت سلیس اور عام فہم ہوتا ہے - اسلامی زندگی کا روشن پہلو دکھایا جاتا ہے - اگر منشی صاحب انگریزی زبان میں اس قدر اعجاز بیانی کرتے - اور انگریزی ناول لکھتے تو یقیناً آپ کو نوبل پرائز مل چکا ہوتا - آپ نے کم و بیش ستر اسی ناول تا حال تحریر کئے ہیں جو طبع ہو چکے ہیں - منشی صادق حسین صاحب کو اب اس قدر مشق ہو گئی ہے - کہ آپ کے ناول کو اگر پڑھنا شروع کر دیا جائے تو ختم کرنے سے پہلے چھوڑنا محال ہے - کئی لائبریریوں اور اداروں نے ہمیں مستقل آرڈر دے رکھے ہیں - کہ جب منشی صاحب کا کوئی نیا ناول طبع ہو تو ہم انہیں فوراً وی - پی کر دیا کریں - آپ بھی اپنا نام اس فہرست میں درج کروا لیں - ان ناولوں کے پڑھنے سے مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کے کارناموں کا حقیقی علم ہو جاتا ہے گذشتہ چھ ماہ سے ہم نے حسب ذیل ناول طبع کئے ہیں - جولائی ۱۹۴۶ء سلطان المجاہدین عہ - اگست ٹیپو سلطان عہ ستمبر شہید علی عہ - اکتوبر شیر دکن عہ نومبر فتح قسطنطنیہ عہ - دسمبر جوش جہاد عہ - جنوری ۱۹۴۷ء آرمینیا کا چاند - آئندہ ہمارا ناول اورنگ زیب عالمگیر تیار ہو گا - اس سلسلہ کے بہت سے ناول ہمارے پاس تیار پڑے ہیں جو ایک ایک کر کے طبع کئے جائیں گے - ماہوار ناول منگوانے والوں کو محصول ڈاک معاف کر دیا جائے گا -

المشتہر منیجر پیسہ اخبار لاہور

مسٹر لیاقت علی خان نے فسادات پنجاب کو ختم کرنے کے لئے مسلم لیگ کی مساعی کا ذکر کیا اور کہا - میری رائے میں چند دنوں تک بد امنی ختم ہو جائے گی - کیونکہ گورنر کے علاوہ مسلم لیگی لیڈر بھی صوبہ میں قیام امن کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں - عارضی حکومت کے دو مسلم لیگی ممبر پنجاب میں امن بحال کرنے کی انتھک کوششیں کر چکے ہیں - پنجاب کی آئینی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا - پنجاب میں اب گورنر سر ایون جنکنز کی حکومت ہے - چند دنوں میں وہاں امن قائم ہو جائے گا - پھر گورنر کو چاہیئے کہ وہ وزارت بنانے کے لئے خان آف ممدوٹ کو دعوت دیں - انہیں پنجاب اسمبلی کی اکثریت کی تائید و امداد حاصل ہو گی -

مسلم لیگی ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ یونینسٹ پارٹی کے کئی مسلمان ارکان جنہوں نے پہلے سکھوں اور کانگرس سے کولیشن کر رکھی تھی - وہ اب پنجاب اسمبلی میں لیگ پارٹی کے ۸۱ ارکان سے مل کر لیگ اسمبلی پارٹی کو ۱۷۵ ارکان کے ایوان میں اکثریت بنانے میں مدد دیں گے - صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا - صوبہ سرحد میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں - ان سے یہ ظاہر ہو رہا ہے - کہ موجودہ وزارت کو سرحدی عوام کا اعتماد حاصل نہیں رہا اور اگر صوبہ میں نئے انتخابات کرائے جائیں - تو مسلم لیگ کو انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل ہو گی

کیمبل پور میں امن قائم کرنے کیلئے لیگی زعما کی مساعی

مسلمانوں نے اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر ہندوؤں اور سکھوں کی حفاظت کی

کیمبل پور ۲۰ مارچ - عارضی حکومت مرکزی کے رکن مواصلات سردار عبد الرب نشتر نے کیمبل پور کے فسادات سے متاثرہ علاقہ کا منگل کے روز دورہ کیا - آپ کی معیت میں سردار شوکت حیات خان - سید بشیر شاہ جیلانی ایم - ایل - اے (مرکزی) اور نواب صدیق علی خان سالار اعلیٰ مسلم نیشنل گارڈز بھی تھے - زعمائے لیگ ملتان سے کیمبل پور آتے ہوئے راولپنڈی اترے - ہوائی اڈہ پر راولپنڈی کے کمشنر نے لیگ کے لیڈروں کا استقبال کیا - اور بعد ازاں انہوں نے ناردرن کمانڈ کے کمانڈر انچیف سے فسادات سے پیدا شدہ مسائل پر تبادلہ خیالات کیا

کیمبل پور میں لیگی قائدین کی تشریف آوری پر ایک اجلاس سردار ممتاز علی خان کی کوٹھی پر منعقد ہوا - جس میں سردار شوکت حیات خان نے مسلمانوں سے اپیل کی - کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت کریں - اور اسلامی رواداری سے کام لیتے ہوئے اغیار کی اشتعال انگیزی کے باوجود پر امن رہیں - سردار ممتاز علی خان دیگر مسلم لیگی زعما کی معیت میں ضلع بھر کا دورہ کر رہے ہیں - اور قریہ بہ قریہ قائد اعظم کا پیغام امن سنا رہے ہیں - اور ان کو تلقین کر رہے ہیں - کہ اقلیتوں کی حفاظت کرنا مسلمانوں کا فرض ہے - ان کی سعی و عمل سے اب حالات کافی حد تک سلجھ چکے ہیں - اور گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے کوئی ناخوشگوار حادثہ وقوع پذیر نہیں ہوا قبائلی علاقہ سے پانچ ہزار پٹھان پنڈی گھیپ پر حملہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے - لیگی لیڈروں کی بروقت مداخلت اور امن کی تلقین سے ان کو واپس کر دیا گیا - ایسے اکثر واقعات دریافت ہوئے ہیں - جن میں ہندوؤں اور سکھوں کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر کی

فنانس ممبر کی طرف سے بجٹ کی تجاویز میں ترمیم کا اعلان

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس کے فوراً بعد فنانس ممبر مسٹر لیاقت علی خان نے مرکزی اسمبلی میں سرمایہ کے منافعوں اور تجارتی منافعوں پر ٹیکس کے متعلق حکومت کے فیصلہ کا اعلان کر دیا - اگر تاجروں کو سرمایہ کا ۶ فیصدی نفع ہو تو ایسے منافعے پر ٹیکس نہیں لگایا جائے گا - تجارتی منافع پر ٹیکس ۲۵ فی صدی کی بجائے ۱۶¼ فیصدی کر دی گئی ہے -

مسٹر لیاقت علی خان نے توقع ظاہر کی کہ اب کسی کو بھی ان کی طرف سے پیش کردہ بجٹ کی تجاویز پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا - فنانس ممبر کے اس اعلان کے بعد بجٹ پر عام بحث شروع ہو گئی آج لیگ پارٹی کے رکن مسٹر محمد نعمان نے نامہ نگاروں کی گیلری میں یہ اعلان کیا - کہ شہر کے حالات کے پیش نظر وہ اپنی تحریک التوا پیش نہیں کریں گے - انہوں نے بتایا کہ انہوں نے خواجہ ناظم الدین کے ہمراہ ہوم ممبر سردار پٹیل سے ملاقات کی جنہوں نے کہا - کہ انہیں اسمبلی میں تحریک التوا پیش کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں - ویسے ان کی ذاتی رائے یہ ہے - کہ پنجاب کے حالات پہلے ہی ناخوشگوار ہیں - لہٰذا اس تحریک التوا کو پیش کرنا منافی امن ثابت ہوگا - آج مرکزی اسمبلی میں وائسرائے

طلاء مستانہ

ناظرین پیسہ اخبار اس کو فرود پڑھیں یہ اشتہار نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے آپ یقین کریں کہ اس کے استعمال سے عضو مخصوص کی کجی سستی کمزوری اور کوتاہی اور لاغری دور ہو کر رگوں اور پٹھوں میں نیا خون دوڑنے لگتا ہے - اور بجلی کی سی طاقت بھر جاتی ہے - ایک دفعہ استعمال کر کے دیکھئے - مایوس مریض اس کے استعمال سے اچھے ہو کر لکھتے ہیں کارخانہ کو آرڈر پر آرڈر دیتے ہیں - ایسے انتظام کے سینکڑوں سارٹیفکیٹ کارخانہ میں موجود ہیں جو اپنے آپ کو زندہ درگور لکھا کرتے تھے - اب تندرست و توانا ہیں - یہی وجہ ہے کہ نہ صرف عام لوگوں نے بلکہ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اس کی بار بار آزمائش کی ہے -

اور

طلاء مستانہ کو بار بار منگاتے ہیں - اور مریضوں سے بھاری رقم وصول کرتے ہیں - اس کا استعمال ہر موسم میں مفید ہوتا ہے - اس لئے اگر آپ بھی کسی قسم کی کمزوری یا بیماری محسوس کرتے ہیں - تو یقیناً طلاء مستانہ کو سب سے بہتر پائیں گے - اور دراصل کوئی نفع اس کی فروخت میں نہیں ہے - بلکہ کارخانہ خلق خدا کی بہتری کے لئے اس کو بالکل معمولی نفع پر دے رہا ہے - کیونکہ اس میں قیمتی اجزاء ڈالے گئے ہیں - قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے - ڈاک خرچ معاف پیکنگ کا خرچ چار آنے ۴/

نوٹ اگر خدانخواستہ آپ جریان - احتلام نامردی جیسی موذی مرض میں مبتلا ہیں - تو طلاء مستانہ کے بیرونی استعمال کے ساتھ دیر ہضمیوں ست کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیگا - گذشتہ بیس برس سے اس نے ہزارہا مریضوں کو نئی زندگی عطا کی ہے قیمت فی ڈبیہ تین روپے آٹھ آنہ - محصول ڈاک معاف - پیکنگ کا خرچ چار آنے ۴/

ملنے کا پتہ :-

روپ بلاس کمپنی نمبر ۹۰۷ - دہن گلی کانپور

دی مغل لائن لمیٹڈ

بحر احمر اور ماریشس

کی بندرگاہوں کو مسافر اور مال لے جانے والے جہازوں کا بیڑہ بمبئی سے

عدن، پورٹ سوڈان، جدہ اور مصر

کی بندرگاہوں کے درمیان ہمارے جہازوں کی آمد و رفت باقاعدگی اور خوش اسلوبی سے ہوتی ہے اور امید ہے کہ ہم حسب ضرورت دوسری بندرگاہوں کو بھی اپنے جہاز بھیج سکیں گے -

مال اور مسافروں کی بکنگ اور تفصیلات کیلئے لکھئے

ٹرنر مارسین اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ اپنک اسٹریٹ بمبئی

کی ایگزیکٹو کونسل کے سابق رکن مسٹر عزیز الحق کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ پنڈت نہرو، خواجہ ناظم الدین، مسٹر گوشی۔ اور مسٹر ماولنکر نے مرحوم کی تعریف و توصیف میں تقاریر کیں۔

فنانس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا کہ یکم مارچ ۱۹۴۶ء سے سونے پر محصول سے ۴۳ لاکھ ۴۷ ہزار دو سو پچانوے اور چاندی پر محصول سے ۹ لاکھ ۸۶ ہزار ایک سو ستر روپیہ وصول ہوئے۔ مولوی آزاد نے بتایا کہ حال میں جو فسادات ہوئے ہیں۔ ان میں ٹیکسلا کا آرکیالوجیکل میوزیم بالکل محفوظ رہا ہے۔

احرار کو چاہئے کہ پاکستان کی حمایت کا اعلان کر کے لیگ میں شامل ہو جائیں

مجلس احرار کی قرارداد پر ملک فیروز خان نون کا اظہار خیال

لاہور ۲۵ مارچ۔ ملک فیروز خان نون نے ایک انٹرویو میں مجلس احرار کے فیصلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار نے کانگرس سے قطع تعلق کا جو فیصلہ کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ مگر مجلس احرار کو صرف اسی پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے۔ زمانہ بڑی تیزی سے بدل رہا ہے اور یہ وقت انتظار کرو اور دیکھو کے لئے موزوں نہیں۔ مجلس احرار کے لیڈروں کو چاہئے کہ وہ صاف الفاظ میں پاکستان کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کرتے ہوئے مسلم لیگ میں شریک ہو جائیں۔ ان کے لئے صرف یہی ایک راستہ ہے۔ جس میں قوم کا بھی فائدہ ہے اور ان کا بھی فائدہ ہے۔ اس طرح وہ ہمارے قومی مقاصد کو تقویت پہنچا سکیں گے۔

ملک وزیر محمد ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں احرار کے اس فیصلہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ کانگرس سے قطع تعلق کا فیصلہ بے معنی ہے۔ کانگرس کسی احراری کو اپنا ممبر ہی نہیں بناتی۔

مسلم لیگ کی خواتین کمیٹی نے ایک قرارداد میں احرار کا فیصلہ سراہا ہے۔ اور ان سے اپیل کی ہے کہ وہ لیگ میں شامل ہو جائیں۔ (نامہ نگار)

شیخ صادق حسن کا بیان

شیخ صادق حسن ایم۔ ایل اے نائب صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے۔ کہ پنجاب کے فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں نے جارحانہ روش اختیار کی۔ شیخ صاحب نے بتایا کہ

"مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی پنجاب میں کامل ۳۴ دن جاری رکھنے کے باوجود بالکل غیر فرقہ وارانہ رہی۔ یہ ماسٹر تارا سنگھ ہی تھے جنہوں نے مسلم لیگ کی تحریک کے آخری ایام میں اکالی فوج تیار کرنا شروع کر دی۔ جونہی لیگی وزارت مستعفی ہوئی ماسٹر تارا سنگھ نے مسلمانوں کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں کرنا شروع کر دیں۔ امرتسر میں سکھ لیڈروں کے کھلے بندوں اشتعال دلانے سے فرقہ وارانہ آگ کے شعلے بھڑکے۔ سکھ کارکنوں نے فوجی گروہ بنا کر مسلمان علاقوں پر دھاوا بول دیا اور کرپانیں۔ کلہاڑے۔ نیزے اور بندوقیں استعمال کیں۔ سول ہسپتال میں زخمیوں اور ہلاک ہونے والوں کے داخلہ کی ترتیب سے یہ امر صاف طور پر عیاں ہے کہ سکھوں نے فساد کرنے میں پہل کی اور اس فساد نے بعد ازاں خطرناک صورت اختیار کر لی۔ جو مسلمان عورتیں اور کمسن بچے زخموں سے ہلاک ہوئے اس کے برعکس فسادات کے دوران میں کسی سکھ یا ہندو عورت یا بچہ کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی جس پر مسلمانوں نے ہاتھ اٹھایا ہو۔ اب جبکہ لاکھوں کا لوٹ مار کا سامان نواحی سکھ دیہات سے برآمد ہو رہا ہے۔ تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ باہر سے فسادات کے لئے خاص طور پر سکھ جتھے امرتسر میں لائے گئے۔ شیخ صاحب نے اس غلط بیانی کی بھی تردید کی ہے۔ کہ پچھلے دس سال میں پنجاب کے مسلمان وزرائے اعظم نے اقلیتوں کو نظر انداز کیا۔ شیخ صاحب نے کہا ہے کہ پنجاب میں کلیدی ملازمتیں مسلمانوں اور دیگر ملتوں میں مساوی طور پر تقسیم ہوتی رہی ہیں۔ اور حکومت میں اقلیتوں کو پوری نمائندگی حاصل ہوتی آئی ہے۔ اگر اکالی لیڈر پنجاب میں لیگی وزارت پر دفعہ ۹۳ کو ترجیح دیتے ہیں۔ تو کیا وہ تمام ملک میں بھی یہی صورت حال پسند کریں گے۔ شیخ صاحب نے بتایا ہے کہ کس طرح امن کمیٹی قائم کرتے وقت ماسٹر تارا سنگھ نے بحالی امن کے لئے ایک مشترکہ اپیل پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ گیانی کرتار سنگھ نے بھی مسلمانوں سے امن قائم کرنے کی کوششوں میں تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ سینکڑوں ہندوؤں اور سکھوں نے اپنے بیانات میں ان مسلمانوں کے حسن سلوک کو سراہا ہے جنہوں نے ان کی جان اور مال کی حفاظت کی۔ اگر مسلمان بھی اپنی روایتی فراخدلی

فن تعمیر حیات

جب ہم کسی چیز کا فیصلہ کرنے لگتے ہیں۔ تو بہت سی باتیں مثلاً متعلقہ خیالات تجارت۔ علیحدہ علیحدہ نتائج۔ مطالعات کا میابیاں۔ ناکامیاں ہمارے ذہن میں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہم دانا ہیں۔ تو ہم اس سلسلہ کی تعداد کو بڑھاتے ہیں۔ ہم ایسی مثالوں کو حتی الامکان جمع کرتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے مطابق ہیں۔ ہم ان کا اپنے تجربہ پر حصر کر کے مواذنہ نہیں کرتے۔ بلکہ داناؤں کے مسلمہ تجارب کو بھی زیر نظر رکھتے ہیں۔ ہمارے بہترین لمحوں میں ضمیر اور وقوف وقت تاریخ جو لکھی جا چکی ہے۔ اور نہیں لکھی گئی تاریخ جو متعلق ذات ہے۔ جو سیاسی ہے۔ جو مجلسی ہے۔ متعلق ہے میں پھیل جاتا ہے اور انفرادی تجربات اور خیالات کی تلاش میں پھیل جاتا ہے۔ اور ان کی تلاش کرتا ہے۔ جن سے ہم صحیح فیصلہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ صرف یہی کافی نہیں ہے۔ کہ مسلسل انفعال ہو۔ ہمارے دماغ کو لازم ہے کہ مقابلہ کرنے کے لئے خیال کے ہر کونے اور کنج میں تلاش کرے جس سے ہم کو مدد مل سکتی ہے۔ یہ تلاش ایسی یا وقوف ہونی چاہیئے کہ حتی الامکان ہر اس شے کو فراہم کرے جس کا امر متعلقہ سے ذرا بھی تعلق ہو۔ کشش مفاد کوشش کے ساتھ ملکر بعض ایسی باتوں کو جو بظاہر فراموش شدہ ہیں۔ پابندہ وقوف کر دیگی۔

مضامین فیصلہ کیا ہیں

مضامین فیصلہ صرف انسان ہی نہیں ہیں۔ بلکہ بے جان چیزیں بھی ہیں۔ فیصلوں کی بے شمار تعداد بے شک اشخاص سے متعلق ہے۔ لیکن کارخانہ دار سمجھتا ہے۔ کہ یہ اچھا کپڑا ہے۔ یہ اچھی بلوان ہے۔ یہ اچھا سوٹ کیس ہے۔ یہ اچھا ربڑ ہے۔ دوکاندار اپنے گاہکوں کو جانتا ہے اور ان کے مذاق کو سمجھتا ہے۔ اور ان حالات سے واقف ہے۔ جو ان کے مذاق کو پیدا کرتے ہیں۔ دو فیصلے ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔ چیزوں کی قسم اچھی یا بری۔ اس کی صنعت بہ تعلق اصل لاگت اور ماہیت اور کاریگر کا اس کی ماہیت کی نسبت کے متعلق فیصلہ۔ اس انسان کے فیصلہ کے اجزا ہیں۔ جو ان کو خریدتا ہے۔ تاکہ فروخت کرے۔ لیکن اس کے آخری فیصلہ کا عنصر اس چیز کی سود مندی ہے۔ جو خریدی یا فروخت کی جاتی ہے۔

وقوف کے احاطہ کی وسعت

ہم کو ان سلسلوں کو جو دستیاب ہو سکتے ہیں۔ وسعت دینی چاہیئے۔ اس کے معنی ہیں توسیع علم۔ توسیع تجربہ اور توسیع مفاد ہر کام میں متعدد مختلف سلسلے مہیا ہو جاتے ہیں۔ جن پر اصلاحی فیصلہ کا حصر ہوتا ہے۔ لیکن پہلی چاہیئے کہ ہم ایسے مفاد کی توسیع کریں۔ اگر ہم کو منظور ہے کہ ہم ماہر کار دیگر بن جائیں۔ مفاد کی کئی قسمیں ہیں۔ ہر محقق کا کام مقدم ہے لیکن وہ تنہا کافی نہیں ہے۔ ہمارا مفاد اور ہمارا علم اس قسم کا ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اشیاء کی ماہیت اور فلسفہ۔ علم خیالات اور لوگوں منتزل طبقوں سے کر سکیں۔ اگر ہمارا مقصد زندگی صاف اور محقق ہے تو ہم مطالعہ اور حقیقی تجربہ سے وہ تمام ضروریات کھینچ لیں گے۔ جن کی بدولت ہم مراد حاصل کر سکتے ہیں۔ ہماری جسمانی۔ جذباتی۔ اور دماغی زندگی طاقت فیصلہ کی محدود معاون ہے۔ اس سامان پر غور کرنے کے لئے ہم کو لازم ہے کہ ہم حتی المقدور دماغی علیحدگی کا درجہ حاصل کریں۔ ہم کو اپنا ارادہ اس کو بنانا چاہیئے جو موجود ہے نہ کہ اس کو جو ہم چاہتے ہیں۔ ہم اپنی مدد اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ امر تنقیح طلب پہلے روزعایت غور کریں۔ اور اپنی فی الحقیقت خواہش کی تعریف کریں۔ اور اس کے لئے ہر طرح کی آسانی پیدا کریں۔ ہم اکثر اپنے آپ کو فقروں سے دھوکا دیتے ہیں۔ جلدی یا بے دیر فقرہ صورت گرجانا ہو جاتا ہے۔ اور صحیح فیصلہ کا سامان مسمار اور تباہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ کسی کو لیڈر بنائیں۔ تو ہم صرف طاقت کو دیکھتے ہیں اور طاقت کے بعض اجزا دانائی۔ تیز فہمی۔ احتیاط۔ صبر اور فقدان صنعت آرائی کو نہیں دیکھتے۔ جن کو طاقت کا جزو لاینفک ہونا چاہیئے۔ نتیجہ یہ کہ جن کو ہم لیڈر بنانا چاہتے ہیں۔ وہ اس صنعت سے محروم ہونے کی وجہ سے لیڈری کا اہل نہیں ہوتا۔ بعض فیصلوں میں دلی خیالات کو جگہ ہوتی ہے۔ مثلاً ان لوگوں کی جن کے ساتھ ہم کام کرتے ہیں۔ یا اس جگہ کی جہاں ہم رہتے ہیں۔ اور اس دکان کی جس کے ساتھ ہمارا لین دین ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے اہم فوائد پر غالب آ جائے۔ (باقی پھر)

جو عورت ہر مہینہ تکلیف اُٹھاتی ہے

وہ شاید یہ نہیں جانتی کہ عورت کی ماہواری خرابی سینکڑوں نئی بیماریاں پیدا کردیتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی عورت ماہواری ایام کی کسی بھی تکلیف میں مُبتلا ہو۔ یعنی ماہواری درد سے ہوتی ہو یا تھوڑی ہوتی ہو یا زیادہ آتی ہو یا ماہواری رُک رُک کر آتی ہو تو

اُس عورت کو

صرف ایک شیشی دوا کورس کھلادینی چاہیئے۔ دوا کورس ماہواری کے اندرونی نظام کو قطعی درست کردیتی ہے اور اس کے بعد عورت کو ہر مہینہ بغیر درد کے نہایت آسانی کے ساتھ ماہواری ایام ہونے لگتے ہیں۔ یاد رکھیئے دوا کورس ماہواری کی تمام خرابیوں کا اصلی علاج ہے۔ ایک شیشی کورس کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے۔ جن عورتوں کو ضرورت ہو

لیڈی ڈاکٹرز زنانہ دواخانہ۔ پی۔ ایم۔ ڈی ۳۴۔ دہلی

کے پتہ پر خط لکھ کر یہ دوا بذریعہ وی پی پارسل منگالیں۔ پارسل پر نو آنے محصول لگے گا۔

ماہواری خرابی ٹھیک کرنے والی دوا کورس کا نام یاد رکھیے

THE PAISA AKHBAR URDU WEEKLY LAHORE
پیسہ اخبار لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

درودِ نور!

تاریکیاں تھیں کفر کی!
ہر ایک سو چھائی ہوئی!
بت پرستی کی وبا!
ہر ایک تھا اس میں مبتلا!
دل میں نہ تھا خوفِ خدا!
بھائی سے تھا بھائی جدا!
مذموم رسمیں قتل و خون!
شرک تا حدِ جنون!
لات و جبل کا دور تھا!
دختر کُشی کا زور تھا!
اللہ کے دیں کے لئے!
نیکی کی تلقین کے لئے!
وقتِ اجابت آگیا!
دورِ رسالت آگیا!
نورِ خدا ظاہر ہُوا!
اسلام یوں پیدا ہُوا!
صادر ہوا حکمِ خدا!
فخرِ ملائک پاس آ!
کرہ ارض پہ جا!
تحفہ وہاں سے کوئی لا!
جبریل کو وقتِ سحر!
پھول اک حسیں آیا نظر!
امت کا تحفہ زہ لئے!
ضبطِ مسرت اور گئے!
عرش کی جانب چلا!
اور پھول حاضر کردیا!
تحفہ تیرا منظور ہے!
اک بات لیکن اور ہے!
بی آمنہ کے پاس جا!
پھول ان کو دے کے لوٹ آ!
وحدت کو دامن میں لئے!
"ختم الرسل" پیدا ہوئے!
رحمت خدا کی ہوگئی!
ہر سو تجلی ہوگئی!

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا اور بھاری بھاری بادل اٹھاتا ہے۔ (۱۲) اور رعد اور فرشتے سب اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیوں کی کڑک بھیجتا ہے۔ پھر جس پر چاہتا ہے۔ گرا بھی دیتا ہے۔ (یہ لوگ) خدا کے بارے میں لوگ کٹ حجتیاں کرتے ہیں۔ اور وہ بڑی قوت والا ہے (۱۳) سود مند پکارنا تو اسی خدا کا ہے اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ ان کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے۔ مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ (دور ہی سے) اس کے منہ میں آ پہنچے۔ حالانکہ وہ (اس صورت میں کبھی بھی) آ نہیں سکتا۔ اور (اسی طرح) کافروں کی پکار بیکار ہے۔ (۱۴) اور جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا زبردستی سے خدا کے آگے سجدہ کرتی ہے۔ اور ان کے سائے بھی صبح و شام سجدہ کرتے ہیں۔ (۱۵) ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے (انہیں ان کی طرف سے) کہہ دو۔ کہ خدا۔ پھر ان سے کہو کہ تم نے خدا کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہے۔ جو خود اپنے نفع اور نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ کہو کہ اندھا اور آنکھوں والا برابر ہیں؟ یا اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے۔ بھلا ان لوگوں نے جو خدا کے شریک مقرر کئے ہیں انہوں نے خدا کی سی مخلوقات پیدا کی ہے۔ جس کے سبب ان کو مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہے۔ (۱۶) اسی نے آسمان سے مینہ برسایا۔ پھر اس سے اپنے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہہ نکلے۔ اور نالے پر پھولا ہوا جھاگ آ گیا۔ اور جس چیز کو زیور یا کچھ اور بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں۔ اس میں بھی ایسا ہی جھاگ ہوتا ہے۔ اس طرح خدا صحیح اور غلط مثال بیان فرماتا ہے۔ سو جھاگ تو سوکھ کر جاتا رہتا ہے اور پانی جو لوگوں کے کام آتا ہے۔ وہ زمین میں ٹھیرا رہتا ہے۔ اس طرح خدا (حق و باطل کی) مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو) (۱۷) جن لوگوں نے خدا کے حکم کو قبول کیا۔ ان کی حالت تو بہتر ہو گی۔ اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا اگر روئے زمین کے سب خزانے ان کے اختیار میں ہوں۔ تو وہ سب اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور نجات کے بدلے میں صرف کر ڈالیں (مگر نجات کہاں) ایسے لوگوں کا حساب بھی برا ہوگا۔ اور ان کا ٹھکانا بھی دوزخ ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے (۱۸) بھلا جو شخص یہ جانتا ہے۔ کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے۔ وہ اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے۔ اور سمجھتے تو وہی ہیں۔ جو عقلمند ہیں (۱۹) جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ اور اقرار کو نہیں توڑتے۔ (۲۰) اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ان کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔ (۲۱) اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر (تیار) ہے (۲۲) (یعنی) ہمیشہ رہنے کے بہشتوں میں جن میں وہ داخل ہوں گے۔ اور جو ان کے باپ دادوں اور عورتوں اور اولاد میں نیکو کار ہوں گے۔ وہ بھی بہشت میں جائیں گے۔ اور فرشتے بہشت کے ہر ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (۲۳) اور سلام علیکم کہیں گے۔ اور کہیں گے کہ تم جو راہ خدا میں ثابت قدم رہے ہو یہ اس کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔ (۲۴) اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے نقض عہد کرتے۔ اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ان کو توڑتے اور ملک میں فساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی برا ہے۔ (۲۵)

سورۂ ابراہیم

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ خدا نے پاک بات کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے؟ وہ ایسی ہے جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط ہو اور شاخیں آسمان میں (۲۴)

پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا (اور میوے دیتا) ہو۔ خدا لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ تاکہ نصیحت پکڑیں (۲۵) اور ناپاک بات کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے کہ زمین کے اوپر سے اکھیڑ دیا جائے۔ اور اس میں ذرا بھی مضبوطی نہ ہو۔ (۲۶) خدا مومنوں کو صحیح اور پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور بے انصافوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (۲۷) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں۔ اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو سکے گا۔ اور نہ دوستی کام آ سکیگی۔ ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہیں (۳۱) خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کر دیا (۳۲) اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا۔ اور دونوں (رات دن) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی کام پر لگا دیا (۳۳) اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو (مگر لوگوں کا) حال یہ ہے کہ خدا کو مانتے ہی نہیں) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔ (۳۴)

سورۂ حجر

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یہ (خدا کی) کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ جس کی دلیلیں روشن ہیں (۱) ایک وقت ایسا آنے والا ہے۔ کہ کافر لوگ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے (۲) اے محمد ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ کھا لیں اور فائدے اٹھا لیں اور (طول) امل ان کو دنیا میں مشغول کئے رہے عنقریب ان کو (اس کام کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ (۳)

اور ہمیں نے آسمان میں برج بنائے۔ اور اس کو مزین کیا۔ اور دیکھنے والے اس (کی خوبصورتی) کو دیکھیں۔ (۱۶) اور ہر شیطان راندہ درگاہ سے اسے محفوظ کیا۔ (۱۷) لیکن اگر کوئی چوری سے سننا چاہے۔ تو چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے پڑتا ہے (۱۸) اور زمین کو بھی ہمیں نے پھیلایا۔ اور ہمیں نے اس پر پہاڑ بنا کر رکھ دیے اور ہمیں نے اس میں ہر ایک سنجیدہ چیز اگائی (۱۹) اور ہمیں نے اس میں تمہارے لئے اور ان لوگوں کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے۔ اسباب معیشت پیدا کئے (۲۰) اور ہمارے ہاں ہر چیز کے (بیشمار) خزانے ہیں اور ہم ان کو بمقدار مناسب اتارتے رہتے ہیں۔ (۲۱) اور ہمیں ہوائیں چلاتے ہیں (جو بادلوں کے پانی سے) بھری ہوئی (ہوتی ہیں) اور ہمیں آسمان سے مینہ برساتے ہیں۔ اور ہمیں تم کو اس کا پانی پلاتے ہیں۔ اور تم تو اس کا کوئی خزانہ نہیں رکھتے (۲۲) اور ہمیں حیات بخشتے اور ہمیں موت دیتے ہیں۔ اور ہمیں سب (کے) وارث ہیں۔ (۲۳) اور جو لوگ تم میں پہلے ہو گزرے اور جو پیچھے آنے والے ہیں۔ ہم سب کو جانتے ہیں۔ (۲۴) اور تمہارا پروردگار ان سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا۔ وہ بڑا دانا (اور) خبردار ہے۔ (۲۵) اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو (فوائد سے) متمتع کیا ہے۔ تم ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھنا اور نہ ان کے حال پر تاسف کرنا اور مومنوں سے خاطر اور تواضع سے پیش آتے رہنا۔ (۸۸) اور کہہ دو کہ میں تو علانیہ ڈر سنانے والا ہوں۔ (۸۹) اور ہم ان کفار پر اسی طرح عذاب نازل کریں گے۔ جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے تقسیم کر دیا۔ (۹۰) یعنی خدا کی کتاب کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ (۹۱) تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے۔ (۹۲) ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے (۹۳) تو جو تم کو (خدا کی طرف سے) حکم ملا ہے وہ لوگوں کو سنا دو۔ اور مشرکوں کا ذرا خیال نہ کرو۔ (۹۴) ہم تمہیں ان لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے کافی ہیں۔ جو تم سے استہزا کرتے ہیں (۹۵) اور جو خدا کے ساتھ اور معبود مقرر کرتے ہیں عنقریب ان کو ان باتوں کا انجام معلوم ہو جائیگا۔

تو پاک باش برادر مدار کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپیہ (للعہ) پنجاب بیتی پریس ستیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر
میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۱۴ | ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

مسئلہ پنجاب اور سیاسی پارٹیوں کی کشمکش

گزشتہ جنوری کے آخر میں مسلمانان پنجاب نے اپنی شہری آزادی کے لئے جو جدوجہد شروع کی۔ وہ کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہ تھی یعنی پنجاب کے کسی غیر مسلم فرقہ کے خلاف نہیں شروع کی گئی تھی یہی وجہ ہے۔ کہ جب تک یہ تحریک جاری رہی پنجاب کے کسی دوسرے فرقے سے مسلمانان پنجاب کا کوئی تصادم نہیں ہوا۔

جیسا کہ سب کو معلوم ہے یہ تحریک اس لئے بروئے کار آئی کہ حکومت پنجاب نے اپنی ناعاقبت اندیشی اور کوتاہ فہمی کی بنا پر بغیر کسی معقول وجہ کے مسلم نیشنل گارڈ کو ایک خلاف قانون جماعت قرار دیا۔ اور بڑی بے باکی سے پنجاب کے برگزیدہ مسلمان لیڈروں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا پنجاب کے مسلمانوں نے ان نامعقول احکام اور لیڈروں کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ان احکام کی مسلسل خلاف ورزی کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ مسلم نیشنل گارڈ سے متعلق حکومت کا یہ اعلان براہ راست مسلم لیگ پر بلکہ مسلمانوں کی شہری آزادی پر ایک ناجائز حملہ ہے۔ حکومت نے مسلمانوں کے ایجی ٹیشن سے مرعوب ہو کر یہ حکم واپس لیا۔ لیکن دوسری پابندیاں قائم رہیں جو بجائے خود مسلمانوں کی شہری آزادی پر ایک زبردست حملہ تھیں۔ اور ان کے قائم رکھنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے بجا طور پر اپنی تحریک جاری رکھی۔ یہاں تک کہ ایک مہینہ بعد حکومت سے مفاہمت ہو گئی مقصد حاصل ہو گیا اور اس کے بعد تحریک بند کر دی گئی۔

اس طول مدت میں مسلمانوں کی طرف سے کسی فرقہ کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی نہیں کی گئی۔ کیونکہ اس جدوجہد کے زمانہ میں مسلم لیگی لیڈر بار بار عوام کو یہ تنبیہ کرتے رہے۔ کہ اپنی تحریک کو فرقہ وارانہ رنگ سے بچائیں۔ اور کوئی ایسی بے احتیاطی نہ کریں۔ جو کسی فرقے کے جذبات میں اشتعال پیدا کرے۔

مسلمان جس مقصد کے لئے جنگ کر رہے تھے۔ وہ ایک ایسا مقصد تھا جس سے ملک کی کسی بھی سیاسی پارٹی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسلمان جو آزادی یا جو حق اپنے لئے طلب کر رہے تھے۔ اس کے لئے ہر پارٹی ہمیشہ حکومت سے لڑتی رہی ہے بیز کانگرس بار بار اس قسم کی پابندیوں کے مقابلہ میں قانون شکنی کر چکی ہے۔ اس لئے ہونا یہ چاہیئے تھا۔ کہ کانگرس اپنے اصول اور پچھلی روایات کے مطابق اس موقع پر مسلمانوں کی ہمت افزائی کرتی۔ اور اگر وہ اپنی کسی مصلحت عملی کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکتی تھی۔ تو کم از کم اس تائید میں آواز بلند کرتی۔ لیکن یہ کیسی عجیب بات ہے کہ انہوں نے اس معاملہ میں حکومت پنجاب کے طرز عمل کی حمایت کرتے ہوئے اس تحریک کی سخت مذمت کی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حکومت پنجاب یہی پابندیاں کانگرس پر عائد کرتی۔ تو کیا اس صورت میں بھی کانگرس حکومت کی تائید کرتی۔ ظاہر ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی سو آپ اس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ تحریک صرف اس وجہ سے قابل مذمت قرار دی گئی کہ مسلمانوں نے شروع کی تھی۔ یہی چیزیں ہیں۔ جو مسلمانوں کے دلوں میں بے اعتمادی اور بدگمانی پیدا کرتی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ ہمیشہ ناخوشگوار ہوتا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک اور مثال پیش کی جاتی ہے۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ ہماری سیاسی پارٹیوں کے قول و عمل یکساں تک مطابقت ہے۔ اور وہ اپنے اغراض کے حاصل کرنے کے لئے کس طرح اصول سے منحرف ہو جاتی ہیں۔ کانگرس متحدہ قومیت کی مدعی ہے۔ اور یہ کہتی ہے۔ کہ ہندو و مسلمان ایک قوم ہیں۔ اسی بنا پر وہ اکھنڈ ہندوستان کی حامی ہے۔ اور مذہب کی بنیاد پر ملک کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنا پسند نہیں کرتی اس نظریہ کی بنا پر وہ پاکستان کی مخالفت کرتی ہے۔ کیونکہ اس طرح مذہب کی بنا پر ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اب دوسرا رخ ملاحظہ کیجئے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ابھی حال ہی نہایت کھلے لفظوں میں پنجاب کو مذہب کی بنا پر دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز منظور کر لی ہے۔ یعنی مسلم پنجاب اور غیر مسلم پنجاب۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ تقسیم کانگرس کے اصول کے مطابق ہے اور کیا اس تقسیم کے بعد بھی پنجاب اکھنڈ رہ سکتا ہے؟ اسی طرح بنگال کا معاملہ ہے

اب غیر مسلم لیڈروں کی ایک بڑی جماعت اس تجویز کی حامی ہے کہ بنگال کو مسلم اور غیر مسلم دو حصوں پر تقسیم کر دیا جائے یہ کیسی ستم ظریفی ہے۔ ایک طرف اکھنڈ کا دعویٰ دوسری طرف "اکھنڈ" پر اصرار۔ بنگال کا معاملہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ جب لارڈ کرزن نے بنگال کو دو حصوں پر تقسیم کیا۔ جس کی وجہ سے مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی غیر معمولی اکثریت ہو گئی۔ تو بنگال کے ہندوؤں نے ایک طوفان قیامت برپا کر دیا اور ایسے وسیع پیمانہ پر ایجی ٹیشن شروع کیا جو بنگال کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس ایجی ٹیشن سے متاثر ہو کر حکومت نے بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی۔ جس کا اعلان دہلی میں شاہی دربار میں ملک معظم کی تشریف آوری کے موقع پر کیا گیا۔ اس اعلان پر ہندو حلقوں میں غیر معمولی مسرت ظاہر کی گئی۔ لیکن دوسری طرف حکومت کے اس طرز عمل نے مسلمانوں کو سخت ناخوش کیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی واقعہ مسلمانوں کی سیاسی بیداری کا باعث ہوا۔ جس سے انہوں نے یہ سبق حاصل کیا۔ کہ حکومت سے اپنے مطالبات تسلیم کرانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ عوام میں احساس اور بیداری پیدا کر کے حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کیا جائے۔

اب یہ انقلاب کس قدر حیرت انگیز ہے۔ کہ جس تقسیم کے خلاف بنگالیوں نے شدید احتجاج کیا تھا۔ آج ان کے بہت سے سربرآوردہ لیڈر اسی تقسیم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور باوجود متحدہ قومیت کا راگ گانے کے صاف یہ کہتے ہیں۔ کہ مذاہب کی بنیاد پر جا صوبہ کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

ان واقعات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری سیاست کی بنیاد جو خود غرضی پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ کروٹیں بدلتی رہتی ہے۔ ہمارے ملک کی اکثریت اکھنڈ ہندوستان کا نعرہ اس لئے بلند کر رہی تھی کہ پورے ملک پر اس کا اقتدار قائم رہے۔ اور مسلمانوں کو بے روک ٹوک آزادی سے آگے بڑھنے کا موقع نہ ملے۔ لیکن اب حکومت برطانیہ کے ۲۰ فروری کے اس اعلان نے کہ جون ۱۹۴۸ء تک سارے اختیارات ہندوستان کے حوالہ کر دیئے جائیں گے۔ برادران وطن کی ذہنیت اور منصوبہ میں انقلاب پیدا کر دیا۔ حکومت برطانیہ کے اس اعلان میں پاکستان کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کیونکہ برطانیہ کی موجودہ گورنمنٹ جو کانگرسی لیڈروں کی ہنگامہ خیز سرگرمیوں سے متاثر ہو چکی ہے۔ پاکستان کی تائید نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن بایں ہمہ اس اعلان میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق بعض ایسی صورتوں کا اعلان کیا گیا ہے کہ اگر وہ بروئے کار آئیں تو ہندوستان کا نظام حکومت ایسی صورت میں تبدیل ہو سکتا ہے جس سے اس کی اکھنڈ حیثیت بالکل باقی نہیں رہے گی۔ کیونکہ وہ متعدد خود مختار صوبوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اگر یہ صورت پیش آئی تو ملک کے کچھ حصوں میں خواہ مخواہ پاکستان بن جائے گا۔ اس لئے برادران وطن یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے کہ یہ صورت پیش آئے پنجاب اور بنگال دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس تقسیم کے بعد پورے بنگال اور پنجاب پر مسلمانوں کا اقتدار قائم نہ رہے گا کیونکہ ان دونوں صوبوں کا ایک ایک حصہ پاکستان قائم ہونے سے پہلے ہی ہندوستان میں شامل ہو جائیں۔ اور پاکستان کا رقبہ گھٹ جائے گا۔ اس تنگ نظری کی بنا پر برادران وطن اپنے اصول سے دست بردار ہو گئے۔ اور صاحبان بنگالی لیڈر تو خصوصیت کے ساتھ تقسیم بنگال کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں کہ بنگال میں ہندوؤں کا ایک گھر یا وطن ہونا چاہیئے۔

ہمیں سب سے زیادہ تعجب سکھ لیڈروں پر ہے۔ جو خواہ مخواہ تقسیم پنجاب کی حمایت کر رہے ہیں۔ سکھوں نے پہلے دو سال میں عجیب و غریب رنگ بدلے ابھی حال کی

ہم وطنوں کے ساتھ سمٹس سے کہیں بدتر سلوک کر رہے ہیں۔ سمٹس کہتے ہیں کہ جنوبی افریقہ کی زمینوں پر ہندوستانیوں کا کوئی حق نہیں۔ مگر پنڈت نہرو کا ارشاد ہے کہ ہندوستان کی زمین پر ہندوستانیوں کا کوئی حق نہیں۔

پشاور میں مسلمان خواتین کا شاندار جلوس

۳۰ مارچ کو بروز اتوار تحریک آزادی کے سلسلہ میں ڈاکٹر خان صاحب کی حکومت کے خلاف برقعہ پوش مسلمان خواتین پشاور نے ایک نہایت شاندار جلوس نکالا۔ اس جلوس میں بلا مبالغہ ایک ہزار خواتین ہر طبقہ اور درجہ کی سفید برقعوں میں ملبوس تھیں۔ بیرا غازان شاہ صاحب کے مکان سے نکل کر بازاروں سے ہوتا ہوا کوتوالی یادگار، کچہری دروازہ، کننگھم باغ اور اسمبلی ہال سے گذر کر جیل تک پہنچا۔ پولیس نے جیل کے دروازے کو بند کر دیا تھا۔ اور ۳ منٹ والے سپاہیوں ... عورتوں کو ڈرانے کی کوشش کی مگر بہادر مسلمان عورتوں نے دروازہ کھولنے ... کی جیل کے دروازے پر جا کر نعرے لگائے۔ اور سب زمین پر بیٹھ گئیں۔ کچھ عرصہ کے لیے منتشر ہو گئیں۔ ... پولیس نے عورتوں کو ڈرانے کی کوشش کی۔ جلوس ...

مولوی سید عبدالاکبر کا انتقال

ڈرامائی پیلس

حکومت اور مسلمان لیڈروں کا فرض

فسادات کے بعد پکڑ دھکڑ لازمی ہے۔ ہم نے ان کالموں میں بارہا اس پر زور دیا ہے۔ کہ حکومت کو اس کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ بے گناہ لوگ نہ پکڑے جائیں۔ ہندوستان میں جہاں کہیں بھی فساد ہوتے ہیں۔ ان کے خاتمہ پر گرفتاریوں کا سلسلہ جب جاری ہوتا ہے۔ تو لوگ دھڑا دھڑ بے گناہ مردوں کو گرفتار کرانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ وہ لوگ بھی پکڑے گئے جو فسادات کے زمانہ میں شہر میں ہی نہیں تھے۔ حکومت کو یہ امر نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جب مختلف گروہوں کے تعلقات اس قدر کشیدہ ہو چکے ہوں تو مخالفوں کو جھوٹے مقدموں میں پھنسا کر ان سے انتقام لینا بھی مذموم نہیں سمجھا جاتا۔ اس کے علاوہ دوسری افسوسناک حقیقت جو حکومت کے پیش نظر رہنی چاہیئے یہ ہے کہ بعض سرکاری ملازم بھی فرقہ وارانہ تعصب سے ملوث ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے فرقہ کو ان سے بجا طور پر خدشہ لاحق رہتا ہے کہ وہ نہ صرف اس سے انصاف نہیں کریں گے بلکہ بے انصافی کریں گے۔ ظاہر ہے ...

آسام میں فوج

ایشاء کی قیمتوں کے بورڈ کے فرائض فنانس ممبر کی ...

آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر سی پی لاسن کی طرف سے پیش کردہ ایک تحریک تخفیف کا جواب دیتے ہوئے جس کا مقصد اشیاء کی قیمتوں کے بورڈ کے فرائض اور متعلقہ امور پر بحث کرنا تھا آنریبل مسٹر لیاقت علی خان فنانس ممبر نے کہا۔ اشیاء کی قیمتوں کے بورڈ کے فرائض ... محدود نہ ہوں گے۔ اور بورڈ کو مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ضروری آزادی دی جائے گی ... قیمتوں سے مقابلہ کرکے زرعی قیمتوں کی جانچ پڑتال بھی بورڈ کے فرائض میں داخل ہوگی۔

فنانس ممبر نے بتایا کہ حکومت نے محسوس کیا ہے کہ قیمتوں کو برقرار رکھنے کے لیے ... طریقہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ بورڈ اس لیے مقرر نہیں کیا گیا کہ زرعی پیداوار کی ... کم کی جائیں۔ بلکہ اس کا مقصد زرعی پیداوار۔ مصنوعات اور دیگر اشیاء کی قیمتوں میں ارتباط پیدا کرنا ہے۔

پیداوار اور تقسیم

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فنانس ممبر نے کہا۔ مسٹر لاسن نے پیداوار اور ...

بورڈ کے فرائض محدود نہیں ہونگے

قیمتوں کی برقراری

جودھ پور نے سب سے پہلے سکھوں کی ایک ریاست بنا جائیں۔ انگریزوں نے پنجاب کا قبضہ ایک سکھ سردار مہاراجہ رنجیت سنگھ سے لیا تھا۔ لہذا مقتضائے مروت یہ ہے۔ کہ اب چلتے وقت کم از کم ایک حصہ تو سکھوں کی نذر کر دیا جائے۔

اکالی سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ جن کے دلچسپ کارنامے ہمیشہ یادگار رہیں گے چند شرطوں کے ساتھ تقسیم پنجاب کے حامی ہیں۔ لیکن ایک دوسرے سکھ لیڈر ... کھڑک سنگھ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ابھی حال میں ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے پنجاب کے ...

بات ہے۔ کہ جب مسلم لیگ نے پاکستان کے مطالبہ کا اعلان کیا تو سکھوں نے سکھستان یا خالصتان کا نعرہ بلند کیا۔ لیکن کسی نے ان کے اس مطالبہ پر توجہ نہیں کی۔ یہاں تک کہ وہ کانگرس کی حمایت بھی حاصل نہیں کر سکے۔ ... کانگرس نے تقسیم پنجاب کی تجویز منظور ... تو ... اس کی حمایت میں بھی پیش پیش ہیں ... یہ ... ثابت ہے کہ پنجاب کی تقسیم سے سکھستان بن جائیگا؟

ہر شخص اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے۔ کہ پنجاب کے کسی بھی ضلع میں دوسرے فرقوں کی مجموعی تعداد پر سکھوں کو اکثریت حاصل نہیں ہے۔ اس لیے تقسیم کے بعد بھی ...

پر قائم ہیں - اور کانگرسی اخبار اس رجعت پسندی پر "ڈرامائی پیشکش" کا عنوان قائم کرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے - حقیقت یہ ہے کہ کانگرس کی سیاست کے مرکزی نکتے اس وقت دو ہیں مسلمانوں کی مخالفت اور انگریز کی مدد سے ہندوستان میں نوآبادیات کے درجہ کے برابر ہندو راج کا قیام - قائداعظم نے غلط نہیں کہا تھا - کہ اکھنڈ ہندوستان کا تخیل انگریز کے تخیل کی تخلیق ہے - کانگرسی پریس چرچل ایمری اور ویول کو برا بھلا کہنے اور گالیاں دینے کا بڑا شوقین ہے مگر یہ پوڑی مسٹر ایٹلی کی لیبر پارٹی سے کم اکھنڈ بھارتی نہیں - مسٹر ایمری تو اس نظریہ کے بہت بڑے داعی تھے - اور ان کے نزدیک مغل شہنشاہ اکبر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے - کہ اس نے ہندوستان کو اکھنڈ بنایا - لارڈ ویول بظاہر بہت بے آبرو ہو کر ہندوستان سے نکلے - اور کانگرس سے ان کی جنگ زرگری کا بھی بہت ڈھنڈورہ پیٹا گیا - مگر لندن پہنچتے ہی انہوں نے اپنے سب سے پہلے بیان میں اکھنڈ ہندوستان کے قیام پر زور دیا - مسٹر ایٹلی اور ان کے رفقاء کی اکھنڈ بھارت سے محبت محتاج بیان نہیں - غرضیکہ انگریز ٹوری ہوں یا لیبر سب کے سب اکھنڈ بھارتی ہیں کیونکہ اکھنڈ بھارت ہی انگریزی سامراج کا ضامن ہے - اور اسی سے اس کے سامراج کی بقا ہے - لیکن یہ ہندو پراپیگنڈا کا کمال ہے - کہ اکھنڈ بھارت کی بجائے پاکستان کو انگریزی سامراج کا مقدار بتایا جاتا ہے - حالانکہ انگریز ہندو سے زیادہ پاکستان سے بدکتا ہے کیونکہ پاکستان کا مطلب صرف ہندوستان کی آزادی ہی نہیں مشرق وسطیٰ میں برطانوی سامراج کا خاتمہ بھی ہے - البتہ حصول پاکستان کے لئے ہندوستانی مسلمانوں نے جس عزم اور ولولہ کا اظہار کیا ہے - اس نے برطانیہ کی لیبر پارٹی کو بھی اس پر مجبور کر دیا ہے - کہ وہ یہ کہے کہ - ضروری نہیں کہ آزاد ہندوستان کی حکومت ایک مرکزی حکومت کو سونپ دی جائے - کیونکہ ہندوستانیوں میں سمجھوتہ نہ ہوا تو اقتدار حکومت مختلف حکومتوں کو منتقل کرنا پڑے گا - مگر اب بھی مسٹر ایٹلی یہی کہتے ہیں - کہ ہمارا پختہ یقین ہے - کہ اگر ممکن ہو تو ایک آل انڈیا حکومت ہی بہت اچھی چیز ہے - اور ہماری کوشش یہی ہے - کہ ہندوستانی سیاستدان اس پر غور کریں - اور یہ سوچیں کہ یہ کیا چیز ہے (مسٹر ایٹلی دار العوام میں ۶ رمارچ) گویا وزیراعظم برطانیہ کا محبوب نصب العین اب بھی اکھنڈ ہندوستان ہی ہے - اور اگر ممکن ہوا تو وہ ہندوستان کو اکھنڈ ہی دیکھیں گے لیکن اگر مسلمانوں کے عزم و استقلال نے انہیں تقسیم ہند پر مجبور کر دیا - تو پھر ان کا کوئی قصور نہیں - سر سٹیفورڈ کرپس - مسٹر ایٹلی سے بھی زیادہ واضح اور غیر مبہم ہیں - انہوں نے اسی مباحثہ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہم سے پوچھا گیا ہے کہ اگر تاریخ مقررہ تک ایک کامل دستور ساز نمائندہ اسمبلی سے برطانوی ہند کے لئے مرکزی حکومت معرض وجود میں نہ لا سکی - تو ہم اختیار کسے سونپیں گے - یقیناً ہماری پہلی کوشش یہی ہوگی - کہ ہم اپنا سارا زور ایک ایسی حکومت کے قیام کی حوصلہ افزائی پر صرف کریں - جس کا ذکر وزارتی سکیم میں کیا گیا ہے - اور جو اس سکیم کے بیان کردہ طریقہ کے مطابق معرض وجود میں آنی چاہیئے - لیکن اگر یہ نا ممکن ہوا اور جب ہمارے فیصلہ کرنے کا وقت آن پہنچا اور ہندوستان میں کوئی مرکزی حکومت نہ ہوئی تو ہم اس وقت کے حالات کے مطابق فیصلہ کریں گے - کہ انتقال اقتدار کے لئے سب سے مناسب حکومت یا حکومتیں کونسی ہیں - ہم اپنے بیان میں کہہ چکے ہیں - کہ ممکن ہے اقتدار صوبائی حکومتوں کو سونپا جائے - جیسا کہ ۱۹۴۲ء کی پیشکش میں مذکور تھا - یا ہندوستان کے کچھ حصوں کے لئے ایک مشترکہ حکومت قائم کر دی جائے - غرض اس وقت جو بات ہندوستان کے مستقبل کے لئے مناسب نظر آئی اس پر عمل کیا جائے گا - ہم نے اپنے ۶ دسمبر کے اعلان میں اس بات پر زور دیا تھا - کہ اگر دستور ساز اسمبلی ہندوستانی آبادی کے کسی ایک عنصر کی نمائندگی سے محروم رہی - تو ہم غیر رضامند صوبوں پر جنہیں دستور ساز اسمبلی میں پوری نمائندگی حاصل نہیں رہی انڈیا گورنمنٹ کے دستور کو ٹھونسنے پر تیار نہیں ہوں گے - ہمارا خیال ہے کہ کانگرس بھی اس اصول کو مانتی ہے - ہم اب تک اسی اصول پر قائم ہیں - اور اگر ایسی صورت پیش آ گئی - کہ صوبوں کے ایک گروپ نے ...... سب صوبوں نے نہیں ...... آئین کی ایک صورت منظور کر لی - تو ہم اس پر مجبور ہوں گے کہ جن علاقوں کی پوری نمائندگی دستور ساز اسمبلی میں نہیں ہوئی - انہیں علیحدہ طور پر اقتدار و اختیار سونپ دیں - مسٹر الگزینڈر سے جب وہ مباحثہ میں برطانوی حکومت کی پالیسی کا اعلان کر رہے تھے وائس ایڈمرل ٹائیگر نے یہ سوال پوچھا تھا - کہ کیا ہندوستانی فوج کی بھی تقسیم ہوگی؟ تو انہوں نے اس کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے کہا - کہ اس کا انحصار ہندوستانی جماعتوں پر ہی ہے کہ وہ آپس میں سمجھوتہ کرکے انڈین آرمی کی شاندار وحدت کو برقرار رکھتی ہیں یا نہیں؟ دو وجوہ کے علاوہ اس وجہ سے بھی میں اس ایوان کے سب ممبروں اور ملک (برطانیہ) کی سب پارٹیوں

ہے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہر ممکن کوشش کریں کہ اس وقت ہندوستان تقسیم نہ ہو - لیتی ایٹلی - کرپس - اور الگزینڈر سب اکھنڈ بھارتی ہیں - سب کی خواہش اور کوشش یہی ہے - کہ ہندوستان تقسیم نہ ہو - البتہ اگر مسلمانوں کے عزم اور استقلال نے پاکستان سے کم تر کسی چیز کو قبول نہ کیا تو پھر وہ ملک اور فوج کی تقسیم پر مجبور ہوں گے - اس تقسیم کے امکان نے ہی ہندو کانگرس کو اس قدر پریشان کر رکھا ہے - کہ اس نے ریاستی آبادی کو والیان ریاست کے ہاتھ بیچ دیا - اور والیان ریاست سے ایک ایسا سمجھوتہ کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا جو ریاستی عوام کی آزادی کی تحریک کو کچل کر رکھ دے گا - تقسیم کے اس ہوے نے ہی ہندو کانگرس کو اس پر مجبور کیا کہ وہ مشرق میں فوجی اڈوں کے قیام کے سلسلہ میں برطانیہ کی آلہ کار رہے - جو لوگ یہ سمجھتے ہیں - کہ لارڈ ویول کو کانگرس کی خاطر ہندوستان سے واپس بلایا گیا - ان کی نگاہ صرف سطح بین ہے - اس مقصود لارڈ ویول کو واپس بلانا نہیں تھا - اصل مقصود ان کی جگہ جنوب مشرقی ایشیا کمانڈ کے سپریم کمانڈر لارڈ ماونٹ بیٹن کو بھیجنا تھا - جو ہندوستان کے آخری وائسرائے اور پہلے نوآبادیاتی گورنر جنرل ہی نہیں ہوں گے - بلکہ مشرق قریب اور مشرق بعید میں برطانوی عسکری قوت اور مشرق میں روس کے خلاف محاذ کے نگران بھی ہوں گے - کانگرس اس محاذ میں ایک رضامند پرزہ ہوگی - تقسیم کے اس ہوے نے ہی ہندو کانگرس کو اس پر مجبور کیا تھا - کہ وہ برطانوی سرمایہ داروں کو انتہائی فیاضانہ مراعات دینے کا وعدہ کرے - اور تقسیم کے اس ہوے نے ہی اب کانگرس کو اس پر مجبور کیا ہے - کہ وہ برطانوی سلطنت میں درجہ نوآبادیات پر رضامندی کا اظہار کرے یہ پیشکش "ڈرامائی" نہیں سوچی سمجھی ہوئی پیشکش ہے - ہندو کانگرس نے مسلمانوں کے اکثریت والے علاقوں میں مسلمانوں کی کامل آزادی اور ہندو اکثریت والے علاقوں میں ہندوؤں کی کامل آزادی پر سارے ہندوستان میں برطانوی سلطنت کے ماتحت

ہندو غلبہ کو ترجیح دی ہے - مگر اس سودا بازی میں اس نے یہ حقیقت نظر انداز کر دی - کہ مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ انگریزوں اور ہندو کانگرس کے ہاتھ میں نہیں - خود مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے - کانگرس درجہ نوآبادیات چھوڑ انگریز کی غلامی قبول کرکے بھی مسلمانوں کو اپنی ماتحتی قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی - مسلمان آزاد ہونے کا تہیہ کر چکا ہے - اور سب ذلیل سودا بازیوں اور سب واقعے کے باوجود آزاد ہو کر رہے گا -

تعلیم الصحت

حفظ صحت کے متعلق دس ضروری باتیں

(از ڈاکٹر محمد فیاض خان صاحب سابق میڈیکل آفیسر مسلم یونیورسٹی)

(۱) صاف تازہ ہوا - (۲) پاک صاف تازہ پانی - (۳) صاف اور مناسب اور متوازن غذا - (۴) ضیاء والشمس (سورج کی روشنی اور دھوپ) (۵) ورزش اور کام - (۶) نیند تفریح اور آرام - (۷) اطمینان قلب - سکون دماغی - اطمینان قلب کے لئے مفید کام میں مشغولیت ہمدردی - خوش مزاجی - صبر و قناعت - یکسوئی اور سچائی کی عادت ڈالنا اور نا امیدی - مایوسی - فکر - پریشانی - حزن و ملال - خوف و ڈر - بغض و حسد سے بچتے رہنا ضروری ہے (۸) حفظ ما تقدم امراض متعدیہ یعنی جن چھوت دار امراض کی روک تھام ممکن ہے - ان سے بچنے کی تدابیر پر عمل کرنا مثلاً موسمی بخار (ملیریا) طاعون - دق و سل - ہیضہ - پیچش - اسہال - موتی جھرا (ٹائیفائڈ) چیچک - خسرہ - چکن پاکس - کالی کھانسی - زکام - نزلہ - آتشک - سوزاک - خارش - داد - چنبل - کنٹھ مالا (کن پیڑے) - ذات الریہ (نمونیا) ہڈی توڑ بخار - گردن توڑ بخار - آشوب چشم - کالا آزار - مرض النوم اور فیل پا وغیرہ سے بچتے رہنے کی تدابیر پر عمل - تمام چھوت دار امراض جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں - یہ جراثیم بہت چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں - جو خالی آنکھ سے نظر نہیں آتے - مگر خوردبین کی مدد سے ان میں سے اکثر و بیشتر دکھائی دیتے ہیں - یہ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم بیمار سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تندرست کے جسم میں داخل ہو کر بیماری پیدا کرتے ہیں - اس لئے چھوت دار امراض سے بچنے کے لئے ان شیاطین سے بچنا نہایت ضروری ہے

الحذر از مس شیطان الحذر

ہندوستان میں تقریباً ۶۰ فی صدی اموات چھوت دار امراض سے واقع ہوتی ہیں اس قسم کے تمام امراض کی روک تھام ممکن ہے - بشرطیکہ ان سے روکنے اور ان سے بچنے کی تدابیر لوگوں کو معلوم ہوں - ان پر عمل کیا جائے - اور سارا فرض ہی محکمہ حفظان صحت بھی اپنا کام مستعدی سے کرے - (۹) صفائی - (الف) ذاتی (ب) اور عام - (الف) ذاتی جسم دانت - زبان - آنکھ - ناک - ناخن - بال - پارچات پوشیدنی کی صفائی - (ب) عام - رہنے کے مکانات (اندر اور باہر) کھانے پینے کے برتنوں - فرنیچر - عبادت گاہوں - پیشاب خانوں - غسل خانوں اور پاخانوں کی صفائی - (۱۰) مضر صحت عادات اور افعال مثلاً بے وقت چٹپٹے مصالحہ دار کھانے - مسہل اور قبض کشا دوائیں کھاتے رہنے - مقوی ادویہ کے نام سے عام بازاری دوائیں کھانے - سکون اور خواب آور دواؤں کے استعمال سے اجتناب شراب - افیون - مارفیا - کوکین - بھنگ - چرس گانجے کے استعمال سے پرہیز - خلاف فطری افعال سے احتراز - بے احتیاطی سے ہر جگہ تھوکنے - ناک میں انگلی دیتے رہنے - دانتوں سے ناخن کاٹنے - دوسروں کے منہ پر کھانسنے اور چھینکنے - جھک کر بیٹھنے - کم روشنی میں سینے پرونے اور لکھنے پڑھنے سے اجتناب - چائے - قہوہ - پان - تمباکو کا عادتاً اور بکثرت استعمال بھی دیر سویرے کم و بیش صحت پر خراب اثر ڈالتا ہے -

متفرق خبریں

— مارننگ نیوز کے نمائندہ کو بنگال میں مخلوط وزارت کے قیام کے متعلق بیان دیتے ہوئے بنگال کے وزیراعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا - کہ اگرچہ ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر جب تک کل ہند مسائل حل نہ ہو جائیں - اس صوبہ میں مخلوط وزارت مرتب نہیں کی جا سکتی - تاہم وقت کا تقاضہ یہ ہے - کہ نہ صرف بنگال میں بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی مخلوط وزارتیں بنائی جائیں -

— پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے - کہ میٹرک کا آئندہ امتحان یکم جولائی کو سات بجے صبح کو شروع ہوگا - اس امتحان میں وہ امیدوار بیٹھ سکیں گے - جو

۱ - اس امتحان کے کچھ پرچوں یا سب پرچوں میں شامل نہیں ہو سکے -

۲ - پرائیویٹ امیدوار جو اگست ۱۹۴۷ء کے امتحان میں شامل ہونا چاہتے تھے -

امیدوار ۳۰ اپریل تک رجسٹرار سے خط و کتابت کریں - جس میں بتائیں کہ وہ کون کون سے مضامین کا امتحان دیں گے - اور کون سے سنٹر میں بیٹھیں گے -

— حیدرآباد کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اورنگ آباد چھاؤنی کے علاقہ کو واپس لینے کے متعلق حکومت نظام اور گورنمنٹ ہند کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ نظام گورنمنٹ ان ہوائی اڈوں کو خریدنے کی بھی کوشش کر رہی ہے - جو جنگ کے دوران میں فوجی حکام نے ورنگل اور اچکور وغیرہ میں بنائے تھے

انتقال اقتدار کے بعد درہ خیبر ہمیں واپس کیا جائے

ہندو دستور ساز اسمبلی کی مشاورتی کمیٹی ہمارے ہاں نہ آئے صوبہ سرحد کا نظم و نسق گورنر سرحد اپنے ہاتھ میں لے لیں - مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے - گورنر سرحد کی موجودگی میں قبائلیوں کا اعلان - آپ ہندوستان کے شمال مغربی دروازہ کے محافظ ہیں درہ خیبر آپ کا ہے

(گورنر سرحد)

کل جمرود میں پانچ ہزار قبائلیوں کا سالانہ جرگہ ہوا - اس میں آفریدی شنواری شلمانی

پشاور ۲۸ مارچ - کل گورنر سرحد سر اولف کیرو نے جمرود میں پانچ ہزار قبائلیوں کے نمائندہ سالانہ جرگہ میں تقریر کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا - کہ درہ خیبر انہیں کا ہے - اور وقت آنے پر وہ ہندوستان کی ہر نئی حکومت سے اپنی خواہش کے مطابق درہ خیبر کے متعلق معاہدہ کر سکتے ہیں - قبائلیوں نے اپنے سپاسنامہ میں گورنر سرحد سے مطالبہ کیا تھا - کہ ہندوستان میں انتقال اقتدار کے وقت درہ خیبر قبائلیوں کو واپس کر دیا جائے - سردار پٹیل کی قیادت میں ہندو دستور ساز اسمبلی نے شمال مغربی قبائلی علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا ہے - وہ قبائلی علاقوں میں ہرگز نہ آئے - ورنہ اس کے نتائج خطرناک ہوں گے - اور صوبہ سرحد میں بدامنی کے پیش نظر گورنر سرحد صوبہ کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیں - اور قبائلی علاقوں کو ان کی رضا کے بغیر آئندہ کسی حکومت ہند کے رحم پر نہ چھوڑا جائے -

اورکلاگ گوڑی قبیلوں کے نمائندے تھے۔ مقامی خاصہ داروں نے گورنر کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ شامیانہ میں تقریباً پانچسو ملک دربوں پر فروکش تھے۔ پشاور ملٹری ڈسٹرکٹ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ۔ میجر جنرل میکے۔ پولیٹکل ایجنٹ اور دوسرے حکام اس تقریب میں شامل ہوئے۔ گورنر سرحد سر اولف کیرو نے پشتو میں تقریر کرتے ہوئے قبائلیوں کی توجہ آئندہ تاریخ ہند میں پیش آنے والے خطرناک ایام کی طرف مبذول کی۔ اور ان سے اپیل کی کہ وہ قیام امن میں امداد دیں۔

درہ خیبر تمہارا ہے

گورنر نے قبائلیوں کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ آپ یہ نہ بھولیں کہ آپ ہندوستان کے شمال مغربی دروازہ کے محافظ ہیں۔ اور درہ خیبر آپ کی ملکیت ہے۔ مناسب وقت آنے پر آپ ہندوستان میں ہر نئی حکومت سے آزادانہ معاہدہ کر سکتے ہیں گورنر نے قبائلیوں کو مشورہ دیا کہ وہ صبر سے کام لیں۔ اور ہندوستان کی موجودہ کشمکش سے بالکل علیحدہ رہیں۔ گورنر نے کہا۔ سب سے اہم چیز امن قائم رکھنا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے امن قائم کرنے میں امداد دیں۔ گورنر نے قبائلیوں کو یقین دلایا۔ کہ ان کے مطالبات پر پورا پورا غور و خوض کیا جائے گا۔

قبائلیوں کے مطالبات

قبائلیوں کی طرف سے ملک عبداللطیف خان نے گورنر کے سامنے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ ہندوستان کا نظم و نسق ہندوستانیوں کو منتقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر یہ ایک حقیقت ہے۔ تو درہ خیبر ہمیں واپس کیا جائے۔ حال ہی میں جب برطانیہ پارلیمان میں ہندوستان کے متعلق مباحثہ ہوا۔ تو ہندوستانی ریاستوں اور صوبوں کا مستقبل زیر بحث لایا گیا۔ لیکن مباحثہ کے دوران میں قبائلی علاقہ کا ذکر تک نہیں آیا۔ کیا ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں کہ ہماری پوزیشن بھی وہی ہے۔ جو افغانستانی عوام کی ہے۔ کیونکہ ہمارا معاہدہ صرف برطانوی حکومت سے ہوا تھا۔ اب جب انہوں نے ہندوستان چھوڑ دیا تو ہم ان کے ساتھ معاہدوں کے پابند نہیں رہیں گے۔

یہاں ہندو دستور ساز اسمبلی کی کمیٹی نہ آئے

ہم نے سنا ہے کہ موجودہ دستور ساز اسمبلی نے ایک قبائلی ایڈوائزری کمیٹی قائم کی ہے جو بہت جلد ملک کے اس حصہ کا دورہ کرنے والی ہے۔ ہم اس دستور ساز اسمبلی کو خالص ہندو ادارہ تصور کرتے ہیں۔ لہذا ہم اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنے کو بھی تیار نہیں۔ ہماری درخواست ہے۔ کہ جب تک اسلامی ہند کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ اور ہندوؤں کی نمائندہ جماعت کانگرس کے اختلافات رفع نہ ہوں۔ اس وقت تک یہ کمیٹی ہمارے ہاں آنے کا پروگرام ملتوی کئے رکھے۔ اسی

وجہ سے ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ پنڈت جواہر لال نہرو خیبر میں نہ آئیں۔ جب مسلمانوں اور ہندوؤں میں مفاہمت ہو جائے گی۔ تو ہم ان سے خود گفت و شنید کریں گے۔ ہم اب اس امر کی وضاحت کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے تئیں کسی حالت میں بھی آئندہ حکومت ہند کے حوالے نہیں کریں گے۔

گورنر صوبہ سرحد کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیں

اس وقت ہندوستان بھر میں مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے تعلقات سخت کشیدہ ہیں۔ گو ہم ہندوستان کی سیاسیات میں مداخلت نہیں کرتے تاہم مسلمان ہوتے ہوئے ہماری ہمدردیاں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ لہذا ہماری درخواست یہ ہے کہ ہندوستان کی صورت حال پر قابو پایا جائے ورنہ خطرہ ہے کہ اس کا ناخوشگوار اثر قبائلی علاقوں پر بھی پڑے گا۔ اور پھر تمام صوبہ سرحد میں بدامنی کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اگر گورنر صوبہ سرحد کا نظم و نسق خود سنبھال لیں۔ تو یہ بہت بہتر ہوگا۔

ملک عبداللطیف نے لیے میمورنڈم میں مقامی شکایات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قبائلی علاقہ میں مزید اناج کی بہم رسانی ضروری ہے۔ مرحوم زمان خان کے بیٹوں کو مرحوم کا الاؤنس ملنا چاہیئے۔ آل انڈیا ریڈیو سے قبائلی جرگہ کی کارروائی کا بہت کم حصہ نشر ہوتا ہے۔ لہذا یا تو مکمل کارروائی نشر کی جائے یا کوئی حصہ کارروائی کا براڈکاسٹ نہ کیا جائے۔ ... عبداللہ خودی کو آزاد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

نئے وائسرائے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن سے مسٹر گاندھی کی طویل ملاقات

یہ پہلی ملاقات ابتدائی تھی ابھی مسٹر گاندھی سے ملاقاتوں کا سلسلہ دو تین دن جاری رہیگا

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ مسٹر گاندھی کی طویل ملاقات آج شام کے پانچ بجے وائسرائگل لاج میں نئے وائسرائے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن اور ان کی بیوی سے ہوئی۔ باخبر سیاسی حلقوں میں اس ملاقات کو ابتدائی بتایا جاتا ہے۔ وائسرائے اور مسٹر گاندھی کے درمیان دو تین دن تک ملاقاتیں جاری رہیں گی۔ مسٹر گاندھی کی ملاقات کے بعد وائسرئیگل لاج سے یہ سرکاری اعلان جاری ہوا۔ آج شام وائسرائے اور ان کی بیوی نے مسٹر گاندھی سے ملاقات کی۔ یہ نہایت دوستانہ ملاقات تھی۔ اور سوا گھنٹہ جاری رہی۔ بعد ازاں وائسرائے نے تنہا مسٹر گاندھی سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ اور پندرہ منٹ جاری رہی۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو مسٹر گاندھی سے ملنے کا یہ پہلا موقع حاصل ہوا ہے۔ کل مسٹر گاندھی سے وائسرائے کی ملاقات پھر ہوگی۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے اس ہفتہ کے اواخر تک مسٹر جناح سے ملاقات کی توقع رکھتے ہیں۔ مسٹر گاندھی وائسرائے سے ملاقات کے بعد سردار پٹیل کے ہمراہ مسٹر سرد جنی نیڈو کی

عیادت کے لئے مسٹر شنکر لال کی کوٹھی پر پہنچے بعد ازاں انہوں نے مسٹر جگل کشور برلا کی عیادت بھی کی وائسرائے سے ملاقات سے پہلے مسٹر گاندھی نے پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل اور مولوی آزاد سے تبادلہ خیالات کیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ عارضی حکومت کے ان کانگرسی ارکان نے مسٹر گاندھی کو بتایا کہ نئے وائسرائے سے وہ جو ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ ان میں کون کون سے امور زیر بحث لائے گئے تھے۔ صدر کانگرس اچاریہ کرپلانی نے آئندہ پیش آنے والے واقعات کی اہمیت کے پیش نظر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تمام ارکان کو تار بھیج کر نئی دہلی بلا لیا ہے۔ تاکہ مسٹر گاندھی اور لارڈ مونٹ بیٹن کی ملاقات کے دوران میں وہ نئی دہلی میں موجود رہیں۔ اور اہم امور کے بارے میں ان سے فوراً تبادلہ خیالات ہو سکے۔ نئے وائسرائے عارضی حکومت کے تمام ارکان ڈاکٹر امبیدکار۔ نواب بھوپال اور سر سی پی راما سوامی آئر سے تبادلہ خیالات کر چکے ہیں۔ وہ اپنی ملاقاتوں سے یہ دریافت کر رہے ہیں۔ کہ ان کی رائے میں ہندوستانی مسئلہ کا صحیح حل کیا ہے۔ ابھی تک انہوں نے ہندوستانی مسائل کے حل کے سلسلہ میں اپنی ذاتی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن توقع کی جاتی ہے۔ کہ صوبائی گورنروں سے ملاقات کے بعد ایک دو ہفتہ تک یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ وائسرائے ہندوستان میں کس نوعیت کی پالیسی پر عمل پیرا ہوں گے۔

پنجاب کے حکام بےگناہوں پر تشدد کریں لیگ کی مجلس عاملہ کا حکومت سرحد کے اشتعال انگیز اور مسلم آزار رویہ کی پرزور مذمت

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ کل آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل نے مسٹر محمد اسماعیل خان کی صدارت میں پنجاب صوبہ سرحد اور دہلی کے حالات کے متعلق اہم قراردادیں منظور کیں۔ خواجہ ناظم الدین سردار عبدالرب نشتر۔ مسٹر غضنفر علی خان اور مسٹر صدیق علی خان نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی سرحد کے متعلق اپنی قرارداد میں مجلس عمل نے صوبہ کی کانگرسی حکومت کی پرزور مذمت کی ہے۔ مجلس عمل کی رائے میں حکومت نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ جن میں سرخپوشوں اور دوسرے مسلمانوں میں تصادم کا شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ صوبہ کی کانگرسی حکومت نے صوبہ میں ظلم و تعدی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی سیاسی جماعت آزادی کے ساتھ اپنی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتی۔ اس صورت حال سے مجبور اور تنگ آ کر مسلمانان سرحد نے اپنے حقوق کی خاطر سول نافرمانی کی تحریک شروع کی مجلس عمل نے مسلمانان سرحد سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنی تحریک کو پرامن اور غیر فرقہ وارانہ رکھیں صوبائی حکومت کو مجلس عمل نے متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی جابرانہ پالیسی کو ترک کر دے مجلس عمل کی رائے میں پیر صاحب مانکی شریف صوبہ میں فرقہ وارانہ امن قائم کرنے میں کوشاں تھے۔ ایسے حالات میں ان کی گرفتاری نہایت ہی نامناسب اقدام ہے۔ پنجاب کے متعلق اپنی قرارداد میں مجلس عمل نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ایسے حالات پیدا کرنے کی ضمانت دے جن میں حکام فساد زدہ علاقوں سے متعلقہ آرڈیننس سے تفویض کردہ وسیع اختیارات کو ناجائز بےگناہوں پر ظلم کرنے کے لئے اور ان سے بلاوجہ انتقام لینے کے لئے استعمال نہ کریں مجلس عمل نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پنجاب کے فسادات صوبہ کے ہندو اور سکھ لیڈروں کی ان اشتعال انگیز تقریروں کا نتیجہ ہیں جو انہوں نے خضر وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد کی تھیں۔

فن تعمیر حیات

ع ۹

ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ سامان فیصلہ پر غور کرنے کے وقت غیر متعلق تعصب کو پاس و قریب تک نہ آنے دیں۔ دلی خواہش کا خیال بہت دور رس ہے۔ اور اکثر لوگوں پر بلا وقوف اس کا اثر پڑ جاتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسا سامان پیدا ہو جائے اور ایسی شہادت مل جائے۔ جو ہماری خواہش کی ممد و معاون ہو۔ اور اس سامان کو نظر انداز کرتے ہیں۔ جو ہمارے خواہش کے تنقیض سے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارا فیصلہ ناقص ہوتا ہے۔ ہم کو لازم ہے کہ تصفیہ کے وقت دلی خواہش کے خیال کو اپنے قریب نہ آنے دیں۔

تفریح کی اہمیت

کئی بار ایسا ہوتا ہے۔ تفریح کی اہمیت کی بیقدری کی وجہ سے ہم غلط فیصلہ کر دیتے ہیں۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے۔ کہ ملتی جلتی چیز کو وہی چیز سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے۔ مگر ہوتا ضرور ہے۔ اس لئے مشابہت کو نہیں بلکہ اختلافات کو غور سے دیکھنا چاہیے۔ جس قدر ہمارا سلسلہ خیالات وسیع ہوگا۔ اسی قدر موثر ہماری تشخیص اختلافات ہوگی۔

ہمیں فیصلہ کب ملتوی کرنا چاہیے

اگر کسی تجویز یا قیاس غیر مصدقہ کی تائید میں شہادت جو پیش کی گئی ہے حقائق کرنے کے قابل نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ نامکمل ہے۔ تو فیصلہ کو ضرور ہے کہ ملتوی کر دیا جائے۔ بہت سے قیاس ہائے غیر مصدقہ مجلس اور سیاسی جب اُسے کوئی پرجوش انسان پیش کرے بظاہر ہماری قبولیت کے مستحق ہیں۔ تاہم غور و خوض سے ایسے بہت سے اعتراضات آشکارا کر سکتا ہے۔ جو ان کی دلکشی کو کم کر سکتا ہے۔ یہ منظوری کا قول ہے۔ کہ کسی تجویز۔ فرقہ۔ یا مجلس کو دینے سے پہلے ہمیں چاہیے کہ ہم علیحدگی میں ان پر سوچ بچار کریں۔ یہ دانائی کا اصول اور قاعدہ ہے بہتر ہے کہ ہم کسی مجلس سے الگ ہو جائیں۔ ہم صرف دوستانہ تعلق رکھ سکتے ہیں۔ جب ہم ایک بار شامل ہو جائیں۔ تو پھر رقابت اور ناچاقی کا احتمال ہو سکتا ہے۔ دگو ہم یک ہو کر پھر قطع تعلق کر لیں۔ تو ہم جھگڑے اور رنجش پھیلاتے ہیں۔ اور وہ بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ پس اگر کوئی قرین عقل نکتہ وابستہ ہو۔ تو معیاد کی پابندی کے ساتھ فیصلہ کو ملتوی کر دو۔ بیشک ایک ناگوار بات ہے۔ مگر انسان مرکب ہے سوچنا کام اور انسان سے اس لئے احتیاط ضروری ہے۔ بعینہٖ ایسے ہیں۔ ہمیں لازم ہے کہ اظہار رائے کے بیان میں بڑی احتیاط برتیں۔ نہ صرف بیان کرنے میں بلکہ جب تک تکمیل اطلاع نہ ہو جائے۔ بیان پر یقین کرتے۔ اور اس کو تسلیم کرنے میں بھی۔ بعض لوگ احساس کے زیر اثر طرفدار ہو جاتے ہیں۔ اور بہت جلد انہیں اس کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے۔

مہلت

ہمیں چاہیے کہ فیصلہ کرنے کے لئے مہلت لیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ عنصر خواہش کو زائل ہو جانے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور اصلیت روشن ہو جاتی ہے اور معاملہ بالکل دگرگوں ہو جاتا ہے۔ مہلت سے کئی نئے تخیل ظہور پذیر ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے حالات کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ کہ جو عقل کی تردید کر دیتے ہیں۔ جس قدر ممکن ہو سکے مہلت لو۔ اور موجبات سے دیکھو۔ امور طلب خصوصاً متعلق کاروبار میں دو فیصلے ہوتے ہیں۔ ایک فیصلہ بذاتہ تقسیم کا ہے حدید اور حکمت عملی کا اور دوسرا انجمن نفاذ کے وقت کا دونوں یکساں اہم ہو سکتے ہیں۔

ہمیں لازم ہے۔ کہ ہم بنیادی اصولوں کا مطالعہ کریں۔ تاکہ مطابقت یا مشابہت اور اختلاف ہویدا ہو جائے۔ غور و خوض کے لئے دوسرے مضامین یہ ہیں۔ اوسط اے کا قانون۔ مانگ اور مہیا کرنے کا قانون۔ متعلق پیدا اور تقسیم کاروبار کا پہلا اصول۔ علم مال کے بنیادی قانون۔ (باقی پھر)

مجلس ... نے دہلی کی فرقہ وارانہ صورت حال پر بحث کرنے کے بعد ایک قرارداد منظور کی۔

۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ختم کر دیا جائیگا

ہندوستان کے متعلق پارلیمنٹ میں پیش ہونیوالے قانون کے سلسلہ میں قیاس آرائیاں

لندن کی ایک خبر میں رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے۔ کہ برطانوی پارلیمان کے کئی ارکان نے ایک مشترکہ تار ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کو روانہ کیا ہے۔ اس تار میں لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کی کامیابی کی دعا کی گئی ہے۔ لندن میں سیاسی حلقوں کی رائے میں تمہید ہندوستان میں انتقال اقتدار کی کارروائی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو قانون نافذ کیا جاتا ہے۔ اسے مارچ سے پہلے برطانوی پارلیمان میں ضرور پیش کر دینا چاہیے۔ موجودہ توقعات کے مطابق یہ بل کرسمس سے قبل پیش نہیں کیا جا سکے گا۔ ویسے ذمہ دار حلقوں کی رائے یہ ہے کہ اگر انتقال اقتدار کی کارروائی نہایت پرامن طور پر پایہ تکمیل تک پہنچائی جا سکی۔ تو اس سلسلہ میں کسی تاخیر کا خدشہ باقی نہیں رہے گا۔ سیاسی مبصرین یہ تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ کہ انتقال اقتدار کی کارروائی کے لئے کس نوعیت کا بل منظور کیا جائے گا۔ لیکن جب اس بل کا مسودہ تیار ہو جائے گا۔ تو پارلیمان میں پیش کرنے سے پہلے وہ تمام محکمے اس بل پر غور کریں گے جن کا تعلق ہندوستان کے نظم و نسق سے رہا ہے۔ سیاسی حلقوں کی رائے میں اس بل کا مقصد ۱۹۳۵ء کے آئین کا خاتمہ ہوگا۔ جب مجوزہ بل برطانوی پارلیمان کے دارالعوام اور دارالامراء دونوں جگہ مباحثہ ہوگا۔

تقسیم پنجاب کی صورت میں اچھوتوں کیلئے علیحدہ ہوم لینڈ کا مطالبہ

لاہور کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی مجوزہ تقسیم پنجاب کی سکیم کے پیش نظر آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر پی۔ این راج بھوج نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں آپ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ تقسیم پنجاب کی صورت میں صوبہ پنجاب میں اچھوتوں کے لئے بھی ایک علیحدہ قومی وطن بنایا جائے۔ مسٹر راج بھوج نے پنجاب کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کہا کہ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ پنجاب کے فسادات کی ذمہ داری کانگرس کے کندھوں پر ہے۔ کانگرس نے اس خدشہ پر کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور وہ وہاں اپنی وزارت قائم کریں گے۔ صوبہ میں ایسی فضا پیدا کرنے کی سعی کی کہ مسلمانوں کے لئے قیام وزارت ناممکن ہو جائے۔ کانگرس اس امر پر تلی بیٹھی ہے کہ پنجاب کی اکثریت کو اس کے جائز حق سے محروم رکھا جائے۔ کانگرسی اکثریت کے صوبوں میں تشکیل وزارت کے وقت اقلیتوں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لیکن بنگال کے مسلم صوبہ میں اچھوتوں کے دو نمائندے وزارت میں لئے گئے ہیں۔ پنجاب میں مسلم لیگ کے لیڈر خان آف ممدوٹ نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ کہ مسلم لیگ وزارت بنی تو اس میں ایک اچھوت وزیر لیا جائے گا۔ اور ایک پارلیمنٹری سیکرٹری بھی اچھوتوں میں سے لیا جائیگا۔ مسٹر راج بھوج نے کانگرس کی اس پالیسی کی شدید مذمت کی جس کے مطابق وہ اچھوتوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا۔ اگر کانگرسی ارباب اقتدار نے اچھوتوں کے جداگانہ حقوق اور ان کی علیحدہ ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار جاری رکھا تو ہم کسی دوسری ہمدرد جماعت سے اشتراک کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ آخر پر آپ نے توقع ظاہر کی کہ نئے وائسرائے ہند اچھوتوں کی داد رسی کریں گے۔ اور ان کے جائز حقوق کی محافظت کر کے شکریہ کا موقع دیں گے۔

پیر صاحب زکوڑی شریف کو ایک سال قید بامشقت کی سزا

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی کے سلسلے ڈیرہ پیر صاحب زکوڑی شریف ایم۔ ایل۔ اے کو ایک سال کی قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے آپ کے علاوہ ۶۲ مسلم لیگی لیڈروں ...

اورنگ زیب عالمگیر

اورنگ زیب عالمگیر کے خلاف ہندوستانی مورخوں نے جو الزامات لگائے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی اصلیت کا کوئی جزو نظر نہیں آتا۔ مرور زمانہ سے ان الزمات کو ایسی شہرت عامہ حاصل ہو چکی ہے۔ کہ کسی کو خیال نہیں آتا کہ وہ ان کو تاریخ اور واقعات کی روشنی میں پرکھے اور جانچ کرے۔

ہندوستانی مسلمانوں کو اورنگزیب رحمۃ اللہ علیہ سے نفرت دلانے کے لئے متعصب مورخوں نے ایسے ایسے جرم ان کے سر تھوپے ہیں جو افسانوں سے کسی صورت بھی کم نہیں ہیں۔ تاریخ میں کسی مجرم کے خلاف شائد ہی ایسی مثل مرتب ہوئی ہو جیسی کہ عالمگیر کے خلاف کی گئی ہے۔

دکن کی اسلامی سلطنت کو مٹانا۔ ہندوؤں کو ستانا۔ بت خانے ڈھانا۔ مرہٹوں کو چھیڑنا۔ ایسی باتیں ہیں جن کو اب تاریخی صداقت قرار دے لیا گیا ہے۔ بجا مگر عالمگیر کے زمانہ میں حیدر آباد کا فرمانروا ایک شخص ابوالحسن عرف تاناشاہ تھا۔ اس کی عیش پرستی نے تمام ریاست کو میکدہ بنا لیا تھا۔ حیدر آباد میں علانیہ بدمعاشی اور چوری ہوتی تھی۔ تاناشاہ کا وزیر اعظم مادنا نامی ایک برہمن تھا جو سلطنت کے سیاہ وسفید کا مالک تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب سیوہ جی عالمگیر کے ہاں سے بھاگ کر دکن میں آگیا تھا۔ اس نے دکن میں پہنچتے ہی تاناشاہ کے وزیر مادنا سے ملکر عالمگیر کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اس سازش سے بیچارہ اورنگ زیب مجبور ہو گیا تھا کہ فوراً سپاہ و لشکر لیکر دکن پہنچے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ سیواجی نے شاہی لشکر پہنچنے سے پہلے جالنہ کو جلا کر برباد کر دیا تھا۔ ان حالات میں عالمگیر کی جگہ جو بھی بادشاہ ہوتا اپنی سلطنت کو بچانے کے لئے وہی کرتا جو عالمگیر نے کیا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اورنگ زیب نے وہ کونسا جرم کیا جس کے لیے انہیں بدنام کیا جاتا ہے۔ یورپین مورخوں نے بھی اس وقت کی تیموری سلطنت کو اپنی کتابوں میں ایک مردہ لاشہ قرار دیا ہے جس کو مرہٹے چاروں طرف سے نوچ رہے ہیں۔ بمبئی کے گورنر مسٹر الفنسٹن صاحب جو مشہور مورخ ہیں۔ انہوں نے مرہٹوں کے جو اوصاف لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ مرہٹے رسد پر ڈاکہ ڈالتے تھے۔ مویشی چرا لے جاتے تھے۔ گویا انہیں ڈاکوؤں اور رہزنوں کے اوصاف سے متصف کیا ہے

مرہٹے شاہجہان کے عہد میں پوری قوت حاصل کر چکے تھے دکن سے مدراس تک پھیلے ہوئے تھے۔ سینکڑوں قلعے ان کے قبضہ میں تھے لیکن عالمگیر کے عہد میں سیواجی مرگیا سنبھاجی مارا گیا۔ راجہ رام صحرا نوردی میں مرا۔ ستارا کا سرکٹ کر دربار میں پہنچا۔ تمام باغی ایک ایک کر کے مٹا دیئے گئے تمام قلعے دکن سے لیکر مدراس تک عالمگیر کے قبضہ میں آگئے مرہٹے خانہ بدوش ہوگئے۔

اس ناول میں منشی صادق حسین صاحب نے بتایا ہے کہ اورنگ زیب پرلے درجہ کا محنتی اور کفایت شعار بادشاہ تھا۔ لیکن اس کے مخالفوں نے جو اس کی تصویر کھینچی ہے۔ اس میں سوائے تعصب اور عداوت کے کچھ نظر نہیں آتا۔ کوئی شخص بھی اس دنیا میں انسانی کمزوریوں سے پاک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن باوجود اس کے عالمگیر کا درجہ تیموری سلطنت کے بادشاہوں میں سب سے بلند ہے۔ عالم اسلام نے آج تک اس جیسا بہادر۔ منصف اور محنتی حکمران پیدا نہیں کیا۔ عالمگیر اپنی کمال کا بڑا قدردان تھا نماز کے علاوہ اوراد وظائف کا پابند۔ مساجد کا عاشق۔ وسعت معلومات کا دریا۔ مسائل دینیہ سے باخبر اور خوش مذاق انشاء پرداز تھا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ تیغ و قلم دونوں کا مالک تھا۔ رقعات عالمگیر سے اس کے اکثر محاسن پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اگر آپ نے عالمگیر کے زندگی کے مفصل حالات پڑھنے ہوں۔ تو اس ناول کو پڑھئے۔ اس میں ان کے گرد و پیش کے لوگوں کے حالات اور ان کی مجبوریاں اور ان مجبوریوں کے حل بڑی اچھی طرح سمجھائے گئے ہیں۔ ناول پڑھنے کے لائق ہے۔ مصنف نے شاہ موصوف کے زندگی کے حالات ایسی خوبی سے پیش کئے ہیں۔ کہ سب بے بنیاد الزاموں کو جو ان کے خلاف تھے اچھی طرح سے صاف کر دیا ہے۔

ناول کے تین حصے ہونگے۔ ہر حصہ کی قیمت دو روپے۔ حجم ۳۴۲ صفحہ فی حصہ۔

ملنے کا پتہ یہ ہے

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

سے طلب کریں

THE PAISAAKHBAR URDU WEEKLY LAHORE
پیسہ اخبار لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم مرحوم

جوگن؟

(از محمد انور بیگ۔ ایم۔ اے)

....

سنہرے کے جوبن کا ہے دور آیا ٭ عنادل کا باغوں میں ہے شور آیا
گل و بن میں کیا تازگی آرہی ہے ٭ نسیم سحر کیف برسا رہی ہے
ہوا لطف گل کو ہے جھولا جھلاتی ٭ خوشی کے محبت کے ہے گیت گاتی
غم و دشمن و فردا کو بالکل بھلا کر ٭ غم دیا ہس سے اور میں تنگ آکر
فطرت کی آغوش میں آگیا ہوں ٭ تخیل کی دنیا پہ اور چھا گیا ہوں
میٹھے سُروں میں کوئی گا رہا ہے ٭ جذبات بے حس کو گرما رہا ہے
نغموں میں مسرور مخمور ہو کر ٭ نشۂ جذبات میں چور ہو کر
اٹھا اور جادو کی جانب چلا میں ٭ نئی ایک دنیا میں داخل ہوا میں
جوگن وہاں گیت اک گا رہی تھی ٭ دلِ رنجدیدہ کو بہلا رہی تھی
نغمے محبت کے وہ گا رہی تھی ٭ اداؤں میں فطرت کو گرما رہی تھی
محبت کی دیوی تھی جوگن نہیں تھی ٭ تھی مستی کا پیکر بیروگن نہیں تھی
سیاہ بال مستی میں لہرا رہے تھے ٭ حسین نغمہ تھے کوئی گا رہے تھے
فضاؤں پہ مستی سی اک چھا رہی تھی ٭ جوانی لہر اک سے پہ پا آرہی تھی
بیروگن نے الفت کا نغمہ سنایا ٭ فطرت کی دیوی کو گویا سلایا
سن کر میں الفت کی اس داستاں کو ٭ سمجھ کر میں جوگن کے سوز نہاں کو
نغموں کی دنیا میں بس کھو گیا ہوں ٭ سکون اور روماں میں گم ہو گیا ہوں

مجھے درد کی داستاں تم سناؤ ٭ میرے درد کو درد اپنا بناؤ
مگر میرے خوابوں کی جوگن کہاں ہے؟
سکون اور دلبستگی ہاں جہاں ہے!

نو پاکٹ یاش برا۔ ر دار از کس پاک زندہ جاوید پاک گاذران بوسنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس منیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۱۵ | ۱۷ اپریل ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

کانگرس اور تقسیم پنجاب

تقسیم پنجاب اور تقسیم بنگال کے متعلق مسلمانوں کی پوزیشن اس قدر غیر مبہم اور واضح ہے کہ ہندو پریس اور ہندو لیڈروں کی اس سلسلہ میں غوغا آرائی کے باوجود ہم خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا ہے۔ مگر اس معاملہ میں کانگرس نے جو روش اختیار کی ہے۔ اس کے متعلق چند گذارشات ناگزیر ہیں۔ ہندو کانگرس کی پوزیشن اب تک یہ رہی ہے۔ کہ ہندوستان کی وحدت قائم رہے اور اس کو برقرار رکھنا ایک مقدس فرض ہے۔ اور کانگرس مٹ جائے گی مگر تقسیم ملک پر کسی صورت میں رضامند نہیں ہوگی لیکن اب پنڈت نہرو تقسیم پنجاب کی حمایت کر چکے ہیں کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اس سلسلہ میں ایک قرارداد منظور کی ہے۔ گو بنگالی ہندوؤں کی بڑی زبردست اکثریت مسٹر سرت چندر بوس کی سر کردگی میں تقسیم بنگال کی مخالف ہے۔ مگر بنگال پراونشل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے جس میں مسٹر سرت چندر بوس ...

خوش ہیں کہ کانگرس نے تقسیم پنجاب کا مطالبہ کیا۔ کیونکہ جہاں تک اصول تقسیم کا تعلق ہے کانگرس اب تک یہ اصول ماننے سے ہی منکر تھی اب کانگرس اصول تو مانتی ہے۔ اس سوال کا فیصلہ کہ تقسیم کا دائرہ کہاں تک وسیع ہونا چاہیئے۔ باہمی افہام اور تفہیم سے کیا جا سکتا ہے۔

لیکن مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی کم اہم نہیں کانگرس تقسیم کے اصول کی اس بناء پر مخالف تھی۔ کہ ہندوستان ایک ہی ملک ہے اور ہندوستانی ایک ہی قوم ہیں۔ مذہب کی بناء پر قومیت نہیں بدل جاتی۔ اس لئے مذہب کی بناء پر ملک کی تقسیم عمل میں نہیں آ سکتی۔ ستی کہ مسٹر گاندھی اس کے لئے بھی تیار نہیں تھے۔ کہ ہمارے مسلمانوں کو مختلف علاقوں میں یکجا کر کے اُن کے پاکٹ بنا دیئے جائیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ اب کانگرس کس حیثیت سے تقسیم پنجاب اور تقسیم بنگال کا مطالبہ کرتی ہے؟ ...

پبلک چپ بائیکاٹ کرو ......؟

مطالب القرآن شریف

(گزشتہ سے پیوستہ)

(سورۃ نحل)

(شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔)

خدا کا حکم (یعنی کفار کے حق میں عذاب بہت جلد آنیوالا ہے گویا) آہی پہنچا۔ تو اس کے لئے جلدی مت کرو۔ یہ لوگ جو (دوسروں کو خدا) شریک بناتے ہیں۔ وہ اس سے پاک اور بالاتر ہے (۱) وہی فرشتوں کو پیغام دیکر اپنے حکم سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ لوگوں کو بتا دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو مجھی سے ڈرو (۲) اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی برحکمت پیدا کیا اس کی ذات (کی فرزندی) کے شرک سے اونچی ہے۔ (۳) اسی نے انسان کو نطفے سے بنایا اور وہ اسی کے بارے میں علانیہ کٹ حجتیاں کرنے اور جھگڑنے لگا۔ (۴) اور چارپایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ ان میں تمہارے لئے جڑاول اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو (۵) اور جب شام کو انہیں جنگل سے لاتے ہو۔ اور جب صبح کو جنگل چرانے لے جاتے ہو۔ تو ان میں تمہاری عزت و شان ہے ...

نظر سرحد کا مستقبل قریب کا نقشہ ہیں۔ وہ ڈاکٹر خان کی خرافات کو اپنی رائے کی بنیاد قرار دے رہے ہیں۔ یہ منگنی ڈاکٹر جی کی حماقت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

اچھوت پنجاب میں مسلم لیگی وزارت کی مخالفت نہیں کریں گے

اچھوتوں کی اصل ہمدرد کانگرس نہیں بلکہ مسلم لیگ ہے۔

جالندھر ۲۹ مارچ۔ کرتار رام مند عاس جنرل سیکرٹری ڈیمو کریٹک شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن کانفرنس کے پروپیگنڈا سیکرٹری نے اخبارات کے نام بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ پنجاب تو کیا ہندوستان بھر کے دس کروڑ اچھوت کانگرس کی ہندو نواز پالیسی سے سخت بیزار ہو چکے ہیں۔ اچھوتوں کو خواہ مخواہ ہندوؤں میں جذب کرنے کی مختلف چالیں چلی جا رہی ہیں۔ میں صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اچھوت نہ کبھی ہندو تھے۔ نہ ہندو ہیں اور نہ ہندو ہوں گے۔ اچھوت اس ہندوستان کے اصلی باشندے ہیں۔ جنہیں ہندوؤں نے اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے اپنے میں ہڑپ کر رکھا ہے۔ اچھوتوں کو کانگرسی وزارتوں میں کوئی مراعات حاصل نہیں کانگرس آزادی کی آڑ میں اچھوتوں کا گلا گھونٹنا چاہتی ہے۔ لیکن بیسویں صدی کے اچھوت بیدار ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ چکے ہیں۔ اس لئے وہ ہندوستان کی اس پارٹی کا ساتھ دیں گے۔ جو اچھوتوں کو پوری مراعات دے کر ان کی علیحدہ حیثیت کو تسلیم کرے۔ بنگال میں مسلم لیگی وزارت نے

مگر پھر سننے سے فائدہ جب تلافی و اصلاح کا وقت ہی گزر چکا ہوگا۔ کانگرسی لیڈر ...

سرمائے کی فراہمی

پنجاب مسلم لیگ نے فساد زدگان پنجاب کی امداد کے لئے ایک کروڑ روپے فراہم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس مقصد کے لئے پانچ پانچ دس دس اور پچیس پچیس روپے کی رسیدیں چھپوائی گئی ہیں۔ یہ رسیدیں نوٹ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کے عوض ہر مستطیع مسلمان کو روپے دینے پڑیں گے۔ یہ طریقہ یقیناً مفید اور نتیجہ خیز ہوگا۔ مسلمان سال بھر میں جتنا انکم ٹیکس یا مالیہ دیتا ہے۔ اتنے روپے مسلم لیگ کے خزانے میں داخل کر دے۔ مثلاً زید پانچسو روپے سالانہ انکم ٹیکس دیتا ہے تو اسے اتنی ہی رقم قوم کے حوالے کر دینی چاہیئے۔ اسی طرح بکر کو اگر دو سو روپے سالانہ مالیہ دینا پڑتا ہے۔ تو وہ اتنے ہی روپے مسلم لیگ کو عطا کرے۔ جب ہم ہر سال مالیہ اور انکم ٹیکس حکومت کو دینے پر مجبور ہیں۔ اگر ایک برس سرکاری مطالبہ کے مطابق قومی انکم ٹیکس بھی اپنے آپ پر عائد کریں تو یہ فیاضی یقیناً ہماری استطاعت کے مطابق ہوگی۔ بہتر تو یہ ہے کہ اس کار خیر کا آغاز مسلم لیگی اکابر ہی کریں۔ انہی کے کارنامے قوم کے لئے سرمایہ تقلید ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی رسید دینے کے ذریعہ سے بھی سرمایہ کی فراہمی کا کام جاری ہے۔ کیونکہ اول تو یہ مطلوبہ سرمایہ ہی مقدار ضرورت کے مطابق نہیں۔ دوم مصیبت زدگان فساد فوری امداد کے طالب ہیں۔ امرتسر کے بعض سابق لکھ پتی ہماری نظر میں ہیں۔ جو رات کی روٹی کے بھی محتاج ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر آج کل ہی کاروبار جاری کرنے کے قابل نہ بنایا گیا۔ تو انہیں مالی تباہی کے بعد ذہنی و روحانی عذاب میں بھی مبتلا ہونا پڑے۔ اور یہ وہ مرض ہے کہ جس کی دوا سرمائے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس فیاضی اور سخاوت کے ساتھ ہی کاروباری طور پر کمپنیوں کے اجراء و قیام کے لئے بھی کوشش ہوتی رہے تاکہ وہ مسلمان صناع اور مزدور معاشی مصیبتوں سے نجات پا سکیں جنہیں غیر مسلم کارخانہ دار بے کاری کا رستہ دکھا رہے ہیں۔ مسلمان سرمایہ داروں کو تم فرماد ہم تو اب اس سے اچھا موقع پھر کبھی نہ ملے گا۔

روپیہ دیا۔ اور حکومت ہند کے ہوم ممبر مسٹر پٹیل نے صرف پنجاب کے ہندوؤں کے لئے امدادی فنڈ کھولا۔ اور کسی جگہ بھی مسلمان مصیبت زدگان کو ایک پیسہ نہیں دیا گیا۔ یہ ایسے تازہ واقعات ہیں۔ جس سے کسی کانگرسی کے دماغ میں شک کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ بغض و عناد روا رکھا جا رہا ہے۔ کیونکہ وہ ایک جداگانہ قوم ہیں۔ اور ان کا جداگانہ مذہب ہے کیا ہندوؤں کے ہاتھوں بہار کے مسلمان وسیع پیمانہ کی ہلاکت و بربادی سے دوچار ہوتے۔ اگر مسلمان اسی ایک قوم سے تعلق رکھتے ؟

کیا تم نہیں سوچتے ہو کہ اگر اب بھی مسلمان متحد ہو جائیں۔ تو کانگرس سے جلد ہی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ جس سے سبھوں کو فائدہ ہوگا۔ ترغیب کی کوشش تو کیا میں نے شاید تم سے کبھی درخواست بھی نہیں کی ہے۔ کہ کانگرس سے علیحدگی اختیار کرو۔ لیکن موجودہ تعطل سے

سرحد میں کیا ہو رہا ہے؟

وزارت کون بنائے؟

ہم چند ماہ سے چلا رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے سرحد کا امن و امان تباہ کر دیا

بہار پولیس کی بغاوت

بہار میں پولیس کی بغاوت صوبہ کی حالت ہی بدل رہی ہے۔ حکومت نے فوج منگوائی۔ پولیس نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ہمیں اس امر سے بحث نہیں سکہ ہڑتال کا حقیقی سبب کیا ہے۔ اور پولیس حق بجانب

جہاں اچھوتوں کے دو وزیر لئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم لیگ نے اپنے کوٹے سے ایک سیٹ عارضی گورنمنٹ میں اچھوتوں کو دی ہے۔ یہ سب ثابت کرتا ہے کہ اچھوتوں کی اصلی ہمدرد کانگرس نہیں بلکہ مسلم لیگ ہے۔ ہندوستان کے نئے آئین کے مطابق اے۔بی اور سی سیکشن کو علیحدہ حیثیت حاصل ہوگی۔ جس کے مطابق پنجاب میں مسلم اکثریت کی وجہ سے اچھوتوں کا مستقبل مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ ہم اچھوت پنجاب میں مسلم لیگی وزارت کی کبھی مخالفت نہیں کرسکتے۔ بشرطیکہ ہمیں یقین دلا دیا جائے کہ مسلم لیگ پنجاب میں اچھوتوں کی حفاظت کرے گی۔ اور وزارت اچھوتوں کا نمائندہ پنجاب پراونشل اچھوت فیڈریشن کی رضامندی سے لے گی۔ پنجاب میں کانگرس کولیشن وزارت کا ساتھ دیکر اچھوتوں نے سخت غلطی کی تھی۔ جس میں اچھوتوں کا کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا تھا۔ پنجاب کے چند غدار اچھوت جو اچھوتوں کو ہندوؤں کا گوشت پوست ثابت کرتے ہیں۔ حرف پونہ پیکٹ کے پیدا کردہ نقلی لیڈر ہیں۔ جن کو اچھوت اقوام میں کوئی رسوخ حاصل نہیں۔ میں صلاح کرتا ہوں۔ کہ علیحدہ انتخاب لڑ کر دیکھ لیا جاوے۔ کہ پنجاب میں کتنی سیٹوں پر کانگرس کا قبضہ ہوتا ہے۔ آخر میں میں پنجاب کے اچھوت ایم۔ایل۔اے صاحبان سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ذاتی اغراض کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اچھوت فیڈریشن کے جھنڈے تلے جمع ہو کر عوام کا ساتھ دیں۔ قومی مفاد کے پیش نظر پنجاب میں مسلم لیگی وزارت کے لئے میدان صاف کر دیں۔

پاکستان کی اقتصادیات

(مشہور ماہر اقتصادیات ڈاکٹر انور اقبال قریشی کے ایک مضمون کا ترجمہ)

اقتصادیات کا طالب علم ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر میں اقتصادی آزادی پر پختہ یقین رکھتا ہوں۔ اور میری انتہائی خواہش یہ ہے۔ کہ دنیا میں کم از کم اقتصادی مشکلات ہوں۔ میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں آخر کار نہ صرف ہندوستانی بلکہ مشرقی ایشیا میں ایک مضبوط فیڈریشن کے قیام کا خیر مقدم کروں گا۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ہمیں اس سے بھی اعلیٰ مقصد کی تکمیل یعنی تمام دنیا کی فیڈریشن کے قیام کے لئے جد و جہد کرنے کے متعلق سوچنا چاہیئے۔ کیونکہ میری یہ پختہ رائے ہے کہ دنیا میں مستقل امن اور اقتصادی خوشحالی کا دور دورہ کرنے کے لئے قومی حکومت کے سوال کا خاتمہ ضروری ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ میرے اس سوال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک طویل مدت کی ضرورت ہے۔ اور حقیقت پسند ہونے کے باعث ہمیں موجودہ صورت کے مطابق کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ موجودہ حالات کے مطابق ہر ایک قوم کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے مستقبل کے متعلق خود فیصلہ کرے۔ اور اقتصادیات کا طالب علم ہونے کے باعث میرا یہ فرض ہے کہ ہر ایک قوم کے سیاسی مسائل کا جائزہ لوں۔

مطالبۂ پاکستان

چنانچہ مذکورہ بالا نظریے کی موجودگی میں اگر مجھ سے دریافت کیا جائے کہ ہندوستان میں ایک آزاد اسلامی حکومت کا قیام پسندیدہ ہے یا نہیں۔ تو میرا جواب مثبت ہی ہوگا۔ کیونکہ میرا یقین ہے کہ مسلم قوم اپنے مستقبل کے متعلق خود ہی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ اور کسی بھی اقتصادی ماہر کا فرض یہ نہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے سیاسی نصب العین کا تعین کرے۔

ممکن ہے کہ ایک سال پیشتر اسلامیان ہند کے سیاسی نکتہ نگاہ کے متعلق کچھ شک و شبہ ہو۔ مگر آج اس قسم کے شبہات کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ ہندوستانی مسلمانوں نے گذشتہ عام انتخابات میں غیر مبہم اور واضح انداز میں یہ بتا دیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں علیحدہ اسلامی ریاست کے قیام کے خواہاں ہیں۔ اگر کسی قوم کی رائے معلوم کرنے کے لئے انتخابات کی کوئی اہمیت ہے۔ تو مسلمان قوم کی رائے متعلق ہندوستان کے گذشتہ عام انتخابات میں پوری طرح تحقیق ہو چکی ہے۔ جبکہ ۹۰ فیصدی سے زیادہ مسلمان مسلم لیگ کے سیاسی نصب العین کے حق میں ووٹ دیئے۔ اس لئے خواہ ہم پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے کہ اسلامیان ہند کی سیاسی خواہشات کی تکمیل کے لئے انہیں علیحدہ حکومت دینا لازمی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ برطانوی عوام جنہوں نے متحدہ ہندوستان کے موجودہ تخیل کا وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈا کیا ہے۔ کو تقسیم ہند کا اصولی رجحان پسندانہ محسوس ہو۔ لیکن اگر وہ اس مسئلہ کا نہایت غور سے جائزہ لیں۔ تو انہیں یہ معلوم ہوگا۔ کہ

ہندوستان کبھی بھی واحد سیاسی سلطنت کی حیثیت میں نہیں رہا۔ یہاں تک کہ برطانیہ کے عہد اقتدار میں بھی ہندوستان کی حدود تبدیل ہوتی رہی ہیں۔ ابھی اس بات کو پورے دس برس بھی نہیں ہوئے۔ کہ برما کو ہندوستان سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ تاریخ ہند کے صفحات اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ کسی زمانہ میں بھی کوئی حکمران تمام ہندوستان کو ایک متحدہ انتظامی ادارہ کے ماتحت کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوا۔ حتےٰ کہ ہندوؤں کے انتہائی عروج یعنی چندر گپت اور موریا کے عہد حکومت میں بھی ہندوستان کا جنوبی علاقہ شمالی ہند کی حکومت سے بالکل علیحدہ رہا۔ اس لئے ہندوستان کے اتحاد کا یہ تخیل بالکل بے بنیاد ہے۔ برطانوی اور امریکی عوام اس بات کو آسانی سے سمجھ نہیں سکتے کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ اکثریت کی حکومت کے اصول کو تسلیم کیا جا چکا ہے۔ مذہبی اور فرقہ وارانہ مسائل کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے۔ میں اس سلسلہ میں برطانیہ کے مشہور اخبار اکونومسٹ کے تاثرات پیش کرتا ہوں۔ اکونومسٹ نے اپنی ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء کی اشاعت میں ہندوستان کے سیاہ جھنڈے کے زیر عنوان لکھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے

علم رمل و نجوم پر یقین رکھنے والے احباب دیئے ہوئے نقشہ سے کوئی چار اعداد لکھ کر گھر بیٹھے اپنے دینی۔ دنیاوی۔ کاروباری سوالات کے صحیح و مکمل جوابات حاصل کریں۔ ہدیہ فی سوال صرف مواذی چھ آنے کے ٹکٹ آزمائش شرط ہے۔

۲۱	۲۵	۲۶	۱۷
۲۹	۲۲	۱۸	۲۷
۳۰	۱۹	۲۳	۲۸
۲۰	۳۱	۳۲	۲۹

المشتہر

ماہر فن۔ این۔ ایم شاداں معرفت برانچ پوسٹ ماسٹر چک ۲۰۹ ؍ گجیانی ریاست بہاولپور براستہ چک عبداللہ این۔ ڈبلیو۔ آر

نما صحت ازدواج

ڈاکٹر اکبر بیگ صاحب مرحوم کی مشہور و معروف کتاب جو العرف زیر کرد پھر طبع کی گئی ہے۔ قیمت تین روپے ؍ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

سفید بال ۷ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے۔ جوان اور بوڑھے سب ہی سفید بال اس خوشبودار تیل سے ۷ دن میں کالا نہ ہوں تو دوگنا قیمت واپس دینے کی شرط۔ بہت بیگموں سے اس خوشخبری کی اطلاع ملی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھ لیجئے قیمت چار روپے للعہ ؍

پتہ۔ گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

تار سیکھنے کی ڈبی

اگر آپ کو تار کا کام سیکھ کر تار بابو بننا ہے۔ اور مزدوری کے ساتھ اچھا کام سیکھ کر اچھے روزگار سے زندگی بسر کرنی ہے تو یہ ہماری تار سیکھنے کی ڈبی معہ کتاب ٹیلیگراف منیجر منگائیں۔ آپ اس سے بخوبی تار کا کام سیکھ کر تار بابو بن سکتے ہیں۔ ڈبی کی قیمت ۸ روپے اور ٹیلیگراف منیجر کی قیمت ۸ ؍ محصول ڈاک و پیکنگ خرچ بارہ آنے ۱۲ ؍

پتہ۔ منیجر سدھار ورکشاپ دوا خانہ علی گڈھ سٹی۔

سیاہ جھنڈوں کی حیثیت وہ نہیں ہے۔ جو کسی اقلیت کے برسر اقتدار پارٹی کے خلاف اظہار بیزاری کی ہوتی ہے۔ اگر برطانیہ میں کنزرویٹو پارٹی کے ارکان لیبر حکومت کے قیام کے وقت سیاہ جھنڈے لہراتے۔ تو ان کی یہ حرکت بالکل بے معنی ہوتی۔ کیونکہ لیبر پارٹی نے عام انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اس لئے کنزرویٹو پارٹی کے لئے سوا اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہا تھا کہ وہ اپوزیشن میں بیٹھے۔ مگر ہندوستان میں مسلم لیگ اپنے آپ کو اقلیت کی پارٹی تصور نہیں کرتی۔ اور وہ متحدہ حکومت ہند کی بہ نظر بین مخالف ہے۔ مسلم لیگ ایک عظیم قوم کی نمائندگی کا دعویٰ کر کے اس قوم کے لئے آزادی کا مطالبہ کرتی ہے۔ بنا بریں مسلم لیگ کی نظر میں اس بات کی کوئی اہمیت نہیں۔ کہ کانگرس نے ہندوؤں میں زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ جیسا کہ ایک آئرش کے لئے بھی یہ بات کوئی وقعت نہیں رکھتی تھی کہ آئرلینڈ کے کیتھولک برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ کی متحدہ سلطنت میں اقلیت کی حیثیت رکھتے تھے۔

اندریں حالات اسلامیان ہند کے علیحدہ قومیت کے دعویٰ کے پیش نظر آل انڈیا مسلم لیگ کی مخالفت کا محض مردم شماری سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اکونومسٹ نے مزید لکھا کہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۴۶ء میں جو وزارتی وفد ہندوستان گیا تھا اگرچہ اس کی کارگزاری کے متعلق برطانیہ میں بہت زیادہ پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ مگر با ایں ہمہ برطانیہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی صحیح پوزیشن کو ابھی تک نہیں سمجھا گیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حکومت برطانیہ اپنے مقصد کے لئے ہندوستان کو متحد رکھنا چاہتی ہے۔ اور وہ ہندوستان کے ایسے مرکزی ادارے کی تخریب برداشت نہیں کرتی جسے برطانیہ نے بڑی جد و جہد کے بعد بنایا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ برطانیہ میں ہندوستان اور ہندوستانی عوام کو صیغہ واحد میں بولنے کی عادت ہو گئی ہے۔ علاوہ ازیں برطانیہ میں ہندو مسلم مسئلہ کو فرقہ وارانہ سمجھا جا رہا ہے۔

جدید انگریزی خیالات کے مطابق مذہب پرائیویٹ ضمیر یا چند اشخاص کی ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتا ہے۔ مذہب ملکی حکومت قانون اور سوسائٹی کی عام زندگی سے بالکل علیحدہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مذہب کے متعلق اس نظریہ کی عمر ہی کیا ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ ندر کینڈیرہ

الوا کے عہد حکومت میں عوام کا یہ نظریہ نہیں تھا۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ بیری میں سینٹ بارتھولومیو کو کن وجوہات کی بنا پر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اور برطانیہ میں پاپائیت کی سازش سے کیوں خوف و غضب پھیل گیا تھا۔ موجودہ زمانہ میں بھی آئرلینڈ کی سوشل اور سیاسی زندگی میں اس بات کی کافی اہمیت ہے۔ کہ فلاں شخص کیتھولک ہے یا پروٹسٹنٹ۔ آئرلینڈ والوں کی علیحدہ قومیت مذہب کی بنا پر ہے۔ لسانی اعتبار سے آئرلینڈ والے عوام علیحدہ نہیں ہیں۔ کیونکہ آئرلینڈ کے لوگ انگریزی بولتے ہیں اسی طرح شمالی آئرلینڈ کی وجہ بھی مذہبوں کا اختلاف ہے۔ جیسا کہ کیتھولک مذہب نے آئرلینڈ کو پروٹسٹنٹ انگلستان سے علیحدہ کر دیا تھا۔ اسی طرح پروٹسٹنٹ مذہب نے السٹر کو آئرلینڈ سے علیحدہ کر دیا۔ ہندوستان میں ہندو مسلم اختلافات کی وجہ صرف مذہب ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں زندگی کے ہر شعبہ میں اختلاف ہے۔ یورپ میں علیحدہ قومیت کا قطعی ثبوت زبان کا اختلاف ہے۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں میں لسانی اعتبار سے بھی شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ بلکہ ہندوستان کی موجودہ کشیدگی کی تاریخی حیثیت کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہندوستان کی موجودہ کشیدگی ایک قوم کے دو فرقوں میں اختلاف کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ہندوستانی مسئلہ سمجھنے کے لئے ان امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

وزارتی وفد اور پاکستان

میں نے اپنے نظریات کی تائید کے لئے اکونومسٹ کے طویل اقتباسات اس لئے پیش کئے ہیں۔ کہ برطانیہ کے اس مشہور اخبار میں شائع شدہ تاثرات غیر جانبدار برطانوی مبصروں کے نظریات ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ میں سے اکثر کا یہ خیال ہوگا۔ کہ وزارتی وفد ہندوستان میں اس قدر جد و جہد کے بعد جو معلوم کیا ہے۔ وہ تو مذکورہ بالا تاثرات کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی وزارتی وفد نے تحقیق کے بعد پاکستان کے خلاف فیصلہ دیا ہے۔ تو اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ وزارتی وفد ہندوستان کی دونوں سیاسی جماعتوں میں مصالحت کے امکانات تلاش کرنے کے لئے گیا تھا۔ اور اس وفد نے طویل گفت و شنید کے بعد جو بیان جاری کیا تھا۔ وہ بھی ہندوستان کی سیاسی جماعتوں میں مصلحت کرانے کے لئے تھا۔ ذاتی طور پر میری یہ رائے ہے کہ اگر تمام متعلقین وزارتی وفد کی سکیم کو من وعن تسلیم کر لیتے تو ہندوستان کا پیچیدہ مسئلہ یقیناً حل ہو جاتا۔ وزارتی وفد کے تمام

مفت خوشخبری مفت

مفت

زندگی کے اہم راز دور کر کے اصول صحت سمجھانے والی خطرات سے محفوظ رکھ کر ازدواجی مسرت دلانے والی

محافظ حیات

کتاب کچھ عرصہ مفت تقسیم ہوگی۔ فوراً طلب کریں

مدن منجری فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

قائم شدہ ۱۹۱۵ء روغن فاسفورس کا کمال

روغن فاسفورس

یہ فاسفورس (ہڈیوں) کے جوہر کا مرکب ہے جو مالش کے ذریعہ سے جسم کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ کمزور ہڈیوں کو حیرت انگیز قوت پہنچاتا ہے۔ اور ہر قسم کے دردوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور جادو کا اثر دکھاتا ہے۔ جو لوگ کمزوری کی وجہ سے پیدل نہیں چل سکتے ہیں اور پرانے درد اور چوٹیں بار بار تکلیفیں دیتی ہیں۔ اور فٹ بال اور ہاکی کھیلنے والوں کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے۔ ڈاک خرچ گیارہ آنے ۱۱ ؍

نوٹ:۔ پتہ صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی۔

پتہ: مینیجر دی یونانی اینڈ کمپنی پی ایل ۴ کوچہ الٰہ دیاں اسٹریٹ دہلی۔

بیانات مصالحت کرانے کے جذبے کے ماتحت جاری کئے گئے تھے۔ ورنہ میں نہیں سمجھتا۔ کہ وزارتی وفد کس طرح ہندو مسلم کیس کے متعلق اس طرح رائے قائم کر سکتا ہے۔ یہ امر یقینی نہیں ہے کہ اگر وزارتی وفد ہندو مسلم مسئلہ پر مصالحتی نکتہ نگاہ کی بجائے عدالتی حیثیت سے غور کرتا تو یہی فیصلہ صادر کرتا۔ اور اگر بفرض محال وزارتی مشن عدالتی حیثیت میں بھی یہی فیصلہ صادر کرے۔ تو یہ بات بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ کیونکہ مسلم لیگ کے لیڈر کے قول کسی قوم کے سیاسی نصب العین کے معاملہ کا فیصلہ کوئی عدالتی بورڈ یو را نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ معاملہ ایسا ہے۔ جس کا فیصلہ قوم خود ہی کر سکتی ہے۔

مزید براں یہ امر قابل غور ہے۔ کہ اگرچہ وزارتی وفد نے مطالبہ پاکستان کی مخالفت کی۔ مگر پھر بھی وفد کی پیش کردہ سکیم کا اگر لبغور مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ وزارتی وفد نے کافی حد تک مسلم قوم کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہ یاد رہے کہ وفد کی سکیم کے مطابق ہندوستانی مسلمانوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ دس سال کے بعد اس سکیم میں ترمیم کر سکتے ہیں یعنی اگر دس سال کے تجربہ یا عرصہ کے بعد بھی مسلم

قوم کو اس نیم پاکستانی سے تسلی نہ ہو۔ تو وہ مکمل پاکستان کا مطالبہ کر سکے گی۔ مختصر یہ کہ وزارتی مشن نے جو تجاویز پیش کیں ان کے مطابق اسلامیان ہند حق خود ارادیت کا مطالبہ کرنے پر حق بجانب ہیں۔ لیکن انہیں دس سال تک اس مطالبہ پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دوسرا فریق بہتر سلوک کرنے کا یقین دلا رہا ہے۔

وزارتی وفد کو یہ امید تھی کہ اگر ہندوؤں نے دس سال تک اپنے الفاظ کا پاس کر کے مسلمانوں سے بہتر سلوک کیا۔ تو مسلمان علیحدہ ریاست کا مطالبہ کر دیں گے دوسرے لفظوں میں وزارتی وفد نے کانگرس کو یہ کہہ دیا۔ کہ ہم تمہیں کافی وقت دیتے ہیں۔ تاکہ تم اپنی صداقت کا ثبوت دے سکو۔ ہم نے مسلمانوں کو انتظار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور اب ہندوؤں کا یہ فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو یقین دلائیں۔ کہ ان کا کوئی حق غصب نہیں ہو گا۔

وزارتی سکیم کی ناکامی

مگر یہ بیل بھی منڈھے نہ چڑھ سکی۔ مسلم لیگ کے لیڈروں نے وزارتی وفد کی یہ سکیم مصالحت کے لئے منظور کر لی۔ اگرچہ اکثر مسلم لیگی زعما اس نیم پاکستان کی سکیم کو منظور کرنے کے حق

میں نہیں تھے۔ مگر صدر مسلم لیگ کی خواہش تھی کہ دس سال تک آپس میں تعاون کا تجربہ کرنا چاہیئے۔ لیکن وائے افسوس کہ تعاون کا جو وعدہ دس سال کے لئے کیا جا رہا تھا اس پر دس دن بھی عمل درآمد نہ ہو سکا۔ اس پر مسلم لیگ وزارتی سکیم کے متعلق اپنے فیصلے کو واپس لینے پر مجبور ہو گئی۔ اور اب صورت حال یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ آزاد و خود مختار پاکستان کے علاوہ مصالحت کی سکیم کو منظور کرنے پر آمادہ نہیں۔ مئی ١٩٤٦ء میں بھی جب مسلم لیگ نے وزارتی سکیم کو منظور کیا تھا۔ تو اس نے آزاد و خود مختار اسلامی ریاست کے قیام کے مقصد کو ترک نہیں کیا تھا۔ اس نظریہ کی تائید لندن کے اخبار آبزرور کی ٢٥ مئی ١٩٤٦ء کی اشاعت کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہوتی ہے۔ اخبار آبزرور لکھتا ہے وزارتی سکیم کے متعلق مسلم لیگ کا رویہ شطرنج کے ایک ایسے کھلاڑی کی طرح ہے جو انتہائی سوچ بچار کر کے یہ اندازہ کر رہا ہے۔ کہ کونسی چال اس کے لئے مفید رہے گی مسلم لیگی زعما یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ یا تو وہ اس نیم خود مختاری کو تسلیم کر لیں۔ اور آئندہ زیادہ آزادی کی امید کریں۔ یا

کانگرس کے بنائے ہوئے آئین کو برطانوی توپوں کے دباؤ سے منظور کریں۔ چنانچہ مسٹر جناح نے وزارتی وفد سے جو یہ دریافت کیا ہے۔ کہ دس سال کے بعد اس سکیم کے مطابق کہاں تک آئینی تبدیلی کی گنجائش ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ حق علیحدگی کے متعلق گارنٹی حاصل کرنا چاہتی ہے۔

پاکستان کی اقتصادی پوزیشن

میں جس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ اقتصادی طور پر علیحدہ مسلم ریاست کا قیام کس حد تک ممکن ہے۔ اس بات کا فیصلہ تو مسلم قوم ہی کر سکتی ہے۔ کہ پاکستان کا اقتصادی خاکہ کیسا ہونا چاہیئے۔ مسٹر گاندھی نے تو بارہا سادہ زندگی اور بلند خیالی پر زور دیا ہے۔ اور اگرچہ بہت سے ہندو لیڈر اور ماہرین اقتصادیات نے مسٹر گاندھی کے اس معمول کی سخت مخالفت کی ہے۔ مگر بہر کیف ہندوؤں نے بہت حد تک اس معمول کو تسلیم کر لیا ہے۔ نیویارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق ٣١ دسمبر ١٩٤٢ء کو نمائندہ پریس سے انٹرویو کی دوران میں مسٹر جناح نے کہا کہ اگر مسلمانان ہند مفلسی کی حالت میں بھی آزاد و خود مختار ہونا چاہتے ہیں۔ تو (باقی ہے)

اورنگ زیب عالمگیر

اورنگ زیب عالمگیر کے خلاف ہندوستانی مورخوں نے جو الزامات لگائے ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی اصلیت کا کوئی جزو نظر نہیں آتا۔ مرورِ زمانہ سے ان الزامات کو ایسی شہرت عامہ حاصل ہو چکی ہے کہ کسی کو خیال نہیں آتا کہ وہ ان کو تاریخ کی اور واقعات کی روشنی میں پرکھے اور جانچے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو اورنگ زیب رحمت اللہ سے نفرت دلانے کے لئے متعصب مورخوں نے ایسے ایسے جرم ان کے سر تھوپے ہیں جو افسانوں سے کسی صورت بھی کم نہیں ہیں۔ تاریخ میں کسی مجرم کے خلاف شاید ہی ایسی مثل مرتب ہوئی ہو جیسی کہ عالمگیر کے خلاف کی گئی ہے۔ دکھن کی اسلامی سلطنت کو مٹانا۔ ہندوؤں کو ستانا۔ بت خانے ڈھانا۔ مرہٹوں کو چھیڑنا وغیرہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کو اب تاریخی صداقت قرار دے دیا گیا ہے۔ بحالیکہ عالمگیر کے زمانہ میں حیدرآباد کا فرمانروا ایک شخص ابوالحسن عرف تاناشاہ تھا۔ اس کی عیش پرستی نے تمام ریاست کو میکدہ بنا لیا تھا۔ حیدرآباد میں علانیہ بدمعاشی اور چوری ہوتی تھی۔ تاناشاہ کا وزیر اعظم مادنا نامی ایک برہمن تھا۔ جو سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب سیوہ جی عالمگیر کے ہاں سے بھاگ کر دکن میں آ گیا تھا۔ اس نے دکن میں پہنچ کر تاناشاہ کے وزیر مادنا سے مل کر عالمگیر کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی سازش کی۔ بیچارہ اورنگ زیب مجبور ہو گیا تھا کہ فوراً سپاہ و لشکر لیکر دکن پہنچے۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ سیواجی نے شاہی لشکر کے پہنچنے سے پہلے جالنہ کو جلا کر برباد کر دیا تھا۔ ان حالات میں عالمگیر کی جگہ جو بھی بادشاہ ہوتا۔ اپنی سلطنت کو بچانے کے لئے وہی کرتا جو عالمگیر نے کیا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اورنگ زیب نے وہ کونسا جرم کیا جس کے لئے انہیں بدنام کیا جاتا ہے۔ یورپین مورخوں نے بھی اس وقت کی تیموری سلطنت کو ایک مردہ لاشہ قرار دیا ہے جس کو مرہٹے چاروں طرف سے نوچ رہے ہیں۔ بمبئی کے گورنر مسٹر الفنسٹن صاحب جو مشہور مورخ ہیں۔ انہوں نے مرہٹوں کے جو اوصاف لکھے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ مرہٹے رسد پر ڈاکہ ڈالتے تھے مویشی چرا لے جاتے تھے۔ گویا انہیں ڈاکوؤں اور راہزنوں کے اوصاف سے متصف کیا ہے۔ مرہٹے شاہجہان کے عہد میں پوری قوت حاصل کر چکے تھے۔ دکن سے مدراس تک پھیلے ہوئے تھے سینکڑوں قلعے ان کے قبضہ میں تھے۔ لیکن عالمگیر کے زمانہ میں سیواجی مر گیا سنبھاجی مارا گیا۔ راجہ رام صحرانوردی میں مرا۔ سنتا کا سر کٹ کر دربار میں پہنچا۔ تمام باغی ایک ایک کر کے مٹا دیئے گئے۔ تمام قلعے دکن سے لیکر مدراس تک عالمگیر کے قبضہ میں آ گئے۔ مرہٹے خانہ بدوش ہو گئے۔ اس ناول میں منشی صادق حسین صاحب نے دکھایا ہے کہ اورنگ زیب پہلے درجہ کا محنتی اور کفایت شعار بادشاہ تھا۔ لیکن اس کے مخالفوں نے جو اس کی تصویر کھینچی ہے۔ اس میں سوائے تعصب اور عداوت کے کچھ نظر نہیں آتا۔ کوئی شخص بھی اس دنیا میں انسانی کمزوریوں سے پاک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن باوجود اس کے عالمگیر کا درجہ تیموری سلطنت کے بادشاہوں میں سب سے بلند ہے۔ عالم اسلام نے آج تک اس بہادر منصف اور محنتی حکمران پیدا نہیں کیا۔ عالمگیر اہل کمال کا بڑا قدردان تھا۔ نماز کے علاوہ اوامر و نواہی کا پابند مساجد کا عاشق۔ وسعت معلومات کا دریا۔ مسائل دینیہ سے باخبر اور خوش مذاق انشاء پرداز تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ تیغ و قلم دونوں کا مالک تھا۔ رقعات عالمگیر سے اس کے اکثر محاسن پر روشنی پڑتی ہے۔ اگر آپ نے عالمگیر کے مفصل حالات زندگی پڑھنے ہوں تو اس ناول کو پڑھیئے۔ اس میں ان کے گرد و پیش کے لوگوں کے حالات اور ان کی مجبوریاں اور ان مجبوریوں کے حل بڑی اچھی طرح سمجھائے گئے ہیں۔ ناول پڑھنے کے لائق ہے۔ مصنف نے شاہ موصوف کے زندگی کے حالات ایسی خوبی سے پیش کئے ہیں۔ کہ سب بے بنیاد الزاموں کو جو ان کے خلاف تھے۔ اچھی طرح سے صاف کر دیا ہے۔ ناول کے تین حصے ہوں گے۔

ہر حصہ کی قیمت دو روپے عہ حجم ۳۲۰ صفحہ فی حصہ

ملنے کا پتہ:- **مینیجر پیسہ اخبار لاہور** سے طلب کریں۔

فن تعمیرِ حیات

متعدد ذرائع مثلاً ملاقات ذاتی۔ خطوط۔ اشتہار۔ طاقت کا پینے تیز کا سوخ انتظام۔ مذہب۔ حکومت۔ وفاداری وغیرہ ہر ایک مضمون پر کچھ وقت صرف کرو۔ اور تم کو مشاہدات۔ مشابہات اور اصلاحات آپ سے آپ مل جائیں گے جو ان سلسلوں میں موجود ہوں گے۔ جو صحیح فیصلہ کے لئے تمہارے ممد ہوں گے۔ ساتھ ہی تمہاری قابلیت بڑھ جائے گی۔ اگر تم کو متشابہ پر ظاہر مل جائیں۔ اور جو معاملہ تمہارے سامنے پیش ہو۔ اس میں صحیح فیصلہ دے سکو۔ اضطراب اور اداسی کا خطرہ۔ جس وقت طبیعت اداس ہو یا اضطراب لاحق ہو۔ تو اس وقت فیصلہ اور تصفیہ سے اجتناب کرو۔ مقاصد تعلیم میں سے ایک مقصد یہ ہے۔ کہ ناگہانی اتفاق اور جذباتی اضطراب کی طاقت کو کم کیا جائے تاکہ ہم طوفان کا مقابلہ کر سکیں اور اداسی کے لمحات کے درمیانی وقفوں کو دراز کریں لیکن بیرونی رسوخ جو اداسی اور اضطراب لاحق کرتا ہے۔ جب چاہے۔ ہمارے فیصلہ کو چھپا سکتا ہے۔ جب تک یہ اداسی اور اضطراب بالکل دور نہ ہو ہمکو لازم ہے کہ کسی فیصلہ کو ہاتھ نہ لگائیں۔ ہر زندگی میں ایسے بھی اوقات ہوتے ہیں۔ جن میں فیصلہ فی الفور کر دینا چاہیئے۔ اور اکثر ایسا اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ دماغ اشتغال میں ہو خطرہ یہ ہے کہ حالت اشتغال میں ہم سمجھتے ہیں۔ کہ فیصلہ ضروری ہے۔ حالانکہ درحقیقت ہرگز جلدی منظور ہوتی۔ محنت یا عزو دہم ہم کو جلدی فیصلہ کرنے کے لئے اکسا سکتا ہے۔ اور ہم حالانکہ تمام امور واقعہ ہمارے روبرو نہیں ہوتے۔ ہم فیصلہ کر دیتے ہیں۔ ہم کو اوروں کے فیصلے مطالعہ کرنے اور ایسے افعال پر نظر ثانی کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس طرح ہم وہ طاقت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کی رو سے ہم فی الفور بہت سے سلسلے دماغ میں لا سکتے اور ان میں سے جو موافق ہیں اور جو مخالف ہیں۔ چن سکتے ہیں۔ ہم کو سوچ بچار کی عادت کو پیدا کر کے مکمل کرنا چاہیئے تاکہ اب برے نتائج سے محفوظ رہیں۔ جو جلد بازی کے فیصلہ سے نمودار ہوتے ہیں۔ طاقت فیصلہ کو مکمل کرنیکا ایک اثر یہ ہے۔ کہ ہم اپنے دماغ سے ہر ایک شے جو غیر متعلق ہے دور کر دیتے ہیں۔ اور لوگوں کو وہ پیش کرتے ہیں۔ جو واقعہ متعلقہ ہیں۔ اس سے موثر دباؤ پڑتا ہے۔ لوگوں دق کرنے۔ گھبیار کرنے یا تھکا دینا کے بہت کم خطرہ ہوتا ہے۔ اور ہم کوئی ایسی بات نہیں کہتے۔ جو ہمیں دوسرے معاملہ میں متعصب کر دے۔

جو کچھ ہم نے کہا ہے۔ اس کا خلاصہ ایک سہ گونہ فارمولا یعنی قاعدہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ (۱) تمام امور واقعہ کو فراہم کرو۔ (۲) آئینہ کی تعبیر و ترجمانی صحیح طور پر کرو۔ (۳) ان کی تعبیر کرنے میں تمام دماغی طاقتوں کو کام میں لاؤ۔ تم جملہ امور واقعہ کے اجتماع کے لئے سلسلہ بندی کی طاقت کی تکمیل ہونی چاہیئے۔ اور سلسلہ و قوت مدرکہ کے لئے وسیع ہو۔ ترجمانی کے لئے احساس مطابقت و اختلافات بدرجہ اتم درکار ہے۔ مطابقت اور مشابہت میں امکانی نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اختلافات ان نتائج کو روکتے اور ان کی پڑتال کرتے ہیں۔ دماغی طاقتوں میں جو عمل میں لائی جاتی ہیں۔ عقل انسانی یا دلیل بہت اہم ہے۔ جہاں تناسب نوے فی صدی ہے۔ باقی دس فی صدی کو ہاتھ میں لینے سے جن کا تعلق عمل احساس سے ہے۔ اکثر غلطیاں دور ہو جاتی ہیں۔ دلیل یا قوت مدرک۔ مطمئن۔ بے پروا نقاد۔ ذاتیات سے مبرا۔ بموجب سائنس اور بے آواز ہے۔ باقی اجزا اکثر بولنے والے ہیں۔ اور وہ فریفتگی۔ دلکشی اور دغا سے بھر پور ہیں۔ پہلے ملائم اور پھر سخت و کرخت اور چونکہ وہ حقیقی صداقت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ان کا حق ہے کہ ان کی بات سنی جائے۔ کیونکہ وہ بھی مثل دماغ ہیں۔ ان کے دعاوی بھی دلیل کے برابر سماعت کئے جاتے ہیں۔ پس اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ فیصلہ اور خواہش میں معرکہ آرائی ہوتی ہے۔ اس لئے اچھا جج وہ مرد یا عورت ہے جو بے لوث ہو۔ اور جس کا دماغ جوش و جذبہ کی ترغیب میں نہ آئے۔ اور بے رو رعایت فیصلہ کرے۔ پس ہم کو لازم ہے۔ کہ ہم آہنگی کے ساتھ سوچ کر فیصلہ کریں۔ میعاد وقت سے پورا فائدہ اٹھائیں

مسلسل ابھرا ہوا تخیل

دنیا میں بدترین آوارہ دماغ انسان کے ہی بد خیالات ہیں۔ جو آپس میں بلا تکلف جڑے ہوئے ہیں۔ خرابی یہ ہے کہ جو شخص تخیل کی قوتوں کو بے پروائی سے استعمال کرتا ہے۔ (باقی پر)

24-4-47

رجسٹرڈ ایل نمبر 31

THE PAISA AKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

ہماری زندگی اک خواب کی مانند گذری ہے
مگر درد و الم کا خواب یہ خوابِ جہاں کیوں ہو
گلۂ شومیٔ قسمت نہ کر انورؔ کہ دنیا میں
کوئی بے فائدہ نوحہ گرِ سود و زیاں کیوں ہو

دردِ نہاں

نہ ہو جب دل ہی پہلو میں تو کوئی شادماں کیوں ہو؟
میرے اغیار سے مخفی میرا دردِ نہاں کیوں ہو؟
میرے اظہارِ غم کو شوق سے انجم بھی سنتے ہیں!
میری روئداد الفت سے میری جاں سرگراں کیوں ہو
میری بیچارگی پر خود میرا صیاد روتا ہے!
قفس میں یوں بیاں میری بپتا کی داستاں کیوں ہو
بُرا ہو عشق کا اب میں تو رسوائے زمانہ ہوں!
کسی بے درد سے پنہاں میرا سوزِ نہاں کیوں ہو
کمالِ شوق سے آہِ دلِ ناشاد نکلی ہے!
جدا بلبل کے نالے سے میرا طرزِ بیاں کیوں ہو
نہیں پاسِ حیا اور مجھ کو شوقِ دید ہے لیکن!
محبت میں حجاب و شرم آخر درمیاں کیوں ہو
اسیرِ قفس ہوں۔ ہمدرد ہے آہ و فغاں میری
غم آزردگی میں میں اُف! خیالِ گلستاں کیوں ہو
میرا اظہارِ غم اے کاش تجھ تک ہی رہے محدود
جسے وہ سنگدل سمجھے وہ میری چیستاں کیوں ہو
نہیں معلوم جب انسان کو تقدیر کا لکھا!
کوئی بے فائدہ غلطیدن چون و چناں کیوں ہو

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامہ ناپاک گازراں بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سینٹلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۱۶ | ۲۴ اپریل ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

پنجاب کا وزارتی ڈیڈلاک

لیگ لیڈروں نے گورنر پنجاب سے یہ پوچھا کہ دفعہ ۹۳ کے ماتحت پنجاب میں گورنری راج جاری رکھنے کی کیا وجہ اور ضرورت ہے جبکہ لیگ اسمبلی پارٹی کا دعوٰے ہے کہ وہ نئی وزارت بنانے پر قادر ہے۔ گورنر آئین کا احترام کرتے ہوئے اسے وزارت بنانے دیں۔ اور اگر وہ اس کے لئے آمادہ نہیں تو موجودہ اسمبلی توڑ کر نئے انتخابات کرائیں۔ انہیں یہ رستہ اختیار کرنے پر کیا اعتراض ہے؟

کہا جاتا ہے۔ کہ کوئی دوسری پارٹی لیگ سے مل کر وزارت بنانے کے لئے تیار نہیں۔ مگر کیا یہ دلیل اسمبلی کی سب سے بڑی پارٹی کی تشکیل وزارت کے سلسلہ میں اس کے جائز حق سے محروم کرنے کے لئے کافی ہے؟ اگر لیگ پارٹی کو ایوان کے ارکان کی اکثریت حاصل ہے۔ تو کسی دوسری پارٹی کا عدم تعاون اسے وزارت بنانے کے حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر ایوان کی اکثریت کے اعتماد کی بجائے ایوان کی سب پارٹیوں یا چند پارٹیوں یا کسی ایک پارٹی کی تائید یا تعاون تشکیل وزارت کی لازمی شرط ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وزارت سازی کے معاملہ میں اس پارٹی یا ان پارٹیوں کو ویٹو کا حق دے دیا گیا ہے وہ پارٹی جاہے گی۔ تو کوئی وزارت معرض وجود میں آ سکے گی۔ ورنہ دفعہ ۹۳ نافذ رہے گی۔ یہ بات دستور حکومت ہند ۱۹۳۵ء کی سپرٹ کے خلاف ہے۔ اور اب تک کسی صوبہ میں کسی گورنر نے یہ روش اختیار نہیں کی۔ کہ تشکیل وزارت کے لئے برسر اقتدار آنے والی پارٹی کو ایوان کی اکثریت کا اعتماد حاصل کرنے کی بجائے کسی خاص پارٹی یا پارٹیوں کو ضرور منانا چاہیئے۔ اگر تشکیل وزارت کے لئے یہ شرط لازمی ٹھہری تو۔ بمبئی۔ سی۔ پی۔ بہار۔ یو۔ پی۔ اڑیسہ۔ آسام اور مدراس میں کوئی وزارت نہ بن سکتی۔ اسی طرح بنگال اور سندھ میں بھی آج گورنری راج ہی ہوتا۔

جب ہندوستان کے دس صوبوں میں گورنروں نے حزب اختلاف یا کسی اپوزیشن پارٹی کو ویٹو کا حق نہیں دیا۔ تو گورنر پنجاب کن مصلحتوں کے پیش نظر پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی یا پنتھک پارٹی کو یہ عجیب و غریب حق دینے پر مصر ہیں؟

بعض حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ گورنر کی اس روش کی وجہ پنجاب کے فسادات ہیں۔ پنجاب کے فسادات واقعی افسوسناک اور قابل مذمت ہیں۔ اگر کسی صوبہ میں فسادات کی وجہ سے آئینی حکومت کو کیوں کر معطل کیا جا سکتا ہے؟ کیا بمبئی میں فسادات نہیں ہوئے؟ یا بہار کا قتل عظیم فسادات پنجاب سے دس گنا زیادہ قابل مذمت اور بھیانک نہیں تھا؟ کیا۔ یو۔ پی اور بنگال کا دامن فسادات کے ناپاک دھبوں سے پاک ہے؟ پھر کیا ان صوبوں پر گورنری راج مسلط کر دیا گیا؟ اگر نہیں تو پنجاب میں وہ کونسی نوکی صورت حال پیدا ہو گئی۔ کہ اسمبلی کی سب سے بڑی پارٹی کو وزارت بنانے کے حق سے محروم کر دیا جائے؟ فسادات کی دلیل ایک بے حد خطرناک دلیل ہے۔ اگر فی الواقع گورنر اسی دلیل پر اڑے ہوئے ہیں۔ تو وہ ناواقف قیام امن کو ہمیشہ کے لئے ناممکن بنا رہے ہیں۔ یہ روش اختیار کرنا کہ فسادات کی وجہ سے وزارت قائم نہیں ہو سکتی۔ بالواسطہ امن دشمن پارٹیوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جو پارٹی پنجاب میں تشکیل وزارت کو ناممکن بنانا چاہے گی اسے صرف اتنا کرنا ہوگا۔ کہ صوبہ میں کسی نہ کسی طرح فساد کرا دے۔ گورنر وزارت نہیں بننے دیں گے۔ عقل نہیں مانتی کہ گورنر ...

...

تو یہ حساب امپیریل بینک اور لائیڈز بینک نیشنل بینک آف انڈیا اور گرنڈلیز بینک وغیرہ کے ساتھ کھولا جاوے۔ کیونکہ یہ بینک معاندانہ یا غیر ہمدردانہ نہیں ہونگے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ ان کا سلوک دوسرے اپنے گاہکوں کا سا ہوگا۔

تقسیم پنجاب پر ایک سکھ اڈیٹر کا تبصرہ

دہلی کے مشہور ہفتہ وار اخبار ریاست نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن متعلق تقسیم پنجاب پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنے تازہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس بات کے حق میں رائے دی ہے۔ کہ پنجاب کے جن حصوں میں ہندوؤں اور سکھوں کی اکثریت ہے ان کو الگ کر کے ایک علیٰحدہ صوبہ بنا دیا جائے۔ گویا کہ کانگرس نے اصولاً یہ تسلیم کر لیا۔ کہ مذہب کے اعتبار سے جہاں کی آبادی زیادہ ہو وہاں اس مذہب کے لوگوں کا ایک الگ صوبہ بنا دیا جائے۔

...

جھگڑوں سے ہٹا کر سیاسی اور پارلیمنٹری سرگرمیوں پر مرکوز کر دیں گے۔

مسلمان سرمایہ دار اور مسلمان بینک

مرکزی اسمبلی کی لیگ پارٹی نے ایک کمیٹی اس مقصد کے لئے مقرر کی ہے۔ کہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنکوں میں مسلمانوں کی طرف جو واجب الادا سود جمع ہوتا ہے۔ اور مسلمان اسے وصول نہیں کرتے۔ یہ روپیہ بادریوں پر صرف ہونے کی بجائے مسلمانوں کی بہبود پر خرچ ہو۔ ہر سال لاکھوں روپیہ صرف اس ایک مد سے عیسائی مشنوں کو ملتا ہے۔

مسلمانوں کو ڈاکخانہ کے سیونگ بنکوں کے علاوہ دوسرے بنکوں کے مسئلہ پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کا کروڑوں اربوں روپیہ بحیثیت مجموعی ہندو بنکوں میں جمع ہے۔ جو مسلمان اس روپیہ کا سود نہیں لیتے۔ ان کے روپیہ پر جمع شدہ سود یہ بنک کانگرس مہاسبھا اور سیوک سنگھ اور ایسی ہی دوسری خالص ہندو اداروں کو دے دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے خلاف جتنی بھی ...

...

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک اور مثال بھی خدا بیان فرماتا ہے۔ کہ دو آدمی ہیں۔ ایک ان میں سے گونگا (اور دوسرے کی ملک) ہے (بے اختیار و ناتواں) کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔ اور اپنے مالک کو دوبھر ہو رہا ہے۔ وہ جہاں اسے بھیجتا ہے (خیر سے کبھی) بھلائی نہیں لاتا۔ کیا ایسا گونگا بہرہ) اور وہ شخص جو (سنتا بولتا اور) لوگوں کو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور خود سیدھے رستے پر چل رہا ہے۔ دونوں برابر ہیں؟ (۷۶) اور آسمانوں اور زمین کا علم غیب خدا ہی کو ہے۔ اور (خدا کے نزدیک) قیامت کا آنا یوں ہے۔ جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ (آنکھ کے جھپکنے کی) تو دیر لگتی ہے۔ اس کو کچھ بھی دیر نہیں لگے گی۔ وہ) اس سے بھی جلد تر ہے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (۷۷) اور خدا ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا۔ اور تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل (اور ان کے علاوہ اور اعضا) بخشے۔ تاکہ تم شکر کرو (۷۸) کیا تم نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی ہوا میں گھرے ہوئے (اڑتے رہتے) ہیں۔ ان کو خدا ہی تھامے رہتا ہے ایمان والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۷۹) اور خدا ہی نے تمہارے لئے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا۔ اور اسی نے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے ڈیرے بنائے۔ جو ...

...

پر افسوس نہ کرو۔ اور جو لوگ جو بد اندیشی کرتے ہیں۔ اس سے تنگ دل نہ ہو۔ (۱۲۷) کچھ شک نہیں کہ جو پرہیزگار اور نیکوکار ہیں۔ خدا ان کا مددگار ہے (۱۲۸)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عبدالرشید صاحب سب جج بہادر درجہ اول ... ضلع ہوشیارپور

...

یا دوسرے الفاظ میں کانگرس نے یہ مان لیا۔ کہ اگر پنجاب کے کچھ علاقہ اور سرحد میں مسلمانوں کی اکثریت ہے تو اس علاقہ کو پاکستان کی پوزیشن دے دی جائے۔

کانگرس کے اس ریزولیوشن جسے نہ صرف ملک کی متحدہ قومیت کے ساتھ غداری بلکہ کانگرس کی احمقانہ خودکشی بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ کے بعد کلکتہ کے پچاس بیرسٹروں نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس صوبہ کے جن اضلاع میں غیر مسلم آبادی کو اکثریت حاصل ہے۔ ان اضلاع کا بھی ایک صوبہ بنا دیا جائے تاکہ وہاں خالص ہندو حکومت ہو۔ اور ان اضلاع کے ہندو صوبہ کی مسلم اکثریت کے ماتحت نہ رہیں۔ گویا کہ کانگرس کے مذہب کی بناء پر صوبجات کے تقسیم کرنے کی ڈبا کا اثر پنجاب کے بعد بنگال میں ہوا۔ اور آئندہ نہ معلوم کس کس صوبہ کے مذہب کے نام پر کتنے کتنے ٹکڑے ہوں گے۔

کانگرس آج تک پاکستان کی مخالفت کرتی رہی (جسے اس ریزولیوشن کو دیکھتے ہوئے کانگرس کا جھک مارنا ہی کہنا چاہیئے۔) تو صرف اس لئے کہ ملک مختلف مذہبی ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہو۔ مگر کانگرس کے اس ریزولیوشن نے جہاں اصولاً پاکستان کو مان لیا۔ وہاں اس نے ملک کی متحدہ قومیت و وطنیت کے ساتھ بھی ناقابل تلافی ظلم کیا۔ کیونکہ اس ریزولیوشن کے مطابق اگر عمل کیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مغربی پنجاب کے ہندو اور مشرقی پنجاب کے مسلمان ہمیشہ ہی مصائب و مشکلات کا شکار ہوتے چلے جائیں گے۔ کانگرس کا قلمدان صدارت اس وقت ایسے شخص کے ہاتھوں میں ہے۔ جسے سیاسی اعتبار سے کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ اور آپ سے ایسے احمقانہ قدم خلاف توقع نہیں۔ ہمعصر ریاست نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان پر کسی مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

قصر آزادی کے دروازہ پر پاخانہ جنگی میں

ہندوستان کے سیاسی لیڈر بار بار یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ہم قصر آزادی کے دروازہ پر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ اس قصر کا دروازہ ابھی ہمارے لئے کھلا نہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ دروازہ پر خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم میں سے کوئی بھی دروازہ کھول کر اندر جانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ انگریز شاہراہ آزادی پر کھڑا ہنس رہا ہے۔ اور ہماری احمقانہ اور مجنونانہ جنگ کا تماشا دیکھ رہا ہے۔ بے شبہ اسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ ہم پر ہنسے۔ جہاں تک انگریز کا تعلق ہے۔ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ یعنی صاف صاف اعلان کر دیا کہ میں اپنے تمام اختیارات تمہارے سپرد کر رہا ہوں۔ جاؤ اور حکومت کرو۔ انگریز نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ تم بغیر میری شرکت یا مداخلت کے آپس میں مل کر اپنے ملک کے لئے ایک آئین حکومت بنا لو۔ تم جو آئین بناؤ گے۔ اسے بے تامل منظور کر کے ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اس کے لئے ایک دستور ساز اسمبلی کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس نے دہلی میں اپنے کام کا آغاز کر دیا۔

ملک کی تحریک آزادی کا اس آخری منزل تک پہنچنا کہ آئین سازی کی نوبت آگئی بظاہر ایک خوشگوار واقعہ ہے۔ لیکن دستور ساز اسمبلی کا ایک تاریک رخ یہ ہے کہ ہندوستان کی ایک عظیم الشان پارٹی (مسلم لیگ) اس سے یکسر علیحدہ اور آئین سازی کے کام میں شریک نہیں ہے۔ لہذا یہ اسمبلی جو آئین بنائے گی۔ اصولاً وہ پارٹی اس کی پابندی سے آزاد ہوگی۔ جو آئین سازی کے کام میں شریک نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ آئین پورے ملک پر نافذ نہیں ہوگا۔ جس سے اس کی حیثیت و اہمیت بالکل گھٹ جائے گی۔ اور یہ مقصد کہ ملک کے سب فرقے باہمی تعاون و ہم آہنگی سے ہندوستان کی ترقی و آزادی کامل کے لئے کوشش کریں۔ پورا نہ ہوگا۔ اس صورت حال کا یہ لازمی نتیجہ ہے۔ کہ ملک کے مختلف فرقوں کے باہمی تعلقات سخت ناخوشگوار رہیں گے۔ کیونکہ ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں جس سے ملک کی ترقی رک جائے گی۔ اور اب تک اس نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ بھی ہاتھ سے نکل جائے گا۔

ایسی خانہ جنگی کی حالت میں ہندوستان اگر آزاد ہو بھی گیا۔ تو اس کے لئے اپنی آزادی کا قائم رکھنا نفرنیا ناممکن ہو جائے گا۔ اور یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دوبارہ غلامی کی لعنت میں مبتلا ہو جائے۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ دنیا کی تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ کہ جو قومیں مدت دراز سے آزاد اور خود مختار تھیں۔ وہ آخر کار اپنی اخلاقی پستی مضمحل ہو گیا۔ باہمی اختلاف و خانہ جنگی کی وجہ سے اس قدر کمزور ہو گئیں۔ کہ دوسری قوموں نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر انہیں اپنی تدبیر و طاقت سے تدریجاً یا دفعتہً غلام بنا لیا۔ اور وہ اندرونی کمزوریوں کی وجہ سے اپنی آزادی برقرار نہ رکھ سکیں۔ اس لئے یہ بالکل ممکن ہے کہ انگریزوں کے جانے کے بعد اگر ہم اسی طرح لڑتے رہے اور اپنی ساری طاقت آپس ہی کی جنگ میں صرف کر دیں۔ تو انگریز ہماری اس کمزوری و نالائقی سے فائدہ اٹھا کر امن قائم کرنے کے حیلہ سے دوبارہ ہندوستان پر مسلط ہو جائیں یا کوئی دوسری قوم اس پر قبضہ کر لے۔ انگریزی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ ہندوستان میں ہر حصہ سے خانہ جنگی شروع ہے۔ دیکھیں اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے اگر سمجھوتے سے اس کا فیصلہ نہ ہوا۔ تو بڑا ستم ہوگا۔

ساری دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد کی ضرورت

نئی دہلی کی ایک خبر مظہر ہے کہ انڈونیشیا کے وفد کے لیڈر ڈاکٹر ابو حنیفہ نے ایک بیان میں کہا کہ ہم اس ملک کی اندرونی سیاست میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے۔ پھر بھی تمام دنیا میں مسلمانوں کے بھائی چارہ کو مضبوط بنانا چاہیئے۔

ڈچ انڈونیشیا کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ تنقیح طلب امور عہدنامہ پر دستخط ہو جانے کے بعد ختم ہو جائے گی لیکن تاویلی جنگ شروع ہو جائے گی۔ معاہدہ میں ۱۷ دفعات ہیں۔ اور اس میں ڈچ سے ہر دفعہ پر ایک علیحدہ جنگ کرنی ہوگی۔ انڈونیشیا کی مجلس شوریٰ جس کے ڈاکٹر صاحب صدر ہیں۔ انڈونیشیا میں سب سے بڑی جماعت ہے۔ جس کے ممبر دو کروڑ دس لاکھ ہیں۔ انڈونیشیا کی کل آبادی سات کروڑ ہے۔ پارٹی کے ممبروں کے پاس انڈونیشیا کے ۲۲ ممبروں کی سیٹیں آ چکی ہیں۔

زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو

(از جمیل محمود بی۔ اے)

۸ مارچ کا دن آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی سابقہ سالہ تاریخ میں ایک یادگار حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس روز کانگرس نے اپنی روایات سابقہ کے برعکس مذہبی اختلافات کی اساس پر کسی حصہ ملک کو تقسیم کرنے کے اصول کو تسلیم کر لیا۔ اسی دن کانگرس نے تقسیم پنجاب کی سکیم پر مہر تصدیق ثبت کر کے اپنی کتاب ایمان میں ایک نئے باب اور بالکل متضاد باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ یقیناً یہ دن کانگرس کا نقطہ عروج ثابت ہوگا۔ وہی کانگرس جس کی رائے میں تقسیم ہند نا ممکن اور ناقابل تصور تھی۔ جس کے مہاتما ملک کی تقسیم کو گائے کے دو ٹکڑے کرنے کے مترادف قرار دیتے تھے۔ مذہبی بناء پر صوبہ پنجاب کو تقسیم کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ کانگرس کے بانی کارکنان نے اپنی سوچی سمجھی رائے پیش کر کے دبی زبان سے اقرار کر لیا ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا واحد اور بہترین حل ملک کی علاقائی تقسیم ہے۔

تقسیم پنجاب کی سکیم کے اصل محرک اور موجد گیانی کرتار سنگھ یا ان کے ساتھی ہیں۔ آج کل اس تجویز کے سب سے بڑے حامی سردار بلدیو سنگھ ہیں جن کا مقصد جاٹستان قائم کر کے اپنی دوکان قیادت قائم کرنا ہے۔ سکیم کی خوبیوں اور قبح پر بحث کرنا ہمارا مقصود نہیں۔ میں تو صرف یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ کانگرس جو اکھنڈ ہندوستان اور ملک کی یکجہتی کی قائل تھی۔ آج اپنے تمام اصولوں اور روایات کو ترک کر کے ایک نئی راہ پر گامزن ہو چکی ہے۔ کانگرس کی اس قلابازی کا ملک کے ارباب اصحاب پر جو رد عمل ہوا ہے۔ اس پر ایک نظر ڈالنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ذیل میں ایسے ارباب سیاست کے بیانات کے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین خود اندازہ لگا سکیں کہ کانگرس کو خلق خدا کیا کہتی ہے۔

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے لیڈر ڈاکٹر بی۔ ایس مونجے

میں تقسیم پنجاب کا ہمیشہ سے مخالف رہا ہوں۔ گول میز کانفرنس میں میری شرکت کے وقت بھی جب ہندو لیڈروں نے اس قسم کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن میں نے سخت مخالفت کی تھی میں اب بھی ایسا ہی مخالف ہوں۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ تجویز ملک میں اس طرح امن و سکون قائم کرنے کے منافی ہے۔

سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ

کانگرس نے تقسیم پنجاب کی جو قرارداد پاس کی ہے۔ وہ بے حد نقصان دہ ہے۔ اس سے صوبہ کے سیاسی۔ سماجی۔ اور دیگر فرقہ وارانہ مسائل ہرگز حل نہیں ہونگے۔ میں پنجاب کی تقسیم کو ہرگز پسند نہیں کروں گا۔ کیونکہ تقسیم کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔

کانگرسی لیڈر مسٹر سرت چندر بوس

کانگرس نے تقسیم پنجاب کی قرارداد منظور کر کے اپنے اصولوں اور روایات پر ضرب کاری لگائی ہے۔ یہ کارروائی کانگرس کی ہزیمت خوردہ ذہنیت کی ترجمانی کرتی ہے۔ اگر مذہبی بنیاد پر پنجاب اور بنگال کی تقسیم کر دی جائے تو مشرقی بنگال کے مسلمانوں اور مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کا کیا بنے گا۔

آل انڈیا فارورڈ بلاک کے صدر سردار سردول سنگھ کویشر

فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اب تک جو بھی تجاویز پیش کی گئیں۔ ان میں سے بدترین۔ ناقابل عمل اور سب سے زیادہ بزدلانہ سکیم پنجاب کی تقسیم ہے۔ مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو اکثریت کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا کہاں کی دانشمندی ہے۔ یہ تو مجھے علم تھا۔ کہ چند خود غرض اکالی لیڈر جن میں سے بیشتر سردار بلدیو سنگھ جیسے ذاتی مفاد اور مخصوص مصلحتوں کے پیش نظر مدت سے ایسی سکیم کے حق میں تھے۔ لیکن یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ کانگرس جیسی بڑی جماعت بھی ان خود غرضوں کے دام فریب میں گرفتار ہو کر اس سکیم کی حمایت کرنے لگ جائے گی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ پنجاب کے تمام صحیح الرائے اور سمجھدار لوگ اس شرانگیز تجویز کی مخالفت کریں گے۔

بمبئی کانگرس کمیٹی کے سابق صدر مسٹر کے الیف نارمیان

تقسیم پنجاب کی سکیم سے اکھنڈ ہندوستان کا نعرہ بالکل لغو اور فضول رہ جاتا ہے۔ اور متحدہ ہندوستان کے قیام کی توقعات بالکل ختم ہو گئی ہیں۔ ممکن ہے کہ اس دفعہ کانگرس کی مجلس عاملہ میں گاندھی جی کی غیر حاضری اس بے اصولی کا باعث بنی ہو۔ اس سکیم سے مسلم لیگ کا "دو قوموں کا نظریہ" اور پاکستان کا مطالبہ حق بجانب بن جاتا ہے۔

پنجاب کانگرس کمیٹی کے رکن اور کسان پنچایت کے صدر سوشلسٹ لیڈر مسٹر مبارک ساغر

پنجاب کو مذہبی اساس پر مسلم اور غیر مسلم حلقوں میں تقسیم کرنے کی قرارداد منظور کر کے کانگرس نے بنیادی اور اصولی غلطی کی ہے۔ صوبوں کی حدود میں رد و بدل تو جائز ہے۔ اور تمدنی۔ لسانی و جغرافیائی تفریق کی بنیاد پر علیحدگی قابل اعتراض نہیں ہے۔ اس قسم کی تجویز ناقابل فہم ہے۔ تقسیم پنجاب کی حمایت کر کے کانگرس نے اپنی پوزیشن کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ کانگرس بتدریج فرقہ وار جماعت بنتی جا رہی ہے۔

آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کے جنرل سکرٹری مسٹر جی این راج بھوج

تقسیم پنجاب کی سکیم غیر جمہوری ہے۔ اگر اس سکیم پر عمل کیا گیا۔ تو اچھوتوں کے لئے علیحدہ وطن بنایا جائے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس اور اس کے صدر حسین بھائی لالجی

تقسیم پنجاب کی سکیم کانگرس کے سابق اصولوں اور روایات کے منافی ہے۔

ماہر اقتصادیات پروفیسر برج نرائن

تقسیم پنجاب کی تجویز بالکل بے معنی اور عقل سے بعید ہے۔ یہ تجویز ناممکن العمل ہے۔

مدراس کی نیشنلسٹ مسلم جماعت کے لیڈر مسٹر اللہ بچایا

کانگرس نے تقسیم پنجاب کی قرارداد منظور کر کے ہندو۔ مسلمان دونوں سے دشمنی کی ہے اگر پنجاب تقسیم ہوا تو سب صوبے مذہبی بناء پر تقسیم کرنے پڑیں گے۔

آل انڈیا مجلس احرار کے جنرل سکرٹری نوابزادہ نصر اللہ خان

کانگرس ورکنگ کمیٹی تقسیم پنجاب کے حق میں قرارداد منظور کر کے اپنی بنیادی پالیسی سے منحرف ہو گئی ہے۔

سنت ندھان سنگھ عالم نامدھاری

جہاں تک نامدھاری سکھوں کا تعلق ہے۔ وہ تقسیم پنجاب کو پنتھ اور ملک دونوں کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ مغربی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کے لئے تو تقسیم پنجاب کو قبول کرنا اپنی موت کے وارنٹوں پر دستخط کرنے کے مترادف ہے۔ میری رائے میں تقسیم پنجاب کا مطالبہ اور اینٹی پاکستان کی جد و جہد دونوں ہی متضاد چیزیں ہیں۔ اور ان کا بیک وقت جاری رہنا مضحکہ خیز ہے۔

آل انڈیا آزاد ہند فوج کے ایڈوائزری کمیٹی کے جائنٹ سکرٹری کرنل حبیب الرحمان

پنجاب اور بنگال کی تقسیم آزاد ہند فوج کے نصب العین کے برعکس ہے۔

کانگرس کی حلیف جماعت جمعیتہ العلماء ہند

جمعیتہ العلماء ہند کانگرس کی تجویز پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرتی ہے۔ جس میں اس نے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ یہ تجویز فرقہ وارانہ ہے۔ اور کانگرس کی سیاسی روایات کے بالکل خلاف ہے۔ اگر کانگرس کی اس فرقہ وار تجویز پر عمل کیا گیا۔ تو اس ملک میں ایسی تقسیم کا دروازہ کھل جائے گا۔ جس کو بند کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اور اس ملک کی وحدت پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گی۔

آل انڈیا مومن کانفرنس کے کانگرسی صدر شیخ محمد ظہیر الدین

تقسیم پنجاب کی قرارداد

منظور کرکے کانگرس نے ہندوستانی قبیبنٹ کے فرسودہ جامہ کو اتار پھینکا ہے۔ ہمیں (نیشنلسٹ مسلمان) نہایت افسوس کے ساتھ احساس کرنا پڑتا ہے۔ کہ کانگرس نے اب اپنے بلند تخیلات کو چھوڑ دیا ہے

مانچسٹر گارڈین!

تقسیم پنجاب و بنگال کا مطالبہ سیاسی حماقت کی دلیل ہے۔ کوئی کہاں تک لکھے درجنوں نہیں بیسیوں اہل الرائے اصحاب نے کانگرس کی اس بے اصولی پر اظہار افسوس کیا ہے۔ خود گاندھی جی کے متعلق ہر ایک کو معلوم ہے کہ وہ بنگال و پنجاب یا کسی صوبہ کو بھی مذہبی اساس پر تقسیم کرنے کے خلاف ہیں آخر میں ہم سردار سر دول سنگھ کو بیشر کی ۱۵ اپریل کو انہوں نے تقسیم پنجاب کے متعلق بیان دیتے ہوئے شائع کی دہراتے ہیں۔ میں تمام پنجابیوں کی عقل و حمیت سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس شر انگیز تجویز کا ابتدا میں ہی خاتمہ کردیں۔ اور قبل اس کے کہ تقسیم پنجاب کی سکیم کا زہر ہلاہل سارے صوبہ کی ہلاکت وتباہی کا باعث بنے اسے ہمیشہ کے لئے ختم کردینے پر کمر ہمت باندھ لیں۔

پاکستان کی اقتصادیات

(ڈاکٹر انور اقبال قریشی) (گذشتہ سے پیوستہ)

ہندوؤں کو اس پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے سپرو کمیٹی کی رپورٹ میں مسٹر این آر سرکار نے جو نوٹ لکھا ہے اس میں مسٹر جناح کے اس نظریہ پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے۔ نظریہ پاکستان کے مخالفوں کی طرف سے پاکستان کی اقتصادی صورت حال کے متعلق نہایت وسیع پیمانہ پر گمراہ کن اور متعصبانہ پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ میں ان مخالفوں کے پیش کردہ دلائل کا جائزہ نہیں لوں گا۔ کیونکہ ڈاکٹر جان متھائی اور سر ہومی مودی نے اقتصادیات پاکستان کے متعلق سپرو کمیٹی کے روبرو جو میمورنڈم پیش کیا تھا۔ اس میں ان گمراہ کن دلائل کا خاطر خواہ جواب دے دیا گیا ہے۔ لیکن آپ حیران ہوں گے۔ کہ سپرو کمیٹی کی رپورٹ میں اور نو بہت سارے معنی اور فضول مواد بھر دیا ہے۔ مگر ڈاکٹر متھائی۔ اور سر مودی کے اس اہم ترین میمورنڈم کو اس رپورٹ میں شامل کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی۔ اور اس سے بھی زیادہ حیران کن امر یہ ہے۔ کہ اسی میمورنڈم کے خلاف مسٹر این آر سرکار نے جو نوٹ لکھا تھا۔ اس کو سپرو رپورٹ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر متھائی اور سر مودی کے میمورنڈم سے سوتیلی ماں کا سا سلوک ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس میمورنڈم میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اقتصادی لحاظ سے پاکستان کا قیام ممکن ہے۔

شمال مغربی بلاک

اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے میرے خیال میں یہ فرض کر لینا مناسب ہے۔ کہ پاکستان میں وہی صوبے شامل ہوں گے۔ جو دزارتی وفد نے (ب) اور (ج) گروپ میں شامل کئے ہیں۔ میں آپ کے سامنے صرف (ب) گروپ کی اقتصادی صورت حال کے متعلق کچھ کہوں گا۔ کیونکہ اس گروپ کے بارے میں میں زیادہ جانتا ہوں۔ لیکن اس گروپ میں اقتصادی مقاصد کے لئے ان ہندوستانی ریاستوں کے ذرائع آمدنی بھی شامل کر لوں گا۔ جو ان صوبوں میں شامل ہیں۔ ہندوستان میں عام طور پر کسی صوبہ کی اقتصادی پوزیشن کا اندازہ لگانے کے لئے ہر شخص کی اوسط آمدنی یا پورے بجٹ کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ لیکن نہ تو قومی آمدنی اور نہ ہی بجٹ سے صحیح اقتصادی صورت حال کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی قوم کی صحیح اقتصادیات کا اندازہ کرنے کے لئے اس قوم کی آبادی کی قوت اور اہلیت۔ زمین کی زرخیزی اور دوسرے قدرتی ذرائع آمدنی کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ چنانچہ اس جنگ عظیم کے دوران میں یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ کسی ملک کے ذرائع بہت ہی جلدی ترقی کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس ملک کے لوگوں میں ان ذرائع کو ترقی دینے کا ارادہ اور خواہش ہو۔ آپ اس نقطہ نگاہ سے پاکستان کے (ب) گروپ کی اقتصادیات کا جائزہ لیجئے اس علاقہ کی آبادی سارے ہندوستان کی آبادی سے زیادہ طاقتور اور صحت مند ہے۔ ایک طاقتور پنجابی یا مضبوط پٹھان جنوبی ہند کے باشندے سے دوگنا جسمانی کام کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس علاقہ کی آبادی باقی ہندوستان کے مقابلہ میں کم گنجان ہے۔ اس علاقہ کی آبادی کی تقسیم بھی باقی ہندوستان کے مقابلہ میں کم غیر مناسب ہے۔ اور ساحل کے نزدیک (ا) گروپ کے مقابلہ میں آبادی کا بہت کم دباؤ ہے۔ جہاں تک قدرتی ذرائع کا تعلق ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس علاقہ میں دائمی بہنے والے دریاؤں کا بچھا ہوا جال ہے۔ اور کثیر تعداد میں نہریں بھی جاری ہیں۔ زمین زرخیز ہے اور پیداوار اس قدر ہوتی ہے۔ کہ نہ صرف اس علاقہ کے باشندے پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔ بلکہ غلہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔ تجارتی فصل کے لحاظ سے یہ خطہ خاص طور پر بہت اہم ہے۔ یہاں کی کپاس سارے ہندوستان کی کپاس سے زیادہ عمدہ ہوتی ہے

اور ایسے ہی جنگ سے تیل نکالا جاتا ہے۔ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اس علاقہ کا معیار زندگی باقی تمام ہندوستان سے بلند ہے۔

زراعتی ترقی کے امکانات

(ب) گروپ کے علاقہ میں زراعتی ترقی کے امکانات بھی باقی تمام ہندوستان سے زیادہ ہیں۔ زمین بے حد زرخیز ہے۔ پانی کی فراوانی ہے۔ عوام جفاکش ہیں۔ زراعتی ترقی کے لئے ان تین چیزوں کے جدید آلات کشاورزی کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ زراعت کے جدید آلات بنانے کے لئے عظیم الشان کارخانے بنانے کی تجویز غور ہے۔ اور یہ بات تو ہر ایک معلوم ہے۔ کہ اس علاقہ میں نہایت ہی سستی ہائیڈرو الیکٹرک پاور مہیا ہو سکتی ہے۔ کھاد بنانے کے لئے ضروری اشیاء وافر پائی جاتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کے شمال مغربی بلاک میں کانیں نہیں پائی جاتیں۔ اور مخالفین پاکستان نے کانوں کی اس عدم موجودگی کا بہت زیادہ پراپیگنڈہ کرکے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ پاکستان ہمیشہ زراعتی ملک رہے گا۔ اور یہاں صنعتی ترقی ناممکن ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قوم کی خوشحالی کے لئے اس کے ملک میں لوہے اور کوئلے کی کانوں کا ہونا لازمی ہے

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کئی ملک ایسے ہیں جن کے پاس کوئلہ ہے نہ لوہا۔ مگر ان کا معیار زندگی تمام دنیا سے زیادہ بلند ہے۔ مثال کے طور پر سوئٹزر لینڈ کو دیکھئے۔ اس ملک میں کوئلہ اور لوہا بالکل عنقا ہے۔ تاہم اس ملک نے صنعتی لحاظ سے بہت ترقی کی ہے۔ اور اس وقت سوئٹزرلینڈ یورپ کے خوشحال ترین ملکوں میں سے ہے ڈنمارک خالص زراعتی ملک ہے۔ مگر یہاں کا معیار زندگی تمام یورپ کے لئے قابل رشک ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں بہت کم ممالک ایسے ہیں۔ جہاں کوئلہ اور لوہا ضرورت کے مطابق پایا جاتا ہے۔

پاکستان ہندوستان سے پرامن گفت و شنید کے ذریعہ قائم ہو گا۔ اور ہندوستان اور دنیا کے دیگر ممالک سے اس نئی حکومت کے تعلقات دوستانہ اور خوشگوار ہوں گے اس لئے پاکستان کی اقتصادیات کی بنیاد اس امید پر رکھی جائے گی۔ کہ پاکستان ہندوستان کے خوشگوار تعلقات کو ہمیشہ برقرار رکھا جائے گا۔ ان توقعات کی موجودگی میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ پاکستان اپنی تمام ضروریات کی تکمیل کے لئے کسی کا محتاج ہی نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم پاکستان اور ہندوستان کے آئندہ تعلقات کے متعلق یہی نظریہ اور توقع رکھیں۔ تو اس طرح نہ صرف کوئلہ اور لوہا کی مشکل ملک اور بہت سے مسائل بھی نہایت خوش اسلوبی سے حل ہو جائیں گے۔ اس طرح پہلا فائدہ تو یہ ہو گا کہ پاکستان کے دفاعی انتظامات کے لئے سرمایہ کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اور اقتصادی اور دفاعی امور کے متعلق تمام تفکرات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اگر عملی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو متحدہ ہندوستان بھی اپنے اعلان آزادی کے باوجود کسی بڑے دشمن کے جارحانہ حملہ کی روک تھام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہندوستان کے پاس نہ تو بحری بیڑہ ہے۔ اور نہ ہی قابل ذکر فضائی طاقت ہے۔ ملک میں ایسے کارخانے بھی نہیں۔ جن میں جنگی بحری جہاز یا جنگی ہوائی جہاز تیار ہو سکیں۔ اور آئندہ دس سال تک ایسے کارخانوں کے وجود میں آنے کی بھی کوئی توقع نہیں ہے۔ دوسری طرف یہ امید کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ دس سال تک تمام دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کے پاس سائنٹفک قوت کا بہت بڑا ذخیرہ ہو گا۔ اور موجودہ آلات جنگ بالکل بے کار ہو جائیں گے۔ مزید برآں دفاع کے معاملہ میں تنہا اپنی قوت پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ کیونکہ تجربہ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں برطانیہ جیسا ترقی یافتہ اور خوشحال ملک بھی تنہا اپنی حفاظت نہیں کر سکا۔ اس معاملہ میں مسٹر گاندھی کی تجویز کا موئد ہوں۔ یعنی میری رائے میں بھی کسی ملک کو وسیع پیمانے پر جنگ کے لئے کوئی تیاری نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن میں اندرون ملک میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے تھوڑی فوج رکھنے کا قائل ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ اتنی تھوڑی فوج کے لئے بہت زیادہ اخراجات کی ضرورت نہیں ہو گی۔ پاکستان کو صوبہ سرحد پر زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ کیونکہ توقع ہے۔ کہ پاکستانی حکومت کے قبائلی علاقوں سے تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہیں گے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ امن کے زمانہ میں پاکستان کو اقتصادی اور دفاعی امور میں تنہا کوئی قدم اٹھانے کی کیوں ضرورت ہو گی جبکہ دنیا کا کوئی ملک تنہا کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ ان وجوہات کی بنا پر پاکستان کی اقتصادیات کے خلاف تمام دلائل بے وقعت اور بے معنی ہو جاتے ہیں۔

صنعتی ترقی

پاکستان کے مخالفین نے وسیع پیمانہ پر اکثر یہ پراپیگنڈہ بھی کیا ہے۔ کہ پاکستان کا صنعتی مستقبل بہت تاریک ہو گا۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو مخالفین پاکستان کا یہ پراپیگنڈہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ کیونکہ (ب) گروپ کے صوبوں میں کوئلہ کی عدم موجودگی صنعتی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔ ان علاقوں میں ہائیڈرو الیکٹرک پاور کے ذریعہ ہر قسم کی صنعت ترقی کر سکتی ہے۔ لوہا اور فولاد درآمد کیا جا سکتا ہے۔ لوہے کی یہ درآمد اقتصادیات پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پاکستانی علاقوں کی کانوں سے جو اشیاء برآمد ہوتی ہیں۔ ان کی قیمت لوہے اور فولاد سے زیادہ ہے۔ اس لئے خیال ہے کہ ضرورت کی اشیاء درآمد کرنے میں بھی پاکستان کو اقتصادی طور پر فائدہ ہو گا۔ پاکستان کے دوسرے ممالک سے تعلقات خوشگوار ہوں گے اور یہ عین ممکن ہے کہ حکومت پاکستان کو اپنے خریداروں کے مفاد کے لئے محصول بہت کم کرنا پڑے۔ حقیقت یہ ہے کہ (ب) گروپ میں پہلے ہی متعدد صنعتیں موجود ہیں۔ اور مزید صنعتوں کے فروغ کی قوی امید ہے۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان کی پیداوار اور صحت مند آبادی کا معیار زندگی باقی ہندوستان کے مقابلہ میں بہت بلند ہو گا۔ ہم صرف سرمایہ کے نکتہ نگاہ سے سوچنے کے عادی ہیں۔ اگر ہم تھوڑی دیر اس طریقہ کے فرسودہ فکر کو بالائے طاق رکھ کر حقیقی ذرائع پیداوار کو پیش نظر رکھیں۔ تو صحیح صورت حال بالکل واضح ہو جائے گی۔ قابل غور بات تو یہ ہے کہ حسب ضرورت ذرائع اور ایندھن خریدنے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور اگر ایسی تمام چیزیں موجود ہوں۔ تو سرمایہ کی شدید ضرورت نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر دیہاتی علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر کا مسئلہ لیجئے۔ اندازہ یہ ہے کہ سڑکوں کی تعمیر سے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرمایہ کی بہت زیادہ ضرورت ہو گی۔ لیکن میرے خیال میں دیہاتی علاقوں کی تمام سڑکیں پانچ یا چھ ماہ کے عرصہ میں ایک پیسہ خرچ کئے بغیر بن سکتی ہیں۔ یہ عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں زراعت پیشہ عوام کو بہت کم کام کرنا پڑتا ہے۔ ایک ہندوستانی کسان سال بھر میں صرف دو سو دن سے زیادہ کام نہیں کرتا۔ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہندوستان میں سڑکیں بنانے

کے لئے کافی سرمایہ نہیں ہے۔ کیونکہ عوام مفلس ہیں اور وہ ٹیکس ادا نہیں کرسکتے اگر میرے طریقہ کار پر عمل کیا جائے تو میں ہر گاؤں پر یہ فرض عائد کروں گا۔ کہ دیہاں کے باشندے فراغت کے وقت میں اپنی نزدیکی سڑک کو بنائیں۔ اس طرح دیہاتی یونہی وقت ضائع کرنے کی بجائے مفید کام کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ مفلس ہیں۔ اور نقدی کی صورت میں ٹیکس ادا نہیں کرسکتے۔ اس لئے انہیں جنس کی صورت میں ٹیکس ادا کرنا چاہیئے۔ اور یہ طریقہ ہندوستانیوں کی سمجھ میں بہت جلد آجائے گا۔ کیونکہ وہ پشتوں سے اس قسم کے رسم ورواج پر عمل پیرا ہیں۔ اس لئے ہمیں سرمایہ کی مشکلات کے متعلق غیر معمولی مبالغہ آرائی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ اس مسئلہ پر بیہرا اور ذرائع کے نقطہ نگاہ سے غور کرنا چاہیئے۔ ہم ایسا ٹیکس سسٹم رائج کرسکتے ہیں۔ جس کے مطابق سرکاری ٹیکس نقدی کی بجائے بیگر کی صورت میں ادا کرنا پڑے گا۔ ہم ایک دو سال کے لئے فوج کو بھی سڑکوں کا کام سپرد کرسکتے ہیں۔ اس جنگ عظیم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر عوام کوئی کام کرنے کا پختہ ارادہ کرلیں۔ تو چندہ بھی جمع کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر مسلم قوم نے اپنا سیاسی نصب العین حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کیا ہوا ہے۔ تو وہ جنس یا نقدی کی صورت میں چندہ جمع کرنے سے بھی ہرگز گریز نہیں کرے گی۔

بنا بریں میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ اقتصادی طور پر پاکستان کا مستقبل بہت روشن ہے۔ اور خیال ہے کہ پاکستانی علاقوں کی صحت مند اور مضبوط آبادی کا معیار زندگی بہت بلند ہوگا۔

تمام ہندوستان کے مفاد کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ان اہم امور کے متعلق بہت جلد متفقہ فیصلہ کیا جائے۔ کیونکہ اگر اس فیصلہ میں تاخیر کی گئی۔ تو اس سے ہندوستان کی اقتصادیات پر بہت برا اثر پڑے گا اس مسئلہ کو حل کئے بغیر ہر لمحہ دوستانہ مصالحت کے امکانات معدوم ہوتے جارہے ہیں۔

پاکستان کی منزل اب بالکل ہمارے سامنے ہے

خان افتخار حسین خان کی قائداعظم جناح سے ملاقات

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ کل خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے قائداعظم سے ملاقات کی۔ اور آپ کو پنجاب کی موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا خان ممدوٹ نے قائداعظم کو وزارت کے متعلق ۳ مارچ سے لے کر آج تک کے کوائف سے مطلع کیا۔

صدر صوبہ مسلم لیگ نے قائداعظم جناح کو یقین دلایا۔ کہ پنجاب کے مسلمان سب موانع اور مشکلات پر غالب آئیں گے۔ اور حصول پاکستان کے لئے کسی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ قائداعظم نے خان ممدوٹ سے یہ کہا کہ پنجاب کے مسلمان دس سال سے اپنے جائز حق اور صحیح مقام سے محروم ہیں۔ وہ اپنے جائز حق کو حاصل کرنے کے لئے بڑی کڑی آزمائشوں سے گذر رہے ہیں۔ اور میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ وہ ہر آزمائش میں کامیاب ہیں۔ اور ان کی مشکلات کا اور مصائب کا زمانہ ختم ہونے والا ہے۔ اور کامرانی کامیابی کا دور آنے والا ہے۔ پاکستان کی منزل اب بالکل ہمارے سامنے ہے۔ اور پنجاب ہی پاکستان کا دل ہے۔ (نامہ نگار)

فن تعمیر حیات

وہ دیر تک اپنی توجہ کو ایک جگہ مرکوز نہیں کر سکتا ۔ اس کی یادداشت میں افسوسناک کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور اسی تناسب سے ذاتی اعتماد بھی کم ہو جاتا ہے ۔ کچھ شک نہیں کہ ہمیں دماغ کو بعض اوقات اس کے خیال پر چھوڑ دینا چاہیئے ۔ اور جس بہاؤ میں ہم اپنے آپ کو پاس اسے منظور کرنا چاہتے ہیں ۔ دماغ کو ہر وقت مسلسل قواعد کے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے ۔ اسے مجلسی چہ میگوئیاں میں شریک ہو کر آرام دینا چاہیئے لیکن ہم جب سرگرم مطالعہ ہوں ۔ یا کاروبار میں بموجب پروگرام ساعت بساعت مشغول ہوں ۔ جس قدر متواتر ہم اپنی توجہ پر مطالبوں کا ہم جواب دیں ۔ اتنا ہی عموماً ہماری دماغی طاقتوں کے لئے مفید ہے

جداگانہ امور واقعہ کی یاد

اگر کسی بھولے ہوئے جداگانہ امر واقعہ کو یاد کرنا ہو ۔ تو بہترین طریقہ یہ ہے ۔ کہ تم وہاں جاؤ ۔ جہاں تم آخری مرتبہ اس سے باخبر تھے ۔ مثلاً اگر تم کنجیوں کا گچھا کہیں رکھ کر بھول گئے ہو ۔ تو وہاں جاؤ جہاں تم نے آخری مرتبہ اس کو استعمال کیا تھا اگر تم کو کوئی لطیفہ یاد نہیں رہا ۔ جو تم کو کسی دوست نے سنایا تھا ۔ تو اگر تم یاد کرو کہ لطیفہ سننے سے پہلے کونسی سے بات ہوئی تھی ۔ تو وہ تم کو یاد آجائے گا ۔ غرض یادداشت کو تازہ کرنے کے لئے وقت اور جگہ بڑی کارآمد چیز ہیں ۔

ہمیں کیا نہیں کرنا چاہیئے

(۱) اٹکل پچو تفکروں کا استعمال نہ کرو ۔ اس سوال کی ٹھیک ٹھیک تعریف کرو جس پر تم نے اپنا فیصلہ دینا ہے ۔ (۲) نامکمل اطلاع پر فیصلہ کر کے لوگوں کو یقین دلانے کی لالچ نہ کرو ۔ (۳) جہاں تک ممکن ہو ۔ غلطیوں کے خوف سے نزدیک نہ جاؤ ۔ خوف صحیح فیصلہ کا دشمن ہے ۔ اور پیش بینی دوست ۔ (۴) جلد جلد فیصلے بکثرت نہ کرو ۔ فی الفور یہ فیصلہ یا تو صاف خوبصورتی کے ساتھ صحیح ہوگا یا سوگوار غلط ۔ (۵) جب تم پرجوش اور جذبہ غالب ہو ۔ تو فیصلہ نہ دو ۔ (۶) حسب خواہش تخیل کو دستور العمل نہ بناؤ ۔ دماغی علیحدگی کی عادت ڈالو ۔

تم کو کیا کرنا چاہیئے

(۱) تمام پہلوؤں کو منور کرنے کی تیاری کرو ۔ بجائے اس کے کہ کہیں اگر فسگاف ہے تو اس پر پل بناؤ ۔ (۲) جب تک مکمل اطلاع نہ ملے فیصلہ کو ملتوی رکھو ۔ (۳) اچھے اچھے فیصلوں کے حالات مطالعہ کرے جو تم کو دستیاب ہو سکیں مطالعہ کرکے فیصلہ کرنے کی ترکیب سمجھو ۔ (۴) ذاتی اعتماد کی فیصلہ میں تکمیل کرو ۔ کئی بار تم کو مجبوراً اغلبات پر فیصلہ کرنا پڑتا ہے ۔ (۵) متوازن فیصلوں کی تلاش کرو دکیلوں کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے موکل کے حق میں رائے کا پہاڑ بنا لیتے ہیں ۔ (۶) ذاتی حوصلہ افزائی کا فن سیکھو ۔ (۷) کہتے ہیں کہ وہ جو کبھی غلطی نہیں کرتا وہ کچھ بھی نہیں کرتا ۔

فن حیات یا تعمیر زندگی
کامیاب زندگی

کچھ عرصہ ہوا اقوام متحدہ کی تعلیمی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے مشہور فلسفی سر رادھا کرشن نے کہا تھا ۔ کہ ہماری تعلیم ہی ہماری سب سے بڑی دشمن ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ کہ واقعی وہ علم جو مغرب سے سیلاب بن کر آ رہا ہے ۔

اور جس کا مقابلہ ہمارا ذہن موجود نہیں کر سکا ۔ اس نے ہمارے فکری نظام کا شیرازہ بڑی طرح بکھیر کر رکھ دیا ہے ۔ اور ہماری نگاہ کو زندگی کے اصل حقایق سے بہت دور کر دیا ہے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے ۔ کہ ہماری سوسائٹی میں بہت سے بنیادی برائیاں مثلاً لادینی ۔ لغو یہ کہ جبری مفہوم اور لذت اندوزی کا بارہ پیدا ہو

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

طوفان بے تمیزی

پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات کے طوفانِ بے تمیزی کی وجہ سے ڈاک کا نظام بھی کئی روز تک درہم برہم رہا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کچھ ڈاک ضائع ہو جاتی ہے جن اصحاب کو اپنے خط کا جواب نہ ملا ہو۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اُن کا خط نہیں ملا۔ اس لیئے دوبارہ مراسلت کریں۔

"بیوی"

اگر ہو کوئی صاحب ملک و دولت
حقیقت میں بیوی ہے ہر گھر کی رونق
یہی باعثِ عزتِ نسلِ شوہر
اسی سے ہے دُنیا کا ہر لطف حاصل
یہ مشعل ہے شوہر کے تاریک گھر کی
غریبی میں حاصل ہے لطفِ امیری
اسی سے تمہاری گھرستی ہے قائم
اسے لوگ کہتے ہیں ناموسِ اکبر
وہ کیسی ہی بدشکل عورت ہو لیکن
مگر باولی بھی بہت خوشنما ہے
وہ شوہر کے دل میں سماتی ہے ایسے
سدا اپنے شوہر کی رہتی ہے مونس
حقیقت میں ہے قابلِ قدر ہستی
مجرد دلِ بستر مثل سگ ہے جہاں میں
مجرد کی ہر بات ہے بے ٹھکانے
نہیں اہلِ خانہ تو بے کار گھر ہے
وہ جس طرح کرتی ہے خدمت تمہاری

نہ ہو گھر میں بیوی تو سب ہے اکارت
اسی سے ہے ہر مرد کی زیب و زینت
اسی سے نجابت اسی سے شرافت
یہی شے ہے سرمایۂ عیش و عشرت
اُجالا ہے کنبہ میں اس کی بدولت
پھُوار رہے بیوی یہ دُنیا کی دولت
اسی کے لیئے ہے تمہاری معیشت
یہ گھر کی ہے زینت یہ گھر کی ہے عزت
نگاہوں میں شوہر کے ہی حورِ جنت
خدا نے دیا ہے اُسے حسنِ فطرت
کہ رہتی ہے تا زندگی بوئے اُلفت
وہ ہر وقت ہے شاملِ رنج و راحت
کہ دشو ہر وا اپنی بیوی کی عزت
میسر نہیں اس کو لطفِ معیشت
نہ قابو میں دل ہے نہ بس میں طبیعت
وہ سُونا مکاں ہے نہ ہو جس میں عورت
اسی طرح احسن کرو تم بھی خدمت

(جناب حکیم سید محمد احسن صاحب احسن قادری طبیب سرکاری جبلپور لدّ گنج۔ بھوپال)

گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ایک سچے مسلمان کی زندگی نہایت اندیشناک اور کمال جنون بن گئی ہے۔ ہر مسلمان کو اندیشہ اور تفکر سے بصیرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اپنے میں عمل کی تحریک پیدا کرنی چاہیئے۔ یہ ایک مصدقہ قاعدہ ہے۔ کہ فکر سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اور علم ہماری سیرت کی تعمیر کرتا ہے۔ اور ہماری سیرت ہی ہمارے ہر عمل کا سرچشمہ ہے۔ اب آپ سوال کریں گے کہ کمال جنون کیا چیز ہے۔ کمال جنون اصل میں ایک بے پناہ خواہش عمل کا نام ہے۔ جب فکر بہت سی قیمتی حقائق کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ تو ان کو حاصل کرنے کے لیئے خواہ مخواہ ہم میں ایک بے پناہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی جذبہ کا نام جنون یا عشق ہے۔ لیکن ہماری عقل ایک راہ ہے۔ جو ہماری مادی ضروریات کو پورا کرنے میں ہماری مددگار ہوتی ہے۔ مگر یہ عقل ہماری زندگی کے بنیادی حقائق کو معلوم نہیں کر سکتی اس لئے ہمیں وحی یا الہام کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور وہی مکمل عقل ہے۔ یا یوں کہو کہ وحی بھی عقل کی ایک مکمل اور ترقی یافتہ صورت ہے۔ عقل آہستہ آہستہ ترقی کر کے ہمیں ایک ایسے مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ جہاں ہماری پہلی عقل یا استعداد بیکار ہو جاتی ہے۔ اور ہم میں اس مقام پر پہنچ کر ایک بالکل نئی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی استعداد ہماری کامیاب زندگی کا اصلی راز ہے۔ مسلمان علماء نے اس کا نام ولایت رکھا ہے۔ مگر یہ حالت بے انتہا فکر کے بغیر ہر کس و ناکس کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ زندگی کا ایک بڑا دقیق اور آخری مرحلہ ہے۔

کانگرس اور تقسیم پنجاب
ہائی کمان میں شدید اختلاف

دہلی ۹ اپریل تقسیم پنجاب اور تقسیم بنگال کے مسئلہ نے کانگرس ہائی کمان میں بھی اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکمہ تقلیم کے ممبر اور کانگرس کے سابق صدر آنریبل ابوالکلام آزاد نے مسٹر گاندھی پر زور دیا ہے کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی پر زور دیں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں اپنا فیصلہ بدلے۔ موصوف کی رائے یہ ہے کہ کانگرس کا یہ فیصلہ جارحانہ ہندو کانگرس کی فرقہ پرستی کا مظہر ہے اور اگر یہ فیصلہ نہ بدلا گیا تو کانگرسی مسلمانوں کی پوزیشن بد سے بدتر ہو جائیگی دوسری طرف سردار پٹیل۔ بابو راجندر پرشاد اور اچاریہ کرپلانی مسٹر گاندھی پر یہ زور دے رہے ہیں کہ وہ تقسیم بنگال کی مخالفت چھوڑ کر کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کی نئی پالیسی کی تائید کریں۔ متلون مزاج پنڈت نہرو کا رویہ کچھ مذبذب سا ہے۔ وہ تقسیم کی حمایت کر کے اب قدرے اس سے انحراف پر مائل ہیں۔ مگر ابھی تک انہوں نے کوئی واضح رویہ اختیار نہیں کیا۔ سیاسی حلقے اس امکان پر بھی بحث کر رہے ہیں۔ کہ اگر آنریبل ابوالکلام آزاد مسٹر گاندھی کو تقسیم کی مخالفت پر آمادہ نہ کر سکے۔ بلکہ گاندھی نے تقسیم کی حمایت شروع کر دی۔ تو آنریبل ابوالکلام آزاد۔ مولانا حسین احمد مدنی۔ سید محمود اور دوسرے کانگرسی مسلمان کانگرس کو چھوڑ جائیں گے۔ آنریبل ابوالکلام کا یہ اقدام ان کی زندگی کا ایک نہایت اہم واقعہ ہوگا۔ (سیاسی نامہ نگار)

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورۂ بنی اسرائیل

(شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

(اے محمد!) خدا کے ساتھ اور معبود نہ بنانا۔ کہ قابل ملامت اور بیکس و بے یار ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔ (۲۲) اور تمہارے پروردگار نے فرما دیا ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ تو ان کو اف تک نہ کہنا۔ اور نہ انہیں جھڑکنا۔ اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔ (۲۳) اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو۔ اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں پرورش کیا ہے۔ تو بھی ان پر مہربانی فرما۔ (۲۴) جو کچھ تمہارے دل میں ہے پروردگار اس سے بخوبی واقف ہے۔ اگر تم نیک ہو گے تو وہ رجوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے۔ (۲۵) اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیدو۔ اور فضول خرچی نہ کرو۔ (۲۶) اور فضول خرچی کرنے والے یقیناً شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے۔ (۲۷) اور اگر تم اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی فراخ دستی) کے انتظار میں جسکی تمہیں امید ہو ان مستحقین کی طرف سے توجہ نہ کرو۔ تو ان سے نرمی سے بات کہدیا کرو۔ (۲۸) اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ کر لو کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ اتنا کشادہ کر دو (کہ سبھی کچھ دے ڈالو) کہ ملامت کئے ہوئے اور خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جاؤ۔ (۲۹) بیشک تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے۔ کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔ (۳۰) اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالنا۔ کیونکہ ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں۔ کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔ (۳۱) اور زنا کے پاس بھی نہ جانا۔ کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔ (۳۲) اور جس جاندار کا مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے۔ اس کو قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی بفتویٰ شریعت۔) اور جو ظلم سے قتل کیا جائے۔ تو ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہیئے کہ قتل کے قصاص میں زیادتی نہ کرے کہ وہ منصور و فتحیاب ہے۔ (۳۳) اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا۔ مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو۔ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو۔ کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی۔ (۳۴) اور جب کوئی چیز ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو۔ اور (جب تول کر دو تو) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے۔ (۳۵) اور (اے مخاطب) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب کی نسبت باز پرس ہوگی۔ (۳۶) اور زمین میں اکڑ کر اور تن کر مت چل کہ تو زمین کو پھاڑ تو نہیں ڈالیگا۔ اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں کی چوٹی تک پہنچ جائیگا۔ (۳۷) ان سب عادتوں کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔ (۳۸) اے پیغمبر یہ ان ہدایتوں میں سے ہیں جو خدا نے دانائی کی باتیں تمہاری طرف وحی کی ہیں۔ اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا۔ کہ (معبود بنانے سے) سزا وار ملامت اور راندۂ درگاہ بنا کر دوزخ میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ (۳۹) (مشرکو) کیا تمہارے پروردگار نے تم کو تو لڑکے دیئے اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنایا کچھ شک نہیں کہ یہ تم بڑے غضب

کی بات کہتے ہو۔ (۴۰) اور میرے بندوں سے کہدو۔ کہ لوگوں سے ایسی باتیں کہا کریں جو بہت پسندیدہ ہوں کیونکہ شیطان (بری باتوں سے) ان میں فساد ڈلوا دیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (۵۳)

کہو کہ مشرکو! جن لوگوں کے بارے میں تم گمان الوہیت رکھتے ہو۔ وہ تم سے تکلیف کے دور کر دینے یا اس کو بدل ڈالنے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (۵۶) یہ لوگ جن کو خدا کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ خود خدا کے ہاں ذریعۂ تقرب تلاش کرتے رہتے ہیں۔ کہ کون ان میں خدا کا زیادہ مقرب ہوتا ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں۔ اور اس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں اور تمہارے پروردگار کا عذاب ہے بھی ایسی چیز ہے کہ اس سے خوف رکھا جائے۔ (۵۷)

(اے محمدؐ) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر عصر۔ مغرب۔ عشاء کی) نمازیں اور صبح کے وقت قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور ملائکہ ہے۔ (۷۸) اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو۔ (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو) کہ یہ شب خیزی تمہارے لیئے (موجب) زیادت (ثواب اور نماز تہجد تم کو نفل) ہے۔ قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے (۷۹)۔

کہہ دو کہ تم خدا کو اللہ کے نام سے پکارو۔ یا رحمٰن کے نام سے۔ جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔ اور نماز نہ تو بلند آواز سے پڑھو اور نہ چپکے بلکہ معتدل (ان کے بیچ) کا طریقہ اختیار کرو۔ (۱۱۰) کہو کہ سب تعریف خدا کو ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اسکی بادشاہی میں کوئی شریک ہے۔ اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتوان ہے۔ کوئی اس کا مددگار ہے۔ اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔ (۱۱۱)

سورۂ کہف

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سب تعریف خدا ہی کو ہے۔ جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب نازل کی۔ اور اس میں کسی طرح کی کجی (اور پیچیدگی) نہ رکھی بلکہ بالکل سیدھی (اور صاف و صحیح اتاری) تاکہ خدا کی طرف سے سخت عذاب سے جو خدا کی طرف سے آنیوالا ہے لوگوں کو ڈرائے۔ اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں خوشخبری سنائے۔ کہ ان کے لیئے ان کے کاموں کا نیک بدلا (یعنی بہشت ہے) (۲) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (۳) اور ان لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہتے ہیں۔ کہ خدا نے (کسی کو) بیٹا بنا لیا ہے (۴) ان کو اس بات کا کچھ بھی علم نہیں۔ اور نہ ان کے باپ دادوں ہی کو تھا یہ بڑی سخت بات ہے۔ جو ان کے منہ سے نکلتی ہے۔ (کچھ شک نہیں کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں جھوٹ کہتے ہیں (۵)

اور کسی کام کی نسبت یہ نہ کہنا۔ کہ میں اس کو کل کر دونگا (۲۳) مگر (انشاء اللہ کہ کر یعنی اگر) خدا چاہے تو (کر دونگا) اور اگر خدا کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر لے لو اور کہہ دو کہ عجب نہیں کہ (اصحاب کہف کے بارے میں) میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے۔ (۲۴) اور جو لوگ صبح اور شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اسکی خوشنودی کے طالب ہیں۔ ان کے ساتھ اپنے تئیں صابر و ثابت رکھو اور تمہاری نگاہیں ان پر سے (گزر کر) اور طرف نہ دوڑیں۔ کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے طالب ہو جاؤ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے۔ اور اسکی یہ بات حد سے بڑھ گئی ہے اس کا کہا نہ ماننا (۲۸) اور کہہ دو کہ (لوگو) یہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے (آچکا ہے) تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر رہے (لیکن جو کافر ہیں ان) ظالموں کے لئے ہم نے دوزخ کی آگ طیار کی ہوئی ہے جس کی قناتیں انکو گھیر رہی ہونگی۔ اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائیگی (جو) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم) ہوگا۔ اور جو ان کے مونہوں کو بھون ڈالیگا

توپاک باش برادر مدار از کس باک · زنند جامۂ ناپاک گاذران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس نیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۱۷ | ۳ رمئی ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

نتیجہ کیا نکلا؟

جدید وائسرائے ہند ہز ایکسی لینسی لارڈ لوئس مونٹ بیٹن کی آمد سے ہندوستان میں عام طور پر اعلیٰ توقعات وابستہ تھیں۔ باوجودیکہ سابق وائسرائے لارڈ ویول کی کوششوں سے ہندوستان مایوس نہیں تھا۔ لیکن موجودہ وائسرائے کی آمد اور ان کی متوقع مساعی میں امیدوں کی زیادہ درخشاں شعاعیں نظر آ رہی تھیں۔ چنانچہ جہاں ایک طرف عام ہندوستانیوں اور سربرآوردہ ہندوستانی لیڈروں نے لارڈ ویول کو افسوس کے ساتھ رخصت کیا اور خیرباد کہا۔ وہاں لارڈ مونٹ بیٹن کا پرتپاک استقبال اور خیر مقدم بھی کیا۔

وائسرائے کی سرگرمیاں

جہاں تک عہدہ کا چارج لینے اور حلف وفاداری اٹھانے کا تعلق اور سوال تھا۔ وہ ایک ایسے آئینی کام تھے۔ جن کو محکمہ کی کارروائی سے کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن ہندوستان کی خوش قسمتی ہے کہ اس قسم کی ضابطہ کی کارروائی میں بھی بعض نیک شگون رونما ہو گئے۔ ایک نہایت نیک شگون جو آج تک ہندوستان کی تاریخ میں موجود نہیں ہے اس وقت رونما ہوا۔ جبکہ وائسرائے ہند حلف وفاداری لے چکے۔ اور اس کے بعد ان کو اس بات کی اجازت محکمہ کو دینی چاہیئے تھی۔ کہ محکمہ نئے وائسرائے کے چارج لینے کا اعلان کر دے۔ لیکن وائسرائے نے اپنے اس خصوصی اختیار کو بھی جمہوری بنا دیا۔ اور مرکزی حکومت کے کانگرسی اور لیگی ارکان سے مشورہ اور اجازت لے کر محکمہ کو حکم دیا۔ غیر یہ تو ایک حسن اتفاق تھا۔ جو ہندوستان اور ہندوستانیوں کی خوبی قسمت میں رونما ہو گیا۔ ورنہ ہندوستانی سیاسی مسئلہ کو حل کرنے میں وائسرائے ہند نے یوں بھی قطعی وقت ضائع نہیں کیا۔ اور عہدہ کا چارج لیتے ہی ملک کے بڑے بڑے لیڈروں سے ملاقات کرنے کا پروگرام مرتب کر لیا۔ اور ان کو دعوت نامے روانہ کر دیئے۔ اور گفت و شنید کا سلسلہ شروع کر دیا۔

ملاقاتیں

وائسرائے ہند نے سب سے پہلے عارضی مرکزی حکومت کے لیڈران سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان کے نظریات سے باخبر ہونے کے بعد آپ نے مسٹر گاندھی۔ مسٹر جناح اور ڈاکٹر راجندر پرشاد اور راجا جی۔ جے۔ بی کرپلانی وغیرہ سربرآوردہ لیڈروں سے ملاقات شروع کی۔ ان میں سے اکثر لیڈروں نے آپ سے پانچ پانچ۔ چھ چھ بار ملاقاتیں کیں۔ اور اکثر ملاقاتیں طویل ہوئیں۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ایوان راجگان کے نمائندہ سے بھی گفتگو کی۔ اور اس طرح کانگرس۔ مسلم لیگ۔ اچھوت اور راجگان تمام جماعتوں کے نظریات سے واقفیت حاصل کی۔

وائسرائے ہند کے لئے یہ بالکل ضروری تھا۔ کہ سب سے پہلے وہ مختلف جماعتوں کے لیڈروں کے خیالات معلوم کرتے۔ کیونکہ اول تو آپ کو ہندوستان کے لیڈروں کے نظریات کے متعلق اس سے قبل جو کچھ علم تھا وہ سنا سنایا تھا۔ اور اگر کبھی کسی لیڈر سے ذاتی طور پر آپ کو تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا بھی ہوگا۔ تو وہ گفتگو مختلف نوعیت کی ہوگی۔ کیونکہ وائسرائے اور ملکی لیڈروں کے درمیان بہ ماہ راست سیاسی گفتگو کسی اہم فیصلہ سے پہلے ضروری ہے۔ چنانچہ وائسرائے ہند نے ہندوستانی لیڈروں سے گفتگو کا پہلا دور اب مکمل ختم کر دیا ہے۔

گفتگو کا پہلا دور

ہز ایکسیلنسی لارڈ لوئس مونٹ بیٹن اور ہندوستانی لیڈروں کے درمیان گفتگو کا پہلا دور یہ خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے ہر ایک لیڈر سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی ہے۔ اور ان کے درمیان جو تبادلہ خیالات یا بحث مباحثہ جو موضوع گفتگو بنا ہے۔ وہ صیغہ راز میں ہے۔ اور کسی لیڈر کو ابھی یہ نہیں معلوم کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے لیڈر نے وائسرائے ہند سے کیا باتیں کی ہیں۔ لیڈران سے جو گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے نتائج کا اظہار بھی ابھی کچھ عرصہ تک نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ اس کا مقصد تو بظاہر صرف اسی قدر تھا۔ کہ مختلف نظریات کی جماعتوں کے اغراض و مقاصد ان کے مطالبات اور رحجانات سے وائسرائے ہند براہ راست باخبر ہو جائیں۔ اور یہ سوچ سکیں کہ ان کے درمیان کس بات پر اتفاق اور سمجھوتہ اور فیصلہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اب یہ دور ختم ہونے کے بعد وائسرائے ہند نے جو سرگرمیاں اختیار کی ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ان امور پر جو مختلف لیڈروں کی گفتگو کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں غور و فکر کرنا چاہتے ہیں۔

گورنر کانفرنس

لیڈران سے گفتگو کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد تمام صوبجات کے گورنروں کی کانفرنس طلب کی ہے۔ تاکہ ملک کی موجودہ صورت حالات۔ لیڈروں کی گفتگو میں پیدا شدہ امور اور خاص طور پر ہندوستان کو اختیارات حکومت منتقل کرنے کے طریقہ کار پر غور کریں۔ ایک طرف تو ہندوستان میں صوبائی ذمہ داروں سے مشورہ کا سلسلہ شروع ہوگا اور دوسری طرف برطانوی حکومت سے بھی مشورہ طلب کیا جائیگا۔

ملک معظم کی حکومت سے مشورہ

چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ مونٹ بیٹن نے لیڈروں سے گفتگو کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس کے متعلق آپ اپنی رپورٹ ملک معظم کی حکومت کو روانہ کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں ملک معظم کی حکومت سے ہدایت اور مشورہ طلب کریں گے۔

اندازے

یہ تو ابھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ابھی کچھ عرصہ تک ظاہر کیا جائیگا۔ کہ وائسرائے اور ہندوستانی لیڈروں میں کیا بات چیت ہوئی۔ لیکن اندازہ لگانے والوں نے جن کو عرف عام میں باخبر سیاسی حلقہ کہا جاتا ہے۔ یہ اندازہ لگا لیا ہے کہ لیڈران سے ان کے جماعتی نظریہ حکومت۔ اور آئین کی تشکیل اور ہندوستان کو اختیارات دینے کا سلسلہ میں طریقہ کار پر گفتگو ہوئی ہے۔ اور اس گفتگو میں وائسرائے ہند کسی ایسے نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ جہاں ملک معظم کی حکومت سے مشورہ اور ہدایت حاصل کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں برطانوی اخبار ٹائمز نے انگریزی ٹریڈ مارک کے ماتحت یہ اندازہ لگایا ہے۔ کہ وائسرائے ہند ہندوستان کے متعلق جو کچھ بھی تجویز پیش کریں گے۔ اس میں یقیناً بہت بڑی نوعیت ہوگی۔ وائسرائے گفتگو کے بعد جس جستجو میں مصروف ہیں۔ وہ ایک جدت طراز تجویز ہوگی۔

بہرحال ہم اس اندازہ پر اپنی یہ توقع ظاہر کئے بغیر نہ رہیں گے۔ کہ نوعیت ہو یا نہ ہو۔ لیکن تجویز ایسی ہے کہ جو جماعتوں کے لئے قابل قبول اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکے۔ اور اسی کو سب سے بڑی نوعیت سمجھنا چاہیئے۔

مشرق قریب میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سامراجی ارادے

(از مس۔ بیٹیوف)

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر نے جب یونان اور ترکی کو امریکی قرضے دینے کا اعلان کیا تو اخبار "ریبانہ نیوز" نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ ٹرومین تیل کے پیچھے گیا اور پرچہ کو بول دیا تھا۔ خود امریکہ کے بہت سے سیاسی لیڈروں نے صدر ٹرومین کے نئے اعلان کے بارے میں کہا کہ یہ پورے علاقہ بحیرہ روم پر مشرق وسطیٰ کو تسلط کرنے اور تقویت کی کوشش کے مترادف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ امریکہ پورے مشرق قریب میں اپنا سیاسی اثر پھیلانا چاہتا ہے۔ اثر پھیلانے کے اس کے پاس دو طریقے ہیں۔ ایک تو مشرق قریب کے ملکوں کو ڈالر قرضے دینا۔ دوسرے ان ملکوں کو فنی ماہرین۔ معاشی مشورہ کار بھیجنا اور امریکی افواج سے بھر دینا۔ تاکہ اس طرح معاشی اور فنی امداد کے بہانے سے مشرق قریب کے ملکوں کے اندرونی معاملات میں امریکہ کو دخل انداز ہونے کا موقع ملے۔

تاخیر میں ڈالا جا سکے گا۔ ان واقعات کی تہ میں بھی ایک نظریہ کارفرما ہے۔ میں حیران ہوں کہ گورنر پنجاب دفعہ ۹۳ کو ختم کرنے کے لئے کسی تازہ واقعہ کے منتظر ہیں۔ میں نے صاحبزادہ سید مہر شاہ ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) اور راجہ غضنفر علی ایم۔ ایل۔ اے (پنجاب) صدر جہلم مسلم لیگ کے ہمراہ دورہ کیا۔ جہلم اور راولپنڈی میں میں نے مسلم لیگی کارکنوں، راولپنڈی کے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے علاوہ فسادات کے سلسلہ میں تحقیقات کے انچارج سپیشل ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس سے تبادلہ خیالات بھی کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگی کارکنوں اور سرکاری حکام کو مل کر حقیقی مجرموں کو سزائیں دلانا چاہئیں۔ لیکن ان اضلاع میں اندھا دھند گرفتاریوں اور منتقمانہ کارروائیوں کی بہت شکایات کی جا رہی ہیں۔ ان طریقوں سے نہ صرف انصاف کے کام کو نقصان پہنچے گا بلکہ عوام میں بحالی اعتماد کا کام بھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکے گا۔ میں نے ایبٹ آباد اور ایبٹ آباد سے راولپنڈی جانے والی سڑک پر تین مقامات کا بھی دورہ کیا۔ یہاں مجھے پٹھانوں کے عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کرنے اور ان سے تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ ڈاکٹر خان صاحب اپنے تئیں جمہوری اصولوں کا علمبردار ظاہر کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ صوبہ سرحد کے موجودہ حالات میں جمہوری اصولوں کے تقاضوں کا احساس کریں گے۔ وہ اسمبلی میں نام نہاد اکثریت کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ لیکن گذشتہ سال کے دوران میں عوام کے نظریات میں بہت بڑی تبدیلی واقع ہو چکی ہے اور اب صوبہ میں بالکل نئے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ صوبہ کے عوام ان کے ہمنوا نہیں ہیں۔ ہر روز صوبہ سرحد جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر صوبائی وزارت کو نئے انتخابات کا چیلنج قبول کر لینا چاہیے۔

بھر مار ہے۔ مثلاً ایران میں ۶۰ ہزار فوجی پولیس کی سرداری امریکی جنرل شوارز کوپف کے ہاتھوں میں ہے۔ اس شخص کو خاص خدمات کے عوض میں کرنل سے جنرل بنا دیا گیا ہے اور امریکی حکومت کی طرف سے ڈے کورے شن اور اعزاز بھی مل چکا ہے۔ یہ خاص خدمات کیا ہیں؟ ایران کی جمہوری تحریک کو کچلنا۔ ایک اور اہم بات ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ امریکہ کے فوجی حلقوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ سعودی عرب میں جو فوجی مرکز اور ہوائی اڈے بن رہے ہیں۔ وہ امریکہ کے فوجی تحفظ کے لئے ضروری ہیں۔ اگرچہ عرب امریکی براعظم سے ہزاروں میل دور ہے۔

امریکہ کے سامراجی مشرق قریب کی قوموں کو کمیونسٹ "ہوا" سے ڈرا کر اور سوویٹ یونین کے متعلق بالکل جھوٹی افواہیں پھیلا کر اپنے لئے راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کی مداخلت کو لوگ آسانی سے تسلیم کر لیں۔ وہ آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے برطانیہ کے زیر اثر علاقوں پر قابض ہوتے جاتے ہیں۔ اور مشرق قریب میں امریکی سرمایہ کا مکمل طور پر دست نگر بنا لینا چاہتے ہیں۔ یہ جان لینا ضروری ہے کہ دنیا کا یہ علاقہ خام مال کے اعتبار سے بہت دولتمند اور زرخیز ہے۔ اور فوجی لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ امریکہ اب صاف طور پر فلسطین کی طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ اور کھلم کھلا کہتا ہے۔ کہ فلسطین امریکی حلقہ اثر کا ملک ہے۔ اب فلسطین کا مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے تیل کے مسائل سے گہرا تعلق ہو گیا ہے۔ برطانیہ کی پوزیشن فوجی اور معاشی لحاظ سے اب بہت کمزور ہو گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ امریکہ کے بڑے بڑے اداروں اور سرمایہ داروں نے مشرق قریب کے ملکوں پر اپنی پالیسی ٹھونسنا شروع کر دیا ہے۔ اور مشرقی ممالک کو امریکن اڈہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اس سے مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب میں سیاسی صورت حالات نازک ہوتی چلی جا رہی ہے۔

پنجاب میں گورنری راج کا خاتمہ ہی ڈاکے حملے ختم کر سکتا ہے

وزیر اعظم سرحد نئے انتخابات کا چیلنج قبول کریں (غضنفر علی)

تجارتی مشورہ اور امداد

گذشتہ سال کے آخر میں امریکہ نے برطانیہ کی کمزور پوزیشن سے فائدہ اٹھا کر اسے جنوبی ایران میں تیل میں حصہ دینے پر مجبور کر دیا۔ برطانیہ کو مجبوراً ایران میں امریکی تیل کمپنیوں کی مداخلت کو تسلیم کرنا پڑا۔ حال ہی میں اینگلو ایرانی تیل کمپنی اور دو امریکی کمپنیوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے جنوبی ایران کے تیل کا وافر حصہ امریکہ کو مل جایا کرے گا۔ امریکہ کے حکمران حلقے ایک طرف تو نہایت منظم طریق پر مشرق قریب سے برطانیہ کو ہٹا کر خود اپنا قبضہ جما رہے ہیں۔ دوسری طرف وہ دنیا کی توجہ ہٹانے کے لئے نہایت اشتعال انگیز طریقے پر یہ سراسر جھوٹا قسم کا شور مچا رہے ہیں۔ کہ سوویٹ یونین مشرق بحیرہ روم پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اصل میں اس بے بنیاد شور و غل کا مقصد یہ ہے۔ کہ امریکہ کے سامراجی مقاصد کی پردہ پوشی ہو جائے۔ بحیرہ روم کی طرف امریکی جنگی جہازوں کی روانگی سے صاف واضح ہے۔ امریکہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ یونان اور مشرق قریب کے ملکوں میں امریکہ جس جارحانہ اور سامراجی پالیسی پر کاربند ہے۔ اس کی طرف سے دنیا کی توجہ ہٹی رہے۔

لیکن وال اسٹریٹ جرنل جو کچھ کہتا ہے اس سے امریکہ کے خطرناک مقاصد صاف طور پر واضح ہیں۔ یہ اخبار کہتا ہے۔ کہ صدر ٹرومین کی تجویزوں کے عمل میں آنے کے بعد امریکی صنعت و تجارت کو مزید فروغ حاصل ہوگا اس لئے کہ ترکی اور ایران میں امریکہ کے بنائے ہوئے جنگی سامان اور دوسری تجارتی اشیا کے لئے بازار کھل جائیگا۔ لیکن یہ حقیقت کا صرف ایک رخ ہے دوسرا رخ یہ ہے۔ کہ امریکہ کے پاس ان ملکوں کو نہ صرف معاشی لحاظ سے بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی محکوم بنا دینے کا پروگرام ہے یہی وجہ ہے۔ کہ مشرقی ممالک میں امریکہ کی فوجی مشن۔ فوجی مشورہ کاروں اور تربیت دینے والوں کی

اور امریکی اثرات وسیع اور مضبوط ہوں۔

امریکہ کی سامراجی پالیسی کوئی غیر متوقع چیز نہیں ہے۔ اگرچہ دوسری عالمگیر جنگ سے پہلے امریکہ نے بار بار دنیا کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔ کہ مشرق قریب کے ملکوں سے اس کو کوئی غرض وابستہ نہیں ہے۔ وہاں اپنے سیاسی اثرات پھیلانے کا اس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اور اس کی دلچسپیاں محض تہذیبی تعلقات تک محدود ہیں۔ اس طرح امریکہ دراصل اپنے سامراجی مقاصد کو تہذیبی اور فنی امداد جیسے خوشنما الفاظ کے پردے میں چھپا رہا تھا۔ اور صحیح موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ جرمنی اور جاپان کی شکست کے بعد امریکہ نے فوراً اپنی گفتگو کا انداز بدل ڈالا۔ اور مشرق کے ساتھ تہذیبی تعلقات بڑھانے کی بات بند کر دی۔ امریکہ نے عرب قوموں کے مفاد کا محافظ ہونے کا جو بھیس بنا رکھا تھا اسے اتار ڈالا۔ ۱۹۱۹ء میں صدر ولسن نے عرب ملکوں پر یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں کے دعووں کے بارے میں یہ الفاظ کہے تھے۔ مجھے اس سے کوئی بحث نہیں کہ برطانیہ عراق اور فلسطین کا مطالبہ کر رہی ہے۔ یا فرانس شام کا مطالبہ کر رہا ہے۔ مجھے صرف یہ جاننے سے دلچسپی ہے۔ کہ آیا خود شام کے باشندے فرانس کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں یا نہیں یا فلسطین اور عراق کے باشندے برطانیہ کی سیاسی ماتحتی کے خواہشمند ہیں یا نہیں۔ لیکن اب یعنی اس دوسری جنگ عظیم کے خاتمے پر امریکہ نے صدر ولسن کے اس اصول کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ اب امریکہ نے مشرقی ممالک کے مسائل پر ایک نئے نقطہ نظر سے غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ واشنگٹن کے حکمران حلقے صاف صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ مشرق قریب سے امریکہ کا مفاد وابستہ ہے۔ جنگ کے خاتمے پر امریکہ کے بڑے بڑے سرمایہ داروں نے یہ مطالبہ پیش کیا کہ بحیرہ روم میں امریکہ کی قائم کی ہوئی جو رسل و رسائل کی سکیم ہے۔ اسے برقرار رکھا جائے۔ اور اب امریکہ کے سرمایہ دار مشرق قریب کے ملکوں میں معاشی اور سیاسی زندگی پر قابو رکھنا چاہتے ہیں۔ امریکہ کے بڑے بڑے تجارتی ادارے جن کا تعلق خارجہ تجارت سے ہے۔ حکومت سے پرزور مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب کے ملکوں سے امریکہ کی تجارت کے لئے راستہ صاف کر دیا جائے۔ اور اس راہ میں جو رکاوٹیں ہیں ان کو ہٹا دیا جائے۔ امریکہ کی اجارہ دار کمپنیاں بار بار یہ مطالبہ کر رہی ہیں

مسٹر زاہد حسین کو علی گڑھ یونیورسٹی کا وائس چانسلر منتخب کیا جائے

یونیورسٹی کورٹ کے ارکان سے قائداعظم محمد علی جناح کی اپیل

نئی دہلی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ قائداعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کے ارکان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ریاست حیدرآباد کے سابق وزیر خزانہ مسٹر زاہد حسین کو مسلم یونیورسٹی کا وائس چانسلر منتخب کریں۔

قائداعظم نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے۔ کہ سلیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے ریٹائر ہونے والے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے اپنی جگہ ریاست حیدرآباد کے سابق فنانس مسٹر مسٹر زاہد حسین کا نام تجویز کیا ہے۔ اور مسٹر لیاقت علیخان نے اس تجویز کی تائید کی ہے۔ میں یونیورسٹی کورٹ کے تمام ارکان سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ مسٹر زاہد حسین کو وائس چانسلر منتخب کریں۔ مسٹر زاہد حسین نے اپنی گذشتہ زندگی میں مختلف محکموں میں جو عمدہ خدمات سرانجام دی ہے۔ ہر ایک کو ان کا علم ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ مسٹر زاہد حسین بطور وائس چانسلر اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کریں گے۔

سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تشدد کی پرزور مذمت

قائداعظم جناح اور مسٹر گاندھی کا مشترکہ اعلان

نئی دہلی ۱۵۔ اپریل۔ قائداعظم جناح اور مسٹر گاندھی نے ایک مشترکہ اپیل میں تشدد کی مذمت کی ہے۔ وائسرائیگل لاج سے ایک سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ہز ایکسیلینسی وائسرائے کی درخواست پر مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی نے مندرجہ ذیل اعلان پر دستخط کئے۔ اور اسے شائع کرنے کی اجازت دے دی ہے:۔

حال ہی میں جو بدامنی اور تشدد ہوا ہے۔ اس سے ہندوستان کے نام پر بدنما دھبہ پڑ گیا ہے۔ بے گناہ لوگوں کو شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس چیز سے قطع نظر کہ ظلم کرنے والے اور مظلوم کون تھے۔ ہم ان کارروائیوں پر سخت اظہار نفرت کرتے ہیں۔ ہم سیاسی مقاصد کے حصول کی خاطر تشدد کے استعمال کی مذمت کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ہندوستان کی تمام قوموں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر قسم کے تشدد سے اجتناب کریں۔ اور اپنی تقریر اور تحریر سے ایسے افعال کے لئے اشتعال نہ دلائیں۔ (دستخط محمد علی جناح و ایم کے گاندھی)

کانگرس کونسی اساس پر مسلم لیگ سے گفت و شنید کرنے کی خواہاں ہے؟

باہمی مفاہمت کے متعلق کانگرس کی قرارداد کے بارے میں مسلم لیگ کا استفسار

بمبئی ۱۵ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ایک رکن نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ وزیراعظم برطانیہ کے ۲۰ رفروری والے اعلان کے بعد آل انڈیا کانگرس نے مفاہمت کے لئے مسلم لیگ کو جو دعوت دی تھی۔ اس سلسلہ میں مسلم لیگ نے کانگرس سے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کونسی اساس پر مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیگ کی مجلس عاملہ کے اس رکن نے تعجب کا اظہار کیا کہ پنڈت نہرو نے دہلی میں اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ مسلم لیگ نے کانگرس کی دعوت کا کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ جو مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ کو کانگرس کی طرح اس امر کا شدید احساس ہے۔ کہ اب باہمی مفاہمت کا وقت آگیا ہے۔ اور ہمیں مزید تاخیر کے بغیر آپس میں سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ آپ نے کانگرسی زعماء کی طرف سے عائد کردہ اس الزام کی پرزور تردید کی کہ مسلم لیگ مفاہمت کے راستہ میں زبردست رکاوٹ ہے۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ نے ماضی میں متعدد دفعہ مفاہمت کی کوشش کی مگر اسے ہمیشہ ناکامی ہوئی۔ اس لئے اب مسلم لیگ نے کانگرس سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کونسی اساس پر مسلم لیگ سے گفت و شنید کرنے کی خواہاں ہے۔

پنجاب میں کرایوں پر کنٹرول کرنے کے لئے بل منظور ہو گیا

لاہور ۱۵ اپریل۔ کل گورنر پنجاب نے اپنے خاص اختیارات سے کام لیتے ہوئے

پنجاب کے شہری علاقوں میں کرایہ میں اضافہ کو روکنے کے لئے پنجاب رنٹ رسٹرکشن بل کی منظوری دے دی ہے۔ یہ بل ۱۵ اپریل سے نافذ ہو گا۔ اس بل کی رو سے ہر کسی شہر میں (چھاؤنی میں نہیں) کسی مکان یا دکان کے کرایہ کا فیصلہ ایک کرایہ کنٹرولر کے ذریعہ کیا جائے گا۔ مالک مکان کی درخواست پر کنٹرولر کرایہ دار کو مکان سے خارج بھی کر سکے گا۔ لیکن اگر مالک مکان کی درخواست بعد از تحقیقات غلط ثابت ہو جائے تو کرایہ دار کو دوبارہ مکان میں رہائش کی اجازت دے دی جائے گی۔

اس ایکٹ کی ۲۱ دفعات ہیں۔ کنٹرولر جسے حکومت مقرر کرے گی۔ تحقیقات کرنے کے بعد کرایہ میں تخفیف یا اضافہ کے متعلق یا کرایہ دار کو خارج کرنے کے متعلق جو فیصلہ دیگا وہ فریقین کے لئے واجب التعمیل ہو گا۔ عموماً یہ کنٹرولر فرسٹ کلاس سب ججوں میں سے مقرر کئے جائیں گے۔ ان کنٹرولروں کے فیصلہ کے خلاف سیشن جج یا ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کی جا سکے گی۔

ہندوستانی یونین میں شامل نہ ہونے والی ریاستیں دشمن ریاستیں تصور کی جائینگی

پنڈت جواہر لال نہرو کی دھمکی

گوالیار ۱۹ اپریل۔ کل پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ جو ریاست ہندوستانی یونین میں شامل نہیں ہو گی اسے ملک ایک دشمن ریاست تصور کرنے پر مجبور ہو گا۔ اور اسے اس سلوک کے نتائج کو برداشت کرنے پر تیار رہنا پڑے گا۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ اس وقت ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ہندوستان کا زیادہ سے زیادہ حصہ آزاد کرا سکیں۔ اس کے بعد ہم باقی ماندہ ہندوستان کو بھی آزاد کرانے کی کوشش کریں گے۔ اب آزادی کی منزل کی طرف ہندوستان کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں کی جا سکتی۔ دستور ساز اسمبلی سے مسلم لیگ کے عدم تعاون کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ مسلم لیگ کئی دعوتوں کے باوجود دستور ساز اسمبلی میں شامل نہیں ہوئی۔ مسلم لیگ کے لئے اب بھی دروازہ کھلا ہے۔ لیکن میں اس امر کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ دستور ساز اسمبلی ہر قسم کی رکاوٹ کے باوجود اپنا کام جاری رکھے گی۔ پنڈت نہرو نے آخر میں کہا۔ ہندوستان کا جو حصہ مرکزی یونین سے علیحدہ رہنا چاہے۔ وہ اس سے علیحدہ رہ سکے گا۔ بعد ازاں ہم کو یہ طے کرنا ہو گا۔ کہ یونین سے ایسے علاقوں کے مراسم کی نوعیت کیا ہو گی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ کانگرس ملک کی تقسیم کے خلاف تھی۔ لیکن کئی عملی مشکلات سے مجبور ہو کر اس نے تقسیم پنجاب کی حمایت میں ایک قرارداد منظور کی۔ کانگرس کے سامنے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔

اگر مسئلہ فلسطین کا فیصلہ اعراب فلسطین کے خلاف ہوا

تو مفتی اعظم مصر میں جلاوطن فلسطینی حکومت قائم کر دیں گے

بیت المقدس ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ کی سیاسی سب کمیٹی کا ایک اجلاس ۱۶ اپریل کو دمشق میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک انقلاب آور خفیہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس قرارداد میں مفتی اعظم فلسطین حاجی آمین الحسینی کو جو آجکل مصر میں مقیم ہیں۔ اختیار دے دیا گیا ہے کہ اگر اتحادی تنظیم امن کا فیصلہ اعراب فلسطین کی خواہشات کے اور مقاصد کے خلاف ہو تو وہ مصر میں ایک جلاوطن عرب حکومت کے قیام کا اعلان کر دیں۔ جو فلسطین کا تمام نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لے۔ واضح رہے کہ فلسطین کا مسئلہ اتحادی تنظیم امن کی جنرل اسمبلی میں موضوع بحث بنے گا۔ اور اس کے لئے ۲۸ اپریل کو جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ ۳۰ اپریل کے اجلاس میں صرف ایک تحقیقاتی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اور مسئلہ فلسطین کے قطعی حل کو جنرل اسمبلی کے باضابطہ اجلاس میں جو ستمبر میں منعقد ہو گا طے کیا جائے گا۔ مفتی اعظم فلسطین گذشتہ سال فرانس سے مصر میں تشریف لے آئے تھے۔ اور اس وقت سے وہیں مقیم ہیں۔ جلاوطن فلسطینی حکومت کے قیام کی صورت میں آپ اس حکومت کے حاکم اعلےٰ ہونگے۔ اور اس حکومت مصر میں جلاوطن رہ کر ہی کاروبار حکومت چلائیں گے۔

پنڈت نہرو کی دھمکیاں

مسلمانوں کے قائداعظم جناح اور ہندو قوم کے واجب احترام رہنما مسٹر گاندھی نے امن کے نام سے جو مشترکہ اپیل کی تھی۔ ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ اب دونوں قومیں ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہیں۔ جہاں آبرومندانہ سمجھوتہ اور مفاہمت کی کوشش نہایت ضروری ہے۔ اگر ایک ایسی کوشش نہ کی گئی۔ یا یہ کوشش ناکام رہی۔ تو ہندوستان میں ایک ایسی مہیب سول وار چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں ناپید ہے۔ مختلف پارٹیوں کے لیڈروں اور اخبارات کا فرض ہے۔ کہ اس حقیقی خطرہ کا کماحقہ احساس کرتے ہوئے ملک میں ایک ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جو سمجھوتہ کے لئے سازگار ہو۔ گاندھی جناح اپیل اس سلسلہ میں پہلا مبارک قدم ہے۔ اور دونوں جماعتوں کے لیڈروں اور اخبار نویسوں کو ان دونوں بڑے لیڈروں کی تقلید کرنی چاہیئے۔ اور ان کے شروع کئے ہوئے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی عقیدت کا دم بھرتے تھے۔ ان کے معتقدین نے ان کی اس اپیل کا قطعاً کوئی احترام نہیں کیا۔ گاندھی جناح اپیل کے بعد مسلمان رہنماؤں نے اور مسلمان اخبارات نے ضرورت سے زیادہ نرم اور صلح جویانہ لب و لہجہ اختیار کر لیا ہے۔ مگر پچھلے دنوں میں بعض ہندو کانگرسی

لیڈروں اور اخبارات نے جو زبان استعمال فرمائی ہے۔ وہ ہر لحاظ سے قابل اعتراض ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کو تو چھوڑ دیجئے۔ کہ ان کا مرض فتنہ آرائی لاعلاج ہے۔ ہمیں لالہ بھیم سین سچر اور ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کے ان اعلانات پر بھی زیادہ اعتراض نہیں۔ کہ پاکستان کے خلاف ان کی جنگ جاری رہے گی۔ نہ صرف اس لئے کہ جو لوگ سر سکندر کی یونینسٹ وزارت کے خلاف نہ لڑ سکے۔ اگرچہ وہ اس یونینسٹ وزارت سے ساز باز کر لی وہ لوگ پاکستان کے خلاف کیا لڑیں گے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ جب مسٹر گاندھی اور مسٹر پٹیل تک اب اس پر رضامند ہوں کہ پاکستان ناگزیر ہے تو بعض علاقوں کو پنجاب و بنگال سے خارج کر کے پاکستان بنا دیا جائے۔ تو پنجاب کے ان ہندو کانگرسی لیڈروں کے بیانات پاکستان کے خلاف بے معنی ہیں۔ جن بے چاروں کو کانگرس کی آل انڈیا سیاسیات میں اتنی اہمیت بھی حاصل نہیں۔ جتنی کہ پروفیسر عبدالمجید خان کو پنجاب کی سیاسیات میں حاصل ہے

خطبات عثمانی

امام الہند حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے جمعیت علمائے اسلام کلکتہ، لاہور اور میرٹھ میں پاکستان کے حق میں جو بصیرت افروز خطبات ارشاد فرمائے ان خطبات کا ہر فقرہ سرچشمہ بصیرت و ہر لفظ ترجمان پاکستان ہے۔

مکالمۃ الصدرین یعنی تاریخی مکالمہ جو علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے درمیان ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو بمقام دیوبند مسئلہ پاکستان پر ہوا۔

ہدیہ اردو دو روپے

ہاشمی بکڈپو بازار ہیرا منڈی والہ لاہور

طلاء مستانہ

ناظرین پیسہ اخبار اس کو محض پڑھیں یا اشتہار نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے آپ یقین کریں کہ اس کے استعمال سے عضو مخصوص کی کجی سستی کمزوری اور کوتاہی اور لاغری دور ہو کر رگوں اور پٹھوں میں نیا خون دوڑنے لگتا ہے۔ اور بجلی کی سی طاقت بھر جاتی ہے۔ ایک دفعہ استعمال کر کے دیکھئے۔ مایوس مریض اس کے استعمال سے اچھے ہو کر مالکان کارخانہ کو آرڈر پر آرڈر دیتے ہیں صاحب اشخاص کے سینکڑوں سارٹیفکیٹ کارخانہ میں موجود ہیں۔ جو اپنے آپ کو زندہ درگور لکھا کرتے تھے۔ اب تندرست و توانا ہیں یہی وجہ ہے کہ نہ صرف عام لوگوں نے بلکہ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹر صاحبان نے بھی اس کی بار بار آزمائش کی ہے

اور

طلاء مستانہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کا استعمال ہر موسم میں مفید ہے۔ اس لئے اگر آپ بھی کسی قسم کی کمزوری یا بیماری محسوس کرتے ہیں۔ تو یقیناً طلاء مستانہ کو سب سے بہتر پائیں گے۔ اور دراصل کوئی نفع اس کی فروخت میں نہیں ہے۔ بلکہ کارخانہ خلق خدا کی بہتری کے لئے اس کو بالکل معمولی نفع پر دے رہا ہے کیونکہ اس میں قیمتی اجزا ڈالے جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے۔ ڈاک خرچ معاف پیکنگ کا خرچ چار آنے ۴؍

نوٹ اگر آپ خدانخواستہ جریان احتلام نامردی جیسی موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ تو طلاء مستانہ کے بیرونی استعمال کے ساتھ دیو سنجیون ست کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیگا۔ گذشتہ چالیس برس سے اس نے ہزارہا مریضوں کو نئی زندگی عطا کی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ تین روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک معاف۔ پیکنگ کا خرچ چار آنے ۴؍

ملنے کا پتہ:۔

روپ بلاس کمپنی نمبر ۹۰۔ بلم ۔ دہن گٹی کانپور ۸

مگر ہمیں حیرت تو نہیں۔ البتہ بہت زیادہ افسوس پنڈت جواہر لال نہرو کی اس تقریر پر ہے۔ جو انہوں نے گوالیار میں کی۔ حیرت اس لئے نہیں کہ پنڈت نہرو سے یہ غیر ذمہ دارانہ تقریر اور حرکت متوقع ہے۔ پچھلے چند سالوں میں جس لیڈر نے اپنی تقریروں سے اختلاف کی خلیج کو سب سے زیادہ وسیع کیا۔ اور ملک کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ وہ پنڈت نہرو ہی ہیں۔ ہمیں افسوس اس بات کا ہے۔ کہ ابھی گاندھی جناح اپیل کی سیاہی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی۔ کہ پنڈت نہرو نے گوالیار میں ایک منافرت انگیز اور زہریلی تقریر جھاڑ کر سمجھوتہ کی کوششوں کو نقصان پہنچا دیا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ کانگرس تقسیم ملک کے خلاف ہے۔ مگر اب ہم نئی چال چلنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اسی وجہ سے کانگرس ورکنگ کمیٹی نے پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ کیا ہے۔ اور ہمیں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ پنجاب اور بنگال تقسیم ہو کر رہیں گے۔ ان کا دوسرا ارشاد یہ تھا۔ کہ جو ریاستیں دستور ساز اسمبلی میں آنا چاہتی ہیں آ جائیں۔ جو باہر رہے گا۔ اس کو دشمن ملک تصور کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ دشمن ملک کا سا سلوک کیا جائیگا ہم نے نتیجہ کر لیا ہے کہ ملک کا جس قدر حصہ آزاد کیا جا سکتا ہے۔ وہ اب آزاد کیا جائیگا باقی حصہ کی آزادی کی تجویز ہم بعد میں کریں گے۔

ملک کے مفاد کا تقاضا یہ ہے۔ کہ سب پارٹیاں نیک نیت کے ساتھ باہمی مفاہمت کے ساتھ کوشش کریں۔ مگر پنڈت نہرو ابھی تک اس پر مُصر ہو رہے ہیں۔ کہ اب وہ ایک نئی چال چلے ہیں۔ ان کے احساس ذمہ داری کا کمال یہ ہے۔ کہ یہ جاننے کے باوجود کہ ابھی تک کانگرس ورکنگ کمیٹی نے پنجاب تقسیم بنگال کی حمایت نہیں کی وہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ کیا ہے۔ اور یہ دونوں صوبے تقسیم ہو کر رہیں گے۔ کیوں تقسیم ہو کر رہیں گے؟ اس لئے کہ یہ بات پنڈت نہرو کے منہ سے نکل گئی ہے اس لئے پوری ہو کر رہے گی۔ گویا پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا فیصلہ کرنے والے پنجاب اور بنگال کے باشندے نہیں بلکہ پنڈت نہرو ہیں۔ چونکہ انہوں نے کہہ دیا ہے۔ کہ پنجاب اور بنگال تقسیم کر دیئے جائیں۔ اس لئے یہ صوبے تقسیم ہو کر رہیں گے۔ رعونت اور تکبر کی اس سے بدتر مثال کسی منظم جماعت اور نظام میں بھی مشکل سے ہی ملے گی۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

دی مغل لائن لمیٹڈ

بحر احمر اور مارشیس

کی بندرگاہوں کو مسافر اور مال لے جانے والے جہازوں کا بیڑہ بمبئی

عدن پورٹ سوڈان جدہ اور مصر

کی بندرگاہوں کے درمیان ہمارے جہازوں کی آمد و رفت باقاعدگی اور خوش اسلوبی سے ہوتی ہے اور امید ہے کہ ہم حسب ضرورت دوسری بندرگاہوں کو بھی اپنے جہاز بھیج سکیں گے مال اور مسافروں کی بکنگ اور تفصیلات کیلئے لکھئے

ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۱۶ بینک اسٹریٹ بمبئی

حسن و شباب سے کھیلنے والوں کے لئے

ذیل کی دوائیں جوانی کا بیمہ اور شباب کی دستاویزیں ہیں فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ بیان پر قیمت واپس اس سے زیادہ گارنٹی اور کیا ہوگی

طلاء مار سیاہ معہ مکمل کورس اس طلاء کی تیاری قدرت کا سربستہ راز ہے اسی طرح اس کا اثر بھی بجلی کے کرنٹ کی طرح مردہ رگوں میں دوڑتا ہے۔ اور بے حسی کو دور کر دیتا ہے۔ آج کل بچپن کی بد عادتوں کی وجہ سے لاغری سستی شکایت عام ہے صرف یہی ایک طلاء ہے۔ جو ان جملہ خرابیوں کا واحد علاج ہے۔ اس طلاء مار سیاہ کو ایک ہفتہ لگانے کے بعد دوسرے طلاء کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ اور مقوی باہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں دو ہفتہ میں نامردی دور ہو جاتی ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے قیمت ہر سہ ادویات صرف پانچ روپیہ ۵؍

دوائے امساک سرعت انزال بُری بیماری ہے۔ شرمندگی میں ڈوب مرنے کی جگہ ہے۔ اس سے چھٹکارا پانے کے لئے دوائے امساک کی ایک گولی روزانہ استعمال کیجئے۔ قیمت ۲۰ گولی ڈھائی روپے عہ

حسن زیبا عورت کے پستان اس کے لئے دو قیمتی ٹورس ہیں۔ لیکن دودھ پلانے والی عورتیں جوانی کے اس میوہ ٹورس کو جھکا دیتی ہیں۔ یعنی بے احتیاطی سے پستان لٹک جاتے ہیں۔ یہ دوا پستانوں کو سخت کرتی اور شباب قائم رکھتی ہے قیمت ہے

کیف دوشیزہ دوشیزگی کا مزہ ہر شخص کو سہاگ کی پہلی رات ملا کرتا ہے۔ ہم نے اس لطف کو قائم رکھنے کے لئے عجیب و غریب دوا ایجاد کی ہے۔ جس کو لگانے سے پردہ بکارت قائم ہو جاتا ہے۔ اور دوشیزگی کا لطف قائم رہتا ہے۔ قیمت ڈھائی روپے جو مدت تک کافی ہوگی۔

غازہ حسن افزا چہرہ کے بدنما دھبے۔ داغ چھائیاں دور کرتا ہے۔ اس کے ملنے سے رخساروں پر سرخی اور چمک آ جاتی ہے۔ دلکشی اور ملاحت پیدا ہو جاتی ہے۔ خواتین میں اس کی مقبولیت بے حد بڑھ گئی ہے۔ دو شیشی کی قیمت تین روپے آٹھ آنے ہے

قاتل جریان یہ مرض عام ہو گیا ہے۔ ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت جریان کا شکار ہے۔ اس لئے ہم نے ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد یہ دوا ایجاد کی ہے۔ کتنا ہی پرانا جریان ہو۔ اس کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ گولیوں کی قیمت تین روپے آٹھ آنے ہے

روغن مانع حمل برتھ کنٹرول کے سلسلہ میں یہ دوا ایک ایجاد ہے کثرت اولاد بھی دنیا کے لئے ایک مصیبت ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہم یہ روغن پیش کر رہے ہیں۔ جو بھروسہ کی چیز ہے۔ وقت ضرورت تین چار قطرے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے ہے

معجون شباب جوانی قوت باہ کا خزانہ ہے کمر اور پشت کو مضبوط کرتی ہے گردوں کو گرم کرتی ہے۔ دل دماغ اور جگر یعنی اعضاء رئیسہ کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ تولید خون کے لئے اکسیر ہے قیمت ۲۰ خوراک ۵؍

تحفہ خاص یہ دوا پیرجی کے تعویذ سے بڑھ کر کام کرتی ہے جس کو چاہیں مطیع اور گرویدہ کر لو شوقین حضرات خاص طور پر متوجہ ہوں قیمت فی شیشی ڈھائی روپے عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک و خرچہ پیکنگ ہر دو ابذمہ خریدار ہوگا ملنے کا پتہ۔

حکیم سید آفتاب علی ہاشمی موجد طلاء مار سیاہ و ناظم دوا خانہ شباب جوانی چتلا گیٹ دہلی ایف ایل ۱۲

اورنگ زیب عالمگیر

اورنگ زیب عالمگیر کے خلاف ہندوستانی مورخوں نے جو الزامات لگائے ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی اصلیت کا کوئی جزو نظر نہیں آتا۔ مرور زمانہ سے ان الزامات کو ایسی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ کسی کو خیال نہیں آتا۔ کہ وہ ان کو تاریخ اور واقعات کی روشنی میں پرکھے اور جانچے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو اورنگ زیب سے نفرت دلانے کے لئے متعصب مورخوں نے ایسے ایسے جرم ان کے سر تھوپے ہیں جو افسانوں سے کسی صورت بھی کم نہیں ہیں۔ تاریخ میں کسی مجرم کے خلاف شاید ہی ایسی مثل مرتب ہوئی ہو جیسی کہ عالمگیر کے خلاف کی گئی ہے۔ دکن کی اسلامی سلطنت کو مٹانا۔ ہندوؤں کو ستانا۔ بت خانے ڈھانا۔ مرہٹوں کو چھیڑنا وغیرہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کو اب تاریخی صداقت قرار دے لیا گیا ہے

بحالیکہ عالمگیر کے زمانہ میں حیدر آباد کا فرمانروا ایک شخص ابو الحسن عرف تانا شاہ تھا۔ اس کی عیش پرستی نے تمام ریاست کو میکدہ بنا لیا تھا۔ حیدر آباد میں علانیہ بدمعاشی اور چوری ہوتی تھی۔ تانا شاہ کا وزیر مادنا نامی ایک برہمن تھا۔ جو سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ جب سیواجی عالمگیر کے ہاں سے بھاگ کر دکن آ گیا تھا۔ اس نے دکن میں پہنچ کر تانا شاہ کے وزیر مادنا سے مل کر عالمگیر کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی سازش کی۔ بیچارہ اورنگ زیب مجبور ہو گیا تھا کہ فوراً سپاہ و لشکر لے کر دکن پہنچے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ سیواجی نے شاہی لشکر کے پہنچنے سے پہلے جالنہ کو جلا کر برباد کر دیا تھا۔ ان حالات میں عالمگیر کی جگہ جو بھی بادشاہ ہوتا۔ اپنی سلطنت کو بچانے کے لئے وہی کرتا جو اورنگ زیب نے کیا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اورنگ زیب نے وہ کونسا جرم کیا جس کے لئے انہیں بدنام کیا جاتا ہے۔ یورپین مورخوں نے بھی اس وقت کی تیموری سلطنت کو ایک مردہ لاش قرار دیا ہے۔ جس کو مرہٹے چاروں طرف سے نوچ رہے ہیں۔ بمبئی کے گورنر مسٹر الفنسٹن صاحب جو ایک مشہور مورخ ہیں۔ انہوں نے مرہٹوں کے جو دعا لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ مرہٹے رسد پر ڈاکہ ڈالتے تھے۔ مویشی چرا لے جاتے تھے۔ گویا انہیں ڈاکوؤں اور رہزنوں سے منصف کیا ہے۔ مرہٹے شاہجہان کے عہد میں پوری قوت حاصل کر چکے تھے۔ دکن سے مدراس تک پھیلے ہوئے تھے۔ سینکڑوں قلعے ان کے قبضہ میں تھے۔ لیکن عالمگیر کے زمانہ میں سیواجی مر گیا۔ سنبھاجی مارا گیا۔ راجہ رام صحرا نورد ہو مرا۔ سنتا کا سر کٹ کر دربار میں پہنچا۔ تمام باغی ایک ایک کر کے مٹا دیئے گئے تمام قلعے دکن سے لے کر مدراس تک عالمگیر کے قبضہ میں آ گئے۔ مرہٹے خانہ بدوش ہو گئے۔

اس ناول میں منشی صادق حسین صاحب نے بتایا ہے۔ کہ اورنگ زیب پرلے درجہ کا محنتی اور کفایت شعار بادشاہ تھا۔ لیکن اس کے مخالفوں نے جو اس کی تصویر کھینچی ہے۔ اس میں سوائے تعصب اور عداوت کے کچھ نظر نہیں آتا۔ کوئی شخص بھی اس دنیا میں انسانی کمزوریوں سے پاک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن باوجود اس کے عالمگیر کا درجہ تیموری سلطنت کے بادشاہوں میں سب سے بلند ہے۔ عالم اسلام نے آج تک اس جیسا بہادر منصف اور محنتی حکمران پیدا نہیں کیا۔ عالمگیر اہل کمال کا بڑا قدردان تھا۔ نماز کے علاوہ اوامر و نواہی کا پابند مساجد کا عاشق۔ وسعت معلومات کا دریا۔ مسائل دینیہ سے باخبر اور خوش مذاق انشاء پرداز تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ تیغ و قلم دونوں کا مالک تھا۔ رقعات عالمگیر سے اس کے اکثر محاسن پر روشنی پڑتی ہے۔ اگر آپ نے عالمگیر کے مفصل حالات زندگی پڑھنے ہوں تو اس ناول کو پڑھئے اس میں ان تمام گرد و پیش کے لوگوں کے حالات اور ان کی مجبوریوں اور ان مجبوریوں کے حل اچھی طرح سے سمجھائے گئے ہیں۔ ناول پڑھنے کے لائق ہے مصنف نے شاہ موصوف کی زندگی کے حالات ایسی خوبی سے پیش کئے ہیں۔ کہ سب بے بنیاد الزامات جو ان کے خلاف تھے۔ اچھی طرح سے صاف کر دیا ہے۔ ناول کے تین حصے ہوں گے

حجم ۳۲۰ صفحہ فی حصہ۔ ہر حصہ کی قیمت عہ روپے دو روپے۔

ملنے کا پتہ:- **مینیجر پیسہ اخبار لاہور** سے طلب کریں۔

بقیہ صفحہ ۸) پنڈت نہرو کی یہ دھمکی کہ ملک کے جو حصے پاکستان یا اس وقت دستور ساز اسمبلی میں شامل نہیں ہو جائیں گے۔ انہیں دشمن ملک قرار دے کر ان سے ساتھ دشمنوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ عجز و فروتنی وارانہ یا دہ گولی کا ایک افسوسناک نمونہ ہے۔ ایک طرف بار بار اس پر اصرار کہ ہم کسی حصہ ملک کو یونین میں شرکت پر مجبور کرنا نہیں چاہتے۔ اور دوسری طرف یہ دھمکی، کہ جو یونین میں نہیں شامل ہوگا۔ اس کے ساتھ دشمن ملک کا سا سلوک ہوگا اور ہم آزاد ہونے کے بعد اس کی آزادی کی تدبیر بھی کریں گے۔ قول اور فعل میں ایسا تضاد کا یہ حیرت انگیز مظاہرہ پنڈت نہرو ہی کر سکتے ہیں۔

سرحد کی صورت حال کے متعلق والسرائے اور سردار عبد الرب نشتر میں بات چیت

نئی دہلی ۲۱ اپریل - آج عارضی حکومت کے مسلم لیگی ارکان مسٹر لیاقت علی خان سردار عبد الرب نشتر اور راجہ غضنفر علی خان نے علیحدہ علیحدہ والسرائے سے ملاقاتیں کیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق والسرائے سے سردار عبد الرب نشتر کی طویل ملاقات ہوئی جس میں متعلقہ دوسرے امور کے سرحد کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیالات ہوا۔ بعد ازاں سردار عبد الرب نشتر نے قائد اعظم جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے طویل ملاقات کی۔ سردار نشتر ۲۳ اپریل کو صبح کے وقت ضلع ہزارہ کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں سے ۲۵ اپریل کو پشاور تشریف لے جائیں گے۔ ملک غیور خان نون کل پشاور روانہ ہو گئے جہاں وہ صوبہ سرحد میں ایک ہفتہ دورہ کریں گے۔ اور مسلم لیگ کی تحریک کے بارے میں حالات معلوم کریں گے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے نوائے وقت کے نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں اب بھی سخت بداطمینانی ہے۔ فوج شہر میں متعین کر دی گئی ہے۔ سرحد اسمبلی کے ممبر زادہ اللہ نواز خان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے سیکرٹری نے مسلم لیگی کارکنوں کے لئے ڈیفنس اور ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے۔ اب تار، منی آرڈر اور خطوط و رجسٹر پارسل وغیرہ ڈیرہ اسمٰعیل خان روانہ کئے جا سکیں گے۔ آج کوہاٹ کی عدالتوں پر مسلم لیگ کی پکٹنگ جاری رہی۔ ۲۵ مسلم لیگی کارکن گرفتار کئے گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع

فن تعمیر حیات

(۱۰)

حصول علم سے کیا فائدہ ہے کہ ہمارے کس کام آتا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ ہمارے کسی کام نہیں آتا۔ میں نے تو روٹی کمانی ہے۔ تاکہ زندہ رہوں اور حصول علم میرے سلسلہ سے باہر ہے۔ لیکن یہ بھی تو آپ کی غلطی ہے۔ سائنس تمہارے لئے بھی ہے۔ ذرا صبر کرو اور اصلیت ظاہر ہو جائیگی۔ سائنس ترتیب دیا ہوا علم ہے۔ اس کا مقصد صداقت کو دریافت کرنا ہے۔ نہ صرف دنیائے مادی میں۔ بلکہ دماغ کی غیر مادی دنیا میں بھی۔ نہ صرف کاروبار میں بلکہ کھیلوں میں بھی۔ اگر طریقہ اصول کے مطابق کسی مضمون یا چیز کا علم حاصل کیا گیا ہے۔ تو وہ علم جائز طور پر سائنس کہلانے کا حقدار ہے۔ اگر بہت اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے تو وہ طریقہ ہے۔ (۱) تمام ضروری امور و واقع کو یکجا فراہم کرنا (۲) ان امور و واقعہ کی جماعت بندی کرنا۔ (۳) کوشش کرنا تاکہ منطق و دلائل سے اس کے اصول سے اس کے معنے معلوم ہو جائیں۔

وہ دماغی صفتیں جن کی ہر شخص کو ضرورت ہے

اس قسم کے کام میں دماغ کی بعض خاص صفات کی ضرورت ہے۔ یعنے دماغ جو اس قدر سبک رفتار اور ہر فن میں مولا ہو۔ کہ اشیاء کی مطابقتوں اور مشابہتوں کو جانچ سکے اور ساتھ ہی اس قدر مستحکم ہو۔ کہ ان کے نازک اور لطیف اختلافات کو متعین کر سکے۔ اور ان کی تمیز کر سکے۔ اور جس میں قدرت کی طرف سے خواہش تلاش۔ شک کرنے کا صبر تامل کا شوق۔ اپنا آپ جتانے کی دیر اور آہستگی۔ غور کرنے کی تیاری۔ احتیاط تکمیل و فیصلہ و تنظیم ودیعت ہو۔ اور یہ بھی صفت ہو کہ نہ تو نئی چیز کا دکھاوا کرے۔ نہ پرانی چیز کی تعریف کرے اور ہر قسم کی دغا بازی سے نفرت کرے۔ اب آپ دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ میں نے کبھی ان صفات کو استعمال کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں اس میں سے بعض کو استعمال کیا ہے۔ اور ان میں متعدد کا استعمال نہیں کیا۔ لیکن اس سبق کا مدعا تم کو بتانا ہے۔ کہ ان صفات کا کیسے استعمال ہونا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ تم کو تمام امور واقعہ۔ تنخواہیں۔ آب و ہوا۔ گھنٹے۔ ترقی کے اتفاق۔ پنشن کا امکان وغیرہ کا علم حاصل کر سکتے ہو۔ تم ان کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے فوائد اور نقصانات کی فہرست تیار کر سکتے ہو۔ پھر تم دونوں کاموں کا مقابلہ کر کے درست نتیجہ پر پہنچنے کے لئے عقل دوڑا سکتے ہو۔

اصول سائنس کے متعلق طریقہ کی راہ میں رکاوٹیں

بعض یہ سوال کرتے ہیں۔ مگر اس طریقہ کی قدر و قیمت جاننے سے پہلے کہ کیوں یہ سائنس کا طریقہ اس قدر عجیب ہے۔ جبکہ اکثر علماء اس کے نتائج میں متفق نہیں ہیں۔ مثلاً اس کا کیا باعث ہے۔ کہ بہت سے مرد اور عورتیں جن کے دماغ تربیت یافتہ اور منطقی ہیں۔ اہم تنقیحات یعنے سیاسیات اور مذہب میں اتفاق نہیں کرتے؟ اس کا جواب مثال کے ذریعہ سے مدلل دیا جا سکتا ہے۔ فرض کرو کہ بارہ آدمیوں نے مجمع میں چار تو پادری ہیں۔ چار پروفیسر ہیں۔ دو کاروباری آدمی اور دو ماہر کاریگر ہیں۔ یہ سب اغلباً ہر رنگ کے اعتقاد اور عدم اعتقاد کے حامل ہیں۔ تو کیا ہم کو حیران ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ ایک بڑے بحث طلب مسئلہ میں ایک دوسرے کی تردید اور تکذیب کریں۔ ممکن ہے کہ پروفیسروں نے ایک ہی بیت العلوم میں تعلیم پائی ہو۔ اور ان کی درسی کتابیں ایک ہی ہوں۔ اور ایک ہی سال میں ان سب نے ڈگری لی ہو۔ پھر بھی ان کا مطالعہ ان کو مختلف نتائج پر پہنچنے سے نہیں روک سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعتقاد اور یقین اور رائے ابتدا میں دلیل سے پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ احساس اور ذاتی مفاد سے ان پر طبائع اور تربیت کا بھی اثر پڑا ہوتا ہے۔

کیا دلیل ہماری راہ نما ہے؟

اس سے صراحت ہوتی ہے کہ کیوں بعض عالمان علم سیاست بدن آزاد تجارت کے حامی ہیں۔ اور کیوں بعض ہمیشہ و رفاقت پسند ہیں۔ اور بعض طالب ترقی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہماری دنیا بہت زیادہ درست اور صحیح ہوتی۔ لیکن بحیثیت دنیا یقیناً دلچسپ نہ ہوتی۔ بہر حال ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہم سے بہت ہی کم فرمان دلیل کے پیرو ہیں۔ لیکن زندگی ایک نہایت ہی پیچیدہ معاملہ ہے۔ (باقی پھر)

تکلیف ہوتی ہے عورتوں کو

اگر آپ چاہیں تو انہیں اس تکلیف سے بچا سکتے ہیں

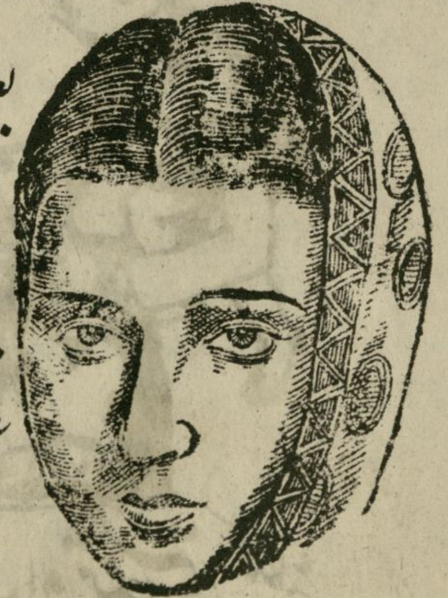

یعنی اگر کسی عورت کو ماہواری ایام یعنی منتھلی کورس میں درد کی سخت تکلیف ہوتی ہو یا ماہواری کم مقدار میں یا رک رک کر ہوتی ہو یا زیادہ آتی ہو یا ماہواری کئی کئی ماہ بعد یا مہینہ میں دو تین دفعہ آجاتی ہو بہرحال ماہواری ایام میں کوئی خرابی ہو اس عورت کو ایک شیشی دوا

"کورس"

کھلا دیجئے۔ اس دوا کے استعمال کے بعد اس عورت کو ہر مہینہ بغیر درد کے نہایت آسانی اور تندرستی کے ساتھ باقاعدہ ماہواری آنے لگے گی اور عورت ہر ماہ کی بے پناہ تکلیف سے محفوظ ہو جائیگی۔ ایک شیشی کورس کافی ہے۔ اس کی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے۔ پتہ ذیل پر ایک خط لکھکر دوا بذریعہ وی۔ پی پارسل منگا لیجئے۔ محصول نو آنے خرچ ہو گا۔

لیڈی ڈاکٹر زنانہ دواخانہ پی ایم۔ ڈی نمبر ٣٤ دہلی

THE
PAISAAKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE
پیسہ اخبار لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

نوائے قلب

(غالب کی یاد میں)

زلفوں کو اپنی رخ پہ پریشاں کئے ہوئے
آئے ہیں صد بہار بداماں کئے ہوئے

دن رات دل کو کام ہے ناکامیوں سے دوست
مدت سے ہیں تحفظ ارماں کئے ہوئے

دیوانہ گر کو وحشت دل کی خبر نہیں
پھرتے ہیں تار تار گریباں کئے ہوئے

گل ہائے سرخ باغ میں لگتے ہیں کس طرح
زخموں کو میرے دل کے نمایاں کئے ہوئے

حسرت ہے بعد موت کے آئی شمع مثال
لوح سر مزار چراغاں کئے ہوئے

میری حسیں امید ہے ان کی خوشی میں گم
مدت ہوئی ہے غم کو گریزاں کئے ہوئے

بیٹھے ہیں دلنواز نگاہوں کی زد میں ہم
درد دل غریب کا درماں کئے ہوئے

خوابیدہ نظر لب پہ ہنسی ابروں میں خم
کیا خوب حشر دل کا ہیں ساماں کئے ہوئے

لیلائے دل ہو محمل الفت میں جا گزیں

قدرت سے ہیں ازل سے یہ پیماں کئے ہوئے
نازک خرامیاں ہوں نسیم سحر کی ہیچ
نکلیں سمند ناز کو جولاں کئے ہوئے

گلچیں کی چیرہ دستیاں الغرض نہ ہم سے پوچھ
کنج قفس ہیں نالوں سے لرزاں کئے ہوئے

(محمد [illegible] بیگ ایم۔ اے)

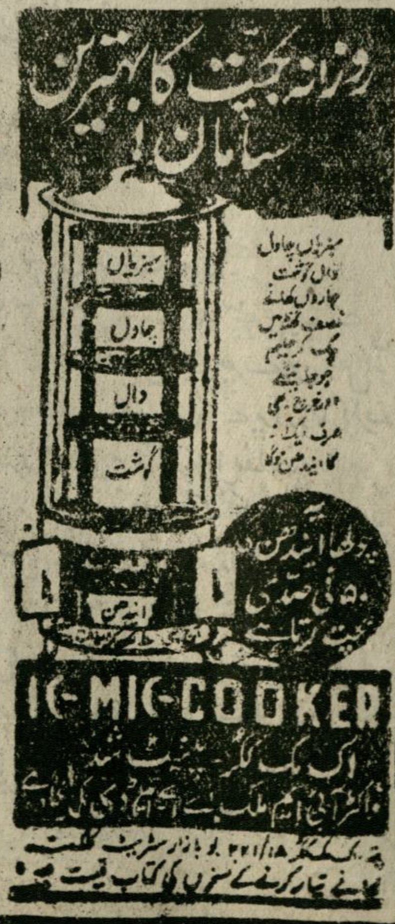

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور جو ایمان لائے ۔ اور کام کرتے رہے ۔ تو ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا ضائع نہیں کرتے ۔ (۳۰) ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ تیار ہیں ۔ جن میں ان کے محلوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ۔ ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ۔ وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنا کریں گے ۔ اور تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھا کریں گے ۔ یہ خوب بدلہ اور خوب آرامگاہ ہے ۔ (۳۱) ۔

سورہ مریم

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں ۔ کہ خدا بیٹا رکھتا ہے ۔ (۸۹) (ان سے کہہ دو کہ یہ) تم نہایت بری بات (زبان پر) لائے ہو (۹۰) کہ ابھی آسمان پھٹ جائیں ۔ اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے ۔ اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کر گر پڑیں ۔ (۹۱) کیونکہ ان لوگوں نے خدا کیلئے بیٹا تجویز کیا ۔ (۹۲) اور خدا کو شایاں نہیں ۔ کہ کسی کو بیٹا بنائے (۹۳) تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا کے روبرو بندے ہو کر حاضر ہونگے ۔ (۹۴) خدا نے ان سب کو شمار کر رکھا اور گن رکھا ہے ۔ (۹۵) اور سب اس کے روبرو ایک ایک کر کے حاضر ہونگے (۹۶) جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے خدا انکی محبت (ایک دوسرے کے دل میں) پیدا کر دیگا ۔ (۹۷) تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں (اس لئے) نازل کیا ۔ اور اس لئے (اس کو) آسان کر دیا ہے کہ تم اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری پہنچا دو ۔ اور جھگڑالو لوگوں کو ڈر سنا دو (۹۸) اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے ۔ بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا کہیں ان کی بھنک سنتے ہو

سورہ طٰہٰ

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا اس بات سے ان لوگوں کو عبرت حاصل نہ ہوئی ۔ کہ ان سے پہلے ہم بہت سے گروہوں کو ہلاک کر چکے ہیں اور یہ ان کے رہنے کے مقامات میں چلتے پھرتے ہیں عقل والوں کے لئے تو اس میں بہت سی نشانیاں ہیں (۱۲۸) اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے صادر اور (جزائے اعمال کیلئے) ایک میعاد مقرر نہ ہو چکی ہوتی ۔ تو نزول عذاب لازم ہو جاتا ۔ (۱۲۹) تو جو کچھ یہ بکواس کرتے ہیں ۔ اس پر صبر کرو ۔ اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح اور تحمید کیا کرو ۔ اور رات کی ساعات اولین میں بھی اس کی تسبیح کیا کرو ۔ اور دن کی اطراف (دوپہر کے قریب ظہر کے وقت بھی) تاکہ تم خوش ہو جاؤ (۱۳۰) اور بہت سے لوگوں کو جو ہم نے رونق اور آسائش زندگانی کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ ان سے انکی آزمائش کریں ۔ ان پر نگاہ مت کیجو ۔ کہ تمہارے پروردگار کی روزی (اس سے) بہت بہتر اور دیرپا ہے (۱۳۱) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس کا التزام کئے رہو ۔ ہم تم سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم تم کو روزی دیتے ہیں اور نیک انجام اہل تقوے کا ہے ۔ (۱۳۲)

سورہ انبیاء

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا لوگوں نے اشیائے زمین سے ایسی چیزوں کو معبود بنایا ہے جن کو وہ ایسا مانتے ہیں ۔ اور کیا ان میں قدرت ہے) کہ وہ ان کو (مرنے کے بعد) اٹھا کھڑا کریں گے ۔ اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان دونوں تباہ ہو گئے ۔ تو جس طرح کی باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں ۔ خدائے رب العرش ان سے پاک ہے (۲۲) جو کام کرتا ہے ۔ اس سے پرسش نہیں ہوگی ۔ اور لوگوں سے (جو وہ کرتے ہیں) پرسش ہوگی (۲۳) کیا لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنا لئے ہیں ۔ کہہ دو کہ (خدا کے سوا کوئی) معبود ہونے پر اپنی دلیل پیش کرو ۔ یہ (میری اور) میرے ساتھ والوں کی کتاب ہے اور جو مجھ سے پہلے (پیغمبر) ہوئے ہیں ۔ ان کی کتابیں بھی ہیں (لوا تی ہیں) بات یہ ہے کہ بہت لوگ حق بات کو جانتے ہی نہیں ۔ اور اس لئے وہ (اس سے منہ پھیر لیتے ہیں) (۲۴) اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجا ۔ اسکی طرف یہی وحی بھیجی ۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو (۲۵) اور کہتے ہیں ۔ کہ خدا بیٹا رکھتا ہے ۔ وہ پاک ہے (اس کے بیٹا ہے نہ بیٹی) بلکہ (جن کو یہ لوگ اس کے بیٹے بیٹیاں سمجھتے ہیں) وہ اس کے عزت والے بندے ہیں (۲۶) اس کے آگے بڑھ کر بول نہیں سکتے ۔ اور اس کے احکام پر (عمل) کرتے ہیں ۔ (۲۷) جو کچھ ان کے آگے ہو چکا اور جو پیچھے ہوگا ۔ وہ سب سے واقف ہے اور وہ اس کے پاس کسی کی سفارش نہیں کرتے ۔ مگر اس شخص کی جس سے خدا خوش ہو ۔ اور اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں (۲۸) اور جو شخص یہ کہے کہ خدا کے سوا میں معبود ہوں ۔ اس کو ہم دوزخ کی سزا دیں گے ۔ اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۔ (۲۹)

اور (اے محمد) ہم نے تم کو اہل عالم کے لئے رحمت کر کے بھیجا ہے ۔ (۱۰۷) کہہ دو کہ مجھ پر (خدا کی طرف سے) یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا معبود خدائے یکتا ہے ۔ تو تم کو چاہیے کہ فرمانبردار ہو جاؤ ۔ (۱۰۸) اگر یہ منہ پھیر لیں ۔ تو کہہ دو ۔ کہ میں نے تم سب کو یکساں (خدا کے احکام سے) آگاہ کر دیا ہے ۔ اور مجھ کو معلوم نہیں ۔ کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ وہ عنقریب (آنے والی) ہے ۔ یا (اس کا وقت) دور ہے ۔ (۱۰۹) ۔

ف یہ ترجمہ میں نے فھل انتم مسلمون کا کیا ہے ۔ اور اس ترجمہ میں استفہام نہیں ہے ۔ حالانکہ ہل استفہام کا حرف لگا ہے ۔ اور اسی بنا پر تمام مترجمان قرآن نے اس آیت کا ترجمہ ایسا کیا ہے جس میں استفہام پایا جاتا ہے ۔ مگر میرے نزدیک سب مقامات میں ہل استفہام کے معنے نہیں دیتا بلکہ بعض جگہ افادہ حکم کرتا ہے شلاً اسی آیت میں حکم مقصود ہے ۔ اور اسی طرح ہل انتم مجتمعون ایک اور آیت سورہ شعرا قصہ موسیٰ و فرعون میں ہے دیکھئے جہاں ہل انتم مجتمعون ہے جب فرعون کا موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ ٹھیرا اور دن مقرر ہو کر جادوگر جمع کئے گئے تو فرعون نے منادی کرا دی کہ سب لوگ اکٹھے ہو جائیں اور جادوگروں اور موسیٰ کا مقابلہ دیکھیں اور یہ جو ہل انتم مجتمعون کا اس طرح کا ترجمہ کہ تم لوگ اکٹھے ہو گئے یا نہیں ۔ صحیح نہیں کیونکہ مقصود منادی سے صلاح پوچھنی نہ تھی ۔ بلکہ اس نے حکم دیا تھا ۔ کہ سب لوگ جمع ہو جائیں اسی طرح یہاں خدا پوچھتا نہیں ہے کہ تم فرمانبردار ہو گئے یا نہیں ۔ بلکہ حکم دیتا ہے کہ فرمانبردار ہو جانا چاہیے ۔

یہ بھی معلوم رہے ۔ کہ میں نے اس کتاب میں اکثر جگہ ہمزہ استفہام کے معنے نہیں لئے ہیں صاحبان ذوق سلیم جانیں گے ۔ کہ جن آیات میں میں نے ایسا کیا ہے اس سے کلام کیا پر لطف ہو گیا

تو پاک باش برادر مدار از کس باک | زنند جامۂ ناپاک گاذران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ ۱۲ روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس شیلا بلڈنگ ، میکلورڈ روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۱۸ | ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

ڈاکٹر راجندر کیا کہتے ہیں

کل ۲۸ اپریل کو دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا ۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی صدارتی تقریر میں یہ فرمایا ۔ کہ اسمبلی کے ارکان کو تقسیم ہند اور مختلف صوبوں کی تقسیم کے لئے تیار رہنا چاہیے ۔ اور دنیا آئینی تقسیم ملک کے اصول کی بناء پر ہی مرتب کرنا چاہیے ۔ کیونکہ ملک تقسیم ہوا تو اسمبلی کا بنایا ہوا آئین صرف ان ہی صوبوں کے لئے ہوگا جو یونین میں شامل ہوں گے ۔ اس اجلاس سے صرف ایک ہفتہ پہلے پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا تھا ۔ کہ جو ریاستیں اس وقت دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائیں جو ریاستیں اب بھی دستور ساز اسمبلی سے باہر رہیں گی انہیں دشمن ملک قرار دیا جائے گا ۔ اور ان سے دشمنوں کا سا سلوک ہوگا ۔ ایسی ہی دھمکی انہوں نے مسلمان صوبوں کو بھی دی ۔ جب یہ فرمایا کہ ہم خود آزاد ہو کر ان صوبوں کی آزادی کا بندوبست بھی کریں گے ۔ کہاں وہ آسمان کی اڑان کہ آزادی ہی ہے جو ہماری سرپرستی قبول کرے ۔ اور کہاں اب اس زمینی حقیقت کا برملا اعتراف کہ تقسیم ناگزیر ہے جو دستور ساز اسمبلی میں نہیں آتے ۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو ۔

مجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

بظاہر بات بڑے لیڈروں کی شان کے شایاں نہیں ۔ کہ صرف سات دن کے اندر وہ اس طرح کی قلابازی کھا جائیں ۔ مگر سیاست قلابازیوں کا ہی تو نام ہے ۔

تقسیم پنجاب اور بنگال کا مطالبہ ایک ناپاک سازش ہے
مسلمان مکمل پاکستان حاصل کر کے رہیں گے ! (قائد اعظم)

نئی دہلی ۳۰ اپریل ۔ آج قائد اعظم جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں تقسیم پنجاب اور بنگال کے مطالبہ کو ایک ناپاک سازش کا نام دیا ہے ۔ اور اسے کینہ اور بغض و عناد کا مظہر بتایا ہے ۔ قائد اعظم نے یہ توقع ظاہر کی ہے ۔ کہ وائسرائے یا برطانوی حکومت اس پھندے میں الجھ کر کسی خطرناک غلطی کا ارتکاب نہ کریں گے ۔ قائد اعظم نے اپنے اعلان کا اعادہ کیا ہے کہ پنجاب ۔ سرحد ۔ سندھ ۔ بلوچستان بنگال اور آسام پر مشتمل ایک مسلم نیشنل سٹیٹ قائم کی جائے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو اقتدار منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستانی فوجوں کی تقسیم بھی اشد ضروری ہے ۔ آخر میں قائد اعظم نے پاکستان اور ہندوستان کی دستور ساز اسمبلیوں کی وساطت سے جہاں کہیں بھی ممکن اور ضروری ہو ۔ آبادیوں کے تبادلہ کی سفارش کی ہے قائد اعظم کا مفصل بیان درج ذیل ہے ۔

اخبارات میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کانگرس نے اس چیز پر زور دینا شروع کر دیا ہے ۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے قیام کی صورت میں پنجاب کو تقسیم کر دیا جائے ۔ ہندو مہا سبھا نے بڑے شد و مد کے ساتھ تقسیم بنگال کے حق میں پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے ۔ میں یہ بتانا ضروری خیال کرتا ہوں ۔ کہ مسلم لیگ کی طرف سے اس بنیادی حقیقت کی اساس پر تقسیم ہند کی تجویز پیش کی گئی تھی ۔ کہ ہندوستان میں دو قومیں ۔ ہندو اور مسلمان ۔ آباد ہیں ۔ اور ہم ہندوستان کے ان حصوں میں اپنے لئے ایک قومی وطن اور قومی سٹیٹ کا مطالبہ پیش کر رہے ہیں جہاں مسلمانوں کی معتد بہ اکثریت ہے ۔ مسلمانوں کی یہ قومی ریاست تمام پنجاب صوبہ سرحد ۔ سندھ اور بلوچستان ۔ بنگال اور آسام پر مشتمل ہوگی ۔ اس صورت میں ہندو کو بھی اپنی قومی ریاست اور قومی وطن حاصل ہو جائے گا ۔ جو برطانوی ہند کے تین چوتھائی حصہ پر مشتمل ہوگا ۔

ایک ناپاک سازش

اب پنجاب اور بنگال کا سوال کسی دیانتداری کے جذبے کے ماتحت نہیں اٹھایا گیا ۔ یہ ایک ناپاک سازش ہے ۔ جس سے بغض و عناد کے جذبات مترشح ہوتے ہیں جب ہندوستان کی تقسیم کے بارے میں یقین ہو گیا تو پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ پیش کیا گیا ہے ۔ تاکہ برطانوی حکومت اور وائسرائے کے راستے میں مزید مشکلات پیدا کر دی جائیں ۔ اور مسلمانوں کو اس چیز پر زور دے کر پریشان کیا جائے کہ انہیں منقطع شکل میں پاکستان حاصل ہوگا ۔ یہ شور و غوغا کسی صحیح اصول کی بناء پر نہیں کیا جا رہا ۔ اب صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ پنجاب اور بنگال کی ہندو اقلیتیں ان صوبوں کی قطع و برید چاہتی ہیں میں یہ کہہ چکا ہوں کہ ہندوستان کے باقی چھ بڑے صوبوں پر مشتمل ہندوؤں کو قومی وطن حاصل ہو جائیں گے ۔ صرف اس خیال سے کہ پاکستانی صوبوں میں اقلیتوں کے ایک حصہ نے یہ رویہ اختیار کر لیا ہے برطانوی حکومت کو اس مطالبہ کے جواز کا یقین نہیں کرنا چاہیے ۔ اس کارروائی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ باقی تمام صوبوں کو اسی طرح تقسیم کر دیا جائے ۔ جس طرح کہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم مقصود ہے ۔ یہ طریق کار اختیار کرنا سخت خطرناک ثابت ہوگا ۔ مختلف صوبوں کی تقسیم کے بعد موجودہ صورت حال کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خطرناک حالات پیدا ہو جائیں گے ۔ اگر یہ طریق عمل اختیار کیا گیا ۔ تو ان صوبوں کی اقتصادی اور سیاسی زندگی معرض خطر میں پڑ جائے گی جن کی تعمیر تقریباً ایک صدی سے موجودہ نہج پر ہوتی اور جو موجودہ آئین کے ماتحت آزاد صوبوں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں مطالبہ پاکستان کی اساسی حیثیت کا صوبوں کو بے شمار حصوں میں تقسیم کرنے کا مطالبہ سے مقابلہ کرنا غلطی ہے ۔ مجھے امید کامل ہے کہ وائسرائے یا برطانوی حکومت اس دھوکے میں آ کر کسی غلطی کا ارتکاب نہیں کرینگے

آبادیوں کا تبادلہ

قائد اعظم فرماتے ہیں ۔ یہ تو ظاہری ہے کہ اگر ہندو اقلیتیں پاکستان چھوڑ کر ہندوستان میں آباد ہونا چاہیں ۔ تو وہ ایسا کرنے میں آزاد ہوں گے ۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان میں آباد ہونے کا اختیار حاصل ہوگا ۔ جلد یا بدیر آبادیوں کا تبادلہ کرنا ہی پڑے گا پاکستان اور ہندوستان کی دستور ساز اسمبلیاں اس معاملہ کو طے کر سکیں گی ۔ بعد ازاں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں جہاں بھی ممکن اور ضروری ہو نہایت موثر طور پر تبادلہ آبادی کے کام کو عملی جامہ پہنا سکیں گے ۔

سمجھوتے کے راستہ میں رکاوٹ

اس سلسلہ میں قائد اعظم نے کانگرسی پراپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے ۔ کہ کانگرسی پراپیگنڈہ کا مقصد باعزت مفاہمت کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا ہے سب جانتے ہیں کہ کانگرس نے پنجاب میں سکھوں اور بنگال میں ہندو مہا سبھا کو اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے ۔ کانگرسی پریس سکھوں کو مشتعل کر کے انہیں گمراہ کر رہا ہے ۔ حالانکہ سکھوں کو تقسیم پنجاب کی صورت میں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا وہ دو حصوں میں بٹ کر رہ جائیں گے سکھوں کے نظریہ کے مطابق بھی پنجاب کی تقسیم کر دی جائے ۔ تو بھی ان کی نصف سے زیادہ آبادی پاکستان میں رہے گی ۔ لیکن مسلم لیگ کے مجوزہ پاکستان میں انہیں ایک مضبوط اقلیت کی حیثیت سے انتظام حکومت میں اہم حصہ ملے گا ہم ہمیشہ ہی ان کے معقول مطالبات ماننے کو تیار رہے ہیں ۔ ۲۰ رفروری کے برطانوی وائٹ پیپر میں صاف طور پر یہ کہا گیا ہے کہ ہندوستانی طاقت یا طاقتوں کے ہاتھ میں اقتدار منتقل کرنے کے کام کو نہایت پر امن طور پر عملی جامہ پہنایا جائے گا ۔ اگر مختلف حکومتوں کو اقتدار سونپا جاتا ہے ۔ تو یہ کام نہایت کامیابی کے ساتھ پاکستان گروپ اور ہندوستان گروپ کے حوالہ کیا جا سکتا ہے یہ گروپ مضبوط اور پائیدار حکومتیں قائم کریں گے ۔ امد

ان حکومتوں کو نہایت پرامن اور کامیابی سے چلانے پر قادر ہوں گے۔

ہندوستانی فوجوں کی تقسیم

قائداعظم نے آخر میں فرمایا ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو اقتدار سونپنے کے ساتھ ساتھ یہ امر اشد ضروری ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں کو بھی تقسیم کر دیا جائے۔ میری رائے میں یہ تقسیم جون ١٩٤٨ء سے پہلے ہی ممکن ہے۔ ہندوستانی ریاستیں "پاکستان اور ہندوستان" کامل طور پر آزاد و خودمختار ہو جانے چاہئیں۔ یہ سیدھا راستہ ہے اور ہندوستان کے آئین کے مسئلہ کا یہی واحد حل ہے۔ (اے۔پ)

وائسرائے کا دورہ سرحد

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا دورہ سرحد ختم ہوا۔ صوبہ سرحد میں اس اہم مختصر قیام کے دوران میں وائسرائے نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ سرحدی عوام کی اکثریت کانگرسی وزارت سے بیزار ہے (٢) مسلمانان سرحد لیگ کے ساتھ اور کانگرس سے بیزار ہیں۔ (٣) آزاد قبائل کی ہمدردی مسلم لیگ کے ساتھ ہے۔ اور وہ مطالبہ پاکستان کے مؤید ہیں۔ (٤) آزاد قبائل دستور ساز اسمبلی کی بٹیں کمیٹی سے کوئی سروکار رکھنا نہیں چاہتے۔ (٥) قبائلیوں کی ہمدردی مسلم لیگ کی تحریک آزادی کے ساتھ ہے۔ اور حضرت پیر مانکی شریف کی گرفتاری سے ان کے جذبات برانگیختہ ہوئے ہیں۔

یہ وہ امور ہیں جو منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ایک اور حقیقت بھی وائسرائے پر روشن ہو گئی ہو گی۔ اور وہ یہ ہے کہ صوبہ سرحد کی موجودہ وزارت صوبہ میں امن قائم رکھنے کے قابل نہیں۔ اور موجودہ بحران کا علاج اس وزارت کی برطرفی اور انتخابات جدید ہی ہیں۔ وائسرائے یہ قدم اٹھاتے ہیں یا نہیں؟ سردست ہم اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ وائسرائے کے سامنے محض صوبہ سرحد کا مسئلہ ہوتا۔ تو غالباً اب تک کھنہ خان وزارت کی برطرفی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ مگر چونکہ صوبہ سرحد کا مسئلہ کل ہند سیاسی مسئلہ سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے وائسرائے ہند اس نتیجہ پر پہنچنے کے باوجود کہ کھنہ خان وزارت کی برطرفی ہی اس مسئلہ کا واحد حل ہے یہ انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے بعض دوسری اور بڑی مصلحتوں کو ضرور پیش نظر رکھیں گے۔ گو آخرکار (زود یا بدیر) انہیں یہی قدم اٹھانا پڑے گا کہ وزارت سرحد کو فوراً برخاست کیا جائے یا بدیر۔ اس کی برطرفی بہر صورت ایک ناگزیر امر ہے۔ اور اس کے بغیر صوبہ سرحد کے پیچیدہ مسائل کو سلجھانا مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن ہے۔ پچھلے دنوں وائسرائے لاج میں وائسرائے سے کانفرنس کے بعد ڈاکٹر خان صاحب نے صوبہ سرحد کے لیگی قیدیوں کی رہائی کے متعلق جو اعلان شائع کیا تھا۔ اس سے صورت حال کی بہتری کی کوئی امید نہیں۔ یہ بات تو ہم مان سکتے ہیں کہ کل ہند مصلحتوں کے پیش نظر قائداعظم وائسرائے سے مفاہمت کے طور پر صوبہ سرحد میں موجودہ تحریک کو بند کر دینے کا حکم صادر فرمائیں۔ اور ان کے سرحدی تابعین ان کے اس حکم کی تعمیل کریں۔ لیکن یہ بات کھلی خیر حد تک بعید القیاس ہے کہ سرحد کے لیگی لیڈر اپنے طور پر کھنہ خان وزارت کے اس اعلان کو کافی سمجھتے ہوئے موجودہ تحریک کو ختم کر دیں۔ اس سے بہتر اعلان تو ڈاکٹر خان صاحب پانچ کے پہلے ہفتہ میں کر ہی چکے ہیں۔ جب انہوں نے اپنے بیان میں یہ کہا تھا۔ کہ تشدد کے الزام میں ماخوذ قیدیوں کے سوا باقی سب سزا یافتہ اور زیر سماعت قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔ فرقہ وارانہ صورت سدھرتے ہی پبلک سیفٹی آرڈیننس واپس لے لیا جائے گا۔ اور جلسوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔ اگر اس وقت صوبائی لیگ نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ تو اب ڈیڑھ ماہ بعد اس سے یہ توقع عبث ہے۔ کہ وہ اس سے کم تر پیشکش کو قبول کرے گی۔

ہنری فورڈ آنجہانی کی وصیت

ڈیٹرائٹ ٢٢ اپریل۔ مسٹر ہنری فورڈ آنجہانی کی وصیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے تمام کارخانے ... اپنے بیٹے پوتیوں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ ان پر ملکیت کا حق فورڈ فونڈیشن کو ہو گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مسٹر ہنری فورڈ کی جائداد تقریباً پچاس کروڑ ڈالر کی مالیت کی ہے۔ فورڈ کمپنی کے ایک ماہر قانون کا اندازہ ہے کہ اس جائداد کا ٧٧ فیصدی ٹیکسوں کی صورت میں ادا کر دیا جائے گا۔

انسان پیدائشی نقال ہے

نقل کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ ممکن ہے۔ آپ میں سے بعض اصحاب کو اس کے تسلیم کرنے سے تامل ہو۔ اس لئے میں چند مثالیں دیکر اس کو واضح کئے دیتا ہوں۔ سرکس کے کھیل میں رسے پر چلنے والے کی طرف دیکھئے۔ تمام حاضرین رسے والے کی طرح حرکات اور اشارے کرتے ہیں۔ کوئی کسی طرف بل کھاتا ہے۔ کوئی کسی طرف ٹانگ مروڑتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے وہ خود رسے پر چل رہے ہیں۔ اور گر جانے سے ان کی جان خطرہ میں ہے۔ سینما میں ہیرو پر مصیبت پڑ جانے سے ہال تماشائیوں کی آہوں سے گرم ہو جاتا ہے۔ اور پھر بالآخر ہیرو کی کامیابی پر تماشبین اطمینان اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جملہ اصحاب خود ہیرو کی جگہ پر ہیں۔ اور ان کے سر سے مصائب کا پہاڑ دور ہو گیا ہے۔ ایک حملہ آور اگر کسی دوسرے آدمی کے کرتا ٹانگ پر چوٹ لگانے کے لئے اگر ہتھیار اٹھائے تو دیکھنے والے غیر ارادی طور پر اپنا ہاتھ یا ٹانگ کو پیچھے ہٹا لیتے ہیں۔ جیسے کہ چوٹ خود ان کے لگائی جا رہی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے اس قسم کی حرکت کر رہے ہیں۔ بچوں کے گروہ میں اگر ایک بچہ رونا شروع کر دے تو لقا یا بچے خواہ مخواہ چلانا شروع کر دیتے ہیں۔ طبیب اور سرجن خوب جانتے ہیں کہ اگر ایک آنکھ آ جائے تو دوسری آنکھ اس کی ضرور نقل کرتی ہے۔ اور اس میں بھی آشوب پیدا ہو جاتا ہے۔ گردوں کے فعل میں اگر ایک گردہ ماؤف ہو اور اس پر عمل جراحت کیا جائے۔ تو بعض اوقات دوسرا گردہ اس کی نقل یا ہمدردی کے طور پر اپنا فعل بند کر دیتا ہے۔ زکام کے مریض کو دیکھ کر زکام لگ جانا ایک عام بات ہے۔ اور اس میں جراثیمی چھوت سے زیادہ انسان کی نظری نقل کو دخل ہے۔ انسان کی اس خاصیت کے پیش نظر یہ امر نہایت ضروری ہوتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کو نیک اور تندرست بچوں کی صحبت میں رکھیں۔ اور خود بھی اچھی صحبت میں رہیں۔

ترقی کے ساتھ ازدواجی مسرت کا خاتمہ

آئے دن دیکھا جاتا ہے۔ کہ میاں اپنے کاروبار کی ترقی و خوشحالی کے لئے اس قدر مصروف رہتے ہیں۔ کہ انہیں رنگا رنگی اور طرف توجہ دینے کی قطعی فرصت ہی نہیں ملتی۔ گھر کی تمام دیکھ بھال بیوی کے سپرد ہوتی ہے۔ بچوں کی عادات اور خصائل کا باپ کو علم نہیں ہوتا۔ اور خود میاں بیوی میں بتدریج میل ملاپ کم ہوتا جاتا ہے۔ اپنے کاروبار کی ترقی کے ساتھ ساتھ شوہر تدریجاً خیالات کے اعتبار سے ترقی پسند ہوتا جاتا ہے۔ مگر بیوی بیچاری گھریلو جھمیلوں اور بچوں کی دیکھ بھال میں وہیں رہتی ہے۔ جہاں اسے چھوڑا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ کے بعد شوہر محسوس کرنے لگتے ہیں کہ ان کی بیوی بہت قدامت پسند واقع ہوتی ہے۔ اور ان دونوں کے خیالات میں بعد المشرقین پیدا ہو چکا ہے۔ بدقسمتی سے کاروبار کی ترقی کے بعد بہت سے جوڑے ازدواجی مسرت کو ختم کر بیٹھتے ہیں۔ اس معاملہ میں زیادہ قصور شوہر کا ہوتا ہے کاروبار کی ترقی کی سعی اپنی جگہ ایک اہم چیز ہے۔ مگر یہ امر بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ گھر کی طرف

سرائے یا ہوٹل سمجھ کر رات بسر کرنے کا ٹھکانا ہی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ وقتاً فوقتاً بچوں اور بیوی کی طرف توجہ کرنا بھی ضروری ہے۔ ہفتہ واری چھٹی اور تہوار ایسے کام کے لئے بہترین موقع ہیں۔ ان دنوں گھر کی محفل اور بات چیت میں بیوی شوہر کے ساتھ ساتھ چلنے لگتی ہے۔ بیوی کی خوشی اسی بات میں ہے۔ کہ اس کا شوہر اس کی پروا کرے۔ اور اس کے منانے کا بہترین طریقہ شوہر کے پاس یہ ہے۔ کہ وہ تہوار یا خوشی کے موقع پر بیوی کو کوئی تحفہ پیش کرے۔ یہ تحفہ معمولی خوشبودار تیل۔ کریم۔ ساڑھی سے لیکر بڑی سے بڑی چیز تک ہو سکتا ہے۔ شوہر ازدواجی کشتی کا ناخدا ہے۔ اسے ہر رکاوٹ کا خیال رکھ کر اس کشتی کو چلانا چاہیئے۔

کھنہ خان وزارت کے عذرہائے لنگ

ڈاکٹر خان صاحب یہ نہیں چاہتے تھے کہ وائسرائے سرحد آئیں۔ اور کھنہ خان وزارت، خان بھائیوں اور ہندو کانگرس کی رسوائی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے حواریوں نے مشہور کر رکھا تھا۔ کہ سرحد کے عوام ہی نہیں بلکہ قبائلی بھی کانگرس کے حامی ہیں۔ وائسرائے نے اپنی آنکھوں سے دیکھ اور اپنے کانوں سے سن لیا کہ پشاور میں کانگرس کے مخالف عوام کا ایک سیلاب امڈ آیا تھا۔ اور شہر کے در و دیوار کھنہ خان وزارت کو توڑ دو کے نعروں سے گونج رہے تھے۔ وائسرائے تین سو قبائلی ملکوں کے نمائندہ جرگہ سے بھی ملے۔ اور ان کے خیالات معلوم کر لئے۔ گویا کھنہ خان وزارت نے جھوٹ کے جو قلعے تیار کر رکھے تھے۔ وہ ایک ہی ضرب میں خاک کا ڈھیر بن کر زمین پر آ رہے۔

ب خان بھائی اور ان کے ضمیر بردار لالہ مہر چند کھنہ اپنی اس خفت کو چھپانے کے لئے جو عذر پیش کر رہے ہیں۔ وہ بے حد قہقہہ آفرین ہیں۔ خان صاحب نے فرمایا۔ کہ مسٹر جناح کو صوبہ سرحد میں کوئی نہیں جانتا۔ جب یہ پوچھا گیا کہ پھر اتنے زیادہ لوگ پشاور میں کیسے آ گئے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ صرف وائسرائے کو دیکھنے کی خاطر۔ افسوس کہ کسی نامہ نگار نے ان سے یہ نہ پوچھا۔ کہ وائسرائے کے یہ نرالے مشتاقان دیدار کھنہ خان وزارت کو توڑ دو کے نعرے کیوں لگا رہے تھے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب اسے بھی یہ جواب دیتے کہ "محض پھیپھڑوں کی ورزش کے لئے!"

مصر کی آبادی ایک کروڑ ٩٠ لاکھ ہے

قاہرہ ٢٩ اپریل۔ سرکاری طور پر مصر کی مردم شماری کی گئی ہے۔ ابھی یہاں کی آبادی ١٩٠٤٠٠٠٠ ہے۔ اور ان کے علاوہ ٥٠ ہزار بدوی یہاں رہتے ہیں۔ (گلوب)

ریاستوں سے ریذیڈنٹ اور پولیٹیکل ایجنٹ واپس بلالنے کا فیصلہ

ہندوستان سے برطانوی اخراج کے فیصلہ کا نتیجہ

نئی دہلی ٢٩ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال کے اواخر تک ہندوستانی ریاستوں کے اکثر ریذیڈنٹ اور پولیٹیکل ایجنٹ آہستہ آہستہ واپس بلا لئے جائیں گے۔ یہ کارروائی ہندوستان سے برطانوی اخراج کے فیصلے کے مطابق عمل میں لائی جا رہی ہے۔ تاکہ جون ١٩٤٨ء کے بعد ہندوستان میں جو نئے حالات پیدا ہو جائیں گے ان کے پیش نظر ریاستیں اپنے تئیں نئی فضا کے لئے تیار کر سکیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کام کا اکثر حصہ ریاستیں خود سر انجام دیں گی۔ جو اس وقت تک ریذیڈنٹ یا پولیٹیکل ایجنٹ پایہ تکمیل تک پہنچا رہے ہیں۔ ابھی تک ریذیڈنسیوں کے خاتمہ کے لئے کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ لیکن بڑی ریاستوں کے سلسلہ میں یہ کام نسبتاً جلد مکمل ہو گا۔ کیونکہ وہاں مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے تعلق وابستہ کرنے کا انتظام پہلے سے موجود ہے۔

پشاور میں لیڈی ماؤنٹ بیٹن کی مصروفیات

پشاور ٢٩ اپریل۔ کل شام وائسرائے ہند کی اہلیہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے پشاور میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال اور ملٹری ہسپتال کا معائنہ کیا۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے ایک گھنٹہ تک جنرل وارڈ اور سپیشل وارڈ میں گشت کی۔ بعد ازاں آپ نے ملٹری ہسپتال کا معائنہ کیا۔

سر خضر حیات کوئی نئی پارٹی نہیں بنائیں گے

لاہور ٢٥ اپریل۔ آج سر خضر حیات اپنے پاٹین کا کرہ روانہ ہو گئے۔ ایک سابق یونینسٹ منسٹر نے ان خبروں کی تردید کر دی ہے۔ کہ سر خضر مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی پر مشتمل کوئی نئی پارٹی بنا رہے ہیں۔ یا وہ پنجاب میں تمام پارٹیوں کی کولیشن حکومت مرتب کریں گے۔

مسٹر جناح مشترکہ ڈیفنس مان لیں تو پاکستان منظور
صوبہ سرحد بھی جناحیوں کے حوالہ کر دیا جائے گا

لاہور ۲۵ اپریل - ایک ہندو کانگرسی اخبار کا خاص نامہ نگار اس رپورٹ کا ذمہ دار ہے کہ اگر مسٹر جناح یہ بات مان لیں - کہ ہندوستان اور پاکستان کا ڈیفنس مشترک ہی ہے - تو پاکستان کی بنا پر سمجھوتہ کا امکان ہے - اسی نامہ نگار کی روایت ہے کہ اگر مسٹر جناح نے یہ بات مان لی - تو صوبہ سرحد کو نئے انتخابات یا کولیشن کے ذریعہ فوراً جناحیوں کے حوالے کر دیا جائے گا - اس نامہ نگار کی روایت کے مطابق متنازعہ مسئلہ اب صرف ڈیفنس کا ہے - اگر مسٹر جناح دونوں ملکوں کے لئے مشترکہ دفاع کے انتظام پر رضامند ہو جائیں - تو برطانوی حکومت بھی پاکستان کی سکیم پر معترض نہ ہوگی -

اس اخبار کی روایت یہ ہے - کہ مسٹر جناح کی کوشش یہ ہے کہ برطانوی حکومت کانگرس سے بالکل علیحدہ ان کے ساتھ معاہدہ کرے -

مسلم لیگ ہمیشہ فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کی (دولتانہ)
آؤ ماضی کی تلخ یاد فراموش کر دیں اور اپنا مستقبل درخشندہ کریں

لاہور ۲۵ اپریل - آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے رکن اور پنجاب مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ممتاز دولتانہ نے سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ کے حالیہ بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے کہ مسلم لیگ فسادات کی مذمت کے لئے ہر واقعہ کا اعادہ کرنے کو تیار ہے - لہٰذا ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے لیڈر باہم مل کر باہمی تنقید و تنقیص اور الزام تراشیوں کو ختم کر دیں اور صوبے کے طول و عرض میں ایسے حالات پیدا کریں - جن میں سب قومیں اپنی سربلندی کے لئے آزادی اور دوستی کی فضا میں سانس لے سکیں - مسٹر دولتانہ نے کہا ہے - مشہور سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ نے حال ہی میں جو بیان دیا ہے - میں اس کے لئے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں - وسعت نظر اور فراخدلی کا ثبوت دیتا ہے - جس کی نظیر پنجاب کی موجودہ سیاسیات میں بڑی مشکل سے ملتی ہے - اگر سکھ لیڈر گذشتہ دو مہینوں کے واقعات کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیں تو وہ اس حقیقت کو محسوس کریں گے کہ مسلم لیگ نے اس فرقہ وارانہ جھگڑوں کی ہمیشہ پوری پوری مذمت کی - جس نے ہمارے مشترکہ وطن کو رسوا کیا ہے - ہم کئی بار امن اور اتحاد بحال کرنے کے لئے ایک متحدہ محاذ کے قیام کی ضرورت پر زور دے چکے ہیں - آؤ ہم اب بھی محض غوغا آرائی - سب و شتم اور الزام تراشیوں کی مہم کو ترک کر دیں - آئندہ ہمارے صوبے کی شکل خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو - مسلمانوں سکھوں اور ہندوؤں کی اکثریت کو اکٹھے رہنا چاہئے - اگر ہم غلامی کی زندگی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں - اور اپنی موت کا پیغام نہیں سننا چاہتے تو انہیں بھائیوں اور رفیقوں کی سی زندگی بسر کرنا ہوگی - راولپنڈی - امرتسر - بہار - بمبئی اور بنگال میں ماضی اپنی الم ناک یاد چھوڑ گیا ہے - آؤ ہم ماضی کی تلخ روایات کو یکسر ختم کر دیں - اور ایک حسین مستقبل کی تعمیر کریں - انتقام جویانہ جذبات وحشیانہ دور کی یادگار ہیں - پنڈی میں معصوم انسانوں کا کشت و خون بہار کے سینکڑوں معصوم انسانوں کے قتل عام سے پیدا شدہ مسئلہ کو حل نہیں کر سکتا - اب نہ ہی کسی دوسرے مقام پر اس مجنونانہ کارروائی کے اعادہ سے کسی کے وقار میں اضافہ یا کسی سیاسی مقصد کا حصول ممکن ہے مجھے علم ہے کہ اب کافی کشیدگی - تنفر اور روحانی کوفت پیدا ہو چکی ہے - ہم سب ہی ان تلخ احساسات سے متاثر ہو چکے ہیں - لیکن اس مشترکہ احساس ذلت سے ایک ایسے عزم راسخ کی تخلیق ضروری ہے - جو اضطراب و کشیدگی کی کیفیات ختم کر دے اور ہمیں ایک بہتر نظام قائم کرنے کے لئے کسی جگہ اکٹھا کر سکے -

مسٹر دولتانہ نے مزید فرمایا ہے - کہ ماضی میں جو کچھ ہوا ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں - یہ وحشیانہ اور بہیمانہ کارروائیاں ہم سب کے لئے باعث ذلت ہیں - ہندوؤں - سکھوں اور مسلمانوں کے لیڈروں کا فرض ہے - کہ وہ باہم مل کر بیٹھیں - باہمی تنقید و تذلیل کو ختم کر دیں - اور پھر صوبہ میں ایک ایسی فضا قائم کریں - جس میں تینوں بڑی قومیں اپنی سربلندی کے لئے آزادی اور دوستانہ ماحول میں رہ سکیں - مجھے علم ہے کہ یہ راستہ مشکلات سے گھرا پڑا ہے - ہمیں اختلافات کو سلجھانا ہوگا - اور سیاسی نظریات کے تفاوت اور اختلاف کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا - لیکن اگر ہم ایک دوسرے سے منہ موڑ کر خصومت و دشمنی انتقام اور ایک دوسرے کی تباہی کی تیاریوں میں مصروف رہے تو ہم اپنی قوم کو اس خطرناک انجام سے محفوظ نہیں رکھ سکیں گے - جو اب ہمیں ...

آنکھیں دکھا رہا ہے - کیا یہ اس سے بہتر نہ ہوگا - کہ ہم امن اور مسرت کے حصول کی خاطر ضروری حالات پیدا کریں -

پولیس کو لاہور میں طلبہ پر گولی چلانا پڑی ایک طالب علم ہلاک ہو گیا (ا - پ)
یونیورسٹی کی عمارت کے سامنے کالجوں کے طلبہ کا مظاہرہ

لاہور ۲۵ اپریل - آج طلبہ نے پنجاب سٹوڈنٹس کانگرس کے زیر اہتمام پنجاب یونیورسٹی کی عمارت کے سامنے مظاہرہ کیا - پولیس کو گولی چلانا پڑی - جس میں ایک طالب علم ہلاک اور ایک بری طرح مجروح ہوا -

آج مختلف مقامی کالجوں کے طلبہ نے ان دس طلبہ سے اظہار ہمدردی کے لئے ہڑتال کی جنہوں نے کل بھوک ہڑتال شروع کر دی تھی - بھوک ہڑتالیوں کا مطالبہ یہ تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کے تمام امتحانات ستمبر تک ملتوی کر دیئے جائیں - صبح سے ہی طلبہ یونیورسٹی سینیٹ ہال کے بالمقابل جمع ہونا شروع ہو گئے تھے - اور وہ وائس چانسلر کے پاس ایک وفد بھیجنا چاہتے تھے - جب وہ جلوس کی صورت میں مختلف اطراف سے یونیورسٹی کی طرف آ رہے تھے تو پولیس نے طلبہ کو منتشر ہو جانے کا مشورہ دیا - لیکن طلبہ نے یونیورسٹی کے سینیٹ ہال کے بالمقابل لاء کالج کے احاطہ میں ہلہ بول دیا - پولیس نے مظاہرین کو پھر منتشر ہونے کا مشورہ دیا - ان کے انکار پر پولیس کو دو راؤنڈ چلانا پڑے - اس میں ایک طالب علم ہلاک اور ایک شدید طور پر مجروح ہوا - بعد ازاں طلبہ منتشر ہوئے - یونیورسٹی کے دفاتر کے ارد گرد پولیس کی چوکیاں بٹھا دی گئی ہیں - علاقہ میں پولیس گشت لگا رہی ہے -

حکومت پنجاب نے ایک سرکاری اعلان میں مذکورہ بالا واقعہ کی تفصیلات بتائی ہیں - مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے لیڈر مسٹر ضیاء الاسلام نے طلبہ پر پولیس کے فائرنگ کے سلسلہ میں غیر سرکاری اور غیر جانبدار تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے - اور پولیس کے بہیمانہ تشدد کی مذمت کی ہے - لاہور ہندو سٹوڈنٹس یونین کی مجلس عاملہ نے بھی پولیس کے فائرنگ کی مذمت کی ہے - اور طلبہ سے اپیل کی ہے - کہ وہ ۲۶ اپریل کو مکمل ہڑتال کریں - طالبہ بیگم سین سچر نے بھی ان واقعات کے سلسلہ میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کروانے کا مطالبہ کیا ہے - جو طلبہ پر فائرنگ کا باعث بنے -

لاہور کے طلبہ نے بھوک ہڑتال ختم کر دی!

لاہور ۲۹ اپریل - پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کے التواء کے لئے گذشتہ چار روز سے جن ۵۵ طلبہ نے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی تھی - آج شام کو انہوں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے - آج صبح طلبہ کا ایک وفد وائس چانسلر سے ملا - وائس چانسلر نے طلبہ کو یقین دلایا کہ تمام کالجوں کے پرنسپلوں سے درخواست کی جائے گی - کہ وہ ستمبر اور اکتوبر میں امتحان دینے والے طلبہ کے لئے جماعتوں میں کچھ جگہیں مخصوص رکھیں - شام کے وقت سینیٹ ہال میں طلبہ کا عام جلسہ ہوا - جس میں بھوک ہڑتال ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے -

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو معلوم ہوا ہے - کہ لاہور کے تمام کالجوں کے بہت سے طلبہ مئی اور جون میں امتحان دینا چاہتے تھے - اور بیرون لاہور سے بھی متعدد تعلیمی اداروں کی طرف سے بھی بے شمار موصول ہوئے تھے - کہ اس سال وہ امتحان لئے جائیں - مگر مئی اور جون میں ہونے والے امتحان کو ملتوی نہ کیا جائے - (ا - پ)

نواں کوٹ لاہور میں بہار سیٹلمنٹ کی تعمیر

لاہور ۲۳ اپریل - پنجاب مسلم لیگ کی طرف سے فاطمہ بیگم صاحبہ نے نواں کوٹ لاہور میں جو بہار ریلیف کیمپ کھولا تھا - اسے بند کر دیا گیا ہے - اور بہار ریلیف کیمپ میں جو ۱۴ بہاری مہاجرین مصیبت زدہ مقیم تھے - ان سب کو بہار ریلیف کمیٹی نے ماسوا چند ایک کے برسر روزگار کرا دیا ہے - چند افراد ایسے ہیں جن کی آمدنی نہایت قلیل ہے - یا کسی روزگار پر نہیں لگ سکے - ان کے اخراجات کی کفالت سردست مسلم لیگ کر رہی ہے - نواں کوٹ میں ان کے قیام کو تو ڑ کر محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے اپنی ذاتی زرخرید زمین ان لوگوں کے لئے وقف کر دی ہے اور وہاں ۱۶ کوارٹر بنا کر تعمیر کر دیئے ہیں - اس تمام سکیم کا خرچ فاطمہ بیگم صاحبہ کے سر ہے - جن میں پندرہ کے قریب بہاری مسلمان مع اپنے اہل و عیال کے مقیم ہیں اور اس علاقہ کا نام اب بہار سیٹلمنٹ رکھا گیا ہے -

تقسیم پنجاب کا مطالبہ جائز ہے تو بہار اور یوپی کو بھی تقسیم کیوں نہ کیا جائے
مسلمان اب بھی سکھوں کو زیادہ سے زیادہ حقوق دلانے پر آمادہ ہیں (نون)

لاہور ۲۳ اپریل - ملک فیروز خان نون نے تقسیم پنجاب کا مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے - کہ اگر ہندو پنجاب کو تقسیم کرانا چاہتے ہیں - تو یوپی اور بہار کے مسلمانوں کو بھی ان صوبوں کی تقسیم کا مطالبہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے - اگر مسلمان یوپی اور بہار میں بٹنا منظور کر لیں - تو ہندوؤں کو بھی پنجاب میں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے - ملک صاحب نے کہا اگر ہندو پنجاب میں نہ رہنا چاہیں - تو آبادیوں کے تبادلہ کا انتظام کیا جا سکتا ہے - جہاں تک سکھوں کا تعلق ہے خود ان کے مقتدر لیڈروں کی تقریریں یہ ظاہر کرتی ہیں - کہ انہوں نے ہندو کانگرس میں اپنے تئیں بالکل مدغم کر لیا ہے - اس صورت میں اگر کبھی تو بھی سکھوں کو ...

حق دار تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ماسٹر تارا سنگھ نے سکھوں کو کانگرس کے آغوش میں لا پھینکا ہے۔ تاہم میں پنجاب میں سکھوں کے مفاد کا ہمیشہ علمبردار رہا۔ اور اب بھی صوبائی مسائل میں ان کے لئے ترجیحی سلوک کی حمایت کروں گا۔

ملک صاحب نے کہا۔ یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ پنجاب کی کل ۱۰۵ تحصیلوں میں سے صرف ۱۵ تحصیلیں ہی ہیں جہاں مسلمانوں کے مقابلہ میں سکھوں کی آبادی زیادہ ہے۔ یہ تحصیلیں فیروزپور۔ لدھیانہ اور امرتسر کے اضلاع میں واقع ہیں۔

پنجاب میں کوئی ایسا وسیع علاقہ نہیں مل سکتا جہاں سکھ ریاست کا قیام ممکن ہو۔ ہاں فریدکوٹ۔ نابھہ۔ جیند اور پٹیالہ کی ریاستوں کی ایک سکھ فیڈریشن قائم ہو سکتی ہے اسی طرح سکھوں کو سکھ والیانِ ریاست کے ماتحت ایک قومی وطن مل سکتا ہے۔ پھر پنجاب کے سکھوں کو یہ فیصلہ خود کرنا ہوگا۔ کہ آیا وہ پنجاب کی ری پبلک کے شہری بنیں یا چار سکھ ریاستوں میں سے کسی ایک ریاست میں حقوق اکثریت حاصل کریں۔ ملک صاحب نے کہا۔ اکثر لوگ اس امر سے آشنا نہیں۔ کہ پنجاب کے کل ۳۰ لاکھ سکھوں میں ۱۷ لاکھ مغربی پنجاب میں آباد ہیں۔ وہ بالعموم اپنی سیراب کالونیز کو چھوڑ کر انبالہ ڈویژن میں جا کر آباد ہونے کو تیار نہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں تبادلہ زمینوں کا بھی سخت مشکلات پیدا کرے گا۔ کیونکہ پنجاب میں سرکاری زمینیں زیادہ نہیں ہیں۔ ملک صاحب نے آخر میں کہا ہے کہ یہ توقع کرنا مشکل ہے کہ سکھ مسلمانان پنجاب سے تعاون کرتے ہوئے پنجاب میں ایسے حالات پیدا کریں گے۔ جن سے مسلمان سکھوں کے زیادہ سے زیادہ مطالبات تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

مشرق وسطیٰ کا اسلامی ملک شام

ملک شام کی آبادی تقریباً ۲۵ لاکھ ہے۔ جس میں سے ۱۶۲۵۰ یہودی ۳۲۱۱۶۷ عیسائی اور باقی مسلمان ہیں۔ بنی امیہ کے عہد خلافت میں یہ ملک نہایت عروج پر تھا۔ اس زمانہ میں شام کا مشہور شہر دمشق نہ صرف دارالخلافت تھا۔ بلکہ تمام اسلامی دنیا کا مذہبی اور سیاسی مرکز تھا۔ اٹھارہویں صدی میں جب بنی عباسیہ نے بنی امیہ کے دور اقتدار کا خاتمہ کیا۔ تو ملک شام کا بھی زمانہ انحطاط شروع ہو گیا۔ صورت حالات اس قدر نازک ہو گئی کہ خلیفۃ الاسلام کو اپنا دارالخلافہ دمشق کی بجائے بغداد بنانا پڑا مگر طوائف الملوکی اور بدامنی کا سلسلہ پھر بھی ختم نہ ہوا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر حکومت ترکیہ نے نہایت آسانی سے شام پر قبضہ کر لیا۔ قبضہ کے بعد ترکیہ نے جو پالیسی شام کے متعلق اختیار کی وہ نہایت ہی خود غرضانہ اور قابل اعتراض تھی۔ یعنی ترکی حکام نے شام کے اصلی باشندوں کو ایک خاص سکیم کے ماتحت تمام اہم فوجی اور پبلک عہدوں سے خارج کر دیا۔ اس پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ شامی عوام زندگی کے ہر شعبہ سے نہایت ذلیل اور پست ہو کر ترکیہ کی وسیع سلطنت کے نہایت ہی معمولی پرزے بن گئے۔ حکومت ترکیہ نے اس پر بھی اکتفا نہ کی۔ بلکہ شام کی جغرافیائی وحدت کا بھی خاتمہ کر دیا۔ یعنی ملک کے متعدد صوبے اور منطقے بنا دیئے گئے۔ تاکہ ترکیہ کے حکام کو کوئی دقت انتظامی امور میں پیش نہ آئے۔

جذبۂ آزادی

مذکورہ بالا صورت حال میں شامی اعراب کے دل و دماغ میں ترکوں کے خلاف جذبہ نفرت پیدا ہونا قدرتی امر تھا۔ چنانچہ اعراب نے بہت جلد حصول آزادی کے لئے جد و جہد شروع کر دی۔ حکومت ترکیہ نے اعراب کے اس جذبہ آزادی کو کچلنے کی انتہائی کوشش کی۔ مگر اس سلسلے میں حکومت کے تمام حربے ناکام رہے۔ ہزاروں مایوسیاں اور ناکامیاں شامی عوام کے سینوں سے شمع آزادی کو بجھا نہ سکیں۔ اور تھوڑے ہی

عرصہ میں طول و عرض شام میں نہایت تیزی سے سیاسی انجمنیں معرض وجود میں آ گئیں۔ متعدد خفیہ انجمنیں بھی بن گئیں۔ حکومت ترکیہ کو یہ بات کیسے گوارا ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ترکی حکام نے بے شمار شامی لیڈروں پر بہیمانہ ظلم و تشدد کیا۔ بہت سے سیاسی کارکن گرفتار کر لئے اور کئی سیاسی انجمنوں کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام سیاسی انجمنوں نے خفیہ طور پر سرگرمیاں شروع کر دیں۔

سیاسی تصورات

ان حالات کے پیش نظر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام حزب جماعتوں کے سیاسی تصورات کیا تھے۔ تو اس سلسلہ میں ظاہر ہے کہ تصور آزادی کے متعلق ہر ملک کے عوام میں اختلاف ضرور ہوتا ہے۔ شام میں بھی اعتدال پسند لیڈر ترکیہ حکومت کے ماتحت صوبائی خود مختاری پر مطمئن ہونے پر آمادہ تھے۔ ایک طبقہ کنفیڈریشن کے ماتحت ایک آزاد عرب ریاست کے قیام کا خواہاں تھا۔ لیکن شامی عوام کی ایک بہت بڑی اکثریت کی خواہش یہ تھی۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے حکومت ترکیہ سے علیحدہ اور ایک بالکل آزاد و خود مختار عرب ریاست قائم کی جائے۔ چند سیاسی زعماء کی رائے یہ تھی۔ کہ شام کے سیاسی مسائل کو حل کرنے کے لئے کسی بیرونی طاقت مثلاً برطانیہ فرانس یا امریکہ سے امداد طلب کی جائے لیکن دیگر تمام سیاسی لیڈر اس رائے کے سخت خلاف تھے۔ ان کی رائے یہ تھی کہ کسی بیرونی طاقت کی مداخلت کے بغیر سیاسی آزادی حاصل کرنی چاہیئے۔ ان اختلافات کے باوجود جہاں تک حکومت ترکیہ کی مخالفت کا تعلق تھا۔ سب سیاسی جماعتیں بالکل متفق و متحد تھیں۔

بیرونی طاقتوں کی حریص نگاہیں

دوسری طرف یورپ کی متعدد سامراجی حکومتیں بھی ترکوں کے خلاف شامی عوام کے اس روز افزوں جذبۂ نفرت کا بغور مطالعہ کر رہی تھیں۔ فرانس یورپ کی ان تمام حریص طاقتوں سے زیادہ بے تاب تھا۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو شام کو اپنے زیر اقتدار کر کے زیادہ سے زیادہ اقتصادی فائدہ اٹھایا جائے۔ کیونکہ فرانس نے پہلے ہی حکومت ترکیہ کی وساطت سے شام میں بہت سی تجارتی مراعات حاصل کر لی تھیں۔ اور فرانس کے سرمایہ داروں نے اپنے سامراجی مقاصد کی تکمیل کے لئے تھوڑے ہی عرصہ میں شام کے طول و عرض میں اپنا جال بچھا دیا یعنی فرانسیسی مشنریوں نے بہت جلد متعدد کالج اسکول اور نام نہاد امدادی و اصلاحی مراکز کھول دیئے کئی مقامات پر فرانسیسی تجارتی مراکز بھی قائم کر دیئے گئے۔ اور بہت سا سرمایہ مختلف صنعتوں میں لگا دیا گیا۔ مزید برآں فرانسیسی سرمایہ داروں نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے تقریباً ساڑھے تین لاکھ شامی کیتھولک عیسائیوں کو رضامند کیا اور بدقسمتی سے بہت جلد عیسائی زعماء نے غداری منظور کر لیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ فرانسیسیوں نے شامی عیسائیوں کو بہت سی اقتصادی سہولتیں مہیا کر کے آئندہ اور بھی بہت سی رعائتیں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ فرانس کے علاوہ برطانیہ بھی مشرق قریب کے تمام ممالک میں اپنا اثر و اقتدار پھیلانے کے لئے بے تاب تھا۔ کیونکہ موصل کے تیل کی پائپ لائن جو فلسطینی بندرگاہ حیفہ تک جاتی تھی سے برطانیہ کا بہترین مفاد وابستہ تھا اور وہ محسوس کرتا تھا کہ اس پائپ لائن کی حفاظت کے لئے شام میں اثر و اقتدار پیدا کرنا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں حکومت برطانیہ نہر سویز کے مشرقی منطقوں کی حفاظت کے متعلق ہر قسم کے تفکرات سے ہمیشہ کے لئے بے نیاز ہونے کی خواہاں تھی۔ نیز شام میں برطانیہ نے کثیر سرمایہ سے ایک ٹرکش پیٹرولیم کمپنی قائم کر لی تھی۔ یہودی بھی شام کو اپنی خود غرضانہ اقتصادی سرگرمیوں کا مرکز بنانا چاہتے تھے۔ چنانچہ مشہور یہودی لیڈر ریفنوڈ ورہرزل نے تو حکومت ترکیہ سے خاص سیاسی حقوق کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ مگر خوش قسمتی سے ترکیہ نے یہودیوں کو یہ مطالبہ دینا تسلیم نہ کیا۔ یہودیوں کے اس مطالبہ کی معقولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ شام کی تقریباً ۲۵ لاکھ آبادی میں سے یہودیوں کی تعداد تقریباً ۱۶ ہزار ہے۔

پہلی جنگ عظیم

۱۹۱۴ء میں جب پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو حکومت ترکیہ نے بہت جلد فرانس اور برطانیہ کے خلاف حکومت جرمنی سے معاہدہ کر لیا۔ اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مشرق وسطیٰ میں مقیم برطانوی سرمایہ داروں نے ترکیہ کے خلاف اعراب کے جذبہ نفرت کو خوب تیز کیا۔ اور دوسری طرف شام کی ہر دلعزیز سیاسی جماعت "الفتح" نے عراق کی مشہور

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

فن تعمیر حیات

۱۰

اور اس میں تعصب۔ نفرت۔ صاف گوئی اور محبت کو انسانی وقوف کے توسط سے کامل آزادی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ بیسیوں ایسے معاملات ہیں۔ جس میں صداقت تک ایسی طرح سے پہنچایا جائے۔ جو ہر ایک کو قائل کر سکے بہت سے موافقات پر ہمیں نہایت درجہ کی اغلبیت پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ جس طرح سے یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ زمین گول ہے۔ اس طرح کوئی اور چیز ثابت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن پھر بھی بہت سے ایسے آپ کو ملیں گے کہ اگر وہ آپ پر زبردست جرح کریں۔ تو آپ کو زمین کے گول ہونے میں شک ہو جائے گا۔ اور آپ کے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ زمین چپٹی ہے۔ قطع نظر علم ریاضی اور بیدانہ شبہات کے مثلاً ہماری ہستی انسانی ارائے ہم کو متضاد طاقتوں کا انبار کا نظارہ دکھاتی ہیں۔ دیکھو ان بڑا کوں کو جو سیاست۔ تمدن۔ فلسفہ۔ مذہب اور طریقہ حکومت کے لئے سیاسیات کے میدان میں لڑتے ہیں ان میں سے بہت حلقوں میں دو مختلف ارائے کی گنجائش ہے۔ یعنی کوئی رائے بالا اتفاق نہیں ہے۔ پس نہایت اہم معاملات میں بھی ارائے کی بیرنگی موجود ہے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہم نہیں کہ ضابطہ کی منطق میں کوئی وقعت نہیں ہے۔ وہ ہمارے دلیلی طریق عمل کا امتحان ہے۔ اور ایک پیمانہ یا گز جس سے ہم دلیل کی درستی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ایک استقراری دلیل بناوٹ میں بالکل منطقی ہو سکتی ہے۔ گو مقدمات جھوٹے ہوں اور جھوٹا مقدمہ اچھے اتفاق سے ہم کو سچا نتیجہ دکھا سکتا ہے۔ لیکن تقریباً ہمارے تمام جھگڑے منطق کے متعلق نہیں ہیں۔ اور یہ امور واقعہ کے متعلق ہیں۔ اور فریب یا بدنظمی کی گرفت کے لئے منطق ضابطہ مفید ہے۔ طالب علم کا طریقہ دوگونہ ہونا چاہیئے (۱) ہر ماجرے میں طے کی ہوئی بات کی تحقیقات۔ (۲) اس طے کی ہوئی بات سے بذریعہ حوالہ صحیح نتیجہ نکالنا۔

مستند حوالہ جات کا استعمال

زید نے ایک دفعہ یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے جب میرے روبرو معتبر بارہ حوالہ جات ہیں۔ چھ ایک معاملہ کے حق میں ہیں اور چھ اس کے خلاف۔ اس قرین عقل اور مدلل سوال کا جواب بکر نے اس طرح پر دیا۔ ایک ایک مستند حوالہ کو لو اور دیکھو کہ اس کی سند میں کیا کہا ہے۔ لیکن اس بات کو ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ مستند حوالہ جات اور حوالہ جات۔ مبصر اور مبصر ہیں۔ اپنے حلقہ میں ایک کامل رواساز بہ نسبت ایک فلاسفر کے زیادہ مقتدر ہے۔ گو فلاسفر نے علم کیمیا پڑھا ہوا نہ ہو۔ مزید برآں ایسا شاذ و نادر اتفاق ہوتا ہے کہ اعلےٰ ترین رتبہ کے چھ آدمی کسی معاملہ میں ایک دوسرے سے قطعی اختلاف کریں۔ معاملہ کی تفصیل میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور قیاسی معاملات میں زیادہ تر اختلاف ہو سکتا ہے۔ جن کی تشریح سختی سے نہیں کی جا سکتی۔ اس کے بعد غور سے مطالعہ کرو اور دیکھو کہ یہ مستند حوالہ جات کیا ہیں۔ ان کی اپنی تصنیف کردہ کتاب میں ان کے اپنے الفاظ پر غور کرو۔ محض اقتباسات پر حصر نہ کرو۔ ایک بیان تیار کرو۔ جس میں ان امور کی جن میں اتفاق ہے اور ان کی جن میں اختلاف ہے۔ تفصیل درج ہو۔ اور بیانات کا لہجہ دیکھو کہ وہ قطعی یا محقق ہے کہ مشکوک یا بزور انکاری۔ آخیر میں مستند حوالہ کی تہ تک پہنچو۔ کہ جس پر رائے کا انحصار ہے اور دیکھو۔ کہ یہ اثباتی ہدایت ہے یا انکاری۔ اور کیا یہ التوائے فیصلہ کس طرف مائل ہے۔ یہ ٹیلی پیتھی جیسے مضمون میں عام کا اثبات میں ہے۔ ٹیلی پیتھی وہ طریقہ ہے۔ جس کے رو سے ایک دماغ دوسرے دماغ سے بلا استعمال الفاظ پیغام پہنچا سکتا ہے۔ اور روحانی طبعی ظہور میں عام رائے کا ملتوی فیصلہ ہے۔

ایک فریق کی حکومت یا جمہوری حکومت

جب مضمون جو پیش کیا گیا ہے۔ فوری عملی تنقیحات پر مملو ہے۔ جیسا کہ ہم سیاسیات میں دیکھتے ہیں۔ عمل البتہ ضروری ہے۔ اور ریاست کی قسمت ہم جمہوریت پر منحصر ہے۔ یہی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ جمہوریت کی ہستی کی ہے۔ جمہوریت ایک فریق ضروری مسائل کے حل کے لئے وسیع بعض خاص فقطوں پر قیام پذیر ہوتا ہے۔ (باقی پھر)

ملا جی جماعت "الاحد" سے الحاق کر لیا - الاحد ... اکثر عراقی فوجی افسر شامل تھے - اور وہ ہر لمحہ ... کی امداد سے ترکیہ کے خلاف بغاوت پر آمادہ ... مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے محافظ مسٹر ... شریف حسین اور نجد کے لیڈر ابن سعود نے بھی ... ترکوں کے خلاف اعراب کی امداد کرنے کا وعدہ ... لیا ۱۹۱۵ء میں حکومت برطانیہ نے سر چارلس ... میکموہن کی وساطت سے مسٹر شریف حسین کو ... ایک خط لکھا - جس میں غیر مبہم الفاظ میں یہ ... وعدہ کیا گیا تھا - کہ حکومت ترکیہ کی شکست کے فوراً بعد تمام عرب ممالک میں آزاد و خود مختار ... حکومتیں قائم کر دی جائیں گی - اس وعدہ سے ... عرب کے جذبات اور بھی تیز ہو گئے - چنانچہ ... تمام اعراب نے ترکیہ کے خلاف برطانیہ کو ہر قسم ... کی امداد دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشرق وسطیٰ ... سے ترکوں کا اقتدار بہت جلد ختم ہو گیا -

فرانس اور برطانیہ کا خفیہ معاہدہ

جب ترکوں کا آفتاب اقتدار غروب ہو رہا تھا - تو برطانیہ نے شام کے مستقبل کے متعلق ۱۶ / مئی ۱۹۱۶ء میں فرانس سے ایک خفیہ معاہدہ کیا - اس معاہدہ پر حکومت برطانیہ کی طرف سے مسٹر مارک سائیکس اور فرانس کی طرف سے ایم جارج پکٹ نے دستخط کیے تھے - مشرق وسطیٰ میں یہ معاہدہ سائیکس پکٹ سازش کے نام سے مشہور ہے -

اس معاہدے کے ذریعہ سے یہ طے کیا گیا - کہ جنگ ختم ہونے کے فوراً بعد شام کے برطانوی اور فرانسیسی منطقے بنائے جائیں گے - موصل کی ولایت اور شام کے اندرونی علاقہ میں کسی مناسب اعراب لیڈر کے ماتحت ایک عرب حکومت قائم کی جائے گی جس کے اختیارات نہایت ہی محدود ہوں گے - اس حکومت کے ماتحت متعدد اہم مقامات میں برطانیہ کو تجارتی اور دیگر ہر قسم کی مراعات ملیں گی - فوجی اور دوسرے اہم محکموں میں برطانوی افسر اور مشیر رکھے جائیں گے - فرانس کو اس عرب حکومت کے باقی حصہ اور شام کے دیگر تمام علاقوں میں اسی قسم کی مراعات دینے کا وعدہ کیا گیا -

خفیہ معاہدہ کا انکشاف

اس نفرت انگیز سامراجی معاہدے کو نہایت پوشیدہ رکھا گیا - اور اعراب کو کافی عرصہ تک برطانیہ اور فرانس کی اس سازش کا علم نہ ہوا - مگر ۱۹۱۷ء میں روس کی بالشویک پارٹی نے زار روس کا تختہ الٹ کر برسر اقتدار آتے ہی مشرق وسطیٰ کے متعلق برطانیہ اور فرانس کی تمام سازشوں کو طشت از بام کر دیا - اتفاق سے حکومت برطانیہ نے اسی زمانہ میں اعلانِ بالفور کے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ناظرین پیسہ اخبار اس خبر کو سن کر بے حد افسوس کریں گے - کہ منشی صادق حسین صاحب مصنف و مشہور ناولسٹ کا لڑکا نادر حسین عین عالم جوانی میں چند یوم بیمار رہ کر اس دار فانی سے کوچ کر گیا ہے - ہمیں منشی صاحب کے اس صدمہ جانکاہ میں دلی ہمدردی ہے خدا مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے - امید ہے کہ ناظرین بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت طلب فرمائیں گے -

ذریعے فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام کا اعلان کیا تھا - چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام عالم اعراب میں برطانیہ اور فرانس کے خلاف بے اعتمادی اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی -

(باقی آئندہ)

17-5-47 رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۱

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

پریت کا گیت!

بحرِ زخار ہے غم ہمارا
اس کا ملتا کہاں ہے کنارا

ڈوبتا ہے امیدوں کا تارا
تیرے غم کا ہے مجھ کو سہارا

نیم بسمل ہوں سیماب سا ہوں
زخمی دل کا بنے کوئی چارا

میری تکمیلِ دل تو عبث ہے
سوز میں مٹ مری جاں خدارا

کاش آنکھوں میں تیری سماؤں
مجھ کو بخت رسا سے ہو یارا

کیسے سپنوں سے میں دل لگاؤں
میں کسی کا نہیں ہوں تمہارا

میں نے بازی تیرے دل کی لگائی
نہ ہی جیتا ہوں ابھی نہ ہارا

تو ہے میری عروسِ تصور
میری آنکھوں کا ننھا سا تارا

میری خوابوں کی تو جاگزیں ہے
مجھے اپنا بنا لے خدارا!

یاس و حسرت میں بے جان ہوں تب
چلے ستم و جفا کا نہ آرا

جھوٹ بہتان حرفِ غلط ہے
تیرا مضطر نہیں تجھ کو پیارا

(از محمد انور بیگ ایم - اے)

تو پاک باش برادر مدار از کس باک　　زنند جامۂ ناپاک گاذران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سیتلا بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۱۹ | ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

مسٹر گاندھی کی افسوسناک تقریر

ہندو کانگرس کے مقدس رہنما مسٹر گاندھی نے کل دہلی میں اپنی پرارتھنا کے بعد ایک تقریر کی جس میں جناح گاندھی اپیل کا ذکر بھی آیا۔ مسٹر گاندھی کا مقصود مسلمانوں کو ٹھنڈا ہے اور مسٹر جناح کو منافق ٹھہرانا تھا۔ مگر انہوں نے سامنے آکر وار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے سب سے پہلے صرف اس پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ کہ گاندھی جناح کی اپیل کے باوجود (ریڈیو کی زبان میں) پنجاب اور سرحد میں ابھی تک مار دھاڑ جاری ہے بنگال۔ بمبئی۔ بہار۔ آسام۔ یو۔پی۔ اور سی پی کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا۔ کہ اسی طرح ذہن کانگرس کی طرف بھی منتقل ہو جاتا۔ پھر فرمایا کہ وائسرائے اور جناح کی صاکھ خطرے میں ہے — یعنی میں تو اپنا فرض ادا کر چکا اب میری ذمہ داری ختم۔ مسٹر جناح جانے اور ان کا کام۔

پھر ذرا کھل کر کہا کہ مسٹر جناح پر نہیں …

… ہر کوشش انسانی حد تک کامیاب ہوتی نظر آرہی ہے۔ مگر سب لوگ جانتے ہیں کہ ہر قوم ہر ملک اور ہر سوسائٹی میں ایسے عناصر بھی ہوتے ہیں۔ جن پر کسی کا قابو نہیں ہوتا۔ اس لئے کسی کو انکار نہیں ہوگا۔ کہ ہندوستان کی موجودہ فرقہ وارانہ گڑبڑ کی نوعیت آج سے دس سال پہلے کے ہندو مسلم فسادات کی طرح مقامی اور وقتی نہیں بلکہ اختلافات کی جڑ اس سے بہت زیادہ گہری ہے۔ دونوں قوموں میں اقتدار کے لئے کشمکش جاری ہے۔ اور بعض عناصر اس سے فائدہ اٹھا کر کہیں کہیں پرجوش عوام کو لڑا بھی دیتے ہیں۔ محض اس بنا پر مسٹر جناح کو مطعون ٹھہرانا یا مسلمانوں پر مار دھاڑ کا الزام عائد کرنا صریحاً بے انصافی ہے۔ اگر اسی معیار پر مسٹر گاندھی کو پرکھا جائے۔ تو وہ مسٹر جناح سے دس گنا زیادہ مورد الزام بن جائیں گے۔ پنجاب میں مار دھاڑ تو اب …

مطالب القرآن شریف

گذشتہ سے پیوستہ

سورۂ حج

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو۔ کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثۂ عظیم ہوگا۔ (۱) (اے مخاطب) جس دن تو اس کو دیکھے گا۔ (اس دن لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ) جتنی عورتیں بچوں کو دودھ پلاتی ہونگی۔ سب اپنے بچوں کو بھول جائیں گی۔ اور جتنی حمل سے ہونگی سب کے حمل گر پڑیں گے۔ اور لوگ تجھ کو ایسے نظر آئیں گے (کہ شراب پی کر) مست (ہو رہے ہیں) مگر وہ مست نہیں ہونگے بلکہ (عذاب دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہونگے۔ کیونکہ) خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔ (۲)

لوگو! اگر تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں کچھ شک ہو۔ تو ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا تھا (یعنی ابتدا میں) مٹی سے پھر اس سے نطفہ بنا کر پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر پھر اس سے بوٹی بنا کر جس کی بناوٹ کامل بھی ہوتی ہے۔ اور ناقص بھی۔ تاکہ تم پر (اپنی خالقیت) ظاہر کر دیں۔ اور ہم جس کو چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک پیٹ میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ (کہ تم) طفل (شیر خوار ہوتے ہو) پھر (ہمیں تم کو پرورش کرتے ہیں کہ) جوانی کو پہنچتے ہو اور بعض (قبل از پیری) مر جاتے ہیں اور بعض (شیخ فانی ہو جاتے اور بڑھاپے کی) نہایت خراب عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بالکل بے علم ہو جاتے ہیں۔ اور (اے دیکھنے والے) تو دیکھتا ہے (کہ ایک وقت میں) زمین خشک (پڑی ہوتی ہے) پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں۔ تو وہ شاداب ہو جاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے۔ اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اگاتی ہے (۵) ان قدرتوں سے یہ ظاہر ہے۔ کہ خدا ہی (قادر مطلق ہے جو) برحق ہے۔ اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۶) اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔

ہی جائے۔ دہلی میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ تقسیم پنجاب کے معاملہ میں سرحد دریائے چناب ہو۔ اور منٹگمری اور لائل پور کے ضلع بھی سکھوں کو دیئے جائیں۔ سیاسی لیڈروں کے پاؤں اکھڑ جائیں۔ تو وہ اس طرح کی بہکی بہکی باتیں کیا کرتے ہیں۔ اول تو پنجاب کی تقسیم کا مطالبہ ہی غلط ہے۔ اور بالاخر اسے نامنظور کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ لیکن نفس مطالبہ کی نامعقولیت سے قطع نظر اکالی لیڈر یا ان کا رہنمائی والے ہندو کانگرسی لیڈر یہ تو بتائیں۔ کہ تقسیم آخر کس اصول پر ہوگی؟ کبھی وہ راوی کو سرحد بناتے ہیں اور کبھی چناب کو اب دوسری کمیشن پر بھی قبل از وقت عدم اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں۔ محض ان کے یہ کہہ دینے سے کہ سرحد چناب ہو اس دریا کو سرحد نہیں بنا دیا جائیگا۔ آخر اب یہ بات سکھوں کی سمجھ میں آگئی ہے کہ بارہ اضلاع پر مشتمل ہندو سکھ صوبہ کی تشکیل ان کی تباہی کا موجب ہوگی۔ تو ان کا مطلوب و محبوب بنا صوبہ کس اساس پر معرض وجود میں آئے۔ جائداد کا اصول بیسویں صدی میں سردار سورن سنگھ کو ہی سوجھ سکتا تھا۔ سردار جی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ پنجاب میں سکھوں کی آبادی ۳۷ لاکھ ہے اور وہ کل آبادی کا محض ۱۳ فیصدی ہیں صوبہ بھر میں ایک ضلع میں بھی انہیں اکثریت حاصل نہیں اس لئے حق خود اختیاری کے اصول کو مانتے ہوئے بھی وہ کہیں اپنا ہوم لینڈ نہیں بنا سکتے۔ یو۔پی میں مسلمانوں کی تعداد ۸۴ لاکھ اور وہ کل آبادی کا ۱۵ فیصدی ہیں۔ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود وہ یو۔پی کے کسی خاص علاقہ میں اپنی اکثریت نہ رکھنے کی وجہ سے وہاں اپنا ہوم لینڈ نہیں بنا سکتے۔ جائداد اور زمین کے لحاظ سے ان کی حیثیت پنجاب کے سکھوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ کیا سردار سورن سنگھ پنڈت نہرو سے یہ پوچھنے کی زحمت گوارا کریں گے۔ کہ جائداد پر مبنی تقسیم کا اصول یو۔پی میں بھی مانا جا سکتا ہے؟ اور کیا کانگرس اس اصول کی بناء پر صوبے کا بہت بڑا اور بہت اچھا حصہ مسلمانوں کے حوالے کرنے کے لئے تیار ہے؟

صوبائی تقسیم کا مسئلہ اس قدر پیچیدہ ہے۔ کہ جوں جوں اس پر غور کیا جائیگا اس میں نقصان ہی نقصان نظر آئے گا۔ خدا کرے کہ سکھ لیڈر اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور اپنے دماغ سے سوچنے کے قابل ہو سکیں۔ ہندو کانگرس کے اثر سے آزادانہ غور و فکر کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ وہ تقسیم پنجاب کے مطالبہ سے دست بردار ہو جائیں گے۔

قائداعظم کا بیان

قائداعظم جناح نے ہندوستان کی سیاسی صورت حال کے متعلق جو بیان دیا ہے وہ قارئین کی نظر سے گذر چکا ہوگا۔ اس بیان کی اشاعت نہایت برمحل ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اہل غرض نے ابہام و مغالطہ کے جن بادلوں سے سیاسی فضا کو تاریک کیا تھا وہ بادل اب چھٹ جائیں گے۔ قائداعظم کے اس بیان کی اشاعت کے بعد یہ بات اب بالکل واضح ہو جانی چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت میں کسی مرکز کے لئے خواہ وہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ ۱۶ مئی کی وزارتی سکیم اور اس میں مجوزہ کمزور مرکز کا تصور ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ اب تقسیم ملک کے اصول کی بناء پر ہی ہندوستان کا آئندہ آئین مرتب ہوگا۔ قائداعظم نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ لیگ کا مطالبہ یہ ہے کہ مسلمان اکثریت کے چھ صوبوں۔ بنگال۔ آسام۔ پنجاب۔ سرحد۔ سندھ اور بلوچستان پر مشتمل ایک آزاد و خود مختار ریاست قائم کی جائے۔ باقی ملک میں ہندو بھائی ہندوستان قائم کریں۔ قائداعظم نے ڈیفنس کے متعلق بھی صاف لفظوں میں اعلان کر دیا۔ کہ ملک کی تقسیم کے ساتھ ہی ساتھ ملکی افواج بھی تقسیم کر دی جائیں۔ اور پاکستان اور ہندوستان کی اپنی اپنی فوج ہو۔ ہندو کانگرسی لیڈر اور ہندو کانگرسی اخبارات یہ پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ کہ لیگ ایک کمزور اور تقسیم شدہ پاکستان پر رضامند ہو گئی۔ قائداعظم نے اس دروغ بے فروغ کا بھانڈا اس طرح پھوڑا ہے۔ کہ انہوں نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ تقسیم پنجاب و بنگال کی تجویز شر انگیز اور ناپاک ہے اور مسلمان کسی صورت میں اس پر رضامند نہیں ہوں گے۔ قائداعظم نے برطانوی حکومت کو بھی متنبہ کر دیا ہے۔ کہ وہ کانگرس سے مرعوب ہو کر صوبائی تقسیم کی مہلک غلطی کا ارتکاب نہ کرے۔ قائداعظم نے ہندوؤں، مسلمانوں اور برطانوی حکومت سب کو صحیح راہ دکھا دی ہے۔ یہی رستہ امن و سلامتی کا رستہ ہے۔ ہندو عوام پولیس کے جھوٹے اور فتنہ پرور پروپیگنڈے کو نظرانداز کر کے سوچیں تو وہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ ان کی اپنی بھلائی اسی میں ہے کہ تقسیم ملک کے اصول کو مانتے ہوئے ملک کو پاکستان اور ہندوستان دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ قائداعظم کا بیان بالکل واضح اور غیر مبہم ہے۔ کہ لیڈر کے بیان میں قوت اسی وقت تک ہے جب تک کہ قوم کی پوری طاقت اس بیان کی پشت پر ہو۔ ورنہ بیان محض کھوکھلے الفاظ کا مجموعہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ مسلمانان ہند کو قائداعظم کے اس بیان کی روشنی میں اس آزمائش سے گزرنے کے

مولوی فضل الحق صاحب کا ایک دلچسپ بیان

کلکتہ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ بنگال کے سابق وزیراعظم مسٹر اے۔ کے فضل الحق نے ملک کے موجودہ فسادات کے بارہ میں ایک بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے طوفان اٹھایا ہے اب اس پر قابو حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ لہٰذا اب ایسی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ جس سے ملک معظم کی حکومت اپنا یہ فیصلہ کہ ہندوستان کو امن پسندی کے ساتھ آزادی کی راہ طے کرنے دی جائے۔ اور برطانوی لوگ اس کی مدد کریں۔ بدل دے۔ اس وقت ہمیں برطانیہ سے ہندوستان سے نکل جاؤ کا مطالبہ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس سے کہنا چاہیئے کہ ہندوستان میں قیام کرو۔

سوویٹ یونین میں استادوں کی تربیت

زار کے عہد میں صرف روس کے ۲۶ فی صدی لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ۱۹۳۹ء میں یعنی سوویٹ انقلاب کے بعد ۲۲ سال کے اندر اندر تعلیم ۹۰ فیصدی ہوگئی۔ ابتدائی اور ثانوی اسکول میں تین کروڑ لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ جب اسکولوں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو معلمی کی اعلیٰ تعلیم کے نظام میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ بیسویں صدی سے پہلے روس میں ایسے اعلیٰ اسکول بالکل نہیں تھے جہاں معلمی کی تعلیم دی جاتی ہو۔ صرف پہلی جنگ کے چھڑنے سے پہلے اس قسم کے دو اسکول قائم ہوئے تھے۔ ایک پیٹرزبرگ میں (جو اب لینن گراڈ ہے) اور ایک ماسکو میں۔ سوویٹ حکومت کے بعد کچھ سال تک یونیورسٹیوں کے شعبہ معلمی میں اساتذہ کی تربیت و تعلیم کا کام ہوتا رہا۔ آگے چل کر انہیں شعبوں کو علیحدہ اداروں میں تبدیل کر دیا گیا۔ جہاں باقاعدہ معلمی کی تعلیم و تربیت ہونے لگی۔ تنظیم کے اعتبار سے یہ ادارے ابھی تک یونیورسٹیوں سے مماثل ہیں۔ مثال کے طور پر یہاں بھی یونیورسٹیوں کی طرح تاریخ۔ لسانیات۔ ریاضیات۔ جغرافیہ۔ طبعیات، ریاضی اور دیگر شعبے ہوتے ہیں۔

چونکہ سوویٹ یونین میں اعلیٰ تربیت یافتہ ٹیچروں کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے معلمی کا ایک نیا نظام قائم کیا گیا۔ ابتدائی اسکول کے ٹیچروں کو معلمی کے اسکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اسکولوں میں وہی لڑکے اور لڑکیاں داخل کی جاتی ہیں۔ جو سکنڈری اسکول کا سات سالہ کورس پاس کر چکتی ہیں۔ سکنڈری اسکول سے پانچویں سے لیکر ساتویں درجے تک پڑھانے والے استادوں کی تربیت ٹیچرز انسٹی ٹیوٹ میں ہوتی ہے۔ درآٹھویں۔ نویں اور دسویں درجے کو پڑھانے والے استادوں کی ٹریننگ تعلیمی انسٹی ٹیوٹ میں ہوتی ہے۔ ان معلمی کے اداروں میں ٹیچروں کو اعلیٰ تہذیب اور اچھی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ طالب علموں کو اعلیٰ تہذیب و تعلیم سے آراستہ کر سکیں اور ان کے اندر ملکی اور قومی فرائض کا شعور پیدا کر سکیں۔ یہ ضروری ہے کہ اساتذہ کو اپنے مضمون پر اور طریقہ تعلیم پر کامل مہارت حاصل ہو۔ انہیں مقاصد کے پیش نظر معلمی کے اسکولوں اور اداروں میں درس و تدریس کے پلان بنائے جاتے ہیں۔ ان اداروں میں وقت کا دو تہائی حصہ خاص خاص مضامین کے مطالعے میں صرف کیا جاتا ہے اور بقیہ وقت عام تعلیم پر۔ آخری دو سال میں طلبا کو اسکولوں میں پڑھانے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں انہیں معلمی کی عملی تربیت حاصل ہوتی ہے۔ اور آخری سال یعنی چوتھے سال میں طلبا کو آزادانہ طور پر تدریس و درس کا کام سپرد کیا جاتا ہے۔ اور یونیورسٹی کے نصاب سے باہر انہیں کام دیئے جاتے ہیں۔ اس وقت سوویٹ یونین میں ۳۰۰ سے زیادہ معلمی کے اسکول اور ادارے ہیں۔ جن میں کوئی دو لاکھ طلبا ہیں۔

قومی جمہوری ریاستوں میں خاص طور سے معلمی کے اداروں کی تعداد بڑھی ہے جن ملکوں میں آج سے تیس سال پہلے ایک بھی اعلےٰ تعلیم کا ادارہ نہیں تھا۔ وہاں اب بیسیوں نئے تعلیمی مرکز کھل گئے ہیں۔ جہاں مقامی اساتذہ کی تربیت ہو رہی ہے اب سوویٹ یونین کی تمام وفاقی ریاستوں میں اساتذہ کی تربیت گاہیں کھل گئی ہیں۔ بیشتر خود مختار ریاستیں اور قومی علاقے بھی اس سے آزاد و محروم نہیں ہیں۔ مثلاً یوکرین میں ۱۵۵ اسکولوں اور اداروں میں ٹیچروں کی تربیت کی جاتی ہے۔ اور وہ صرف اسی کام کے لئے وقف ہیں۔ بیلو روس میں ۴۴ تربیت گاہیں ہیں۔ ازبکستان میں ۱۷ اور قزاقستان میں ۱۴ اور جارجیا۔ آرمینیا اور آذربائیجان میں ۲۲۔

موجودہ پنج سالہ منصوبے کے تحت کوئی دو لاکھ ۵۰ ہزار اساتذہ کو تربیت دینے کا پروگرام ہے۔ اس سے سوویٹ یونین میں تعلیم کی مزید اشاعت کے کام میں زبردست مدد ملے گی۔

اسٹالن پرائز

گذشتہ جنوری میں سوویٹ حکومت کی منظوری سے اسٹالن پرائز کمیٹی کی نئی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ اسٹالن پرائز کا سلسلہ ۱۹۳۹ء میں اسٹالن کی ساٹھویں سالگرہ کے موقع پر شروع کیا گیا۔ یہ سالگرہ سوویٹ یونین کے تمام لوگوں نے منائی تھی۔ اس وقت سے ہر سال ادب۔ آرٹ اور سائنس میں اہم خدمات کے صلے میں یہ انعام لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ جیسے اگر کسی نے کوئی سائنسی انکشاف کیا ہے۔ یا کوئی سائنسی ایجاد کی ہے۔ یا پیداوار اشیا کا کوئی نیا اور بہت مفید طریقہ دریافت کیا ہے۔ یا کوئی ادبی و فنی شاہکار پیش کیا ہے تو اسے اسٹالن پرائز دیا جاتا ہے۔ اس کام کی انجام دہی کے لئے دو کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ ایک سائنس۔ ایجادات اور طریقہ پیدائش کی دریافت سے متعلق اور دوسری آرٹ اور ادب کے لئے۔ اس مضمون میں ہم اول الذکر کمیٹی کی سرگرمیوں سے بحث کریں گے۔ کئی سال سوویٹ یونین کے مشہور متبحر عالم اکیڈمیشن الیکسی باک نے اس کمیٹی کی صدارت کے فرائض انجام دیئے ۱۹۴۶ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ آج کل مشہور ماہر علم کیمیا اکیڈمیشن الگزینڈر نیس میا نوف اس کا صدر ہے۔ اس کے نائبین یہ ہیں۔ بورس دے دلنسکی ماہر ریڈیو۔ زمرہ علما و فضلا میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ دونوں اکیڈمیشن ہیں۔ کمیٹی کے نئے ممبروں میں سے ریاست جارجیا کے ماہر تاریخ سائمن ژاوا اشیا کے علاوہ آرمینیا کے ماہر نجوم ڈاکٹر امبارٹ سمیلن۔ ایکسیلبرگ۔ روسی مورخ بورس گری کوف۔ مشہور کیمسٹ اوزف اشتراکی محنت کے ہیرو۔ نکولائی زیلینسکی۔ روسی ماہر لسانیات۔ ایوان میش چاکینوف (یہ شخص بھی اشتراکی محنت کا ہیرو ہے) مشہور ماہر طبعیات سلطان اوماروف جو مرکزی ایشیا یونیورسٹی کا ڈین بھی ہے۔ اور دیگر لوگ بھی شامل ہیں۔ ان میں سے بیشتر اکیڈمیشن ہیں۔ اس کمیٹی میں ہر وفاقی ریاست کی سائنس اکیڈمی کا صدر شامل ہے۔ مشہور ماہر ریاضی نکولائی مسکیلشوی جارجیا سے۔ ماہر حیاتیات الگزنڈر پیلا دین یوکرین سے۔ کینش ستپایف قزاقستان سے (یہ شخص زمینیات کا ماہر ہے) ماہر حیاتیات پیٹر تیس لیتھوانیا سے اس کمیٹی کی اپنے اپنے ملک کی طرف سے نمائندگی کر رہے ہیں۔ اکیڈمی آف آرٹیلری کے صدر اناطولی بلاگون راوف بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کمیٹی کے ممبروں میں ۵۲ سائنس دان ہیں۔ اسٹالن پرائز پانے والے کو رقم کے علاوہ چاندی یا سونے کا تمغہ (انعام کے مطابق) اور اس کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ جس پر مجلس وزراء کے صدر اسٹالن کا دستخط ہوتا ہے۔ اول اسٹالن پرائز پانے والے کو دو لاکھ روبل ملتا ہے۔ اور دوئم انعام والے کو ایک لاکھ روبل۔ اہم ایجادوں کے لئے ایک لاکھ اور پچاس ہزار روبل کے متعدد انعامات رکھے گئے ہیں۔ ہر سال کمیٹی کسی تاریخ کا اعلان کرتی ہے۔ اس تاریخ سے وہ پچھلے سال کے کارناموں کی تحقیقات شروع کر دیتی ہے۔ تاریخ کا اعلان سننے کے بعد وزارتیں۔ سائنس کے ادارے۔ سائنسدانوں کی جماعتیں یا سائنسدان حضرات کسی سائنسدان یا سائنسدانوں کی جماعت کے بارے میں جن کے کارنامے کو وہ کوئی اہم دریافت یا ایجاد سمجھتے ہیں۔ اپنی رائے اور سفارشیں کمیٹی کو بھیجنا شروع کرتے ہیں۔

اسٹالن پرائز کے مستحقین کی جب نامزدگی ہوتی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی سوویٹ روس کی یونین کی سائنسی اور فنی ترقیوں اور کارناموں کا جائزہ ہو جاتا ہے اس لئے کہ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کون انعام کا مستحق ہے۔ ان تمام چیزوں کی چھان بین کی جاتی ہے۔ کمیٹی کے سامنے اپنی سفارشات پیش کرنے سے پہلے سائنسی ادارے متعلقہ لیبارٹری یا ادارے کی سائنسی کونسل کے سامنے اپنی سفارشات پیش کرتے ہیں۔ اس جمہوری طریقے سے یہ اندازہ لگانے میں بڑی مدد اور آسانی ملتی ہے کہ کون انعام کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ کسی خاص کارنامے پر فیصلہ صادر کرنے سے پہلے کمیٹی اس کو خاص خاص شعبوں کے سامنے تحقیق کے لئے پیش کر دیتی ہے۔ ان میں سے ہر شعبہ کا صدر کوئی ماہر سائنسدان ہوتا ہے جو کمیٹی کا بھی رکن ہوتا ہے۔ اچھی طرح بحث و مباحثے کے بعد شعبے اپنی رائیں اور سفارشیں کمیٹی میں پیش کرتے ہیں۔ جہاں پوشیدہ رائے دہندگی کے ذریعے آخری فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ کمیٹی اپنا فیصلہ سوویٹ حکومت کے سامنے پیش کرتی ہے جو آخری رائے مشورے کے بعد اپنا فیصلہ صادر کر دیتی ہے۔

ان فیصلوں کی اشاعت سائنسی اور انجینئری حلقوں میں اور اخباروں اور ریڈیو میں بڑی دلچسپی پیدا کرتی ہے اور وہ ان پر تبصرے کرتے ہیں۔ سرٹیفکیٹ اور تمغے دینے کی رسم بڑی اہم اور سنجیدہ ہوتی ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے کمیٹی نے پانچ موقعوں پر اسٹالن پرائز کا فیصلہ کیا ہے۔ دو انعامات البتہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایک اسٹالن پرائز پروفیسر لیونڈ ریمزن کو ملا جس نے ۱۹۳۳ء میں یونی فلو اپنلو کا ڈیزائن بنایا تھا۔ اور دوسرا پروفیسر لورس زبارسکی کو ملا جس نے لینن کے جسم کو محفوظ رکھنے کے لئے زبردست سائنسی قابلیت کا ثبوت دیا تھا۔ اسے ۱۹۴۴ء میں اسٹالن پرائز دیا گیا۔

اب تک ۱۹۱۱ انجینئروں اور سائنسدانوں کو اسٹالن پرائز مل چکے ہیں۔ بعض موجدوں اور سائنسدانوں کو تو ایک سے زیادہ بار مل چکے ہیں۔ بعض تو ایسے ہیں جن کو چار بار ملے ہیں جیسے سرجیائی الیوسٹن شو اور الیگزنڈر میکولن اکیڈمیشن کو جنہوں نے ہوائی جہاز اور ہوائی جہاز کے موٹر کا نیا ڈیزائن بنایا تھا۔ سوویٹ یونین کی سائنس اکیڈمی کے کارس پونڈنگ ممبر الگزینڈر بیاکو ولیف کو بھی چار بار اسٹالن پرائز مل چکا ہے۔

مشرق وسطیٰ کا اسلامی ملک شام

(گذشتہ سے پیوستہ)

مگر برطانیہ کے سیاسی شعبدہ بازوں نے بہت جلد اس پر قابو پا لیا۔ اور عربوں کو کسی نہ کسی طرح یہ یقین دلایا گیا۔ کہ اعلان بالفور اور فرانس اور برطانیہ کا خفیہ معاہدہ آزاد عرب ملک وحکومت کے متعلق کیے گئے وعدوں کے خلاف نہیں۔ وزیراعظم برطانیہ لائڈ جارج نے بھی لندن سے عربوں کی آزادی کے وعدوں پر پوری طرح پابند رہنے کا اعلان کیا اور برطانیہ کے قائم کردہ حرب بیورو نے بھی ۱۶ جون ۱۹۱۸ء کو حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان کیا کہ عربوں کی آزادی کے متعلق کیے گئے تمام وعدوں کی کسی حالت میں بھی خلاف ورزی نہیں ہو گی یہاں تک کہ صدر امریکہ مسٹر ولسن نے بھی اپنے چودہ نکات پر جو اعلان کیا تھا کہ عربوں کی آزادی وخودمختاری کو تسلیم کیا جائے گا۔

فرانسیسی انتداب

لیکن ۱۹۱۸ء میں جب جنگ عظیم اتحادیوں کی شاندار فتح پر ختم ہوئی۔ تو عربوں سے کئے گئے تمام وعدوں کو نہایت آسانی سے بھلا دیا گیا۔ اور ۱۹۱۹ء میں ورسیلز کے مقام ...

معاہدہ کی تنسیخ

... نازک ہو گئی۔ حکومت فرانس نے تمام کے تمام آئین کو معطل کر کے ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو منسوخ کر دیا۔ نیشنل بلاک کو ...

دوسری جنگ عظیم

... گئیں۔ اور دمشق۔ حما۔ حلب وغیرہ تمام اہم مقامات جرمنوں کے فوجی اڈے بن گئے۔

... لیکن اس حکومت کے قیام کے بعد بھی فرانس کو تجارتی اور دیگر ہر قسم کی مراعات سے ...

... کر تعلقات پیدا کر لئے۔ دوسری طرف حکومت برطانیہ نے اپنے ایجنٹ مسٹر چارلس ...

چنانچہ مفتی اعظم نے ترکوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے حکومت برطانیہ سے مل ...

حصول آزادی

مفتی اعظم سید امین الحسینی

پہلی جنگ عظیم

ابتدائی زندگی

ہیکموہن کی وساطت سے ۱۹۱۵ء میں مسٹر شریف حسین والئی مکہ کو ایک مکتوب لکھا۔ جس میں یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ ترکیہ سلطنت کے خاتمہ کے بعد تمام ممالک عرب کی آزادی کو تسلیم کر لیا جائے گا۔ چونکہ مفتی اعظم کی خواہش بھی بالکل یہی تھی۔ اس لئے انہوں نے فلسطین میں فی الفور ترکوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ اور نہ صرف فلسطین میں اتحادی فوجوں کے دوش بدوش ترکوں سے لڑے بلکہ حجاز میں ترکوں کے خلاف شریف حسین کی فوج کو بھی ہر طرح کی امداد دی۔ آپ نے دمشق میں جا کر بھی امیر فیصل جس نے ترکوں کے خلاف بہت بڑی فوج منظم کی تھی کو ہر ممکن امداد دی۔ ۱۹۱۸ء میں مفتی اعظم اور دیگر عرب زعماء کی عملی امداد سے اس جنگ کا خاتمہ اتحادیوں کی شاندار فتح کی صورت میں ہوا۔

برطانوی انتداب

مگر حکومت برطانیہ نے شاندار فتح حاصل کرنے کے بعد تمام وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر فلسطین کو انتدابی حکومت کے ماتحت کر دیا۔ مفتی اعظم نے حکومت برطانیہ کے اس اقدام کی پرزور مخالفت کی۔ آپ نے برطانیہ کو بار بار اس کے تمام وعدے یاد کرائے اور فلسطین کی مکمل آزادی کا مطالبہ کیا۔ آپ نے اعلان بالفور کے مطابق فلسطین میں یہودی نیام ریاست کی بھی سخت مخالفت کرتے ہوئے۔ بارہا یہ واضح کیا کہ فلسطین کو یہودی وطن بنانا انتدابی حکومت کے متعلق لیگ آف نیشنز کے مرتب کردہ آئین کے خلاف ہے۔ لیکن مفتی اعظم کے احتجاج کی طرف برطانیہ نے بالکل توجہ نہ کی۔ اور تیل کے متعلق اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے فلسطین کو زیر انتداب رکھنے کی کارروائی کو شروع رکھا۔ علاوہ ازیں فلسطین کو زیر انتداب رکھنے کی یہودیوں کا وطن بنانے کی کارروائی بھی جاری رہی۔

یہودیوں کے خلاف بغاوت

سیاسی آزادی اور اقتصادی خوشحالی کے متعلق اعراب کی توقعات اور خواہشات کی اس قدر افسوسناک پامالی کے پیش نظر مفتی اعظم نے برطانیہ کے خلاف فلسطینی اعراب کے جذبۂ نفرت کی تمام ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے لی۔ اور بار بار یہ اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ فلسطین کو اپنے زیر انتداب رکھ کر یہودیوں کے ناپاک مقاصد اور دائمی سامراجی خواہشات کی تکمیل کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے فلسطینی اعراب کی اقتصادی مشکلات کی اور دیگر مصائب کی وضاحت کر کے برطانوی سرمایہ داروں کی دلبستہ دوانیاں کے خلاف بھی احتجاج کیا۔ مزید برآں برطانیہ کے زیر سرپرستی فلسطین میں یہودیوں کے ناجائز داخلہ کی شدید مذمت کی۔ کیونکہ یہودی سرمایہ دار اعراب کی تمام جائدادیں خرید کر انہیں بالکل قلاش اور مفلس بنا رہے تھے۔ آپ نے حکومت برطانیہ کو متنبہ کیا کہ روز افزوں بیکاری اور اقتصادی بدحالی کے باعث اعراب کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا ہے۔ لیکن برطانیہ نے اس انتباہ کی بھی کچھ پرواہ نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۲۰ء میں اعراب فلسطین نے وسیع پیمانہ پر یہودیوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ برطانوی حکام نے مفتی اعظم کی گرفتاری کے لئے فوری وارنٹ جاری کر دئیے۔ لیکن مفتی بھاگ کر شرق اردن میں چلے گئے۔ اس پر فلسطین کی عدالت میں مفتی اعظم کی غیر حاضری میں ان پر مقدمہ چلایا گیا اور انہیں دس سال قید کی سزا دی گئی

(باقی صفحہ اپر)

(بقیہ مضمون صفحہ ۸)

مفتی اعظم کے لئے سزائے قید کے اس اعلان کے بعد تو عرب عوام میں ہیجان پھیل گیا۔ چنانچہ اعراب نے فلسطین کی انتظامی حکومت کے خلاف بامقدور وسیع پیمانہ پر مہم شروع کی کہ تمام انتظامی مشینری ناکارہ ہو کر رہ گئی۔ یہ صورت حال دیکھ کر حکومت برطانیہ نے فوراً مفتی کی سزائے قید معاف کر دی۔ اور مفتی ایک فاتح ہیرو کی طرح نہایت شان و شوکت سے واپس فلسطین آ گئے۔

مفتی اعظم کا جلیل القدر عہدہ

اسی دوران میں سابق مفتی اعظم کے انتقال کے باعث مفتی اعظم کا عہدہ خالی ہو گیا۔ برطانیہ نے حسب روایات اس موقعہ پر اعراب میں تفرقہ اندازی کی کوشش کی۔ مفتی شاشیبی خاندان کے رکن کو مفتی اعظم کے عہدے کا امیدوار بنا دیا۔ لیکن فلسطین کے عرب عوام الحاج سید امین کی حمایت پر بالکل متفق و متحد رہے۔ چنانچہ سید صاحب جنوری ۱۹۲۱ء میں مفتی اعظم منتخب ہو گئے آپ نے یہ معزز ترین عہدہ سنبھالتے ہی فلسطین پر برطانوی انتداب کے خلاف زبردست مہم شروع کر دی جس سے برطانوی حکام سپریم مسلم کونسل کے متعلق ضروری احکام جاری کرنے پر مجبور ہو گئے یہ مسلم سپریم کونسل تمام اسلامی اوقاف کے انتظام اور ہر قسم کے شرعی معاملات کو طے کرنے کے لئے قائم کی گئی اس کونسل کا صدر رئیس العلماء کہلاتا تھا۔ چنانچہ اس کونسل کے صدر کا انتخاب ہوا اور برطانیہ کی ناپاک کوششوں کے باوجود مفتی اعظم اس کے صدر منتخب ہو گئے۔

دوسری بغاوت

سپریم کونسل کا صدر منتخب ہونے کے بعد مفتی اعظم کی پوزیشن بہت زیادہ مضبوط ہو گئی۔ اس لئے آپ نے فلسطین کے لئے مکمل آزادی حاصل کرنے کی خاطر اور یہودیوں کے ناجائز داخلہ کو روکنے کے لئے فوراً ایک عرب پارٹی بنائی۔ دوسری طرف نشاشیبی خاندان نے بھی برطانیہ کی ترغیب پر ایک نیشنل ڈیفنس پارٹی بنا لی۔ جب ۱۹۲۹-۱۹۲۸ء میں طول و عرض فلسطین میں دوبارہ بغاوت پھیل گئی۔ تو مفتی اعظم نے عرب پارٹی کا لیڈر ہونے کی حیثیت سے عرب عوام کے مفاد کی حفاظت کے لئے ہر ممکن جد و جہد کی۔ چنانچہ بغاوت فرو ہونے کے بعد سر والٹر شاہ کی صدارت میں ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تو مفتی اعظم نے اس کمیٹی کے روبرو عربوں کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کرنے کے لئے ناقابل تردید اور معتبر شہادتیں اور دلائل پیش کیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا۔ عرب عوام کی بغاوت کی پہلی وجہ تو یہودیوں کا داخلہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہودی سرمایہ داروں نے عربوں کو ان کی جائدادوں سے محروم کر دیا۔

تیسری بغاوت

عرب عوام کی ۱۹۳۶ء کی بغاوت میں بھی مفتی اعظم نے اعراب کے قیادت کے فرائض نہایت ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ یعنی آپ نے یہودی سرمایہ داروں کے خلاف وسیع پیمانہ پر منظم طریقہ سے مہم شروع کر دی۔ کیونکہ یہودی روز بروز بے شمار اعراب کو ان کی جائدادوں سے محروم کر رہے تھے مفتی صاحب نے اعراب کی امداد کے لئے ایک عرب بنک بھی قائم کیا۔ برطانیہ نے عرب عوام کی اس روز افزوں بیداری کے پیش نظر فلسطین کے مستقبل کے متعلق تجاویز پیش کرنے کے لئے ۱۹۳۷ء میں ایک رائل کمیشن مقرر کیا۔ جو پیل کمیشن کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کمیشن نے یہودی سرمایہ داروں کے زیر اثر اور برطانیہ کی سامراجی پالیسی کے ماتحت فلسطین کو یہودی ریاست اور عرب ریاست میں تقسیم کر دینے کی تجویز پیش کی۔ اور ۱۹۳۸ء میں سر جان ڈیمنڈ کی قیادت میں ایک کمیشن تقسیم فلسطین کی تفصیلات مرتب کرنے کے لئے فلسطین بھیج گیا۔

مفتی اعظم نے ان دونوں مذکورہ بالا کمیشنوں کے خلاف اس قدر زبردست تحریک شروع کی۔ کہ حکومت برطانیہ ان کمیشنوں کی ان تجاویز کو ترک کر دینے پر مجبور ہو گئی۔

دوسری جنگ عظیم اور اس کے بعد

بالآخر مفتی اعظم کی جاری کردہ تحریک سے تنگ آ کر حکومت برطانیہ نے ۱۹۳۹ء میں [illegible]

حسن و شباب سے کھیلنے والوں کے لئے

ذیل کی دوائیں جوانی کا بیمہ اور شباب کی دستاویزیں ہیں۔ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ بیان پر قیمت واپس اس سے زیادہ اور کیا گارنٹی

طلاء مار سیاہ معہ مکمل کورس } اس طلاء کی تیاری قدرت کا سربستہ راز ہے۔ اسی طرح اس کا اثر بھی بجلی کے کرنٹ کی طرح مردہ رگوں میں دوڑتا ہے۔ اور بے حسی کو دور کر دیتا ہے۔ آج کل بچپن کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے لاغری۔ سستی کی شکایت عام ہے۔ صرف یہی ایک طلاء ہے۔ جو ان جملہ خرابیوں کا واحد علاج ہے۔ اس طلاء مار سیاہ کو ایک ہفتہ لگانے کے بعد دوسرے طلاء کا استعمال کرایا جاتا ہے اور مقوی باہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں۔ دو ہفتہ میں نامردی دور ہو جاتی ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔ قیمت ہر سہ ادویات صرف پانچ روپے صہ/

دوائے امساک } سرعت انزال بڑی بیماری ہے۔ شرمندگی میں ڈوب مرنے کی جگہ ہے اس سے چھٹکارا پانے کے لئے دوائے امساک کی ایک گولی روزانہ استعمال کیجئے قیمت ۲۰ گولی ڈھائی روپے عہ

حسن زیبا } عورت کے پستان اس کے لئے دو قبۂ نور ہیں۔ لیکن دودھ پلانے والی عورتیں جوانی کے میوہ نورس کو جھکا دیتی ہیں۔ یعنی بے احتیاطیوں سے پستان لٹک جاتے ہیں۔ یہ دوا پستانوں کو سخت کرتی اور شباب کو قائم رکھتی ہے قیمت تین روپے ۱۲ آنے۔

کیف دوشیزہ } دوشیزگی کا لطف ہر شخص کو سہاگ کی پہلی رات ملا کرتا ہے۔ ہم نے اس لطف کو قائم رکھنے کے لئے عجیب و غریب دوا ایجاد کی ہے۔ جس کو لگانے سے پردہ بکارت قائم ہو جاتا ہے اور دوشیزگی کا لطف ہر بار لیا جا سکتا ہے۔ قیمت ڈھائی روپے۔ جو مدت تک کافی ہے۔

غازہ حسن } چہرہ کے بدنما دھبے۔ داغ۔ چھائیاں دور کرتا ہے۔ اس کے ملنے سے رخساروں پر سرخی اور چمک آ جاتی ہے۔ دلکشی اور ملاحت پیدا ہو جاتی ہے۔ خواتین میں اس کی مقبولیت بڑھ گئی ہے۔ دو شیشی کورس کی قیمت تین روپے آٹھ آنہ

قاتل جریان } یہ مرض عام ہو گیا ہے۔ ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت جریان کا شکار ہے۔ اس لئے ہم نے ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد یہ دوا ایجاد کی ہے۔ کتنا ہی پرانا جریان ہو اس کے استعمال سے دفع ہو جاتا ہے تجربہ شرط ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ

روغن مانع حمل } بہ تحفہ کنٹرول کے سلسلے میں یہ دوا تیر بہدف ہے۔ کثرت اولاد بھی دنیا کے لئے ایک مصیبت ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہم یہ روغن پیش کرتے ہیں۔ جو بھروسہ کی چیز ہے۔ وقت ضرورت تین چار قطرے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ۔

معجون شباب جوانی } قوت باہ کا خزانہ ہے۔ کمر اور پشت کو مضبوط کرتی ہے گردوں کو گرم کرتی ہے۔ دل۔ دماغ اور جگر یعنی اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ تولید خون کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک پانچ روپے

تحفہ شباب } یہ دوا پیری کے تعویذ سے بڑھ کر کام کرتی ہے۔ جس کو جادو ہو بہت کے لئے منظیع اور گرویدہ کر لو۔ شوقین حضرات خاص طور پر منگوائیں قیمت فی شیشی ڈھائی روپے۔

مفت } ایک دوشیزہ نے سہاگ کی پہلی رات کس طرح گذاری۔ یہ کتاب تین پیسے کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ محصول ڈاک اور خرچہ پیکنگ ہر دو بذمہ خریدار ہو گا۔

پتہ:۔ **حکیم سید آفتاب علی ہاشمی موجد طلاء مار سیاہ و ناظم دواخانہ جوانی چتلی گیٹ۔ دہلی۔ الیف۔ ایل ۱۲۔**

فن تعمیر حیات

عہ ۱

جو ایک شخص ان لوگوں کی طرف سے عائد کرتا ہے۔ جو عدیم الفرصت ہیں۔ لیکن ایسے ذاتی پیشہ پر ہر شخص کو اپنے معاملہ پر خود غور کرنا چاہیئے۔

دماغی جدائی کی تمثیل

فرض کرو کہ ایک مجلس میں مرد اور عورتیں موجود ہیں۔ مضمون زیر بحث ہے "کیا عورتیں بہ نسبت مردوں کے صداقت کی کم متلاشی ہیں" یکایک عورتوں میں سے ایک سرگرم طرفدار اور حامی بول اٹھتا ہے۔ میں اجازت نہیں دوں گا کہ میری موجودگی میں اس مضمون پر بحث کی جائے۔ کیونکہ صنف نازک کے عورت پن کی یہ توہین ہے۔ اس لئے میں احتجاج کرتا ہوں اور کہتا ہوں۔ کہ اس مضمون پر بحث نہ کی جائے۔ بڑبڑانے اور اعتراض کی صدائیں اٹھتی ہیں۔ مگر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ مستورات کا سرگرم طرفدار پھر کہتا ہے۔ اگر اس مضمون پر بحث کی گئی تو یہ بمنزلہ میری ماں اور زوجہ پر حملہ کے ہوگی جو میں برداشت نہیں کر سکوں گا۔ اس لئے میں مجلس سے اٹھ جاؤں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ عورتیں جو یہاں موجود ہیں وہ بھی یہاں نہیں ٹھہریں گی۔ اور میرے ساتھ ہی وہ بھی کمرے سے باہر ہو جائیں گی۔ اس فقرے پر بعض عورتیں ہنس پڑتی ہیں۔ اس پر وہ کہتا ہے کہ عورتیں ابھی سے بے شرم ہو رہی ہیں۔

ذاتی مساوات یا مساوی تعلیم

سوال کیا جاتا ہے کہ اس شخص کے دماغ میں کیا قصور ہے۔ وہ تمیز نہیں کر سکتا۔ کہ تلاش صداقت ہے سچ بولنا۔ اس کے لئے بحث طلب یہ امر ہوگا۔ کہ کیا عورتیں مردوں سے زیادہ جھوٹ بولا کرتی ہیں یا نہیں۔ لہذا اس کے اس میں کوئی دماغی جدائی ہے۔ وہ اس بارہ میں اپنی ذاتی احساس سے علیحدہ ایک مضمون پر بحث نہیں کر سکتا۔ اب ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بعض حالات میں اس کا اعتراض بجا ہے۔ مردوں کا عورتوں کی مذمت کرنا بعض موقعوں پر روا نہیں ہونا چاہیئے۔ خصوصاً بے ربط گفتگو میں۔ لیکن پھر بھی ایسا مضمون جیسا کہ بنایا گیا ہے۔ علم تمدن اور علم جذبات انسانی کے لحاظ سے دلچسپ ہے اور اگر کسی کا دل دکھائے بغیر اس پر بحث کی جائے تو کیا حرج ہے۔

صداقت اشیاء

پھر ہم کو اپنے ذاتی احساس سے کیا کرنا چاہیئے؟ یہ سوال آپ پوچھ سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ صداقت کی تلاش میں ذاتی احساس کو نظر انداز کر دو۔ اور دلیل کو جذبات کے گورکھ دھندے میں نہ الجھاؤ۔ یہی روش ہم نے ہزارہا لوگوں کو روحانی ظہور طبعی میں اختیار کرتے دیکھا ہے۔ جس وقت کسی ظہور طبعی کی لغوبات اور فہم حکیمی سے جدا کر دیا جائے۔ تو پھر بھی اس قدر حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ جس کی بہر حال تحقیقات انسب ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ تعصب اور قدیمی اعتقادات کی خاطر تحقیقات سے باز رہنا علم کے راستہ میں روڑا اٹکانا ہے۔ اور محبت صداقت کو اس کی اپنی خاطر ہاتھ سے گنوانا ہے۔ یہ ذاتی روش ہے جو معمولی مرد اور عورت کی دماغی ترقی کو اکثر مسدود کرتی ہے۔ کیونکہ ہم اپنے آپ کو اسی صداقت تک محدود کر دیتے ہیں۔ جو ہمارے لئے محدود ہے۔ ایسی صداقت کو دنیاوی صداقت کہا جاتا ہے۔ دنیاوی صداقت میں ہم کلمبس موجد دوربین۔ نیوٹن دریافت کنندہ کشش۔ ایڈیسن موجد ریڈیو وغیرہ اشخاص کے نام لے سکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جن کا دماغ بیرونی اشیاء میں محو تھا۔ اور اسی محویت میں وہ اپنے آپ کو بھول گئے تھے۔ یہ کہنا درست ہے کہ صاف فہم ذکا اپنی ہستی کو بھول جاتا ہے۔ اس موقعہ پر یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ یہ فرض کر کے صاحب فہم و ذکا ذاتی مفاد سے بالاتر ہے اور معمولی آدمی اسیر ذاتی مفاد ہے۔ کیا فن حیات عطر ذاتی مفاد ہے۔ بالکل درست ہے فن حیات عطر ذاتی مفاد ہے۔ اور ہر ایک شخص جیسی کوروزی کماتا ہے پابند ذاتی مفاد ہے۔ اور ذاتی مفاد ہی ہم کو بہتر سے بہتر کام کرنے اور محنت و شفقت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن اس سبق میں ہم ذاتی مفاد کو بالائے طاق رکھ کر ظہور طبعی کے ایسے نتائج پر پہنچے ہیں۔ کہ جن کا زر نقد سے واسطہ نہیں ہے [illegible]

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰)

لندن میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ مفتی اعظم اس کانفرنس میں شامل نہ ہوسکے کیونکہ برطانیہ کے خلاف بغاوت کرنے کے الزام میں ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوچکے تھے۔ اور وہ اس گرفتاری سے بچنے کے لئے شام چلے گئے تھے۔ ان ہی ایام لندن کانفرنس کے اختتام پر جو قرطاس ابیض جاری کیا گیا اس میں یہ سفارش کی گئی کہ یہودی سرمایہ داروں کو عرب عوام کی جائیدادیں خریدنے کی ممانعت کردی جائے۔ اور فلسطین میں مزید یہودیوں کا داخلہ بند کردیا جائے لیکن ستمبر ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ کا آغاز ہونے کی صورت میں ان سفارشات کی تکمیل نہ ہوسکی کیونکہ جنگ کے دوران میں فلسطین اتحادی افواج کے لئے ایک اہم اڈہ بن گیا۔ جنگ کے دوران میں مفتی اعظم محوریوں کے زیر اقتدار متعدد ممالک میں رہے۔ ایک طویل عرصہ آپ نے فرانس میں بھی گذارا۔ اب آپ مصر میں شاہ فاروق والئی مصر کے مہمان کی حیثیت سے مقیم ہیں آج کل اگرچہ مفتی اعظم مشرق وسطی کے سیاسیات میں عملی حصہ تو نہیں لیتے۔ مگر تمام عرب ممالک کی سیاست کی باگ ڈور آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ تمام عرب زعماء آپ سے مشورہ حاصل کئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتے۔

مسلمانان لاہور کا اعلان

۵ رمئی گذشتہ کے بعد شاہی مسجد لاہور میں بعد نماز جمعہ ہزارہا مسلمانوں کے اجتماع عظیم میں مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی کی تحریک پر تقسیم پنجاب و بنگال کے خلاف اتفاق رائے سے ایک قرارداد پاس ہوئی۔ اور قرارداد کے مفہوم کی تاریں بھی بسیوں تاریں وائسرائے ہند اور قائد اعظم محمد علی جناح کی خدمت میں بھیجی گئیں۔ کہ وہ تقسیم پنجاب یا بنگال سے متعلق کوئی سکیم یا تجویز قبول نہ کریں۔ کیونکہ بنگال و پنجاب کی تقسیم کا سوال مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے اس کے راستہ میں روک اٹکانے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ مسجد میں پاس شدہ قرارداد کے الفاظ یہ ہیں:-

مسلمانان لاہور کا یہ عظیم الشان مذہبی اجتماع پنجاب و بنگال کی فرقہ وارانہ انگیز تجویز کے خلاف انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے۔ اور قائد اعظم کو یقین دلاتا ہے کہ ہم ان صوبوں کی وحدت کو

برقرار رکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔ یہ جلسہ وائسرائے ہند اور حکومت برطانیہ کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس فتنہ انگیز اور غیر جمہوری تجویز کو عمل لانے سے گریز کریں۔ اور آل انڈیا اور صوبائی مجلس عمل سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد اس مفسدانہ تجویز کو تباہ کرنے کے لئے غیر معمولی مساعی کا سلسلہ جاری کریں۔ اس قسم کی قرار دادیں دوسری مساجد میں بھی منظور کی گئیں اور کی جارہی ہیں جن کی نقول وائسرائے اور قائد اعظم کو بھیجی جارہی ہیں۔

(شعبہ نشر و اشاعت)

THE PAISAAKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم مرحوم

قوم کو چاہ کی خاطر وہ لڑا دیتے ہیں
ندیاں خون کی پل بھر میں بہا دیتے ہیں
تفرقے قوم کے ملت کے مٹا دیتے ہیں
سنگ راہ سارے وہ رستے سے ہٹا دیتے ہیں
خواہش قلب کی تکمیل ہوا کرتی ہے عشق کے ذوق کی تسکین ہوا کرتی ہے

تکمیل عشق

(از محمد انور بیگ ایم اے)

بال و پر رکھ کے کسے خواہش پرواز نہیں
لے و نغمہ نہیں جس ساز میں وہ ساز نہیں
شاعر شیریں تخیل کو ہے اظہار کا شوق!
فلسفہ دان و مفکر کو ہے افکار کا ذوق
شوق اظہار تصور بھی نہ فن کار کو ہو!
نغمہ سنجی کی ہوس اور نہ چہکار کو ہو!
راز الفت ہے نہاں شوق میں پروانے کے
عشق صادق ہے عیاں ذوق میں دیوانے کے
چاند کے حسن میں چکور کو بیتاب تو دیکھ
بلبل آشفتہ کو گرد گل شاداب تو دیکھ
بھنورے بھی باغ میں یوں مست پھرا کرتے ہیں
جوں پتنگے پہ شمع مرا کرتے ہیں!
خاطر ملک بہت شوق میں سر دیتے ہیں
کر سکے کوئی نہ جو کام وہ کر دیتے ہیں

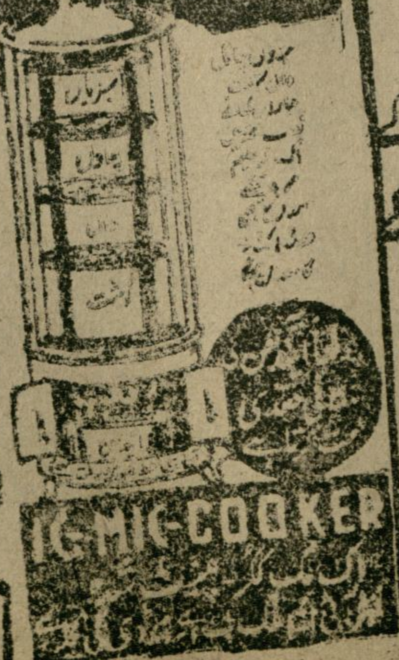

مطالبُ القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

تمہارے باپ ابراہیم کا دین (تمہارے لئے تجویز کیا) اسی نے پہلے (یعنی پہلی کتابوں میں) تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے) تو جہاد کرو۔ تاکہ پیغمبر تمہارے مقابلہ میں شاہد ہوں۔ اور تم لوگوں کے مقابلہ میں شاہد ہو۔ اور نمازیں پڑھا کرو۔ اور زکواۃ دیا کرو۔ اور خدا (کے دین کی رسی) کو پکڑے رہو۔ وہ خوب کارساز اور خوب مددگار ہے (۷۸)

سورۂ مومنون

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بیشک مومن رستگار ہو گئے (۱) جو نماز میں عجز و (خشوع و خضوع) کرتے ہیں۔ (۲) اور جو بیہودہ (اور لایعنی) باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں (۳) اور جو زکواۃ ادا کرتے ہیں (۴) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھتے ہیں۔ (۵) مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ ان سے وہ قابل ملامت نہیں ہیں (۶) اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں۔ وہ (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں (۷) اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ (۸) اور جو نمازوں کی پابندی رکھتے ہیں (۹) یہی لوگ حاصل کرنے والے ہیں (۱۰) یعنی جو بہشت حاصل کریں گے۔ اور اس میں ہمیشہ رہیں گے (۱۱)

اور وہی تو ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم بہت کم شکر گزاری کرتے ہو۔ (۷۸) اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کر کے پھیلا دیا۔ اور اسی کی طرف تم جمع ہو کر جاؤ گے (۷۹) اور وہی تو ہے جو زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے۔ اور اسی کا کام ہے رات اور دن کو بدلتے رہنا پھر تم سمجھتے کیوں نہیں۔ (۸۰) بات یہ ہے کہ جو بات اگلے (کافر) کہتے تھے یہی بات یہ کہتے ہیں (۸۱) کہتے ہیں کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور استخوان (بوسیدہ) کے سوا کچھ نہ رہے گا۔ تو کیا ہم پھر زندہ کئے جائیں گے (۸۲) یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں کو بھی ہوتا چلا آیا ہے۔ اور یہ کچھ بھی نہیں (۸۳) ان سے کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ) کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب کس کا مال ہے۔ (۸۴) جھٹ بول اٹھیں گے کہ خدا کا۔ کہو پھر تم سوچتے کیوں نہیں (۸۵) پوچھو کہ سات آسمانوں کا کون مالک ہے۔ اور عرش عظیم کا کون مالک ہے (۸۶) بے اختیار کہہ دیں گے کہ یہ سب خدا ہی کی ملک ہیں۔ کہو کہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں (۸۷) کہو اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے۔ اور اس کے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا (۸۸) فوراً کہہ دیں گے کہ ایسی قدرت تو خدا ہی کو ہے کہو کہ پھر تم پر جادو کہاں سے پڑ جاتا ہے۔ (۸۹) بات یہ ہے کہ ہم نے ان کو حق بات پہنچا دی ہے۔ اور یہ جو بت پرستی کئے جاتے ہیں۔ تو بیشک جھوٹے ہیں (۹۰) خدا نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا معبود ہے ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا (اور نہ خدا ہی چین سے بیٹھ سکتے اور نہ مخلوقات ہی آرام سے رہ سکتی) یہ لوگ جو کچھ خدا کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ وہ اس سے پاک ہے۔ (۹۱)

پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ اور مشرک جو اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ اس کی شان اس سے بلند ہے۔ (۹۲) اے محمد! خدا سے التجا کرو کہ اے پروردگار جس عذاب کا کفار سے وعدہ ہو رہا ہے۔ اگر تو میری زندگی میں ان پر نازل کر کے مجھے بھی دکھا دے (۹۳) تو اے پروردگار مجھے اس سے محفوظ رکھیو (اور) ان ظالموں میں شامل نہ کیجیو۔ (۹۴) اور جو وعدہ اے پیغمبر ہم ان سے کر رہے ہیں ہم تم کو دکھا کر ان پر نازل کرنے پر قادر ہیں۔ (۹۵) اور بری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو۔ اور یہ لوگ جو تقریریں کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہیں۔ (۹۶) اور کہو کہ اے پروردگار میں شیطانوں کی چھیڑ خانیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (۹۷) اور پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کہ وہ میرے پاس آموجود ہوا کریں (۹۸)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے۔ اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ (۱۱۵) خدا جو سچا بادشاہ ہے۔ اس کی شان اس سے اونچی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عرش بزرگ کا مالک ہے۔ (۱۱۶) اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی کچھ بھی سند نہیں ہے۔ تو اس کا حساب خدا کے ہاں ہوگا۔ اور کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے (۱۱۷) اور خدا سے دعا کرو۔ کہ پروردگار مجھے بخش اور مجھ پر رحم کر۔ اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے۔ (۱۱۸)

سورۂ نور

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا۔ اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا۔ اور اس میں واضح المطالب آیتیں نازل کیں تاکہ تم یاد رکھو (۱) بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔ اور اگر تم خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ تو شرع خدا کے حکم میں تم کو ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہو۔ اور اسے دیکھے۔ (۲) بدکار مرد تو بدکار یا مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کرتا۔ اور بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لاتا۔ (یعنی وہ بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا اور سے تعلق زوجیت پیدا نہیں کرتی)۔ اور بدکار عورت سے نکاح کرنا مسلمانوں پر حرام ہے (۳) اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لا سکیں۔ تو ان کو اسی درے مارو۔ اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ کہ یہ لوگ بدکردار ہیں۔ (۴) ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی حالت درست کر لیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (۵) اور جو لوگ اپنی عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں۔ اور خود ان کے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو۔ تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے کہ پہلے تو چار بار خدا کی قسم کھائے کہ وہ سچا ہے (۶) اور پھر پانچویں بار یوں کہے۔ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی لعنت (۷) اور عورت سزا سے اس طرح بچ سکتی ہے۔ کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھائے کہ یہ بالکل جھوٹا ہے (۸) اور پھر پانچویں بار یوں کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔ (۹) اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتیں مگر وہ صاحب کرم ہے) اور یہ کہ خدا توبہ قبول کرنے والا حکیم ہے۔ (۱۰)

جو لوگ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں میں بدکاری کا چرچا ہو۔ ان کو دنیا میں بھی عذاب الیم ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ اور خدا جانتا ہے۔ اور تم نہیں جانتے۔ (۱۹) .... (باقی آئندہ درج ہوگا)

توپاک باش برادر مدار از کس باک — زنند جامۂ ناپاک گازران برسنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سنتیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۲۰ | ۲۲ مئی ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

نیشنلسٹ مسلمانوں اور جناب آزاد کی خدمت میں

اب جب کہ حالات بڑی سرعت سے بدل رہے ہیں۔ ہندوستان کی دونوں قومیں اپنے اپنے نظریہ کو دنیا کے سامنے زیادہ تیزی سے لانے میں مصروف ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی ایک کھلی حقیقت بن چکی ہے۔ کہ ہندو کانگرس کے پاس مسلمانان ہند کی آزادی کے راستہ میں اب صرف آخری حربہ اس شرارت آمیز جذبۂ انتقام کے ماتحت تقسیم بنگال اور پنجاب باقی رہ گیا ہے۔ اور وہ بھی بزدلانہ شکست خوردہ ذہنیت کا خاکہ ہے۔ جو کہ انشاء اللہ باقی رکاوٹوں کی طرح خس و خاشاک کے مانند جلد بحر حقیقت میں بہ جائیگا۔ اس صورت حالات کے ماتحت مولوی آزاد اور دیگر اکابر کیا سوچ رہے ہیں۔ ان کا موجودہ حالات کے متعلق کوئی واضح رویہ نہیں؟ کیا مسلمانان ہند اب آخری طور پر یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔ کہ ان لوگوں کی سیاسی طور پر وفات ہو چکی ہے۔ اور ان کی قسم کے لوگ اب مسلمانوں کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ کیونکہ اس طرح سے فائدہ پہنچنے کی بجائے کم از کم سواد اعظم ان کی حرکتوں کے نقصان سے تو بچ جائے گا۔ آخر سمجھ میں نہیں آتا کہ مولانا آزاد صاحب کے منہ پہ مہر سکوت کیوں طاری ہے۔ کیا ان کی زبان کچھ کوئی اور عادی ہے۔ بودہ بولنے سے بھی قاصر ہیں۔ آخر وہ اتنا تو بتا دیں۔ کہ ان واضح حالات کے ماتحت ان کے متعلق اسلامی قانون کے مطابق کیا فتویٰ قائم کیا جائے۔ اس معاملہ کے متعلق وہ ضرور بہتر بتا سکیں گے۔ مولانا یا دیگر اسی قسم کے خان برادران جو چند ایک حضرات ابھی تک صفحہ ہستی پر قائم ہیں۔ یہ ضرور دیکھ لیں کہ ان کی یہ لغزش کبھی بخشی نہیں جائے گی۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ بندہ اسلام کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے یہ ضرور کہہ سکتا ہے کہ جماعت اسلامی میں ذمہ وار طور پر یا غیر ذمہ وار طور پر رخنہ اندازی کرنے والے کا فیصلہ یا امیر اسلام کے خلاف بغاوت کرنے والے کا فیصلہ اسی دنیا میں ہو سکتا ہے۔ اور وہ ایسے عنصر کے خلاف مسلمانوں کے جہاد کی صورت میں۔

دیں حالات ہر حساس مسلمان خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ یہ بڑی اچھی طرح سے محسوس کر رہا ہے۔ کہ وہ بغیر وقت ضائع کئے جلد سے جلد ایک مرکز اسلام پر آکر منہ سے کچھ بولے۔ اور اپنے صحیح نقطہ نگاہ سے دنیا کو واضح کر دے۔ کہ آئندہ اس کا لائحہ عمل کیا ہوگا۔ اس کی مثال ہمارے سامنے مومن کانفرنس، مجلس احرار اور دوسرے غیر اردو منتشر مسلمانوں کی صورت میں پیش ہے۔ آپ لوگوں کا یہ بھی عین فرض ہے۔ کہ کچھ فرمائیے تاکہ مسلمان قوم آپ کے متعلق غلط رائے قائم کرنے کی غلطی سے بچ جائے۔ آپ خود توبہ کرتے ہوئے دوسروں کو اس کا سبق سکھلائیں۔ اسی انتظار میں کئی سال گذر چکے ہیں۔ اب زیادہ وقت کی گنجائش نہیں۔ ان سطور کو تحریر کرتے ہوئے مجھے پورا پورا علم ہے۔ کہ آپ لوگوں نے اس جیسے ہزاروں خطوط وصول کئے۔ پڑھے۔ مگر غور و تحقیق کبھی نہ کیا۔ ہزاروں اپیلیں آپ کی نظروں سے گزریں۔ مگر اثر کم ہوا۔ اور آپ کے نظریے کو اگر وہ اس وقت کہیں موجود بھی ہے۔ منظر عام پر کھلے الفاظ میں لانے کے لئے مجبور کر رہا ہوں۔ عبرت خود ہمیشہ کے لئے دیدگاہ ہے۔ اور اگر قدرت کو منظور ہوگا۔ تو جلد مل جائے گا۔ اس کے لئے بندہ دعا کر سکتا ہے۔ اب قدرت الٰہی ہی بنیاد ہے۔ دیر انتظار نہیں کر سکتی۔

کیا آپ سے استفسار کیا جا سکتا ہے۔ کہ اب فرزندان اسلام آپ کے متعلق کیا نظریہ قائم کریں۔ کیا وہ لوگ یہی سمجھیں کہ اسلام کو زندہ کرنے کے لئے ایک بہت بڑی خدمت آپ لوگ انجام دے رہے ہیں۔ ہر زمانے میں ایسے لوگ ضرور موجود رہے ہیں۔ اور حکم اسلام کی رو سے اس وقت بھی مسلمانوں کو ہندوستان میں اپنے اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے چند ایک غداروں کی اشد ضرورت ہے۔ جو اغیار سے مل کر اسلام کے خلاف (نعوذ باللہ) جہاد کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہیں۔ اس سے اسلام زندہ رہتا ہے۔ مگر حسرت سے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان قوم آپ جیسے مسلمانوں سے یہ خدمت حاصل لینا پسند نہیں کرتی۔ اور نہ ہی ایسی خدمت آپ کو زیبا دیتی ہے۔ آخر آپ لوگوں نے یہ غرض کیوں سنبھال لیا؟ شاید خدا کو یہی ایسا منظور تھا۔ لیکن میرے خیال کے مطابق تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے۔ اگر آپ غور فرمانا منظور کریں۔ تو آپ بحیثیت صورت مسلمان زیادہ اسلامی خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ خدارا ایک دفعہ آزمائش ضرور کر دیکھئے گا۔ اگر یہ دوسرا طریق کم اثر ہو تو پھر پہلا طریقہ اختیار کر لیجئے۔ اب آخر میں میں استدعا کرتا ہوں کہ آپ جیسا عنصر اور آپ جہاں بھی کہیں موجود ہوں۔ ایک واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ایک اعلان فرما دیں کہ آپ نے اپنا طریقہ خدمت اسلام بدل لیا ہے۔ تاکہ آپ جیسے بزرگوں کے متعلق مسلمانوں کے تمام شکوک یکسر دور ہو جائیں۔ میں تو اب بعجز خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ بزرگ دوسرے طریق سے یعنی حلقہ جماعت اسلامی میں آکر بہتر خدمت بجا لائیں۔ اور دونوں جہانوں میں مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان قوم کو آپ کا رہنما بننا پڑے۔ خداوند تعالیٰ پر یقین کامل رکھیں۔ کہ وہ رازق ہے۔ پھر آپ کے لئے پہلا طریقہ چھوڑنا بہت سہل ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلے طریق پر چلتے ہوئے آپ کو سالہا سال گذر چکے ہیں۔ اگر باری تعالیٰ کو منظور ہوا۔ تو یہ دعا جس میں تمام اسلامیان ہند شامل ہیں ضرور آپ کا طریقہ خدمت اسلام بدل دے گی شاید دعا کے اثر کے لئے کچھ وقت درکار ہو۔ دوبارہ یہی دعا کرتا ہوں۔

آمین ثم آمین۔

فساد کا بھوت

یوں تو فرقہ وارانہ اختلافات کشیدگی اور فسادات تسلیم شدہ تباہی کی صورتیں ہیں۔ اور بڑے بڑے ہندوستانی لیڈران بلکہ برطانوی حکومت کے ذمہ داران بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی میں صرف فرقہ وارانہ فسادات کے جو تباہ کن اثرات پڑتے ہیں۔ وہ بھی کسی بلائے آسمانی سے کم درجہ نہیں رکھتے۔ کشت و خون لوٹ مار اور غارتگری کی ہنگامی تباہ کاری کو چھوڑیئے کیونکہ اس کو درندگی کے سوا اور کوئی درجہ دیا ہی نہیں جا سکتا۔ لیکن اس درندگی کے ردعمل میں جو تباہیاں پر امن شہریوں پر ہوتی ہیں۔ ان میں ایک سب سے بڑی تباہی اجتماعی جرمانہ ہے۔

گیہوں کے ساتھ گھن

اجتماعی جرمانہ کو کسی طرح بھی کوئی انصاف پسند اور امن پرست شہری زیادتی نہیں قرار دے سکتا۔ بلکہ واقعہ تو یہ ہے کہ جس مقام پر انسانی خون کی ارزانی کی جائے اور جہاں خواہ مخواہ انسان درندگی کی مشق کرنے لگیں۔ وہاں اجتماعی جرمانہ تو کیا بڑی سے بڑی اور سخت سے سخت ممکن سزا بھی کم ہے تاہم اجتماعی جرمانہ سے جہاں ایک طرف فتنہ پرور طبقہ کو تادیب اور سزا ہوتی ہے۔ وہیں دوسری طرف پر امن طبقہ پر گیہوں کے ساتھ گھن پسنے کی مثل صادق آتی ہے۔

کاروباری تعطل

جہاں لوٹ مار میں بازار اور دکانیں جل کر خاک ہو جاتی ہیں وہیں چھوٹے چھوٹے کاروباریوں کو عارضی طور پر اپنا کاروبار بھی بند کر دینا پڑتا ہے۔ اکثر کاروباریوں کا اسی تعطل میں دیوالہ نکل جاتا ہے اور اکثر ایسے مزدور پیشہ بھی ہوتے ہیں۔ جو ہنگامی تعطل کے نتیجہ میں فاقہ کشی کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

ذہنی اثرات

یہ تو سب تمدنی۔ اخلاقی اور اقتصادی اثرات ہوئے جو انسانوں کی تباہی کا سبب و سامان بن جاتے ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر ذہنی اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ جو زندگی کو خوف و ہراس کا مرقع بنا کر موت سے بدتر بنا دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جیسے کوئی شخص بھوت سے ڈر کر بھاگا ہوا اور ایسا محسوس کر رہا ہے کہ بھوت اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ وہ ہر ایک درخت۔ ہر ایک دیوار۔ ہر ایک سایہ اور زمین پر پڑی ہوئی ہر چیز کو بھوت سمجھ کر

چیخ چیخ کر گرتا پڑتا بھاگ رہا ہو۔ بالکل ایسی ہی حالت فساد کے بعد اکثر رونما ہو جاتی ہے اور فساد کا بھوت کسی خاص مقام پر عوام کے ذہنی سکون کو تباہ کرنے لگتا ہے۔ اس قسم کے چند واقعات ابھی حال ہی میں رونما ہوئے ہیں۔

پنجاب میں کیوں لیگ وزارت نہیں بنتی؟

ملک خضر حیات خان نے آج پھر اعلان کیا ہے کہ میں اور میری جماعت مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ لیکن باوجود اس امر کے کہ مسلم لیگ کو آج ان کی امداد حاصل ہے۔ پنجاب میں لیگ وزارت نہیں بن سکتی۔ یہ عجیب وغریب بات اکثر لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر مسلم لیگ کو اسمبلی میں اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ تو گورنر کس بنا پر اسے وزارت بنانے سے روک رہے ہیں اگر ہندوستان کے باقی سب صوبوں میں لیگ پارٹی وزارتیں قائم کر سکتی ہے۔ تو پنجاب میں ایسا کیوں نہیں ہونے دیا جاتا؟

امرتسر کے فسادات

امرتسر میں بدستور کرفیو آرڈر ہے۔ مسلم لیگی زعما امرتسر کے بازاروں میں قیام امن کے لئے اپیل کرتے پھرتے ہیں۔ مگر ماسٹر تارا سنگھ جی نے قیام امن کی کوششوں میں مسلم لیگ کا ساتھ نہیں دیا۔ ہمارے خیال میں جب تک ماسٹر صاحب قیام امن کی کوششوں میں مسلمانوں کے شانہ بشانہ ہو کر سعی نہ کریں گے۔ یہ کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ غریب مسلمانوں کو امرتسر میں راشن نہ ملنے کی بڑی شکایت ہے۔

لاہور میں آج پھر سنسنی بڑھ گئی

۱۴ رمئی [illegible] کو پھر لاہور میں دو چار وارداتیں یکے بعد دیگرے ہوئیں۔ تمام بازار بند ہو گئے۔ سکول کالج وغیرہ بند کر دیئے گئے۔ لوگوں نے کاروبار چھوڑ کر دکانیں بند کر دیں۔ آج دن بھر بازاروں میں ہو کا عالم تھا۔

مسٹر محمد شفیع نامہ نگار ڈان کی گرفتاری

۱۴ رمئی کو پنجاب کے مشہور اخبار نویس مسٹر محمد شفیع صاحب کو پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر کے ملتان بھیج دیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ نے ڈان میں بعض مضامین ایسے لکھے ہیں۔ جس میں پنجاب گورنمنٹ کی موجودہ روش پر کڑی نکتہ چینی کی گئی تھی۔ چنانچہ پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت بلا کسی مقدمہ چلانے کے انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے

ڈاکٹر خان صاحب اور ان کے رفقاء اپنے عہدوں سے مستعفی ہو کر نئے انتخابات لڑیں

انتخابات کے بعد سرحد وزارت کا وجود ختم ہو جائے گا (قائد اعظم)

نئی دہلی ۱۲ رمئی۔ قائد اعظم جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج صوبہ سرحد کی صورت حال کے متعلق ایک ہزار الفاظ پر مشتمل ایک مفصل بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلم لیگ کی تحریک کی تاریخ بیان کرنے کے بعد اعلان کیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے مسلم لیگی زعما نے اپنی تحریک کو بند کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ (قائد اعظم) اس فیصلہ سے اظہار اختلاف کرنے سے قاصر ہیں۔ قائد اعظم نے فرمایا ہے کہ صوبہ سرحد کا مسئلہ بھی اس وقت برطانوی حکومت کے زیر غور ہے۔ لارڈ اسمے لندن میں ہیں۔ اور چند ہفتوں تک سارے ہندوستان کے متعلق نہایت اہم فیصلوں کا اعلان ہونے والا ہے۔ ان حالات میں تمام مسلمانان سرحد سے بالعموم اور مسلم لیگ کے حامیوں سے بالخصوص یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ پرامن رہیں۔ ہماری جدوجہد ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف ہرگز نہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ سرحدی عوام کا آزادانہ استصواب رائے کیا جائے۔ کمزوروں کو نقصان پہنچانا۔ اسلام کی تعلیم اخلاق اور تہذیب کے تمام اصولوں کے منافی ہے۔ خدا سے میری یہی دعا ہے کہ برطانیہ کے قطعی اعلان تک دونوں فریق عوام کے جان ومال کے تحفظ کے لئے ہر ممکن سعی کریں۔ قائد اعظم اپنے بیان میں رقمطراز ہیں۔ مجھے صوبہ سرحد کی نازک صورت حال کے متعلق سرحد کے لیگی زعما سے ہر طرح تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا ہے۔ [illegible] سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک شروع کرنے [illegible] لیگ کی تنظیم اور مسلم لیگ کے حامیوں کو

اچھے ہتھیاروں سے کچلنے کی کوشش کی۔ حکومت کی طرف سے مسلمانوں کو تنگ کرنے انہیں مختلف مظالم کا شکار بنانے اور کچلنے کی انتہا ہو گئی تھی۔ صوبہ سرحد میں شہری آزادیوں کا نام ونشان تک باقی نہیں رہا تھا۔ عوام کو وزارت پر تنقید کرنے اور انہیں سیاسی آزادی کے حقوق سے محروم کرنے کے لئے آرڈیننس فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز دفعہ ۱۴۴ اور دوسرے متشددانہ ذرائع کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ جب مسلم لیگ کے مقتدر زعماء اپنی شہری آزادیوں کے حصول کی کوشش کرنے کے جرم میں گرفتار کر لئے گئے۔ تو صوبہ میں مذکورہ بالا حالات کا دور دورہ تھا۔ عوام میں وزارت کی کارروائیوں کے خلاف حقارت و نفرت کی جو بے پناہ لہر دوڑ گئی تھی۔ اس نے بالآخر وسیع پیمانہ پر سول نافرمانی کی تحریک کا رنگ اختیار کر لیا۔ اس دعوے میں کوئی صداقت نہیں کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے کبھی عملی طور پر ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا ۲۹ رجولائی ۱۹۴۶ء کو مسلم لیگ نے بمبئی میں جو قرارداد منظور کی تھی۔ اس سے صرف ایک کی پالیسی کی نوعیت میں تبدیلی ظاہر کرنا مقصود تھا۔ اس قرارداد کی رو سے یہ اعلان کیا گیا کہ آئندہ مسلم لیگ آئینی طریقے اختیار کرنے کی ہی پابند نہ ہوگی۔ اس کے برعکس کانگرس کا نصب العین ہمیشہ یہ رہا۔ کہ اس نے اپنے حامیوں کو غیر قانونی ذرائع اختیار کرنے کی اجازت دی اور جب بھی اس نے ذرا دھکا کر اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے مناسب موقع دیکھا تو اس نے وسیع پیمانہ پر سول نافرمانی کی تحریک شروع کرا دی۔

مسلمانوں اور برطانوی حکومت کو بار بار اس تلوار سے ڈرایا گیا۔ کانگرس نے بارہا تحریکیں شروع کیں۔ وہ ۱۹۲۱ء سے کر اب تک مختلف مواقع پر سول نافرمانی کا ہتھیار استعمال کر کے ملک میں خطرناک حالات پیدا کرتی آئی۔ ۱۹۴۲ء میں انہوں نے آخری دفعہ تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا اور ہم سب جانتے ہیں کہ اس کے کیا خطرناک نتائج برآمد ہوئے۔ کانگرس کی تحریکوں کے سلسلہ میں تشدد کرنے والوں کے متعلق کانگرس نے جو رویہ اختیار کیا۔ وہ صوبوں میں برسر اقتدار آنے کے بعد کانگرسی وزارتوں کی کارروائیوں سے عیاں ہو چکا ہے۔ ۱۹۴۲ء کی تحریک میں جو تشدد اور ظلم روا رکھا گیا۔ اسے کانگرس لیڈروں نے سراہا۔ اور اسے عین الوطنی پر محمول کیا

کانگرس کی اس پالیسی اور ریکارڈ کے برعکس مسلم لیگ نے ۲۹ رجولائی کی قرارداد میں صرف اسی امر کی وضاحت کی تھی۔ کہ ضرورت کے وقت وہ تحریک سول نافرمانی شروع کرنے کے معاملہ میں آزاد ہو گی۔ ڈائرکٹ ایکشن کے الفاظ کا مفہوم صرف یہی تھا۔ ظاہر ہے کہ محض بغض وعناد کے جذبات کے ماتحت ڈائرکٹ ایکشن کی قرارداد کو جو غلط معانی ہم سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ کہ (اس کی اساس قوت۔ تشدد اور خونریزی کے اصول پر ہے) وہ بے بنیاد اور حقائق سے بالکل ہی عاری ہیں۔ ڈائرکٹ ایکشن سے مراد محض اخلاقی دباؤ ہے تاکہ برسر اقتدار طاقت پر اس اخلاقی دباؤ کے ذریعہ اپنی شکایات کا ازالہ اور مطالبات کی تکمیل وتعمیل کرائی جا سکے۔

صوبہ سرحد میں لیگ کی تحریک

صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا ہے۔ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی تحریک اس وقت شروع کی گئی۔ جب مقامی حالات ناقابل برداشت ہو گئے تھے۔ ان حالات میں وزارت کو یہ اجازت ہرگز نہیں دی جا سکتی تھی۔ کہ وہ مسلمانوں کو بالعموم اور مسلم لیگ کو بالخصوص کچلنے کی شرمناک پالیسی جاری رکھے۔ وزارت عوام کے اعتماد سے محروم ہو چکی ہے۔ اور صوبہ کے طول وعرض میں دفعہ ۹۳ کے نفاذ اور نئے انتخابات کا مطالبہ پیش کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب اور ان کے رفقاء کار کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ عوام کا فتویٰ حاصل کریں۔ لیکن انہوں نے انتہائی ضد سے کام لیتے ہوئے ابھی تک یہ چیلنج منظور کرنے سے انکار کیا ہے۔ مجھے سرحد کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ میں نے ان کی روشنی میں صوبہ کی صورت حال کا پورا جائزہ لیا ہے۔ میں موجودہ حقائق اور وزارت سرحد کی پیدا کردہ صورت حال سے اغماض نہیں کر سکتا۔

خان صاحب کے سامنے باعزت راستہ

ہزاروں اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور انہیں مختلف سزائیں بھی دی جا چکی ہیں۔ ہزارہا اشخاص فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کے ماتحت نظربند اور جیلوں میں محبوس کئے جا چکے ہیں۔ اب ڈاکٹر خان صاحب اور دوسرے وزراء کے سامنے واحد باعزت راستہ یہی ہے۔ کہ وہ فوراً مستعفی ہو جائیں۔ اور صوبہ میں نئے انتخابات لڑیں۔ مجھے معلوم ہے کہ حکومت سرحد نے ۹ اپریل کو ایک سرکاری اعلان میں بتایا تھا کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جونہی حالات

اجازت دیں گے۔ ان تمام سیاسی اسیروں کو رہا کر دیا جائے گا۔ جن پر تشدد کرنے کا الزام نہیں ہے۔ حکومت کا یہ ارادہ ہرگز نہیں کہ پرامن جلسوں یا سیاسی نظریات کے اظہار کی آزادی میں مخل ہو۔ لیکن صوبہ کے ہر شخص پر یہ زور دینا ضروری ہے۔ کہ ماضی میں جلوسوں اور پکٹنگ سے بدامنی کی تحریک پیدا ہوئی۔ لہٰذا نارمل حالات پیدا ہونے تک ان کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

قائد اعظم نے فرمایا ہے:۔ لیکن [illegible] بدستور باقی ہے۔

مجھے امید ہے کہ آئندہ بہتر روش اختیار کی جائے گی۔ مجھے اب بھی اس امر کی توقع ہے۔ کہ تمام حالات کا دیانتدارانہ جائزہ لیا جائے گا۔ صوبائی مسلم لیگ یکم مئی کو (یعنی صوبائی لیگ کے زعماء سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے دہلی نہیں آئے تھے) پورے غور وخوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی۔ کہ صوبائی حکومت کے مجوزہ اقدامات سے مسلم لیگ کے مطالبات ہرگز پورے نہیں ہوتے۔ لہٰذا یہ مسلم لیگ کے لئے ناقابل تسلیم ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ لیگ کی تحریک بند نہ کی جائے۔ صوبہ سرحد کے لیگ لیڈر جو ابھی تیار نہ تھے۔ کیونکہ وہ صرف رہا ہونے کی خواہش سے کر جیلوں میں ہرگز نہیں گئے تھے مجھے ان سے پوری ہمدردی ہے۔ انہوں نے جو فیصلے کئے ہیں۔ میں ان سے اظہار اختلاف نہیں کر سکتا۔ تاہم ہمیں اس امر کا احساس ہونا چاہئے۔ کہ صوبہ سرحد کے مسئلہ کے تمام پہلو اس وقت برطانوی حکومت کے زیر غور ہیں۔ لارڈ اسمے اس وقت انگلستان میں ہیں۔ اور میری رائے میں تمام ہندوستان کے متعلق چند دنوں تک اہم فیصلوں کا اعلان ہونے والا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ سرحدی عوام کو نیا فتویٰ صادر کرنے کا مزید موقع ملنا چاہئے۔ تاکہ عوام کی بے اطمینانی کی اصل وجہ دور ہو سکے۔ عوام کا فتویٰ کیا ہوگا؟ اس امر کے متعلق کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اس کے بعد موجودہ وزارت کا برسر اقتدار رہنا ناممکنات میں سے ہے۔ لہٰذا (جیسا کہ میں نے ہمیشہ کہا) ہمیں بہتر حالات کی توقع کے ساتھ ابتر صورت حالات کا سامنا کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

مسلمانوں سے اپیل

قائد اعظم نے آخر میں فرمایا ہے۔ میں ان حالات میں تمام مسلمانوں سے بالعموم اور مسلم لیگ کے حامیوں سے بالخصوص یہ اپیل کروں گا۔ کہ وہ پرامن رہنے کے لئے انتہائی

کوشش کریں۔ میں غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہماری جانب سے کسی قسم کا تشدد نہ ہونے پائے۔ ہمیں انتہائی اشتعال انگیزیوں کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کرنا ہوگا۔ ہم پرامن راستہ اختیار کر چکے ہیں اور ہمیں اس راہ سے ہرگز بھٹکنا نہیں چاہئے۔ کسی حالت میں بھی ہمیں اپنی تحریک کو فرقہ وارانہ رنگ اختیار کرنے کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ ہماری جنگ سکھوں اور ہندوؤں کے خلاف نہیں ہے۔ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے۔ کہ آزاد اور جائز طریقوں سے صوبائی عوام کا صحیح فتویٰ حاصل کیا جائے۔ کمزوروں کو زک پہنچانا اسلام کی تعلیم۔ تہذیب اور اخلاق کے ہر بلند اصول کے خلاف ہے۔ میں جانتا ہوں کہ قیام امن کے لئے فریقین کا اشتراک عمل ضروری ہوتا ہے۔ لیکن میں اپنی جانب سے لیگ کے حامیوں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ ہر قیمت پر پرامن رہیں۔ دوسرے فریق سے میری صرف یہ درخواست ہے۔ کہ وہ اشتعال انگیزی نہ کرے۔ اور پرامن رہے۔ خدا سے میری یہ دعا ہے۔ کہ آخری اعلان تک جو چند ہفتے باقی ہیں۔ ان کے دوران میں دونوں فریق عوام کے جان ومال کی تباہی نہ ہونے دیں۔ جب آخری اعلان جاری ہو جائے گا تو ہم اپنے آئندہ اقدام کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔

تقسیم ہند کی صورت میں موجودہ مرکزی حکومت توڑ دی جائے

نئی دہلی ۱۲ رمئی۔ قائد اعظم جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے فرمایا۔ کہ اگر برطانیہ تقسیم ہند کا فیصلہ کرے تو موجودہ مرکزی حکومت کو توڑ کر تمام اقتدار پاکستان اور ہندوستان کی نمائندہ دستور ساز اسمبلیوں کو تفویض کر دیا جائے۔ قائد اعظم جناح نے ہندوستانی فوجوں کی تقسیم کا پرزور مطالبہ بھی کیا ہے۔

کل ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار مسٹر [illegible] سے ملاقات کے دوران میں قائد اعظم جناح نے مذکورہ بالا تاثرات پیش کئے۔

چند دن پہلے سردار پٹیل نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ برطانیہ فوراً ہندوستان میں تمام اقتدار موجودہ عارضی حکومت کے حوالے کر دے سردار پٹیل نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ عارضی حکومت کو اقتدار سونپنا زیادہ سہل الحصول ہوگا۔ اسی طرح ایک ہفتہ کے اندر اندر ملک میں امن قائم ہو جائے گا۔ جس کے بعد کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان مفاہمت ہو جانا لازمی امر ہے۔ قائد اعظم جناح نے ایسی

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں سردار پٹیل کی اس تجویز کو وحشیانہ مہمل اور شرمناک بتایا۔ اور اعلان کیا کہ مسلم لیگ اسے قبول نہیں کرے گی۔ انہوں نے سردار پٹیل کی اسکیم کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ محض ان کا خواب ہے۔ یاد ہے کہ سردار پٹیل نے اپنی تجویز پیش کرنے سے پہلے برطانوی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے یہ کہا تھا۔ کہ برطانیہ کی غیر جانبدار رہنے اور اقتدار سے دستبردار ہونے کی پالیسی خانہ جنگی کی تحریک کے مترادف ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔

مسٹر جناح یا سردار پٹیل میں سے کسی نے بھی دونوں دستور ساز اسمبلیوں کو اقتدار منتقل کرنے کے سلسلہ میں تمام تفصیلات بتلانے سے احتراز کیا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کی پوزیشن یہ ہوگی۔ کہ اقلیتوں کی جانب سے جو اعتراضات ہوں گے۔ انہیں ہر دو اسمبلیوں کے مابین ثالثی فیصلے سے طے کرایا جا سکے گا۔ کانگرس کی موجودہ پالیسی کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تقسیم ہند کی صورت میں پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ بھی کرے گی۔ جب مسٹر جناح کو توجہ سردار پٹیل کی حالیہ انٹرویو کی روئداد کی طرف مبذول کرائی گئی۔ تو مسٹر جناح نے فرمایا کہ سردار پٹیل کی تجاویز سے یہ مراد ہے۔ کہ تمام اقتدار موجودہ عارضی حکومت کے حوالے کر دیا جائے۔ اور بعد ازاں ایک مضبوط مرکزی حکومت ملک میں امن قائم رکھ سکے گی۔ اس تجویز سے یہ مراد بھی ہے کہ وائسرائے اور موجودہ آئین کے تحت ہر دوسری طاقت آئندہ ہندوستانی مسائل سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔ اور ۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کالعدم قرار دے دیا جائے۔ بعد ازاں اگر مرکزی کابینہ کے ارکان میں کسی مسئلہ پر کوئی تصادم ہو جائے۔ تو کانگرس کی وحشیانہ اکثریت نہ صرف مرکزی کابینہ میں بلکہ مرکزی اسمبلیوں میں بھی کانگرس کو سیاہ و سفید کا مالک بنا دے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کی موجودہ انتظامی مشینری ہندوستانی اور برطانوی نوجوں کے حوالے کر دی جائے۔ تاکہ ہندوستان کی ہر مخالف طاقت کو بالعموم اور دس کروڑ مسلمانوں کو بالخصوص کچلا جا سکے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ ہندوستانی مرض کے علاج کے لئے سردار پٹیل کا یہی نسخہ ہے۔ اور وہ اسی طرح ملک میں امن قائم رکھنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

یہ درجہ نوآبادیات کیوں؟

مسٹر جناح نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ حیرانی ہے کہ مسٹر پٹیل نے درجہ نوآبادیات اور نوآبادیاتی اختیارات کے لئے "دفعتہً" اس قدر دلبستگی اور دلشیفتگی کا اظہار کیوں شروع کر دیا ہے۔ کانگرس اور کانگرس کی آلہ کار دستور ساز اسمبلی نے چند ماہ قبل جو قرارداد میں منظور کی تھیں وہ اب کیا ہوئیں۔ ان قراردادوں میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ہندوستان آزاد اور خود مختار ری پبلک ہوگا۔ مسٹر جناح نے کہا۔ مسلم لیگ قیام امن کے لئے سردار پٹیل کی کسی ایسی تجویز کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ یہ سردار پٹیل کا محض خواب ہے۔ مسٹر پٹیل فرماتے ہیں۔ کہ اگر برطانیہ تقسیم ہند کا فیصلہ کرے تو تمام اقتدار مرکزی حکومت کو سونپ دیا جائے۔ وائسرائے ہندوستانی مسائل کوئی مداخلت نہ کریں اور اس صورت میں مسٹر پٹیل کی مضبوط مرکزی حکومت ملک کے مسائل اچھی طرح حل کرے گی۔ مسٹر پٹیل کی تجویز عقل و خرد سے بالکل تہی ہے۔

مرکزی حکومت توڑ دی جائے

مسٹر جناح نے کہا۔ اگر برطانیہ یہ فیصلہ کرے کہ ہندوستان کی تقسیم ضروری ہے اور ہندوستان کے منقسم حصوں کو اقتدار منتقل کر دینا چاہیئے۔ تو اسے موجودہ مرکزی حکومت کو توڑ دینا ہوگا۔ اس کے بعد تمام اقتدار پاکستان اور ہندوستان کی دستور ساز اسمبلیوں کو منتقل کر دینا چاہیئے۔ مسٹر پٹیل نے کہا ہے۔ کہ کانگرس نے ہمیشہ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے گروپ یا علاقہ پر ناجائز دباؤ نہیں ڈالے گی۔ جو ہندوستان سے وابستہ رہنے کا خواہاں نہیں ہوگا۔ لیکن ایسے اعلان کرنے کا کیا فائدہ۔ جب کہ وہ اس کے ساتھ ہی ہر ایسے گروپ اور علاقہ کو جو مرکزی یونین سے علیحدہ رہنے کے خواہاں ہیں خطرناک دھمکیاں دیتی ہے۔ اس کے راستہ میں رکاوٹیں حائل کرتی ہے۔ تاکہ مصالحانہ انداز میں ان کے لئے ہندوستان سے علیحدہ ہونا مشکل ہو جائے۔

مسٹر جناح نے مزید فرمایا یہ تو ظاہر ہے کہ کانگرس اور سردار پٹیل یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ کسی گروپ یا علاقہ کو ہندوستان میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی ان کے خلاف تشدد کا استعمال کیا جائے گا۔ لیکن ان کی کارروائیاں ان اعلانات کے خلاف کیوں ہوتی ہیں جو وہ دوسروں سے متحدہ

متفق کیوں نہیں ہو جاتے؟

ایک نیا سٹنٹ

مسٹر جناح نے کہا کہ اب کانگرس نے ایک سٹنٹ کھڑا کیا ہے۔ وہ تقسیم چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اس تقسیم کا نتیجہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم ہوگا۔ یہ ایک نئی خطرناک سازش ہے۔ مسٹر پٹیل یہ دھمکی دے رہے ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو پاکستان میں ٹھونسنے کا نتیجہ خانہ جنگی ہوگا۔ مسٹر پٹیل یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ہم وہاں اپنی نیشنل سٹنٹ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں پہلے سے ہی ہمارے قومی وطن موجود ہیں۔

میں اپنے حالیہ بیان میں اس اصول کی وضاحت کر چکا ہوں۔ لیکن کانگرس کے نئے سٹنٹ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ پنجاب اور بنگال میں غیر مسلم اقلیتوں سے مناسب سلوک نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ لیکن کیا یہی دلیل ہندو اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں اور چھوٹی ذات کے ہندوؤں کے بارے میں نہیں دی جا سکتی؟

اس اصول کو عملی جامہ پہنانے کا لازمی نتیجہ ہندوستان بے شمار صوبوں میں تقسیم ہوگا۔ اور اخلاقی اعتبار سے اس تخریبی صورت حال کی تائید نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس طرح صوبوں کی اقتصادی یکجہتی ختم ہو جائیگی (باقی صفحہ ۸ پر)

از دفتر پیسہ اخبار لاہور بک کلب

جناب بھائی صاحب اسلام علیکم

آپ ہمارے مستقل خریدار ہیں۔ اور عرصہ سے پیسہ اخبار بک کلب کی ماہوار شائع ہونے والے اسلامی تاریخی ناولوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ان ناولوں میں کہانی کی دلچسپی کے علاوہ اور کئی مفید باتیں تہذیب و تمدن کے مختلف پہلو۔ اسلامی معاشرت۔ میل جول۔ اسلامی روایات۔ اسلامی ماحول۔ سچے اسلامی تاریخی واقعات کا روشن پہلو نمایاں طور سے پیش کیا جاتا ہے۔ منشی صادق حسین صاحب نے ہر ناول کو اپنے پہلے ناولوں سے مختلف رنگ میں لکھنے کی سعی کی ہے۔ کثرت کار اور مشق کی وجہ سے آپ کو علم بیان میں بڑی وسعت حاصل ہو چکی ہے۔ آپ بے تکلف لکھتے ہیں۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی زندگی۔ مسلمان مجاہدین کی سیرت۔ اخلاق اور روح کو بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کے ہر لفظ میں پکی اسلامی تڑپ نظر آتی ہے۔ جس وجہ سے مسلمان نوجوان آپ کے ناولوں کو بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں اس وقت کوئی مصنف اس قدر مقبول نہیں ہے۔ جس قدر شہرت منشی صادق حسین صاحب کو حاصل ہوئی ہے۔ اور کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ منشی صاحب نوجوانوں کو ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ کہ جن مسلمانوں نے اسلامی زندگی میں تن تنہا دنیا کو فتح کر لیا تھا۔ اور وہ قرآن کی روشنی میں بحر و بر پر چھا گئے تھے۔

جن نوجوانوں نے آپ کے ناولوں کو قلبی شوق اور دلی محبت سے پڑھا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں کو منشی جی کے پیش کردہ نمونہ کے مطابق تعمیر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اکثر لوگوں نے مجھے لکھا ہے کہ ان ناولوں کے مطالعہ سے انہوں نے نماز کی پابندی اختیار کر لی ہے۔ عام مسلمانوں کے گھروں میں ان ناولوں کے پڑھنے کا بڑا شوق اور چرچا ہے۔ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک سب ان کو یکساں شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اکثر جگہ منشی جی نہایت سلیس الفاظ میں ایسے جذبات کا اظہار کر جاتے ہیں کہ جس کے مطالعہ سے دل و دماغ میں سرسراہٹ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب تک ایک ہی نشست میں سب ناول کو ختم نہ کر لیا جائے۔ ناول چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر کچھ اور فوری فائدہ حاصل نہ ہو تو کم از کم خیالات تو پختہ ہو جاتے ہیں۔ فراموش شدہ تاریخی حالات سامنے آ جاتے ہیں۔ گذشتہ واقعات سے اصلاح حال کا موقعہ ملتا ہے۔

اس مختصر تمہید کے ساتھ ہم اپنا اس ماہ کا ناول اورنگ زیب عالمگیر حصہ دوئم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ امید ہے۔ آپ حسب سابق دو روپے دے کر وی پی وصول کریں گے۔ لاریب یہ ناول بھی بڑا دلچسپ ہے۔ اس کو مطالعہ کر کے آپ خوش ہوں گے۔ اور آپ کی لائبریری میں ایک ہمیشہ چمکنے والے موتی کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس ناول کی ترسیل میں آپ کو محصول ڈاک کی چھوٹ دی گئی ہے۔

امید ہے کہ آپ اطلاع دیں گے کہ آپ کو ان کے سوا اور کونسا ناول یا کتاب درکار ہے ہم آپ کی خدمت سرانجام دیکر فخر محسوس کریں گے۔ اگر آپ کو منشی صادق حسین صاحب کی خدمات کا اعتراف ہے اور ان کی تحریر سے دلچسپی ہے۔ تو پیسہ اخبار بک کلب کے حلقہ کو وسیع کرنے کے لئے اپنے احباب اور عزیزوں کو بھی مطالعہ کی دعوت دیجیئے۔ یا ہمیں ان کے نام دیتے بھیجئے ہم ان کو دعوت نامے بھیجیں۔

اس سے قبل ہم منشی جی کے حسب ذیل ناول طبع کر چکے ہیں:-

(۱) آشیانہ کی حور	ہے/	(۱۱) سلطان المجاہدین	عہ/
(۲) سعید و فلیانہ	ہے/	(۱۲) سلطان ٹیپو	عہ/
(۳) آرمینیا کا چاند	عہ/	(۱۳) حیدر علی	عہ/
(۴) فتح انطاکیہ اول	عہ/	(۱۴) شیر دکن	عہ/
(۵) فتح انطاکیہ دوم	عہ/	(۱۵) جوش جہاد	عہ/
(۶) فتح قسطنطنیہ	عہ/	(۱۶) اورنگ زیب اول	عہ/
(۷) حور ایران	عہ/	(۱۷) اورنگ زیب عالمگیر دوم	عہ/
(۸) جانباز ترک	عہ/	(۱۸) مصطفیٰ کمال اتاترک	عہ/
(۹) بہادر ترک	عہ/	(۱۹) مصطفیٰ کمال دوئم	عہ/
(۱۰) جنگ صلیب ہلال	عہ/	(۲۰) فتح یرموک	عہ/

اس وقت ماہ جون میں دکن کے چار چاند اور ماہ جولائی میں ابوالہول و امس زیر طبع

ہیں۔ پھر فتوح الشام اگست و ستمبر ۱۹۴۷ء میں اور فتوح العجم اکتوبر و نومبر میں پیش کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ کی اور بہت سی کڑیاں منشی جی آج تک تحریر کر چکے ہیں۔ جو آئندہ ماہ بماہ پیش کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں اس وقت تک بہت سے نوجوان اس سلسلہ کے مستقل خریدار بن چکے ہیں۔ اور تمام بڑے بڑے شہروں میں تمام کتب فروشوں کے ہاں سے یہ ناول مل سکتے ہیں۔ فقط:- آپ کا خادم۔

عبدالمجید مینجر دفتر بک کلب پیسہ اخبار لاہور

(بقیہ مضمون صفحہ ۶ سے آگے) خود ہندو اور سکھ آپس میں تقسیم ہو کر رہ جائیں گے اور سیاسی طور پر یہ کارروائی موجودہ حالت سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوگی - مسٹر وائیٹس نے یہ بھی ذکر کیا ہے - کہ جون ۱۹۴۸ء تک تقسیم ہند کے پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکے گا اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کافی عرصہ درکار ہوگا - ان کی رائے میں فوج کی تقسیم میں بہت دیر لگے گی - مسٹر جناح نے کہا میرے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے - کہ برطانوی حکومت نے سوچے سمجھے بغیر جون ۱۹۴۸ء تک انتقال اقتدار کی تاریخ مقرر کی ہے - تقسیم ہند کا سوال ۱۹۴۰ء سے سب کے سامنے ہے - مارچ ۱۹۴۶ء میں وزارتی مشن کے ساتھ فوجوں کی تقسیم کے سوال پر پورا تبادلہ خیالات ہو چکا ہے - بعد ازاں برطانوی حکومت اور فوجی حکام تقسیم ہند کے سوال پر گہرا غور و خوض کر چکے ہیں - جب ۲۰ فروری کے قرطاس ابیض میں صوبوں کو انتقال منتقل کرنے کی تجویز بھی درج کی گئی - برطانوی حکومت ڈیفنس کے مسئلہ کو کیونکر نظر انداز کر سکتی تھی - فوجوں کی تقسیم کے بغیر انتقال اقتدار بے سود ہے - علاوہ ازیں میرے نزدیک پاکستان اور ہندوستان کے لئے فوجوں کی تقسیم کوئی مشکل کام نہیں - مسٹر جناح نے کہا - مسٹر پٹیل یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ معقولیت کے دیوتا ہیں - اور میں نہایت برا انسان ہوں - وہ کہتے ہیں - کہ انہوں نے تقسیم ہند کا سوال اتحادی اسمبلی میں پیش کرنے کی پیشکش کی - اور بعد ازاں اس سلسلہ میں ثالثی فیصلہ کرانے پر اظہار آمادگی کیا - لیکن میں نے ان دونوں تجاویز کو مسترد کر دیا - مسٹر جناح نے کہا - کہ یا تو مسٹر پٹیل کا ذہن اچھا نہیں - اور یا وہ دیدہ دانستہ ہندوستان اور ہندوستان کے باہر لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں - اگست میں انہوں نے مجھ پر یہ الزام عائد کیا - کہ میرا رویہ نہایت سخت ہے - میں نے انہیں بتایا - کہ طالب پاکستان کی اساس حق خود ارادیت پر ہے - چونکہ مسلمانوں کا پیدائشی حق ہے - لہذا اسے داد رسی کے قابل مسئلہ کا نام ہرگز نہیں دیا جا سکتا - ہر سمجھدار انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ حق خود ارادیت کسی قوم کا مستقل اور بنیادی حق ہوتا ہے - اور جمہوری طریق سے کسی قوم کی آزادی و خود مختاری کو تسلیم کرنا ضروری ہوتا ہے - اس پر قوموں کی رائے شماری حاصل کرنا ضروری نہیں - ایسی کارروائی کا نتیجہ تو ظاہر ہی ہے - کیونکہ ہندوؤں کی آبادی مسلمانوں کے مقابلہ میں سہ گنا ہے - نہ ہی اس سلسلہ میں کسی دوسری قوم کو ثالث بنایا جا سکتا ہے - مسٹر پٹیل یہ سب کچھ جانتے ہیں - لیکن وہ جان بوجھ کر ہندوستان اور بیرون ہند میں لوگوں کو اپنی غلط بیانیوں سے گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔

پنجاب کے مشہور جرنلسٹ مسٹر محمد شفیع گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۱۳ مئی - آج پنجاب کے مشہور جرنلسٹ مسٹر محمد شفیع ایم - اے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے - اور انہیں ملتان جیل بھیج دیا گیا -

پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل نے ایک قرارداد میں پاکستان ٹائمز اور ڈان کے رپورٹر اور نوائے وقت کے سیاسی نامہ نگار مسٹر محمد شفیع کی گرفتاری کی مذمت کی ہے - کمیٹی نے ایک قرارداد میں کہا ہے - کہ مقدمہ چلائے بغیر ایک مشہور اخبار نویس کی گرفتاری کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں - مجلس عمل نے مطالبہ کیا ہے - کہ مسٹر محمد شفیع کو جس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے - اس کے سلسلہ میں ان پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے - قرارداد میں کہا گیا ہے - بظاہر گرفتاری کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی - لیکن اگر انہیں کسی رپورٹ کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے - تو مجلس عمل اس امر پر سخت حیرت کا اظہار کرتی ہے - کیونکہ اخبار میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے - اس کی ذمہ داری اخبار کے ایڈیٹر اور پبلشر پر عائد ہوتی ہے - کسی اخباری نامہ نگار کو گرفتار کرنا ایک فاشسٹ کارروائی ہے - تاکہ پریس کی آواز کو دبا کر اخبارات کو دبایا جا سکے - آج مجلس عمل نے امرتسر کی فرقہ وارانہ صورت حال پر بھی غور کیا اور شہر کے فساد زدہ علاقوں میں امن بحال کرنے کے ذرائع پر بھی غور و خوض کیا گیا - آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر حمید نظامی اور آل انڈیا مسلم ورکنگ جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر فیض احمد فیض نے بھی ایک مشترکہ بیان میں مسٹر شفیع کی گرفتاری کی مذمت کی ہے اور کہا ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد شفیع کے خلاف یہ انوکھا قدم روزنامہ ڈان کو ایک مہینہ پہلے قابل اعتراض مضمون بھیجنے کی بنا پر اٹھایا گیا ہے - ہر ایسے مہذب ملک میں جہاں اخبارات کو نہایت قلیل آزادی حاصل ہے - ہمیشہ یہ تسلیم کیا گیا ہے - کہ کسی اخبار میں جو کچھ شائع ہوتا ہے - اس کی ذمہ داری ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر پر عائد ہوتی ہے - اخبار کا دوسرا اسٹاف اس ذمہ داری سے مبرا ہوتا ہے - خاکسار کے ملک سے باہر مسٹر محمد شفیع کے متعلق پہلا واقعہ ہے - جبکہ کسی نامہ نگار کو محض ایک مضمون بھیجنے کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہو - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت پنجاب مسٹر شفیع کے خلاف باقاعدہ طور پر الزام عائد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی - کیونکہ اسے علم ہے کہ کسی عدالت میں ان پر الزام ثابت نہیں کیا جا سکے گا - چنانچہ حکومت انہیں نامعلوم عرصہ تک نظر بند رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے - اس کارروائی کو صرف یاں اور مسٹر مشاک پٹلر ہیٹ سے موسوم کیا جا سکتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ دوسرے اخبار نویسوں کو بھی خطرناک نظریات کی بنا پر گرفتار یا نظر بند کیا جائے گا - ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے موجودہ اقدام سے جو نظیر قائم کی ہے - اگر اس پر اعتراض و تنقید نہ کی گئی تو پیشہ صحافت کے تمام حقوق غصب ہو کر رہ جائیں گے - اور کوئی دیانت دار اخبار نویس اپنے پیشہ کو اطمینان خاطر سے جاری نہیں رکھ سکے گا - ہم آل انڈیا مسلم نیوز پیپرز ایسوسی ایشن اور مسلم ورکنگ جرنلسٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے اس کارروائی کی پر زور مذمت کرتے ہیں - ہمیں توقع ہے کہ دوسرے

زندگیوں سے مت کھیلو

اگر آپ زیادہ بچوں کی پرورش کا بار نہیں اٹھا سکتے - تو

اختیاری المعروف مانع حمل

استعمال کیجئے - معصوم زندگیوں سے کھیلنا سماجی اور اخلاقی گراوٹ ہے - کمزور و ناتوان بچے قوم کے لئے عذاب ہیں - ایک تندرست و توانا بچہ چھ سات ناتوان بچوں سے لاکھ درجہ بہتر ہے - اس لئے ہر طرح کی پریشانی سے بچنے کے لئے ہماری

۱۷ سالہ تجربہ شدہ اختیاری المعروف مانع حمل

کو مددگار بنایئے اور آئے دن کی بیماری اور پریشانی سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنی شریک زندگی کی تندرستی و خوبصورتی بنائے رکھئے - قیمت دس روپے بارہ آنے ہے - عرد س زندگی - مفصل حالات کے واسطے مفت طلب فرمایئے

پتہ یہ ہے -

فدائے طب حکیم لال ترائن دہلی

بچو والو یہ یاد رکھو

حکیم تلسی پرشاد اگروال علی گڑھ کی گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

ایلوپیتھی گھٹی رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی ہر ایک بیماری کو دور کرتی - کمزور بچوں کو تندرست و طاقتور بناتی ذرا سی روزانہ صبح شام بچوں کو چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہوں گے - دانت بڑی آسانی سے نکل آویں گے سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی و جعلی گھٹیوں سے بچیں قیمت فی شیشی ۔ رچار شیشی ۱۲ درجن ۱۲ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگاویں مفت لو - دس معزز نام دیتے ہی ۱۲ روپیہ کمانے کی کل مفت بھیج دیں گے

المشتہر - منیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ یو - پی

تقسیم پنجاب کے حامی بہت جلد اس مطالبہ سے دستکش ہو جائیں گے

اقتصادی اعتبار سے پنجاب کی یکجہتی اشد ضروری ہے (محمد حسن)

لاہور ۸ مئی - دستور ساز اسمبلی کے مسلم لیگی رکن اور مشہور ماہر اقتصادیات پروفیسر محمد حسن نے مجوزہ تقسیم پنجاب کے اقتصادی پہلو پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ تقسیم پنجاب اور تقسیم ہند کی نوعیت یکساں نہیں ہے - تقسیم ہند کی صورت میں پنجاب کی پیداوار پر کوئی ناموافق اثر نہیں پڑے گا - لیکن تقسیم پنجاب سے صوبہ کی پیداوار کے ذرائع تباہ ہو جائیں گے - پروفیسر محمد حسین نے کہا ہے - جن لوگوں نے تقسیم پنجاب کی حمایت کی تھی - وہی اب اس مطالبہ کی حمایت سے دستکش ہونے جا رہے ہیں - اس تقسیم کے خلاف کئی اہم اقتصادی دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں - یہ امر حیران کن نہیں ہوگا - کہ تقسیم پنجاب کے حامی بالآخر اس کی حمایت بالکل ترک کر دیں - تقسیم بنگال کے خلاف یہ دلائل ہیں - (۱) پنجاب کے نظام آبپاشی کی نوعیت اس امر کی متقاضی ہے کہ اس کے کنٹرول کے لئے صوبہ کی انتظامی اور سیاسی یکجہتی برقرار رکھی جائے - (۲) نہری آبادیوں کے لاکھوں آباد کار امرتسر - جالندھر اور لدھیانہ کے متنازعہ فیہ اضلاع سے آئے ہیں - صوبائی تقسیم کی صورت میں ان کے آبائی اضلاع سے ان کے قدیم تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو کر رہ جائے گا - (۳) ان آباد کاروں کی کافی تعداد سکھوں پر مشتمل ہے - انہیں مفت زمینیں عطا کی گئی تھیں - لیکن تقسیم پنجاب کے بعد وہ ان زمینوں پر حقوق ملکیت سے محروم ہو جائیں گے - (۴) تینوں اہم متنازعہ فیہ اضلاع کی آبادی پہلے ہی ضرورت سے زیادہ ہے - ان کی زائد آبادی صرف نہری آبادیوں میں جا سکتی ہے - لیکن تقسیم پنجاب کے بعد یہ نہری نو آبادیاں ان پر بند کر دی جائیں گی - (۵) باقی ماندہ متنازعہ فیہ اضلاع

اخبارات بھی اس آمرانہ کارروائی اور حکومت پنجاب کی طرف سے تمام ہندوستانی اخبارات کی تذلیل کی مذمت کرتے ہیں - ہمارے ہمنوا ہوں گے - (ا-پ)

ضلع راولپنڈی کے مسلمانوں پر تیس لاکھ روپے جرمانہ عائد کر دیا گیا

فسادات کے سلسلہ میں گورنر پنجاب کی طرف سے تعزیری کارروائی

لاہور ۷ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ گورنر پنجاب نے ضلع راولپنڈی کے مسلمانوں پر تیس لاکھ روپیہ تعزیری جرمانہ عائد کیا گیا ہے - راولپنڈی کے میونسپل اور چھاؤنی کے حدود اور گوجر خان کے میونسپل علاقہ پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا - سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اس نتیجہ پر پہنچی ہے - کہ ۳ مارچ ۱۹۴۷ء کے بعد ضلع راولپنڈی کے دیہاتیوں نے ایسی وارداتیں کی ہیں - جو امن کے منافی ہیں - مندرجہ ذیل لوگ جرمانہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیئے گئے ہیں - (۱) غیر مسلم - (۲) ایسی مستورات جن کی کوئی غیر منقولہ جائداد نہ ہو - (۳) ۱۸ سال سے کم عمر کے مرد جن کی کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں - (۴) ایسے اشخاص جن کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یہ سرٹیفکیٹ دے - کہ انہوں نے فسادات میں حصہ نہیں لیا - اور انہوں نے بد امنی کے زمانہ میں غیر مسلموں کی امداد کی ہے - (۵) مرکزی حکومت، صوبائی حکومت اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایسے ملازمین جو بد امنی کے زمانہ میں ڈیوٹی پر تھے - یا جن کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یہ سرٹیفکیٹ دے - کہ انہوں نے فسادات میں کوئی حصہ نہیں لیا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی اور وجہ کی بنا پر بھی جسے مناسب سمجھے جرمانہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر سکتا ہے - (ا-پ)

حسن و شباب سے کھیلنے والوں کے لئے!

ذیل کے مجربات جوانی کا بیمہ اور شباب کی دستاویزیں ہیں - فائدہ نہ ہو تو حلفیہ بیان پر قیمت واپس ایسے زیادہ گارنٹی کیا ہو گی

طلاء مار سیاہ معہ مکمل کورس - جس طرح اس طلاء کی تیاری قدرت کا کرشمہ ہے - اسی طرح اس کا اثر بھی بجلی کے کرنٹ کی طرح اعصاب میں دوڑتا ہے - اور بے حسی کو دور کر دیتا ہے - غلط کاری کے باعث یہ شکایات عام ہے - صرف یہی ایک طلاء ہے - جو جملہ خرابیوں کا واحد علاج ہے - اس طلاء مار سیاہ کو ایک ہفتہ لگانے کے بعد دوسرے طلاء کا استعمال کرایا جاتا ہے - اور مقوی باہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں - دو ہفتہ میں کمزوری دور ہو جاتی ہے - ہر موسم میں قابل استعمال ہے - قیمت ہر سہ ادویات پانچ روپے ۵ر

حسن زیبا - دودھ پلانے والی عورتیں جوانی کے اس میوہ لورس کو جھکا دیتی ہیں یعنی بے احتیاطی سے پستان لٹک جاتے ہیں - یہ دوا پستانوں کو سخت کرتی ہے اور شباب قائم رکھتی ہے - قیمت تین روپے بارہ آنے -

کیف دوشیزہ - دوشیزگی کا لطف ہر شخص کو سہاگ کی پہلی رات ملا کرتا ہے - ہم نے اس لطف کو قائم رکھنے کے لئے یہ عجیب و غریب دوا ایجاد کی ہے - جس کو لگانے سے یہ لطف ہر بار لیا جا سکتا ہے - قیمت دو روپے آٹھ آنے - جو مدت تک کافی ہے -

قاتل جریان - یہ مرض عام ہو گیا ہے - ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت اس بیماری کا شکار ہے - اس لئے ہم نے ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد یہ دوا ایجاد کی ہے - کتنا ہی پرانا جریان ہو - اس کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے -

تجربہ شرط ہے
مکمل کورس کی قیمت
تین روپے آٹھ آنے

روغن مانع حمل - برتھ کنٹرول کے سلسلہ میں یہ دوا اکسیر ہے - کثرت اولاد بھی دنیا کے لئے ایک مصیبت ہے - اس سے بچنے کے لئے ہم یہ روغن پیش کرتے ہیں - یہ بھروسہ کی چیز ہے - مقاربت کے وقت تین چار قطرے استعمال کئے جاتے ہیں - قیمت تین روپے آٹھ آنے -

معجون شباب - قوت باہ کا خزانہ - کمر اور ریڑھ کو مضبوط کرتی ہے - گردوں کو گرم کرتی ہے - دل و دماغ اور جگر یعنی اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین ٹانک ہے - تولید خون کے لئے اکسیر ہے - قیمت بیس خوراک صرف پانچ روپے ۵ر

تحفہ خاص - یہ دوا پیرجی کے تعویذ سے بڑھ کر کام کرتی ہے - محبوب ہمیشہ کے لئے مطیع اور گرویدہ ہو جاتا ہے - شوقین حضرات خاص طور پر متوجہ ہوں - قیمت فی شیشی ڈھائی روپے -

مفت - ایک دوشیزہ نے سہاگ کی پہلی رات کس طرح گذاری یہ کتاب تین پیسے کے ٹکٹ پہنچنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے -

نوٹ : محصول ڈاک و پیکنگ کا خرچ ہر دوا بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ :

حکیم سید آفتاب علی ہاشمی ناظم دواخانہ شباب جوانی ۷۸ بی - ایل - چتلی گیٹ دہلی

استے خشک اور بنجر ہیں کہ ان پر زراعت ممکن نہیں۔ اب تک صوبائی امداد پر ہی ان کا گذارہ رہا ہے۔ آزاد ہو کر وہ اپنا انتظام چلانے سے قاصر ہوں گے۔ مذکورہ بالا اقتصادی دلائل کی بناء پر صوبہ کی یکجہتی کو برقرار رکھنا اشد ضروری ہے۔ اس یکجہتی کو ختم کرنے کی کوئی مصنوعی کوشش فطرت اور انسان کے ان تعلقات کو نقصان پہنچانے کی جو مدت سے قائم ہو چکے ہیں۔ اور جو لوگ عارضی سیاسی فائدہ کے لئے تقسیم کے طالب ہیں۔ انہیں ہی اس کا سب سے زیادہ نقصان ہوگا۔ (ممدوٹ)

سکھوں کو تقسیم پنجاب کے خطرناک نتائج کا احساس ہو چکا ہے

انہیں یہ بھی علم ہے کہ مسلمان پاکستانی علاقوں کی یکجہتی ختم نہیں ہونے دیں گے

لاہور ۲۱ مئی۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے غیر منقولہ جائدادوں کی اساس پر پنجاب کو تقسیم کرنے کی جو نئی تجویز پیش کی ہے۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر خان افتخار حسین آف ممدوٹ نے اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے یہ بیان جاری کیا ہے:-

سکھ لیڈروں نے پنجاب کی آبادی کی اساس پر تقسیم کرنے کے مسلمہ اصول کو اپنانے کی بجائے صوبہ کو غیر منقولہ جائیدادوں کی بناء پر تقسیم کرنے کا اب جو مطالبہ پیش کیا ہے۔ اس سے صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں تقسیم پنجاب کے خطرناک نتائج کا احساس ہو چکا ہے ماسٹر تارا سنگھ نے اب جو تازہ بیان دیا ہے۔ اس میں اس امر کا احساس موجود ہے۔ کہ تقسیم پنجاب میں سکھ ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ جائیں گے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ نہ صرف مشرقی پنجاب میں مستقل طور پر ہندو اکثریت اور غلبہ کے رحم و کرم پر ہوں گے۔ بلکہ مغربی پنجاب میں بھی ان کی اقتصادی پوزیشن کا خاتمہ ہو جائیگا

صوبہ پنجاب کو جائدادوں کی بناء پر تقسیم کرنا دراصل اس مشکل پوزیشن سے نکلنے کی کوشش کے مترادف ہے۔ جو کانگرس کی خطرناک سازشوں کے بھروسہ پر سکھوں نے محض جذبات کی رو میں بہ کر اختیار کر لی تھی۔ سکھ یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی شخص اس تجویز پر سنجیدگی سے غور نہیں کرے گا۔ سکھ لیڈروں کی ناقص قیادت کے باعث ان کے حامیوں کو جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب سکھ لیڈر تقسیم پنجاب کا مطالبہ پیش کر کے اپنے ان مشتعل حامیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سکھ لیڈروں کو یہ توقع تھی۔ کہ ان کی ہمدرد کانگرس نئے مشرقی صوبہ پنجاب میں کسی سکھ وزیر اعظم کا تقرر منظور کرے گی۔ یا وہ ریاست پٹیالہ اور پنجاب کے نواحی علاقوں پر مشتمل سکھوں کے ایک قومی وطن کا قیام گوارا کرے گی۔ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس نے یہ دونوں تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ اس لئے سکھوں نے اپنی پوزیشن تبدیل کر لی ہے۔

خان آف ممدوٹ نے کہا ہے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ سکھ بہت جلد متحدہ پنجاب کی حمایت شروع کر دیں گے۔ انہیں علم ہے۔ کہ وہ پاکستانی علاقوں کی یکجہتی کو محفوظ رکھنے کے لئے آخر دم تک لڑیں گے۔ اور انہیں اس امر کا بھی احساس ہے۔ کہ تقسیم پنجاب سے صرف ہندوؤں کو ہی فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ پنجاب کے مشرقی اضلاع میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ پنجاب میں ۳۷ لاکھ سکھوں کا مستقبل صرف ایک صوبہ میں اکٹھے رہنے کی صورت میں ہی محفوظ ہو سکتا ہے۔ اپنی صفوں میں مستقل رکاوٹیں حائل کرنے سے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس طرح وہ پنجاب کے دونوں حصوں میں حقیر اقلیتیں بن کر رہ جائیں گے۔

فن تعمیر حیات

۱۰

مثلاً تمہارے روپے پر جو بنک میں جمع ہے کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر تم فیصلہ کرو۔ کہ وجود تم کو کبھی دکھائی دیتے ہیں یا نہیں دکھائی دیتے۔ لیکن اگر بھوتوں کی موجودگی اور ان کا دکھائی دینا تیز نگاہی سے زیر بحث ہو کہ آیا بھوت مخفی خزانے ہم کو دکھا سکتے ہیں تو اس بات کا امکان نتائج قائم کرنے میں ناواجب اثر ڈالیگا۔ تم دماغی جدائی سے محروم ہو گے۔ کیونکہ مدعا یہ نہیں ہوگا کہ تاریک سوال کو روشنی میں دیکھا جائے۔ بلکہ روپیہ کمانا ہوگا۔

دماغی ترتیب

نقطۂ ترتیب تشریح طلب ہے۔ ایک دانا کا قول ہے۔ کہ انسانوں کی تمام قوتوں میں سب سے زیادہ طاقتور اور شریف وہ ہیں۔ جو ترتیب ذات سے تمام عدید حالات زندگی میں خواہ وہ کیسے ہوں۔ اور خواہ ان کو کیسے ہی انقلاب سے واسطہ پڑے اپنے آپ کو بہت قابل بنا سکتے ہیں۔ ترتیب ذات سے مراد ہے۔ وہ کامیاب کوشش جس سے عتیق اور جدید حالات کا مرکب تیار کیا گیا ہے۔

چوگردہ حوالی پڑوس

ہم کو متواتر ضرورت ترتیب و توازن کی رہتی ہے۔ مثلاً ہم کو اپنے قرب و جوار یا پڑوس میں ایسے امور سے پالا پڑتا ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں۔ اس لئے ہم کو اطمینان دل و دماغ اور حفاظت جان کے لئے ان میں ترتیب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر ہماری ہستی کے مرکز میں ایک اندرونی فساد ہوتا ہے۔ ایک عنصر دوسرے عنصر کا دشمن ہوتا ہے اس لئے صرف ترتیب ہی مامون عمل ہوتا ہے۔ اور مناسب حکمت عملی بھی۔ اگر کوئی ناچوری کرے تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے خیالات۔ خواہشات اور ضمیر کے دعاوی میں فیصلہ کرنے کے مشکل فن میں ناکام رہا ہے۔ اس نے خواہشات کو بعد دراز کر کے اسے خیالات یعنی فیصلہ کو اس آواز سے محروم کر دیا ہے۔ جو حق بجانب فیصلہ کے لئے درکار تھی۔ اور جب وہ قیدخانہ میں داخل ہوتا ہے۔ تو اسے دیکھ کر کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ قیدی اس لئے بنا ہے۔ کہ دماغی ترتیب سے محروم تھا۔ یا اس نے غلط ترتیب کو اختیار کیا تھا۔

دماغی نظارہ کی محتاجی

آپ سوال کر سکتے ہیں کہ ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جو ان بد ترتیبوں سے آزاد ہیں جتنا کہ انہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری تمام دماغی اغلاط اور دیوانگیاں اس وجہ سے وقوع میں آتی ہیں۔ کہ ہم ان عناصر کے دعاوی کا فیصلہ کرنے میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ جن سے شخصیت بنتی ہے۔ اس سادہ شکل سے تم تناسب کا مطالعہ کر سکتے ہو۔

ارادہ	خیال	حس

یہ کہنا مغالطہ ہے کہ دماغی طاقتوں میں ایسی صحیح قسمیں نہیں ہیں۔ کیا تم فرض کر سکتے ہو کہ ایک ایسا شخص حس کے دماغ میں ایسے غیر مساوی تناسب ہوں۔ صحیح نتائج پر پہنچ سکتا ہے؟ کیا تم اس کو تنومندی دماغ کہہ سکتے ہو۔ جس میں تمام طاقتیں اس طرح مرتب ہیں۔ کہ صحیح چلن کا ظہور لابد ہے؟ ہرگز نہیں ایسا آدمی تقریباً سنسنی خیز فسانہ خواں ہوگا۔ سیاسیات میں ایسا شخص ایک فصیح البیان مقرر کے رحم پر ہوگا۔ جو جانتا ہے کہ وہ بہتے مقرر جذبات کو بھڑکا کر دیں کو ان پر قربان کر سکتا ہے۔ اگر اسنے اتفاق سے مذموم فقرہ سن لیا تو وہ اسے بتعجیل اسے ادیر عائد کر دیگا۔ اور یہ غیر ممکن ہوگا۔ کہ وہ رات بھر نہ سوسکے۔ سخت الفاظ اس کے دل میں کانٹے کی طرح چبھی اور کھٹکیں گے۔ پھر اس کے خلاف اگر اس نے اپنی تعریف سن لی۔ تو وہ پھولا نہ سمائیگا۔ معاوضہ ہم کو ہر جگہ ملتا ہے۔

(باقی پھر)

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

ستم۔ جور و جفا ہر چار سو ہے
ملیں دو دل مگر ممکن نہیں ہے
جہاں اہل تمنا کا عدو ہے
تلاش مہ جبین دل رُبا میں
پھرے انور کی حسرت کُو بہ کُو ہے

(از محمد انور بیگ ایم اے)

تفکرات انور

عبث یہ رات دن کی جستجو ہے
جسے ہم ڈھونڈتے ہیں روبرو ہے
غضب ہے تیرا اندازِ تکلم!
ادا تیری جہان آرزو ہے
خرابِ دہر میں آزادرو ہیں!
کسی کا ڈر نہ پاسِ آبرو ہے
کلی کو دیکھ کر حیران ہوں میں
دہن جانِ تمنا! ہو بہو ہے
عجب رنگیں شہیدانِ وفا ہیں!
گل و لالہ میں عاشق کا لہو ہے
بہارِ جاں فزا ساقی صنم ہے
گل و بلبل ہیں گردش میں سبو ہے
شبِ دیجور ہے حیران و ترساں
پڑی رخ پر جو زلفِ مشکبو ہے
وفائے دہر ہے قصۂ ماضی

عورت کو ماہواری درد کی تکلیف سے بچانے کیلئے

دوا کورس بہترین علاج ہے

یاد رکھیے عورت کے ماہواری ایام کی بے قاعدگی یا ماہواری کا درد اسے نئی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔ اگر کسی عورت کو ماہواری درد کے ساتھ ہوتی ہو۔ یا کم یا زیادہ ہوتی ہو یا بیقاعدہ ہوتی ہو یا ماہواری کی اور کوئی بھی خرابی ہو اس کیلئے بہت آسان اور بہت زود اثر علاج یہ ہے کہ اس کو صرف ایک شیشی دوا

کورس

استعمال کرا دیجئے۔ ماہواری کو باقاعدہ کرنے اور بغیر تکلیف کے لانے کیلئے یہ دوا نہایت اچھی اور تجربہ شدہ ہے۔ ایک شیشی کورس کی قیمت دو روپے آٹھ آنہ ہے۔

لیڈی ڈاکٹر زنانہ دواخانہ
پی ایم۔ ڈی ۳۴ دہلی
کے پتہ پر خط لکھکر منگائی جاسکتی ہے۔ پارسل پر نوآنے محصول لگیگا۔

(ٹیلیفون نمبر ۶۲۶۸)

(ٹیلیفون نمبر ۶۲۶۸)

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسلمانو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا۔ تو شیطان بے حیائی کی باتیں اور برے کام ہی بتائیگا۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی مہربانی نہ ہوتی۔ تو تم میں سے ایک شخص بھی نہ سدھر سکتا۔ مگر خدا جس کو چاہتا ہے۔ پاک کرتا (اور سنوارتا) ہے۔ اور خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (۲۱)

جو لوگ تم میں اہل فضل اور صاحب وسعت ہیں۔ وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں۔ کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں وطن چھوڑ جانے والوں کو کچھ خرچ پات نہیں دیں گے۔ ان کو چاہیئے کہ معاف کر دیں۔ اور درگذر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تم کو بخش دے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲۲) جو لوگ پرہیزگار اور برے کاموں سے بے خبر اور ایماندار عورتوں پر بدکاری کا عیب لگاتے ہیں۔ ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں پھٹکار ہے۔ اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔ (۲۳) یعنی قیامت کے روز جس دن ان کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں سب ان کے کاموں کی گواہی دیں گے (۲۴) اس دن خدا ان کو ان کے (اعمال کا) پورا پورا اور ٹھیک بدلہ دیگا۔ اور ان کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا برحق ہے اور حق کو ظاہر کرنے والا ہے۔ (۲۵) ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے قابل ہوتی ہیں۔ اور پاک مرد پاک عورتوں کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ پاک لوگ بدگویوں کی بکواس سے بری ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہوتے ہیں اور ان کے لئے بخشش اور نیک روزی ہے۔ (۲۶)

مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں سے اجازت حاصل کئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (اور ہم یہ نصیحت اس واسطے کرتے ہیں) تاکہ تم یاد رکھو۔ (۲۷) اگر تم گھر میں کسی شخص کو موجود نہ پاؤ۔ تو جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے اس میں مت داخل ہو۔ اور اگر گھر والے یہ کہیں کہ (اس وقت نہیں یعنی) واپس چلے جائیے۔ تو چلے جایا کرو۔ یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو۔ خدا سب جانتا ہے (۲۸) ہاں اگر تم کسی ایسے مکان میں چلے جاؤ۔ جس میں کوئی بستا نہ ہو۔ اور اس میں تمہارا اسباب رکھا ہوا ہو۔ تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ رکھتے ہو خدا کو سب معلوم ہے۔ (۲۹) (اے پیغمبر) مومن مردوں سے کہہ دو۔ کہ نظریں نیچی رکھا کریں۔ اور شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ اور جو یہ کام کرتے ہیں خدا سب سے خبردار ہے (۳۰) اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو۔ کہ نگاہیں نیچی رکھا کریں اور شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ اور آرائش یعنی زیور کے مقامات کو مت دکھایا کریں۔ مگر جو اس میں سے ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔ اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان غلام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے خبر نہ رکھیں۔ غرض ان لوگوں کے سوا کسی پر اپنی آرائش اور زینت کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں۔ اور اپنے پاؤں (ایسی طرح زمین پر) نہ مارا کریں۔ کہ (جھنکار کی آواز کان میں پہنچے۔ اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ بھلائی حاصل کرو۔ (۳۱) اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اور ان کو اکیلی نہ رہنے دیا کرو) اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے۔ تو خدا ان کو اپنے فضل سے آسودہ کر دیگا۔ اور خدا بہت کچھ دینے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (۳۲)

اور جن کو بیاہ نہ ملتا ہو۔ وہ پاکدامنی کو اختیار کئے رہیں۔ یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے غنی کر (کے بیاہ کا مقدور بخش) دے۔ اور جو غلام تم سے مکاتبت چاہیں تو اگر تم ان میں شائستگی اور نیکی دیکھو۔ تو ان سے مکاتبت کر لیا کرو۔ اور خدا نے جو مال تم کو دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو (بے شرمی کے ساتھ) دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کیلئے بدکاری پر مجبور نہ کرنا اور جو ان کو مجبور کریگا۔ تو ان (بیچاریوں) کے مجبور کئے جانے کے بعد خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۳۳)

بھلا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ خدا بادلوں کو ہانک لاتا ہے۔ پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر ان کو تہ بہ تہ کرتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل میں سے مینہ نکل کر (برس) رہا ہے۔ اور آسمان میں جو (اولوں کے) پہاڑ ہیں ان سے اولے نازل کرتا ہے۔ تو جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا رکھتا ہے۔ اور بادلوں میں جو بجلی ہوتی ہے۔ اسکی چمک آنکھوں کو خیرہ کر کے بینائی کو اچکے لئے جاتی ہے (۴۳) خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے۔ اہل بصارت کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے (۴۴) اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے تو ان میں سے بعض ایسے ہیں۔ جو پیٹ کے بل چلتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں۔ کہ خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۴۵)

اے پیغمبر ان سے کہہ دو۔ کہ خدا کی اطاعت کرو۔ اور اس کے پیغمبر کی۔ اور اگر تم منہ موڑو گے۔ تو جس چیز کا بوجھ ان پر ہے اس کے ذمہ دار وہ ہیں۔ اور جس چیز کا بوجھ تم پر ہے اس کے ذمہ دار تم ہو۔ اور اگر ان کے فرمان پر چلو گے۔ تو سیدھا رستہ پا جاؤ گے۔ اور پیغمبر تو صرف اس بات کے ذمہ دار ہیں۔ کہ خدا کے پیغام و احکام کھول کھول کر سنا دیں (۵۴)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنائیگا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کریگا۔ اور خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔ وہ میری عبادت کرتے رہیں۔ اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں۔ اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو یہ لوگ بدکردار ہیں (۵۵) اور نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اور رسول اللہ کی فرمانبرداری کرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحمت کی جائے (۵۶) اور ایسا خیال نہ کرنا۔ کہ کافر لوگ ہم کو مغلوب کر دیں گے (یہ جا ہی کہاں سکتے) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (۵۷)

مومنو! تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے تین دفعہ یعنی تین اوقات میں تم سے اجازت لیا کریں۔ (یعنی اجازت حاصل کر کے تمہارے پاس آیا کریں) ایک تو نماز صبح سے پہلے اور دوسرے گرمی کی دوپہر کو جب تم کپڑے اتار دیتے ہو اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین اوقات تمہارے پردے کے وقت ہیں۔ ان کے (آگے پیچھے یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر کچھ گناہ کہ کام کاج کے لئے ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہو۔ اس طرح خدا اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور بڑی عمر کی عورتیں جنکو جوانی کے نہ رہنے کے سبب نکاح کی توقع نہیں رہی اگر وہ کپڑے اتار کر سر ننگا کر لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ اپنی زینت کی چیزیں نہ ظاہر کریں۔ اور اگر اس سے بھی بچیں تو ان کے حق میں بہتر ہے اور خدا سنتا جانتا ہے

تو پاک باش برادر و مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب فنی پریس ستیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲۱ | ۳ جون سنہ ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

لاہور میں بدامنی

گذشتہ دو ہفتوں سے لاہور میں سخت گڑبڑ ہے۔ جس کی وجہ سے پولیس کو متعدد مقامات پر کئی بار گولی چلانی پڑی۔ بازار بند پڑے ہیں۔ سب سکول کالج بند ہو گئے ہیں۔ کئی روز سے شام سات بجے سے صبح چھ بجے تک کرفیو آرڈر نافذ ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے دوسرے تیسرے روز چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اکا دکا حملے ہو رہے ہیں۔ شہر میں متعدد مکانات جلا کر خاک کر دیئے گئے ہیں۔ مزنگ۔ اکبری منڈی۔ موچی گیٹ۔ کشمیری بازار۔ سنہری مسجد کے قریب اور گلی سریں کے علاوہ متعدد مقامات پر آتشزدگی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ گذشتہ ہفتہ لاہور کے اکثر گلی کوچوں میں رات کے وقت آتشگیر بموں کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس کو ایک جگہ اپنے ہاتھ سے گولیاں چلانی پڑی ہیں پرانی انارکلی اور مزنگ میں ایک جگہ چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ چوک وزیر خان۔ کوچہ وان وٹاں۔ سوہا بازار۔ کناری بازار۔ بزازہٹہ۔ اکبری منڈی کوچہ ٹھٹھرا کوچہ نونیریاں وغیرہ میں آتش زدگی کی وارداتیں ہوئیں۔

آگ سے ہزارہا روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ سرکاری دفاتر کے ملازمین کو سرکاری موٹریں اور لاریاں کام پر لاتی اور لے جاتی ہیں۔ کئی مقامات پر پتھر بھی ہوئی۔ کوتوالی۔ گوال منڈی۔ انارکلی۔ نولکھا۔ باغبانپورہ اور مصری شاہ اور راج گڈھ میں فساد کا زیادہ زور رہا۔

دو کالوں کی چھتوں سے بارود کی بھری ہوئی بوتلیں اور پتھر پھینکے گئے۔ جس سے کئی جگہ آگ لگی اور فائر بریگیڈ متواتر کئی روز کام کرتے رہے۔ اس وقت تک کئی لوگ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان دنوں میں ڈاک کا انتظام سخت گڑبڑ رہا ہے سب لوگوں کو ڈاکخانہ جا کر ڈاک وصول کرنا پڑتی رہی ہے۔ دس دس دن کے بعد کئی خطوط وصول ہوئے ہیں۔ فوج اور پولیس کے دستے متواتر شہر میں چکر کاٹ رہے ہیں

انارکلی بازار۔ محلہ پیسہ اخبار میں خدا کے فضل سے بالکل امن امان رہا ہے۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ عمل میں نہیں آیا۔ ایک دو جگہ لوگوں نے آگ لگانے کی کوشش کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

شہر میں متعدد مکانات جلا دیئے گئے ہیں۔ ۲۷ مئی کو آخر کئی روز کے انتظار کے بعد انارکلی بازار کی کچھ دوکانیں کھلی ہیں اور کاروبار شروع ہوا ہے۔ پولیس اور فوج شہر میں گشت کر رہی ہے۔ شہر میں امن قائم ہوتا جا رہا ہے جو لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ پھر واپس آ رہے ہیں۔ گذشتہ دو ہفتے سے روزانہ اخبارات اور ہفتہ وار اخبارات بھی وقت پر طبع نہیں ہو سکے۔ اور اب امید ہے۔ کہ انشاء اللہ ازسرنو کاروبار پھر سے شروع ہو جائیگا

لوگ فسادات کی وجہ سے سخت خائف ہیں۔ مسلمان محلوں میں جہاں کوئی مخلوط آبادی نہ تھی۔ بالکل امن رہا ہے۔ جہاں جہاں مخلوط آبادیاں تھیں سب فساد وغیرہ وہاں ہی ہوئے ہیں۔ پولیس نے جہاں جہاں ہوئے ہیں بڑی جانفشانی سے کام کیا ہے۔ اپنی جان خطرہ میں ڈال کر بلوائیوں کو گرفتار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ گذشتہ دو ہفتوں کے مفصل حالات ہم انشاء اللہ پھر کسی وقت ناظرین کو سنائیں گے۔

امرتسر اور لاہور میں از سر نو فسادات کیوں شروع ہوئے

مسٹر غضنفر علی خان کا بیان

نئی دہلی ۱۸ مئی۔ مسٹر غضنفر علی خان ممبر عارضی حکومت ہند نے ذیل کا اعلان اخبارات میں شائع کیا ہے۔ امرتسر اور لاہور میں جو از سر نو فسادات شروع ہوئے ہیں۔ وہ ہر چند بڑے افسوسناک اور قابل مذمت ہیں۔ مگر خلاف توقع نہیں ہیں۔ جب تک کہ پنجاب کے عوام کو یہ کہہ دیا جائے کہ فسادات جاری رہنے تک وزارت قائم نہیں ہو سکتی۔ برابر یہ فرقہ وارانہ فسادات جاری رہیں گے۔ فسادی اس امید میں فساد کرتے رہیں گے۔ کہ مسلم لیگ کی وزارت پنجاب میں نہ بننے پائے اور صرف گورنر کی حکومت سیکشن ۹۳ کے ماتحت جاری رہے۔ اس طرح تو ایک طرف تو فسادیوں کو اشتعالک دی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانان پنجاب پر قیام امن کے حیلے میں ظلم و ستم کیا جا رہا ہے۔ صرف ایک راولپنڈی ڈسٹرکٹ کے قصباتی مسلمانوں پر تیس لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے اور وہ اس کے ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ راولپنڈی ایسا غریب ضلع یہاں کے تمام ہر فرقے کے باشندے سالانہ محصول صرف ۶ لاکھ روپے ادا کرتے ہیں۔ پھر پولیس کی تفتیش کے سلسلے میں مسلمانوں کو جس بے دردی سے پکڑا جاتا ہے۔ اور ان سے جیسی جیسی بدسلوکی کی جاتی ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ گرفتاریوں کے اسباب بھی ظاہر نہیں کئے جاتے۔ حال میں میاں محمد شفیع نامہ نگار ڈان و پاکستان ٹائمز کو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت پکڑا گیا۔ اور کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ بعض خاص خاص افسروں کو آپ کی اطلاعات پسند نہیں تھیں۔

مسلمان صبر کئے رہیں حالات بہت جلد بدل جائیں گے

ان دشوار حالات کے باوجود میری نصیحت مسلمانوں کو یہی ہے۔ کہ وہ ہرگز آمادہ فساد نہ ہوں گاندھی جناح کی مشترکہ اپیل برائے صلح و امن کو پیش نظر رکھیں اور صبر کے ساتھ اس پر عمل کرتے رہیں۔ فسادات بڑھانے سے کسی جماعت کو فائدہ پہنچنے کا نہیں۔ مسلمان یقین رکھیں اور صبر کریں کہ حالات بہت جلد بدل جائیں گے ان کے جائز مطالبات کو دنیا کی کوئی طاقت ٹھکرا نہیں سکتی۔

قلمی پرانی کتابیں

ہندوستان عرصہ سے اپنی پرانی دستاویزات کے بارے میں بے اعتنائی برتتا چلا آیا ہے۔ جس کی وجہ سے سینکڑوں قلمی کتابیں ضائع ہو چکی ہیں۔ دوسری طرف تمام پرانے کاغذات کو اکثر بے کار سمجھ کر بے دردی سے ضائع کر دیا جاتا ہے۔ یا انہیں کیڑوں اور مکوڑوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس بارے میں کچھ عرصہ سے عوام میں خاصی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے ملک کی تاریخ کے سرکاری ماخذوں کے متعلق اپنی ذمہ داری کو صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ مغربی ممالک میں پرانی کتابوں اور تحریروں کو محفوظ کرنے کے فن میں بہت ترقی ہو چکی ہے۔ ہندوستان نے اپنے پرانے اور اہم کاغذات کی حفاظت سے لاپرواہی برتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ کلی یا جزوی طور پر ضائع ہو گئے ہیں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ پرانی کتابوں اور تحریروں کو بچانے کے لئے ہر جگہ سعی کریں۔ کیونکہ یہ چیزیں ملک کی اصلی تاریخ کی ذمہ دار ہیں۔

ایوان تجارت

گذشتہ ہفتے بمبئی میں ہندوستان کی ایوان تجارت کی مجلس میں تقریر کرتے ہوئے حکومت ہند کے رکن تجارت آنریبل مسٹر آئی آئی چندریگر نے کہا کہ اگر برآمد اور درآمد پر کنٹرول بالکل اڑا دیا جائے۔ تو بعض چیزیں اور اشیاء جن کی رسد ملک میں کم ہے اس کثرت سے برآمد کی جائیں گی۔ کہ ملک کے باشندوں کو دقت پیش آئے گی اور بعض درآمدیں اتنی زیادہ ہو جائیں گی۔ کہ مقامی سامان تیار کرنے والے اور صناع مقابلہ میں نہ ٹھہر سکیں گے۔ رکن تجارت نے کہا کہ جب تک اس قسم کا کوئی خطرہ بھی موجود ہے برآمد اور درآمد دونوں پر کسی نہ کسی ڈھنگ میں کنٹرول جاری رہنا ضروری

ہے۔ آپ نے ایوان کو یقین دلایا۔ کہ انتہائی ضرورت کے بعد کنٹرول ریٹ ایک لمحہ کے لئے بھی جاری نہیں رہے گا۔ حکومت ہند کی برآمدی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر چندریگر نے کہا۔ ہماری عام پالیسی یہ ہے۔ کہ خام مال کے بجائے تیار مال کی برآمد کو ترجیح دی جائے۔ اگر ہم اپنی کرنسی کی پوزیشن محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو یہ بات ضروری ہے۔ کہ جو کچھ ہم اپنی درآمدوں پر خرچ کرنا چاہیں۔ وہ ہماری برآمدوں سے وصول ہو۔

مسئلہ خوراک

حکومت ہند نے ملک میں خوراک کی حالت کی جانچ پڑتال کی ہے۔ ہمیں تقریباً ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن غلہ درکار ہوتا ہے۔ اور ہماری اوسط پیداوار ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن کے قریب ہے اگر اس میں تقریباً ۱۳ لاکھ ٹن جتنا بھی ملا لیا جائے۔ تو موجودہ آبادی اور موجودہ راشن کی بنیاد پر ملک کو خود کفیل ہونے میں چالیس پچاس لاکھ غلہ کی کمی رہ جاتی ہے ملک کی آبادی میں ۵۰۰۰۰۰ سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے پیداوار خوراک کی پالیسی میں ان دونوں باتوں کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ کہ اول اور فوری طور پر ملک کو جلد از جلد خود کفیل بنانے کے لئے خوراک کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ طویل مدت کی پالیسی کے طور پر بڑھنے والی آبادی کے لئے خوراک کا انتظام۔ جو اسکیمیں زیادہ خوراک پیدا کرو کے ماتحت آتی ہیں۔ ان کا مقصد پہلی خامی کو دور کرنا اور ایسی اسکیمیں بنانا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ جو ملک کو جلد از جلد اشیاء خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنا دیں۔

آبپاشی کی اسکیمیں

آبپاشی کی زبردست اسکیمیں اور دیگر پراجیکٹ جو اب مختلف صوبوں اور حکومت ہند نے شروع کئے ہیں۔ مثلاً سندھ کا لوئر پراجیکٹ اڑیسہ کا مہاندی پراجیکٹ۔ بہار میں دامودر کی وادی کا پراجیکٹ۔ اور بہار اور نیپال میں کوسی کے بند کا پراجیکٹ اور مدراس میں تنگبھدرا اور رام پد ساگر کے پراجیکٹ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ بڑھتی ہوئی اور خوراک کے طویل المدت مسئلہ کو حل کیا جائے۔ اس طرح منطقی طور پر اس مسئلہ کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے مناسب منطقی حل دکھائے گئے ہیں۔ زیادہ خوراک پیدا کرو۔ کی مہم پر تین سال سے زیادہ عرصہ سے عمل کیا جا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے پیداوار میں تقریباً ۳۰ لاکھ ٹن سالانہ کا اضافہ ہوا ہے۔ حکومت ہند نے حال میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ زیادہ خوراک پیدا کرو کی اسکیموں کو مزید پانچ سال تک جاری رکھا جائے۔ یہ اسکیمیں ایسی ہیں جن سے جلد مستقل نتائج حاصل ہوں گے۔ اور ان میں ایسی اسکیمیں بھی شامل ہیں۔ مثلاً زمین کو دوبارہ زرعی بنانا۔ آبپاشی کی سہولتوں میں اضافہ۔ بہتر بیج فراہم کرنا۔ کھاد فراہم کرنا۔ پلانٹ اور مشینری۔ نیز کنوئیں وغیرہ بنانے کے لئے کوئلہ کی راکھ اور سیمنٹ کی نقل و حمل اور فراہمی۔

اسکیموں کے مصارف

ان اسکیموں کے مصارف کچھ تو زمیندار اور کاشتکار دیں گے جن کی زمینوں پر اور جن کے فائدہ کے لئے ان میں سے بہت سی چیزیں بنائی جائیں گی۔ اور بیج اور کھاد استعمال ہو گی۔ اور کچھ مصارف صوبائی حکومت اور کچھ حکومت ہند برداشت کرے گی۔ حکومت ہند کا حصہ ترقی کی ان گرانٹوں میں سے نکلے گا۔ جو صوبوں کو عام ترقی کے لئے دی جا رہی ہیں۔ حکومت ہند کا منشا ہے کہ ترقی کی گرانٹوں کو جن اسکیموں کو دی گئی ہیں۔ ان سب میں خوراک کی پیداوار کی اسکیموں کو ترجیح ہونی چاہیئے۔ ترقی کی گرانٹیں اس امر پر مشروط ہیں۔ کہ صوبہ جات خوراک کی پیداوار کی اسکیموں پر اس طرح عمل کریں۔ کہ انہوں نے اپنے لئے جو پیداواری حدیں قبول کی ہیں۔ وہ حاصل ہو جائیں۔ صوبوں سے اس اصول پر عمل کرنے کو کہا گیا ہے۔ امید ہے کہ جلد از جلد خوراک کی پیداوار بڑھانے کی شدید ضرورت کے پیش نظر صوبہ جات حکومت ہند سے پوری طرح اشتراک عمل کریں گے۔ اور ۱۹۵۱ء تک سالانہ پیداوار میں تقریباً ۴۰ لاکھ ٹن کا مستقل اضافہ ہو جائے گا۔

سائنس دانوں کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی!

حکومت ہند نے سائنس دانوں کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں سائنسدانوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ اور سائنسی وسائل کو ترقی دی جائے۔ کمیٹی کا دائرہ عمل حسب ذیل ہوگا۔

(۱) یہ معلوم کرنا کہ مختلف گریڈوں کے کتنے سائنس دان اور فنی ماہرین درکار ہیں اور اس سلسلے میں آئندہ دس برسوں میں حکومت کی سول اور دفاعی ضروریات کو ملحوظ رکھنا۔ جو تعلیم اور تحقیق۔ صنعت و زراعت۔ نقل و حمل طب اور دوسرے ایسے شعبوں سے متعلق پیش آ سکتی ہیں۔ جو سائنس دانوں اور فنی ماہرین سے کام لینے پر مجبور رہیں۔ (۲) اس بارے میں سفارش پیش کرنا کہ آئندہ پانچ برسوں میں ان ضروریات کی تکمیل کے لئے کیا کارروائی ضروری ہے۔ خصوصاً ان امور کے متعلق۔ (الف) ہندوستانی یونیورسٹیوں اور خصوصی اداروں میں سائنسی اور فنی تربیت کی سہولتوں کی فوری ترقی و توسیع۔ (ب) سائنس اور ٹیکنیکل مضامین کی تربیت حاصل کرنے کے لئے طلبہ کو سمندر پار بھیجنا۔ (ج) سرکاری اور نجی تحقیق کی ترقی۔ (د) سائنس دانوں اور فنی ماہرین سے کام لینا۔ (ہ) سائنس دانوں اور فنی ماہرین کا ایک رجسٹر رکھنا تاکہ ان کی خدمات سے بہترین طریقے سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

صنعت۔ دفاع اور ترقی کے کثیر التعداد منصوبوں اور اسکیموں کے جو تیار ہو چکی ہیں۔ یا تیار کی جا رہی ہیں۔ مستقبل کا دار و مدار اسی بات پر ہے کہ ہندوستان میں مہیا شدہ سائنس دانوں اور سائنسی وسائل کی تنظیم اور ان کا استعمال موزوں اور نہایت موثر طریقے سے عمل میں لایا جائے۔ سائنس دانوں سے متعلق تحقیقاتی کمیٹی اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر غور کرے گی۔ اور بتلائے گی کہ آئندہ دس برسوں میں ملک کے سائنس دانوں کی تعداد بڑھانے اور سائنسی وسائل کو ترقی دینے کے لئے کیا پالیسی اختیار کی جائے۔

مسلمان پنجاب و بنگال کی تقسیم پر کبھی راضی نہیں ہوں گے

کانگرس نے جو یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر ہند کو تقسیم کرنا ہو تو پنجاب اور بنگال کی بھی تقسیم عمل میں آنی چاہیئے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ ان دو صوبوں کی تائید میں جو واحد دلیل پیش کی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان دونوں صوبوں کی اقلیتوں کو خطرہ ہے۔ کہ ان صوبوں کی حکومتیں اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہیں آئیں گی۔ اسی دلیل کی بناء پر تمام ہندو اکثریتی صوبوں کی بھی اسی طرح تقسیم عمل میں آنی چاہیئے۔ اور ہر صوبہ میں مسلم اقلیت کے لئے مامون و محفوظ مقام فراہم کرنا ہوگا۔ کیونکہ پاکستانی منطقوں میں غیر مسلموں کو جو اندیشے ہو سکتے ہیں اس سے کہیں زیادہ خطرہ مسلم اقلیت کو اپنے پچھلے تجربے کے باعث ہے۔

لیاقت علی خان نے بیان کیا کہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کو اخلاقی اساس یا کسی دوسری اساس پر حق بجانب نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور مسلمان ان صوبوں کی تقسیم کے لئے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ اگر ایسی تقسیم عمل میں آئے تو اس سے آئندہ ہنگامہ اور ہندوستان اور پاکستان کی دو مملکتوں کے مابین دوامی تلخی کی تخم ریزی ہو گی۔ کانگرس کے لئے مناسب ہو گا۔ کہ وہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کی شر انگیز تحریک سے دست کش ہو جائے۔ اور ہندو اور مسلمان دوستوں کی حیثیت سے جدا ہو جائیں۔ اور انہیں جدا ہونا ہی پڑے گا۔ اور اگر مستقبل کی تعمیر تلخی اور منافرت کی اساس پر کی جائے۔ تو پاکستان اور ہندوستان کا مستقبل شاندار ہو گا۔ سردار پٹیل نے تقسیم ہند کی مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہتا کہ مشکلات نہیں ہیں۔ لیکن مشکلات کو حل کیا جا سکتا ہے اور حل کرنا چاہیئے۔

لیاقت علی خان نے گفتگو ختم کرتے ہوئے کہا۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں اور محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کانگرس کے مطالبہ تقسیم بنگال و پنجاب کا منشا یہ ہے کہ تقسیم ہند کی مشکلات میں اضافہ کیا جائے۔ اگر کانگرس کو یہ توقع ہے کہ اس طرح وہ ایک متحدہ ہندوستان کے قیام میں کامیاب ہو جائے گی۔ تو وہ خود فریبی میں مبتلا ہے۔

عالم اسلام کی مختصر خبریں

دمشق سے خبر آئی ہے کہ شام کے وزیر اعظم جمیل مردم بے نے فلسطین کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کی کارروائی میں رکاوٹ پیدا ہونے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ اگر اس کارروائی میں رکاوٹ ہو گئی تو عرب حکومتوں کو ایک ہنگامی جلسہ فوراً طلب کر کے آئندہ راہ عمل کا فیصلہ کیا جائے گا۔

بغداد سے خبر آئی ہے کہ شمالی عراق کے دو علاقوں میں مارشل لاء نافذ کیا گیا ہے۔ یہ علاقے ایران کی سرحد سے ملتے ہیں۔ مارشل لاء اس واسطے لگایا گیا ہے۔ کہ روزانہ کردستان کے سینکڑوں برزانی قبائل ایرانی سرحد پار کر کے عراق میں گھس رہے ہیں۔ برزانی قبیلہ کے آدمی تقریباً ۵ ہزار ہیں۔ اور سب کے سب مضبوط ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ یہ لوگ گذشتہ سال عراق میں بغاوت کرنے کے بعد ایران بھاگ گئے تھے۔

مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے ایوان نمائندگان کو بتایا کہ حکومت مصر اقوام متحدہ سے اپیل کرنے والی ہے۔ کہ جب فلسطین کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کا موجودہ جلسہ ختم ہو جائے تو اس کے بعد مصری برطانوی معاہدہ پر نظر ثانی کا معاملہ پیش ہونا چاہیئے۔ فی الحال اگر ہم ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۹ء کے معاہدوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیں تو یہ بات مناسب نہ ہو گی ان معاہدوں کی رو سے سوڈان مصر اور انگریز دونوں کے مابین وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔

مصری پولیس نے شمالی مصر میں مقام بنیا کے قریب ایک طالب علم مسمی امین الکاسف کو گرفتار کر لیا ہے یہ طالب علم ایک موٹر میں جا رہا تھا اور اس کے پاس ایک بم تھا۔ جو ہو بہو ویسا ہی تھا۔ جو پچھلے دنوں میٹرو سینما میں پھٹا تھا۔ قاہرہ میں بھی وفد پارٹی کے کئی آدمی مذکورہ حادثہ کے سلسلہ میں پکڑے گئے ہیں۔ وفد پارٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر سلیمان غنام بے کو بھی بعض سوالات کا جواب دینے کے لئے طلب کیا ہے۔

مصر نے کہا تھا کہ اگر انگریز قرضہ ادا نہیں کر سکتے تو نہر سویز کے حصص مصر کے حوالے کئے جائیں۔ جن کی قیمت دس کروڑ پونڈ ہے انگریزی اخبار ڈیلی اکسپریس نے لکھا ہے کہ انگریز اپنے نہر سویز کے حصص ہرگز فروخت نہیں کریں گے۔ اور نہ دیگر ملکوں میں اپنی جائداد بیچیں گے۔ جن ملکوں کا انگریزوں کی طرف قرضہ ہے۔ وہ یا تو بالکل ہڑپ کیا جائے گا۔ ورنہ پچاس سال کی مدت میں ادا کیا جائے گا۔ وہ بھی پورا نہیں بلکہ جس قدر انگریزوں سے ہو سکے

مصری نوجوان پارٹی کے ایک لیڈر احمد حسین نیویارک گئے ہیں۔ انہوں نے درخواست دی ہے۔ کہ فلسطین کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کے سامنے ان کو بھی اجازت دی جائے۔ مگر انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ مصر کے سفیر بھی سیاسی کمیٹی میں موجود ہیں۔ اس لئے میرے اظہار خیال کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے درخواست اس لئے دی ہے۔ کہ جب نیویارک کے یہودیوں کو اجلاس میں شرکت کی اجازت دی گئی ہے۔ تو پھر مجھے بھی اجازت ملنی چاہیئے (مکتوب)

مراکش مکمل آزادی چاہتا ہے

لندن ۱۳ رمئی۔ اخبار "ڈیلی میل" لکھتا ہے کہ فرانس اور سپین کی سیاسی جماعتیں جو مراکش میں قائم ہوئی ہیں وہ سب کی سب یہ چاہتی ہیں۔ کہ مراکش کا معاملہ اقوام متحدہ کے پیش کیا جائے ان جماعتوں کا مقصد یہ ہے کہ مراکش کے تینوں حصے (فرانسیسی۔ ہسپانوی اور بین الاقوامی طنجہ) ملا کر ایک کئے جائیں اور اس کی حکومت مراکش کے ۳۶ سالہ سلطان کے ہاتھ میں ہو۔ اس کے علاوہ سارا مراکو سلطان کے تحت مطلق العنان رہے۔ ان جماعتوں نے فرانس کے پایہ تخت پیرس اور ہسپانیہ کے پایہ تخت میڈرڈ میں حکومت سے مکمل آزادی کا مطالبہ بھی کیا۔ لیکن کسی نے شنوائی نہ کی۔ اخبار میل کا نامہ نگار طنجہ سے لکھتا ہے۔ کہ مور (مراکو کے مسلمان) خفیہ طور پر بہت سے ہتھیار جمع کر رہے ہیں۔ اگر اقوام متحدہ کو اپیل ناکامیاب ہو گئی۔ تو یہ لوگ ایک قسم کی سینہ گرہ شروع کر دیں گے۔ ان تمام جماعتوں کا ایک دوسرے سے تعلق قائم ہے۔ اور سب کی سب طنجہ کو اپنا صدر دفتر بنائی ہوئی ہیں۔ ان تمام سیاسی جماعتوں کا تعلق قاہرہ میں عرب لیگ سے بھی ہے گذشتہ ماہ مراکش کے سلطان نے طنجہ کا دورہ کیا تھا۔ اور مراکش پر پورے حقوق کا دعوٰی بھی کر دیا تھا۔ سلطان نے عرب لیگ

تاریخی ناولوں اور افسانوں کی دُنیا

ادب اردو میں بیش بہا اور دلکش ناولوں کا اضافہ کرنے کے خیال سے ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر ماہ ایک نیا ناول جس کی ضخامت قریباً تین سو ۳۰۰ صفحات ہوں طبع کیا جائے۔ اور ناظرین کے نام صرف دو روپے میں وی۔ پی کیا جائے۔ اور محصول ڈاک معاف ہو۔ جو قدردان اس ماہوار ناول کے سلسلہ کی سرپرستی چاہیں۔ وہ اپنا نام اور پتہ بھیج دیں۔ ہم ہمیشہ نیا ناول طبع ہونے پر ان کی خدمت میں جدید ناول بصیغہ رجسٹری وی۔ پی ارسال کر دیا کریں گے۔ کارخانہ پیسہ اخبار سے اس وقت تک جو ناول طبع ہوئے ہیں۔ انہوں نے ملک میں اپنی دلچسپی کی وجہ سے دھوم مچا رکھی ہے۔

ہمارا مقصد

ترقی علم و ادب۔ ملک میں ناولوں اور افسانوں کا صحیح مذاق پیدا کرنا۔ یورپ اور ہندوستان کے نامور فسانہ نگاروں کے شاہکاروں کا ترجمہ پیش کرنا۔ ملک کے قابل ادیبوں کی ہمت افزائی کرنا ہے۔

ڈائرکٹر و پبلشر

میاں عبدالمجید ایڈیٹر و مالک پیسہ اخبار بک ڈپو لاہور

کی طرف بھی دوستانہ کا ہاتھ بڑھایا ہے - شمالی افریقہ میں عوام اب بیدار ہو رہے ہیں - اور قومیت کا احساس بڑھ رہا ہے - فرانس اور اسپین کو تشویش پیدا ہو گئی ہے -

مسلمان آج تک کسی سے ڈرے ہیں اور نہ ڈریں گے

ہندو پسند کریں یا نہ کریں پاکستان بن رہا ہے سردار نشتر (گلوب) کا اعلان

نئی دہلی ۱۳ر مئی - کل آل انڈیا مسلم اخبار نویسوں کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے حکومت ہند کے ممبر مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کے اس بیان کی مذمت کی جو ڈاکٹر صاحب نے بنگلور میں دیا تھا - ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بنگلور میں کہا تھا کہ اب مسلمان کنج تنہائی میں پڑنے والے ہیں - سردار نشتر نے کہا کہ مسلمانان ہند نے آج تک کبھی بھی کسی سے امداد کی امید نہیں رکھی ہے - بلکہ ہمیشہ اپنی قوت بازو سے زندہ رہتے آئے ہیں - اور ہمیشہ دس کروڑ کی مضبوط قوم کی حیثیت سے اپنی طاقت پر بھروسہ کرتے آئے ہیں - مسلمان تنہا ہونے سے کبھی نہیں گھبراتے بلکہ انہوں نے نصیب العین قربانیاں دے کر حاصل کریں گے - سردار نشتر نے دستور ساز اسمبلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دستور ساز اسمبلی مر چکی ہے - جب تک مسلمان اس اسمبلی کی کوششوں میں حصہ نہ لیں گے - اس وقت تک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہو سکتی - اب انگریز اور ہندو جانتے ہیں - کہ پاکستان اٹل ہے - لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان ہمیں منظور نہیں - یہ لوگ پاکستان ہرگز نہیں پسند کریں گے - یہ لوگ پاکستان پسند کریں یا نہ کریں پاکستان آ رہا ہے - ایک وقت آئے گا جب کہ ہندو پنجاب و بنگال کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی غلطی کا احساس کریں گے - ہندوستانی فوج کی تقسیم بھی اب ناگزیر ہے - کیونکہ ہر ایک خود مختار حکومت کے لئے اپنی ذاتی فوج ہونی چاہیئے -

امریکہ کا عجیب و غریب انسان

امریکہ کے دارالسلطنت نیویارک میں آج کل ایک عجیب و غریب انسان کا بڑا چرچا ہے - اس شخص کی ہستی عجیب ہے - جو عجیب داستانوں کا مجموعہ بنی ہوئی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ یہ شخص انسانی تاریخ کی سب سے زیادہ پراسرار شخصیت ہے اس شخص میں حیرت میں ڈال دینے والی یہ صفت ہے کہ دنیا کے ہر طبقے اور ہر خطے کے آدمی سے اس کی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے - آپ نے یہ تو سنا ہو گا کہ فلاں شخص کو سات زبانیں آتی ہیں - اور وہ ہفت زبان ہے - یا فلاں سیاح نو زبانیں جانتا ہے - اور وہ خود کو نو زبانوں کا ماہر کہتا ہے - لیکن امریکہ کے اس شخص کے بارے میں یہ سن کر حیرت کی کوئی حد نہیں رہے گی - کہ یہ اس وقت تک سو ممالک کے باشندوں سے ان کی دیسی زبانوں میں گفتگو کر چکا ہے - اور ان مختلف ملکوں کے باشندوں کا بیان ہے - کہ وہ زبان کے اعتبار سے ان کا ہموطن معلوم ہوتا ہے

مگر اس عجیب و غریب آدمی کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں کہ یہ کہاں کا رہنے والا ہے - کہاں پیدا ہوا تھا - اس کا نام کیا ہے - اور اصل میں یہ کون ہے اور کیا کرتا رہا ہے - اور اس کی زندگی کیا رہی ہے - اس کی وضع ایشیائیوں جیسی ہے - مگر اس کا طرز زندگی خالص مغربی ہے - اور یورپینوں جیسی عادات و خصائل رکھتا ہے - لیکن اس کے بارے میں آپ کو جو چیز حیران و ششدر کر دے گی وہ یہ ہے - کہ یہ سامنے بیٹھا بیٹھا فضا میں غائب ہو جاتا ہے -

ایک اخباری نامہ نگار کا بیان ہے کہ میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ اس سے ملنے کے لئے گیا تھا - تو ہم سب بیٹھے اس سے باتیں کر رہے تھے کہ دفعتاً ہم نے دیکھا کہ وہ غائب ہو گیا - ہم نے یہ سمجھا کہ شاید میرے میگزین کو اٹھا کر دیکھنے شروع کر دینے کے دوران میں وہ اٹھ کر اندر چلا گیا ہے - مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میرے دوستوں نے بتایا کہ وہ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں روپوش ہوا ہے - نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں نے اپنے دوستوں سے اس بات کو سن کر اشتباہ ظاہر کیا - تو فضا میں اس عجیب و غریب انسان کی آواز آئی - کہ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں اٹھ کر اس کمرے سے باہر چلا گیا ہوں اور میں نے تم کو جھپکی دی ہے تو اس کمرے کے سب دروازے اندر سے بند کر لو پھر تو میں جسمانی وجود ہونے

کی وجہ سے کمرہ کے اندر داخل نہیں ہو سکتا لیکن تم دیکھو گے کہ میں اس کمرہ میں موجود ہوں نامہ نگار نے بتایا کہ ہم سب دوستوں نے ازراہ تجربہ کمرہ کے سب دروازے بند کر دیئے - چند منٹ کے بعد ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی نشست پر بیٹھا ہوا مسکرا رہا تھا - اس نے مسکرا کر میری طرف خاص طور پر دیکھا - اور کہا اب تو آپ کو یقین آ گیا ہو گا - میرے محقق دوست میں اس کمرے میں موجود تھا -

اس عجیب و غریب انسان کے حیران کن کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے - کہ یہ جلتے ہوئے لوہے کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے - بلکہ ہاتھوں کی مٹھیوں میں خوب کھینچ کر پکڑ لیتا ہے لیکن اس کے ہاتھوں کی جلد تک جلنا یا جھلسنا تو کجا اس کو ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی - اس کرامت کے علاوہ اس عجیب و غریب انسان میں یہ بھی صفت ہے - کہ یہ انگاروں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے - مگر اس کے ہاتھوں کی جلد پر ذرا بھی داغ نہیں لگتا - اس کے انگاروں کے ہاتھوں میں لینے کے بعد اس کی جلد کا معائنہ کیا گیا - مگر اس پر نہ کوئی چیز لگی ہوئی تھی - نہ اس کی جلد میں دوسرے انسانوں کی جلد سے زیادہ سختی یا کھردرا پن تھا -

نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس حیرت انگیز اور پراسرار انسان میں یہ صفت بھی ہے - کہ یہ میلوں دور سے اپنے عقیدت مند کو پکار سکتا ہے - اس سے اس طرح باتیں کر سکتا ہے - گویا یہ ان کے پاس بیٹھا ہوا ہے - چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ یہ ہے کہ اس نے بعض اخباری نامہ نگاروں کی موجودگی میں اپنے ایک عقیدت مند سے باتیں کیں جو کئی میل دور کے فاصلہ پر تھا - ٹھیک اس وقت جبکہ یہ اپنے عقیدت مند سے باتیں کر رہا تھا - کچھ لوگ مذکورہ آدمی کے پاس تھے - ان کا بیان ہے کہ عجیب و غریب انسان کی آواز کمرے میں جس طرح کہ یہاں ہے اسی طرح سنائی دے رہی تھی - گویا وہ فضا میں موجود ہے - اس پراسرار انسان کا بیان ہے کہ میرے اندر یہ صلاحیت دھقانیت روحانی طاقت کی وجہ سے ہیں - جو میرے استاد یا پیر نے میرے اندر پیدا کی ہے - اس نے اعلان کیا ہے - رفتہ رفتہ میں اس طاقت کو بڑھا رہا ہوں اور ایک وقت آئے گا - جب میں ایک اشارے سے چلتی ریل گاڑی کو روک دیا کروں گا -

غرض امریکہ میں اس روحانی انسان کی کرامات کے مظاہروں سے بڑی دلچسپی لی جا رہی ہے -

فرمانروائے رامپور کا شاہانہ تعلیمی عطیہ

یہ امر باعث صد مسرت ہے کہ موجودہ فرمانروائے رامپور خلد اللہ ملکہ کے ترقی پذیر عہد میں ریاست رامپور تعلیمی و اقتصادی حیثیت سے برابر ترقی کر رہی ہے - بلکہ اس کے رشحات کرم سے باہر کے ادارے بھی سیراب ہو رہے ہیں - اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہز ہائینس دام اقبالہ نے اپنے عہد میں حکومت کے انتظام کے لئے ایسے قابل و شہرت یافتہ عہدہ داروں کا انتخاب فرمایا ہے جو اپنے فرائض بڑی قابلیت - مستعدی انہماک اور وفاداری سے انجام دے رہے ہیں - مثلاً ریاست کے وزیر اعظم جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی ہیں - جو تعلیمی حلقہ میں اپنی اعلیٰ قابلیت کے اعتبار سے پہلے سے مشہور تھے - اور اب تجربہ نے بتایا کہ انتظامی قابلیت کے اعتبار سے بھی آپ کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے - جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ آپ کے عہد وزارت میں ریاست رامپور

سر مرزا اسمٰعیل کا استعفیٰ

یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے - کہ اس بات کی بہت کم امید ہے کہ حکومت نظام جلد ہی حیدر آباد کو ایک آزاد ریاست قرار دینے کا اعلان کر دے گی - نہ ہی وہ اس دستور ساز اسمبلی میں ابھی حیدر آباد کی شرکت کے متعلق کوئی اعلان کرے گی - یہ بھی ذمہ دار حلقوں سے پتہ ملا ہے - کہ سر مرزا اسمٰعیل وزیر اعظم حیدر آباد نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے - اور اب وہ بنگلور سے جہاں وہ چھٹی پر گئے ہیں واپس آئیں گے - سر ولٹر مانکٹن بھوپال ہی میں دہلی سے واپس اسمٰعیل آئے ہیں - بنگلور روانہ ہو گئے ہیں - جہاں وہ سر مرزا سے ملیں گے - معلوم ہوا ہے کہ اس سے پہلے نظام نے دو معتبر آدمیوں کو بنگلور اس لئے روانہ کیا تھا - کہ وہ سر مرزا اسمٰعیل کو ریٹائر ہونے سے پہلے حیدر آباد واپس ہونے پر آمادہ کریں - لیکن وہ اس پر راضی نہ ہوئے -

اگرچہ افواہیں بہت سی گشت کر رہی ہیں - لیکن اعلیٰ سرکاری حکام سے ابھی تک اس بارے میں کچھ پتہ نہ چل سکا - کہ وہ کون سے اسباب تھے جنہوں نے سر مرزا کو یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا -

نے مالی و اقتصادی حیثیت سے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ جس کا اندازہ ہر شخص بیک نظر کر سکتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آج کا رامپور دس بارہ برس پہلے کے رامپور سے کس قدر مختلف ہے۔

اسی طرح ہز ہائنس نے از راہ قدر شناسی محکمہ تعلیمات کے سب سے بڑے عہدے یعنی "مشیر تعلیمات" کی جگہ جناب خواجہ غلام السیدین صاحب جیسے ماہر فن تعلیم کو مامور فرمایا ہے۔ جو یورپ کی اعلیٰ تعلیمی ڈگریوں کے علاوہ اپنے وسیع و طویل تعلیمی تجربہ کے اعتبار سے ماہرین تعلیم کے حلقہ میں بھی اسی حیثیت سے دیکھے جاتے ہیں مندرجہ بالا عہدہ داروں کے علاوہ اور بھی قابل عہدہ دار ہیں۔ جو سرگرمی سے ریاست کی ترقی میں مصروف ہیں۔ اور رامپور کی دیرینہ روایات کو زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ خود ہز ہائنس کی شاہانہ توجہ بھی تعلیمی ترقی کی طرف مبذول ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال ممدوح نے جامعہ ملیہ کو ایک شاندار عطیہ سے سرفراز فرمایا۔ اور اب حال میں شاہجہانپور تشریف لے جا کر اسلامیہ انٹر کالج تھانگ بنیاد ڈگری کالج کے لئے نصب فرمایا۔ اور اس

سلسلہ میں پچیس ہزار روپیہ کے عطیہ کا بھی اعلان کیا۔ اور یہ فرمایا۔ کہ یہ کالج اب میرا کالج ہے۔ اس کی امداد کے واسطے میں اور ذرائع بھی استعمال کروں گا۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ ملک کے حالات نہایت تیزی سے بدل رہے ہیں ہمارے ہندوستانی والیان ریاست کو عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں اس طرح حصہ لینا ملک کے لئے فال نیک ہے۔ ۱۰ر مئی ۱۹۴۷ء کو مسلم یونیورسٹی کی اکیڈیمک کونسل اور ۱۱ر مئی کو ایگزیکٹو کونسل کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت جناب وائس چانسلر صاحب منعقد ہوا جس میں تعلیمی اسٹاف کی تنخواہوں میں اضافہ کی تجویز بھی منظور ہوئی۔ جس کے لئے حکومت ہند نے ایک گرانقدر رقم عطا کی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے بہت سے معاملات کا فیصلہ ہوا۔

شعبہ اردو مسلم یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ جو تعطیل کلاں سے پہلے ہوا کرتا ہے ۱۷ر مئی ۱۹۴۷ء کو یونین کے سبزہ زار پر منعقد ہوا۔ اس میں شعبہ اردو کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ دوسرے اصحاب بھی مدعو تھے۔ آئس کریم اور مفرح شربت

سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اس کے بعد مجلس شعر و سخن کی صحبت میں تبدیل ہو گئی اور متعدد طلبہ نے اپنے کلام سے ارباب ذوق کو محظوظ کیا۔ یہ سلسلہ مغرب کے وقت تک جاری رہا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے اعلان کیا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جو ہنگامی جلسہ ۸ر مئی کو ہونے والا تھا اب جون کے پہلے ہفتہ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جلسہ کی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

کاغذی صنعت میں توسیع کی تجویز

نئی دہلی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند کاغذ کے نئے کارخانوں کے لئے لیسنس اور پرمٹ جاری کرنے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ اس سے دو لاکھ ٹن کی پیداوار کا جو کوٹہ پہلے مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں تبدیلی ہو جائے گی۔ اس مقدار کے کوٹہ کے لئے پہلے ہی پرمٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جب سے پہلا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ یہ مقدار نا کافی ہے اور موجودہ پرمٹ ہولڈروں میں سے کچھ مدت تک اور مشینری کی درآمد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے گذشتہ آٹھ سال میں ہندوستان میں کاغذ کی صنعت میں ترقی کی ہے ۱۹۳۹ء میں کارخانوں کی تعداد ۱۵ تھی ۱۹۴۳ء میں چودہ ہو گئی۔ اور کاغذ کی پیداوار ۵۰ ہزار ٹن سے ۹۰ ہزار ٹن ہو گئی۔ اب اس صنعت کی ترقی کے لئے مزید مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور ۱۹۵۱ء کے لئے ۲ لاکھ ۴۳ ہزار ٹن کے کوٹہ کی سفارش کی گئی ہے۔

پاکستان اور عرب لیگ

لنڈن (ہندیونا دبرقی) انگریزی اخبار ٹریبیون نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کی الگ الگ فوجوں کے امکان سے نہ صرف ہندوستان بلکہ ہندوستان کی سرحد سے باہر بھی نئے نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر اسلامی ہند کی اپنی فوج ہو گئی۔ تو پھر یہ اسلامی ہند یعنی پاکستان عرب لیگ کا ایک نہایت ہی مضبوط معنوی اقتدار ہوگا۔

سب سے پرانے اردو پیسہ اخبار کو ضرور پڑھیئے

حیدر آباد کی مطلق العنانی

حیدر آباد ۱۲ مئی۔ ڈاکٹر سید عبداللطیف نے ایک بیان دیتے ہوئے برار پر حضور نظام کی مطلق العنانی کے حق پر روشنی ڈالی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ڈاکٹر پٹابھی رمیا کے بیان نے فضا خراب کر دی ہے۔ ان کا بیان حیدر آباد کے بہی خواہوں کے لئے چشم کشائی کا کام دے سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا ہے کہ چونکہ انگریزوں نے ہندوستان سے چلے جانے اور حق اقتدار ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے حیدر آباد خود بخود مطلق العنان بن جاتا ہے۔ مطلق العنانی کا اعلان کرنے یا اس مسئلہ میں دوڑ دھوپ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انگریزوں کے جانے کے بعد حیدر آباد آپ ہی آپ آزاد ہو جائے گا۔

فن تعمیر حیات

خالص ذہن

عہ ۱۰

حس	خیال	ارادہ

اس شکل کا کیا مطلب ہے۔ یہ ایک اور غیر مرتب شخص کی آئینہ دار ہے۔ اس کا مفاد علم دماغی ہے۔ اور اس کے لئے غالباً فسانے یا نظم پڑھنا مشکل ہوگا۔ وہ شخص سوال کر سکتا ہے۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ یہی حال موسیقی اور ناٹک کا ہے۔ وہ بے شک بڑا عالم فاضل ہے۔ لیکن وہ عمل زندگی میں کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ سنگدل یا بیرحم ہو مگر یہ خطرہ ضرور ہے کہ اس کے حس کی زندگی ختم ہو جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بہترین اشیاء و جوانانی تجربہ حاصل کر سکتا ہے۔ معدوم ہو جائیں۔ وہ عام لوگوں کا ممنون منصف نہ ہوگا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی آراء ان کی نسبت زائل ہو جائیں گی۔ کیونکہ وہ ان کی افضل صفات کی جو خود اس میں نہیں ہیں تمیز نہیں کر سکتا۔ تیسری شکل سے ہم بخوبی واقف ہیں۔

حس	خیال	ارادہ

یہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہتی ہے کہ آگے بڑھو یا پیچھے ہٹو۔ یعنی نکل جاؤ۔ طاقت اس کے لئے بڑی کشش ہے۔ حرکت اور عمل سے اسے مسرت حاصل ہوتی ہے۔ چند باقی انسان اور انسان جو صاحب خیال ہے۔ اس کی نگاہ میں ناچیز ہیں جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کا نقطہ کمال جیتی ہے۔ لیکن اسے سماج کی بڑی قدر ہے۔ اگر اس قماش کے آدمی نہ ہوتے۔ تو ہم تجارتی حکمت عملی کی بحث پر قناعت کرتے۔ لیکن اب ہم جبکہ باتیں کرتے ہیں۔ وہ اور اس کے رفیق مشغول عمل ہیں۔ بدقسمتی سے عمل ہمیشہ بہترین اطلاع پر مبنی نہیں ہوتا اور نہ ہی ہمیشہ اچھا مدلل ہوتا ہے۔ یہ اکثر خلاف سائنس ہوتا ہے۔ اگرچہ اس لحظہ کے لئے بڑا موثر۔

کچھ غیر متناسبت لابدی

یہ خفیف اظہار ان غیر آہنگیوں کا ہے۔ جن کو کم و بیش انسانوں کے اجزائے طبائع کہنا چاہیئے۔ اور جوان کی طبیعتوں کا خاصہ ہیں۔ لیکن یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ دنیا کے مخصوص کام میں خاص مقدار غیر متناسبت کی ہے۔ جو کسی طرح روکی نہیں جا سکتی ہم کو بہترین احساس والے اور خالص خیال والے اشخاص کی ضرورت ہے۔ نہ صرف بہترین احساس والے اور خالص خیال والے بلکہ ساتھ ہی طاقتور کام کرنے والے آدمیوں کی بھی ضرورت ہے۔ باوجود اس کے یہ چاہیئے کہ ہر واقعہ معمولی آدمی کو ممکن بہترین ترتیب کی تلاش کرنے سے نہ روکے۔

اب ہم ان غلط ترتیبوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کی اصلیت زندگی کی مصیبتوں میں ہے۔ غلط ترتیب سے ہماری مراد بد ترتیبی ہے۔ ایک شخص کا بوجھ طویل علالت اور سخت بیماری کاروبار بگڑ گیا ہے۔ اس لئے یہ لازمی ہے۔ کہ اس سے سخت دباؤ اس کی طاقت برداشت دعبر پر پڑے۔ اگر وہ شخص یہ کر سکتا ہے کہ عزم بالجزم کر کے صحت کو بحال اور کاروبار پھر سرسبز کرے۔ تو وہ مصیبتوں پر غالب آ جائیگا لیکن اگر وہ یہ نہیں کر سکتا تو اسے زندگی از سر نو شروع کرنی ہوگی۔ اور اس حیثیت میں اس کو طاقتوں پر کم دباؤ ڈالنا ہوگا اور غلط ترکیب استعمال کرنا ہوگی۔ یہ بات یقینی ہے۔ کہ جزوی ناامیدی۔ خشک مزاجی یا زود رنجی کی آمد اور جوش کی شکست سے بد ترتیبی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے حس اپنے صحیح تناسب سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور مسرت نقہ جوشی دماغ عموماً استعمال کرتا ہے۔ (باقی پھر)

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار
لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم مرحوم

پوچھتے تھے کل تلک منزل کو اہلِ کارواں
آج منزل پوچھتی ہے کارواں کیا ہوگیا
ساری محفل پر مسلط اختلالِ ہوش ہے
کوئی پوچھے کوئی بتلائے یہاں کیا ہوگیا
(ماخوذ)

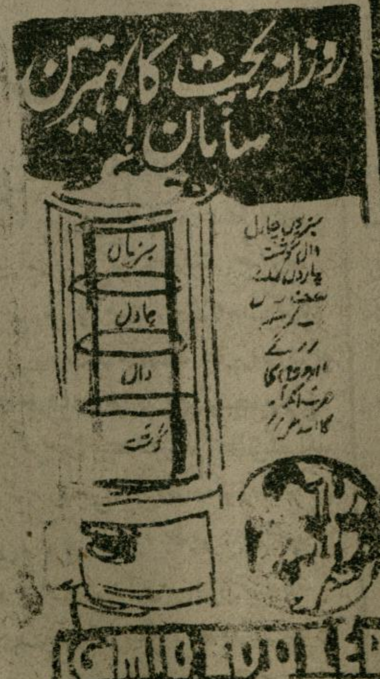

انقلاباتِ عالم

جو ابھی پیشِ نظر تھا وہ سماں کیا ہوگیا
وہ زمیں کیا ہوگئی وہ آسماں کیا ہوگیا
آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ اہلِ جہاں کیا ہو گئے
دیکھتے ہی دیکھتے رنگِ جہاں کیا ہوگیا!
شمع سے کیفیتِ سوزِ دروں کیا ہو گئی
بزم سے پروانۂ آتش بجاں کیا ہوگیا
آپ پھولوں میں وفا کی بو و رنگِ اخلاص کا
تجھ کو اے آفت ہوائے گلستاں کیا ہوگیا
جس کی تمکینِ نظر سے کانپتے تھے انقلاب
بزم کا وہ ضامنِ امن و اماں کیا ہوگیا
زندگی سے جس کی ٹکرا کر اچٹ جاتی تھی موت
عزمِ خودداری کا وہ کوہِ گراں کیا ہوگیا!
نذر کرتا تھا جسے پیکِ اجل ذوقِ لقا
زندگی سے وہ مذاقِ جاوداں کیا ہوگیا
روح پر لگتی نہیں چوٹ اب کسی کی آہ سے
دل کی گہرائی سے دردِ دیگراں کیا ہوگیا
حسن اور الفت کی ان عریانیوں کے دور میں
اپنے دل اپنی نظر کا پاسباں کیا ہوگیا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے رسول مقبول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول گذرے ہیں۔

آپ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ۳ سال عمر میں چھوٹے تھے۔ اور مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ آپ کا لقب صدیق اس وجہ سے ہوا۔ کہ آپ نے اسلام کو بلا چون وچرا قبول کیا۔ اور معراج کی تصدیق فرمائی۔

آپ کی شان میں اکثر قرآن شریف کی آیات نازل ہیں۔ مثلاً ثانی اثنین اذھما فی الغار یعنی غار کے رفیق یہی واقعہ ہجرت کی نسبت ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ اپنے کندھے پر غار ثور میں ہجرت کے وقت لے گئے ہیں۔ دوسری آیت محمد رسول اللہ والذین معہ۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور ان کے ساتھی صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ سا اللہ اکبر آپ کی معیت یعنی آپ کا ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہوا کہ زندگی بھر ساتھ رہے اور بعد دنیاوی زندگی کے دونوں بزرگ ایک ہی گنبد خضرا یعنی روضہ مبارک حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آرام فرما ہیں۔

آپ نے اپنی لخت جگر حضرت عائشہ رضی اللہ کا نکاح رسول مقبول کے ساتھ کر دیا تھا۔ اور اپنا مال و اسباب اللہ اور رسول کی محبت میں تمام کا تمام خرچ کر ڈالا اور کالی کملی اوڑھ لی۔ آپ کے زمانہ خلافت میں جھوٹے نبیوں کا قلع قمع ہوگیا۔ جو حضرات زکوٰۃ دینے میں سستی کرنے لگے تھے زکوٰۃ دینے لگے۔ اور بہت سے ممالک حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سرداری میں فتح ہوئے۔ آپ کو غار ثور میں سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ ۲۲ جمادی الآخر کو آپ کی تاریخ وصال ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس تاریخ کو قرآن خوانی اور خیرات آپ کے نام کی کریں۔ آپ کی زندگی کے حالات سننے سنانے کا انتظام کریں۔ اور کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے کتاب ابوبکر صدیق منگا کر پڑھیں۔ قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ ہے۔ یہ کتاب عربی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

صوبوں کی تقسیم کی مخالفت

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ لیاقت علی خان صاحب رکن مالیہ عارضی حکومت ہند نے آج رات ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ سے بدوران گفتگو کہا۔ کہ مسٹر ولبھ بھائی پٹیل نے اپنے بیان میں جو یہ تجویز پیش کی کہ برطانیہ عارضی حکومت کی موجودہ ہیئت کو اقتدار منتقل کر دے۔ اس کا مقصد بلا شبہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان پر تارپیڈو چلا جائے۔

لیاقت علی خان صاحب نے مزید کہا۔ میں اس امر کو قطعاً واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مبینہ مشکلات خواہ کچھ ہی ہوں۔ مسلمان بجز آزاد و مقتدر اعلیٰ پاکستان کے مسئلہ ہند کے کسی اور حل کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ مسلم لیگ اقتدار کی موجودہ عارضی حکومت کو منتقلی کی مقاومت کرے گی۔ کیونکہ عارضی حکومت کا قیام موجودہ دستور کے تحت عمل میں آیا ہے۔ اور اس اساس کے تغیر کا مطلب مرکز میں متحدہ ہندو کانگرس کا راج کا قیام ہوگا۔

مسلم صوبوں پر استبداد برپا کرنے کا منصوبہ

سردار پٹیل نے بڑی صاف بیانی سے کہہ دیا ہے۔ کہ اگر کابینہ میں کسی مسئلہ پر کوئی اپوزیشن ہو تو اکثریت کا حکم جاری ہوگا۔ اس مقولہ کا مفہوم بخوبی اور آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ اگر یہ یاد رکھا جائے کہ ان کی پارٹی کو موجودہ کابینہ میں بھیمانہ اکثریت حاصل ہے۔ اور بدستور حاصل رہے گی۔

سردار پٹیل ایک طاقتور مرکزی حکومت کی لو لگائے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنی اس پنہاں اور مذموم خواہش کو بمشکل اخفا میں رکھ سکتے ہیں۔ کہ کانگرس کی استبدادی مشین کو صوبوں اور بالخصوص پنجاب۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور مسلم صوبوں میں پوری قوت سے برسر کار لایا جائے۔

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذ نو افر ہے پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر اور نہ بیمار پر اور نہ خود تم پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ۔ یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا بھائیوں کے گھروں سے یا بہنوں کے گھروں سے یا چچاؤں کے گھروں سے یا پھوپھیوں کے گھروں سے یا ماموؤں کے گھروں سے یا خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہوں۔ یا اپنے دوست کے گھر سے۔ اور اس میں بھی کچھ گناہ نہیں۔ کہ سب مل کر کھانا کھاؤ یا جدا جدا۔ اور جب گھروں میں آیا کرو۔ تو اپنے (گھر والوں کو) سلام کیا کرو۔ یہ خدا کی طرف سے بابرکت اور پاکیزہ تحفہ ہے۔ اس طرح خدا اپنی آیتیں تمہیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو۔ (۶۱)۔

مومن تو وہ ہیں۔ جو خدا پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے۔ اور جب کسی ایسے کام کیلئے جو جمع ہو کر کرنے کا ہو۔ پیغمبر خدا کے پاس جمع ہوں۔ تو ان سے اجازت لئے بغیر ...

سورۂ فرقان

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ شعرا

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تو پاک باش برادر مدار از کس باک — زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپیہ (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سنیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲۲ | ۱۰ جون ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

مفاہمت نہ ہونیکے نتائج

کانگرس اور مسلم لیگ میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق مفاہمت نہ ہونے ...

نہ کیا تب بھی کشمیر میں ایک ایسی مطلق العنان حکومت قائم رہے گی۔ جو ایک طرف تو خود اپنی رعایا کے جمہوری حقوق کی مخالف ...

کیوں خبریں شائع نہیں کرتے

یادگار مولانا سید طفیل احمد مرحوم منگلوری

آخر میں التماس ہے کہ مولانا کے ایثار اور ان کی بے لوث خدمات کے نام پر آپ اس عزم کی تکمیل کے لئے دریادلی سے کام لیں۔ تاکہ قوم اپنے ایک سچے خادم کی ایسی یادگار قائم کرے۔ جو مسلمانوں کی اہم تعلیمی ضرورت کو بھی پورا کر سکے۔ ہمیں آپ کے جذبہ تعلیم نوازی اور جوہر شناسی سے پوری توقع ہے کہ ہماری یہ التجا رائیگاں نہ جائے گی۔ ہم تنگ دست ہوں بحمداللہ تنگ دل نہیں ہیں۔ یقین جانیے ہماری زندگی کی ذاتی ضروریات ہرگز قوم کے اس اہم مطالبہ کی تکمیل میں سنگ راہ نہیں ہو سکیں گی انشاءاللہ

آدمشاہی و دو غلشن آرزوئے قوم ٭ کیا اعتبار زندگی مستعار کا (حالی)

الملتمس:- (۱) نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمن خان شیروانی آنریری سیکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ (۲) ڈاکٹر سر شیخ عبدالقادر لاہور (۳) ڈاکٹر ذاکر حسین خان شیخ الجامعہ ملیہ اسلامیہ جامعہ نگر دہلی (۴) سید رضا علی مراد آباد (۵) نواب محمد اسمٰعیل خان ایم۔ ایل۔ اے سنٹرل صدر مسلم لیگ صوبہ متحدہ میرٹھ (۶) شیخ الہند مولانا سید حسین احمد مدنی صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی۔ (۷) خان بہادر میاں محمد عبدالعزیز سی۔ آئی۔ ای لاہور۔ (۸) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ۔ (۹) الحاج مولوی محمد عبید الرحمن خان شیروانی آنریری ٹریژرر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ (۱۰) چودھری نعمت اللہ لکھنؤ (۱۱) خان بہادر محمد اسمٰعیل چیف جسٹس ریاست ہائے متعلقہ اڑیسہ وغیرہ رائے پور۔ (۱۲) خان بہادر مولوی محمد بشیر الدین اٹاوہ (۱۳) مولوی نظام الدین حسین نظامی آنریری سیکرٹری مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ بدایوں (۱۴) خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد بلگرامی علی گڈھ۔ (۱۵) خان بہادر مرزا محمد نادر حسین علی گڈھ (۱۶) میاں احسان الحق جالندھر (پنجاب) (۱۷) سید بشیر حسین زیدی سی۔ آئی۔ ای چیف منسٹر رام پور ریاست۔ (۱۸) خواجہ غلام السیدین منسٹر تعلیم ریاست رام پور (۱۹) نواب اسلام خان ایم۔ ایل۔ سی میرٹھ (۲۰) خان بہادر شیخ عبداللہ آنریری مسلم گرلس کالج علی گڈھ۔ (۲۱) ڈاکٹر سید محمود وزیر گورنمنٹ صوبہ بہار پٹنہ۔ (۲۲) محمد ابراہیم وزیر گورنمنٹ صوبہ متحدہ لکھنؤ (۲۳) سید علی ظہیر بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ۔ (۲۴) سید اصغر علی شاہ قادری ڈپٹی کلکٹر بریلی۔ (۲۵) محمد انس خان ایڈوکیٹ و آنریری جائنٹ سیکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن علی گڈھ (۲۶) مظفر محمد خان ممبر کونسل ریاست ٹونک راجپوتانہ (۲۷) ظفر عمر نیلی چھتری علی گڈھ (۲۸) قاضی عبدالغفار ناظم اطلاعات عامہ ریاست حیدرآباد دکن۔ (۲۹) نواب عسکر یار جنگ بہادر ریاست حیدرآباد دکن۔ (۳۰) نواب ناظر یار جنگ بہادر ریاست حیدرآباد دکن۔ (۳۱) مولوی سجاد مرزا ریاست حیدرآباد دکن۔ (۳۲) سید محمد اسد اللہ کاظمی الہ آباد۔ (۳۳) سید نائب حسین کاظمی علی گڈھ۔ (۳۴) محمد خصلت حسین صابری علیگڈھ۔ (۳۵) خان بہادر محمد فضل الرحمان سہارنپور۔ (۳۶) خواجہ محمد اطہر حسین چیئرمین میونسپل بورڈ سہارنپور (۳۷) خان صاحب میر ولایت حسین علی گڈھ (۳۸) قاضی سید نصیر الدین بریلی (۳۹) محمد عبدالشکور میونسپل حلیم انٹر کالج کانپور (۴۰) صاحبزادہ آفتاب احمد خان (آفتاب منزل) آنریری سیکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ (۴۱) حبیب اللہ ولائت منزل علیگڈھ۔

انتقال اقتدار کا اعلان

دہلی ۳ جون۔ آج شام ہندوستان میں انتقال اقتدار کی کارروائی کے متعلق برطانوی سکیم کا قطعی اعلان کر دیا گیا ہے اس سکیم کے مطابق ہندوستان اور پاکستان کے لئے علیحدہ علیحدہ دستورساز اسمبلیاں قائم کی جائیں گی۔ صوبہ سرحد میں ووٹروں سے استصواب رائے ہوگا۔ کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔ نئے صوبوں کی حدود کے قطعی تعین کے لئے سرحدی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ تقسیم ہند کے بعد ہندوستان اور پاکستان آپس میں اور برطانوی حکومت سے معاہدے کریں گے۔ عنقریب پارلیمنٹ کے اس اجلاس میں ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو درجہ نوآبادیات دینے کے لئے قانون منظور کر لیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ کی مکمل سکیم حسب ذیل ہے۔

(۱) ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کو ملک معظم کی حکومت نے اپنے اس ارادہ کا اعلان کیا تھا۔ کہ جون ۱۹۴۸ء تک برطانوی ہند میں اختیارات ہندوستانیوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔ ملک معظم کی حکومت کو امید تھی۔ کہ ہندوستان کی بڑی بڑی پارٹیوں کے لئے وزارتی سکیم کو چلانے کی غرض سے تعاون کرنا۔ اور ہندوستان کے لئے ایک ایسا آئین مرتب کرنا جو سب متعلقہ پارٹیوں کے لئے قابل قبول ہوگا لیکن یہ امید پوری نہ ہوئی۔

(۲) صوبجات مدراس۔ بمبئی۔ صوبجات متحدہ بہار۔ صوبجات متوسط و برار۔ آسام۔ اڑیسہ اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کے نمائندوں کی اکثریت اور دہلی اور اجمیر اور میرواڑہ اور کورگ کے نمائندوں نے ایک نیا آئین تیار کرنے کے کام میں پہلے ہی کافی ترقی کر لی ہے۔ اس کے برعکس مسلم لیگ پارٹی نے جس میں بنگال۔ پنجاب اور سندھ کے نمائندوں کی اکثریت شامل ہے۔ نیز برطانوی بلوچستان کے نمائندوں نے دستورساز اسمبلی میں شامل نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

(۳) ملک معظم کی حکومت کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ اختیارات خود ہندوستانیوں کی خواہش کے مطابق منتقل کئے جائیں۔ اگر ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جاتا۔ تو یہ کام بہت آسان ہو جاتا۔ ایسے سمجھوتے کی عدم موجودگی میں

ایک ایسا طریقہ معلوم کرنے کا کام جس سے ہندوستانی لوگوں کی خواہشات معلوم ہو سکیں ملک معظم کی حکومت کے ذمہ آن پڑا ہے۔ ہندوستان میں سیاسی لیڈروں کے ساتھ مشورہ کے بعد ملک معظم کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے حسب ذیل سکیم اختیار کی جائے۔ ملک معظم کی حکومت یہ امر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اس کا ہندوستان کے لئے ایک آخری آئین مرتب کرنے کی کوشش کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ یہ کام ہندوستان کے رہنے والوں کا ہے۔ اور نہ اس سکیم میں کوئی ایسی چیز ہے۔ جس سے متحدہ ہندوستان کے لئے مختلف اقوام گفت و شنید نہ کر سکیں۔

فیصلہ طلب امور

(۴) ملک معظم کی حکومت کا یہ ارادہ نہیں ہے۔ کہ موجودہ دستورساز اسمبلی کے کام میں روکاوٹ ڈالی جائے۔ اب جبکہ مندرجہ ذیل بعض صوبوں کے لئے انتظام کر دیا گیا ہے۔ ملک معظم کی حکومت کو یقین ہے۔ کہ اس اعلان کے نتیجہ کے طور پر ان صوبوں کے نمائندوں کی جن کی اکثریت پہلے ہی اس کام میں شرکت کر رہی ہے۔ مسلم لیگی نمائندے بھی اپنا واجبی حصہ لیں گے۔ اس کے ساتھ یہ امر واضح ہے کہ اس اسمبلی کا مرتب کردہ کوئی دستور ملک کے ان حصوں پر حاوی نہیں ہوگا۔ جو اسے قبول کرنے پر رضامند نہ ہوں ملک معظم کی حکومت کو یقین ہے کہ مندرجہ ذیل طریق کار میں وہ بہترین عملی صورت موجود ہے۔ جس سے ایسے رقبہ جات کے لوگوں کی خواہشات ذیل کے تقرر کے بارے میں معلوم ہو سکیں یعنی:-

(ا) ان کا تعین موجودہ دستورساز اسمبلی میں مرتب کیا جائے۔

(ب) کسی ایسی نئی اور علیحدہ دستورساز اسمبلی میں مرتب کیا جائے جو ان رقبہ جات کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ جو موجودہ دستورساز اسمبلی میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں۔ جب یہ کام ہو جائے تو پھر اس (اتھارٹی) یعنی حکومت میں اتھارٹیوں (حکومتوں) کا تعین کرنا ممکن ہوگا۔ جن کو اختیارات منتقل کئے جانے چاہئیں۔

بنگال اور پنجاب

(۵) لہٰذا بنگال اور پنجاب کی صوبائی لیجسلیٹو اسمبلیوں کو (سوائے یورپین ممبروں کے) ہدایت کی جائے گی کہ وہ

از دفتر پیسہ اخبار لاہور بک کلب

جناب بھائی صاحب السلام علیکم!

آپ ہمارے مستقل خریدار ہیں۔ اور عرصہ سے پیسہ اخبار بک کلب کی ماہوار شائع ہونے والے اسلامی تاریخی ناولوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ان ناولوں میں کہانی کی دلچسپی کے علاوہ اور کئی مفید باتیں تہذیب و تمدن کے مختلف پہلو۔ اسلامی معاشرت۔ میل جول۔ اسلامی روایات۔ اسلامی ماحول سے اسلامی تاریخی واقعات کا روشن پہلو نمایاں طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ منشی صادق حسین صاحب صدیقی نے ہزار ناول کے پیرایہ ناولوں سے مختلف رنگ میں لکھنے کی سعی کی ہے۔ کثرت کار اور مشق کی وجہ سے آپ کو علم بیان میں بڑی دسترس حاصل ہو چکی ہے۔ آپ بے تکان لکھتے ہیں۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی زندگی۔ مسلمان مجاہدین کی سیرت۔ اخلاق اور روح کو بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کے ہر لفظ میں سچی اسلامی تڑپ نظر آتی ہے۔ جس وجہ سے مسلمان نوجوان آپ کے ناولوں کو بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں کوئی مصنف اس وقت اس قدر مقبول نہیں ہے۔ جس قدر شہرت منشی صادق حسین صاحب کو حاصل ہوئی ہے اور کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ منشی صاحب نوجوانوں کو ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ کہ جو مسلمانوں نے اسلامی زندگی میں تن تنہا دنیا کو فتح کر لیا تھا اور وہ قرآن کی روشنی میں بحر و بر پر چھا گئے تھے۔ جن نوجوانوں نے آپ کے ناولوں کو قلبی شوق اور دلی محبت سے پڑھا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں کو منشی جی کے پیش کردہ نمونہ کے مطابق تعمیر کرنے کی سعی کی ہے۔ اکثر لوگوں نے مجھے لکھا ہے کہ ان ناولوں کے مطالعہ سے انہوں نے نماز کی پابندی اختیار کر لی ہے عام مسلمانوں کے گھروں میں ان ناولوں کے پڑھنے کا بڑا شوق اور چرچا ہے۔ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک سب ان کو یکساں شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اکثر جگہ منشی جی نہایت سلیس الفاظ میں ایسے جذبات کا اظہار کر جاتے ہیں۔ کہ جس کے مطالعہ سے دل و دماغ میں سرسراہٹ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب تک ایک ہی نشست میں سب ناول کو ختم نہ کر لیا جائے۔ ناول چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر کچھ اور فائدہ حاصل نہ ہو۔ تو کم از کم خیالات تو پختہ ہو جاتے ہیں۔ فراموش شدہ تاریخی حالات سامنے آجاتے ہیں۔ گذشتہ واقعات سے اصلاح حال کا موقعہ ملتا ہے۔

اس مختصر تمہید کے ساتھ ہم اپنا ناول اس ماہ کا اورنگ زیب عالمگیر حصہ دوم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ امید ہے۔ آپ حسب سابق دو روپے دیکر وی پی وصول کر لیں گے۔ سلطان اورنگ زیب یہ ناول بھی بڑا دلچسپ ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپ خوش ہوں گے۔ اور آپ کی لائبریری میں ایک بیش قیمت کتاب کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس ناول کی ترسیل میں آپ کو محصول ڈاک کی چھوٹ دی گئی ہے۔

امید ہے آپ اطلاع دیں گے کہ آپ کو ان کے سوا اور کونسا ناول یا کتاب درکار ہے۔ ہم آپ کی خدمت سرانجام دیکر فخر محسوس کریں گے۔ اگر آپ کو منشی صاحب کی خدمات کا اعتراف ہے۔ اور ان کی تحریر سے دلچسپی ہے۔ تو پیسہ اخبار بک کلب کے حلقہ کو وسیع کرنے کے لئے اپنے احباب اور عزیزوں کو بھی مطالعہ کی دعوت دیجئے۔ یا ہمیں ان کے نام و پتہ تحریر کریں۔ ہم ان کو دعوت نامے بھیجیں۔

اس سے قبل ہم منشی جی کے حسب ذیل ناول طبع کر چکے ہیں۔

(۱) آستانہ کی حور	۲/	(۱۱) سلطان المجاہدین	۲/
(۲) سعید و خلیفانہ	۲/	(۱۲) سلطان ٹیپو	۲/
(۳) آرمینیا کا چاند	۲/	(۱۳) حیدر علی	۲/
(۴) فتح انطاکیہ اول	۲/	(۱۴) شیر دکن	۲/
(۵) فتح انطاکیہ دوم	۲/	(۱۵) جوش جہاد	۲/
(۶) فتح قسطنطنیہ	۲/	(۱۶) اورنگ زیب اول	۲/
(۷) حور ایران	۲/	(۱۷) اورنگ زیب عالمگیر دوم	۲/
(۸) جانباز ترک	۲/	(۱۸) مصطفیٰ کمال اتاترک	۲/
(۹) بہادر ترک	۲/	(۱۹) مصطفیٰ کمال دوم	۲/
(۱۰) جنگ صلیبہ کا ہلال	۲/	(۲۰) فتح یرموک	۲/

اس وقت ماہ جون میں دکن کے چار چاند اور ماہ جولائی میں ابوالہول داسی زیر طبع ہیں۔ پھر فتوح الشام اگست و ستمبر ۱۹۴۷ء میں اور فتوح العجم اکتوبر و نومبر میں پیش کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ کی اور بھی بہت سی کڑیاں منشی جی آج تک تحریر کر چکے ہیں۔ جو آئندہ ماہ بماہ پیش کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں اس وقت تک بہت سے نوجوان اس سلسلہ کے مستقل خریدار بن چکے ہیں۔ اور تمام بڑے بڑے شہروں میں عام کتب فروشوں کے ہاں سے یہ ناول مل سکتے ہیں۔ فقط۔ آپ کا خادم۔

عبدالمجید مینیجر دفتر بک کلب پیسہ اخبار لاہور

دو حصوں میں اجلاس کرے۔ ایک حصہ مسلم اکثریت کے اضلاع کی نمائندگی کرے گا۔ اور دوسرا باقی صوبے کی۔ اضلاع کی آبادی کا تعین کرنے کی غرض سے ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے اعداد کو مستند تصور کیا جائے گا۔ ان دو صوبوں میں مسلم اکثریت کے اضلاع کی تشریح اس اعلان کے ضمیمہ میں کی گئی ہے۔

(۶) ہر ایک لیجسلیٹو اسمبلی کے دونوں حصوں کے ممبروں کو جو علیحدہ علیحدہ اجلاس کریں گے۔ اس بات پر ووٹ دینے کا اختیار ہوگا۔ کہ آیا صوبہ متعلقہ کی تقسیم کی جائے یا نہ کی جائے۔ اگر ہر ایک حصہ کی اکثریت محض تقسیم کے حق میں ووٹ دے تو تقسیم کر دی جائے گی اور اس بارے میں انتظامات کر دیئے جائیں گے۔

(۷) تقسیم کے متعلق سوال کا فیصلہ کرنے سے پیشتر یہ بہتر ہوگا۔ کہ ہر ایک حصہ کے نمائندوں کو اس بات کا علم ہو کہ اگر دونوں حصے بعد میں متحد رہنے کا فیصلہ کریں۔ تو صوبہ بہ حیثیت مجموعی کس دستورساز اسمبلی میں شامل ہوگا۔ اس لئے اگر کسی لیجسلیٹو اسمبلی کا کوئی ممبر اس بات کا مطالبہ کرے تو یورپین ممبروں کے سوا لیجسلیٹو اسمبلی مذکورہ کے جملہ ممبران کا ایک اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ جس میں اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ اگر دونوں حصے متحد رہنے کا فیصلہ کریں۔ تو صوبہ بہ حیثیت مجموعی کس دستورساز اسمبلی میں شامل ہوگا۔

(۸) اگر تقسیم کے بارے میں فیصلہ کیا جائے تو لیجسلیٹو اسمبلی کا ہر ایک حصہ ان رقبہ جات کے بارے میں جن کی وہ نمائندگی کرتا ہو۔ اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ فقرہ ۴ مذکورہ میں مندرجہ تجاویز میں سے کونسی تجاویز اختیار کی جائے۔

(۹) تقسیم کے سوال کا فوری فیصلہ کرنے کی غرض سے بنگال اور پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلیوں کے ممبر مسلم اکثریت کے اضلاع اور غیر مسلم اکثریت کے اضلاع کے مطابق (جیسا کہ ضمیمہ میں تحریر کیا گیا ہے۔) دو حصوں میں اجلاس کریں گے۔ یہ محض ایک ابتدائی کارروائی ہے۔ جس کی نوعیت صرف عارضی ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان صوبجات کی آخری تقسیم کی اغراض کے لئے حدود کے مسائل کے متعلق ایک مفصل تحقیقات کی ضرورت ہوگی۔ اور جونہی کسی صوبہ کے لئے کوئی ایسا فیصلہ کیا جائے جس میں تقسیم لاحق ہوتی ہو۔ تو گورنر جنرل کی طرف سے ایک کمیشن برائے حد بندی قائم کیا جائے گا۔ جس کی رکنیت اور فیصلہ طلب امور کا تصفیہ جملہ متعلقہ اشخاص کے مشورہ سے کیا جائے گا۔ اسے اس بات کی ہدایت کی جائے گی۔ کہ وہ پنجاب کے دو حصوں کی حدود کا تعین اس بناء پر کرے۔ کہ کون کون سے ملحقہ علاقہ جات مسلم اکثریت کے ہیں۔ اور کونسے غیر مسلم اکثریت کے۔ اسے اس بات کی بھی ہدایت کی جائے گی۔ کہ وہ دیگر امور کا بھی خیال رکھے۔ اسی قسم کی ہدایات بنگال کے کمیشن حد بندی کو بھی دی جائیں گی۔ جب تک کمیشن حد بندی کی رپورٹ پر عملدرآمد نہ ہو جائے۔ ضمیمہ میں مندرج عارضی حدود استعمال کی جائیں گی۔

سندھ

(۱۰) سندھ کی لیجسلیٹو اسمبلی بھی (سوائے یورپین ممبروں کے) فقرہ ۴ میں مندرجہ متبادل تجاویز کے متعلق ایک خاص اجلاس میں خود اپنا فیصلہ کرے گی۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ

(۱۱) شمال مغربی سرحدی صوبہ ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ اس صوبہ کے تین نمائندوں میں سے دو تو پہلے ہی دستورساز اسمبلی میں شرکت کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے جغرافیائی محل وقوع اور دیگر امور کے لحاظ سے یہ بالکل واضح ہے۔ کہ اگر سارا پنجاب یا اس کا کوئی حصہ موجودہ دستورساز اسمبلی میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کرے۔ تو یہ ضروری ہوگا۔ کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کو دوبارہ اپنی پوزیشن پر غور کرنے کا موقع دیا جائے۔ لہٰذا ایسی صورت میں شمال مغربی سرحدی صوبہ میں موجودہ لیجسلیٹو اسمبلی کے نمائندوں سے

استصواب رائے کیا جائے گا۔ کہ وہ پیرا ۹ میں مندرجہ متبادل تجاویز میں سے کونسی تجویز اختیار کرنا پسند کرتے ہیں استصواب رائے کا کام گورنر جنرل کی زیر نگرانی اور صوبائی حکومتوں کے مشورہ سے کیا جائے گا۔

برطانوی بلوچستان

(۱۲) برطانوی بلوچستان نے اپنا ایک ممبر منتخب کیا ہے۔ لیکن وہ ابھی تک موجودہ دستور ساز اسمبلی میں شامل نہیں ہوا۔ اس کے جغرافیائی محل وقوع کو مدنظر رکھتے ہوئے اس صوبہ کو بھی موقع دیا جائے گا۔ کہ وہ اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کرے اور پیرا ۴ مذکورہ میں مندرجہ متبادل تجاویز میں سے کوئی تجویز اختیار کرے۔ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل ان امور پر غور کر رہے ہیں۔ کہ یہ کام بہترین طریق پر کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

آسام

(۱۳) اگرچہ آسام ایک خالص غیر مسلم اکثریت کا صوبہ ہے۔ مگر سلہٹ جو بنگال سے ملحق ہے۔ غالب مسلم اکثریت کا علاقہ ہے۔ اس بات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ بنگال کی تقسیم کی صورت میں سلہٹ کو بنگال کے مسلم حصہ سے ملحق کیا جائے لہذا اگر بنگال کو تقسیم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ تو گورنر جنرل کی زیر نگرانی اور آسام کی صوبائی حکومت کے مشورہ سے سلہٹ بطور صوبہ آسام کا حصہ رہے یا مشرقی بنگال کے نئے صوبہ سے ملا یا جائے گا۔ اگر وہ صوبہ رضامند ہوا۔ اگر استصواب رائے کا نتیجہ مشرقی بنگال سے الحاق کے حق میں ہو تو سلہٹ کے ضلع کے مسلم اکثریت والے علاقہ جات اور ملحقہ اضلاع کی مسلم اکثریت والے متصل علاقہ جات کی حد بندی کرنے کے لئے ایک سرحدی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جس کے سپرد وہی فیصلہ طلب امور ہوں گے جو پنجاب اور بنگال کے کمیشنوں کے سپرد ہوں گے۔ جو بالآخر مشرقی بنگال کو منتقل کئے جائیں گے۔ صوبہ آسام کا باقی حصہ ہر صورت میں موجودہ دستور ساز اسمبلی کی کارروائیوں میں حصہ لیتا رہے گا۔

دستور ساز اسمبلیوں میں نمائندگی

(۱۴) اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ بنگال اور پنجاب کی تقسیم کر دی جائے گی۔ تو اس کے لئے نئے انتخابات منعقد کرنے ضروری ہوں گے۔ تاکہ وزارتی مشن کی ۱۶ رمئی ۱۹۴۶ء کی اسکیم میں مندرجہ اصول کے مطابق دس لاکھ کی آبادی کے لئے ایک نمائندہ کے حساب سے ان کے نمائندے منتخب کئے جا سکیں اسی طرح سلہٹ کے لئے بھی انتخابات منعقد کرنے پڑیں گے۔

اگر یہ فیصلہ کیا جائے کہ یہ ضلع مشرقی بنگال کا ایک حصہ بنا دیا جائے۔ نمائندوں کی وہ تعداد جس کا ہر ایک رقبہ مستحق ہوگا۔ حسب ذیل ہوگا۔

صوبہ	جنرل (عام)	مسلم	سکھ	میزان
ضلع سلہٹ	۱	۲	۰	۳
مغربی بنگال	۱۵	۴	۰	۱۹
مشرقی بنگال	۱۲	۲۹	۰	۴۱
مغربی پنجاب	۳	۱۲	۲	۱۷
مشرقی پنجاب	۶	۴	۲	۱۲

(۱۵) ان ہدایات کے مطابق جو انہیں دی جائیں گی۔ مختلف رقبہ جات کے نمائندے یا تو موجودہ دستور ساز اسمبلی میں شامل ہوں گے یا نئی دستور ساز اسمبلی بنائیں گے۔

انتظامیہ معاملات

(۱۶) اگر کسی قسم کا فیصلہ ہو جائے تو اس کے انتظامیہ نتائج کے متعلق جہاں تک جلد ممکن ہو سکے حسب ذیل کے درمیان گفت و شنید شروع کی جائے گی۔

(ا) علی الترتیب جانشین حکومتوں کے نمائندوں کے مابین ان تمام امور کے بارے میں جن کا انتظام مرکزی حکومت کرتی ہے۔ اور جن میں محکمہ دفاع اور مالیات اور مواصلات شامل ہیں۔

(ب) مختلف جانشین حکومتوں اور ملک معظم کی حکومت کے مابین ان معاہدات کے بارے میں جو انتقال اختیارات سے پیدا شدہ معاملات کے متعلق ہوں۔

(ج) ان صوبجات کی صورت میں جو تقسیم کئے جائیں جو صوبائی امور مثلاً املاک اور مالی ذمہ داریاں پولیس اور دیگر صیغہ جات۔ ہائی کورٹ۔ صوبائی وزارت وغیرہ کی تقسیم

شمال مغربی سرحد کے قبائل

(۱۷) ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کے قبائل کے بارہ معاہدات کے بارے مناسب جانشین حکومت سے ساتھ گفت و شنید کی جائے گی۔

ریاستیں

(۱۸) ملک معظم کی حکومت اس امر کی وضاحت کر دینا چاہتی ہے۔ کہ مذکورہ بالا اعلان کردہ فیصلہ جات صرف برطانوی ہند کے متعلق ہیں۔ اور ہندوستانی ریاستوں کے بارے میں اس کی پالیسی وہی رہے گی۔ جو یادداشت وزارتی مشن مورخہ ۱۶ رمئی ۱۹۴۶ء میں مندرج ہے۔

تیز رفتاری کی ضرورت

(۱۹) جانشین حکومتوں کو اختیارات سنبھالنے کے قابل بنانے کے لئے وقت دینے کی ضرورت ہے۔ کہ مندرجہ بالا تمام کارروائیاں حتی الامکان بہت جلد مکمل الحمل کی جائیں۔ تاخیر سے بچنے کے صوبجات یا یا

صوبجات کے حصے اس پلان کی شرائط کے اندر جہاں تک قابل عمل ہوا اپنا کام آزادانہ طور پر شروع کریں گے۔ موجودہ دستور ساز اسمبلی اور نئی دستور ساز اسمبلی (اگر بن جائے) اپنے اپنے رقبہ جات کے لئے آئین مرتب کرنا شروع کر دیں گی۔ اور انہیں اپنے قواعد بنانے کی پوری آزادی ہوگی

اختیارات کا فوری انتقال

(۲۰) بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں نے بار بار اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ ہندوستان میں انتقال اختیارات کا کام جتنی جلدی ممکن ہو عمل میں لایا جائے۔ ملک معظم کی حکومت کو اس خواہش سے پوری ہمدردی ہے اور وہ اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ جون ۱۹۴۸ء سے بھی پہلے کسی تاریخ پر ایک آزاد ہندوستانی حکومت یا حکومتیں قائم کر کے اختیارات منتقل کر دے۔ لہذا اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے سب سے تیز اور واحد قابل عمل طریق کے طور پر ملک معظم کی حکومت تجویز کرتی ہے۔ کہ موجودہ اجلاس میں اعلان ہذا کے نتیجہ کے طور پر کئے ہوئے فیصلہ جات کے مطابق درجہ نو آبادیات کی بنیاد پر ایک یا دو جانشین حکومتوں کو اختیارات منتقل کرنے کے بارے میں بل پیش کرے۔ اس سے ہندوستانی دستور ساز اسمبلیوں کے اس حق پر کوئی خالف اثر نہیں پڑے گا۔ کہ وہ وقت آنے پر فیصلہ کریں کہ آیا ہندوستان کے اس حصہ کو جو ان کے دائرہ اختیار میں ہے۔ برطانوی دولت مشترکہ کے اندر رہنا چاہیئے یا نہیں۔

گورنر جنرل کی طرف سے مزید اعلانات

(۲۱) ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل وقتاً فوقتاً ایسے مزید اعلانات کرتے رہیں گے۔ جو طریق کار یا مذکورہ بالا انتظامات کو عمل میں لانے کے لئے دیگر معاملات کے لئے ضروری ہیں۔

ضمیمہ

۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق پنجاب اور بنگال کے مسلم اکثریت والے اضلاع حسب ذیل ہیں:۔ ۱۔ پنجاب

لاہور ڈویژن:۔ گوجرانوالہ۔ گورداسپور لاہور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔

راولپنڈی ڈویژن:۔ اٹک۔ گجرات۔ جہلم۔ میانوالی۔ راولپنڈی۔ شاہ پور۔

ملتان ڈویژن:۔ ڈیرہ غازیخان۔ جھنگ۔ لائلپور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ مظفر گڑھ

۲:۔ بنگال:۔ چٹاگانگ ڈویژن۔ نواکھلی۔ تپرہ۔ چٹاگانگ۔

ڈھاکہ ڈویژن:۔ باکرگنج۔ ڈھاکہ۔ فرید پور۔ میمن سنگھ

پریذیڈنسی۔ جیسور۔ مرشد آباد۔ نادیا۔

راج شاہی ڈویژن:۔ بوگرہ۔ دیناج پور مالدہ۔ پبنہ۔ راج شاہی۔ رنگ پور۔

برطانوی سکیم کے نکات

انتقال اقتدار کی سکیم کے اہم نکات درج ذیل ہیں:۔ (۱) ۱۶ رمئی کی سکیم ختم کر دی گئی (۲) آئین خود ہندوستانی ہی بنائیں گے۔ (۳) موجودہ دستور ساز اسمبلی کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالا جائے گا۔ مگر اس کا مرتب کردہ آئین غیر رضامند حصوں میں نافذ نہیں ہوگا۔ (۴) مسلم اکثریت کے علاقوں کے لئے علیحدہ دستور ساز اسمبلی قائم کی جائے گی۔ (۵) پنجاب اور بنگال کی موجودہ اسمبلیاں مسلم اکثریت والے علاقہ اور باقی ماندہ صوبہ کی بنیاد پر دو حصوں میں تقسیم ہو کر یہ فیصلہ کریں گی۔ کہ یہ صوبے تقسیم کئے جائیں یا نہیں۔ مسلم اکثریت کا فیصلہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے اعداد کے مطابق ہوگا۔ (۶) یہ تقسیم عارضی ہوگی۔ آخری حد بندی کا فیصلہ ایک کمیشن کرے گا۔ جو گورنر جنرل مقرر کریں گے۔ اور حد بندی مسلم اکثریت کے متصل علاقوں کی بناء پر عمل میں آئے گی (۷) صوبہ سرحد میں موجودہ اسمبلی کے ووٹروں سے (ممبروں سے نہیں) استصواب رائے کیا جائے گا۔ کہ یہ صوبہ پاکستان میں شامل ہو یا ہندوستان میں۔ پٹھانستان کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ استصواب گورنر جنرل کے ماتحت ہوگا۔ (۸) اگر بنگال تقسیم ہوا تو آسام کے ضلع سلہٹ کو استصواب رائے کے بعد بنگال کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور اس کی حد بندی کا کمیشن فیصلہ کرے گا۔ کہ سلہٹ کے علاوہ آسام کے مسلم اکثریت کے کون کون سے متصل علاقے بنگال کے ساتھ ملا دیئے جائیں (۹) تقسیم ہند کے بعد پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں میں ان تمام محکموں کے متعلق جو اس وقت مرکزی حکومت کے ماتحت ہیں سمجھوتہ ہوگا۔ ان میں ڈیفنس مالیات اور مواصلات بھی شامل ہیں۔ اسی طرح پاکستان۔ ہندوستان اور برطانوی حکومت میں بھی سمجھوتہ ہوگا۔ اگر صوبے تقسیم ہوئے۔ تو ان میں بھی صوبائی حکومت کی جائیداد۔ صوبائی قرضوں۔ صوبائی اداروں اور ہائی کورٹ وغیرہ کی تقسیم کے متعلق سمجھوتے ہوں گے۔ (۱۰) اس اسکیم کا اطلاق صرف برطانوی ہند پر ہوگا۔ ریاستوں پر نہیں ہوگا۔

(۱۱) صوبہ سرحد کے آزاد قبائل سے بھی نئی حکومت یا حکومتیں سمجھوتہ کریں گی۔ (۱۲) پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس میں ہی ہندوستان اور پاکستان کو درجہ نوآبادیات کے اختیارات دینے کے لئے قانون منظور کیا جائے گا۔ مگر ان دونوں حکومتوں کو حق ہوگا کہ وہ جب چاہیں کامل آزادی کا اعلان کر دیں۔

برطانوی سکیم ایک نظر میں

آج وائسرائے نے برطانوی گورنمنٹ کی نئی سکیم کا اعلان کر دیا۔ اس سکیم کی رو سے ہندوستان اور پاکستان کے لئے علیحدہ علیحدہ دستور ساز اسمبلیاں آئین تیار کریں گی۔ پاکستان اور ہندوستان کامل آزاد و خودمختار رہیں گے پاکستان ڈیفنس کے معاملہ میں بھی بالکل خودمختار ہوگا۔

پنجاب اور بنگال کی اسمبلیاں مسلم اور غیر مسلم اکثریت والے علاقوں کی بناء پر دو حصوں میں بٹ کر تقسیم کا فیصلہ کریں گی۔ مسلم اکثریت والے پنجابی اضلاع سترہ ہیں۔ مگر آخری حد بندی کا فیصلہ سرحدی کمیشن کرے گا۔ اس فیصلہ کی اساس مسلم اکثریت کے متصل علاقے ہوں گے۔ خیال ہے کہ اسی طرح مسلم پنجاب کی سرحد دریائے ستلج ہوگا۔ عارضی تقسیم کے مطابق بھی مسلم اکثریت والے پنجاب میں ایک کروڑ بیس لاکھ مسلم بیس لاکھ ہندو اور کوئی اٹھارہ لاکھ سکھ ہوں گے۔ غیر مسلم اکثریت والے پنجاب میں چالیس لاکھ مسلمان ساٹھ لاکھ ہندو

اور کوئی بیس لاکھ سکھ ہوں گے۔ مسلم اکثریت والے بنگال میں دو کروڑ نوے لاکھ مسلمان اور ایک کروڑ بیس لاکھ ہندو ہوں گے۔ آسام کے مسلمان اضلاع کو ملا کر مشرقی بنگال کی کل آبادی تقریباً پونے پانچ کروڑ ہوگی اس میں مسلمان ساڑھے تین کروڑ اور غیر مسلمان ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ہوں گے۔ مغربی پاکستان کی کل آبادی پونے تین کروڑ ہوگی۔ اس میں مسلمان قریباً دو کروڑ ہوں گے۔ صوبہ سرحد میں گورنر جنرل کے ماتحت ممبروں سے نہیں بلکہ ووٹروں سے استصواب رائے ہوگا۔ کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔ پٹھانستان کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس استصواب کا لازمی نتیجہ پاکستان کے حق میں ہوگا۔ کیونکہ اسمبلی میں جو غیر مسلمانوں کو ویٹج حاصل ہے وہ اس طرح ختم ہو جاتا ہے۔ اس سکیم کا اطلاق ریاستوں پر نہیں ہوگا۔ آزاد قبائلی علاقے بھی نئی حکومتوں سے سمجھوتے کریں گے۔

پارلیمنٹ کے اسی اجلاس میں پاکستان اور ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کے لئے قانون منظور کرا لیا جائے گا۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان اور ہندوستان آپس میں اور برطانوی حکومت سے معاہدے کریں گے۔

وائسرائے نے اپنی تقریر میں یہ افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ ہندوستان اکھنڈ نہیں رہ سکا۔ اور تقسیم پنجاب سے سکھوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

قائداعظم نے سب سے امن قائم

رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے یہ کہا ہے۔ کہ اس سکیم کی منظوری کا آخری فیصلہ لیگ کونسل ہی کرے گی۔

پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ کہ ہم یہ سکیم منظور کرتے ہیں۔ گو اس میں ہماری بہت سی باتیں نہیں مانی گئیں۔ اور ہندوستان تقسیم کر دیا گیا ہے۔ گو میرا دل خوش نہیں۔ تاہم میں اس سکیم کی منظوری کی سفارش کرتا ہوں۔

ترکی میں دینی تعلیم

انقرہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ حکومت ترکی ملک میں "مذہبی تعلیم" کے لئے مزید انتظامات کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ترکی وزارت کا ایک خاص اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں نئے مسودہ قانون پر غور کیا جائے گا۔ مجوزہ قانون کے مطابق ابتدائی درجوں میں دینیات کی تعلیم دی جائے گی۔ اعلیٰ مذہبی تعلیم کے لئے علیحدہ اسکول کھولے جائیں گے۔ مزید برآں ایک کالج بھی بنایا جائے گا۔ جس میں دینیات کی تعلیم کا خاص انتظام ہوگا۔

واشنگٹن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت امریکہ میں غیر ملکی طلبہ کی تعداد ۱۵۳۵۰ ہے۔ جن میں مڈل ایسٹ کے ۱۷۹۷ اور ہندوستان کے ۷۶۶ طلبہ شامل ہیں۔ صرف چین کے ۱۴۹۸ طالب علم یہاں پڑھ رہے ہیں۔

نئی دہلی کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے خالص

ٹکل کے روپیہ کے بنائے جانے کی منظوری دے دی ہے۔ امید ہے کہ یہ نیا سکہ یکم جون ۱۹۴۷ء سے جاری ہوگا۔ اس نئے روپیہ کا وزن موجودہ روپیہ کے وزن کے برابر ہوگا۔ البتہ اس کا قطر موجودہ روپیہ سے کم ہوگا۔ اور اس کی شکل آج کل کی اٹھنی اور چونی کی مانند ہوگی۔ اس پر ایک طرف کنگ جارج ششم کی تصویر ہوگی اور دوسری طرف ایک شیر کی۔ مرکزی اسمبلی پچھلے اجلاس میں اس روپیہ کے ڈھالنے کی منظوری دے چکی ہے۔

مزاحمت کریں گے

کراچی میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ گزشتہ ہفتہ میں منعقد ہوا جس میں حکومت برطانیہ کو متنبہ کیا گیا کہ اگر تقسیم ہند کے ساتھ بنگال اور پنجاب کو بھی تقسیم کیا گیا۔ تو ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان اس کی مزاحمت کریں گے۔ اس جلسہ کی صدارت مسٹر یوسف عبداللہ ہارون نے کی۔ مولانا داؤد غزنوی اور راجہ صاحب محمود آباد نے جلسہ میں تقریریں کیں۔ مولانا داؤد غزنوی نے کہا کہ قائداعظم نے راہ گزر کا جو مطالبہ کیا ہے۔ وہ کانگرس کی تقسیم پنجاب اور بنگال کا جواب ہے۔

لندن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ شاہ یونان کے بھتیجے شہزادہ پیٹر نے ایک جلسہ میں افغانستان پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں دوبارہ افغانستان جا کر وہاں کے آثار قدیمہ کا معائنہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے افغانستان کے لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ افغان قوم دنیا کی ایک بہترین قوم ہے۔ اور ان کا ملک خوبصورتی اور مہمان نوازی کا نمونہ ہے۔

یہ تقریر انہوں نے رائل جیاگرافیکل سوسائٹی زیر اہتمام ایک جلسہ میں کی۔

مملکت حیدرآباد آزاد مملکت بن جائے گی؟
لندن میں سفارت خانہ کے قیام کی تیاریاں

لندن ۳۰ مئی۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع ہے۔ کہ مملکت آصفیہ اسلامیہ کے ایجنٹ جنرل مقیم لندن نواب میر نواز جنگ بہادر نے یہاں مملکت حیدرآباد کے ایک علیحدہ سفارت خانہ کے قیام کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ غالباً یہ اقدام اس تیقن کے حصول کے بعد کیا گیا ہے۔ کہ حیدرآباد ایک جداگانہ آزاد مملکت کی حیثیت اختیار کر لیگا۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ یہ کہتا ہے۔ کہ حیدرآباد کو یہ آزادی شائد مقبوضاتی درجہ کی ...

سکھ تقسیم پنجاب کی صورت میں خود ہی تقسیم ہو کر رہ جائیں گے (وائسرائے)
پاکستان اور ہندوستان کو درجہ نوآبادیات حاصل ہوگا

دہلی ۳ رجون۔ آج ہندوستان کے آئینی مستقبل کے بارے میں دہلی اور لندن میں برطانوی سکیم بیک وقت اعلان کے ساتھ ساتھ وائسرائے ہند۔ قائداعظم جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ۔ پنڈت نہرو اور سردار بلدیو سنگھ نے اپنی اپنی تقریریں نشر کیں۔ وائسرائے نے برطانوی سکیم کی وضاحت کرتے ہوئے افسوس ظاہر کیا کہ سکھ تقسیم پنجاب کی صورت میں خود بھی تقسیم ہو کر رہ جائیں گے۔ قائداعظم نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل سوموار (۹ رجون) کو نئی برطانوی سکیم کے بارے میں اپنے فیصلہ کا اعلان کرے گی۔ انہوں نے صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ کے پیش نظر سرحد کے لیگی زعما کو مشورہ دیا ہے کہ وہ صوبہ میں اپنی تحریک سول نافرمانی ختم کر دیں۔ پنڈت نہرو اور سردار بلدیو سنگھ نے ہندوستان میں امن بحال رکھنے پر زور دیا۔ تاکہ انتقال اقتدار کی کارروائی پرامن طور پر پایہ تکمیل تک پہنچائی جائے۔

وائسرائے کی تقریر

وائسرائے نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ وہ ہندوستان کے باشندوں کو ایک ذاتی پیغام دینا چاہتے ہیں۔ نیز میں ان مذاکرات کی مختصر روئداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو میں نے سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے کئے۔ اور جن کی بنا پر پچھلے دنوں میں نے اپنے دورہ لندن کے دوران میں ملک معظم کی حکومت کو اپنا مشورہ دیا۔

مارچ کے اواخر میں ہندوستان آنے کے بعد سے میں نے جہاں تک ممکن ہو سکا زیادہ سے زیادہ ہندوستانی قوموں اور مفادات کے زیادہ سے زیادہ لیڈروں کے ساتھ تقریباً

ہر روز مذاکرات کئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان مذاکرات نے مجھے جو معلومات بہم پہنچائیں۔ اور جو مفید مشورے دیئے ان کے لئے میں بے حد شکر گزار ہوں۔ گذشتہ چند ہفتوں میں میں نے جو کچھ دیکھا اور سنا، اس سے میرے اس پختہ عقیدہ پر کوئی اثر نہیں پڑا کہ اگر مختلف اقوام کے درمیان معقول حد تک خیر سگالی ہو تو ایک متحدہ ہندوستان موجودہ مسئلہ کا بہترین حل ہوگا۔ ایک سو سال سے زیادہ عرصہ سے آپ ۴۰ کروڑ لوگ ایک ساتھ رہتے چلے آئے ہیں۔ اور اس ملک کا نظام حکومت ایک وحدت کے طور پر چلتا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ یہاں مواصلات۔ دفاع۔ پوسٹل

سروسیں اور کرنسی کے شعبے متحد ہیں۔ کسٹم اور محاصل کی دیواریں حائل نہیں ہوئیں۔ اور ایک متحدہ معاشیات کی بنیاد مہیا ہوتی رہی۔ مجھے بڑی امید ہے کہ فرقہ وارانہ اختلافات ان سب کو برباد نہیں کریں گے۔ لہٰذا اپنے تمام مذاکرات میں میں نے کوشش کی۔ کہ سیاسی لیڈروں پر زور دوں کہ وہ ۱۶ رمئی ۱۹۴۶ء کی وزارتی سکیم کو غیر مشروط طور پر تسلیم کر لیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ سکیم بہترین انتظام مہیا کرتا ہے۔ جو ہندوستان کی تمام قوموں کے مفادات پورا کرنے کے لئے وضع کیا جا سکتا ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے۔ کہ وزارتی مشن کی سکیم یا کسی ایسی سکیم پر جس پر ہندوستان کی وحدت قائم رہ سکتی کوئی سمجھوتہ کرنا ناممکن ثابت ہوا۔ لیکن یہ سوال ہی پیدا نہیں

نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی بڑے علاقہ کو جس میں ایک قوم کی اکثریت ہے۔ اس کی مرضی کے خلاف کسی ایسی حکومت کے تحت رہنے پر مجبور کیا جائے جس میں دوسری قوم کو اکثریت حاصل ہو۔ اور اس جبر کی متبادل صورت تقسیم ہے لیکن جب مسلم لیگ ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کرتی ہے۔ تو کانگرس اس صورت میں بعض صوبوں کی تقسیم کا مطالبہ کرنے کے لئے بھی وہی دلائل پیش کرتی ہے میرے خیال میں یہ دلائل ناقابل تردید ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ کوئی فریق بھی اس کے لئے تیار نہیں ہے۔ کہ کوئی ایسا معتدبہ علاقہ جس میں اس قوم کی اکثریت ہو۔ دوسروں کے تحت میں رہنے دے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں خود بھی صوبوں کی تقسیم کا اتنا ہی مخالف ہوں۔ جتنا ہندوستان کی تقسیم کا۔ اور یہ مخالفت ان ہی بنیادی وجوہ کی بنا پر ہے

کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ایک ہندوستانی شعور موجود ہے۔ جسے فرقہ وارانہ اختلافات سے متاثر ہونا چاہیئے۔ اس طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک پنجابی اور ایک بنگالی شعور بھی ہے۔ جس نے اپنے اپنے صوبہ کے ساتھ وفاداری کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے محسوس کیا کہ ضروری ہے کہ تقسیم کے سوال کا فیصلہ ہندوستان کے لوگ خود کریں۔ جس طریقہ کار کے مطابق وہ یہ فیصلہ کر سکیں گے کہ آیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ انگریز اختیارات ایک حکومت کو سونپیں یا دو حکومتوں کو وہ اس بیان میں درج ہے۔ جو ابھی آپ کو سنایا جائے گا۔ لیکن ایک یا دو باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ مسلم اکثریت والے علاقوں اور باقی علاقوں کے درمیان

سرحدیں مقرر کرنے کے لئے پنجاب۔ بنگال اور آسام کے ایک حصہ کے باشندوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آخری سرحدیں حد بندی کا ایک کمیشن مقرر کرے گا۔ اور یہ سرحدیں قریباً ان سرحدوں کے مطابق یقینی طور پر نہ ہوں گی۔ جو عارضی طور پر اختیار کی گئی ہیں۔ ہم نے سکھوں کی پوزیشن پر احتیاط سے غور کیا ہے۔ یہ بہادر قوم پنجاب کی آبادی کا تقریباً ۸/۱ حصہ ہے لیکن وہ اس طرح منتشر ہیں۔ کہ اس صوبہ کی کسی طرح بھی تقسیم کی جائے۔ ان کی اپنی تقسیم ناگزیر ہو جائے گی۔ ہم سب کو جو تہ دل سے سکھوں کا بھلا چاہتے ہیں۔ اس خیال سے بڑا افسوس ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کی تقسیم سے جس کے وہ خود خواہشمند ہیں۔ وہ بڑی یا چھوٹی حد تک تقسیم ہونے سے کسی طرح بھی بچ نہیں سکتے۔ تقسیم کی صحیح صحیح حد کا فیصلہ حد بندی کے کمیشن پر چھوڑ دیا جائے گا۔ جس میں بے شک سکھوں کو نمائندگی حاصل ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ ساری سکیم نقص سے خالی نہ ہو۔ لیکن

سابقہ سکیموں کی طرح اس کی کامیابی کا انحصار خیر سگالی کے اس جذبہ پر ہو گا۔ جس سے اس سکیم پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ میرا ہمیشہ سے یہ خیال ہے۔ کہ ایک مرتبہ جب یہ طے ہو جائے کہ اختیارات کس طرح منتقل کئے جائیں تو انتقال اختیارات جلد سے جلد عمل میں آ جانا چاہیئے۔ لیکن مشکل یہ تھی۔ کہ اگر ہم اس وقت تک انتظار کرتے جب تک سارے ہندوستان کے لئے کوئی دستوری نظام مرتب نہ ہو جاتا۔ تو ہمیں مدت تک انتظار کرنا پڑتا خصوصاً اگر فیصلہ تقسیم کے حق میں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم دستور ساز اسمبلیوں کے اپنا اپنا کام ختم کرنے سے پہلے اختیارات منتقل کر دیتے تو ہندوستان کو بغیر کسی دستور کے چھوڑ جاتے۔ اس گتھی کا حل جو میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ ہے کہ ملک معظم کی حکومت برطانوی ہندوستان میں ایک یا دو حکومتوں کو اختیارات منتقل کر دے۔ جن میں سے ہر ایک کو (جونہی ضروری انتظامات مکمل ہو سکیں) درجہ نوآبادیات حاصل ہو جائے مجھے امید ہے کہ آئندہ چند مہینوں میں ایسا ہو جائے گا۔

فن تعمیر حیات

عنوا

ان لوگوں کی تنقید میں جو زیادہ کوشش لقیبار کرتے ہیں۔ وہ شخص جس نے تکلیف نہیں اٹھائی۔ ایسے شخص سے ضرور ہمدردی کرنے لگا۔ لیکن اس نے اگر اپنی ترتیب کا راز مصیبت آنے سے پہلے معلوم کر لیا ہوتا۔ تو وہ اصلی توازن اپنی طاقتوں کا قائم رکھ سکتا تھا۔ ہر چند بیماری نے اس کے کسی قدر اس جوش کو زائل کر دیا ہے۔

عقیدہ کی قدر و قیمت

ان حادثات کا جاننا جو ہم پر واقعہ ہوئے ہیں۔ بے بہا علم ہے۔ بحیثیت طالبان فن حیات ہمارا واسطہ مذہبی اور اخلاقی تعلیم سے نہیں ہے۔ لیکن ہم نے دیکھ لیا۔ کہ جو لوگ صرف عقیدہ کے شیدائی ہیں۔ اور جن میں ایسی طاقت ہے کہ جو سچائی کی طرف راغب ہے۔ وہ نہ صرف مصیبتوں کا دلیری سے مقابلہ کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے دماغی منظر کی حفاظت بھی کر سکتے ہیں۔

ہر قرین عقل زندگی کا پہلو جو اس عقیدہ سے منور ہے کہ ہر شے بھلائی کے لئے ہے۔ اور جس عقیدہ کو ہر وقت بہتری کی امید ہے بہتر ہے۔ زندگی کے اس پہلو سے جو خواہ کتنا ہی ہموار منطق ہو مایوسی میں خاتمہ پذیر ہوتا ہے۔ اور انسان کو مفلوک اور تنہا چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک بہت سے ایسے دلیر انسان ہیں جو تنہا بے شمار جمعیت کا مقابلہ کرنے کو مستعد ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اور ان کی شجاعت کسی حقیقی یعقین پر مبنی ہے۔ جو گو خاموش ادائے قاعدہ ہے۔ اور جس کو وہ تو دیں تسلیم نہیں کرتے اور اسے عمل میں کمال ہے۔

ترتیب اور نجات

انقلابات زندگی ذمہ وار ہیں۔ انحطاط کے جو ہمیں دنیا میں دکھائی دیتا ہے سخت غم و الم انسان کو گوشہ تنہائی میں دھکیل دیتا ہے۔ اور ہم تارک الدنیا ہو جاتے ہیں۔ اور دنیاوی مسرتوں کے قابل نہیں رہتے۔ بعض غم ہم کو دیوانہ بنا دیتے ہیں۔ کیا یہ غم خیز حادثات کوئی روک سکتا ہے؟ ہاں اکثر صورتوں میں ان کا انسداد ہو سکتا ہے۔ اگر ہم دماغی طاقتوں کی ترتیب جان جائیں۔ اور طریقہ ترتیب سیکھ لیں۔ تو ہم ایسی مصیبتوں پر غالب آ سکتے ہیں۔ اگرچہ جنگ کے زخموں کے نشانات باقی رہ جائیں گے۔ ہم طوفان کو نہیں روک سکتے۔ لیکن کشتی کو طوفان میں شکستگی سے بچا سکتے ہیں۔

ترتیب کے لئے طرز حکومت

اب کچھ ذکر ہم اس طرز حکومت کا کریں گے جس سے ترتیب آسان ہو جائے۔ شروع شروع میں اپنے پر جرح کرو۔ ایک کاغذ کا تختہ لو اور لیمپ لو۔ اور ان گھنٹوں کا نقشہ بناؤ۔ جن کو تم اپنا کہہ سکتے ہو۔ اور مندرجہ ذیل طریقہ پر ترکیب کی بنیاد رکھو (۱) وہ گھنٹے جن میں جسم کی زندگی خصوصاً اور بیشتر تکمیل پاتی ہے۔ (۲) وہ گھنٹے جن میں خیال کی زندگی خصوصاً اور بیشتر تکمیل پاتی ہے۔ (۳) وہ گھنٹے جن میں ارادہ عمل سے مستحکم ہوتا ہے۔ جب تم یہ کر چکو گے تو ہو سکتا ہے کہ تم بددلی سے ظاہری بدترتیبی پر حیران ہو جاؤ۔ یا بظاہر باترتیبی سے خوش ہو جاؤ لیکن نتیجہ کی طرف جلدبازی نہ کرو۔ جسمیوں اور کاہلیوں کی مختلف بے شمار اقسام ہیں جن غالب سے مختلف اقسام مثلاً عبادت۔ نظم خوانی۔ مطالعہ تصاویر اور دیگر فنون لطیفہ اور ان کو نا کلی عنصر رسا موقعہ پر منحصر ہے۔ اسی طرح خیال اور ارادہ کی بھی کئی اطراف ہیں۔ اور بیشتر اس کے کہ تم ان کو لئے فرصت کا وقت تعین کرو۔ تم کو لازم ہے کہ طرز احسن جماعت بندی کرو جب تم یہ کر چکو تو پھر تم یہ فیصلہ کر سکتے ہو کہ ہفتے کے کل گھنٹوں میں سے کتنے کتنے گھنٹے ہر نتیجے کو دیئے گئے۔ اور کتنا تم نے اپنا وقت باتناسب یا بلاتناسب خرچ کیا ہے۔ لیکن یہ بات ہر وقت یاد رکھو۔ کہ ہر بالارادہ فعل میں جملہ نیتوں جیسے حسن خیال اور ارادہ جگہ رکھتے ہیں۔ بعینہ جیسا کہ تمام رنگ ڈھنگ سورج کی سفید روشنی میں مخلوط ہیں۔

(باقی پھر)

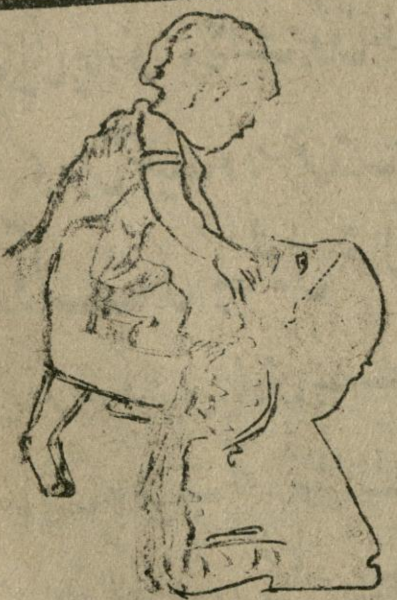

17-6-47

رجسٹرڈ ایل نمبر 31

THE
PAISAAKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

ساقی نامہ جدید

تجھے سونپا گیا ہے آج کٹے کا ڈپو ساقی
لڑھک کر کس جگہ سے کس جگہ پہنچا ہے تو ساقی

کہاں رندوں کی منجواری کہاں بیبو کو نگی مجبار کی
کہاں وہ شور مستانہ کہاں ہیہا و ہو ساقی

عجب نخرے سے ہاتھوں میں ترازو لیکے بیٹھا ہے
وہ پیمانے کدھر ہیں کیا ہوئے جام و سبو ساقی

کہاں وہ دُکھ دآشناؤں کو طعنہ تنگدستی کا
کہاں آیا ہے یہاں تک کہ پیچھے کی آرزو ساقی

کہاں بسر ہے سگوں کا ترانہ بزم عشرت میں
کہاں بیہودی سے خالی بولیوں کی گفتگو ساقی

کہاں وہ محتسب کا زور تیری تو وہ ہی سنا
کہاں خود داشتگا فقر کے گھر کی جستجو ساقی

مناسب ہے اگر دوکا بنیا کہوں تجھ کو
ڈبو دی تو نے لٹیا اور کھو دی آبرو ساقی

یہ کس بیدادگر نے تیری فطرت کو بدل ڈالا
نظر آتی نہیں پہلی سی تجھ میں کوئی خو ساقی

کہاں سے پڑ گیا لیکا تجھے سرمایہ داری کا
کہ پینے لگ گیا تو بھی غریبوں کا لہو ساقی

وہ ماشن کا ڈر رکھتے ہیں یہ بکری کا جبر ہے
یہی کچھ لے کے جائیگا خدا کے روبرو ساقی

گرانی کے سبب نایاب ہے یہ چیز برسوں سے
دلوں میں رہ گئی یاد شراب مشکبو ساقی

گئے وہ دن کہ میخانے میں تیرا فیض جاری تھا
نہ اب میں نغز گو شاعر نہ اب تو خوبرو ساقی

(جناب فیض لدھیانوی)

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

تو خدا کے ساتھ کسی اور معبود سے التجا نہ کرنا ۔ کہ ایسا کرو گے) تو ان لوگوں میں داخل ہو جاؤ گے ۔ جن کو عذاب ملیگا ۔ (۲۱۳) اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو ۔ (۲۱۴) اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ۔ ان سے متواضع پیش آؤ ۔ (۲۱۵) پھر اگر تمہاری نافرمانی کریں ۔ تو کہہ دو ۔ کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں (۲۱۶) اور خدائے غالب اور مہربان پر بھروسہ رکھو ۔ (۲۱۷) جو تم کو دیکھتا ہے جب تم (تہجد کے وقت) اٹھتے ہو (۲۱۸) اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی (یعنی قیام سے رکوع میں جانے اور رکوع سے سجدہ میں جانے کو بھی دیکھتا ہے (۲۱۹) بیشک وہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے ۔ (۲۲۰) کہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ شیطان کس پر نازل ہوتے ہیں ۔ (۲۲۱) ہر جھوٹے بد اعمال پر اترتے ہیں (۲۲۲) جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں ۔ اور اکثر محض جھوٹے ہوتے ہیں ۔ (۲۲۳) اور شاعر لوگ بھی انہیں میں داخل ہیں اور ان کی پیروی بھی گمراہ ہی کرتے ہیں ۔ (۲۲۴) تم نے نہیں دیکھا ۔ کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں (۲۲۵) اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر عمل نہیں کرتے ۔ (۲۲۶) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور ان پر ظلم ہوا ہو تو انہوں نے ظالم کی مذمت کر کے انتقام لیا ہو ۔ اور ظالم عنقریب معلوم کریں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں (۲۲۷) ۔

سورۂ نمل

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

بھلا کس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ۔ اور کس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا ۔ اور (کس نے) اس سے سرسبز باغ اگائے ۔ تمہارا کام تو نہ تھا ۔ کہ تم ان کے درختوں کو اگاتے (یہ سب کچھ خدا نے کیا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ رستے سے الگ ہو رہے ہیں ۔ (۶۰) بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور کس نے اس کے بیچ نہریں بنائیں ۔ اور (کس نے) اس کے لئے پہاڑ بنائے اور کس نے دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی (یہ سب کچھ خدا نے بنایا) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ؟ (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر سمجھ نہیں رکھتے (۶۱) بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے ۔ جب وہ اس سے التجا کرتا ہے اور کون تکلیف کو دور کر دیتا ہے ۔ اور کون تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے ۔ (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے ۔ تو کیا خدا کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے ؟ (ہرگز نہیں) مگر تم بہت کم غور کرتے ہو ۔ (۶۲) بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا ہے ۔ اور کون ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے ۔ یہ سب کچھ خدا کرتا ہے ۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ۔ (ہرگز نہیں) خدا کی شان ان کے شرک سے بلند ہے ۔ (۶۳) بھلا کون خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرنے والا ہے پھر کون اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے ۔ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے ۔ یہ سب کچھ خدا کرتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) کہہ دو کہ (مشرکو!) اگر تم سچے ہو ۔ تو دلیل پیش کرو (۶۴) کہہ دو کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا اور نہ وہ لوگ یہ جانتے ہیں کہ کب زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے ۔ (۶۵) کہہ دو کہ مجھ کو تو یہ ارشاد ہوا ہے ۔ کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی بندگی کروں جس نے اس کو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے ۔ اور سب چیزیں بھی

اسی کی ملک ہے ۔ اور مجھ کو یہ بھی ارشاد ہوا ہے ۔ کہ اس کا حکم بردار رہوں (۹۱) اور یہ بھی کہ (لوگوں کو) قرآن سنا دوں ۔ تو جو شخص راہ راست اختیار کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے اختیار کرتا ہے ۔ اور جو گمراہ رہتا ہے ۔ تو کہہ دو کہ میں تو صرف ڈر سنانے والا ہوں (۹۲) ۔ اور کہو ۔ کہ خدا کا شکر ہے ۔ وہ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھائیگا ۔ جن کو تم پہچان لو گے ۔ اور جو کام تم کرتے ہو ۔ تمہارا پروردگار ان سے بے خبر نہیں ۔ (۹۳)

سورۂ عنکبوت

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں ۔ کہ اس قدر کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائیگی (۲) جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے ان کو بھی آزمایا ۔ (اور ان کو بھی آزمائیں گے) اور خدا ضرور معلوم کرے گا ۔ جو (صادق الایمان) ہیں ۔ اور ان کو بھی جو جھوٹے (اور منہ سے باتیں بنانے والے ہیں) (۳)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے ۔ اور (یہ بھی) حکم دیا ہے کہ) اگر تجھ کو اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائے جس کی حقیقت سے تجھے آگاہی نہیں ۔ تو ان کا کہا نہ ماننا ۔ اگر تم کو (آخر الامر) میری طرف لوٹ کر آنا ہے ۔ پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے ۔ وہ سب تم کو بتا دونگا ۔ (۸)

جو لوگ خدا کے سوا اوروں کو کارساز بناتے ہیں ۔ ان کی مثال مکڑی کی سی ہے ۔ کہ وہ بھی ایک طرح کا گھر بناتی ہے ۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور (تو) مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش یہ اس بات کو جانتے (۴۱)

(اے محمد یہ قرآن) جو تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے ۔ اس کو پڑھا کرو ۔ اور نماز کے پابند رہو ۔ کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے ۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے ۔ (۴۵) اور اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا نہ کیا کرو ۔ مگر ایسے طریق سے کہ نہایت اچھا ہو ۔ ہاں جو ان میں سے بے انصافی کریں ۔ (ان کے ساتھ اسی طرح مجادلہ کرو) اور کہہ دو ۔ کہ جو کتاب ہم پر اتری اور جو کتابیں تم پر اتریں ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں ۔ (۴۶)

سورۂ روم

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(لوگو!) خدا ہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرنے والا ہے ۔ وہی اس کو پھر پیدا کریگا ۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے ۔ (۱۱) تو جب تم کو شام ہو اور جب صبح ہو تو خدا کی تسبیح کرو (۱۷) اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے ۔ اور تیسرے پہر اور جب دوپہر ہو (ان وقتوں میں بھی خدا کو یاد کرو ۔) وہی زندے کو مردے سے پیدا کرتا ہے اور مردے کو زندے سے پیدا کرتا ہے ۔ اور وہی زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تم لوگ (دوبارہ) پیدا کئے جاؤ گے ۔ (۱۹) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے ۔ کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ۔ پھر اب تم انسان ہو کر جا بجا پھیلے پڑے ہو ۔ (۲۰) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے ۔ کہ اسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف متوجہ ہو کر راحت حاصل کرتے ہو ۔ اور تم میں مہر و محبت پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ۔ ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں ۔ (۲۱)

باقی آئندہ صفحہ میں ملاحظہ فرمائیے

تو پاک باش برادر مدار از کس باک ۔ زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس ہسپتال بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۲۳ | ۱۷ جون ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

صوبہ سرحد میں استصواب رائے

صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ کے فیصلہ نے ایوان میں زلزلہ کی سی کیفیت پیدا کر دی ہے ۔ سرحد کے کانگرسی وزیر مال قاضی عطا اللہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ یہ فیصلہ سخت غیر منصفانہ بلکہ ظالمانہ ہے ۔ ڈاکٹر خان صاحب اور ان کے بھائی خان عبد الغفار خان اور قاضی عطا اللہ کی قسم کے دوسرے کانگرسیوں کو ہمیشہ اس بات کا دعویٰ رہا ہے کہ صوبہ سرحد میں عوام کی اکثریت اب بھی ان کے ساتھ ہے ۔ اور مسلم لیگ کو اس صوبہ کے دیہات میں کوئی جانتا بھی نہیں ۔ لیگ کا اثر محض شہروں تک محدود ہے ۔ اگر ان کانگرسی زعماء کے یہ دعاوی سراسر جھوٹ اور ریاکاری پر مبنی نہیں تھے ۔ تو اب وہ استصواب رائے عامہ سے کیوں گھبرا رہے ہیں ۔ یا اگر عوام کی اکثریت ان کے ساتھ ہے تو انہیں استصواب سے کیا خطرہ ہے ؟

مگر حقیقت یہی ہے ۔ کہ ہندو کانگرس سرحد میں اپنا وقار بالکل کھو چکی ہے ۔ گذشتہ انتخابات میں ڈاکٹر خان صاحب کی پارٹی نے کانگرس کے نام پر نہیں بلکہ خدائی خدمتگار تحریک کے نام پر ووٹ حاصل کئے ۔ اور باوجودیکہ رشوت بات میں روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا ۔ اور اقتدار و اعتبار کے سب حربے استعمال کئے گئے ۔ جہاں تک ووٹوں کا تعلق ہے اس لحاظ سے لیگ نے انہیں شکست دی کیونکہ لیگ کے حق میں خان پارٹی کی نسبت زیادہ ووٹ ڈالے گئے ۔ مگر چونکہ حلقہ ہائے انتخابات کی تقسیم کچھ اس طرح کی گئی تھی ۔ کہ بعض حلقوں میں ووٹ کم ملتے اور بعض میں ووٹ زیادہ ۔ اس لئے خان پارٹی نے مسلم لیگ کی ۱۷ نشستوں کے مقابلہ میں ۱۹ نشستیں جیتیں ۔ دو مسلمان نشستوں پر جمعیۃ العلماء کے ممبروں کا قبضہ تھا ۔ وہ بھی کانگرس کے ساتھ مل گئے ۔ اور اس طرح سرحد اسمبلی کی ۳۸ مسلمان نشستوں میں سے ۲۱ لیگ کے مخالفوں کے پاس چلی گئیں ۔ مگر خان پارٹی کی طاقت کا راز سرحد اسمبلی کے ۱۲ ہندو اور سکھ ممبر ہیں آبادی کے لحاظ سے صوبہ سرحد کے ہندو اسمبلی میں تین نشستوں سے زیادہ کے حقدار نہیں ۔ مگر انہیں اس قدر زیادہ سیاسی پاسنگ دیدیا گیا ہے ۔ کہ اسمبلی میں ہندو سکھ نشستیں ۱۲ ہیں ۔ چونکہ اس بلاک کے ووٹ کانگرس کے ساتھ ہوتے ہیں ۔ اس لئے خان پارٹی کو لیگ پر ابتدا ہی سے سبقت حاصل ہو گئی ۔ کہ لیگ مسلم کی ۳۸ نشستوں میں سے کم از کم ۲۶ نشستیں جیتے تو وہ اس صوبہ میں وزارت بنا سکتی ہے ۔ مگر استصواب کی شکل میں پوزیشن بدل جاتی ہے ۔ استصواب اسمبلی کے ممبروں کی بجائے اسمبلی کے ووٹروں سے ہوگا ۔ اور محض اکثریت سے یہ فیصلہ ہوگا ۔ کہ صوبہ سرحد پاکستان میں شامل ہو یا ہندوستان میں ۔ ۵۱ فیصدی ووٹ پاکستان کے حق میں ہوئے تو صوبہ سرحد پاکستان میں شامل ہو جائیگا ۔ اور اگر نتیجہ اس کے برعکس ہوا تو ہندوستان میں ۔ چونکہ ہندوؤں اور سکھوں کو آبادی کے مطابق ہی ووٹ حاصل ہیں ۔ اور استصواب میں پاسنگ کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے نتیجہ صاف ظاہر ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ کم از کم ۷۵ فی صدی ووٹ پاکستان کے حق میں ڈالے جائیں گے ۔ اس وقت ہندو کانگرس اپنا تمام روپیہ سرحد میں پہنچانے کے لئے سعی کر رہی ہے

گذشتہ دنوں پٹھانستان کی تحریک کے فروغ کے لئے جو روپیہ آیا ۔ وہ ہندوستان کے کانگرسی سکھوں کے بلیک مارکیٹ سے جمع کئے ہوئے خزانوں سے آیا ۔ پنڈت نہرو اور مسٹر ولبھ بھائی پٹیل کی خواہش یہی تھی ۔ کہ صوبہ سرحد ہندوستان کے شامل رہے یعنی ہندو کانگرس کی غلامی میں رہے ۔ لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا ۔ کہ اس خواہش کا پورا ہونا ممکن نہیں ۔ تو ان کی کوششیں اس پر صرف ہونے لگیں ۔ کہ صوبہ سرحد پٹھانستان کے نام سے بظاہر آزاد رہے ۔ لیکن اسے خان بھائیوں کی اسٹوپ بنا کر ہندوستان کا اقتصادی و سیاسی غلام بنا کر رکھا جائے ۔ مگر نئی برطانوی سکیم نے ان کی اس خواہش پر بھی پانی پھیر دیا ۔ اب پٹھانستان کی سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ۔ صوبہ سرحد کے ووٹروں سے جو سوال پوچھا جا سکتا ۔ وہ یہ نہیں ہوگا ۔ کہ وہ پاکستان کے حق میں ہیں ۔ یا پٹھانستان بنانا چاہتے ہیں ۔ بلکہ ان سے یہ سوال پوچھا جائیگا کہ وہ پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں ۔ یا ہندوستان سے ؟

اگر خان بھائیوں میں غیرت ملی اور قومی درد نہ سہی محض معمولی سی عقل ہو تو استصواب کا کام بالکل آسان اور محض رسمی رہ جاتا ہے ۔ آزاد صوبہ سرحد یا پٹھانستان کی بات تو سمجھ میں بھی آ سکتی تھی ۔ صوبہ سرحد کی ہندوستان میں شرکت تو ایک بالکل بے معنی بات ہے خدا کرے خان عبد الغفار خان اور ڈاکٹر خان صاحب اس آخری وقت پر ہی آنکھیں کھولیں ۔ اور اپنی غلط روش کو بدلیں ۔ اس صورت میں استصواب کا فیصلہ ۹۵ فیصدی پاکستان کے حق میں ہوگا ۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا (اور اس کا امکان کچھ زیادہ نہیں) تو صوبہ سرحد کے لیگ لیڈروں کو ابھی سے اپنی سرگرمیوں کا رخ پھیر دینا چاہئے ۔ اور ان کی ہر کوشش استصواب کو کامیاب بنانے کے لئے صرف ہونی چاہئے ۔ ہمیں یقین ہے ۔ کہ دوسرے صوبوں کے مسلمان رہنما بھی اس مہم میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے

حقیقت یہ ہے ۔ کہ مسلمانان ہند کو بالعموم مسلمانان پنجاب کو بالخصوص کسی فرد واحد نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا ملک خضر حیات نے پہنچایا ہے ۔ اگر وہ یا ان کے کوئی نادان دوست یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ مسلمان ملک صاحب کے احسانات کو بھول ہی نہیں گئے ۔ بلکہ انہیں آزاد پنجاب میں مسلمانوں کا قائد مان لیں گے تو وہ سخت غلطی پر ہیں ۔ ملک خضر حیات کی سیاسی موت واقع ہو چکی ہے ۔ اور اب کوئی مسیحا اس سیاسی مردے کو زندہ نہیں کر سکتا ۔ خود ملک صاحب کو ہمارا مشورہ یہی ہے ۔ کہ وہ سرگودھا جا کر اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کریں ۔ انہوں نے مسلمانوں میں کافی انتشار پیدا کیا اور انہیں کافی نقصان پہنچایا ۔ اب وہ اس قوم کے حال پر رحم فرما دیں ۔

تعصب کی انتہا

مسٹر ولبھ بھائی پٹیل کی ہدایت اور رہنمائی کے مطابق آل انڈیا ریڈیو پر زبان کا جو جھٹکا ہو رہا ہے ۔ وہ روز بروز شرمناک صورت اختیار کرتا جاتا ہے ۔ امن کے بجائے شانتی ترقی کے بجائے اُنتی ۔ تحریک کے بجائے اندولن اور ریزولیوشن یا قرارداد کی بجائے وشناکے ناقابل فہم جناتی الفاظ تو عام ہی رہتے تھے ۔ آج کی خبروں کے بلیٹن میں "وہ" کی بجائے بار بار "وے" کا لفظ استعمال کیا گیا ۔ امن اور ترقی عام فہم الفاظ ہیں ۔ مسٹر پٹیل کا محکمہ انگریزی کے موٹے موٹے الفاظ کو تو جوں کا توں استعمال کر رہا ہے مگر امن اور ترقی ایسے آسان الفاظ کی بجائے (جنہیں ہر شخص بخوبی سمجھتا ہے) شانتی اور اُنتی کے الفاظ کا استعمال کرتا ہے ۔ انگریزی سے اس انس اور اردو سے اس دشمنی کا مظاہرہ مہا سبھائی تعصب اور جنون کا کرشمہ قرار دیا جائے گا ۔ مگر وہ کی بجائے وے کے استعمال میں خاص تعصب ہے ۔

مسٹر پٹیل ایسی زہریلی مہا سبھائی ذہنیت کے کانگرسی لیڈر ہی تقسیم ہند کے بعد بھی پاکستان اور ہندوستان کے خوشگوار تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی چٹان ہونگے ۔

انگریز جا رہے ہیں

آئی ۔ سی ۔ ایس کے انگریز افسروں کی ایک بڑی کھیپ ہندوستان چھوڑ کر لینا پہنچ چکی ہے سابق گورنر پنجاب سر برٹرینڈ گلانسی پنجاب سے مشرقی افریقہ گئے تھے ۔ سنا ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد سب گورنر مستعفی ہو جائیں گے ۔ سر ایون جنکنز کو چاہیے کہ وہ پنجاب سے ریٹائر ہونے کے بعد چین چلے جائیں ۔ پنجاب میں وہ کرانہوں نے جو معمولی نیک نامی حاصل کی ہے

سرحد میں استصواب رائے عامہ

ریفرینڈم "یا استصواب رائے عامہ کے متعلق ساری دنیا کی رائے یہ ہے۔ کہ کسی اہم مسئلہ کے فیصلہ کے لئے عوام کی منظوری لینے کا یہ سب سے آسان اور منصفانہ طریقہ ہے مگر قاضی عطا اللہ وزیر منسٹر صوبہ سرحد نے اپنے صوبہ میں مجوزہ استصواب رائے عامہ کے متعلق انٹرویو دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ سخت غیر منصفانہ اور بلکہ ظالمانہ حرکت ہے قاضی صاحب نے مجوزہ استصواب کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں گے۔ ہمارے ایک بھائی نے قاضی صاحب کا یہ بیان پڑھ کر کہا۔ کہ میں شرط لگانے کے لئے تیار ہوں۔ کہ قاضی عطا اللہ دنیا میں پہلے آدمی ہیں جنہوں نے ریفرینڈم کو غیر منصفانہ کہا ہے۔ ہم نے احتیاطاً ان کا یہ چیلنج منظور نہیں کیا۔ گو یہ جوابی شرط لگانے کے لئے ہم بھی تیار ہیں کہ قاضی صاحب دنیا بھر میں پہلے شخص ہیں۔ جنہیں ریفرینڈم کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا خیال پیدا ہوا ہے شرط تو ہمارے بھائی جی غالباً جیت ہی لیں گے۔ تاہم ایک فیصدی امکان ان کے ہار جانے کا بھی ہے۔ مگر ہماری جیت کا نو دس ہزار فی صد امکان ہے۔ کیونکہ ایسا لال بجھکڑ نہ دنیا میں پیدا ہوا نہ ہوگا۔ جسے یہ امید ہو کہ ریفرینڈم کے خلاف صوبہ سرحد کے کسی سب جج کی عدالت میں دیوانی دعوےٰ دائر کر کے لارڈ مونٹ بیٹن کے خلاف حکم امتناعی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مملکت دکن کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے گا

برار کو بھی ریاست میں شامل کر لیا جائیگا

نئی دہلی ۱۷ رجون۔ ٹریبون کے خاص نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب بھوپال اور ان کے ساتھی دیوان ٹراونکور کے اعلانات آزادی کے بعد نظام حیدرآباد کے مشیر قانونی سر والٹر مانکٹن نے حضور نظام کو مندرجہ ذیل مشورہ دیا ہے۔

(۱) مملکت دکن کو آزاد قرار دے دیا جائے۔ (۲) ریاستی فوجوں میں انگریزوں کو بھی بھرتی کیا جائے (۳) ریاست اور گوا کے درمیان گذرگاہ کا مطالبہ کیا جائے۔ (۴) برار کو ریاست دکن میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ (۵) اور مجلس اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست کی جائے۔

عثمانیہ کالج کرنول کے لئے نظام کا عطیہ

مدراس ۱۷ رجون۔ عثمانیہ کالج کمیٹی کرنول کے صدر مسٹر عبدالحمید خان نے اعلان کیا ہے۔ کہ حضور نظام کی حکومت نے عثمانیہ کالج کرنول کے لئے دو لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے۔ کالج کا کام اس ماہ کی بیس تاریخ سے شروع ہو جائیگا۔ ریاست حیدرآباد سے آنیوالے طلبہ کے لئے تعلیمی سہولتوں کا خاص انتظام کیا جائے گا۔ (ا۔ پ)

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے انتقال اقتدار کی برطانوی سکیم منظور کر لی

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کی پوری حفاظت کی جائیگی

دہلی ۹ رجون۔ آج لیگ کونسل کے اجلاس میں قائداعظم نے ایک سوال کے جواب میں اعلان کیا کہ انہوں نے محض عبوری عرصہ کے لئے پاکستان کے لئے درجہ نو آبادیات تسلیم کیا ہے۔ بعد میں یہ فیصلہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کرے گی۔ کہ پاکستان برطانوی کامن ویلتھ میں رہے یا اس سے علیحدہ ہو جائے۔ آج دہلی میں مسلم لیگ کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ کل ۴۷۵ ارکان میں سے چار سو سے زائد ارکان شریک اجلاس ہوئے۔ قائداعظم کی افتتاحی تقریر پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس کے بعد ہندوستان میں انتقال اقتدار کی کارروائی کے بارے میں قائداعظم سے ان کی ذاتی رائے دریافت کی گئی۔ تو آپ نے یہ درخواست قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ لیگ کونسل ہی سکیم کے حق میں یا اس کے خلاف فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے قائداعظم نے اس سلسلہ میں ۱۶ رجون والی اپنی نشری تقریر کا ذکر کیا۔

صبح کے اجلاس میں تقریباً آٹھ ارکان کونسل نے بحث میں حصہ لیا۔ جن میں اکثریت پنجاب۔ بنگال اور آسام کے نمائندوں کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مقررین نے اس چیز پر زور دیا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان میں اقلیتوں کو خاص تحفظات حاصل ہونے چاہئیں۔ اور موجودہ دستور ساز اسمبلی اور پاکستان کی مجوزہ دستور ساز اسمبلی کو ایک مخلوط کمیشن مقرر کرنا چاہیئے جو اقلیتوں کے حقوق اور آزادیوں کے لئے ایک چارٹر تیار کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ صبح کے اجلاس میں صرف ایک مقرر نے برطانوی سکیم کی مخالفت کرتے ہوئے اسے نامنظور کرنے پر زور دیا معلوم ہوا ہے کہ صبح کے اجلاس میں ارکان کونسل کا عام رجحان نئی برطانوی تجاویز منظور کرنے کے حق میں تھا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق آج ایک سوال کے جواب میں قائداعظم نے بتایا کہ انہوں نے محض عبوری عرصہ تک کے پاکستان کے لئے درجہ نوآبادیات قبول کیا ہے۔ بالآخر دستور ساز اسمبلی پاکستان ہی یہ فیصلہ کرنے کی مجاز ہوگی کہ پاکستان برطانوی کامن ویلتھ میں رہے یا اس سے علیحدگی اختیار کرے۔

پٹھان پاکستان میں شامل ہوں گے

قائداعظم نے صوبہ سرحد کے نمائندوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اب اپنی تمام مساعی اس امر پر مرکوز کر دیں۔ کہ صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ کا نتیجہ واضح ہو پاکستان کے حق میں ہو۔ صوبہ سرحد کے نمائندے نے قائداعظم کو یقین دلایا کہ سرحد کے غیور پٹھان پاکستان ہی میں شامل ہوں گے۔ قائداعظم سے کئی سوالات دریافت کئے گئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ ہندوستانی یونین اور پاکستان میں اقلیتوں سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ قائداعظم نے اپنے سابقہ مواعید اور اعلانات دہراتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ پاکستان میں اقلیتوں سے پورا پورا انصاف ہوگا۔ اور ان کے حقوق ہر لحاظ سے محفوظ ہوں گے۔ قائداعظم نے یہ توقع ظاہر کی کہ ہندوستانی یونین میں بھی مسلمان اور دوسری اقلیتوں سے ایسا ہی سلوک رکھا جائے گا۔ قائداعظم نے فرمایا کہ ہندوستانی یونین کی اقلیتیں اپنی دستور ساز اسمبلی میں یہ سوال اٹھائیں گی۔

لیگ کونسل کا دوسرا اجلاس

لیگ کونسل کا دوسرا اجلاس شام کے ساڑھے تین بجے شروع ہوا اور کافی دیر جاری رہا

خاکساروں کی غنڈہ گردی

آج رات امپیریل ہوٹل میں لیگ کونسل کا اجلاس شروع تھا کہ کچھ خاکساروں نے کونسل کے اجلاس میں زبردستی گھسنے کی کوشش کی۔ یہ خاکسار صبح ہی جلسہ گاہ کے سامنے نہایت ہی قابل اعتراض رویہ اختیار کر چکے تھے۔ اور ان میں سے متعدد خاکسار گرفتار کر لئے گئے تھے۔ خاکسار فسادیوں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو اشک آور گیس استعمال کرنا پڑی۔ قائداعظم صاحب نے اس شر انگیزی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کونسل کا اجلاس جاری رکھا۔ جب خاکساروں نے ہوٹل کے ہال میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی تو مسلم لیگ نیشنل گارڈز نے انہیں دھکے مار کر باہر نکال دیا۔ خاکساروں نے ہوٹل کے شیشے توڑے اور فرنیچر کو بھی نقصان پہنچایا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس دوران میں دو گولیاں چلنے کی بھی آواز سنائی دی۔ لیکن یقین کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ راؤنڈ کس نے چلائے۔

دریں اثنا پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ خاکسار بھاگ گئے۔ لیکن بارہ کو حراست میں لے لیا گیا۔

برطانوی سکیم منظور کر لی گئی

ایسوسی ایٹڈ پریس نے کافی رات گئے یہ اطلاع دی کہ مسلم لیگ کونسل نے نئی برطانوی سکیم کو محض سمجھوتہ کی خاطر منظور کر لیا ہے۔ لیگ کونسل کا دوسرا اجلاس شام کے ساڑھے سات بجے شروع ہوا۔ اور تقریباً اڑھائی گھنٹہ جاری رہا۔ کونسل نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں انتقال اقتدار کے لئے نئی برطانوی سکیم منظور کر لی گئی

کونسل کے آٹھ ارکان نے قرارداد کے خلاف اور تقریباً چار سو ارکان نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیئے۔ معلوم ہوا کہ قرارداد میں تقسیم پنجاب اور بنگال پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ لیکن ملک میں امن وضبط قایم رکھنے کی خاطر برطانوی سکیم منظور کر لی گئی ہے کونسل نے قائداعظم کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ فوجوں۔ قرضوں اور مرکز کے دوسرے انتظامی شعبوں کی تقسیم کے سلسلہ میں جس نہج پر چاہیں گفت وشنید جاری رکھیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ کل دوپہر تک کونسل کی قرارداد شائع کر دی جائے گی۔

آج لاہور میں آتشزدگی کی پانچ وارداتیں ہوئیں

ایک شخص کو چھرا گھونپ دیا گیا رائل پارک میں لاکھوں روپے کا نقصان

لاہور ۹ رجون۔ لاہور میں آج صبح اسمبلی چیمبر کے نزدیک ایجرٹن روڈ پر ایک شخص کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ زخمی کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ مگر حملہ آور فرار ہو گیا۔ باغبانپورہ اور مصری شاہ میں دو دھماکے ہوئے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ آج صبح تک شہر میں آگ لگنے کی پانچ وارداتیں ہوئیں۔ کناری بازار میں ایک دوکان بالکل جل گئی۔ ہسپتال روڈ اور چھووانی بازار میں بھی آگ کے باعث نقصان ہوا۔ آج علی الصباح رائل پارک میں اتفاقیہ آگ لگ گئی۔ جس سے ایک بلڈنگ کا کچھ حصہ جل گیا۔ اس بلڈنگ میں فلموں کا گودام تھا۔ اندازہ ہے۔ کہ اس آگ کے باعث کئی لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ آج پولیس نے بارود خانہ بازار جہاں کہ ۴۸ گھنٹے کا کرفیو لگا ہوا ہے۔ کا محاصرہ کر کے متعدد مکانات کی تلاشی لی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ شام کے وقت لوہاریاں بازار میں بھی آگ لگ گئی۔

پاکستان بھی جاپان جیسے ممالک کی تقلید کر کے صنعتی ترقی کے معراج پر پہنچ سکتا ہے

لاہور ۹ رجون۔ پروفیسر محمد حسین مشہور ماہر اقتصادیات اور دستور ساز اسمبلی کے مسلم لیگی رکن نے مسٹر برلا کے اقتصادی اعداد وشمار کے جواب میں پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ مسٹر جی۔ ڈی برلا نے ہندوستان اور پاکستان کے متعلق اعداد وشمار پریس میں دیکر جو اقتصادی موازنہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ سراسر غلط اور گمراہ کن ہے۔ اور پاکستان کے اقتصادی امکانات کا ناکافی اندازہ لگانے کا نتیجہ ہے۔ مسٹر برلا نے ایسی صنعتوں کا طویل ذکر کیا ہے۔ جن کی بنیاد زیادہ تر ہندوستان کے علاقوں ہی میں ڈالی گئی تھی۔ لیکن غالباً وہ یہ بھول گئے کہ ان صنعتوں میں ملک کی آبادی کا بمشکل دو فیصدی حصہ کھپا ہوا ہے اور ملک کی مجموعی معاشیات میں ان صنعتوں کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں۔

یہ تمام صنعتیں چاہے ہندوستان میں ہوں یا پاکستان میں صرف ہندو سرمایہ داروں کی دولت سے چل رہی ہیں۔ اس لئے مسلمان آبادی انہیں کوئی وقعت نہیں دے سکتی لیکن قریباً ان تمام صنعتوں کے لئے جنس خام پاکستان ہی میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے یہ صنعتیں پاکستان میں شروع کی جا سکتی ہیں۔ زراعتی پیداوار کا تخمینہ لگاتے وقت یہ واضح کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی گئی۔ کہ گیہوں چاول اور دوسری زراعتی اشیاء کی اوسط پیداوار فی کس ہندوستان کے باقی حصوں کی اوسط سے کہیں زیادہ ہے۔ پاکستان میں ہر حال ان اجناس کی وافر مقدار بچ رہتی ہے۔ اور ہندوستانی برآمد اس وقت بیشتر انہی اشیاء پر مشتمل ہے۔ یہ بھی مسلمہ امر ہے۔ کہ پاکستان میں خوراک کی اوسط فی کس اور عام معیار زندگی ملک کے باقی حصوں کی نسبت بلند تر ہے۔ مسٹر برلا نے پٹرولیم اور دوسری معدنیات کے متعلق جو اعداد وشمار دیئے ہیں۔ وہ بھی غلط ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ پاکستان میں کچے لوہے کی کمی ہے۔ لیکن جاپان بھی جو صنعتی ترقی کے معراج کو پہنچ گیا تھا۔ اس جنس سے محروم تھا۔ کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ پاکستان ان ممالک کی تقلید کر کے کچے لوہے یا پگ آئرن کو دوسرے ممالک سے درآمد کر کے کیوں نہ لوہے اور فولاد کی صنعتیں تعمیر کر سکے گا۔ پاکستان کے پاس اس وقت سن کا اجارہ ہے۔ اور ساتھ ہی گیہوں کپاس۔ روغنی تخموں اور چاء کی بھی وسیع اور منافع بخش پیداوار اس کے قبضہ میں ہے۔ انہی پیداوار کے ذریعہ وہ ممالک غیر سے کچا لوہا اور دوسری ضروری چیزیں خرید سکتا ہے۔ جو اسے اپنی صنعتوں کے لئے ضروری اور درکار ہوں گی۔

پاکستان کے ذرائع آمدنی کے متعلق برلا صاحب نے جو اعداد وشمار دیئے ہیں وہ بالکل خود ساختہ ہیں۔ اور اصل اندازہ سے بہت کم ہیں۔ بہر حال ایک خسارہ کا بجٹ ملک کی غربت کو ظاہر نہیں کرتا۔ البتہ مالی معاملات میں اس کے انتظام والفرام میں کم اہلیت کو ضرور ثابت کرتا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے ذرائع آمدنی کا نظم ونسق قابل ہاتھوں میں ہوگا۔ جس میں اس کی ترقی پذیر معاشیات کا پورا خیال رکھا جائیگا۔

۱۷ رجون کو اسلامیان ہند یوم فلسطین منائیں

مفتی اعظم الحاج سید امین الحسینی کی اپیل!

لاہور ۹ رجون۔ عالم اسلام کے محبوب قائد حضرت مفتی اعظم الحاج سید امین الحسینی نے قاہرہ سے ایک مکتوب روانہ کیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانان ہند سے پرزور اپیل کی ہے۔ کہ وہ ۱۷ رجون کو تمام ہندوستان میں اعراب فلسطین کی ہمدردی کے طور پر یوم فلسطین منائیں۔ اسی مضمون کی ایک چٹھی مفتی اعظم کی جانب سے قبل ازیں فرنگی محل کے شیخ الحدیث حضرت مولانا قطب الدین عبدالولی کے نام آچکی ہے۔ مفتی اعظم رقم طراز ہیں۔ کہ ۱۷ رجون کو ملک کے طول وعرض میں جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں فلسطین کی آزادی وخود مختاری کا مطالبہ کرتے ہوئے قراردادیں منظور کی جائیں۔ ان جلسوں میں ارض مقدس کو صیہونیت سے محفوظ رکھنے اور یہودیوں کی دست برد سے بچانے کے لئے سرمایہ بھی فراہم کیا جائے۔

فسادات کا کون ذمہ دار ہے

پنجاب مسلم لیگ کے صدر خان افتخار حسین خان والئی ممدوٹ نے ایک انٹرویو میں یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کے نئے پلان کے مطابق انتقال اقتدار کا کام امن اور سکون سے انجام پا جائے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ پنجاب کی موجودہ پریشان کن صورت حال کے لئے وہ لیڈر ذمہ دار ہیں۔ جنہوں نے اپنی زبان کو بے لگام چھوڑ رکھا ہے حالت اب بھی سدھر سکتی ہے۔ اگر تمام لیڈر نیک نیتی اور صدق دل سے مزید کشمکش کو بند کرنے اور امن قائم کرنے کے لئے اپنی کوششیں مرکوز کر دیں۔ مسلم لیگ اس سلسلہ میں ہر وقت تمام جماعتوں سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر وہ فرقہ وارانہ امن کی بحالی کے لئے کوئی مشترکہ جدوجہد کرنا چاہتے ہوں تو مسلم لیگ ہر طرح ان کو مطمئن کرنے کے لئے تیار ہے۔

نئی ہندوستانی سکیم کے متعلق انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ تجاویز وزارتی مشن کی ۱۶ مئی والی تجاویز سے یقیناً بہتر ہیں۔ کیونکہ ان تجاویز کے ذریعہ سے مسلمان اپنے محبوب نصب العین پاکستان سے ہمکنار ہو گئے ہیں۔ آپ نے پنجاب کی مجوزہ تقسیم پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ تعین حدود کی خاطر برطانوی حکومت نے تمام غیر مسلموں کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اگر سکھ پاکستان میں رہتے اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ مصالحت کر لیتے تو وہ پنجاب میں ایک قطعی وطن بنانے میں کامیاب ہو جاتے۔ اور انہیں مکمل تمدنی اور مذہبی آزادی حاصل ہو جاتی۔ لیکن کانگرس اور ہندوؤں کے ساتھ مل کر انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ مصالحت کے امکانات ختم کر دیئے ہیں۔ یہ بعید از انصاف ہے کہ اچھوت اور ہندوستانی عیسائی جو ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ اور فیروزپور کے اضلاع میں رہتے ہیں تقسیم پنجاب کی خاطر ان علاقوں کے ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ شمار کئے جائیں۔ یہ دونوں فرقے گورنر پنجاب کو اپنی عرضداشتوں میں بتلا چکے ہیں۔ کہ انہیں اپنی رائے کے آزادانہ اظہار کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ اگر تقسیم پنجاب حق خود اختیاری کے اصول پر منظور کی گئی ہے۔ تو انصاف کا تقاضا ہے کہ ان عیسائیوں اور اچھوتوں کو جہاں تک رہتے ہیں۔ اس اصول سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان علاقوں میں استصواب رائے لیا جائے تو تمام اچھوت۔ ہندوستانی عیسائی اور دیگر اقلیتیں پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گی۔

سرحد میں استصواب رائے عامہ میں حصہ لینے کی تیاریاں

پشاور ۷ جون - آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس دہلی کے فوراً بعد سرحد پراونشل مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس پشاور میں منعقد ہوگا - پاکستان کے سوال پر صوبہ سرحد میں جو استصواب رائے عامہ ہو رہا ہے - اس میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے لئے سرحد مسلم لیگ کی کونسل باقاعدہ پروگرام مرتب کرے گی - سرحد کے جو مسلم لیگی زعماء رہا ہو کر واپس آئے ہیں - اور دوسرے صوبائی لیڈر جو حال ہی میں رہا ہوئے ہیں - وہ اپنے اپنے اضلاع میں چلے گئے ہیں - اور وہ اپنے اپنے علاقہ جات اثر میں عوام الناس کو موجودہ سیاسی حقائق سے کماحقہ آگاہ کریں گے -

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن خان غلام محمد خان لُنڈخوڑ کے الزام میں نظربند تھے - انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے - اور اب لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے دہلی روانہ ہو رہے ہیں -

قائداعظم کے نام شرق اردن کے شاہ عبداللہ کا برقیہ

نئی دہلی ۷ جون - شرق اردن کے شاہ عبداللہ ابن حسین نے قائداعظم جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے نام ایک برقیہ روانہ کیا ہے جس میں حصول پاکستان ...

خدا پاکستان کے شہنشاہ اول کو زندہ سلامت رکھے

قیام پاکستان پر قائداعظم کو شاہ ابن سعود کا ہدیہ تبریک

عجیب مطالبہ

اقتصادی نقطہ نگاہ سے پاکستان کا شمار دنیا کے امیر ترین ملکوں میں ہوگا

(ڈاکٹر انور اقبال قریشی ایم - اے - پی - ایچ - ڈی)

پاکستان کی اقتصادی اساس

مندرجہ ذیل سطور میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کروں گا - کہ پاکستان کی آزاد و خود مختار ریاست اقتصادی نقطہ نگاہ سے کس حد تک ممکن العمل ہے - یہ فیصلہ کرنا مسلمان قوم کا کام ہے - کہ پاکستان کا اقتصادی نصب العین کیا ہونا چاہیئے مسٹر گاندھی اپنی تقریروں کے ذریعہ ہمیشہ علیحدہ رہنا اور سادہ چرخے کے اصول کا پرچار کرتے آئے ہیں - اگرچہ بہت سے مقتدر لیڈر اور ماہرین اقتصادیات گاندھی جی کے اس نظریہ کو پسند نہیں کرتے لیکن وہ ...

شمال مغربی گروپ

میں بحث کا آغاز اس مفروضہ پر کروں گا کہ پاکستان کے علاقوں میں وہ تمام صوبے شامل ہیں - جو وزارتی مشن نے اپنی تجاویز میں ب اور ج گروپ میں رکھے تھے ہیں اس فہرست میں صرف ب اور ج گروپ کی اقتصادیات پر ہی اظہار خیال کروں گا - کیونکہ اس علاقہ کے حالات سے میں اچھی طرح واقف ہوں - علاوہ ازیں اس بحث کی خاطر ان ریاستوں کے ذرائع بھی جو کہ اس گروپ میں واقع ہیں - اپنا صوبہ کے شمار میں لے آؤں گا -

پاور کی توسیع اور ترقی کے یہاں لامحدود امکانات ہیں۔

فرٹی لائزر تیار کرنے کے لئے جس خام اشیاء کی ضرورت ہوگی وہ بھی اس علاقہ میں بافراط دستیاب ہو سکتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس علاقہ میں معدنیات کی کمی ہے۔ اور ہمارے مخالفوں نے اس کمی کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ علاقہ صنعتی میدان میں کوئی ترقی نہیں کر سکے گا۔ اور محض ایک زراعتی ملک ہی بن کر رہ جائے گا۔

میں اس سوال پر کسی دوسری فرصت پر بحث کروں گا۔ کہ کوئلے اور لوہے کی کمی کی وجہ سے پاکستان دوسرے ممالک کی نسبت کتنے خسارہ میں رہتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں کچھ اور اہم دلائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جنہیں میں اختصار کے ساتھ یہاں پیش کروں گا۔

سب سے اہم یہ سوال ہے۔ کہ کیا کسی قوم کی ترقی اور فلاح کے لئے یہ ناگزیر ہے۔ کہ اس کے پاس لوہے اور کوئلے کے ذخائر ہوں۔ اگر ہم اپنے گردو پیش کا مشاہدہ کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا کی بعض ایسی قومیں جن کا معیار زندگی بلند ترین ہے۔ ان دونوں معدنیات سے محروم ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کی مثال ہی لیجئے اس ملک نے ان دونوں معدنیات کی عدم موجودگی کے باوجود قابل تحسین ترقی صنعتی کی ہے۔ اور یورپ میں امیر ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ ڈنمارک بھی جو خالص زراعتی ملک ہے۔ ایک بڑا خوشحال اور ترقی یافتہ ملک ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے بہت کم ایسے ملک ہیں جہاں یہ دونوں معدنیات پائے جاتے ہیں۔ ان وجوہات کی بناپر ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کیوں ہر ملک اس کوشش میں لگا رہے۔ کہ اقتصادی ترقی کے تمام ضروری وسائل ہیں وہ دوسری قوموں سے بے نیاز ہو جائے۔ بلکہ اس سے کہ ہم یہ فرض کر لیں۔ کہ جنگ کا خطرہ دنیا سے کبھی دور نہیں ہوگا۔

پرامن مفاہمت

پاکستان ہندوستان پرامن مفاہمت کے بعد وجود میں آئے گا۔ ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ممالک سے اس کے تعلقات خوشگوار اور دوستانہ ہوں گے۔ اس کی معاشیات کی عمارت اس اساس پر استوار کی جائے گی۔ کہ یہ دوستانہ تعلقات مستقل اور دیرپا ہوں گے۔

اس مفروضہ کو تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ پاکستان اپنی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خود کفیل ہونے کی کوشش کرے گا۔

اگر ہم اس مفروضہ پر چلیں۔ تو نہ صرف لوہا اور کوئلہ کی کمی سے پیدا شدہ مسئلہ بلکہ اور دوسرے مسائل بھی آسان ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں دفاعی انتظامات کے لئے بے اندازہ رقم خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اگر ایک عملی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو ایک متحدہ ہندوستان میں ہمارے تمام اعلانات آزادی کے باوجود کسی طاقتور بیرونی دشمن کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں۔ ہمارے پاس نہ بحری طاقت ہے۔ اور نہ ہی کوئی قابل ذکر ہوائی طاقت وہ بھاری صنعتیں جو جنگی جہاز اور ہوائی طیارے تعمیر کرنے کے لئے درکار ہیں۔ ہمارے ملک میں ناپید ہیں۔ ان صنعتوں کو قائم کرنے کے لئے کم سے کم دس سال کا عرصہ چاہیئے۔ اس وقت تک دوسری قومیں اتنا طاقت کو بام ترقی پر پہنچا کر موجودہ آلات جنگ کو دقیانوسی اور بیکار کر دیں گی۔ برطانیہ عظمیٰ جیسا مضبوط اور امیر ملک بھی تنہا جنگ جاری نہیں رکھ سکا۔ بلکہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک عالمگیر جنگ میں امریکہ جیسا طاقتور ملک بھی تنہا نہیں ٹھہر سکتا۔ اس لئے یہ فرض کر لینا ایک خود فریبی سے کم نہیں کہ ہم دفاع کے متعلق تنہا اپنی قوت پر بھروسہ کر سکتے ہیں اس نظریہ کے پیش نظر مجھے مسٹر گاندھی کی اس تجویز سے کلی اتفاق ہے۔ کہ جنگ کے لئے سرے سے کوئی تیاری ہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فوجی ڈسپلن قوم کے کریکٹر کو مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور اندرون ملک میں امن و قانون کے قیام اور ناگہانی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تھوڑی بہت فوج کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن ایسی مختصر فوج کے اخراجات بھی قلیل ہوں گے۔ پاکستان کو اپنی شمال مغربی سرحد پر فوجی نقل و حرکت اور استحکامات قائم رکھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کیونکہ سرحدی قبائل سے ہمارے تعلقات کی نوعیت بدل جائے گی۔ جب ہم نے سب قوموں سے دوستانہ رابطہ ہی رکھنے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم خود کفالت کے اصول کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیں۔ چاہے وہ اقتصادی پہلو سے ہو یا دفاعی نقطہ نگاہ سے۔ ان حقائق کو دیکھتے ہوئے پاکستان کے متعلق اقتصادی پسماندگی کی دلیل بالکل بے بنیاد ہے

صنعتیں

صنعتی میدان میں بھی پاکستان کا مستقبل اتنا تاریک نہیں ہے۔ جتنا کہ مخالفین نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لوہا اور کوئلہ کی کمی سے کوئی خاص رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہائیڈرو برقی طاقت بڑی آسانی سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ لوہا اور فولاد بیرونی ممالک سے درآمد کیا جا سکتا ہے۔ ملک کی بہت سی معدنی مصنوعات کی قیمتیں درآمد کی ہوئی مصنوعات سے گراں نہ ہوتی ہیں۔ جنگ سے قبل لوہا اور فولاد کا بھی یہی حال تھا۔ اس لئے یہ زیادہ سہل ہوگا کہ پاکستان اپنی معدنی ضروریات دوسرے ملکوں سے درآمد کرے۔ دوسرے ممالک سے پاکستان کے تعلقات دوستانہ ہوں گے اور اپنے مفاد کی خاطر محاصل بحری (فریٹ) کی شرحیں کم رکھی جائیں گی۔ اس علاقہ میں چھوٹی چھوٹی متعدد صنعتیں موجود ہیں ہم کہہ سکتے ہیں مجھے یقین ہے کہ پاکستان کے تندرست اور باہنر باشندوں کا معیار زندگی دوسرے حصوں کی نسبت بلند تر ہوگا۔

ہم ہر ایک چیز کی قیمت کا اندازہ نقدی کے ناپ تول سے لگانے کے عادی ہیں۔ لیکن اگر بجائے زر کے ہم قدرتی ذرائع سے لگائیں۔ تو صحیح تصویر ہماری آنکھوں کے سامنے آجائے گی۔ دیہات میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے زر کثیر درکار ہوگا۔ لیکن میرے نزدیک تمام دیہاتی علاقوں میں پانچ چھ ماہ کے اندر ایک پیسہ خرچ کئے بغیر سڑکیں تعمیر ہو سکتی ہیں۔ یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ایک کاشتکار سال بھر میں کم و بیش دو سو دن کاشت کے کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ اور باقی حصہ بیکاری میں گذارتا ہے۔ یہیں بتلایا جاتا ہے کہ دیہات میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے کافی فنڈ اس وجہ سے مہیا نہیں ہو سکتا۔ کہ دیہاتیوں میں غربت عام ہے۔ اور ان میں ٹیکس ادا کرنے کی استطاعت نہیں۔ اگر مجھے اختیار دے دیا جائے۔ تو میں ہر ایک دیہاتی پر یہ پابندی لگا دوں۔ کہ بیکار دنوں میں سڑکوں کی تعمیر کریں جس میں صرف زمین کھودنی اور سطح ہموار کرنا پڑتی ہے۔ بلا اجرت محنت کرے۔ اس طرح وقت ضائع ہونے کی بجائے دیہاتیوں کا وقت مفید کاموں میں صرف ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ غریب ہیں۔ اور ٹیکس ادا نہیں کر سکتے۔ اسی لئے ان سے ٹیکس اس جبریہ مزدوری کی صورت میں وصول کئے جا سکتے ہیں۔

ان حقائق کے پیش نظر ہمیں مالی مشکلات اور دشواریوں سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اور ملک کے قدرتی اور انسانی وسائل کو سامنے رکھ کر قوم کے مستقبل کو سوچنا چاہیئے۔ ہم محاصل کا ایک ایسا طریقہ رائج کر سکتے ہیں۔ جس کے ماتحت ٹیکس نقدی کی صورت میں نہیں بلکہ مزدوری کی صورت میں وصول کئے جائیں۔ اس کے علاوہ اور دوسری قومی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہم ایک دو سال کے لئے جبری فوجی بھرتی کا قانون بھی نافذ کر سکتے ہیں۔ پچھلی جنگ نے سب پر واضح کر دیا ہے کہ اگر ایک قوم کے دل میں عزم صمیم اور مضبوط قوت ارادی ہو تو فنڈ کی فراہمی چنداں مشکل نہیں۔ اگر مسلمان قوم اپنے نصب العین حاصل کرنے کے لئے عزم صمیم اور ہمت و استقلال سے کام لے تو نقدیا جنس کی صورت میں کسی وقت بھی فنڈوں کی کمی نہیں ہو سکتی۔ اندریں حالات مجھے یقین ہے کہ اقتصادی طور پر پاکستان کا مستقبل بہت شاندار ہوگا۔ اور اس علاقہ کے مضبوط، منظم اور تربیت یافتہ باشندوں اور زرخیز زمین کو دیکھتے ہوئے ہم پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہاں کا معیار زندگی ہندوستان کے معیار زندگی کی نسبت بہت بلند ہوگا

انڈونیشیا اور ڈچ حکومت کے درمیان کشیدگی انتہا تک پہنچ گئی ہے

انڈونیشی حکومت ڈچ مطالبات ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے بھی انتقال اقتدار کے لئے نئی برطانوی سکیم قبول کرلی۔

باغبانپورہ (لاہور) اور خوشاب کے مسلمانوں پر علی الترتیب ۲ لاکھ اور ستر ہزار روپے اجتماعی جرمانے عائد کر دیئے گئے۔ مزنگ میں ۶ گھنٹے کا کرفیو لگایا گیا ہے

میں کوئی تحریک شروع نہیں کرونگا

مسٹر مشرقی رہا کئے ہوئے

نئی دہلی ۱۱ رجون۔ آج بعد دوپہر دہلی پولیس نے خاکسار لیڈر علامہ مشرقی کو گرفتار کر کے تھوڑی دیر کے بعد رہا کر دیا معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مشرقی نے حکام کو یہ یقین دلایا۔ کہ وہ کوئی تحریک شروع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ چنانچہ محکمہ پولیس نے مسٹر مشرقی کے یقین دلانے پر ان کو رہا کر دیا۔

پاکستان میں ملازمت کرو گے یا ہندوستان میں

حکومت ہند کے حکام سے استفسار

نئی دہلی ۱۱ رجون معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت کے حکام سے بہت جلد یہ دریافت کیا جائے گا۔ کہ وہ حکومت ہند کے ماتحت ملازم رہنا چاہتے ہیں یا وہ پاکستانی حکومت کے ماتحت ملازم ہونا چاہتے ہیں۔

قائداعظم کی کوٹھی پر ۲۰ فٹ اونچا پرچم اسلامی

خدا نے قائداعظم کی شرط پوری کر دی

دہلی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ قائداعظم مسٹر جناح سے بار بار درخواست کی جاتی تھی۔ کہ آپ اپنی کوٹھی پر مسلم لیگ کا پرچم لگانے کی اجازت دے دیں۔ لیکن ہر دفعہ قائداعظم جواب دیا کرتے تھے۔ کہ جب تک پاکستان کے قیام کا اعلان نہیں کر دیا جاتا میں اپنی کوٹھی پر پرچم نہیں لگاؤں گا۔ اب چونکہ ہندوستان میں پاکستان کے قیام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے قائداعظم نے اپنی کوٹھی پر پرچم اسلامی لہرانے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ ۹ جون کو جبکہ دہلی میں مسلم لیگ کونسل کا اجلاس منعقد ہوا لیگ کا بیس فٹ اونچا پرچم اسلامی قائداعظم کی کوٹھی پر لہرا دیا گیا۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کا اجلاس یکم جولائی سے نئی دہلی میں شروع ہوگا

پاکستان کے لئے نظام حکومت کی تشکیل ممالک غیر میں پاکستانی سفرا کا تقرر

نئی دہلی ۱۱ جون۔ لندن سے بی بی سی پر اعلان ہوا ہے۔ کہ پاکستان آئین ساز اسمبلی کا اولین اجلاس یکم جولائی سے نئی دہلی میں شروع ہوگا۔ اس اجلاس میں پاکستانی منطقوں کا نظام حکومت مرتب کیا جائے گا۔ اور نئی آزاد اور خود مختار مسلم ریاست کی طرف سے ممالک غیر میں سفرا اور ڈپلومیٹک نمائندوں کا تقرر عمل میں لایا جائیگا۔

لاہور ۱۱ جون۔ سی۔ ای گبن ایم ایل۔ اے جو پاکستان کی اینگلو انڈین کے صدر اور بانی ہیں نے ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مسٹر گبن نے اخبارات کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ پاکستان کی اینگلو انڈین آبادی کی قسمت پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے وابستہ ہے۔ لہٰذا میں ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی میں رہ کر کوئی مفید کام سرانجام نہیں دے سکتا۔

آسام اور بنگال کی مسلم آبادی کے متعلق معلومات اور اعداد و شمار

حدبندی کمیشن کے روبرو مسلم اکثریت کے علاقوں کی نمائندگی

کلکتہ ۱۱ جون۔ کلکتہ کی ایک ایسی کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو مسلم حدبندی کمیشن کے سامنے اکثریت کے علاقوں کی نمائندگی کرے گی۔ ڈاکٹر زبیری پرنسپل اسلامیہ کالج کلکتہ اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ دیگر چھ افراد کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ یہ کمیٹی آسام اور بنگال میں مسلمانوں کی آبادی سے متعلق صحیح ترین اطلاعات اور حقائق معلوم کرے گی۔ یہ کمیٹی ہر دو صوبوں میں مسلم اکثریت کے علاقوں کی جغرافیائی اقتصادی اور فوجی حیثیت کی تحقیق بھی کرے گی۔

بنگال کی تقسیم کے سوال کا فیصلہ کرنے کیلئے لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا گیا

نئی دہلی ۱۱ جون۔ برطانیہ کی نئی آئینی سکیم کی روشنی میں بنگال کو بانٹنے کے سوال کا فیصلہ عمل میں لانے کے لئے گورنر نے بنگال پراونشل اسمبلی کا ایک خاص اجلاس ۲۲ جون کو طلب کیا ہے۔ یوروپین ارکان کے ماسوا ایوان کے تمام دوسرے ممبر اجلاس میں شامل ہوں گے۔ کل گورنر جنرل نے اپنے اعلان میں بتایا تھا۔ کہ تقسیم کے سوال پر کس طریق سے ووٹ لئے جائیں گے۔ گورنر بنگال کا اقدام اسی اعلان کو لباس عمل پہنانے کے لئے عمل آیا ہے۔ (ا۔پ)

گڑگاؤں کے دو دیہات سے ۲۰۰ اشخاص گرفتار

نئی دہلی ۱۱ جون۔ گذشتہ دوشنبہ کی شام کو موضع گھاگوٹ اور لوہی کھیڑا (ضلع گڑگاؤں) میں مو الیوں اور جاٹوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ طرفین مکمل طور پر مسلح تھے۔ فوج اور پولیس موقعہ پر پہنچی اور سات رائفلیں اور دیسی ساخت کی دو بندوقیں پکڑی گئیں۔ ۲۰۰ اشخاص کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

فن تعمیر حیات

(۳)

ایک سخت اعتراض یہ ہے۔ کہ مختلف چیزوں اور کاموں میں وقت کا تعین کرتے ہوئے ہم یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آیا ہم نے درست تقسیم کی ہے۔ تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بات ہمیں کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔ اس کا جواب تمثیل سے دیا جا سکتا ہے۔ فرض کرو کہ حاتم ایک ریاست کے دفتر میں گماشتہ کی حیثیت سے ملازم ہے۔ اور ترقی پا رہا ہے۔ اس کو اپنے دفتر میں صبح کے نو بجے سے شام کے ساڑھے پانچ بجے تک کام کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ دیر تک۔ شام کا کھانا کھانے کے بعد اس کو چند گھنٹوں کی فرصت ہوتی ہے۔ ہفتہ کو دوپہر کے بعد اور اتوار کو تمام دن بشرطیکہ کوئی خاص کام نہ آ پڑے۔ اسے فرصت ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کتنے گھنٹے وہ اپنے فرصت کے کہہ سکتا ہے۔ بہت کچھ حصہ اس سوال کا اس پر ہے۔ کہ وہ کس وقت سوتا ہے۔ اور کس وقت جاگتا ہے۔ اور نیز اس پر بھی کہ کتنے لمحے وہ اپنے فائدے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ اغلباً وہ ہفتہ میں اپنے چالیس گھنٹے شمار کر سکتا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ وہ ان گھنٹوں کو کیسے صرف کرتا ہے۔ کم سے کم پندرہ گھنٹے کھانا کھانے اور کسی قسم کی تفریح کے لئے درکار ہونے چاہئیں۔ چھ وہ گھنٹے دل بہلاؤ اور گھر میں کسی قسم کی کھیل کے لئے۔ چھ گھنٹے مطالعہ لکچروں اور مجالس کے لئے وغیرہ وغیرہ۔ کچھ وقت ادھر ادھر ٹہلنے اور سفر کے لئے بھی چاہئیے۔

اس قسم کے سرسری تخمینہ کے ساتھ وہ سوال کا جو ہمارے روبرو ہے کیسے جواب دیگا۔ اس طرح دیگا۔ کہ وہ ہفتہ میں ہر دن کی ترکیب کے بعد وہ بتائیگا۔ ناشتہ سے پہلے میں نے ایک گھنٹہ قانون ریاست کا مطالعہ کیا۔ شام کے چھ بجے رام چند کے ساتھ سینما دیکھنے گیا۔ اس کے بعد شام کے بعد فریڈ کے ساتھ تھیٹر میں گیا ان تمام وقتوں کا اور نیز اس وقت کا جو جانے آنے میں صرف ہوا خیال کر کے حاتم بتا سکتا ہے۔ کہ کتنی توجہ اس نے جسم، حس، خیال اور ارادہ کو دی۔ اس خاص دن کو ارادہ حاوی معلوم نہ ہوگا۔ خیال اور حس زیادہ روشن دکھائی دیگی۔ اگر بجائے تھیٹر یا سینما میں جانے کے وہ دو گھنٹے فرائض میونسپل کمیٹی میں صرف کرتا تو وہ دعویٰ کر سکتا تھا۔ کہ مجلسی فعل اس کے پروگرام کا ایک حصہ تھا۔ اس قسم کی تنقیدی ذاتی تحقیقات کے ساتھ ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ بہت سا وقت اپنی طرف توجہ دینے کے خیالات میں غالباً معصوم اشکال حس میں صرف ہوتا ہے۔ اور وہ حس کی زیادہ فرد تہ ہے۔ زیادہ خیال اور زیادہ ارادہ یا عمل ہے۔

شہادت کے اصول

شہادت کیا ہے۔ شہادت سے مراد کسی قسم کا وہ مصالحہ ہے جو سازندہ ثبوت دعویٰ یا مسئلہ ہے اگر ہم کہیں کہ زمین کی شکل نارنگی کی مانند مدور ہے۔ تو ہم یہ بیان بعض خاص علمی شہادت کی بنیاد پر دیتے ہیں۔ اسی کا نام شہادت یا ثبوت ہے۔ چوری سے چند متواتر کا پتہ درست مقام تک لگ سکتا ہے۔ اس صورت میں جبکہ سکوں پر نشان لگا دیا گیا ہو۔ اور وہ شخص جس کے پاس وہ نشان لگائے ہوئے سکے برآمد ہوں کہا جا سکتا ہے کہ چوری کی شہادت یا ثبوت اپنی جیب میں لئے پھرتا ہے۔ یہ ایسی مثالیں ہیں جس میں خیال و وقت سے واسطہ نہیں پڑتا۔ لیکن کئی اور ایسی مثالیں ہیں۔ جن میں آراء کا اختلاف نہایت وسیع بلکہ تلخ ہوتا ہے۔ ایک ہی شہادت کا وزن مختلف طرفوں سے کیا جاتا ہے۔ لیکن نتیجہ جو اخذ ہوتا ہے۔ وہ بہت مختلف ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ نمونہ کمال یہ ہے کہ ذاتی تحقیقات کے بعد رائے قائم کی جائے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ ذاتی تحقیقات مناسب اور قرین عقل ہے۔ کہ کی جائے کے معاملات میں مثلاً قانونی اور طبی معاملات میں ہم کو مبصر کی تشخیص پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ پھر بھی بے شمار تعمیمات ایسی ہیں۔ کہ جن میں ہمیں نہ صرف رائے قائم کرنی ہوتی ہے۔ بلکہ اس پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ ہم تم کو تمیز اور رواداری ثبوت کے علم وضع سے واقفیت ہو۔ ثبوت واقعی ہو یا مبینہ۔ شہادت دو قسم کی ہوتی ہے۔

(الف) بیانیہ (ب) اغلبیہ

بیانیہ تحریری شہادت وہ شہادت ہے۔

زبانی ہیں

17-7-47

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

سلام .... از جناب سید منیر جیلانی

جسے ہے تم سے محبت سلام کہتا ہے
بطور عجز و عبادت سلام کہتا ہے

تیرے خیال میں خود کو بھلا دیا جس نے
وہی فدائے محبت سلام کہتا ہے

بہاریں جس کی خزاؤں میں ہوگئیں تبدیل
وہ بدنصیب - بہ حسرت سلام کہتا ہے

صبا یہ میری طرف سے انہیں سنا دینا
فریب خوردہ الفت سلام کہتا ہے

جسے یہ نالے - یہ آہیں یہ رات دن رونا
ملا ہے تیری بدولت سلام کہتا ہے

اسیر زلفوں کا تیری جو ہے زمانے سے
وہی شکار محبت سلام کہتا ہے

پلایا کرتے تھے آنکھوں سے تم شراب جسے
وہ میگسار محبت سلام کہتا ہے

وفا کے بدلے جفائیں ملیں جسے تم سے
وہ سوگوار محبت سلام کہتا ہے

وہ جس سے آنکھوں ہی آنکھوں میں ہوتی تھیں باتیں
وہ رازدار محبت سلام کہتا ہے

منیر تم کو تمہارے جمال رنگیں کو
بصد نیاز و عقیدت سلام کہتا ہے

فی الحال پاکستان کا دارالخلافہ کراچی ہوگا -

قائد اعظم عنقریب کراچی پہنچ جائیں گے

نئی دہلی ۱۲ جون - آج شام قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ملاقات کی - بعد ازاں انہوں نے سندھ اور پنجاب کے لیگی زعما سے تبادلہ خیالات کیا - پنجاب کے وفد کی قیادت صوبائی لیگ کے صدر خان آف ممدوٹ نے کی - معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم جناح عنقریب کراچی تشریف لے جائیں گے - جب تک پاکستان کی نو آبادیاتی حکومت کے نئے دارالسلطنت کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہو جاتا - اس وقت تک قائد اعظم حکومت پاکستان کے لئے کراچی میں ہیڈ کوارٹرز قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ آج صبح قائد اعظم اور سندھ کے وفد میں جو ملاقات ہوئی تھی - اس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی - کہ حکومت سندھ عارضی طور پر حیدرآباد سندھ کو صوبہ کا دارالسلطنت بنالے - اس سوال پر مزید تبادلہ خیالات قائد اعظم کے قیام کراچی کے درمیان میں ہوگا -

… کے واقعات کی وجہ سے پہلے سے کشیدگی موجود تھی - اسی لئے تنازعہ بڑھ گیا اور اس نے ہندو مسلم فساد کی صورت اختیار کرلی - ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ۴ جون کی رات کو موقع پر پہنچے - اور اب تک وہیں موجود ہیں - دونوں افسر ملیٹری کا کام کرنے کے علاوہ فسادیوں کو گرفتار کر رہے ہیں - ڈپٹی کمشنر کو ضروری مالی امداد دینے کا اختیار دے دیا گیا ہے - مزید برآں حکومت مصیبت زدگان کو از سر نو آباد کرنے کے لئے معقول امداد دے رہی ہے - اس وقت فوج نے صورت حالات پر پورے طور پر قابو پا لیا ہے - امید ہے کہ فوج کی موجودگی کے باعث مزید گڑبڑ رونما نہیں ہوگی -

امرتسر میں چھرا گھونپنے کی تین وارداتیں - دو جگہ آگ لگا دی گئی

امرتسر ۱۱ جون - آج امرتسر میں تین اشخاص کے چھرا گھونپا گیا - اور دو جگہ آگ لگا دی گئی - دو اشخاص کو ڈاکٹر جینکان میں چاقوؤں سے زخمی کیا گیا اور ایک اور شخص کو بھی اندرون شہر میں مجروح کیا گیا - ہاتھی گیٹ کے قریب پارچہ بافی کی ایک فیکٹری کو نذر آتش کر دیا گیا - اسی طرح سلطان ونڈ میں ایک مکان کو نذر آتش کیا گیا - بال بازار اور کوچہ کمبوواں میں دو آتش زدہ مکانات میں پھر آگ بھڑک اٹھی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے ترن تارن کی میونسپل حدود میں رات کے دس بجے سے صبح کے پانچ بجے تک کرفیو نافذ کر دیا ہے

ریاست حیدرآباد کی طرف سے اعلان آزادی

حیدرآباد ۱۲ جون - آج حضور نظام کی طرف سے ایک اعلان جاری ہوا ہے جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے - کہ ہندوستان میں انتقال اقتدار کے سلسلہ میں برطانوی حکومت کے فیصلہ کے بموجب جب ریاستوں میں نمائندہ تاج کے اختیارات اعلیٰ ختم ہو جائیں گے - تو حضور نظام ایک آزاد و خود مختار فرمانروا کی حیثیت اختیار کر لیں گے - ریاست حیدرآباد ہندوستان یا پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل نہیں ہوگی -

ضلع گڑگاؤں اور قبیلہ میوات میں فرقہ وارانہ تصادم

جے پور ۱۰ جون - سپیشل آفیسر ریاست جے پور نے ایک سرکاری اعلان میں کہا ہے کہ برطانوی ہندوستان کے علاقہ ضلع گڑگاؤں اور ریاست الور کے وغیرہ میوات میں گذشتہ چند مہینوں کے دوران میں فرقہ وارانہ تصادم کے چند واردات رونما ہوئی ہیں اس خطرہ کے پیش نظر کہ مبادا فریقین علاقوں کے ہو … کوٹ قاضی (ریاست الور) میں داخل ہو جائیں - پیدل فوج کی ایک کمپنی وہاں بھیجی گئی - جس نے جوڑیا میں اپنا مستقر قائم کیا - جو مضافات میں ایک گاؤں ہے - علاوہ ازیں کوٹ قاضی ضلع کی شمال مشرقی - اور جنوب مشرقی سرحدات پر فوجی دستے متعین کر دیئے گئے - ۴ جون کی صبح کو ضلع کوٹ قاضی کے اندرون علاقہ میں ایک مسلمان اور دو جاٹوں کے مابین جھگڑا ہوا اور چونکہ اس پاس …

17-7-47

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعمر) پنجاب نیشنل پریس سنت نگر بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲۴	۲۴ جون ۱۹۴۷ء	جلد ۶۱

تقسیم کمیٹیوں کی تشکیل

تقسیم پنجاب کی تشکیل کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرکاری افسروں اور ماہروں پر مشتمل جو کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں۔ ان کی ہیئت ترکیبی مسلمانوں کے نکتہ نگاہ سے اس قدر قابل اعتراض ہے۔ کہ ہم اس کے خلاف احتجاج کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کمیٹیوں کا مسئلہ مسلمانوں کے لئے بیحد اہمیت رکھتا ہے۔ یہ درست ہے کہ تقسیم کی آخری کارروائی لیڈروں کی کمیٹی کے مشورہ ہی سے ہو گی۔ مگر لیڈروں کی کمیٹی کا انحصار جن اعداد و شمار اور جس مواد پر ہے اسے مہیا کرنے کی ذمہ داری دفتر تقسیم اور ان کمیٹیوں پر ہی ہے۔ لیڈروں کی کمیٹی کو جن معلومات کی ضرورت ہو گی۔ ان کے بہم پہنچانے کا فرض دفتر تقسیم اور ان کمیٹیوں پر ہی عائد ہو گا۔ ان حالات میں ہمیں اس پر اعتراض ہے کہ دفتر تقسیم کا انچارج ایک ہندو آئی۔ سی۔ ایس کو مقرر کیا گیا ہے۔ جا بجا مطالبہ یہ ہے کہ اس عہدہ پر کسی ایسے شخص کو مقرر کیا جائے۔ جس کی غیر جانبداری پر سب کو اعتماد ہو۔

کمیٹی کی ہیئت ترکیبی پر بھی مسلمانوں کو سخت اعتراض ہے۔ ایک کمیٹی کے صدر ایک مسلمان افسر ہیں۔ اور باقی تینوں کمیٹیوں کے صدر (مسٹر رام چندر وغیرہ) ہندو ہیں۔ صدر صاحبان کے علاوہ کسی کمیٹی میں بھی مسلمانوں کو مناسب نمائندگی نہیں دی گئی۔ وقت کی نزاکت اور مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر مسلمانوں کا یہ اندیشہ بے جا نہیں۔ کہ ان کمیٹیوں میں اگر انہیں مناسب نمائندگی نہ دی گئی۔ تو ان کے مفاد کو نقصان پہنچے گا۔ اس وقت بھی اس مطلب کی شکایات آ رہی ہیں۔ کہ محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے ایک حکم سے لاکھوں روپے کی جاری مشینری جو لاہور میں ولایت سے منگائی گئی تھی۔ مشرقی پنجاب کو منتقل کی جا رہی ہے۔ مغربی پنجاب میں سرکاری املاک کی قیمت کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مسلمان اکثریت کے پنجاب پر بہت زیادہ بوجھ پڑ جائے۔ ان غیر مسلم ملازمتوں کو جو منتقل نہیں ہیں تا حال بہت تیزی کے ساتھ مستقل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ سینیر گریڈ کے افسروں کے سلیکشن گریڈ کے فوری فیصلے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور مغربی پنجاب میں مشرقی پنجاب کے رہنے والوں کو زمین کی گرانٹ دی جا رہی ہے۔ ان سب کارروائیوں کی تہ میں مسلمانوں اور مغربی پنجاب کو نقصان پہنچا کر ہندو کانگرس اور مشرقی پنجاب کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔ لیڈروں کی کمیٹی کے متعلق بھی جو اطلاعات ہیں وہ بھی سخت نا تسلی بخش ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تین لیڈروں یعنی خان افتخار حسین ممدوٹ۔ لالہ بھیم سین سچر اور سردار سورن سنگھ پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جو تقسیم پنجاب کے کام کی نگرانی کرے گی۔ بعض حلقے یہ کہتے ہیں کہ یہ کمیٹی ایک "غیر سرکاری کابینہ" کی شکل اختیار کرے گی۔ اس کمیٹی کے اختیارات کا دائرہ کہاں تک وسیع ہو گا۔ اس سے قطع نظر محض اس کمیٹی کی مخصوص اہمیت کے پیش نظر ہی مسلمانوں کو یہ بات ہرگز منظور نہیں ہو گی۔ کہ انہیں اس کمیٹی میں صرف ۳۳ فی صدی نیابت دی جائے۔ اس کمیٹی کی حیثیت کابینہ کی ہو گی۔ اس سے کمتر یا اس سے زیادہ مسلمانوں کو بہرحال اس میں کم از کم پچاس فی صدی نیابت ملنی چاہیئے۔ مرکز میں اسی مقصد کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ اس کے چار ممبروں میں سے دو مسلمان ہیں۔ پنجاب میں ایک مسلمان کے مقابلہ پر ایک ہندو اور ایک سکھ کو علیحدہ علیحدہ نیابت دے کر مسلمانوں کے مقابلہ پر ان کی تعداد کو دوگنا کیوں کیا جائے۔ بالخصوص اضلاع میں (مثلاً جالندھر اور امرتسر) مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں اور سکھوں سے علیحدہ علیحدہ بہت زیادہ ہے۔ مگر حکومت نے اپنی نامعلوم مصلحتوں کے پیش نظر سکھوں اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک قوم بنا دیا ہے۔ اب اس کمیٹی کی حیثیت ترکیبی کے سلسلہ میں ہندوؤں اور سکھوں علیحدہ علیحدہ قوم کیوں مانا جائے۔ سردار سورن سنگھ اور لالہ بھیم سین سچر میں سے کوئی صاحب ہندوؤں اور سکھوں کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ اور اگر گورنر پنجاب ان دونوں صاحبان کو کمیٹی کا ممبر مقرر کرنے پر مصر ہیں تو پھر مسلمانوں کو بھی اس کمیٹی میں کم از کم دو نشستیں ضرور ملنی چاہئیں۔

بدقسمتی کا دن

معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ہندو مسلمانوں کی بدقسمتی کے دن ختم نہیں ہوئے۔ اور کانگرس نے گذشتہ دس سال کے واقعات سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ ہندوستان اور پاکستان بن جانے کے بعد بھی پاکستان میں پونے دو کروڑ ہندو اور ہندوستان میں تین سوا تین کروڑ مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ دونوں ملکوں کے اچھے تعلقات اور ان ملکوں میں اقلیتوں کی زندگی تہذیب تمدن اور مذہب کی حفاظت کی ضمانت صرف یہی ایک چیز ہو سکتی ہے۔ کہ پاکستان کی حکومت ہندوؤں سے اور ہندوستان کی حکومت مسلمانوں سے منصفانہ سلوک کرے۔ اگر دونوں حکومتوں میں سے کسی حکومت کے دماغ میں اس کی بڑی اقلیت کو تنگ کرنے کا سودا پیدا ہوا۔ تو اس کا نتیجہ نہ صرف اس کے اپنے ملک میں بدامنی کی صورت میں ظاہر ہو گا۔ بلکہ عین ممکن ہے۔ کہ اس حکومت کی یہ غلط پالیسی پاکستان اور ہندوستان کے مابین جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے گذشتہ ایک مہینہ میں لیگ کے جن ذمہ دار لیڈروں نے اقلیتوں کے مسئلہ کے متعلق اظہار خیال کیا ہے۔ قائد اعظم۔ راجہ غضنفر علی۔ سردار عبدالرب نشتر۔ مسٹر سہروردی۔ نواب ممدوٹ۔ ملک فیروز خان نون۔ ہر مسلمان رہنما نے یہی کہا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں سے بے حد منصفانہ سلوک کیا جائے گا۔ بعض لیڈروں نے یہاں تک بھی کہا ہے کہ ہندوؤں سے سلوک کرتے وقت ہم صرف انصاف ہی نہیں بلکہ فیاضی کا ثبوت پیش کریں گے۔ تاکہ جہاں تک اقلیتوں کی خوش معاملگی کا تعلق ہے پاکستان کو ایک ایسی ریاست بنایا جا سکے۔ جو دوسرے ممالک کے لئے ایک نظیر قائم کر سکے۔ مگر دوسری طرف کانگرسی لیڈروں نے اس سلسلہ میں جو روش اختیار کی ہے وہ تشویش انگیز حد تک افسوسناک ہے۔ یو۔ پی کے ذمہ دار کانگرسی لیڈروں نے جن میں اسمبلی کے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن بھی شامل ہیں۔ اپنے صوبہ کی مسلم اقلیت کے خلاف مہم شروع کی اور یہ مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو پولیس کے محکمہ سے خارج کیا جائے۔ سی۔ پی کے وزیر اعظم پنڈت روی شنکر شکلا نے اپنے صوبہ کے مسلمانوں کو دھمکی دی کہ آئندہ ان سے جو سلوک روا رکھا جائے گا وہ موجودہ سلوک سے مختلف ہو گا۔ ہندو اخبارات کھلم کھلا یہ کہہ رہے ہیں کہ ہندوستان کے لئے جو نئی عارضی حکومت بنے گی۔ اس میں مسلمانوں کو بہت کم نشستیں دی جائیں گی۔ ملازمتوں میں بھی فرقہ وارانہ تناسب اڑا دیا جائے گا۔ اسمبلیوں اور میونسپل کمیٹیوں کا انتخاب مخلوط ہو گا۔ اور مسلمانوں کے لئے نشستیں محفوظ نہیں رکھی جائیں گی۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہندو کانگرسی لیڈروں کے دماغوں پر آج پھر وہی نشہ چھا رہا ہے۔ جس نشہ نے ۱۹۳۷ء میں چھ صوبوں میں کانگرسی وزارتوں کے قیام کے بعد انہیں بد دماغ بنا دیا تھا کہ اب اس ملک میں ہندو راج قائم ہو گیا ہے۔ ہم مسلمانوں سے جو سلوک کرنا چاہیں کریں۔ ہمیں کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ اس احمقانہ بلکہ مجنونانہ پالیسی کا نتیجہ آج ان کے سامنے ہے اگر کانگرسی لیڈروں نے ماضی سے کوئی سبق حاصل نہ کیا اور آج وہ پھر سے اقتدار سے بدمست ہو رہے ہیں۔ تو چند سال بعد انہیں پھر ایک ایسی ہی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا جس سے اس وقت انہیں دوچار ہونا پڑا ہے۔ مخلوط انتخاب ملازمتوں سے مسلمانوں کا اخراج اور وزارتوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے ہندو کانگرس کے حاشیہ برداروں اور کاسہ لیسوں

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا گوناگوں ہونا دانشمندوں کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۲۲) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے تمہارا رات اور دن کا سونا اور اس کے فضل کا تلاش کرنا جو لوگ (توجہ سے) سننے والے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۲۳) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تم کو (قیامت کے روز) زمین میں سے آواز دے کر بلائے گا۔ تو تم جھٹ زمین میں سے نکل کھڑے ہو گے۔ (۲۵)

اور آسمانوں اور زمین میں جو (فرشتے اور انسان) ہیں سب اسی کے ہیں۔ (اور) سب اسی کے فرماں بردار ہیں (۲۶) تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ۔ اور خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اختیار کئے رہو۔ خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی دین سیدھا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۳۰) (مومنو) اسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہو۔ اور اس سے ڈرتے رہو۔ اور نماز پڑھتے رہو۔ اور مشرکوں میں نہ ہونا (۳۱)

کیا ان لوگوں نے معلوم نہیں کیا۔ کہ خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ ایمان والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں (۳۷) تو اہل قرابت اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو جو لوگ رضائے خدا کے طالب ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔ اور یہی لوگ رستگاری حاصل کرنے والے ہیں۔ (۳۸) اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو۔ اور اس سے خدا کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دو چند سہ چند کرنے والے ہیں۔ (۳۹) اور

(اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہوئے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا ہے۔ ان میں زیادہ تر مشرک ہی تھے۔ (۴۲) تو اس روز سے پہلے کہ خدا کی طرف سے آ کر رہیگا۔ اور رک نہیں سکیگا۔ اور اس دن سب لوگ منتشر ہو جائیں گے دین (کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (۴۳)

سورۂ لقمان

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ہم نے لقمان کو حکمت عنایت کی۔ کہ خدا کا شکر کرو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے۔ تو اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے۔ تو خدا بھی (اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ وہ) بے نیاز اور سزاوار تعریف ہے۔ (۱۲) اور (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ بیٹا! خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ (۱۳)

اور ہم نے انسان کو جسے (پیچھے ہماری) ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے۔ (پھر اس کو دودھ پلاتی رہتی ہے اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے۔ (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے۔ کہ میرا بھی شکر کرتا رہو۔ اور اپنے ماں باپ کا بھی۔ کہ تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اور اگر ماں باپ تیرے درپے ہوں۔ کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے۔ جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔ تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ ہاں دنیا (کے کاموں) میں اچھی طرح ان کا ساتھ دینا۔ اور جو شخص میری طرف رجوع لائے۔ اس کے رستے پر چلنا۔ پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو عمل تم کیا کرتے ہو۔ سب سے تمہیں آگاہ کروں گا (۱۵) لقمان نے یہ بھی کہا کہ بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض) رائی کے دانے کے برابر بھی (چھوٹا) ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں خدا اس کو (قیامت کے دن) موجود کر دیگا کیونکہ خدا باریک بین (اور) سب سے واقف اور سب سے خبردار ہے۔ (۱۶) بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور اچھے کاموں کے کرنے کا لوگوں کو امر کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا۔ اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو۔ اس پر صبر سے برداشت کیجیو۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ (۱۷)

اور غرور سے لوگوں کی طرف سے منہ نہ پھیرنا۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا (۱۸) اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا۔ اور بولتے وقت آواز نیچی رکھنا۔ کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی سی آواز ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بری آواز گدھوں کی ہے (۱۹)

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ اور اس دن سے خوف کرو کہ نہ تو باپ بیٹے کے کام آئے گا۔ اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آ سکے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ تو دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ شیطان دغاباز خدا کے بارے میں کسی طرح کا فریب دے (۳۳) بیشک خدا ہی کو قیامت کا علم ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے۔ (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کو (اسے) کیا کام کرنا ہو گا (کیا معاملہ پیش آئیگا) اور وہ کیا کام کریگا۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئیگی بیشک خدا ہی سب کچھ جاننے والا اور سب باتوں سے خبردار ہے۔ (۳۴)

سورۂ احزاب

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا۔ اور کافروں اور منافقوں کے کہنے میں نہ آجانا۔ کہ خدا سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔ (۱) اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو ارشادات تم کو وحی کئے جاتے ہیں۔ انکی پیروی کئے جاؤ۔ خدا یقیناً تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ (۲) اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کہ خدا ہی کارساز کافی ہے (۳) خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل پیدا نہیں کئے۔ اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو۔ تمہاری ماں بنایا۔ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ اور خدا تو سچی بات فرماتا ہے۔ اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔ (۴) (مسلمانو!) لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے (نام) سے پکارا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک یہی صحیح بات ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں وہ تمہارے بھائی اور دوست ہیں۔ اور جو لفظ تم سے بھول چوک کر کہہ دیا ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ لیکن جو قصد دل سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۵)

پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کے رو سے مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

باقی آئندہ

نوٹ:۔ سلہ یعنی نہ بیوی ماں کہہ دینے سے ماں ہو جاتی ہے نہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا

کا انتخاب بظاہر تو یہ بہت آسان بات ہے۔ اور بعض کانگرسی بھی سمجھتے ہوں گے۔ کہ اس طرح ہندوستانی مسلمانوں کو ختم کرنا زیادہ مشکل نہ ہوگا۔ لیکن انہیں یہ بات نہ بھولنی چاہئے۔ کہ ان مسلمانوں کی تعداد تین کروڑ ہے۔ اگر وہ ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک ہندو کانگرسی مظالم اور تشدد کا مقابلہ استقلال اور پامردی کے ساتھ کر سکتے ہیں تو پاکستان بن جانے کے بعد ان کی قوت مدافعت کمزور نہیں ہوگی۔ اس میں اضافہ ہی ہوگا۔ کانگرس ہندوستان میں امن چاہتی ہے۔ تو ان مسلمانوں کے ساتھ انصاف سے پیش آئے۔ نیشنلسٹ مسلمانوں کو اب ان کی قبروں سے نہ نکالے۔ اور یہ مان لے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی ترجمانی کے مجاز ان کے حقیقی نمائندے ہیں۔ اگر اس کے برعکس کانگرس نے ان مسلمانوں کو کچلنے کی کوشش کی۔ تو اس سے نہ صرف ہندوستان میں بد امنی پیدا ہوگی۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ چھڑنے کا خطرہ بھی پیدا ہو جائے گا۔

کراچی میں پاکستان سیکرٹریٹ اور پاکستانی دستور ساز اسمبلی کی تیاریاں شروع ہو گئیں

کراچی ۲۴ رجون۔ وزیر اعظم سندھ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ وزرا اور دوسرے لیگی صوبائی لیڈر مسلم لیگ کونسل کے اجلاس دہلی میں شرکت کے بعد کل واپس بذریعہ طیارہ کراچی پہنچ گئے کراچی ہی جسے پاکستانی حکومت کا صدر مقام منتخب کیا گیا ہے۔ ان کی مراجعت کے بعد سرگرمی بہت بڑھ گئی ہے۔ صوبائی مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ۲۳ رجون کو اس سلسلہ میں ابتدائی انتظامات پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔ لیگ اسمبلی کا بھی ایک جلسہ ۲۴ رجون کو وزیر اعظم کے مکان پر طلب کیا گیا ہے۔ جس میں ممبران سے سرکاری قرارداد کہ "صوبہ سندھ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شرکت کرے گا" کے حق میں رائے دینے کی ہدایت کی جائے گی۔ یہ قرارداد وزیر اعظم سندھ اسمبلی کے ۲۵ رجون کے اجلاس میں پیش کریں گے۔ سندھ اسمبلی کا یہ اجلاس بہت مختصر ہوگا۔ کیونکہ تجویز یہ ہے۔ کہ سندھ سے لیگ کا ایک وفد صوبہ سرحد کے استصواب رائے کے سلسلہ میں مسٹر کھوڑو کی قیادت میں بھیجا جائے گا۔ وزیر اعظم سندھ پاکستان گورنمنٹ کے سیکرٹریٹ اور پاکستان دستور ساز اسمبلی کے لئے معقول جگہ کا بندوبست کر رہے ہیں۔ قائد اعظم خود بھی عنقریب سندھ تشریف لے جائیں گے۔ اور صوبائی لیڈروں کا ابتدائی انتظامات کی تشکیل اور تکمیل میں ہاتھ بٹائیں گے۔ سندھ کے وزیر اصلاحات پیرزادہ عبدالستار نے بیان کیا کہ پاکستان کا مستقل صدر مقام شمالی پنجاب ہی کسی موزوں جگہ ایبٹ آباد کے آس پاس منتخب کیا جائے گا۔ (ا۔پ)

پاکستان دستور ساز اسمبلی کے پہلے صدر قائد اعظم ہوں گے

پاکستانی حکومت آزاد ریاستوں کا ایک وفاق ہوگا

نئی دہلی ۲۴ رجون۔ واقف کار لیگی حلقے کہہ رہے ہیں۔ کہ پاکستانی دستور ساز اسمبلی کے پہلے صدر کے لئے قائد اعظم جناح کو ہی منتخب کیا جائے گا۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی ہی پاکستان کی مجلس قانون ساز بھی ہوگی۔ اور اس اسمبلی کے ہاتھوں میں اقتدار سونپا جائے گا۔ اغلب ہے کہ ہندوستانی دستور ساز اسمبلی کے لئے جو ممبر چنے گئے تھے وہی پاکستانی دستور ساز اسمبلی میں شرکت کریں گے۔ قائد اعظم عنقریب ماہرین کی کمیٹیاں قائم کرنے والے ہیں۔ جو کہ تقسیم کے سلسلہ میں پیدا شدہ مسائل مثلاً قومی اثاثے وغیرہ کو بھی حل کریں گے۔ آل انڈیا مسلم لیگ پالیسی اور دوسرے اہم امور کے متعلق ایک عام مشاورتی کمیٹی کی حیثیت سے کام کرے گی۔

پاکستان کی حکومت پنجاب۔ سرحد۔ سندھ اور بلوچستان اور بنگال کی خود مختار ریاستوں کا ایک وفاق ہوگی۔ ریاستیں داخلی مسائل میں بالکل آزاد ہوں گی البتہ خارجہ حکمت عملی اور دوسرے مجموعی اہمیت رکھنے والے مسائل میں سب ریاستوں کا اشتراک عمل ضروری ہوگا۔ (ڈان)

تقسیم پنجاب کے سلسلہ میں تقسیم کمیٹیوں کی ہیئت ترکیبی کیخلاف احتجاج

خان ممدوٹ نے وائسرائے کو مسلمانوں کا نکتہ نگاہ بتا دیا

لاہور ۲۴ رجون۔ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شریک ہونے کے بعد گذشتہ شب لاہور پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خان آف ممدوٹ نے دہلی میں وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ملاقات کے دوران میں گورنر پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ تقسیم پنجاب کے سلسلہ میں تقسیم کمیٹیوں کی ہیئت ترکیبی کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں وائسرائے کے مشیر اعلیٰ لارڈ اسمے گورنر پنجاب سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے عنقریب لاہور آئیں گے۔ (ا۔پ)

آل انڈیا کانگرس کمیٹی ورکنگ کمیٹی کی قرارداد منظور کر لے (گاندھی)

نہیں تو ورکنگ کمیٹی کے ارکان کو موجودہ عہدوں سے مستعفی ہونا پڑیگا

نئی دہلی ۱۴ رجون۔ آج آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں تقریباً سات گھنٹے ورکنگ کمیٹی کی اس قرارداد پر بحث و تمحیص جاری رہی۔ جس میں نئی برطانوی سکیم منظور کرنے کی سفارش کی گئی ہے تقریباً اٹھارہ مقررین نے بحث میں حصہ لیا۔ جس میں مسٹر گاندھی بھی شریک تھے۔ باقاعدہ طور پر ورکنگ کمیٹی کی قرارداد وزیر اعظم یو۔پی مسٹر گوبند ولبھ پنت نے پیش کی۔ مولوی آزاد اور مسٹر گاندھی نے قرارداد کی پرزور حمایت کی۔ اور بابو پرشوم داس ٹنڈن نے اس کی مخالفت کی۔

مسٹر گاندھی کا مشورہ

مسٹر گاندھی نے اپنی تقریر میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے سفارش کی کہ وہ نئی برطانوی سکیم قبول کرے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ یہ سکیم قبول کر چکی ہے اب اگر آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس کو مسترد کر دے تو دنیا کیا کہے گی یہ سکیم مسترد کر دی گئی تو یہ کانگرس ورکنگ کمیٹی میں عدم اعتماد کا اعلان ہوگا اور ورکنگ کمیٹی کی از سر نو تشکیل کے ساتھ ساتھ حکومت کا انتظام نئے لوگوں کو سونپنا پڑے گا۔ لیکن اتنا بتا دینا ضروری ہے۔ کہ اس نازک مرحلہ پر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تجربہ کار لیڈروں کو برطرف کرنا دانشمندی کا کام نہ ہوگا۔

پنڈت پنت کی تقریر

پنڈت پنت نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۳ رجون کی برطانوی سکیم کی منظوری سے ہی یہ ملک آزادی اور خود مختاری کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے ہندوستانی یونین کا مرکز بہت مضبوط ہوگا۔ اور اس یونین میں دو قوموں کا نظریہ ہرگز تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ ہر شہری کی وفاداری صرف سٹیٹ کے لئے مخصوص ہوگی۔ کسی دوسری نوعیت کے رجحانات رکھنے والے شہری کا وجود ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ پنڈت پنت نے دوسرے کانگرسی لیڈروں کی طرح مسلم لیگ پر غیر مصالحانہ روش اختیار رکھنے کا الزام لگایا۔

مولوی آزاد نے اپنی تقریر میں اس رائے سے اختلاف کا اظہار کیا۔ کہ ۳ رجون کی تجویز کابینہ مشن کی سابقہ سکیم سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ۱۶ رمئی کی وزارتی سکیم ابھی مردہ نہیں ہوئی۔ ہاں اگر بعض علاقوں کی اکثریت ہندوستانی یونین میں شامل ہونے سے انکار کرے تو کانگرس اس کو یونین میں شامل رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ انہوں نے یہ توقع ظاہر کی کہ جو صوبے اس وقت باقی ماندہ ہندوستان سے علیحدہ ہونے کے خواہاں ہیں۔ وہ بالآخر ہندوستان سے پھر آ ملیں گے۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے قرارداد کی پرزور مخالفت کرتے ہوئے نئی برطانوی سکیم مسترد کرنے پر زور دیا۔ مسٹر ٹنڈن کی رائے میں برطانوی سکیم کی منظوری برطانوی حکومت اور مسلم لیگ کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہوگی۔

آج صدر کانگرس اچاریہ کرپلانی نے اپنی تقریر افتتاحیہ میں مسلم لیگ کے خلاف سخت سب و شتم کا رویہ اختیار کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے کانگرس کی

بے بسی پر اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر بنگال۔ پنجاب۔ سرحد اور بلوچستان کی اکثریت ہندوستان سے علیحدہ رہنے پر مصر ہو۔ تو کانگرس اپنے سابقہ اصولوں کے پیش نظر ان کی خواہشات کے راستہ میں مزاحم نہیں ہو سکے گی۔ اچاریہ کرپلانی نے کہا۔ گو ہم نے بعض حالات کے ماتحت تقسیم ہند کے امکانات تسلیم کر لئے ہیں۔ تاہم اکھنڈ ہندوستان میں اس کا یقین متزلزل نہیں ہوا۔ صدر کانگرس نے قائد اعظم کی طرف سے پیش کردہ دو قوموں کے نظریہ کو "نامعقول" بتایا۔ انہوں نے صوبہ سرحد اور پنجاب کے فسادات کی ذمہ داری (خالص) مہا سبھائی نظریات کی ترجمانی کرتے ہوئے مسلم لیگ پر عائد کی والیان ریاست کو دھمکیاں دیتے ہوئے اچاریہ کرپلانی نے کہا کہ انتقال اقتدار کے موقعہ پر بعض ہندوستانی والیان ریاست نے اپنی آزادی اور خود مختاری کا جو اعلان کرنے کی پالیسی اختیار کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ کانگرس اسے کبھی بھی تسلیم نہیں کر سکتی۔ اور صدر کانگرس نے اپنی تقریر میں گذشتہ کئی ماہ کے سیاسی واقعات کا تذکرہ کیا اس سلسلہ میں انہوں نے مسلم لیگ پر غیر ذمہ دارانہ اور انتہا پسندانہ رویہ اختیار کرنے کے شرمناک الزامات عائد کئے۔

تمام اختیارات ریاست کشمیر کے عوام کو منتقل کر دیئے جائیں

مسلم کانفرنس کے قائمقام صدر چوہدری حمید اللہ خاں کا مطالبہ

سری نگر ۱۴ رجون۔ کشمیر کے سیاسی لیڈروں کی رہائی ریاست کی موجودہ اسمبلی کو توڑنے اور نئے انتخاب کرنے کے مطالبات پیش کرتے ہوئے کل جموں اور کشمیر مسلم کانفرنس کے قائمقام صدر چوہدری حمید اللہ خان نے گلوب سے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ ریاست کشمیر کے اپنی خود مختاری کا اعلان کرنے سے پیشتر تمام انتظامی اختیارات کو منتقل کر دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ انتقال اختیارات کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل شرائط پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ (۱) مسلم کانفرنس اور نیشنل کانفرنس کے تمام سیاسی لیڈروں کو اور قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے تاکہ وہ ایک عوامی حکومت چلانے کے لئے ایک مشترکہ پروگرام مرتب کر سکیں۔ (۲) موجودہ اسمبلی کو توڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس میں بہت سے لوگ عوام کے نمائندے نہیں ہیں۔ اور ریاست کی دستور ساز اسمبلی کے لئے تمام بالغان کے رائے دہندگی کی بنیاد پر پھر انتخاب کئے جائیں اور دستور ساز اسمبلی آزاد کشمیر کی جمہوریت کا آئین بنائے۔ اگر حکومت کشمیر نے یہ شرائط پوری نہ کیں تو ہم اپنے مطالبات کے لئے ایک جدوجہد شروع کر دیں گے۔ جب برطانوی ہندوستان آزادی کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ تو ہم بھی غلامی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم کو توقع ہے کہ مہاراجہ عوام کا تعاون حاصل کرنے کے لئے یہ شرائط پوری کر دیں گے۔ (گلوب)

کراچی کا نام بدل کر جناح آباد رکھ دیا جائیگا

کراچی ۱۲ رجون۔ مسلم لیگ کے ایک ممتاز لیڈر نے گلوب سے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ یقیناً "کراچی پاکستان کا دارالخلافہ ہوگا۔ اور اگر ایسا ہوا تو اس کا نام بدل کر "جناح آباد" رکھ دیا جائے گا۔ اور یہ یادگار مسٹر جناح کی ان زبردست کوششوں کا جو انہوں نے مسلم قوم کو خود مختاری کی جانب لانے میں صرف کی ہیں مناسب اعتراف ہوگا۔

فوجوں کی تقسیم کے لئے کانگرس اور مسلم لیگ میں عنقریب گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ فوجوں کی تقسیم فرقہ وارانہ احساس پر نہیں ہوگی۔

خوشاب کی مسلم آبادی پر ستر ہزار روپیہ کا جرمانہ

سرگودہا ۱۲ رجون۔ گورنر پنجاب نے خوشاب میونسپل ٹاؤن کی مسلم آبادی پر ستر ہزار روپے کا اجتماعی جرمانہ عائد کیا ہے۔ یہ جرمانہ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت عائد کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل لوگوں سے جرمانہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ (۱) ایسی عورتیں جن کی غیر منقولہ جائداد نہ ہو۔ (۲) اٹھارہ سال سے کم عمر کے مرد جن کی منقولہ جائداد نہیں۔ (۳) فوجی ملازم (۴) سرکاری ملازمین۔ (۵) ریلوے ملازمین اور (۶) لوکل باڈیز کے ملازمین۔

لاہور میں ۲۴ رجون تک کرفیو کی میعاد بڑھا دی گئی

آگ لگانے کی چھ وارداتیں۔ ریلوے سٹیشن پر ریلیف کیمپ میں ہنگامہ ہوا

لاہور ۱۲ رجون۔ لاہور میں موجودہ بدامنی کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے صدر بازار اور لاہور چھاؤنی کے بازار توپ خانہ کی حدود میں ۱۴ رجون سے ۲۴ رجون

تک کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ کرفیو رات کے ساڑھے سات بجے سے صبح چھ تک نافذ رہے گا۔
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۴ جون تک کرفیو کی معیاد جو لاہور کی میونسپل حدود میں جاری ہے بڑھا دی ہے۔ یہاں بھی رات کے ساڑھے سات بجے سے صبح کے چھ بجے تک کرفیو نافذ رہے گا۔

امرتسر ۱۲ جون۔ آج صبح امرتسر کے بازار چیلی کوٹھی میں ایک کوچبان کی ہلاکت کے ہلاک ہونے کے بعد اس کی لاش کو آگ لگا دی گئی۔ اس موقع پر پولیس نے ایک شخص کو ہلاک کر دیا۔ بعد ازاں پولیس اور فوج نے اس بازار کا محاصرہ کر کے ۲۷ اشخاص کو زیر حراست کر لیا۔ چنانچہ شام کے ۶ بجے تک چار اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ آتشزدگی کی دس وارداتیں ہوئیں۔

امرتسر ۱۳ جون۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں امرتسر میں آتشزدگی کی ۱۴ وارداتیں ہوئیں۔ دو جگہ دھماکے ہوئے اور تین اشخاص کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق آج شہر کے مختلف محلوں میں ۱۸ مکانات نذر آتش ہوئے۔ کل شکیاں میں ایک شخص کو جو ایک رئیس نما تانگہ میں کہیں جا رہا تھا۔ چھرا گھونپ دیا گیا۔ ایک شخص کو امرتسر سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر موضع گرنڈا میں زخمی کر دیا گیا۔ کٹڑہ سفید کے علاقہ میں بھی ایک شخص زخمی ہوا۔ کل ڈھب کھٹیکاں میں جو دو اشخاص زخمی ہوئے تھے۔ وہ آج ہسپتال میں چل بسے۔ شہر میں دو دھماکے بھی ہوئے مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ کوچہ ڈپٹی عزیز الدین میں دو مکان جل گئے۔ کوچہ خراسیاں میں ایک مکان نذر آتش ہوا۔ سلطان ونڈ روڈ پر ایک بنگلہ بھی راکھ کر دیا گیا۔ سودی گنج میں ایک مکان تباہ ہوا ہاتھی دروازہ میں ایک کپڑے کی فیکٹری جل گئی۔ علاوہ ازیں کٹڑہ شیر سنگھ۔ کوچہ پوربیاں اور کوچہ کوجراں میں بھی متعدد مکانات جلا دیئے گئے۔ حکومت پنجاب نے امرتسر کی سٹی مسلم لیگ کمیٹی کی ریلیف کمیٹی کو مسلمان پناہ گزینوں اور بیکار مسلمان مزدوروں کے لئے شہر میں غلہ درآمد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ شیخ صادق حسن ایم۔ ایل۔ اے نے گورنر پنجاب سے بذریعہ تار درخواست کی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کریں۔ (ا۔پ)

گوجرانوالہ میں بدھ کے روز دو اشخاص ہلاک ہوئے

فساد زدہ علاقہ میں ۴۸ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا

لاہور ۱۳ جون۔ آج صبح کے روز لاہور ڈویژن کے کمشنر مسٹر پی۔ این تھاپر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے بتایا کہ گوجرانوالہ میں اب صورت حال کنٹرول میں ہے۔ اور گذشتہ دو روز سے شہر سے کسی ناخوشگوار حادثہ کی اطلاع نہیں ملی انہوں نے مزید بتایا کہ گوجرانوالہ میں فوج کا ایک دستہ مستقل طور پر متعین کر دیا گیا ہے۔ بدھ کے روز گوجرانوالہ میں دو اشخاص کو چھرے گھونپ دیئے گئے۔ وہ لوگ مجروحین زخموں سے جانبر نہ ہو سکے۔ حکام نے فساد زدہ علاقہ میں ۴۸ گھنٹہ کا کرفیو آرڈر نافذ کر رکھا ہے۔ باقی شہر میں ۲۲ گھنٹوں کا کرفیو نافذ ہے۔ حکام پوری حفاظتی پیش بندیاں کر رہے ہیں۔

باغبانپورہ سے گرفتار شدہ اشخاص کی اپیل کی پیش درخواست

لاہور ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس محمد منیر نے منظور کر لی

لاہور ۱۳ جون۔ لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس محمد منیر کی عدالت میں ۱۹ اور ۲۳ مئی گذشتہ کو باغبانپورہ لاہور سے گرفتار شدہ ۲۲ اشخاص کی اپیل کی درخواست پیش ہوئی۔ ملک شوکت علی ایڈووکیٹ نے درخواست دہندگان کی طرف سے پیروی کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام اشخاص کی گرفتاری بالکل ناجائز ہے۔ عدالت نے ملک شوکت علی کے دلائل تسلیم کرتے ہوئے تمام گرفتار شدہ اشخاص کی رہائی کا حکم دیا۔

خان عبد الغفار خان پاکستان کے قدموں میں

جوشیلے اور انتہا پسند نوجوانوں کا خیال ہے کہ مسلم لیگ کو خان عبد الغفار خان سے کسی قسم کی بات چیت نہ کرنی چاہیئے۔ ان کی واپسی اور پشیمانی کا وقت گذر چکا ہے۔ اور توبہ بند ہو جانے کے بعد کوئی معذرت نہیں سنی جا سکتی۔ خان عبد الغفار خان کا اعمال نامہ دیکھا جائے تو یہ مطالبہ غلط اور نا معقول نہیں معلوم ہوتا۔ خان صاحب اور ان کے بھائی ہمیشہ اغیار کے اشارہ پر ناچتے رہے۔ اور اب نچانے والی رسی ٹوٹ گئی ہے۔ تو مسلم لیگ کی طرف بہتے ہوئے جا رہے ہیں۔

چو پیر سند حافظ از میکدہ بیرون آمد ۔ رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولیٰ

اب اگر یہ کوئی کہے کہ خان صاحب انوار یاد آنے کا وقت گذر چکا ہے۔ جائیے اور اتمان زئی کے حجرے میں آرام کیجئے۔ اب قوم بے وقوف بننے کے قابل نہیں رہی۔ کانگرس نے پاکستان تسلیم کر لیا ہے۔ تو آپ بھی مسلم لیگ کے دروازے پر لغاون کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ جب کانگرس پاکستان کو جلی کٹی سنا رہی تھی۔ تو آپ اسلامی حکومت کی مخالفت پر بھی بے باکانہ آگے نظر آتے تھے

اگر جزا و سزا کے اصول پر عمل کیا جائے تو عبد الغفار خان اور ان کے ساتھی واقعی کسی نرمی کے مستحق نہیں۔ انہیں قومی مجرموں کی صف میں کھڑا کیا جانا چاہیئے لیکن اگر یہ دیکھا جائے کہ ملت کا ایک پرانا دشمن اپنی بد اعمالیوں اور سرگرمیوں سے تائب ہو کر ملت ہی کے قدموں میں آ گرا ہے تو پھر گرے ہوئے کو ٹھوکر مارنا بہادروں کا شیوہ نہیں۔ خان تمین جان کا بیان ہے۔ کہ خان عبد الغفار خان نے صوبہ سرحد کو پاکستان میں شامل کرنا منظور کر لیا ہے۔ یہ منظوری کسی اہمیت کی مستحق نہیں۔ اہل سرحد خان صاحب کے حلقہ بگوش تھوڑے ہی ہیں۔ کہ انہی کے کہنے پر پاکستان میں شامل ہوں۔ اب تو سرحدی مسلمان ۹۹ فیصدی پاکستان کے حامی ہیں۔ خدانخواستہ نہ بھی ہوتے۔ تو کیا کرتے اکیلا سرحد تو دفاع و حفاظت کا بھاری بھرکم بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں آخر اسے کسی نہ کسی فیڈریشن میں شامل ہونا ہی پڑتا۔ ہندوستان کا رستہ تو پاکستان روکے کھڑا ہے۔ پھر مجبوراً اسلامی ملک میں ہی شامل ہونا پڑتا۔ اگر پاکستان سرحد کو ہندوستان میں شامل ہونے کے قابل بھی بنا دے۔ تو ہندو بنیا اتنا نادان نہیں کہ ایسے دفاع کے مصارف برداشت کرے جس کی ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔ ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خان عبد الغفار خان پاکستان کے قدموں پر گرنے پر مجبور ہیں۔ اس کے سوا کوئی آسرا نہیں رہا۔ عین ممکن ہے کہ انہیں کانگرسی آقاؤں ہی نے مسلم لیگ کے پاس بھیجا ہو۔ وہ خود سوچنے سمجھنے کی سطح سے ہمیشہ بلند رہے ہیں۔ کانگرسی ہندو لوگ انگوٹھے پر رہے ہیں۔ انہوں نے خود ہی کہا ہوگا۔ ہم تو کچھ کرنے کے قابل نہیں رہے۔ اب مسلم لیگ ہی کی اطاعت قبول کیجئے۔ با ایں ہمہ خان عبد الغفار خان مسلمان ہیں۔ اور مسلمان چاہے کتنی ہی غداریاں کرتا رہے۔ لیکن اسے مصیبت کے وقت قوم ہی کا دامن تھامنا پڑتا ہے۔ مقام مسرت ہے کہ مسلم لیگ ان کے سیاہ ترین ماضی سے متاثر نہیں ہوئی۔

تقسیم در تقسیم

پنجاب کی تقسیم سے پاکستان کو جو صدمہ پہنچا وہی مسلمانوں کی بے چینی کے لئے کافی ہے۔ ایک صوبے کی بلا وجہ تقسیم کسی صورت مستحسن نہیں ہو سکتی بعض سرداروں کو اس سانحہ سے اتنا صدمہ پہنچا ہے کہ وہ اپنی فکر پر بھی قابو پانے کے قابل نہیں رہے۔ ان کا ارشاد ہے خواہ پاکستان کا مطالبہ کتنا ہی پورا ہو جائے لیکن پنجاب کی وحدت برقرار رہے۔ ہمارے پیش نظر پنجاب کی مجوزہ تقسیم نہیں۔ بلکہ وہ پیچیدگیاں اور مشکلات ہیں۔ جو تقسیم سے پیدا ہونے والی ہیں۔ یا پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسلمان شاید یہ سمجھے بیٹھے ہوں گے۔ پنجاب کی تقسیم کے بعد کوئی فتنہ نہیں اٹھے گا۔ ہندو اور سکھ اسلامی اکثریت سے مضطرب تھے۔ اور یہ اضطراب تقسیم کے بعد ختم ہو جانا چاہیئے۔ مسلمانوں کو اگرچہ آبادی کے لحاظ سے زمین کا ساتواں حصہ بھی نہیں ملا۔ لیکن پھر بھی اغیار کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے۔ اس کانٹے کو نکال دینے کے لئے ابھی سے ہاتھ پاؤں مارے جا رہے ہیں۔ اول تو مستقل تقسیم ہی پر ایسے جھگڑے پیدا ہونے کا امکان ہے جس سے جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کا مسئلہ سامنے آ جائے گا۔ دوم مستقل حدود کی بحث سے عارضی ... تو پاکستانی پنجاب کے لئے ایسے خطرے پیدا کئے جائیں گے۔ جو آج کل وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتے۔ ہم بڑے احتیاط سے کام لینے پر مجبور ہیں۔ اسے سمجھانے کی بھی کوشش نہ کریں۔ لیکن جو وقت کے دامن میں ہے۔ اسے چھپایا نہیں جا سکتا۔ آگ ... لوگوں سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی۔ دریا کی تہ تک پہنچنے سے پہلے سطح پر نظر ڈال لی جائے۔

اس سلسلے میں ہم سب سے پہلے پنجاب کی تقسیم کے عام مسائل پر روشنی ڈالتے ہیں یہ تو ظاہر ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کے حصے میں امرتسر۔ گورداسپور کی ٹانگ بے وجہ اڑا دی گئی ہے۔ امرتسر کو دھکیل کر مشرقی پنجاب میں پھینک دیا گیا ہے۔ ورنہ نقشہ پر نظر ڈالئے تو خط تقسیم سے مغرب کی جانب بالکل سیدھا نظر آئے گا۔ جب اس ضلع کا قدرتی محل وقوع مغربی پنجاب ہے۔ پھر اسے مشرقی پنجاب میں پھینک دینا شدید قسم کی بے انصافی ہے۔ اگر ضلع امرتسر کی تمام قوموں کی مجموعی آبادی کی بجائے برائے نام اکثریت بہانہ بنائی جا سکتی ہے۔ تو پھر ضلع گورداسپور کی قطع و برید کا سوال تک پیدا نہ ہونا چاہیئے۔ جس طرح امرتسر کی ہندوؤں۔ سکھوں۔ اچھوتوں اور عیسائیوں کی مجموعی تعداد صرف مسلمانوں کی انفرادی آبادی کے مقابلے میں غلبہ و فوقیت کی مستحق ٹھہرائی جا سکتی ہے اور سمجھ لیجئے کہ اکثریت بھی برائے نام ہے۔ اسی طرح ضلع گورداسپور کی تمام قوموں کے مقابلے میں مسلمانوں کا عددی غلبہ مسلم ہے۔ یہ غلبہ برائے نام ہی کیوں نہ ہو لیکن جمہوری اصول کی رو سے تو ایک ووٹ بھی سارے ملک کی قسمت بدل سکتا ہے اگر گورداسپور کا تحقیقی واری تجزیہ کیا گیا۔ تو انبالہ۔ فیروزپور۔ ... جالندھر دور کی تحصیلوں کی جا بجا کیوں فیصلہ نہ ہوگا جہاں تحصیلوں میں اسلامی آبادی زیادہ ہے۔ اور یہ عددی فوقیت کسی صورت ... بدل نہیں سکتی۔ پھر مسلمان گورداسپور کی قطع و برید کسی طرح دیکھ سکیں گے۔ ... اس نقشے پر عمل کیا جائے گا۔ اس سے فیروزپور۔ جالندھر اور امرتسر کے ٹکڑے کر کے ہی دم لیں گے۔ اگر مسلمانوں کا مطالبہ نہ پورا کیا گیا۔ اور تحصیل کو اکثریت کا اصول گورداسپور ...

ہی تک محدود رکھا گیا تو پھر کیا ہوگا؟ حضرت سید جمال الدین افغانی کا ارشاد ہے۔ انصاف وہی حاصل کر سکتے ہیں۔ جو حصول انصاف کی قوت سے بہرہ ور ہیں۔

17-7-47

موجودہ حالات بھی اسی ارشاد کی تصدیق کر رہے ہیں ۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مسلمان حصول انصاف کی صلاحیتوں سے محروم ہو چکے ہیں لیکن امرت سر ۔ جالندھر اور فیروزپور کو گورداسپور کی سطح پر لانے کے لئے کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا ۔ وائسرائے نے اپنے بیان میں صرف گورداسپور کا تذکرہ کیا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فیروزپور ۔ جالندھر اور امرت سر کی کھتونی وار آبادی کے اعداد و شمار دیکھے ہی نہیں گیا ۔ حصہ مل گیا ہے ۔ اور ۳۸ لاکھ مسلمانوں کے علاوہ ۱۹ لاکھ سکھوں کو بھی ہندو اکثریت کا غلام بنانے کا موقعہ مل گیا ہے ۔

جریدۂ غیر معمولی

(فرمان سرکار عالی حیدر آباد دکن)

اس وقت جبکہ وزارتی وفد نے اپنا ۱۶ رمئی ۱۹۴۶ء والا اعلان شائع کیا ۔ دیسی ریاستوں کو دعوت دی گئی تھی ۔ کہ ایک ہی مجلس دستور ساز جو اس وقت تمام ہندوستان کے لئے قرار دی گئی تھی ۔ اس میں شرکت کریں ۔ مگر اس وقت کوئی قطعی فیصلہ کرنے کی بجائے میں نے انتظار کرنا مناسب سمجھا ۔ تاکہ میں دیکھوں کہ سیاسی صورت حال بالآخر کیا پیدا ہوتی ہے ؟ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے حالیہ اعلان مورخہ ۳ رجون ۱۹۴۷ء میں اس امر کو صاف کیا گیا ہے ۔ کہ برٹش انڈیا ہندوستان کے اب دو حصے کئے جائیں گے ۔ بجائے ایک مجلس دستور ساز کے اب دو دستور ساز مجلسیں ہوں گی ۔ اس لئے مجھ کو اس بات پر غور کرنا ہے ۔ کہ آیا میری ریاست کو ان دونوں مجالس دستور ساز میں سے کسی ایک میں اپنے نمائندے بھیجنا چاہئے یا نہیں ۔

تقسیم ہند اور مملکت آصفیہ کا موقف

جب برٹش انڈیا کی دو حصوں میں تقسیم فرقہ داری بنیاد پر مبنی ہے ۔ مگر میری ریاست میں دو نوں بڑی قومیں پہلو بہ پہلو گزر بسر کرتی ہیں ۔ جب سے مجھ کو بحیثیت حکمران اقتدار حاصل ہوا ہے ۔ میری تمام تر کوشش یہ رہی ہے کہ جس طرح ہو سکے ان دونوں قوموں میں دوستانہ تعلقات اور میل جول پیدا کیا جائے ۔ میرے اسلاف کا اور میرا مسلک یہ رہا ہے کہ ہم مسلمانوں اور ہندوؤں کو بمنزلہ ریاست کی دو آنکھوں کے سمجھتے رہے ہیں ۔ اور خود مملکت کو ان سب قوموں کا جو اس میں آباد ہیں ۔ ناقابل تقسیم ورثہ خیال کرتے رہے ہیں مجھے یہ کہتے ہوئے مسرت ہوتی ہے ۔ کہ میری ریاست میں کوئی ایسا سخت فرقہ وارانہ اختلاف نہیں ہے ۔ جیسا کہ برٹش انڈیا میں جہاں اس کی وجہ سے بعض ناگوار حالیہ واقعات رونما ہوئے ہیں ۔ میری رعیت کو ان دونوں ریاستوں سے جو بننے والے ہیں ۔ بہت کچھ یگانگت حاصل ہے ۔ اور بہت کچھ مفاد بھی مشترک ہے ۔ لہذا میں اگر ان دونوں مجالس قانون ساز میں سے کسی ایک میں اپنے نمائندے بھیجوں تو بظاہر یہ معلوم ہوگا ۔ کہ حیدر آباد کسی نہ کسی فرقہ کی جانب داری کر رہا ہے جبکہ مجھے یقین ہے کہ ایسا اقدام نہ کرنے میں میری رعایا کا بہترین مفاد مضمر ہے ۔ اور اسی لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان دونوں مجالس دستور ساز میں سے کسی میں بھی میرا کوئی نمائندہ شریک نہ ہوگا ۔

ہندوستان اور پاکستان سے دوستانہ تعلقات اور مناسب معاہدے

عہ۲ برٹش اقتدار اعلیٰ کے ہندوستان سے برخاست ہو جانے کا قانونی نتیجہ مستقل قریب میں یہ ہوگا کہ مجھ کو ایک مقتدر اور خود مختار حکمران کی حیثیت از سر نو حاصل ہو جائے گی ۔ مگر یہ سوال کہ دونوں یونینوں اور میری مملکت کے درمیان کس قسم کے تعلقات قائم ہوں گے ۔ اور کیا اور کس حد تک ان میں اشتراک عمل ہوگا ۔ اس کا تصفیہ اس وقت تک ملتوی رکھنا مناسب ہوگا ۔ جب تک کہ ان کے دستور اور اختیارات کا تعین نہ ہو جائے بہر حال جو بھی وہ دستور اختیار کریں گی میری ریاست کی خواہش یہی رہے گی ۔ کہ وہ دونوں یونین سے دوستانہ تعلقات اور قریبی روابط قائم کرے اس اثناء میں میری یعنی میری گورنمنٹ کی کوشش یہ رہے گی ۔ کہ ایسے معاملات میں جن میں میرا اور ان کا مشترکہ مفاد ہو ۔ ان میں ان کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا موقع ہاتھ سے کھویا نہ جائے ۔ بلکہ ان کے ساتھ مناسب معاہدے طے کئے جائیں ۔ مگر یہ اس وقت ہوگا ۔ جبکہ نئے وفاقوں کا دستور معین ہو جائے اور حیدر آباد کے تعلقات کس نوعیت کے ہوں گے ۔ اس مسئلہ کے حل کرنے میں حیدر آباد بلکہ تمام ہندوستان کا مفاد میرے سامنے رہے گا ۔

رعایا کی بہبودی

عہ۳ ۔ ہندوؤں کا سیاسی اور دستوری نقشہ گزشتہ چند سال سے سرعت کے ساتھ بدل رہا ہے ۔ اور اس وقت کوئی نہیں کہہ سکتا ۔ کہ برٹش انڈیا کے دو حصے کرنے کا جو منصوبہ باندھا گیا ہے ۔ آیا آخر میں یہی حل موزوں ثابت ہوگا یا یہ کہ ملک کے اور بھی حصے بکھرے تھے جائیں گے یا بالآخر ہندوستان کی وحدت کو برقرار رکھنے پر سب کا اتفاق ہوگا اس سرعت سے بدلتے ہوئے حالات کے مد نظر مجھے یقین ہے ۔ کہ سیاسی مصلحت اسی میں ہے کہ کسی کے ساتھ جانب داری نہ کی جائے ۔ اور میرے ملک کی صیانت اور میری رعایا کی بہبودی پر کامل زور دیا جائے ۔ مگر اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ضرورت اسی امر کی ہے ۔ کہ میرے ملک کی دونوں قوموں میں اتحاد اور اتفاق قائم رہے ۔ مگر یہ منحصر اس بات پر ہے ۔ کہ موجودہ تغیر پذیر حالات میں ملک کی دونوں قوموں میں اچھے تعلقات قائم رہیں اور میری تمام رعایا کو صلح ۔ امن و امان کی برکات حاصل ہوں ۔

عہ۵ اس اعلان کو شائع کرنے سے قبل میں نے مقامی مختلف سیاسی آراء اور نقاط پر بخوبی غور کر لیا ہے ۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ مشکلات کا سب سے بہتر حل یہی ہے ۔ کہ میں اسی پالیسی کو اختیار کروں جس کی میں نے اس فرمان میں صراحت کی ہے ۔

۲۱ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ

مطابق ۱۱ رجون ۱۹۴۷ء

اعلیحضرت بندگان عالی متعالی دام ظلکم

از سر حد دستخط مبارک

صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ

جب سے صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ بذریعہ رائے عامہ کرنے کا اعلان ہوا ہے ۔ ہندو کانگرس اور اس کے ایجنٹوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی ہے ۔ ہندو پریس جس کی مصنوعی مسلمیت ہے اب تلملا اٹھا ہے ۔ اس نے حسب سابق اب پھر مسلم لیگ کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے ۔ گذشتہ چند برسوں میں ہندو پریس کے پراپیگنڈہ کی حقیقت تو معلوم ہو چکی ہے ۔ اور ایسے کئی بار مسلم لیگ کے خلاف نبرد آزما ہونے میں منہ کی کھانی پڑی ۔ مگر وہ شخص کانگرسی کہلانے کا مستحق ہی نہیں ۔ جو بار بار ہٹ جانے کے بعد بھی اپنی ضد پر اڑا نہ رہے ۔ اب انہوں نے حسب عادت پھر پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہے ۔ کہ سرحد میں استصواب رائے عامہ کا اعلان سراسر ناجائز ہے ۔ ابھی پچھلے سال انہوں نے اپنا فیصلہ

17-7-47

3-7-47

پاکستان کے خلاف دیا تھا۔ پٹھان کانگرس کے ساتھ ہیں۔ ان کے اس پراپیگنڈہ کی حقیقت ان ہی کے پراپیگنڈہ سے بے نقاب ہو جاتی ہے۔ ہندو پریس کہتا ہے کہ صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ پاکستان اور ہندوستان کے نام پر نہیں۔ بلکہ پاکستان اور پٹھانستان کے نام پر ہونا چاہیئے۔ ان الفاظ کو بغور پڑھنے سے صاف عیاں ہے کہ صوبہ سرحد سے ہندو کانگرس کا جنازہ نکل چکا ہے۔ اس لئے وہ اب پاکستان اور ہندوستان پر استصواب رائے عامہ سے گریز کرتی ہے اور وہ اب پٹھانستان کے نام سے دن گذارنا چاہتی ہے۔ سبحان اللہ وہ ہندو کانگرس جو اکھنڈ ہندوستان کی حامی تھی۔ اب اپنی اور اپنے ایجنٹوں کی خاطر اکھنڈ ہندوستان کے مطالبہ میں بٹ جانے کے بعد پٹھانستان کے نقاب میں مسلمانوں پر غلامی کی زنجیر ڈالنا چاہتی ہے۔ مسلمان اب بیدار ہو چکا ہے اب اس میں اتنی عقل ہے۔ کہ کانگرس کے دل کی باتوں کو سمجھ سکے۔ گذشتہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ نے ببانگ دہل اعلان کیا تھا۔ کہ صوبہ سرحد میں ہندو کانگرس کی کامیابی کانگرس کے نام پر نہیں ہوئی۔ بلکہ سرخ پوشوں کے نام پر ووٹ حاصل کئے گئے ہیں۔ مگر ہندو پریس ہمیشہ اس بات کی صداقت سے انکار کرتا رہا ہے۔ اب اس کے اپنے پراپیگنڈہ نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے نام پر استصواب رائے عامہ سے گریز اس امر کا واضح ثبوت ہے۔ کہ صوبہ سرحد سے کانگرس کا جنازہ مدتوں سے نکل چکا ہے۔

پنڈت نہرو کے دورہ سرحد کے وقت جو ان کی آؤ بھگت ہوئی۔ اس سے بھی کانگرس کی ہر دلعزیزی کا پتہ چل سکتا ہے۔ رہی سہی کسر مسلم لیگ کی ۴ ماہ کی متواتر پرامن سول نافرمانی نے پوری کر دی۔ مسلم لیگ کی کامیاب اور پرامن سول نافرمانی نے ثابت کر دیا۔ کہ خان برادران کا سرحد میں کوئی وقار نہیں وہ محض صوبہ سرحد میں ہندو کانگرس کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ خان برادران اور ان کے دیگر رفقاء کار کے بیانات سے بھی صاف عیاں ہے۔ کہ خان برادران اور ان کے ساتھی استصواب رائے عامہ سے چلا اٹھے ہیں۔ انہیں اپنا انجام نظر آ رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب خان برادران اپنے کئے پر پچھتائیں گے۔ اور ہندو کانگرس جس کے بل بوتے پر وہ ناچ رہے ہیں۔ وہ بھی انہیں نگاہ حقارت سے دیکھنے لگے گی۔ مجھے حیرت ہے کہ ایک طرف تو ہندو کانگرس اور اس کے تنخواہ دار ایجنٹ یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ صوبہ سرحد کے پٹھان ہمارے ساتھ ہیں مگر دوسری جانب استصواب رائے عامہ سے اس طرح گھبراتے ہیں۔ گویا انہیں موت سامنے نظر آ رہی ہے۔ انشاء اللہ اس استصواب کے بعد ان کی سیاسی موت ہو جائے گی قوم کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ مقام افسوس ہے کہ صوبہ سرحد کے کانگرسی احمنٹ ذاتی مفاد اور بلیک مارکیٹ کے روپیہ کے نشہ میں اس قدر سرشار ہیں۔ کہ ابھی تک تقسیم پنجاب اور بنگال نے بھی ان کی آنکھیں نہیں کھولیں۔ دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ کس ناانصافی اور دلیری سے ہندو کانگرس ہندوؤں کو مسلمانوں کی مملکت سے نکالنے کے لئے تقسیم بنگال اور تقسیم پنجاب کے مطالبہ سے ان کو ہندوستان کی مملکت میں لے گئی۔ اور ادھر سرحد کے نام نہاد مسلمان محض اپنے نان و نفقہ کی خاطر سرحد کے غیور مسلمانوں کو اس امر کی ترغیب دے رہے ہیں۔ کہ تم ہمیشہ کے لئے ہندو کانگرس کے غلام بن جاؤ۔

سرحد کے غیور مسلمانو! اب وقت آ گیا ہے۔ کہ تم اپنی قسمت کا (باقی دیکھو صفحہ ۱۲ پر)

فن تعمیر حیات

عزا

خواہ وہ جسمانی ہو یا اخلاقی جس سے تندرست انسان کے دماغ کو کامل یقین آ جائے اس سے کم درجہ کا ثبوت وہ شہادت ہے۔ جو مختلف درجہ کی آرائے پر مشتمل ہو۔ اور جس میں ایک ہی درجہ کی قابلیت اور علمیت کے اشخاص کو اختلاف رائے کی گنجائش وقت فیصلہ ہو۔ اس قسم کی شہادت ہم کو فلسفی اور سیاسی معاملات میں ملتی ہے شہادت وہی مگر ماہران علم سیاست مختلف آرائے کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک گروہ بری از محصول (فری ٹریڈ) میں خوبیاں پاتا ہے۔ اور دوسرا خرابیاں۔ ایسی حالت میں ہم کو چاہیئے کہ مطالعہ۔ مشاہدہ اور تجربہ سے اپنی رائے خود قائم کریں اس بارے میں ہم مندرجہ ذیل اشارات یا مشورہ پیش کرتے ہیں۔

کسی سوال کی ترکیب کے وقت سب سے پہلے ضروری لوازمات کو دیکھو کیونکہ یہ امور واقعہ یا اصول یا طریقے کسی شے کو وہ شے بناتے ہیں جو وہ ہے۔ دوسری چالبازیاں الگ کام ہے۔ جس سے یا تو اصلیت گم ہو جاتی ہے۔ یا معاملہ مبہم ہو جاتا ہے۔ الفاظ کو اشیاء کے ساتھ خلط ملط نہ کرو۔ نتیجہ اور باعث اور اثر کے تعلق کی طرف نگاہ کرو۔ یہ قیاس آرائی نہ کرو۔ کہ تجارت بری از محصول یا تجارت پابند محصول ملک کی بہبودی کے لئے مفید ہے۔ لفظ سبب کو بڑے احتیاط سے استعمال کرو۔ لیاقت، الاسبب اور معاون سبب ایک چیز نہیں ہے۔ بعض سبب بعیدی ہیں اور بعض قریبی ہر مسبب جب ما فی کے تعلق کے ساتھ دیکھا جائے۔ فی نفسہا ترتیب ایک طویل سلسلۂ بواعث کا نصب سے دور رہو۔ صداقت کو تلاش کرو یہ نہ اور یہ نہ کرو اور جو کچھ تم چاہتے ہو وہ صداقت ہے۔ شہادت کا وزن کرتے ہیں، معمولی ادبی علمی کرتے ہیں وہ سبب ہے۔ کہ وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ جو ان کے خیالات کے مطابق ہے اور وہ اس کو رد کرتے ہیں۔ جو ان کے خیالات کے نقیض ہے۔ وہ یہ نہ جانتے ہوں گے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مدت تک ان کو یہ یقین رہے۔ کہ وہ تعصب سے مبرا ہیں۔ لیکن لہذا آں ہو سکتا ہے۔ کہ شہادت کا بڑھنا ہوا وزن ان کی دلی خواہش کے تخیل کا استیصال کر دے۔ پھر ان خیالات کا تعلق مذہب علم اخلاق یا سیاسیات سے ہے تو یہ یکایک انقلاب نہیں ہے۔ تنگ اور تنگ سے بدنظمی ہو کر اخلاق کو تباہ کر دیتا ہے۔ دماغی تندرستی کے لئے تدریجی انقلاب اور بڑھتی ہوئی موافقت دماغی صحت کے قوانین کے مطابق ہے۔ جو شہادت ہے اس کی پیروی کرو۔ اپنی خواہشات کے پیچھے نہ جاؤ۔ بڑی سختی کے ساتھ ترکیب کی جائے۔ تو وہی شہادت جو ایک محقق تسلیم کرتا ہے۔ دوسرا اس کو رد کر دیتا ہے۔ مزید براں علمی اور تاریخی طریقوں کا استعمال لازمی ہے۔ تاکہ شہادت کا فیصلہ درست طور پر ہو سکے۔ اس کی تشریح ہم ایک تمثیل سے کر سکتے ہیں۔ ایک دفعہ لطیف اور حنیف ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لطیف کا باپ مر گیا تھا۔ حنیف اس کا غم غلط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یکایک لطیف اس کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ "دیکھو وہ کیا ہے"۔ حنیف نے دیکھا تو کوئی چیز دکھائی نہ دی۔ اس نے کہا "کچھ بھی نہیں"۔

لطیف:۔ "ذرا دیکھو وہ بھوت کھڑا ہے"۔

حنیف:۔ "یار تم بھی عجیب ہو۔ یہ تمہارا وہم ہے۔ بھوت شوت کچھ بھی یہاں نہیں ہے"

لطیف:۔ "یہ حنیف بھائی تم میرے سامنے بھوت کے سامنے سے گذرے ہو میں نے خود دیکھا ہے۔ کہ وہ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ دراز ریش۔ غمگین چشم اور خم کمر۔

تھوڑی دیر کے بعد لطیف کی حالت درست ہو گئی اور اس کا اضطراب دور ہو گیا کیا وہ لوگ جن کا دماغ تندرست ہے۔ اس قسم کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں۔ لطیف غمگین اور ملول تھا۔ حنیف خوش و خرم۔ لطیف نے ایک وہمی شکل دیکھی۔ اور حنیف نے کچھ نہ دیکھا۔

خلاصہ

ہمارا آخری مدعا ہمیشہ دماغی قابلیت ہے۔ بحوالہ منطق ہم نے آپ کو بتایا ہے۔ کہ امور واقعہ نہایت ضروری ہیں اور ان کے حوالہ سے ہم درست نتیجے اخذ کر سکتے ہیں ہر حلقہ میں صداقت کے ساتھ ساتھ تاریکی ہے۔ اور علمی منطق کے ذریعہ ہم تاریکی کو دور کر سکتے ہیں۔

(باقی پھر)

17-7-47

3-7-47

رجسٹرڈ ایل نمبر 31

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

قائداعظم سے وائسرائے ہند کی ملاقات

فیلڈ مارشل منٹگمری اور سرحد کے نئے گورنر نے بھی آپ سے تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی ۲۳ر جون - آج وائسرائے ہند دہلی پہنچ گئے - آپ کے آنے کے تھوڑی دیر بعد فیلڈ مارشل منٹگمری بھی دہلی پہنچے - جنرل آکنلیک نے ان کا استقبال کیا - آج رات بلدیو سنگھ نے ان کے اعزاز میں ڈنر دیا - جنرل منٹگمری نے حضرت قائداعظم سے طویل مذاکرہ کیا - اس کے بعد حضرت قائداعظم نے وائسرائے سے ملاقات کی - اس سے پیشتر سرحد کے ہونے والے گورنر سر لاک ہارٹ نے حضرت قائداعظم سے ۱½ گھنٹہ تک مذاکرہ کیا - آج فیلڈ مارشل منٹگمری نے وائسرائے سے ملاقات کی - وہ پرسوں عازم مشرقی ایشیا ہو جائیں گے - (ا - پ)

ناکامیٔ اغیار

غفار نے ازرہِ وفاداری و اخلاص
چرنوں کو دیا گاندھی کے اک گرم سا بوسا
گاندھی نے دعا دے کے کہا خیر ہے باچا
سرحد میں کوئی تھا ل اہنسا کا پروسا
کہنے لگا غفار کہ مارا ہے بہت زور
اس راہ میں کام آئی نہ پوری نہ سموسا
اپنوں پہ کئے ظلم اہنسا کے لئے خوب
باغی جو نظر آیا گلا اس کا بھی موسا!
طعنے بھی دیئے مجھ کو ڈرایا بھی خدا سے
چلائے بھی وہ اور کلیجہ بھی مسوسا
جس ڈھنگ پہ پہلے تھے اسی ڈھنگ پہ اب ہیں
ہم دونوں کو جی بھر کے مسلماں نے کوچا
کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰ سے آگے)

فیصلہ خود کرو - دیکھو کہ دنیا کدھر جا رہی ہے اور یہ ہندو کانگرس کے ایجنٹ تمہیں کدھر لے جانا چاہتے ہیں - اٹھو اور دنیا کو بتا دو کہ سرحد کے غیور مسلمان بار بار ہندو کانگرس کے ایجنٹوں کے دھوکا میں نہیں آ سکتا - سرحد کا غیور مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں سے جدا ہو کر کسی غیر کے ساتھ الحاق کرنے کو تیار نہیں - (اسلام)

بہار کے پناہ گزینوں کے لئے تین کروڑ روپیہ کی سکیم

حکومت بہار کا ایک اہم اقدام!

پٹنہ ۱۳ر جون - گلوب کے نامہ نگار خصوصی کو سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے - کہ حکومت بہار نے صوبہ کی تباہ شدہ آبادی جو فسادات میں تباہ ہوئی ہے کی بہبود کے لئے ۳ کروڑ روپیہ خرچ کی ایک سکیم تیار کی ہے - دوسری تمام سکیموں پر بحالی کی اسکیموں کو ترجیح دی جائے گی - اور اس سلسلہ میں مسٹر عبدالقیوم انصاری کو بحالی کا وزیر مقرر کیا گیا ہے - حکومت کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے - کہ جن ۵۷۹۶ مکانوں کو نقصان پہنچا ہے - ان میں سے ۱۰۸ قابل مرمت ہیں - بحالی کے لئے منظور شدہ رقم کا اندازہ ۱۵۷۵۰۰۰۰ روپیہ ہے - اس کے علاوہ پناہ گزینوں کو ۵۰ لاکھ روپیہ کی امداد دی جائے گی - اس سلسلہ میں کل اخراجات کا اندازہ ۲۰۱۲۵۰۰ روپیہ کا ہے - اس میں ۵۰ لاکھ کی رقم موجودہ بجٹ میں منظور کر دی جائے گی - حکومت نے اپنے ان پناہ گزینوں کو خرچ دینے کا فیصلہ کیا ہے - جو بہار سے چلے گئے ہیں - اور دوسرے پناہ گزینوں کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے ایک امدادی رقم معہ سود کے قرض دیا جائے - حکومت ان کے مکانوں کی مرمت - صنعتوں میں ان کی ملازمت اور دوسری آسانیاں کے سلسلہ میں ان کی امداد کرے گی -

جن لوگوں کے مکانوں کی مرمت ۵۰۰ روپیہ میں نہیں ہو سکتی - ان کو ایک ہزار تک کی رقم دی جائے گی - جو لوگ ناخوشگوار حادثات کی وجہ سے اپنے پرانے مکانوں میں آباد نہ ہونا چاہیں گے - انہیں اس بات کی اجازت ہوگی کہ صوبہ میں وہ کہیں بھی اقامت اختیار کر لیں -

لوگوں میں حفاظت کے متعلق اعتماد پیدا کرنے کے لئے حکومت نے بدکردار افراد ان لوگوں کو جن سے فرقہ وارانہ امن میں گڑبڑ پڑنے کا خطرہ ہے - گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا ہے - بہار کی بہبودی کی مشین مسٹر الیف - ای بشیر آئی - سی - ایس کے تحت میں ہے - ان کے ساتھ دو اسسٹنٹ ہیں - جن میں ایک کلی طور پر گھروں کی تعمیر کے متعلق ہے - ایک سینئر پولیس افسر کو پناہ گزینوں کے کیمپ کا انچارج بنا دیا جائیگا یہ تمام کیمپ براہ راست حکومت کے تحت میں ہوں گے - ہر کیمپ کا ایک کمانڈر مقرر کیا جائے گا - (گلوب)

سرحد چلو

مسلم طلباء سے نہایت ضروری اپیل

صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ جولائی کے پہلے ہفتہ شروع ہو گا کانگرس اور اس کے ایجنٹوں کی تمام تر قوت اس مقصد پر صرف ہو رہی ہے - کہ پٹھانستان کے غیور سرفروش اور مجاہد مسلمانوں کو ہندوستان کی ہندو حکومت کے حوالے کر دیا جائے - حقیقت یہ ہے کہ یہ استصواب حق و باطل کا مقابلہ ہے - اس جنگ کو کامیابی سے جیتنے کے لئے پنجاب کے مسلم طلباء کو فی الفور سرحد کا رخ کرنا چاہیئے - اور سرحد کے ایک ایک گاؤں میں پھیل کر پٹھانوں کو صحیح صورت حالات سے باخبر کرنا چاہیئے کہ ہندو کانگرس خان برادران کی وساطت سے مسلمانوں کو ابدی غلام بنانا چاہتی ہے - پنجاب کے نوجوانو اٹھو - اور سرحد چلو کا نعرہ لگاتے ہوئے پشاور کو روانہ ہو جاؤ - ہمت کے آگے فتح قریب ہے - اللہ آپ کا حامی و مددگار ہے اپنی روانگی سے صدر دفتر پنجاب سٹوڈنٹس فیڈریشن - اسلامیہ کالج لاہور اور سیکرٹری سرحد مسلم لیگ - قصہ خوانی بازار پشاور کو آگاہ کریں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تمام برانچوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ سرحد کو وفد روانہ کریں -

ڈاکٹر آفتاب قریشی - پریذیڈنٹ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن اسلامیہ کالج لاہور

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہدو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو۔ تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں۔ اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں (۲۸) اور اگر خدا اور اس کے پیغمبر اور آخرت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو۔ تو تم میں جو نیکوکار ہیں۔ ان کے لئے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ (۲۹)

اے پیغمبر کی بیویو! تم میں جو کوئی صریح ناشائستہ (الفاظ کہکر رسول کو ایذا دینے کی) حرکت کریگی۔ اس کو دونی سزا دیجائیگی۔ اور یہ بات خدا کو آسان ہے۔ (۳۰)

اور جو خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری اور نیک عمل کریگی۔ اس کو ہم ثواب بھی دونا دینگے۔ اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ (۳۱)

اے پیغمبر کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو۔ تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کیا کرو۔ (تاکہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے (تم سے کوئی امید) پیدا کرے۔ بس (ان سے) دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ [illegible]

[illegible]

خدا تمہارے کام کو سنوار دیگا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کریگا تو بیشک مراد پائیگا۔ (۷۱)

سورۂ زمر

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے۔ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ کہ خدا سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور وہ [illegible]

تو پاک باش برادر مدار از کس باک — زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) بمقام پ نیشنل پریس سنیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبد المجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲۵ | ۳ جولائی ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

مسلمانوں میں گورنر پنجاب کے خلاف بداعتمادی

سر ایوان جنکنز گورنر پنجاب جب نئے نئے آئے تھے۔ تو بعض حلقوں سے مسلم لیگ پنجاب کو یہ طعنہ دیا جاتا تھا۔ کہ مسلمانوں نے اپنی امیدوں کا مرکز گورنر پنجاب کو قرار دے لیا ہے۔ یہ بحث اچھی خاصی دیر تک رہی۔ لیکن ایوان جنکنز کا عہد اپنے پیشرو سے بھی برا رہا۔ مسلمانان پنجاب نے ان کے عہد میں بے در پے نقصان اٹھائے۔ اتنے عظیم نقصانات کہ ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ ناقابل تلافی نقصانات نہیں کہہ سکتے ہیں کہ گورنر پنجاب کے عہد میں جو کچھ ہوا وہ "استاد ازل" کے اشارے سے ہوا۔ یا گورنر پنجاب کے ذاتی رجحانات کی وجہ سے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنر پنجاب کے عہد میں مسلمانان پنجاب کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا ہے۔ [illegible]

اور سکھ کہتے ہیں وہی ہوگا۔ یعنی پنجاب کو پنجاب نہیں رہنے دیا جائیگا۔ بلکہ دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ اور اس طرح پنجاب کے مسلمان کو سیاسی طور پر دائمی سزا دی جائیگی۔ انگریز کے فیصلے کے لئے کہنے ہی اہم اسباب ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ یکطرفہ تھے۔

یہ بجا ہے کہ تقسیم پنجاب نئی چیز نہیں ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں سرحد کے پانچ اضلاع اس سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں دہلی اور اس کا ملحقہ علاقہ پنجاب سے جدا کر دیا گیا تھا۔ لیکن حدود کی اس ترمیم کا مسلمانوں پر اس لئے کوئی اثر نہ تھا۔ کہ مرکزی حکومت ایک تھی۔ اب جبکہ ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا علیحدہ ہو رہے ہیں صورت بالکل مختلف ہے۔ اور ظاہر [illegible]

[illegible]

کا اعلان کو پہنچا ہے۔ اور اس اعلان کے پیش نظر اس کو ہم قوم سے منعقد ہونا ہی کی ضرورت ہے۔ جانے والے شخص کا ان امور سے کیا تعلق ہے۔ جو ہندو۔ سکھ اور مسلمانوں کے درمیان ہیں۔ ان کا فیصلہ بہر حال انہی کو کرنا چاہیے۔ لیکن تقسیم کے متعلق کمشنروں کا تقرر اور دوسرے امور بتا رہے ہیں کہ گورنر پنجاب اس معاملہ میں غیر جانبدار نہیں رہ سکے۔ معلوم نہیں کہ مسلمانوں کے متعلق غلطی ان کے فیصلے کی ہوتی ہے۔ یا نیت کی؟ بہر حال ان کی رائے اور ان کا اقدام مسلم قوم کے مفاد کے تقاضوں کا لحاظ نہیں رکھتا۔ اور ایسے نازک موقع پر مسلمانوں کا اجتماع قدرتی ہے۔

دوآب اور سیلاب

۲۳ جون کو پنجاب کی وحدت ختم ہو گئی۔ اب پنجاب دو حصوں میں تقسیم ہو چکا [illegible]

[illegible]

مہیا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ طوفان حوادث کے تھپیڑے ہیں کہ محشر بپا ہے۔ حیران ہوں کہ کوئی لہر تماشا نہ بنا دے۔

تقسیم پنجاب کا فیصلہ

جن ۹۱ ممبروں نے پنجاب کو پاکستان آئین ساز اسمبلی میں شامل رکھنے کی حمایت کی تھی۔ ان میں ۸۸ مسلمان ۲ عیسائی اور ایک [illegible] انڈین شامل تھے۔ بموجب ۳ جون والے اعلان کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اسمبلی کے دونوں حصوں [illegible] ایک بھی تقسیم کے حق میں رائے [illegible] صوبہ کو تقسیم کر دیا جائیگا۔ [illegible] اپنے لیڈر کا ساتھ چھوڑ گئے۔ حتیٰ کہ مغربی پنجاب کی اسمبلی کے واحد یونینسٹ [illegible] ممبر چوہدری سر چھوٹو رام نے بھی جنہیں ملک خضر حیات خان ٹوانہ نے ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کا ممبر بنوایا تھا۔ آج رائے شماری کے وقت ہندو کانگرس کا ساتھ دیا۔

علیحدہ علیحدہ اجلاس

یہ امر قابل ذکر ہے کہ پنجاب اسمبلی کے مشترکہ اجلاس سے پہلے مغربی پنجاب کی اسمبلی کے صدر دیوان بہادر ایس۔ پی۔ سنگھا تھے۔ اور مشرقی پنجاب کی اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کے فرائض سردار کپور سنگھ نے سرانجام دیئے۔

مغربی پنجاب کی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے ملک فیروز خان نون نے اور کانگرس بورڈ کی طرف سے لالہ بھیم سین سچر نے اور مشرقی پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے اور کانگرس پارٹی کی طرف سے سیٹھ سدرشن نے اسمبلی کے ایک مشترکہ اجلاس کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس مطالبے کے پیش نظر پیدا ہونے کے اندر مشترکہ اجلاس کا انتظام کر دیا گیا۔ جس میں اسمبلی نے ۷۷ ووٹوں کے مقابلے میں ۹۱ ووٹوں سے پاکستان کی نئی دستور ساز اسمبلی کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا۔

اس کے بعد اسمبلی کے دونوں حصوں کے پھر علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے۔

تقسیم پنجاب کے خلاف

مغربی پنجاب کی اسمبلی نے جس کے صدر دیوان بہادر ایس۔ پی۔ سنگھا تھے۔ تقسیم پنجاب کے خلاف اور متحدہ پنجاب کے حق میں فیصلہ کیا۔ تقسیم کے خلاف ۶۹ ووٹ پڑے۔ اور حق میں صرف ۲۷ ووٹ ڈالے گئے۔

متحدہ پنجاب کے حق میں ووٹ

جن ۶۹ ممبروں نے متحدہ پنجاب کے حق میں ووٹ دیئے اور صوبے کی تقسیم کرنے کے خلاف رائے دی۔ ان میں ۶۶ مسلمان تھے۔ دو ہندوستانی عیسائی (مسٹر سنگھا اور مسٹر فضل الٰہی) اور ایک اینگلو انڈین مسٹر گبن ممبر تھے۔ جن ۲۷ ممبروں نے پنجاب کی تقسیم کے حق میں ووٹ دیئے۔ ان میں ۱۳ ہندو، ۲ اچھوت اور ۱۲ سکھ ممبر تھے۔

مشرقی پنجاب کی اسمبلی

مشرقی پنجاب کی اسمبلی نے سردار کپور سنگھ کی صدارت میں ۲۲ ووٹوں کے مقابلے میں ۵۰ ووٹوں سے صوبہ کی تقسیم کے حق میں اپنا فیصلہ دیدیا۔

جن ۲۲ ممبروں نے صوبہ کی تقسیم کے خلاف ووٹ دیئے وہ سب کے سب مسلمان تھے۔ اور مسلم لیگ پارٹی کے ممبر تھے۔ صوبے کی تقسیم کے حق میں جن پچاس ممبروں نے ووٹ دیئے۔ ان میں ۳۱ ہندو اور اچھوت ہیں اور ۱۹ سکھ ممبر ہیں۔

مشرقی پنجاب کی اسمبلی کا صوبے کی تقسیم کے حق میں فیصلہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اب پنجاب تقسیم ہو جائے گا۔

۳ خالی نشستیں

مغربی پنجاب کی اسمبلی کے کل ۱۰۲ ممبروں میں سے آج ۹۶ ممبروں نے اجلاس میں شرکت کی۔ اصل میں کل ممبروں کی تعداد ۹۹ ہے۔ تین نشستیں شیخ کرم الٰہی میاں اللہ یار دولتانہ اور منشی ہری لال کی وفات کے باعث خالی پڑی ہیں۔ گویا اسمبلی کے اس حصے کے کل ممبروں میں سے تین ممبر اجلاس میں شریک نہیں ہوئے۔ ان میں ایک تو نواب سر [illegible] ہیں اور دو ممبر ہندو ہیں۔

مغربی پنجاب کی اسمبلی کے ممبروں کی کل تعداد ۷۷ ہے۔ آج اسمبلی کے اس حصے کے تمام ممبر اجلاس میں شریک تھے۔

آخری اجلاس

ہز میجسٹی گورنمنٹ کے ۳ جون کے بیان کے مطابق صوبے کی تقسیم کے مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کا یہ تاریخی اور غالباً آخری اجلاس بڑے پرسکون ماحول میں آج صبح نو بجے اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوا۔ مال روڈ کی طرف سے آنے والے رستے کے علاوہ اسمبلی چیمبر کو آنے والے تمام راستے بالکل بند تھے۔ چیمبر کے چاروں طرف خاردار جنگلا لگا دیا گیا تھا۔ اور پولیس اور فوج کے مسلح جوان بڑی بھاری تعداد میں چیمبر کے ارد گرد پہرہ دے رہے تھے۔ تینوں پارٹیوں کے لیڈروں کے فیصلے کے مطابق چیمبر کے گرد و نواح میں کسی قسم کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا گیا۔

اجلاس کے لئے صرف اسمبلی کے ممبروں، اسمبلی کے سٹاف اور چند منتخب اخباری نمائندوں کو داخلے کی اجازت دی گئی۔ ان سب کے نام پہلے سے پاس جاری کر دیئے گئے تھے۔ مال روڈ پر بھی ان پاسوں کو چیک کر لیا گیا۔ عام وزیٹروں پر تو اسمبلی کا اجلاس بند ہی تھا۔ جہاں تک اخباری نمائندوں کے نام پاس جاری کرنے کا تعلق ہے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف انگریزی اور اردو اخبارات میں امتیاز روا رکھا گیا۔ بلکہ جنرل منٹس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کانوں کے مقابلے میں گوروں کو ترجیح دی گئی۔ پہلے تو اسمبلی کے اجلاس میں اخباری نمائندوں کو مطلقاً داخلے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن آج صبح بڑی بھاگ دوڑ کے بعد ایک شریفانہ معاہدے کے مطابق صرف سات اخباری نمائندوں کو اجلاس کی رپورٹ لینے کی اجازت دی گئی۔ ان میں چار تو خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندے تھے۔ اور تین مقامی اخبارات کے نمائندے تھے۔ اردو اخبارات کے نمائندوں کے حقوق کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن بعد میں متعدد غیر ملکی نامہ نگاروں اور باہر کے انگریزی اخبارات کے نمائندوں کے نام جو یہاں قیام پذیر تھے پاس جاری کر دیئے گئے۔ لیکن اردو اخبارات کے مفاد کو پھر بھی پس پشت ڈال دیا گیا۔

اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں تمام ممبر اپنے ناموں کے ابتدائی صورت کی ترتیب سے ایوان کے اندر بیٹھے۔

لیڈر ملک فیروز خاں نون

یہ عجب اتفاق ہے۔ کہ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر خان آف ممدوٹ اور ڈپٹی لیڈر سردار شوکت حیات خان مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں چلے گئے ہیں۔ اور کانگرس پارٹی کے لیڈر لالہ بھیم سین سچر مغربی پنجاب کی اسمبلی میں آ گئے ہیں۔ خان آف ممدوٹ اور سردار شوکت حیات خان کی عدم موجودگی میں مغربی پنجاب کی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر کے فرائض عارضی طور پر ملک فیروز خان نون نے سرانجام دیئے۔

خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ تقسیم پنجاب کے فیصلے کے بعد اسمبلی کے دونوں حصوں میں یعنی مغربی پنجاب میں لیگ پارٹی کی لیڈر شپ اور مشرقی پنجاب میں کانگرس پارٹی کی لیڈر شپ کم از کم درمیانی عرصے کے لئے لازمی طور پر بدل جائے گی۔

اور اسی طرح مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں سیٹھ سدرشن نے کانگرس پارٹی کی لیڈر کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔

جہاں تک مغربی پنجاب میں مسلم لیگ پارٹی کی لیڈر شپ کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں ملک فیروز خان نون کا نام لیا جا رہا ہے چونکہ تقسیم پنجاب کے بعد لیگ پارٹی کے لیڈر اور ڈپٹی لیڈر دونوں مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں چلے گئے ہیں۔ اور اب مغربی پنجاب کی اسمبلی کے ۸۰ لیگی ممبر بغیر لیڈر کے رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان ممبروں کے درمیان اپنے لیڈر کے انتخاب کا مسئلہ کافی دلچسپی کا موضوع بنا ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج ان ۵۸ ممبروں میں سے ۵۳ ممبروں نے ایک میمورنڈم پر دستخط کر کے ملک فیروز خان نون سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ مغربی پنجاب کے لیگی ممبروں کی قیادت قبول فرمائیں۔

اس مرحلے پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ملک فیروز خان نون مذکورہ صدر میمورنڈم کے جواب میں کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ایک بات صاف ظاہر ہے۔ کہ اس معاملے میں حضرت قائد اعظم کی رائے ضرور لی جائے گی۔ اور اس بات کا فیصلہ انہی کی مرضی کے مطابق ہوگا۔ مسلم لیگی حلقوں میں ایک خیال یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر خان آف ممدوٹ اور ڈپٹی لیڈر سردار شوکت حیات اپنی موجودہ نشستوں سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اور مغربی پنجاب کی اسمبلی کی دو خالی نشستوں سے انتخاب لڑیں گے۔ یہ دونوں نشستیں شیخ کرم الٰہی آف جھنگ اور میاں اللہ یار خان دولتانہ کی وفات سے خالی ہوئی ہیں اور ابھی تک ان کے ضمنی انتخاب کا اعلان نہیں ہوا۔ یہ معاملہ صرف گورنر کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ گورنر صاحب محض تھوڑے سے عرصہ کے لئے یہ انتخاب کرانا مناسب نہ سمجھیں۔ اس صورت میں مغربی پنجاب کی لیگ پارٹی اسمبلی کی لیڈر شپ کے لئے قرعہ فال ملک فیروز خان نون پر پڑے۔ تو یہ انتخاب موزوں انتخاب ہوگا۔ (نمائندہ خصوصی)

تقسیم پنجاب کا معاملہ

میاں ممتاز دولتانہ کا بیان

لاہور ۲۳ جون۔ میاں ممتاز دولتانہ نے تقسیم پنجاب کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں دو چیزوں کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ (۱) تقسیم پنجاب تقسیم ہند کی سکیم کا ایک حصہ ہے۔ اور اسے بڑی تقسیم کا ضمنی تصور کرنا چاہیئے۔

(۲) تقسیم اسی اصول کے مطابق ہونی چاہیئے جس بناء پر کہ بڑی تقسیم عمل میں آئی ہے۔ ملک کی تقسیم اکثریت والے مسلسل علاقوں کے اصول پر ہو رہی ہے۔ لہٰذا پنجاب کی تقسیم بھی اسی بناء پر ہونی چاہیئے۔ اس اصول کی بناء پر مسلمانوں کو امرتسر جالندھر اور فیروزپور کے اضلاع کا بڑا حصہ اور ہوشیارپور، لدھیانہ اور حصار کے اچھے خاصے علاقے ملیں گے۔ مسلمانوں کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ دوسرے حقائق کا ہرگز وہ مطلب نہیں لیا جا سکتا۔ جو تقسیم ملک کے اصول بنانے کے منافی ہو۔ دوسرے حقائق صرف اسی وقت در خور اعتنا قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ جب اصل اصول کا کام ہو جائے۔ دلیل کے طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگرچہ تحصیل پٹھانکوٹ کے بعض حصے پاکستان کے مسلسل علاقوں سے باہر ہیں۔ لیکن چونکہ وہ اقتصادی بناء پر پاکستان کا ایک جزو ہیں۔ اس لئے دوسرے حقائق کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ اور علاقے کو پاکستان سے باہر نہیں جانے دینا چاہیئے۔ (ا۔پ)

سائنس کی دنیا

میگنیشیم

جنگ نے دنیا کو ایک نیا چولا دیدیا ہے۔ غیر محسوس طور پر ہم بہت کچھ تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور اسی قدر سرعت کے ساتھ ہم آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحہ سے مختلف ہوتا جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ ہمارے گھر یلو فرنیچر سے لیکر ہمارے استعمال کی ہر ہر شے بھونڈی بے ڈھنگی اور وزنی ہوا کرتی تھی۔ لیکن نئی نئی تحقیقات اور معلومات جدیدہ نے ان سب کی کایا پلٹ دی ہے۔ اب تو یہ بھی ممکن ہے کہ ہم ایک ہاتھ ہی میں سیڑھی۔ میز۔ کرسی لئے ہوئے بلا تکلف بڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ چل پھر سکیں۔ لوہے اور فولاد کی جگہ رفتہ رفتہ ایلومینیم نے حاصل کر لی ہے۔ لیکن اب اس سے بھی ہلکی دھات میگنیشیم کا استعمال روز افزوں ہے۔ اس دھات کا پتہ ۱۸۰۸ء میں چلا تھا۔ لیکن تجارتی پیمانہ پر ۱۸۹۶ء سے قبل اس کی تیاری ممکن نہ ہو سکی تھی۔ صرف نصف صدی گزری ہے کہ ہم اس کے لیے استعمال پر غور کر رہے تھے۔ کہ ممکن ہے کہ بہت جلد ہمارے گھروں اور کارخانوں کا نقشہ ہی بدل جائے۔ یہ دھات کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اور سمندر میں بہتات سے ملتی ہے۔ اور بآسانی وزن سنبھال سکتی ہے۔ ایک طویل بے خبری اور عدم توجہی کے بعد جنگ عالم نے ہمیں چونکا دیا اور اس دھات کی خوبیاں ہمارے ذہن نشین ہو گئیں۔ چنانچہ روزمرہ کی ضروریات میں ۱۹۳۸ء کے مقابلہ میں ۱۹۴۵ء میں اس دھات کا استعمال پانچ گنا زیادہ ہو چکا ہے۔ کتب خانوں میں رکھی ہوئی دھاتی سیڑھیاں اب انگلیوں کے اشارے سے اٹھائی جاتی ہیں۔ ذرا در باغ کا فرنیچر بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اور گھاس تراشنے کی مشین سے کر لا استعمالی آلات یہ سب اس دھات سے بننے لگے ہیں۔

میگنیشیم دھات بہت ہلکی پھلکی ہوتی ہے۔ لیکن اس کی قوت برداشت فولاد اور ایلومینیم سے یقیناً کم ہے۔ لیکن اس کی خامی کو اور دیگر طریقوں سے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس دھات کی دو کمزوریاں اور ایسی ہیں۔ جو اپنے کار دیگر کو خاص طور پر توجہ کرنی پڑتی ہے۔ یہ دھات دیگر دھاتوں کی طرح زیادہ تاب نہیں لا سکتی۔ اور اسی طرح متواتر لچک بھی اس کو ناقص کر دیتے ہیں۔ اس کی کمزوریوں کو دوسری دھات کے مناسب حال تیزابی اور طور پر بھی بآسانی دور کیا جا سکتا ہے۔ اکثر دھاتیں فضا کے ساتھ تماس میں آ کر خراب ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ لوہا اور فولاد زنگ سے بڑا ناقص ہو جاتا ہے۔ میگنیشیم بڑی حد تک اس خرابی سے پاک ہے۔ لیکن مائعات اور غذائی ترشیوں سے میگنیشیم تاثر قبول کر لیتا ہے۔ لیکن یہ اثر فولاد اور ایلومینیم سے زیادہ نہیں ہوتا ہے گھریلو استعمال کی اشیاء اس دھات سے بآسانی بنائی جا سکیں گی۔ ممکن ہے کہ بہت جلد ہم ایلومینیم سے ہلکے اور اچھے ظروف طعام اور ظروف پکوان استعمال کرنے لگیں۔

یہ صحیح ہے کہ میگنیشیم دھات جبکہ سفوف یا پتلی شکل میں ہو ان احتراق پذیر ہے یعنی بآسانی آگ کی نذر ہو سکتی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے اکثر اوقات مختلف ساخت کے بموں وغیرہ میں بھی استعمال کی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود اس کی بعض خصوصیات ایسی ہیں۔ کہ روزمرہ گھریلو استعمال میں یہ خطرناک نہ ہوگی۔ فی الوقت یہ ایلومینیم سے ذرا قیمتی دھات ہے۔ لیکن بجز لوہے کے دیگر تمام دھاتوں سے سستی بھی ہے۔ اگر یہ نہ بھی ہوتا تو اس کے ہلکے ہونے کی اس کی صفت ہی اس کے استعمال کو عام کر دیتی۔ سامان لادنے والی موٹروں کے ڈھانچے لوہے کے بجائے اس دھات کے بنائے جائیں۔ تو ان کی لاگت دو چند آتی ہے۔ لیکن یہ وزن زیادہ لاد سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس لحاظ سے معاشی ابتدائی اخراجات سے زیادہ حاصل منافع پر نظر رکھنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ جیسے جیسے اس دھات کا استعمال بڑھتا جائے اور اس کی صنعت ترقی کرتی جائے قیمت میں بھی کمی ہوتی جائے گی۔ اور اندازہ ہے کہ بہت جلد لوہے اور اس کی قیمت میں فرق باقی نہ رہے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ سمندر کے ہر مکعب میل سے ایک کروڑ پونڈ یہ دھات بآسانی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دھاتی شکلوں میں اس میں بھی بجز لوہے اور ایلومینیم کے یہ دیگر تمام دھاتوں سے زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ زیادہ عرصہ نہ گزرے گا کہ میگنیشیم ظروف ہر امیر و غریب کے دسترس میں ہونگے۔

پشاور میں راجا غضنفر علی کی تقریر

پشاور ۲۳ جون۔ راجا غضنفر علی خان نے ایک جم غفیر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان سب سے پہلے اپنی ڈومینین گورنمنٹ کو آزاد اور خود مختار گورنمنٹ میں اور یونین جیک کو ہلالی پرچم میں تبدیل کرے گا۔ ہندوؤں کو اپنی مکمل آزادی کا اعلان کرنے کے لئے سو دفعہ فکر کرنی پڑے گی۔ لیکن پاکستان کو سوچنے کی کیا ضرورت ہے اپنے مسلم ہمسائے نظر آ رہے ہیں۔ جن کی طاقت کو چھوٹے ڈالنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ خان بھائیوں کو بھی فی الفور اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ چونکہ پٹھانوں کی اکثریت مسلم لیگ کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہم بھی مسلم لیگ میں شامل ہو رہے ہیں۔ استصواب رائے میں یہ فیصلہ ہوگا۔ کہ آیا سرحد کو ہندوستان میں شامل ہونا ہے۔ یا پاکستان میں

17-7-47

لیکن پٹھانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ؎

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو ✤ تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مجھے امید ہے کہ سرحد کے غیور باشندے ثابت کر دیں گے کہ وہ سب سے پہلے مسلمان اور بعد میں پٹھان ہیں۔ استصواب رائے حق و باطل کی جنگ ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسے جیتے۔ (اے پ)

پاکستان کے متعلق ہندو اقلیت کے اندیشے بے بنیاد ہیں

سندھ کے وزیر اعظم مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کی ہندوؤں سے اپیل

کراچی ۲۳ جون۔ سندھ کے وزیر اعظم مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے کل الیوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو ملاقات کے دوران میں بتایا کہ پاکستان کے معاشی امکانات کے بارے میں انہیں جو یقین تھا اب بھی وہ اس پر قائم ہیں۔ وزیر اعظم نے اس سلسلہ میں ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ لیگ کی حکومت سے تعاون کریں۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے کہا۔ کہ تقسیم ہند اب معرض وجود میں آ چکی ہے۔ اور کانگرس بھی کھلم کھلا اس تقسیم پر رضامندی کا اظہار کر چکی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ سندھ کے کانگرسی براہ راست یا بالواسطہ اب بھی قیام پاکستان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ایسا کر کے وہ کانگرس کے مبینہ نصب العین اور مقصد کی کوئی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔ انہیں دل میں ہرگز یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ پاکستان میں بسنے والے ہندوؤں پر کوئی آفت آنے والی ہے۔ ایسے اندیشے بے بنیاد بھی ہیں اور شر انگیز بھی۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے اندیشے ترک کر کے تعاون اور خیر سگالی کا ہاتھ بڑھائیں۔

مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے اس خیال کی تردید کی کہ حکومت سندھ ہندوؤں کے مال و اسباب پر زبردستی قبضہ جمانے کی تجویز کر رہی ہے۔ انہوں نے ایسی بے بنیاد اور خطرناک افواہیں پھیلانے والوں کے غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے مزید کہا۔ پاکستان کے معاشی طور پر خود مکتفی ہونے کے بارے میں جو کچھ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کی حیثیت سراب سے بیشتر نہیں۔ وہ لوگ جو ایک زمانے میں سندھ کے بمبئی سے الگ ہونے کے مخالف تھے۔ کچھ اسی قسم کی بے حقیقت دلائل پیش کیا کرتے تھے۔ لیکن وقت نے ثابت کر دیا کہ ان کا یہ دلائل حقیقت سے کس قدر دور تھا۔ آج سندھ نہ صرف ایک امیر صوبہ ہے بلکہ مرکز نے جو کچھ قرض دیا تھا۔ وہ بھی ادا کر چکا ہے۔ سندھ کے بارے میں جو بات صحیح ہے وہ پاکستان کے بارے میں بھی بالکل صحیح ہے۔ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے آخر میں ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ خیالی بھوتوں سے ڈرنا ڈرانا چھوڑ دیں۔ اور پاکستان کو ایک طاقتور اور خوشحال ریاست بننے میں مدد دیں۔ مسلمانوں کے متعلق بیجا شکوک و شبہات اپنے دل میں رکھنا اور ان کے عمل کو بدنیتی پر محمول سمجھنا چھوڑ دیں۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ اقلیت کی خوشحالی کے لئے اس کو اکثریت کی ہمدردی اور خیر سگالی حاصل کرنا چاہیئے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ اب برطانیہ پر آس لگانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ انگریز ہندوستان سے جا رہے ہیں۔ انہوں نے سندھ کے عوام کو مبارکباد دی جنہوں نے بڑی ہمت سے اس صوبے میں امن و امان قائم رکھا۔ اور ان سے اپیل کی کہ وہ آئندہ بھی صوبہ کی اس نیکنامی کو برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

سندھ پراونشل مسلم لیگ کی طرف سے قائد اعظم کو خراج عقیدت

انتقال اقتدار کے بعد سندھ کے لائحہ عمل کی تعیین

کراچی ۲۳ جون۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کی کونسل کا ایک جلسہ کل کراچی میں سندھ کی صوبائی لیگ کے صدر مسٹر یوسف عبداللہ ہارون کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ان تجویزوں اور منصوبوں پر غور کیا گیا۔ جن پر انتقال اقتدار کے بعد سندھ کو عمل پیرا ہونا ہوگا۔ صوبائی کونسل نے سندھ اسمبلی کے مسلمان ارکان کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ سندھ کے پاکستان دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کی حمایت کریں۔ قرارداد پیش کرتے ہوئے مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے جو آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن بھی ہیں۔ نئی دہلی کی گفت و شنید کی تفصیلات ارکان کونسل کو سنائیں اور کہا کہ قیام پاکستان سے مسلمانان سندھ کو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ اور ان کا مستقبل بہت روشن ہو جائے گا۔ کراچی جب حکومت پاکستان کا صدر مقام بن جائے گا تو صوبہ سندھ کو اور بھی ترقی حاصل ہوگی۔ مسٹر کھوڑو کی یہ قرارداد کونسل میں اتفاق رائے سے پاس ہو گئی۔ کونسل میں ایک قرارداد اور مسٹر گزدر نے پیش کی۔ جس میں قائد اعظم کے ان عظیم الشان کارناموں پر اظہار امتنان کیا گیا۔ جو انہوں نے مسلمانان ہندوستان کے فوائد کے لئے سر انجام دیئے ہیں۔ کونسل نے قائد اعظم کو یقین دلایا کہ پر امن خوشحال اور ترقی پذیر پاکستان کی تعمیر کے لئے مسلمانان سندھ ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ مسٹر گزدر نے ایک پر جوش تقریر میں قائد اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ قائد اعظم کی مساعی ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ پاکستان حاصل ہو گیا۔ ورنہ یہ ایک خواب پریشان سے زیادہ ثابت نہ ہوتا۔

سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر بدر الدین نے کونسل میں قرارداد پیش کی کہ پاکستان کی حکومت اشتراکی اصولوں کے مطابق قائم کی جائے۔ اس پر بہت گرما گرم بحث ہوئی مسٹر کھوڑو نے قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک پاکستان کی دستور ساز اسمبلی معرض وجود میں نہیں آئی۔ اور اس کی تشکیل سے قبل اس کے نام احکام جاری کرنا صحیح نہیں ہو سکتا۔ بحث کے بعد یہ قرارداد غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ ایک اور قرارداد میں کونسل نے حکومت سندھ سے سفارش کی کہ وہ بہار کے پناہ گزینوں کو مزید سہولتیں بہم پہنچائے۔ سندھ کے بعض اضلاع کے کسانوں میں جو اضطراب پایا جاتا ہے۔ اس پر بھی کونسل نے غور کیا اور وزارت کو ہدایت کی کہ اس مسئلے کے متعلق مزید تاخیر کے بغیر ضروری قانون وضع کرے۔

روس اور امریکہ کا معاملہ نازک ہو گیا

دونوں ایک دوسرے پر آنکھیں نکال رہے ہیں

واشنگٹن ۱۵ جون۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ ڈین ایچی سن نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ کی پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ امریکہ ان ممالک کی مدد کرے جو اپنی مدد کرنا چاہتے ہوں موصوف نے جنگ کے دوران میں اور جنگ کے بعد ان کوششوں کا ذکر کیا جو امریکہ نے اتحاد اور تعاون کی خاطر کی تھیں اور کہا کہ

روس ہی وہ ملک ہے جو تعاون اور اتحاد پیدا کرنے میں رکاوٹ بنا رہا۔ روس ایسی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ جو بین الاقوامی اتحاد و تعاون کے لئے سخت خطرناک ہے۔ مشرقی یورپ میں روس نے امریکہ اور انگریزوں کے احتجاج کے باوجود اپنی مضبوط فوجی حیثیت قائم کر رکھی ہے۔ اور یکطرفہ حکمت عملی سے کام لے رہا ہے۔ مشرق بعید میں روس نے کوریا کے اتحاد کے راستہ میں روکاوٹ ڈالی ہے۔ اور حکومت چین کو ڈیرین کی بندرگاہ اب تک واپس نہیں کی۔ ایران میں بھی روس کی حرکتیں جاری ہیں یونان اور ہنگری میں بھی اس نے سرگرمی جاری رکھی ہے۔ روس کی وجہ سے یورپ کی دوبارہ ترقی رکی ہوئی ہے۔ اور جرمنی کا اتحاد بھی اسی وجہ سے نہ ہو سکا۔

ماسکو میں روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف اور انگریزی سفیر سر مارس پیٹرسن نے ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات کا حال ماسکو ریڈیو نے یہ بتایا ہے۔ کہ انگریزی سفیر نے ہنگری کے حالات کی تبدیلی اور حکومت ہنگری کے ردو بدل کا الزام روس پر ڈال دیا ہے۔ لیکن وزیر خارجہ نے اس الزام سے روس کو بری کرتے ہوئے کہا کہ ہنگری کے وزیر اعظم کو پارلیمنٹ کی کثرت آرا حاصل ہے۔ اور حکومت کی تبدیلی دستوری طریقوں سے ہوئی ہے۔ مولوٹوف کے خیال میں انگریزوں کے ان منصوبوں اور ارادوں کا مقصد یہ ہے کہ ہنگری پر بیرونی ممالک کا دباؤ ڈالا جاوے۔

بوڈاپسٹ (ہنگری) سے روسی حکام نے امریکہ کی یہ درخواست پھر ٹھکرا دی کہ ہنگری کے حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے انگریزوں۔ امریکنوں اور روسیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ روس نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ اس قسم کی تحقیقات ہنگری کے اندرونی معاملات میں خطرناک مداخلت ہوگی۔ امریکہ کا یہ الزام بھی غلط ہے۔ کہ کمیونسٹوں نے ہنگری پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسیوں کے پاس ہنگری کے بارے میں جو کاغذات ہیں وہ امریکہ کو نہیں دیئے جا سکتے۔ کیونکہ ان سے اتحادیوں کے کمیشن کا کوئی سروکار نہیں۔

مسٹر گاندھی کی اہنسا اب مر چکی ہے

کانگرس بے اصولوں کی ایک بے ڈھنگی جماعت ہے۔ دیوان ٹراونکور کا بیان

ٹریوینڈرم ۱۵ جون۔ ٹراونکور کے دیوان سر سی۔ پی رام سوامی آئر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ لوگ مسٹر گاندھی کی اہنسا کی مخالفت کر کے اس کی عزت افزائی کر رہے ہیں۔ خود مسٹر گاندھی اس اہنسا پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ٹراونکور اور دیگر ریاستوں پر تشدد آمیز حملے کرتے ہیں۔ اسی طرح پنڈت نہرو بھی ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ملک کے کسی حصہ پر دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ اور دوسری طرف سر این گوپال سوامی آئنگر جو آج کل کانگرس کے قریبی مشیر ہیں کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کو چاہیئے کہ ریاستوں کو اپنا محکوم بنائے۔ اسی طرح سر الادی کرشنا سوامی آئر بھی ریاستوں کی رعایا کو بغاوت کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ کانگرس کے صدر مسٹر کرپلانی بھی یہ کھلی دھمکیاں دیتے ہیں۔ کہ اگر کانگرس نے ریاستی عوام کو تحریک شروع کرنے کی اجازت دی۔ تو فرمانرواؤں پر ایک مصیبت آن پڑے گی۔ گویا کانگرس نے جیسے اب تک ریاستی لوگوں کو تحریک شروع کرنے کی ترغیب ہی نہیں دی ہے۔ ان حالات میں والیان ریاست بقیہ ہندوستان سے تعاون کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن اس قسم کی پالیسی پر عمل کرنے کے لئے ان کی کسی طرح حوصلہ افزائی نہیں کی گئی ہے۔ یہ بھی سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ سر الادی کرشنا سوامی نے ہندوستانی ریاستوں کی رعایا کو بغاوت کرنے کا جو حق دیا ہے۔ کیا وہی حق ان لوگوں کو بھی حاصل ہوگا۔ جو کسی مقامی یا مرکزی ہائی کمان کی پالیسی پسند نہیں کرتے؟ اس قسم کی بغاوت کی پالیسی کا مطلب ہی یہ ہوا۔ کہ اہنسا کا اصل نہ دار دہے۔ اب یہ اہنسا طاق نسیاں پر دھری رہ گئی ہے۔

مسٹر سی۔ پی نے ایک دوسرے بیان میں کانگرسی منصوبوں کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس نے ریاستی عوام کو بغاوت پر آمادہ کرنے کی جو پالیسی اختیار کی ہے۔ وہ ہی پالیسی مستقبل کی نو آباد باقی حکومتوں کے کمیونسٹوں کے لئے بھی ہونی چاہیئے۔ اگر ریاست کا کوئی ملازم ریاست کی بجائے کانگرس کا وفادار ہو تو اسے چاہیئے کہ فوراً استعفیٰ دے دے۔ حق نمک اس کا ادا کرنا چاہیئے جس کا نمک کھایا جاتا ہے میں خود سب سے پہلے مہاراجہ کا وفادار ہوں اور ریاست کے جتنے بھی عہدہ دار ہوں گے۔ ان سب کو اپنی ریاست کی خیر خواہی اور وفاداری کرنی چاہیئے بجائے اس کے اگر کوئی کانگرس کی وفاداری کو ریاست پر ترجیح دے۔ تو اسے مستعفی ہونا لازمی ہے۔ مجھ پر بھی کانگرسیوں نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ میں ریاست کا باشندہ نہیں ہوں۔ بلکہ برطانوی ہند کا باشندہ ہونے کے باوجود ریاست کا مفاد چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں اگر برطانوی ہند کا کوئی باشندہ جو ریاستوں میں ملازم ہو یہ سمجھے کہ اسے پہلے کانگرس کا وفادار رہنا چاہیئے۔ اور بعد میں ریاست کا۔ تو اسے فوراً مستعفی ہونا چاہیئے۔ اور ریاست سے باہر جا کر کانگرس کا پروپیگنڈا کرے۔ جیسے کہ سر گوپال سوامی آئنگر کر رہے ہیں۔ (اے پ ورائٹر وغیرہ)

باجلاس جناب چوہدری **فضل الٰہی** صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی۔ پی سی ایس گارڈین جج بہادر جالندھر

بمقدمہ گارڈین ۱۰ بابت ۱۹۴۷ء اشتہار برائے اختفاء مدعیان

ہری سنگھ ولد ٹھاکر داس کھتری ساکن ہریانہ تحصیل ہوشیارپور فریق اول۔

بنام

سلامت رائے ولد گھنپت مہائے۔ پرمیشوری بیوہ دولت رام کھتری ساکنان علاولپور تحصیل جالندھر فریق دوم

درخواست تقرری گارڈین نسبت ذات وجائیداد ست پرکاش و دیالداس نابالغان

نوٹس اشتہار بنام سلامت رائے و پرمیشوری مذکوران۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں ہری داس سائل نے درخواست دی ہے۔ کہ میں ذات وجائیداد ست پرکاش و دیالداس نابالغان کا گارڈین قرار دیا جاؤں

لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا آپ کو اور عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جس شخص کو سائل کے گارڈین مقرر ہونے میں کچھ عذر ہووے۔ وہ بتقرر ۱۵-۷-۴۷ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر عذر پیش کرے۔ ورنہ عدم پیروی میں حکم مناسب ہوگا۔ تحریر ۱۱-۶-۴۷

(مہر عدالت) (دستخط بحروف انگریزی)

آج لاہور میں بیس مقامات پر آگ لگائی گئی

کئی اشخاص کو چھرے گھونپ دیئے گئے۔ ایک علاقہ میں ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو

لاہور ۱۹ر جون۔ آج رات کے دس بجے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بتایا۔ آج شہر میں اور اس کے مضافات سے کئی مقامات پر آگ لگانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ آتشزدگی سے کوچہ پوربیاں۔ کوچہ سوداگراں۔ برانڈرتھ روڈ۔ اچھرہ۔ موتی بازار۔ کوچہ بیدی مل۔ اکبری منڈی۔ بھاٹی گیٹ۔ شیرانوالہ گیٹ۔ لوہاری منڈی۔ اور بیرون موچی دروازہ کے علاقے متاثر ہوئے۔ سب سے خوفناک آگ جولنڈ کقہ روڈ پر لگائی گئی۔ موچی دروازہ کے باہر ایک عبادت گاہ بالکل جلادی گئی۔ مختلف علاقوں میں چار عمارات جلانے کی کوشش کی گئی۔ سروینر نے رات کے وقت نمائندہ پریس کو بتایا۔ کہ آج صبح برانڈرتھ روڈ پر کئی وارداتیں ہوئیں

جن کے بعد اس علاقہ میں ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو لگا دیا گیا۔ برانڈرتھ روڈ پر ایک بیست بڑی عمارت کو آگ لگادی گئی۔ فائر بریگیڈ موقع پر پہنچ گیا۔ لیکن آگ پر قابو پانے سے پہلے عمارت کا کچھ حصہ بالکل جل گیا۔ موچی دروازہ کے باہر ایک شخص پر حملہ کیا گیا۔ باغبانپورہ میں ایک شخص کو گولی کے زخم آئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک کانسٹیبل کی بندوق اتفاقاً چل گئی۔ قریب ہی ایک شخص کھڑا تھا جو گولی سے مجروح ہو گیا۔ مختلف علاقوں سے چار مزید اشخاص کے مجروح ہونے کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ ان میں سے دو ہلاک ہو گئے۔ موتی بازار میں ایک عورت کے بھی چھرا گھونپا گیا۔ دوپہر کو مزنگ کے علاقہ میں ایک مکان کو آگ لگادی گئی۔ کوچہ ملاں [illegible] اور محلہ نانک میں بھی آگ لگادی گئی۔ آج جس علاقہ میں ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو لگایا گیا ہے۔ وہ برانڈرتھ روڈ۔ برکت علی روڈ۔ سرکلر روڈ اور ریلوے روڈ کے درمیان واقع ہے۔ یہاں ۲۱ر جون صبح چھ بجے تک کرفیو نافذ رہے گا۔

لاہور ۲۰ر جون۔ آج لاہور میں ۴ بجے بعد دوپہر تک آتشزدگی کی ۲۵ وارداتیں ہوئیں۔ جب سے لاہور میں بدامنی شروع ہوئی ہے۔ آتشزدگی کی اتنی وارداتیں ایک دن میں کبھی نہیں ہوئیں۔ جن مقامات پر آگ لگائی گئی وہ حسب ذیل ہیں۔ سانده کلاں گلی ایک ٹمٹی کی حل۔ اکبری دروازہ۔ کوچہ مولوماتا۔ اکبری منڈی۔ چوہٹہ مفتی باقر۔ وسطی سبگت۔ بازار لوہاری۔ چوک اکبری۔ محلہ بازار۔ محلہ چلوٹیاں۔ گوالمنڈی اندرون اکبری دروازہ۔ بیرون بازار مزنگ۔ اور باغبانپورہ وغیرہ۔ ڈبی بازار میں چند لوگوں نے ایک عبادت گاہ اور ایک مکان کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی مگر فوج بروقت موقع پر پہنچ گئی۔ اس پر آگ لگانے والے فرار ہو گئے۔ لیکن پولیس نے ان میں سے دو کو گرفتار کر لیا۔ بعد دوپہر شاہ عالمی دروازہ کے نزدیک ایک مکان پر دیسی ساخت کا بم پھینکا گیا۔ جس سے ایک شخص مجروح ہوا۔ پانچ بجے کے قریب مستی دروازہ کے علاقہ میں زبردست بم پھٹا۔ جس سے ۳۰ سے زائد اشخاص مجروح

طلاء مستانہ ناظرین پیسہ اخبار اس کو ضرور پڑھیں یہ اشتہار نہیں بلکہ حقیقت کا اظہار ہے آپ یقین کریں۔ کہ اس کے استعمال سے عضو مخصوص کی کجی سستی کمزوری اور کوتاہی لاغری دور ہو کر رگوں اور پٹھوں میں نیا خون دوڑنے لگتا ہے۔ اور بجلی کی سی طاقت بھر جاتی ہے۔ ایک دفعہ استعمال کر کے دیکھئے۔ مایوس مریض اس کے استعمال سے اچھے ہو کر مالکان کارخانہ کو دعائیں دیتے ہیں۔ ایسے اشخاص کے سینکڑوں سارٹیفکیٹ کارخانہ میں موجود ہیں جو اپنے آپ کو زندہ درگور لکھا کرتے تھے۔ اب تندرست و توانا ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ نہ صرف عام لوگوں نے بلکہ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اس کی بارہا آزمائش کی ہے۔ اور

طلاء مستانہ کو بار بار منگانے اور مریضوں سے بھاری رقم وصول کرتے ہیں۔ اس کا استعمال ہر موسم میں مفید ہوتا ہے۔ اس لئے اگر آپ بھی کسی قسم کی کمزوری یا بیماری محسوس کرتے ہیں تو یقیناً طلاء مستانہ کو سب سے بہتر پائیں گے۔ دراصل کوئی نفع اس کی فروخت میں نہیں ہے۔ بلکہ کارخانہ خلق خدا کی بہتری کے لئے اس کو بالکل معمولی نفع پر دے رہا ہے۔ کیونکہ اس میں قیمتی اجزاء ڈالے گئے ہیں۔ قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنہ ڈاک خرچ معاف۔ محصول ڈاک چار آنے ہیں

نوٹ اگر آپ خدانخواستہ جریان۔ احتلام۔ نامردی جیسی موذی مرض میں مبتلا ہیں تو طلاء مستانہ کے بیرونی استعمال کے ساتھ مشہور و معروف "[illegible]" کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دے گا۔ گذشتہ چالیس برس سے اس نے ہزارہا مریضوں کو نئی زندگی عطا کی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ تین روپے آٹھ آنے محصول ڈاک معاف۔ پیکنگ کا خرچ چار آنے

ملنے کا پتہ:۔

روپ بلاس کمپنی نمبر ۹ ۔ ۱۰ بم ڈی ہن کہٹی کانپور

تاریخی ناولوں اور افسانوں کی دنیا

ادب اردو میں بیش بہا اور دلکش ناولوں کا اضافہ کرنے کے خیال سے ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر ماہ ایک نیا ناول جس کی ضخامت قریباً تین سو صفحات ہوں طبع کیا جائے۔ اور ناظرین کے نام صرف دو روپے میں وی۔پی۔ کیا جائے اور محصول ڈاک معاف ہو۔ جو قدردان اس جاہوار ناول کے سلسلہ کی خریداری کرنا چاہیں۔ وہ اپنا نام اور پتہ بھیج دیں۔ ہم ہمیشہ نیا ناول طبع ہوتے ہی ان کی خدمت میں جدید ناول بصیغہ رجسٹری وی۔پی ارسال کر دیا کریں گے۔ کارخانہ پیسہ اخبار لاہور نے اس وقت تک جو ناول طبع کئے ہیں۔ انہوں نے ملک میں اپنی دلچسپی کی وجہ سے دھوم مچا رکھی ہے

ہمارا مقصد

ترقی علم و ادب۔ ملک میں ناولوں اور افسانوں کا صحیح مذاق پیدا کرنا۔ یورپ اور ہندوستان کے نامور افسانہ نگاروں کے شاہکاروں کا ترجمہ پیش کرنا ملک کے قابل ادیبوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

ڈائرکٹر و پبلشر

میاں عبدالمجید ایڈیٹر و مالک پیسہ اخبار بک ڈپو لاہور

ہوئے جن میں سے چار کی حالت نازک ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک فیکٹری کے مزدور ایک ٹرک میں اپنے گھروں کو واپس آ رہے تھے۔ کہ کسی نے اس ٹرک پر بم پھینک دیا اطلاع ملنے پر پولیس نے فوراً موقعہ پر پہونچ کر تفتیش شروع کر دی ہے۔

لاہور ۲ر جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے آج بارہ بجے دوپہر تک لاہور کی فرقہ وارانہ صورت حال کے متعلق حسب ذیل بیان دیا ہے۔ آج جمعہ کی صبح اندرون مستی دروازہ میں ایک عبادت گاہ پر دیسی ساخت کا بم پھینکا گیا۔ جو شدید دھماکے کی آواز کے ساتھ پھٹا عبادت گاہ کا ایک [illegible] مجروح کی حالت میں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ آج ہی صبح ایک [illegible] بم واٹر ورکس کے نزدیک کوچہ چولو مقابیں پھینکا گیا۔ جس کے پھٹنے سے تمام شہر ہل گیا۔ بم کے پھٹنے سے اس علاقہ میں آگ لگ گئی۔ صبح ہی صبح کرفیو آرڈر کے ہٹنے کے بعد فلیمنگ روڈ پر قلعہ گوجر سنگھ کے نزدیک ایک شخص کو چھرا مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ لوہاری منڈی کے نزدیک بھی ایک شخص کو چاقو گھونپ دیا گیا۔ مجروح کو نازک حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ دوپہر تک ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق لاہور کے اندرون شہر مختلف علاقوں میں آتشزدگی کی سات وارداتیں ہوئی ہیں۔ آتشزنی کے واقعات اندرون بھاٹی گیٹ محلہ چلوٹیاں۔ سانده کلاں۔ اندرون موچی گیٹ۔ واٹر ورکس کے نزدیک کوچہ ہنوماتا چوہٹہ وسطی سبگت۔ اندرون اکبری دروازہ کوچہ لوہاریاں۔ اور اکبری دروازہ کے چوک میں ہوئے ہیں۔ برانڈرتھ روڈ پر ایک پرانی آگ آج صبح دوبارہ بھڑک اٹھی۔ لیکن اس پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔ حکام نے خطرناک مقامات پر فوج اور پولیس کا پہرہ مقرر کر دیا ہے۔ اور شہر کے مختلف حصوں میں مسلح پولیس گشت کر رہی ہے

کل سے شہر کی حالت بہت بگڑ گئی ہے جذبات بڑی حد تک کشیدہ ہو چکے ہیں مخدوش فضا کے پیش نظر بڑی سڑکوں پر بالکل بے رونقی چھا گئی ہے۔ تانگوں کی تعداد بھی معتدبہ کمی ہو رہی ہے۔ پرائیوٹ دفتروں اور تجارتی اداروں میں حاضری بہت ہی قلیل نظر آتی ہے۔ الغرض لاہور میں ہر قسم کا کاروبار قریب قریب معطل پڑا ہے۔ لاہور ۲۳ر جون۔ آج بھی بدستور آتشزنی کی وارداتیں رونما ہوئیں شاہ عالمی دروازہ میں نقصان کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ لگایا گیا ہے۔ اس علاقہ میں تمام دوکانیں جل کر خاکستر ہو گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پاپڑ منڈی کا تمام علاقہ ایک سر کردہ آدمی کے مکان تک آتشزنی کا شکار ہو گیا ہے۔ کل شہر میں ۲۲ مقامات پر آگ لگنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ شہر میں چھرا گھونپنے کی ایک اطلاع موصول ہوئی اور چار دھماکے ہوئے جس سے کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ شاہ عالمی گیٹ میں کرفیو نافذ کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانا پڑی جس سے چند اشخاص مجروح ہو گئے۔

گورنر پنجاب نے انسپکٹر جنرل پولیس سرجان بینٹ کے ہمراہ شاہ عالمی دروازہ کے فسادزدہ علاقہ کا معائنہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ عالمی دروازہ اور پاپڑ منڈی کا بیشتر حصہ جل کر تہ زمین ہو گیا ہے۔ اس علاقہ میں چند بازار بھی نذر آتش

کر دیئے گئے۔ شاہ عالمی دروازہ سے شروع ہو کر پوری محل اور سوداگران کے رقبہ تک کا علاقہ آتشزنی کا شکار ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تباہ کاری سے شاہ عالمی دروازہ کا داخلہ بند ہو گیا ہے۔ کیونکہ وہاں مٹی کے ڈھیر نے راستہ روک دیا ہے۔ فوج اور پولیس اس علاقہ میں گشت لگا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں کل رات دو بجے کے قریب آگ لگی اور تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ نواحی علاقہ میں پھیل گئی۔ اس وقت اس علاقہ میں بہت بے چینی پھیل گئی۔ اور بعض لوگوں نے کرفیو کے اوقات کی پابندی نہ کی۔ جس کی وجہ سے فوج کو گولی چلانا پڑی۔ یہ آگ تمام رات جلتی رہی۔ اس آگ کی روشنی دور تک دکھائی دیتی رہی۔ فائر بریگیڈ نے مسلسل کوشش جاری رکھی۔ اور آگ پر قابو پانے کے لئے تمام کوشش صرف کر دی۔ شہر میں ایک جگہ زبردست دھماکہ ہوا اس کے بعد گولی چلنے کی بھی آواز آئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس علاقہ سے ۵۰ کے قریب اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ چند سر کردہ لیڈروں نے فسادزدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ مسٹر جی [illegible] تھا پر کمشنر لاہور نے بھی اس علاقہ کا معائنہ کیا۔ ایک مجسٹریٹ نے ان لیڈروں کو بتایا کہ ان اشخاص کی گرفتاری اس لئے عمل میں لائی گئی ہے۔ تاکہ ان سے اس ضمن میں کوئی سوال پوچھے جا سکیں۔ پولیس نے اس علاقہ میں خانہ تلاشیاں بھی لیں۔ فائر بریگیڈ کو آگ بجھانے میں بہت دقت پیش آئی۔ کیونکہ کارپوریشن کا ٹیوب ویل کام نہیں کر رہا تھا۔ آخر انجینئر نگ آفیسر نے خاطر خواہ انتظام کرنے کے لئے حکام کو ہاتھ بٹایا۔

کرفیو کے اوقات میں مزنگ پولیس اسٹیشن کے قریب ایک علاقہ پر بم پھینکا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دو گروہوں میں خشت باری بھی ہوئی۔ پولیس کی ایک بھاری جمعیت موقع پر

چنانچہ چھ فائر کئے گئے جس سے ہجوم منتشر ہو گیا۔ لیکن اس علاقہ میں بہت بے چینی تھی۔ باداحی باغ میں ایک مل پر حملہ کیا گیا اور اسے آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر گولی چلا دی۔ چنانچہ مصری شاہ کے ایک حلقہ میں چالیس گھنٹوں کا کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ رات کے ۹ بجے تک شہر میں ۲۳ مقامات پر آگ لگنے کی اطلاع ملی۔ سات مکانوں سے پھر آگ سلگ اٹھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق کل صبح تیزاب احاطہ میں ایک شخص کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ بھاٹی گیٹ۔ موچی گیٹ۔ یکی گیٹ کشمیری بازار۔ مصری شاہ اور رام نگر پورہ سے آگ لگانے کی وارداتوں کی اطلاع ملی۔ شاہ عالمی گیٹ۔ بھاٹی گیٹ۔ مصری شاہ اور رام نگر پورہ میں چار دھماکے ہوئے۔ لیکن اس ضمن میں کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بیان کیا ہے کہ شاہ عالمی گیٹ میں ایک سو مکان نذر آتش ہو گئے ہیں۔ پولیس اور فوج کی فائرنگ سے تین ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔ گورنر پنجاب نے گوالمنڈی سے واپسی پر کل سات ساڑھے سات بجے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر فساد زدہ علاقہ کا معائنہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکام نے کرفیو کی پابندی کرانے کے لئے شہر کے کئی مقامات پر گولی چلا دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا کہ دو اشخاص ہلاک ہو گئے اور دو مجروح ہوئے۔ ایک شخص ایک مکان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا اسے گولی سے اڑا دیا گیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق چھاؤنی میں ایک دھماکہ ہوا جس سے دو اشخاص مجروح ہو گئے۔ تلاشی لینے پر ریوالور اور ایک بم بھی دستیاب ہوا۔ اس مکان سے پندرہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چھاؤنی کی مل کو لوٹنے کی واردات کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس علاقہ میں ۶۲ گھنٹوں کا کرفیو لگا دیا گیا ہے جو بدھ کی صبح کو ختم ہو گا۔ پرسوں سے لاہور میں جو کرفیو لگایا گیا تھا۔ آج صبح آٹھ بجے اس کی میعاد ختم ہو گئی۔

امرتسر میں آتشزنی چھرا گھونپنے کی وارداتیں اور کئی بم پھٹے

پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر بم فیکٹری کا انکشاف کیا اسلحہ کی بھاری تعداد برآمد کی

امرتسر ۲۳ جون۔ امرتسر میں آگ لگانے کی تین وارداتیں ہوئیں۔ شہر میں چھرا گھونپنے کی دو وارداتیں ہوئیں۔ اور کئی مقامات پر بم پھٹے۔ صبح ہی سے ہاتھی گیٹ میں چھرا زنی کے واقعات کی اطلاع ملی ہے۔ کوچہ ارضیاں اندرون لوہگڑھ گیٹ میں چھ بم پھینکے گئے۔ بم پھٹنے سے کچھ نقصان بھی ہوا۔ کوچہ فقعاشیاں اندرون کٹڑہ باغ سنگھ میں دھماکے سے ایک لڑکی شدید زخمی ہو گئی۔ حکم چند روڈ پر بھی ایک بم پھٹا۔ لیکن کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ شہر میں آتشزنی سے ۳ مکان جل کر خاکستر ہو گئے۔ کٹڑہ شیر سنگھ۔ مفل بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ کوچہ اراٹیاں۔ کوچہ تیلیاں۔ جلیانوالہ باغ سے مخلوط وارداتوں کی اطلاع ملی۔ پل مداکو کے قریب ایک شخص گولی لگنے سے مجروح ہو گیا۔ چنانچہ اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

بم فیکٹری کا انکشاف

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق مقامی پولیس نے کوچہ خراسیاں کے ایک تباہ شدہ مکان پر چھاپہ مارا۔ اور وہاں سے ایک بم فیکٹری کا ساز و سامان ملا۔ پولیس نے وہاں سے ایک دونالی بندوق۔ ۲۵ بم۔ لوہے کی سات ڈبیاں۔ چھ نیزے دو لاٹھیاں۔ تین کرپان اور دو کنستر پٹرول برآمد کیا ہے۔ پولیس نے بم سازی کا سامان اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ (ا۔پ)

لاہور کے ٹیلیفون نمبر ... لاہور ۱۹ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے ...

فن تعمیر حیات

اس کی وجہ کہ کیوں عالم فاضل اشخاص نہایت اہم معاملات کے فیصلہ کرتے ہیں۔ متفق الرائے نہیں ہوتے یہ ہے۔ کہ طبائع۔ تعلیم اور تربیت جدا جدا ہیں۔ یہ صحیح دلیل الطلاق منطق سے کچھ زیادہ ہے۔ منطقی ترکیب صداقت کو پرکھ سکتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ صداقت کو دریافت کرتے۔ اس سے ہم کو مستحکم الرجحانات سے واسطہ پڑتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ متعلق فہم اور عملی معاملات میں اتفاق رائے نہیں ہے۔ جب تک ہم ذاتی مفاد کو بالائے طاق رکھ کر تحقیقات نہ کریں۔ ہم صداقت کو نہیں پا سکتے۔ ذاتی عنصر کو تلاش سے جدا کرنا مشکل بے شک ہے۔ لیکن جہاں ذاتی عنصر کو دخل ہے۔ وہاں امور واقعہ کا ملنا دشوار اور صحیح نتائج پر پہنچنا قریب قریب ناممکن ہے۔ پھر بھی ہم کو دماغی جدائی کی تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔ وہ شخص جو جذبات کا تودہ ہے۔ اس کا مغالطہ کے سمندر میں بہہ جانا بہت ممکن ہے۔ ایسا شخص اس شخص سے بھی کم اعتبار کے قابل ہے۔ جو صرف دلیل سے اپنے معموں کو حل کرتا ہے۔ دونوں راہ راست سے دور ہیں۔ کیونکہ ہم وہ مخلوق ہیں۔ جس میں حس اور ذہن کو آشتی کے ساتھ ارادہ کی رہنمائی کے لئے کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمارا تعاقب صداقت ترکیبی طریقے سے ہونا چاہیئے۔

یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم میں شہادت کو بحیثیت وہ پیش ہو۔ منظور کرنے کی لیاقت ہو۔ اور اس کی ضرورت ہم محسوس کریں۔ اگر وہ پیش نہ ہو جس میں یہ قابلیت نہیں ہے۔ وہ فیصلہ کرنے کا اہل نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ ہم کو صداقت کی تلاش سادہ طریقے کرنی چاہیئے۔ اور اپنی تمام لیاقت اس میں صرف کرنی چاہیئے۔ صرف دلیل پر بھروسہ کرنا سخت غلطی ہے۔ اگر وجدانی اور طاقتیں بھی تو اعلیٰ تشفی بھی لازمی ہے۔ پھر یہ بھی غلطی ہے۔ کہ صرف حس کو رہنما بنایا جائے۔ علمی طریقہ کی بڑی تاریخ ہے لیکن یہ مکمل آکہ نہیں ہے۔ علم ریاضی کا اس میں تمام مسئلوں کا حل ایسے طریقوں کے بعد ہوا جو آخر کار غلط ثابت ہوا ہے۔

ہمیں کیا نہ کرنا چاہیئے

(۱) اس بات کو دل میں جگہ نہ دو کہ منطق قرون وسطیٰ کی چیز ہے۔ ہر صحیح دلیل کی یہ بنیاد ہے۔

(۲) یہ خیال نہ کرو کہ تم کو ہر وقت مکمل دماغی علیحدگی حاصل ہے۔ تعصب گھات لگائے بیٹھا ہے۔

(۳) بدترتیبی کی مسلسل تلاش نہ کرو۔ ان کی طرف توجہ کرو جو پہلے سے موجود ہیں۔

(۴) خود دانی پر تکیہ نہ کرو۔ اپنی طلائی سپر کو دونوں طرف سے دیکھو۔ جس کو غیر کہتا ہے کہ چاندی کی ہے۔

(۵) علمی طریقہ پر تنک نہ کرو۔ سوائے اس قدر کہ ایک حد ہے کہ جس کے پرے دلیل نہیں جا سکتی ہے۔

(۶) بے فائدہ سوالات نہ کرو۔ سوائے ایک کے کہ میں کیسے اس سبق کو ذاتی ترتیب میں استعمال کر سکتا ہوں۔ تاکہ میرے پیشہ پر مفید ہو۔

ہمیں کیا کرنا چاہیئے

(۱) چاہے کچھ ہی لاگت لگے۔ صداقت کو حاصل کرو۔

(۲) اندرونی ہم آہنگی کو اپنا نمونہ کمال بناؤ۔ یہ تمہاری تمام طاقتوں کا باترتیب عمل ہے

(۳) لفظوں کو سمجھیئے ان کے مشہور عام اور اصطلاحی معنے اور نیز ان کی تاریخ۔ اس میں غلو کبھی سے بچاؤ ہے سادہ بے سر دپا گفتگو سے بھی بچاؤ ہے۔

(۴) ہر ایک تجویز کا استعمال کرو جس سے حافظہ تیز ہو جائے گا۔ اور یقین حاصل ہو گا۔ قابلیت کی کسی جز کو تم نظر انداز نہیں کر سکتے۔

(۵) تیز بینی کی مشق ڈالو۔

(۶) اپنی ذاتی رہنمائی کے لئے دماغی مناسبت کو ان مردوں اور عورتوں میں نوٹ کرو۔ جن کو تم جانتے ہو۔ مگر اسے عقیدہ نہ بنا لو۔

17-7-47

رجسٹرڈ ایل نمبر 31

15-7-47

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

کہ تھا ارشاد کنتم خیر امۃ

ع۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ

(آل عمران رکوع ۱۲)

پیسہ اخبار لاہور کو پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے

تاریخ قیام پاکستان

(نوشتہ حامد حسن قادری پروفیسر سینٹ جانس کالج آگرہ)

ہوا قایم جو پاکستان آخر
بھلی قسمت تھی ہندوستاں کی واللہ

سمجھتے ہیں اسے وہ مژدۂ امن
جو اسلام اور مسلم سے ہیں آگہ

یہ دنیا کو ہے آزادی کا پیغام
شب تاریک میں ہے مشعل رہ

مساوات و اخوت کا علمدار
سکون و عافیت کا پیش خیمہ

ماست کی مثال بے مثالی
سیاست کا زمانے کو نمونہ

سناؤں قادری قرآں سے تاریخ
بتاؤں اس کی اک وجہ موجہ

مسلمانوں کا پاکستان حق تھا

شاہ عالمی دروازے اور بھاٹی دروازے کے اندر شدید نوعیت کی آگ لگی ہوئی ہے

سید مٹھا میں دونوں فرقوں نے ایک دوسرے پر خشت باری کی کئی دفعہ گولی چلی

لاہور ۲۳ رجون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا نے لاہور شہر کی آج کی حالت بیان کرتے ہوئے اطلاع دی ہے۔ کہ آج صبح ۸ بجے سے پہلے (جس وقت شہر میں کرفیو لگا ہوا تھا) پولیس کو کرفیو کی پابندی کرانے کے سلسلے میں متعدد مقامات میں گولی چلانا پڑی۔ جس کی وجہ سے ایک آدمی ہلاک اور چند ایک مجروح ہوئے۔ آج صبح کے وقت اکا دکا حملہ کی کئی وارداتیں ہوئیں۔ جو شہر کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ چنانچہ دوپہر تک چھ آدمی چھروں سے مجروح ہو چکے تھے۔ انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ کل رات تین جگہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ آگ پر جلد قابو پا لیا گیا۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۱۵۵ اشخاص کو کرفیو کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ چند اشخاص پولیس کی گولیوں سے بھی زخمی ہوئے ہیں۔ آج شام کے ۵ بجے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ آج لاہور کی فرقہ وارانہ حالت کل کی نسبت بہتر رہی۔ شام کے ۵ بجے تک ۲ جگہ آگ لگی۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ شاہ عالمی دروازے اور بھاٹی دروازے کے اندر جو آگ لگی ہوئی ہے۔ وہ بڑی شدید ہے۔ آج شام کے ۵ بجے تک ۴ بم پھٹے۔ جو راوی روڈ۔ ریلوے روڈ۔ نولکھا روڈ (متصل ضلع کچہری) سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر الذکر واقعہ کے سلسلے میں دو آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ ان بموں سے کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ ساندہ روڈ کی محصول چونگی پر بھی ایک بم پھینکا گیا۔ لیکن وہ پھٹ نہ سکا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ آج بازار سید مٹھا میں دونوں فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگائے جن کے نتیجہ پر فریقین نے ایک دوسرے پر خشت باری کی۔ پولیس بہت جلد پہنچ گئی۔ اور اس نے گولی چلا دی۔ جس کی وجہ سے چند اشخاص مجروح ہوئے۔ بہر حال فریقین منتشر ہو گئے۔ آج راوی روڈ کے ایک پبلک ادارے پر بم پھینکا گیا۔ دو دن تک شہر میں لاریاں بسیں بند رہیں۔ لیکن آج سے وہ پھر چلنی شروع ہو گئی ہیں۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چاہتے ہیں۔ کہ لاریوں بسوں بالخصوص ان بسوں کے لئے جو خطرناک علاقوں میں گھومتی ہیں۔ پولیس گارد مقرر کر دیں۔

آج ۸ بجے تک شاہ عالمی دروازہ اور بھاٹی دروازہ کے دھوئیں سے آسمان دھوئیں دھار نظر آ رہا تھا۔

جالندھر ۲۳ رجون۔ سردار جسونت سنگھ دوسر۔ بابو مسبت رام اور چند دوسرے مہا سبھائی لیڈروں نے سردار پٹیل دہ...

سردار بلدیو سنگھ کے نام تار ارسال کر کے ان سے التماس کی ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے لاہور کو بچانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ اور لالہ بھیم سین سچر اور سردار سورن سنگھ کے نام ایک تار ارسال کر کے لاہور کی صورت حالات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

لاہور ۲۳ رجون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے کرفیو کی میعاد میں ۱۵ دن کی توسیع کر دی ہے۔ یہ ۸ رجولائی کی درمیانی رات تک جاری رہے گی۔ کرفیو کے اوقات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ صدر بازار اور پولیٹیکل انفنٹری بازار کے علاقے میں بھی کرفیو کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے۔

پشاور میں مسٹر اسمٰعیل چندریگر کی تقریر

مسٹر اسمٰعیل چندریگر نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ استصواب رائے سرحد کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ سرحد کے غیور پٹھان اسے جیت کر ہی کلنک دور کر سکتے ہیں۔ انہیں واضح کرنا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کو ساتھ نہیں بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ملکر رہنا چاہتے ہیں۔ گاندھی اور نہرو کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ پٹھانوں کو الو نہیں بنا سکتے وہ جانتے ہیں کہ پٹھان پاکستان میں رہنے کا فیصلہ کریں گے

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور قبل اس کے کہ (کفر و عصیاں کے سبب) تم پر عذاب آئے۔ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ اور اس کے فرماں بردار بن جاؤ۔ کیونکہ عذاب آنے پر تم کو کوئی مدد نہ دے سکیگا۔ (۵۴) اور تم پر جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نہایت اچھی (کتاب) نازل ہوئی ہے۔ اس کی پیروی کرو۔ اس سے پہلے کہ ناگہاں تم پر عذاب آ نازل ہو۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہو (۵۵) اس وقت کوئی کہنے لگے کہ ہائے ہائے اس تقصیر پر افسوس ہے۔ جو میں نے خدا کے بارے میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا (۵۶) یا یوں کہنے لگے کہ اگر خدا مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا۔ (۵۷) یا جب عذاب دیکھ لے تو یہ کہنے لگے کہ اے کاش مجھے پھر ایک دفعہ (دنیا میں) رجعت ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں (۵۸) (تو خدا کی طرف سے جواب ملیگا کہ) کیوں نہیں۔ میری آیتیں تیرے پاس یقیناً پہنچ چکیں اور تو ان کی تکذیب کرتا اور اکڑتا رہا۔ اور تو بڑا پکا کافر تھا (۵۹) (اے پیغمبر کفار سے) کہہ دو کہ اے عقلو! بھلا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر خدا کی پرستش کرنے لگوں (۶۴) اور (اے محمد!) تمہاری طرف اور جو پیغمبر تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کی طرف (فرداً فرداً) یہ وحی بھیجی گئی ہے۔ کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے سب عمل برباد ہو جائیں گے۔ اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے۔ (۶۵) (تو غیر خدا کی ہرگز پرستش نہ کرنا) بلکہ خدا ہی کی عبادت کیجیو اور اسی کی شکر گذاری کرتے رہیو۔ (۶۶)

سورۂ مؤمن

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(اے محمد) ان لوگوں سے کہہ دے کہ مجھ کو ان (معبودوں باطل) کی پرستش کی ممانعت ہے۔ جن کو تم لوگ خدا کے سوا پکارتے ہو۔ (اور میں ان کی کیونکر پرستش کرو) جبکہ میرے پاس پروردگار کی طرف سے روشن دلیلیں آچکی ہیں۔ اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ خدائے رب العالمین کا تابع فرمان رہوں (۶۶)

سورۂ حم السجدہ

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(اے محمدؐ ان لوگوں سے) کہہ دو۔ کہ میں بھی تمہیں جیسا انسان ہوں (مگر مجھ میں تم میں یہ فرق ہے۔ کہ میں پیغمبر ہوں اور) میری طرف یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا معبود خدائے واحد ہے۔ تو سیدھے اسی کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے مغفرت طلب کرو۔ اور مشرکوں پر افسوس ہے۔ (۶) جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور آخرت کے بھی قائل نہیں (۷)۔

اور بھلائی اور برائی نہیں ہو سکتی (تو سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو۔ جو نہایت اچھا ہو۔ (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی۔ گویا تمہارا گرمجوش دوست ہے (۳۴) اور یہ بات ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور انہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

جو بڑے صاحب نصیب ہیں (۳۵)

اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو۔ تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ سنتا جانتا ہے۔ (۳۶) اور رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو نہ تو سورج کو سجدہ کیجیو اور نہ چاند کو اور خدا ہی کو سجدہ کرو۔ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے (۳۷) اے پیغمبر اگر یہ لوگ (خدا کی عبادت سے) سرکشی کریں تو (تو خدا بھی ان کی پروا نہیں) جو لوگ تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور کبھی تھکتے ہی نہیں (۳۸)۔

سورۂ شوریٰ

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خدا نے تم لوگوں کے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا ہے۔ جس (کے اختیار کرنے) کا نوح کو حکم دیا تھا۔ اور اسی کی ہم نے (اے محمد!) تمہاری طرف وحی ہے۔ اور اسی کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسےٰ کو حکم دیا ہے۔ (وہ یہ) کہ دین قائم رکھنا اور اس میں متفرق نہ ہونا یہ بات مشرکین کو سخت دشوار گذرتی ہے۔ کہ تم ان کو خدا کی طرف بلاتے ہو۔ خدا جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے۔ اور جو اس کی طرف رجوع لاتا ہے۔ اس کو سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ (۱۳)۔ اور یہ اہل کتاب، علم آچکنے کے بعد آپس کی ضد (نفسانی) کے سبب متفرق ہوئے ہیں۔ اور اگر تمہارے پروردگار سے یہ بات پہلے صادر نہ ہو چکی ہوتی (کہ) ایک میعاد مقرر تک (ان کو مہلت دیجائیگی۔) تو ان میں (اب تک) فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے۔ وہ دین کی طرف سے سخت شبہے میں پڑے ہوئے ہیں (۱۴)

تو (اے محمد!) اسی دین کی طرف لوگوں کو بلاتے رہنا۔ اور جیسا تم کو حکم ہوا ہے۔ اسی پر قائم رہنا۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ خدا نے جو کتاب نازل کی ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں خدا ہی ہمارا پروردگار ہے۔ ہم کو ہمارے کاموں کا بدلا ملیگا۔ اور تم کو تمہارے کاموں کا۔ تو ہم میں اور تم میں کچھ بحث و تکرار نہیں۔ خدا ہم (سب) کو جمع کریگا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۱۵)

(لوگو!) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (عارضی اور ناپائیدار) فائدہ ہے۔ اور جو خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (۳۶) اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ (۳۷) اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں۔ اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ (۳۸)

اور جو ایسے ہیں۔ کہ جب ان پر ظلم و تعدی ہو تو (جائز) بدلا لیتے ہیں۔ (۳۹) اور برائی کی سزا تو برائی ہے۔ مگر جو درگذر کرے۔ اور معاملے کو درست کر دے۔ تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ (بھلائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور) ظالموں کو پسند نہیں کرتا (۴۰) اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں سے کچھ مواخذہ نہیں۔ (۴۱) مواخذہ تو ان لوگوں سے ہوگا۔ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا (۴۲) اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو (اسکو آفرین ہے کہ) یہ بڑے حوصلے کے کام ہیں (۴۳) باقی

17-7-47

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سپلائی بلڈنگ مرکلر روڈ لاہور میں چھپا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲۶ | ۱۰ جولائی ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

دار الخلافہ لاہور ہی ہونا چاہیئے

اخباری اطلاعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کا دار الخلافہ کراچی ہی ہوگا۔ کراچی اپنی آب و ہوا کے لحاظ سے اور اس اعتبار سے کہ اس شہر میں توسیع کی گنجائش ہے۔ دار الخلافہ کے لئے غیر موزوں مقام نہیں۔ مگر اسے مرکزیت حاصل نہیں ہے۔ پشاور کراچی سے بہت دور ہوگا۔ یہی حال ڈھاکہ اور چٹاگانگ کا ہوگا۔ مرکزیت کے لحاظ سے لاہور موزوں ترین مقام تھا۔ مگر تقسیم پنجاب نے لاہور کے پاکستان کے دار الخلافہ بننے کے امکانات کو کم کر دیا ہے۔ گو کچھ لوگوں کا ابھی تک یہی خیال ہے۔ کہ لاہور ہی حکومت پاکستان کا صدر مقام ہونا چاہیئے۔ یہ شہر مغربی پاکستان کا دل ہے اور اس کے عین وسط میں واقع ہے مگر بعض حلقوں میں لاہور کے دار الخلافہ پنجاب ہونے پر بھی اعتراض کیا جا رہا ہے۔ اور یہ تحریک جاری کی جا رہی ہے۔ کہ پنجاب کا دار الخلافہ راولپنڈی یا لائلپور منتقل کرایا جائے۔ یہ تجویز ہر لحاظ سے غلط ہے۔ اور اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کیا جانا چاہیئے۔

لاہور ایک ہزار سال سے (مسلمان بادشاہی کے چند سالوں کو چھوڑ کر) مسلسل مسلمانوں کا مرکز چلا آرہا ہے۔ دہلی کے سوا ہندوستان کا کوئی دوسرا شہر لاہور کی طرح اسلامی روایات کا حامل نہیں۔ کوئی دوسرا شہر لاہور کی طرح مسلمانوں کی قومی آرزوؤں کو ابھار سکتا ہے۔ تقسیم کے بعد دہلی۔ آگرہ۔ اجمیر اور علیگڑھ ہندوستان میں چلے گئے۔ یہ مسلمانوں کے روحانی یا تعلیمی مرکز تھے یا نہیں۔ ان شہروں نے مسلمانوں کی تاریخ بنائی ہے ہندوستان میں ایک آزاد اسلامی ریاست کے قیام کے اعلیٰ مقصد کی خاطر مسلمانوں نے ان شہروں کا ہندوستان میں چلا جانا گوارا کیا۔ اس کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار بھی نہ تھا لاہور کا پایہ سیاسی تاریخی۔ روحانی اور تعلیمی لحاظ سے ان شہروں سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ اب مسلمانوں کو خود اس شہر کی عظمت و اہمیت بھی برباد نہیں کرنی چاہیئے۔

لاہور سینکڑوں سالوں سے دار السلطنت چلا آرہا ہے۔ یہاں سیکرٹریٹ اور ہائیکورٹ کی عظیم الشان عمارتیں موجود ہیں۔ یہاں ہندوستان کی ایک بہت بڑی یونیورسٹی اور تین سے زیادہ درجہ اول کے کالج ہیں۔ جن میں ایک انجنیئرنگ کالج۔ دو میڈیکل کالج۔ ایک ڈینٹل کالج۔ ایک کامرس کالج۔ ایک ٹریننگ کالج اور ایک لاء کالج بھی ہیں۔ کیمسٹری اور فزکس کی عظیم الشان لیبارٹریاں ہیں۔ شمالی ہندوستان کی چند بہترین لائبریریوں میں سے ایک پبلک لائبریری لاہور میں ہے۔ محکمہ تار کا ایک بہت بڑا ورکشاپ یہاں ہے۔ سنٹرل یہاں ہے۔ آرڈیننس ڈپو یہاں ہیں۔ لاہور ریلوں کا بہت بڑا مرکز ہے۔ اور سندھ سرحد کے علاوہ ہندوستان کے ریلوے سسٹم میں بھی اس کی حیثیت ایک مرکز اعلیٰ کی ہے۔ ریلوے کا غالباً سب سے بڑا ورکشاپ بھی لاہور میں ہے۔ ٹیلیفون کا ایک زبردست ایکسچینج یہاں ہے یہ سب ادارے چلانے کے اور عمارتیں تیار کرنے کے لئے کروڑوں روپیہ اور کم از کم بیس برس درکار ہوں گے۔ اور اس کے بعد جو نیا مظہر جہاں بھی کہیں بنے گا وہ نہ لاہور کی طرح مسلمانوں کی تاریخی روایات کا حامل ہوگا۔ نہ ان کی قومی تمناؤں کا مظہر۔ کیونکہ سیکرٹریٹ کی عمارت تو تیار کی جا سکتی ہے۔ لیکن عالمگیر کی مسجد اور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کس خرچ پر بھی نہیں بنائے جا سکتے۔

ان تمام خوبیوں کے مقابلہ پر لاہور کے متعلق صرف یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سرحدی شہر بن جائیگا۔ اور اس لحاظ سے اس کا دار الخلافہ بننا خطرناک ہے ہوائی جہاز اور ایٹم بم کے زمانہ میں یہ اعتراض مہمل ہے۔ جو ہوائی فوج ڈیڑھ گھنٹہ میں لاہور پہنچ سکتی ہے اسے راولپنڈی پہنچنے کے لئے دو ڈھائی گھنٹے درکار ہوں گے۔ مسابری فوجوں کا مسئلہ تو جو کروڑوں روپیہ نئے دار الخلافہ پر خرچ کیا جائیگا وہ لاہور جیسا دنیا کا ایک مضبوط ترین عسکری مستقر بنانے پر کیوں نہ خرچ کیا جائے۔

امید ہے کہ ارباب اختیار اس معاملہ پر غور کرتے وقت مسئلہ کے سارے پہلوؤں کو سامنے رکھیں گے۔ اور اس غلط مفروضہ پر ہی اپنے غور و فکر کی بنیاد نہ رکھیں گے کہ موجودہ کاغذی تقسیم حتمی ہے۔ موجودہ تقسیم عملاً کوئی اہمیت نہیں رکھتی اس تقسیم کا تعلق محض اسمبلی کے ممبروں کی تقسیم سے تھا۔ تقسیم کا آخری فیصلہ حد بندی کا کمیشن کریگا۔ اور اس فیصلہ کی رو سے لاہور ہرگز سرحدی شہر نہ ہوگا۔

وزارت کیوں نہ بنائی جائے؟

وزارت کے متعلق صحیح پوزیشن سے عوام کو آگاہ کرنا واقعی ضروری ہے۔ جہاں تک تقسیم پنجاب کا تعلق تھا پنجاب دو حصوں میں منقسم ہوگیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تقسیم عارضی ہے۔ اور حد بندی اور آخری فیصلہ سرحدی کمیشن ہی کریگا۔ لیکن اسمبلی تو دو حصوں میں بٹ گئی۔ اب ان دو حصوں میں وزارتیں کیوں قائم نہ کی جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ اب ڈیڑھ ماہ کے لئے وزارت بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم اس کے جواب میں یہ پوچھتے ہیں۔ کہ صرف ڈیڑھ ماہ کے لئے بھی پنجاب میں دفعہ ۹۳ کیوں نافذ رہے؟ اور عوام کو گورنر شاہی کے شکنجے میں کیوں کسے جائیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے۔ کہ پنجاب کے مسئلہ کو بنگال کے مسئلہ سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ بنگال میں ہندوؤں نے یہ مطالبہ کر رکھا ہے۔ کہ اس صوبہ میں دفعہ ۹۳ نافذ کی جائے۔ یا دو وزارتیں بنائی جائیں۔ آپ پسند کریں یا نا پسند یہ مطالبہ ضرور مان لیا جائیگا۔ چونکہ ۹۳ کے نفاذ کو شاید ہی کوئی پسند کرے۔ اس لئے دو وزارتوں کی تشکیل زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس صورت میں پنجاب کی پوزیشن کیا ہوگی؟ کیا اس صوبہ میں دفعہ ۹۳ ہی نافذ رہے گی۔ اور راولپنڈی ڈویژن کے مسلمان بالخصوص اور لاہور کے مسلمان بالعموم جبر کی چکی تلے پستے ہی رہیں گے؟

سیکورٹی کونسل میں مسلمانوں کی نمائندگی

سیکورٹی کونسل کے متعلق ان کالموں میں یہ مطالبہ کیا جا چکا ہے۔ کہ اس کونسل کے پچاس فی صدی ارکان مسلمان ہونے چاہئیں۔ ابھی تک اس معاملہ میں مسلمانوں کی شنوائی نہیں ہوئی۔ گورنر پنجاب ذرا بہرے ہیں اور اونچا سنتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو زیادہ زور کے ساتھ اپنا مطالبہ دہرانا چاہیئے۔ اور اس وقت تک دہراتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ گورنر پنجاب اسے منظور نہ کر لیں۔ جب ہر کمیٹی میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔ تو اس اہم کمیٹی میں جسے ایک محدود مقصد کے لئے کابینہ کی حیثیت دی گئی ہے مسلمانوں اور غیر مسلموں کا تناسب ایک اور تین کیوں ہو؟

ہمیں امید ہے کہ مسلمان اپنا مطالبہ منوانے کے لئے پر زور آواز لگائیں گے۔

رمضان کیلئے چینی کا کوٹہ بڑھایا جائے

کئی سال سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ حکومت مختلف اقوام کے تہواروں پر اس قوم کے افراد کے لئے کھانڈ کے کوٹہ میں مناسب اضافہ کر دیتی ہے۔ اس رعایت سے ہندو مسلمان اور سکھ سبھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ حکومت اس مقصد کے لئے یہ ضروری سمجھتی ہے۔ کہ پہلے کوئی انجمن یا ادارہ یہ مطالبہ پیش کرے۔ اخبارات اس کی تائید کریں۔ اور اس کے بعد کوٹہ میں اضافہ کیا جائے۔ حالانکہ جو بات ضروری ہے اور ہر سال ہوتی ہے۔ اس کے لئے اس تکلیف کی کوئی ضرورت نہیں۔ شب برات کے لئے کھانڈ کے کوٹے میں اضافہ کا مطالبہ ہر سال کیا جاتا ہے اور ہر سال حکومت اس تکلف کے بعد یہ مطالبہ مان لیتی ہے۔ اسی طرح رمضان

(باقی صفحہ ۸ پر)

پٹھانستان کا معاملہ ٹراونکور سے مختلف ہے

منگل کے روز پراتھنا کے موقعہ پر مسٹر گاندھی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اگر جس راہ پر مسٹر سی پی راماسوامی ائر چل رہے ہیں۔ اسی راہ پر چلنے کی اُنہیں اجازت دی گئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دوسرے بھی ان کی تقلید کریں گے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان مختلف سلطنتوں میں بٹ جائے گا۔ اور یہ چیز اس کے حق میں انتہائی تباہ کن ثابت ہوگی۔ لہٰذا دیوان ٹراونکور کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے طریقہ عمل کا دوبارہ جائزہ لیں۔ اور اس عظیم و فاش غلطی سے احتراز کریں۔ ٹراونکور اور صوبہ سرحد کی مثال یکساں نہیں ہے۔ پٹھانستان کی تجویز خان عبدالغفار خان کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ کیونکہ وہ چاہتے تھے۔ کہ پٹھان خود اپنا دستور مرتب کریں۔ اور جب پاکستان اور ہندوستان کی مملکتوں کا دستور قطعی طور پر عمل میں آجائے گا اور یہ قائم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد پٹھان اس بات کا فیصلہ کریں گے۔ کہ ان کو پاکستان میں شریک ہونا چاہیئے یا ہندوستان میں۔ وہ ایک تیسری سلطنت کی حیثیت سے عالم وجود میں نہیں آنا چاہتے۔ اور نہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ دوسروں کے غلام بن کر زندہ رہیں۔ وہ دوسرے صوبوں کی طرح اپنے صوبہ میں بھی حق خود ارادیت کے قائل ہیں۔ وہ مرکز کے زیر اقتدار ضرور رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن اپنے اندرونی معاملات میں دخل اندازی گوارا نہیں کر سکتے۔ اگر خان عبدالغفار خان کی تجویز کا اس کے سوا اور کوئی دوسرا مقصد ہوتا۔ تو مسٹر گاندھی نے کہا میں ہرگز اس کی تائید نہ کرتا۔ لیکن ٹراونکور کا مسئلہ دوسرا ہے۔ وہ دونوں مملکتوں میں سے کسی میں شریک ہونا نہیں چاہتا۔ ...

قائداعظم دورہ سرحد کے بعد کراچی تشریف لیجائینگے

مختصر خبریں

...

شہولیت کا خیال ظاہر کیا۔ اگرچہ عزام پاشا معتمد عرب لیگ نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ مگر وہ دن دور نہیں جبکہ عرب لیگ میں دنیائے اسلام کی تمام سلطنتیں شریک ہونگی۔ اور پاکستان کو اس میں ایک ممتاز مقام حاصل رہے گا۔ کیونکہ پاکستان دنیا بھر میں سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ مصر کا قدیم اخبار الاہرام قیام پاکستان کو مشرق وسطیٰ کا سب سے اہم واقعہ سمجھتا ہے۔ اور جامعہ فاروق کے پروفیسر ابراہیم عبدالمجید نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان عرب لیگ اور عرب ممالک کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ شاہ شرق اردن، عراق، فلسطین اور دیگر اہل الرائے عرب قائدین کو پاکستان سے بہت ساری توقعات ہیں۔ وہ دن دور نہیں کہ دنیائے اسلام کے تمام علمبرداران توحید و رسالت اپنے بکھرے ہوئے شیرازہ کو پھر سے جمع کریں اور بنیان مرصوص بن جائیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کو مسٹر فلبی کی آمد اسلامی دنیا کے نئے عالمگیر اتحاد کی ثابت ہوگا۔

عربستان سے مسٹر فلبی ہندوستان میں۔ آپ کی ملاقات قائداعظم سے

نئی دہلی میں مسٹر جان فلبی سابق انڈین سول سروس ریٹائرڈ شدہ افسر شدہ ملک عرب سے آپہنچے ہیں۔ اور قائداعظم مسٹر جناح اور دیگر اعلیٰ مسلم لیگی لیڈروں سے ملاقات کی ہے۔ چونکہ برطانیہ اس وقت مشرق وسطیٰ کے تمام مسلم ممالک سے اتحاد بڑھانا چاہتا ہے۔ اور اب ان ممالک میں ایک نیا ملک پاکستان بھی شامل ہو رہا ہے۔ آپ کا سفر ہندوستان مصلحت سے خالی نہیں ہے۔ واضح رہے کہ جان فلبی ایک مدت دراز تک مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں زندگی گذار چکے ہیں۔ اور آپ ذاتی طور پر عربوں کے طرفدار ہیں۔ اور عربوں سے اسی طرح ملتے جلتے رہے ہیں۔ اور ایک ذاتی طور پر عربوں کے طرفدار ہیں۔ جس طرح کسی زمانے میں مسٹر لارنس کی شہرت تھی۔

حکومت سندھ کا منصفانہ اقدام

کراچی کی ایک خبر ہے۔ کہ حکومت سندھ نے یہ اعلان جاری کیا ہے۔ کہ جن ہندو اسکولوں کا تعلق ابھی بمبئی یونیورسٹی سے ہے ...

آزاد حیدرآباد اور آزاد پاکستان ترکی کو پسند ہیں

...

چودھری خلیق الزمان مشرق وسطیٰ میں مملکت پاکستان کے سفیر ہونگے

...

"پاکستان فنڈ"
قائداعظم کی ملت اسلامیہ ہند سے اپیل

نئی دہلی ۱۸ رجون۔ قائداعظم محمد علی جناح نے ملت اسلامیہ ہند کے نام حسب ذیل اپیل جاری فرمائی ہے۔

ہند کی تقسیم سے متعلق ۳ رجون کے منصوبہ کو جامہ عمل پہنانے کے لئے ہمیں رفتہ رفتہ مختلف مرحلوں اور اہم مسائل سے دوچار ہونا ہے۔ صوبہ شمال مغربی سرحد میں ہمیں ایک مختصر سی مدت میں عام رائے شماری کا سامنا کرنا ہے۔ یہ مہم بڑی زبردست اہمیت کی حامل ہے۔ اسی طرح بلوچستان اور آسام کے ضلع سلہٹ میں بھی ہم کو استصواب کی مہم سر کرنی ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب اور بنگال کے لئے جو طریقہ کار معین کیا گیا ہے۔ اس پر بہت جلد عمل ہونے والا ہے اور قطعی فیصلوں کے لئے تاریخ بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ ہمیں جلد پاکستانی مجلس دستور ساز کی تشکیل کرنی ہے۔ پاکستان کے دستور کی تدوین کے لئے حقوقی ماہرین کی بہت ساری ...

"پاکستان فنڈ" ہوگا۔ اور یہ بنک اس کے علیٰحدہ حسابات رکھے گا۔ مرقومہ بالا امور پر بالعموم اور قیام حکومت پاکستان سے قبل کی مختلف ضروری سرگرمیوں پر بالخصوص اس فنڈ کی ساری رقم صرف کی جائے گی۔ (اے پی)

خوراک کی خبریں

— اگست میں ہندوستان کے لئے امریکی گیہوں — امریکی محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگست میں ہندوستان کو ۹۲۰۰۰ ٹن غلہ ملے گا۔ اس مقدار میں ۲۵۵۰۰ ٹن گیہوں ۴۰۰۰ ٹن آٹا ۱۷۰۰۰ ٹن مکئی اور ۲۵۰۰۰ ٹن دوسرے غلے شامل ہیں۔ بحر الکاہل میں امریکی مقبوضہ علاقوں کو ۲۴۱۰۰۰ ٹن غلہ۔ برطانوی مقبوضہ علاقوں کو ۱۰۰۰ ٹن آٹا اور چین تو اپنے کوٹہ کے علاوہ مزید ۱۲۰۰۰ ٹن غلہ ملے گا۔

— ہندوستان کو مصر سے غلہ — معلوم ہوا ہے کہ مصر کا تجارتی ...

کی کمی ہو گئی ہے۔ جیسے غلہ کے فوری حصول صرف میں احتیاط اور باہر کے درآمد کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔ ہر صوبہ سے کہا گیا ہے کہ مقامی طور پر غلہ کے حصول کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال مدراس میں غلہ کا حصول ناکافی ہوا۔ پنجاب میں فسادات کی وجہ سے حصول میں دشواری ہو رہی ہے۔ بنگال سندھ اور یوپی میں حصول حسب دستور ہو رہا ہے۔ کمی والے علاقوں سے کہا گیا ہے کہ غلہ کے صرف میں اس طرح احتیاط برتیں کہ باہر سے برآمد ہونے تک مقامی ذخیرے ختم نہ ہونے پائیں۔ چنانچہ اکثر علاقوں میں راشن میں کمی کر دی ہے۔ اور باقی بھی ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔ موجودہ ۱۲ اونس کے بنیادی راشن میں جو کمی ہو جائے گی۔ اسے کسی حد تک پورا کرنے کے واسطے کمی والے علاقوں کو حنا دیا گیا ہے۔ افریقہ میں ہندوستانی ...

خوراک کے حالات

...

کنٹرول

...

مقصد یہ ہے کہ ملک کے اندر صرف ان اشیا کی درآمد ہو جو نہایت ضروری ہوں

کنٹرول اٹھالیا گیا

حکومت نے باوجودیکہ کنٹرول اٹھا لیا ہے۔ مگر تیل وغیرہ کچھ ارزاں نہیں ہوئے منہ دجہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب تو ہندوستان میں لاکھوں من غلہ باہر سے لایا جا رہا ہے مگر گرانی ختم نہیں ہوتی اور دن بدن غلہ مہنگا کیوں ہوتا رہا ہے۔ غلہ اور چاول کی پابندی بھی اٹھا دینی چاہیئے صرف ایک پابندی رہنی چاہیئے۔ کہ کوئی شخص کسی غیر ملک کو غلہ نہ بھیج سکے یا فروخت نہ کر سکے

مسٹر فلبی

دنیائے اسلام کے لئے مسٹر فلبی کا نام محتاج تعریف و تعارف نہیں آپ تقریباً چالیس سال سے ممالک عربیہ اسلامیہ میں قیام پذیر ہیں۔ اور سرزمین حجاز میں آپ کو حقوق وطنیت حاصل ہیں ...

17-7-47

اجلاس میں جن ممبروں نے شرکت کی۔ ان میں کلکتہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر سونتی کمار چیٹرجی اور کل ہند انجمن ترقی اردو کے سیکرٹری ڈاکٹر عبدالحق بھی شامل تھے۔

دہلی آنے والوں پر نیا ٹیکس

دہلی میونسپلٹی نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ریل کے ذریعہ سے دہلی میں داخل ہونے والوں پر ٹیکس عائد کر دیا جائے۔ یہ ٹیکس تیسرے درجے کے مسافروں سے دو آنہ اور درمیانہ درجہ کے مسافروں سے چار آنہ۔ دوسرے درجہ والوں سے آٹھ آنہ۔ اور اول درجہ (فرسٹ کلاس) میں آنے سے ایک روپیہ لیا جائے گا۔ اندازہ ہے کہ اس سے ۶ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی ہوگی۔ اس تجویز کی کسی ممبر نے مخالفت نہیں کی۔ کیونکہ اس تجویز کے مطابق اہل شہر پر ٹیکس عائد نہیں ہوگا۔ جو لوگ دہلی میں بیس میل کے فاصلہ سے آئیں گے وہ بھی اس ٹیکس سے بری ہوں گے۔

قبائلی سردار اور پاکستان کی حمایت

پشاور کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ مہمند ملکوں کا ایک جرگہ زیر صدارت پیر صاحب مانکی شریف ...

ہندوستان کا آئندہ دار الحکومت

وزیر اعظم یوپی اور مسلمان

نینی تال کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ یو۔ پی کے وزیر اعظم پنڈت گوبند ولبھ پنت نے دہلی سے واپسی پر ایک انٹرویو میں کہا کہ تھوڑی گنتی والے فرقوں (اقلیتوں یا مسلمانوں) کو ان کی آبادی کے تناسب سے زیادہ نمائندگی دینا جمہوریت کے اصول کے خلاف ہے اور اسے ختم کر دینا چاہیے۔ میں اس بارے میں تو ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آئین ساز اسمبلی کی اقلیتوں کی سب کمیٹی کیا فیصلہ کرے گی۔ یا ہندوستان یونین اور پاکستان کی حکومت کے نمائندوں کی بات چیت میں اس بارہ میں کیا طے ہوگا۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی پس و پیش نہیں کہ یو۔ پی اور ہندوستانی یونین کے دوسرے علاقوں میں اقلیتوں کے ساتھ مناسب سلوک کیا جائے گا۔ لیکن اکثریت کے حقوق کو قربان کر کے اقلیتوں کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا جمہوریت کے اصول کے خلاف ہوگا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آج کل جس طریقہ سے اقلیتوں کو دیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے اقلیت اکثریت میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ تو اس طریقہ سے اقلیت کو تو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور اکثریت اپنے جائز حقوق سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے اکثریت والے فرقہ کے ساتھ بے انصافی ہوتی ہے۔ پنڈت جی نے یہ بھی کہا۔ کہ مناسب ...

اندھوں کی تعلیم کی اسکیمیں

ماہروں کی کمیٹی نے یکساں بریل کو منظور کر لیا

نایاب نسخوں کا عجیب انتخاب

سفید بال دن میں جڑ سے کالا

گنگا پرشاد گپتا

نصف گھنٹہ میں ہندوستانیوں کی قسمت کا فیصلہ

لندن سے رائٹر کا نامہ نگار سیاسی لکھتا ہے کہ آئندہ منگل میں برطانوی پارلیمنٹ اپنے ۳۰ منٹ کے تاریخی اجلاس میں ہندوستان اور پاکستان کے چالیس کروڑ انسانوں کو درجہ نو آبادیات دے دیگی۔ نیا بل جس کی رو سے ہندوستان میں دو قوموں کی حکومت قائم ہو رہی ہے دار العوام اور دار الامرا میں پڑھا جائے گا۔ جب اس بل کو دونوں ہاؤس پاس کر دیں گے۔ اور اس کو شاہی منظوری حاصل ہو جائے گی۔ تو ایک شاہی کمیشن مقرر کر دیا جائے گا۔ جس میں لارڈ چانسلر اور چار قانونی مشیر شامل ہوں گے۔ کمیشن کے ممبر سرخ اور سنہری لباس میں ملبوس ہوں گے۔ اس وقت لارڈ اپنے چیمبر میں جمع ہوں گے۔ یہ چیمبر اس وقت سے بادشاہ کے لباس پہننے کا کمرہ ہے۔ جب سے زمانہ جنگ میں ہاؤس آف لارڈز کو عارضی طور پر لیا گیا تھا۔ لارڈ چانسلر۔ سر گیو فری سے کہیں گے کہ دار العوام کے ممبروں کو بادشاہ کا حکم سننے کے لئے بلایا جائے۔ سر گیو فری اپنا سیاہ لباس درباری پہنے ہوئے شاندار انداز میں دار الامرا سے دار العوام تک جائیں گے ...

کہ وہاں کے مسلمانوں نے ساری مسجدوں میں نماز کے بعد حصول پاکستان اور قائد اعظم محمد علی جناح کی درازی عمر کے لئے خاص دعائیں مانگیں۔

—— میرٹھ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ یو۔ پی اسمبلی کے میرٹھ ڈویژن، آگرہ متھرا۔ ایٹہ۔ بجنور۔ مراد آباد۔ بدایوں اور گڑگانواں کے اضلاع کے ممبر ۳ر جولائی کو میرٹھ میں جمع ہوں گے۔ اور مندرجہ بالا اضلاع کو انبالہ و جالندھر کے بارہ اضلاع سے ملا کر ایک سرحدی صوبہ بنائے جانے کے مسئلہ پر غور کریں گے۔

—— نئی دہلی کی ایک خبر مظہر ہے کہ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد عنقریب ایک کمیٹی مقرر کریں گے ...

کہا کہ اگر ریاست کشمیر ہندوستان کی اسمبلی میں شامل ہوگی۔ تو جموں اور کشمیر کے تمام مسلمان بغاوت کر دیں گے۔

—— گورنر جنرل "پاکستان دستور ساز اسمبلی" کا پہلا اجلاس جولائی کے آخر یا اگست کے شروع میں طلب کریں گے۔ اس وقت تک متنازعہ صوبوں کی رائے عامہ اور اسمبلی کے ضمنی انتخابات کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ یہ اجلاس دہلی میں مختصر قسم کا ہوگا۔ جس میں عام آئینی مسائل اور مختلف کمیٹیوں کی تشکیل پر غور کیا جائے گا۔ اس کے بعد سب اجلاس کراچی میں ہوں گے۔ سر ظفر اللہ خان آئینی مشیر ...

حاجیوں کے لئے خوراک

ہندوستان کیلئے شکر

فضل الٰہی

17-7-47

ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پاکستانی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کی پر زور حمایت کریں۔

کوششیں ڈھیلی نہ کی جائیں

میں آخر میں آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنی کوشش نرم نہ کریں۔ آپ یہ خیال تک بھی دل میں نہ لائیں۔ کہ ہمارے حریفوں نے استصواب رائے کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ آپ پختہ ارادہ کریں۔ کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے حق میں ایک ایک ووٹ ڈالا جائے ...

سے خسارہ کا صوبہ ہے کے ۳۵ لاکھ باشندوں کے لئے چند ماہ تک بھی اپنے پاؤں پر کھڑے رہنا محال ہو جائے گا۔ اس طرح سیاسی اور جغرافیائی اعتبار سے صوبہ سرحد کا وجود ختم ہو کر رہ جائے گا۔ یہ درست ہے کہ آگے چل کر صوبہ سرحد کے وسیع ذرائع پاکستان کے لئے ضرور مفید ثابت ہوں گے۔ لیکن ابتدا میں بہرحال یہ صوبہ مالی اعتبار سے پاکستان پر بوجھ ہوگا اور پاکستان کی ہی امداد کا طالب ہوگا۔ اور پاکستان کے یونٹ ...

خان برادران اب اپنے تئیں اسلام اور قرآنی قوانین کے علمبردار ظاہر کرنے لگے ہیں۔ لیکن میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں۔ کہ جس ہندو دستور ساز اسمبلی میں وہ بلا حیل و حجت جا شامل ہوئے تھے۔ اور جہاں ہندوؤں کی وحشیانہ اکثریت ہے۔ وہاں ان کا حشر کیا ہوگا

پہلے مسلمان اور پھر پٹھان

میں چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے مسلمان یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ وہ پہلے مسلمان ہیں اور پٹھان بعد میں۔ اور آج ان کا صوبہ پاکستانی ...

کا نام دے کر بھولے بھالے پٹھانوں کو ... جمہوریت مساوات اور سماجی انصاف کے اسلامی نظریات کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ ابھی کل تک وہ نیشنلزم۔ ہندوستانی قوم کے نظریہ اور کانگرس کی طرف سے ہندوستان بھر کے لئے مضبوط فیڈرل حکومت کے مطالبہ کے پابند سلاسل تھے۔ اب اچانک جو نئی تبدیلی معرض وجود میں آئی ہے۔ وہ ایک سیاسی فراڈ ہے۔ جس کا مقصد خان ٹولہ کو برسر اقتدار رکھنا ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے سخت رنج پہنچا کہ اسے مسٹر گاندھی کی حمایتی دعائیں اور تائید حاصل ہو گئی ہے ...

صوبہ سرحد بھی آزاد و وحدت ہوگا

سرحدی صوبہ کا مفاد

خان برادران کا زہریلا پراپیگنڈہ

برطانوی سکیم کے مندرجات کا احترام کرے اور اس پر دیانتداری سے عمل پیرا ہو۔ لیکن اس کے برعکس مسٹر گاندھی اپنی پراتھناؤں میں جن نظریات کی ترجمانی کرتے رہے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ خان برادران برطانوی سکیم کو ناکام بنانے کے لئے شہ پائیں۔ سرحدی مسلمانوں کو بھڑکائیں اور اس طرح سرحدی مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کریں۔

پٹھانستان کی سٹنٹ

خان برادران یا کسی اور شخص نے اس سے پہلے آزاد پٹھانستان کا شر انگیز مطالبہ کبھی نہیں پیش کیا تھا۔ حال ہی میں جو نیا ...

قبول کر چکی ہے۔ ان حالات میں سرحد کانگرس کی منظور کردہ مذکورہ بالا قرارداد اس بات کی واضح تحریف کرتی ہے۔ کانگرس نے ۱۵ جون کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں قطعی طور پر برطانوی سکیم قبول کی۔ اور مسٹر گاندھی نے اس اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے نہ صرف خود اس کی منظوری کا اعلان کیا۔ بلکہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ارکان پر بھی یہ زور دیا کہ وہ برطانوی سکیم قبول کر لیں۔

صوبہ سرحد کا استصواب رائے عامہ بھی برطانوی سکیم کا ایک جزو ہے۔ اس استصواب رائے عامہ کے ذریعہ یہ مسئلہ طے ہونا قرار پایا تھا۔ کہ صوبہ سرحد کو ...

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳ سے آگے)

المبارک میں مسلمانوں کے لئے چینی کے کوٹہ کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ مگر اس مقصد کے لئے ضابطہ کی کارروائی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ اس مرتبہ ہم نے اس خیال سے اخبارات میں شب برات کے لئے کھانڈ کے کوٹہ میں اضافہ کا مطالبہ پیش نہیں کیا تھا کہ شاید محکمہ اس تکلف کو غیر ضروری سمجھ کر اس کے بغیر ہی مسلمانوں کی ضروریات پوری کر دے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ قیاس خوش فہمی پر مبنی تھا۔ لہٰذا ہم اخبار کے ذریعہ مطالبہ کرتے ہیں کہ شب برات کے لئے چینی کے کوٹہ میں اضافہ کیا جائے اور رمضان المبارک کے متعلق احتیاط کے طور پر ہم پیشگی یہ مطالبہ کر دیتے ہیں۔

صوبہ سرحد میں خان برادران کا سیاسی فراڈ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا جائیگا

قائد اعظم کا باطل شکن اعلان

نئی دہلی ۔ ۲۸ جون ۔ قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج ایک ...

مسلمانوں کو کمزور کرنا اور ان میں تشتت و افتراق پیدا کرنا ہے ...

کو دھوکہ نہیں دے سکیں گے۔ اور آپکا ناقابل تنسیخ فیصلہ بھاری اکثریت کے ساتھ صوبہ سرحد کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کے حق میں دیں گے۔

قبائلیوں کی آزادی کا تحفظ

قبائلی علاقوں سے مجھے خیر سگالی اور دوستی کے جو پیغامات موصول ہوئے ہیں میں اس مرحلہ پر ان کے لئے اپنے آزاد قبائلی بھائیوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ میں اس امر کی پھر وضاحت کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ پاکستان اور مسلم لیگ ان کی آزادی کا احترام و تحفظ کرنے گی اور ہمیشہ ان کے ساتھ ایسے برادرانہ سلوک کرنے اور سمجھوتے کرنے پر آمادہ ہوگی۔ جو فریقین کے لئے مفید ہوں گے۔ آپ ایسے غلط پروپیگنڈہ سے ہرگز گمراہ نہ ہوں۔ کہ مسلم لیگ اپنے بھائیوں کی آزادی اور حریت غصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو اب تک آزاد رہے ہیں اور غلام بنانے کی ہر کوشش کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ کہ ہم بھی اب پاکستان میں بالکل آزاد ہونے والے ہیں۔ ہم انشاء اللہ وہی کریں گے جو دونوں کے مفاد کے لئے ہوگا۔

پاکستان اقتصادی اور مالی اعتبار سے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہوگا

لاہور ۳ر جولائی مسٹر لودھ راج جنرل منیجر پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ نے ایک بیان میں بتایا کہ ہندوستان کی بھلائی اور بہتری کے لئے ضروری ہے۔ کہ پاکستان غریب نہ ہو۔ آپ نے مزید کہا کہ عاقل یہ بات جانتا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے کسی صورت میں سود مند نہیں کہ اس کے ہمسایہ ممالک غریب اور اقتصادی اعتبار سے کمزور نہ ہوں۔ کیونکہ کون ہے جو اس امر سے انکار کرے کہ اقتصادی صحراؤں سے اٹھنے والی گرم آندھی نواحی ہر سبز و شاداب وادیوں کو ایک لمحہ میں جھلس کر خاک بنا سکتی ہے۔ اس لئے پاکستان کی اقتصادی خوشحالی ضروری ہے۔ آپ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں ان میں سے نہیں ہوں۔ جو پاکستان کے اقتصادی مستقبل کے متعلق مایوس کن اندازے لگائے بیٹھے ہیں۔ میرے خیال میں پاکستان کے پاس بے شمار قدرتی ذرائع ہیں جنہیں زیر استعمال لایا جا سکتا ہے۔ اور ہائیڈرو الیکٹرک پاور کو ترقی دی جائے۔ تو کیمیاوی صنعت کا صنعت کا دنیا کا سب سے بڑا مرکز پاکستان میں ہوگا۔ ان ذرائع کی تنظیم سے پاکستان سے متعلق تمام خواب پورے ہو سکیں گے۔ بلوچستان کی روئی دنیا میں اول درجہ کی روئی تسلیم کی گئی ہے۔ جو امریکہ اور دوسرے ممالک کو بھیجی جاتی ہے پاکستان میں ایسے نفیس اور پائیدار غالیچے بن سکیں گے۔ کہ دنیا دیکھ کر حیرت سے دنگ رہ جائے گی۔ اگر لاہور سے کوئٹہ کا سفر کیا جائے تو بخوبی اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ بے شمار ایسے قدرتی ذرائع ہیں۔ جن سے استفادہ نہیں کیا گیا۔ یہ ملک کان کھود کر بہت ترقی کر سکتا ہے۔ نہ صرف اٹک میں ہی کانی علاقہ میں پٹرول ملتا ہے۔ بلکہ بلوچستان میں بھی پیٹرول کے چشمے ہیں۔ اگرچہ جہلم کا کوئلہ علاقے اور حدت کے اعتبار سے گھٹیا اور بیکار ہے۔ لیکن اس سے اور بھی اشیاء بن سکتی ہیں۔ جن سے پاکستان مالامال ہو سکتا ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ وہ ان تمام ذرائع کو از سر نو منظم کرے۔

اگر مسلمان یہ چاہیں کہ ہم اس نیک کام میں ان کی امداد کریں۔ اور اپنی صلاح و مشورہ دے سکیں۔ جیسے مسلم اور ہندو عوام کے معیار زندگی بلند ہو سکتے۔ تو اس کے لئے صرف دلوں کی کدورت دور کرنے کی ضرورت ہے۔ فرقہ پرست مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اب وہ پاکستان کے قوم پرست مسلمان بن جائیں۔ اور فوراً ہندوؤں کی طرف دست اتحاد و تعاون دراز کریں۔ یقیناً ہندو اس ہاتھ کو بڑھ کر بوسہ دیں گے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ صدق دل سے تعاون کریں گے۔ تاکہ تمام لوگ امن و آشتی کی زندگی بسر کر سکیں۔

گوجرانوالہ کی صورت حالات

گوجرانوالہ ۵ر جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق جمعہ کو گوجرانوالہ کی فرقہ وارانہ حالت ابتر ہو گئی۔ پانچ اشخاص کو چھرے گھونپے گئے۔ جن میں اہم مقام ہے۔ لیڈر اور شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ جب آج صبح دو گھنٹے کے لئے ہٹایا گیا۔ تو مختلف علاقوں میں اکا دکا حملے ہوئے۔ آٹھ اشخاص پر چاقوؤں سے حملے کئے گئے۔ جن میں سے چار اسی وقت چل بسے۔ ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ تین چار مقامات پر باقاعدہ جنگیں ہوئیں

فن تعمیر حیات

عـ۱۲

لچھمی بُدھا اور اُس کی صفات

دولت۔ لچھمی۔ زر۔ روپیہ۔ مترادف الفاظ ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ دولت یا لچھمی کیا ہے؟ اور اس کی صفات کیا ہیں؟ اسکا جواب نہایت واضح طور پر ایک نظم میں حسب ذیل دیا گیا ہے۔

دولت

اے ہماری لکھشمی پیاری (۱) تجھ پہ سو جان سے جہاں واری
تیری مشہور ہے گہرباری تو ہے عالم کی گرم بازاری
اور لاریب رحمت باری

اے میری آسمانِ رعنائی (۲) اے چراغ مکانِ زیبائی
نزدبانِ بروجِ یکتائی ساری دنیا ہے تری سودائی
تو ہے درمانِ دردِ ناداری

دنیا نیساں ہے تو ہے نیسانی (۳) دنیا گلشن ہے تو ہے ریحانی
دنیا چشمہ ہے اس میں تو پانی دنیا ہے مہر تو درخشانی
تیرا سکہ ہے ہر طرف جاری

دنیا جوبن ہے تو ہے گدراہٹ (۴) تو ہے محراب دہر میں ڈیوٹ
آستانِ کمال کی چوکھٹ کیوں نہ تیری بلائیں لیں چٹ چٹ
اے علاج وبائے بیکاری

تو جو آئی تو نعمتیں آئیں (۵) تو جو آئی تو دعوتیں کھائیں
تو جو آئی تو عزتیں پائیں عیش و عشرت کی بدلیاں چھائیں
اے مسرت کی چار دیواری

تو ہے چشم نشاط میں کاجل (۶) تو برات نشاط میں مشعل
تو درخت نشاط میں کونپل تو ہے کمخواب اطلس و مخمل
کیوں نہ ہو تیری ناز برداری

تجھ سے ہوتی ہے عزت افزائی (۷) تجھ سے ہوتی ہے خانہ آرائی
اہل اسلام۔ ہندو عیسائی تیرے اس واسطے ہیں شیدائی
اے گل گلشن وفاداری

(باقی پھر)

THE PAISA AKHBAR URDU WEEKLY LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم مرحوم

غزل

رحمت نے مشتِ خاک کو انساں بنا دیا
مختارِ بزمِ عالمِ امکاں بنا دیا
ناکامیوں نے حاصلِ ارماں بنا دیا
گمراہیوں نے صاحبِ ایماں بنا دیا
پا... نے عقل کو حیراں بنا دیا
ذروں کو ہمکنارِ بیاباں بنا دیا
بیدار مغزیوں نے پریشاں بنا دیا
انساں کو ننگِ فطرتِ انساں بنا دیا
گلشن کو کس نے اے نگہ حرص باغباں
اک موسمِ بہار میں ویراں بنا دیا
اے سعیٔ ناتمام کف پائے جستجو!
ذروں کو آفتابِ درخشاں بنا دیا
کم مائیگی دولتِ دنیا کا غم نہیں
کیا کم ہے یہ کہ مردِ مسلماں بنا دیا

اللہ رے شوقِ لذتِ تعمیرِ آشیاں
خرمن پسند برق کو ارزاں بنا دیا
نادانیاں تھیں باعثِ نادانیاں مگر
دانائیوں نے کیوں مجھے ناداں بنا دیا
حکمت مآب خستہ تحقیق یہ کیا کیا
اہلِ جنوں کو مظہرِ برہاں بنا دیا

مسٹر عنایت اللہ مشرقی نے خاکسار تحریک ختم کر دی

دہلی میں ۳ لاکھ کی بجائے صرف تین ہزار خاکسار جمع کیوں ہوئے

لاہور ۳ جولائی۔ خاکسار تحریک کے بانی مسٹر عنایت اللہ خان مشرقی نے خاکسار تحریک کے قطعی خاتمہ کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے تحریک کے ترجمان "الاصلاح" میں لکھا ہے۔ کہ ساڑھے تین ماہ قبل انہوں نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ اگر دہلی میں تین لاکھ خاکساروں کا اجتماع نہ ہوا تو تحریک کو ختم کر دیا جائے گا۔ قیام پاکستان کے بعد مسلمان تقسیم ہو گئے ہیں۔ اور ان کی آزادی کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کی امیدیں ختم ہو گئی ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق آج پروگرام کے مطابق دہلی میں خاکساروں کے اجتماع میں صرف تین ہزار خاکسار جمع ہو سکے۔

پنجاب سے پاکستان اور ہندوستان کی دستور ساز اسمبلیوں کے نمائندے

تمام مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

لاہور ۳ جولائی۔ آج مشرقی اور مغربی پنجاب سے موجودہ دستور ساز اسمبلی اور پاکستانی اسمبلی کے ارکان نے اپنے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے۔ مشرقی پنجاب سے صرف بارہ امیدواروں نے کاغذات داخل کئے۔ اور وہ منظور ہو گئے۔ لہذا ان کا باقاعدہ انتخاب نہیں ہوگا۔ اور وہ سب کے سب بلا مقابلہ کامیاب منظور ہوں گے۔ ان لوگوں میں چودھری محمد حسن (مسلم لیگ) صوفی عبدالحمید خان (لیگ) مولانا داؤد غزنوی (لیگ) اور شیخ محبوب الہی (لیگ) کے علاوہ سردار ... سردار گورنگھ سنگھ مسافر (کانگرس) ... حیدر (کانگرس) دیوان ... (کانگرس) چودھری زبیر سنگھ ... وغیرہ شامل ہیں۔

مغربی پنجاب سے بارہ مسلم لیگی ممبروں نے بھی کاغذات داخل کئے۔ یہ کاغذات بھی منظور کر لئے گئے۔ چونکہ ... کے گروپ نے اپنی طرف ... نامزد پیش نہیں کیا۔ لہذا کل بارہ لیگی امیدواروں کی کامیابی کا ... ہو جائے گا۔

مغربی پنجاب میں گیانی کرتار سنگھ اور سردار ... سنگھ کے کاغذات بھی ... لئے گئے۔ مغربی پنجاب سے ... کے لئے لالہ بھیم سین ... بہادر سنگھ وغیرہ نے ... داخل کئے۔ مغربی پنجاب ... مسلم ارکان کے انتخاب کے لئے ... مغربی پنجاب کی اسمبلی کا اجلاس ۱۴ جولائی کو ...

منعقد ہوگا۔ مغربی پنجاب کی طرف سے پاکستان دستور ساز اسمبلی کے لئے جو بارہ لیگی امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں:-
(۱) قائد اعظم محمد علی جناح (۲) سردار عبدالرب نشتر (۳) راجہ غضنفر علی خان (۴) خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ (۵) ملک فیروز خان نون (۶) میاں ممتاز دولتانہ (۷) میاں افتخار الدین (۸) بیگم شاہنواز (۹) سردار شوکت حیات خان (۱۰) چودھری نذیر احمد خان (۱۱) شیخ کرامت علی (۱۲) ڈاکٹر عمر حیات ملک۔

ایک پیشین گوئی

موجودہ سمت ۲ میں ۲ ساون ہیں پہلا ساون سوکھا جائے گا۔ اس میں بارش بالکل نہ ہوگی۔ اور اناج کا بھاؤ بھی تیزی پر رہے گا۔ دوسرا ساون لگتے ہی پہلے ہی دن زور سے بارش پڑے گی اور پھر بارش پڑتی ہی رہے گی۔ اور تیسرے ہی روز بھادوں کو ۳ دن ازحد سخت زور کے ساتھ بارش نازل ہوگی۔ جس سے دریاؤں میں باقی چڑھ آئے گا۔ اور بڑے سیلاب آ دیں گے۔ یہ مہینہ بارش کے لئے ازحد عمدہ رہے گا۔ سودی ۱۳ سے سوکھا پڑنے لگیگی۔ (راقم)

(پنڈت راج بہاری لال جیوتشی)

حسن و شباب سے کھیلنے والوں کے لئے

ذیل کی دوائیں جوانی کا بیمہ اور شباب کی دستاویزیں ہیں غیر مفید ثابت کرنیوالے کو ایکسو روپیہ انعام فائدہ نہ ہو تو حلفیہ بیان پر قیمت واپس۔ اس سے زیادہ گارنٹی اور کیا ہو سکتی ہے؟

طلاء مار سیاہ معہ مکمل کورس اس طلاء کی تیاری قدرت کا سر بستہ راز ہے۔ اسی طرح اس کا اثر بھی بجلی کے کرنٹ کی طرح اعصاب میں دوڑتا ہے۔ اور بے حسی کو دور کر دیتا ہے۔ غلط کاری کے باعث اکثر کمزوری کی شکایت عام ہے۔ صرف یہی ایک طلاء ہے جو جملہ خرابیوں کا واحد علاج ہے۔ اس کو ایک یا دو روز لگانے کے بعد دوسرے طلاء کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ اور مقوی باہ گولیاں کھلائی جاتی ہیں۔ دو ہفتہ میں کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔ قیمت ہر سہ ادویات صرف پانچ روپے عہ علاوہ محصول ڈاک۔

دوائے امساک اس کو استعمال کرنے سے سرعت کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ شرمندگی سے بچاتی ہے۔ رکاوٹ کے لئے بہترین چیز ہے قیمت ۲۰ گولی عہ

حسن زیبا دودھ پلانے والی عورتیں جوانی کے اس میوہ نورس کو جھکا دیتی ہیں لیکن یہ ... ڈھیلے ہو کر لٹک جاتے ہیں۔ یہ دوا پستانوں کو سخت کرتی اور شباب کو قائم رکھتی ہے۔ قیمت تین روپے بارہ آنے۔

کیف دوشیزہ دوشیزگی کا لطف ہر شخص کو سہاگ کی پہلی رات ملا کرتا ہے۔ لیکن ہم نے اس لطف کو قائم رکھنے کے لئے یہ ایک عجیب و غریب دوا ایجاد کی ہے جس کو لگانے سے دوشیزگی کا لطف ... کیا جا سکتا ہے۔ قیمت دو ماہ روپیہ۔ جو مدت تک کافی ہے۔

روغن مانع حمل برتھ کنٹرول کے سلسلہ میں یہ دوا اکسیر بے نظیر ہے۔ کثرت اولاد کی دنیا کے لئے ایک مصیبت ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہم یہ ارزاں ... جو بھروسہ کی چیز ہے وقت ضرورت چند ... استعمال کئے جاتے ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

قاتل جریان یہ مرض عام ہو گیا ہے ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت اس بیماری کا شکار ہے۔ اس ... ہم نے ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد یہ دوا ایجاد کی ہے۔ کتنا ہی پرانا جریان ہو اس کے استعمال سے رفع ہو جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ کورس کی قیمت تین روپے ہے۔

معجون شباب و جوانی قوت باہ کا خزانہ ہے کمر اور پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ دل و دماغ جگر یعنی اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ گردوں کو گرم کرتی ہے تولید خون کے لئے اکسیر ہے قیمت ۲۰ خوراک ...

تحفہ خاص یہ دوا پیری کے تو ... سے بڑھ کر کام کرتی ہے محبوب ہمیشہ کے لئے مطیع اور فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ شوقین حضرات خاص طور پر متوجہ ہوں۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے عہ

مفت ایک دوشیزہ نے سہاگ کی پہلی رات کس طرح گذاری یہ کتاب تین پیسہ کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

نوٹ:- محصول ڈاک ہر دوا کا خرچہ پیکنگ بذمہ خریدار ہوگا۔

حکیم سید آفتاب علی ہاشمی ناظم دواخانہ شباب و جوانی جیلا گیٹ ۱۲ P.L دہلی۔

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

(سورۂ محمدؐ)

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
جن لوگوں نے کفر کیا اور خدا کے رستے سے لوگوں کو روکا۔ خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیئے (۱) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور جو کتاب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوئی۔ اس کے معتقد ہو گئے۔ اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے بالکل برحق ہے ان سے ان کے گناہ دور کر دیئے اور ان کی حالت درست کر دی (۲) یہ (حبط اعمال اور اصلاح حال) اس لئے ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا۔ انہوں نے جھوٹی بات کی پیروی کی اور جو ایمان لائے انہوں نے اپنے پروردگار کا سچا دین اختیار کیا۔ اس طرح خدا لوگوں سے ان کا احوال بیان فرماتا ہے۔ (۳)

توجب تم کافروں سے بھڑ جاؤ۔ تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو مضبوط طرح سے قید کر لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر یا کچھ مال لیکر چھوڑ دینا چاہیئے یہاں تک کہ (فریق مخالف) لڑائی (کے) ہتھیار (ہاتھ سے) رکھ دے یہ حکم خوب ذہن نشین کر لو۔ اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) ان سے انتقام لے لیتا۔ لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش بعض کو بعض سے (لڑوا کر) کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کے اعمال کو وہ ہرگز ضائع نہ کریگا۔ (۴) بلکہ ان کو سیدھے رستے پر چلائیگا اور ان کی حالت درست کر دیگا۔ اور ان کو بہشت میں داخل کریگا۔ جس سے انہیں شناسا کیا ہوا ہے (۶)

مومنو! اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔ اور تم کو ثابت قدم رکھیگا۔ (۷) اور جو کافر ہیں۔ ان کے لئے ہلاکت ہے اور ان کا سب کیا کرایا اکارت کر دیگا۔ (۸) تو یہ لوگ قیامت کو دیکھ رہے ہیں کہ ناگہاں ان پر آ واقع ہو۔ سو اس کی نشانیاں (وقوع میں) آگئی ہیں۔ تو جب وہ آ جائیگی تو اس وقت ان کو نصیحت قبول کرنا کیا فائدہ دیگا۔ (۱۸) پس جان رکھو۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس سے اپنے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو۔ اور خدا کو تمہاری آمد و رفت اور رہنے کی جگہ معلوم ہے۔ (۱۹)

مومنو! خدا کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اور (نافرمانی کر کے) اپنے اعمال کو باطل نہ کر لینا۔ (۳۳) جو لوگ کافر ہوئے اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکتے ہیں۔ پھر کافر کے کافر ہی مر گئے خدا ان کو کبھی نہیں بخشے گا۔ (۳۴) تو اے گروہ مسلمانان! تم ہمت نہ ہارو اور کفار کو صلح کی طرف نہ بلاؤ۔ اور تم تو غالب ہو۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اور تمہارے اعمال میں ہرگز نقصان نہیں کریگا (۳۵)

سورۂ فتح

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
(اے محمدؐ!) ہم نے تم کو حق ظاہر کرنے والا اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (۸) کہ تم لوگ خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس (کے دین) کی مدد کرو۔ اور اس کو بزرگ سمجھو اور صبح و شام اس (کے نام) کی تسبیح کرتے رہو (۹) جو لوگ (اے محمدؐ) تم سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ (گویا) خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ تو جو کوئی عہد شکنی کریگا تو عہد شکنی کا نقصان اسی کو ہو گا۔ اور جو اس عہد کو پورا کریگا۔ جو اس نے خدا کے ساتھ کیا ہے۔ تو اس کو بڑا اجر دیگا۔ (۱۰)

جو شخص آنکھوں سے معذور ہو۔ اس پر بھی گناہ نہیں اور جو لنگڑا ہو اس پر بھی گناہ نہیں۔ اور جو بیمار ہو اس پر بھی گناہ نہیں (کہ جہاد سے پیچھے رہ جائے اور اس میں شامل نہ ہو۔) اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی حکم برداری کریگا۔ خدا اس کو بہشتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ اور جو کوئی روگردانی کریگا۔ اس کو وہ عذاب الیم دیگا۔ (۱۷) وہ خدا ہی تو ہے۔ جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت (کی کتاب) اور دین حق دیکر بھیجا۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور حق ظاہر کرنے کے لئے خدا ہی کافی ہے۔ (۲۸)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) **خدا کے پیغمبر ہیں**۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ کافروں کے حق میں سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (نماز میں خدا کے آگے) جھکے ہوئے اور سر بسجود ہیں۔ اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا یہی احوال تورات میں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ وہ گویا ایک کھیتی ہیں۔ جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی۔ پھر اس کو مضبوط کیا۔ پھر وہ موٹی ہو گئی۔ پھر اپنے نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ اور کھیتی والے اس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونے لگے۔ (اسی طرح خدا ان لوگوں کو بڑھائیگا) تاکہ کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ (۲۹)۔

سورۂ حجرات

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
مومنو! (کسی بات کے جواب میں) خدا اور اس کے رسول سے پہلے بات نہ کیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (۱)

اور اے اہل ایمان (بولنے میں) اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو۔ اور جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے زور زور سے بولتے ہو۔ (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو۔ (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال (بے ادبی کے سبب) ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ (۲) جو لوگ پیغمبر خدا کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں۔ خدا نے ان کے دل ظہور تقوے کے لئے آزما لیئے ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے (۳) جو لوگ تم کو حجروں (کی دیوار) کے باہر سے آواز دیتے ہیں۔ اکثر بے عقل ہیں (۴) اور اگر وہ صبر کئے رہتے۔ یہاں تک کہ تم خود نکل کر ان کے پاس آتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (۵)

مسلمانو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے۔ تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) ایسا نہ ہو کہ (اس کی خبر پر اعتبار کر کے) کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ اور پھر اپنے کئے پر نادم ہو (۶) اور اگر مسلمانوں میں کوئی سے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں۔ تو ان میں صلح کرا دیا کرو۔ اور اگر ایک فرقہ دوسرے پر زیادتی کرتا چلا جائے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ خدا کی حکم کی طرف رجوع لائے۔ تو جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو۔ اور انصاف سے کام لو۔ کہ خدا انصاف

تو پاک باش برادر مدار از کس باک — زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب نیشنل پریس سٹیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲۷ | ۱۷ جولائی ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

پاکستان کی حکومت

آج کل اکثر لوگ دریافت کرتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت کیسی ہوگی۔ اس امر کی تشریح مشکل ہے۔ مگر جو کچھ قائداعظم کہہ چکے ہیں۔ اس کی روشنی میں پاکستانی حکومت ایسی نہ ہوگی جس کی تصویر بعض جاہل مسلمان اپنے دماغوں میں لئے ہوئے ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے سیاسی۔ اقتصادی اور سماجی نظام کی تشریح کرتے ہوئے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہی۔ جس سے ہندوؤں اور سکھوں کو ہندوؤں اور سکھوں کی حیثیت سے کوئی خوف یا ڈر لاحق ہو سکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ مسٹر جناح اور اکثر لیگی لیڈر سرمایہ داری یا جاگیرداری کے خلاف نہیں بلکہ اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس لئے پاکستان میں بالائی طبقوں کی حکومت ہوگی۔ عوامی حکومت نہیں۔ لیکن یہ خدشہ تمام غریبوں کو ہے چاہے وہ ہندو ہوں۔ سکھ یا مسلمان پاکستان میں ہندو سرمایہ دار اور جاگیردار بھی عیش منائیں گے۔ اور مسلم کسان اور مزدور بھی مفلوک الحال رہیں گے۔ اس لئے اس فرقہ داری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہندوؤں اور سکھوں کو ہندوؤں اور سکھوں کی حیثیت سے اس کا کوئی ڈر نہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ مسٹر جناح نے بارہا بتایا ہے کہ پاکستان مسلم ریاست ہوگی جس سے ان کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہوگی اور ان پر ہندوؤں کا غلبہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اکھنڈ ہندوستان میں ہوتا۔ لیکن مسٹر جناح نے کبھی نہیں کہا۔ کہ پاکستان میں ایسے قانون نافذ ہوں گے جن میں مسلمانوں کے ساتھ جانبداری ہوگی۔ یا حکومت پاکستان کا کوئی ایسا مقصد ہوگا۔ جو غیر مسلموں کے خلاف ہوگا

بلکہ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ پاکستان میں تمام فرقوں کے ساتھ یکساں سلوک ہوگا۔ بدقسمتی سے پاکستان کے سماجی۔ سیاسی اور اقتصادی نظام کی تشریح کرنے میں مسٹر جناح اکیلے نہیں۔ وقتاً فوقتاً دوسرے لیگی لیڈر اور کارکن بھی اس موضوع پر اظہار خیال کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات وہ ایسی باتیں کر دیتے ہیں۔ جو ہندوؤں اور سکھوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ ہم اس مختصر نوٹ میں ان تمام تقریروں کے حوالہ جات پیش کریں۔ جو پاکستان کے موضوع پر مسٹر جناح کے پیرو کرتے آئے ہیں۔ اور جن سے ہندو اور سکھ خوف زدہ ہوتے آئے ہیں۔

پاکستانی حکومت میں خواہ اور کچھ ہو یا نہ ہو۔ لیکن مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت ضرور کی جائے گی۔ موجودہ قانون میں بعض ایسی رکاوٹیں ہیں جن کو مسلمان اپنی اقتصادی اور کافی ترقی کے لئے سد راہ سمجھتے ہیں۔ ان کی تبدیلی ضرور کی جائے گی۔ مثلاً تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کو کلام مجید اور اسلامی زندگی سے بے خبر رکھنے کی جو پالیسی اس وقت تک محکمہ تعلیم میں جاری تھی۔ اس کو ختم کر دیا جائے گا۔ جن جن محکموں میں ہندو اجارہ داری تھی وہاں مسلمانوں کو بھی ان کی آبادی کی نسبت سے حصہ دیا جائے گا۔ کپڑے کی تجارت میں جس میں مسلمانوں کو صفر کی نمائندگی تھی۔ حکومت پنجاب نے ... دی تھی۔ وہ اب اس کے حصول کے لئے جدوجہد کریں گے۔ مسلمانوں کو جو مختلف کالجوں اور فنی اداروں میں داخلہ نہ ملتا تھا۔ شاید اب ملنا شروع ہو جائے پرانی اجارہ داریاں ٹوٹ جائیں گی۔ اور جدید نظام کے ماتحت مسلمان نوجوانوں کا داخلہ شروع ہو جائے۔

مسلمان کسی جانبداری کے مستحق نہیں ہیں۔ وہ تو اپنی مقدار کے مطابق اپنا حصہ لینا چاہتے ہیں۔ جس حصہ پر اب تک ہماری ہمسایہ قوم کا قبضہ تھا۔ اور جو قبضہ سوائے پاکستان اور حکومت کے اور کسی طرح ٹوٹتا دکھائی نہ دیتا تھا۔ ہندوستانی حکومت نے تو یہ اعلان کر دیا ہے کہ ان کے ہاں اقلیتوں کو صرف وہی حقوق دیئے جائیں گے۔ جو ان کی آبادی کی تعداد حاصل کر سکتی ہے اگر ان کی آبادی دو آنہ فی روپیہ ہے۔ تو ان کو صرف دو آنہ کا حصہ دیا جائے گا۔ امید ہے کہ پاکستانی حکومت کو بھی اپنے علاقہ میں وہی صورت اختیار کرنی پڑے۔ جو ہندوستان والے اپنی اقلیتوں کے لئے مقرر کریں گے۔

پاکستان میں سب بھائی بھائی کی طرح رہینگے

سردار عبدالرب نشتر۔ کمیونیکیشن ممبر عارضی حکومت ہند نے کل شب کو پشاور کے ایک جلسہ میں کہا کہ پاکستان کے مختلف فرقوں کے باہمی تعلقات بہت مخلصانہ اور دوستانہ رہیں گے۔ اور سب کے سب بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کی خوشی و غم میں شریک ہوں گے۔ آپ نے یقین دلایا۔ کہ مسلمان اس موقع پر اٹھیں گے اور سب کے ساتھ بہتر سلوک کے دعوی کو حقیقت ثابت کریں گے۔ آپ نے ہندوستان اور پاکستان کی مجوزہ حکومتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اقلیتوں کے مسئلہ سے جرأت و ہمت کے ساتھ عہدہ برآ ہوں۔

پاکستان کی فتح

سب سے اول بلوچستان کی اسمبلی نے اعلان کیا۔ کہ ہم صرف مغربی مسلم حکومت کے ساتھ رہ کر ہی اپنی آئندہ فلاح و بہبودی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد سلہٹ کے استصواب رائے کا نتیجہ مسلم لیگ کے حق میں ثابت ہوا سلہٹ کے مسلمانوں نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان ہی وہ حکومت ہے جس کے ساتھ رہ کر سلہٹ کے مسلمان امن کی زندگی بسر کر سکتے تھے۔ اس کے بعد سرحد کی سرخپوش فوج نے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ سرحد والوں کو بھی اپنے بقا کی واحد صورت اسی میں نظر آئی کہ وہ پاکستانی علاقہ میں رہ کر پرامن زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور خان عبدالغفار خان نے منہ کی کھائی ہے تمام ہندوستان کے مسلمان ان ہر سہ انتخابات کا نتیجہ معلوم کرنے کے لئے بے چین تھے۔ جواب شائع ہو چکا ہے۔ پاکستان کو جو کامیابی ہوئی ہے وہ اس کے لئے سخت مبارکباد ہے۔

مصر میں پاکستان کا خیر مقدم

قاہرہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ المنصور اپنے ایک ہفتہ واری تبصرہ میں قیام پاکستان کا ایک بہت ہی اہم واقعہ کے نام سے خیر مقدم کرتا ہے۔ اس پرچہ نے لکھا ہے جیسے ہی پاکستان کے دستور کے متعلق معاہدہ پایہ تکمیل کو پہنچا سلطان ابن سعود نے قائداعظم محمد علی جناح کو ایک بحری تار کے ذریعہ مبارکباد بھیجی کی اس واقعہ کی خاص اہمیت ہے کیونکہ اس کے بعد ہی سلطان ابن سعود کے شخصی مشیر عبداللہ قلبی ہندوستان پہنچے۔ یہ رسالہ یاد کرتا ہے۔ کہ جب قائداعظم محمد علی جناح قاہرہ میں تھے۔ تو مصر کے ارباب لبست وکشاد نے ایک اسلامی لیگ کے قیام کی تجویز کو قبول کر لیا تھا۔ اس لیگ میں پاکستان کے چالیس کروڑ نفوس شریک رہیں گے۔ جو انڈونیشیا ترکی ایران مشرقی دیا سنہائے عرب اور شمالی افریقہ کے رہنے والے اسلامی لیگ جو ضروری نہیں ہے کہ عرب لیگ کو تحلیل کر دے برطانیہ کو اجازت دیگی کہ وہ عرب اقوام کے ساتھ اپنے تعلقات کو بڑھائے برطانیہ اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ اسے اپنی افریقی سلطنت اور ایشیائی مفادات کی حفاظت کی خاطر عرب لیگ۔ اور دوسرے اسلامی دول مثلاً ترکی اور پاکستان کی حمایت حاصل کرنا ہے۔

بہار کے اینگلو انڈین پاکستان جانا چاہتے ہیں

سون پور کی ایک اطلاع ہے۔ کہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی حکومت کے اینگلو انڈین ملازموں نے پاکستان میں ملازمت کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ جہاں وہ اپنا مستقبل محفوظ سمجھتے ہیں۔ اور جہاں انہیں سماج کے اختلافات کی دشواریاں نہیں ہوں گی۔

پاکستان اور ہندوستان کی بری بحری اور فضائی فوجوں کے افسران اعلیٰ فوراً مقرر کر دیئے جائیں گے

یکم اپریل ۱۹۴۸ء تک پاکستان اور ہندوستان اپنی اپنی فوجوں کے انتظام کے بارے میں بالکل آزاد و خود مختار ہوں گے۔ صوبہ سرحد میں استصواب رائے عامہ ضرور ہوگا۔ پاکستانی علاقہ کے مسلم دستے فوراً مملکت پاکستان میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔ کمانڈر انچیف ۱۵ر اگست تک سپریم کمانڈر کہلائیں گے۔ ان کے اختیارات محدود کر دیئے گئے۔

نئی دہلی یکم جولائی۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۵ر اگست کے بعد ہندوستانی فوجوں کی تقسیم مکمل ہو جانے کے بعد موجودہ کمانڈر انچیف سرکلاڈ آکنلیک ہندوستان کے سپریم کمانڈر کے نام سے موسوم ہوں گے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان فوراً اپنی بحری۔ بری اور فضائی فوجوں کے افسران اعلیٰ مقرر کر دیں۔ جنہیں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز قائم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ تاکہ وہ ۱۵ر اگست تک اپنی اپنی فوجوں کی کمان اپنے ہاتھوں میں لے لیں مرکزی تقسیم کونسل نے کمانڈر انچیف کی صدارت میں فوراً فوجوں کی کانسٹی ٹیوشن کمیٹی اور سب کمیٹیاں مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ وہ بحری۔ بری اور فضائی فوجوں کی تقسیم کے سلسلہ میں تمام ضروری امور طے کر سکیں۔ سرکاری اعلان میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اپریل ۱۹۴۸ء تک پاکستان اور ہندوستان کی علیحدہ علیحدہ فوجیں ہوں گی۔ کمانڈر انچیف فی الحال ایک مشترکہ کونسل کے ماتحت کام کریں گے۔

سرکاری اعلان

آج وائسرائیگل لاج سے یہ سرکاری اعلان جاری ہوا۔

کل ہندوستانی فوجوں کی از سر نو تقسیم و ترتیب کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے وائسرائے کی صدارت میں تقسیم کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر محمد علی جناح اور آنریبل مسٹر لیاقت علی خان اور کانگرس کی طرف سے آنریبل سردار پٹیل اور آنریبل ڈاکٹر راجندر پرشاد شریک اجلاس ہوئے۔ ڈیفنس ممبر سردار بلدیو سنگھ کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلیک اور لارڈ اسمے بھی موجود تھے۔ گورنر ڈاسیہ مرچند لال ... دوران جنگ میں ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری ہونے کے باعث فوجی مسائل میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا انہیں بھی شریک اجلاس کیا گیا۔ انہوں نے آئندہ گفت و شنید کے لئے بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

اہم اصول

تقسیم کونسل نے فیصلہ کیا کہ فوجوں کی از سر نو تقسیم و ترتیب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اہم اصول پیش نظر رکھے جائیں۔

"یہ امر از حد ضروری ہے۔ کہ ہندوستانی یونین اور پاکستان کے پاس اپنے علاقوں میں اپنی اپنی فوجیں ہوں۔ جنہیں

(ا) ۱۵ر اگست سے اپنے اپنے علاقوں پر کنٹرول کے عملی اختیارات حاصل ہوں۔

(ب) اور جو ۱۵ر اگست کو علی الترتیب مسلم اور غیر مسلم ارکان کی اکثریت پر مشتمل ہوں۔

(ج) ۱۵ر اگست کے بعد جن کی تشکیل جتنی جلدی ممکن ہو علاقہ جاتی بناء پر عمل میں لائی جائے۔

نئے افسران اعلیٰ

ہندوستانی یونین اور پاکستان میں، بحری۔ بری اور فضائی فوجوں کے افسران اعلیٰ فوراً منتخب کر لئے جائیں جنہیں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز قائم کرنے کا اختیار حاصل ہوگا تاکہ وہ ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو اپنی فوجوں کی کمان سنبھال لیں ان فوجوں کے افسران اعلیٰ براہ راست اپنے ڈیفنس ممبروں کی وساطت سے اپنی اپنی وزارتوں کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ اور انہیں اپنے اپنے علاقوں کی فوجوں پر انتظامی کنٹرول حاصل ہوگا۔

موجودہ عارضی انتظام

جب تک ہندوستان کی موجودہ فوجیں قطعی طور پر دو حصوں میں تقسیم نہیں ہو جاتیں۔ اور دونوں حکومتیں اپنی اپنی فوجوں کو مسلح کرنے۔ تنخواہیں دینے اور دوسری ضروریات بہم پہنچانے کے قابل نہیں ہو جاتیں۔ اس وقت تک موجودہ ہندوستانی فوجیں ایک مشترکہ انتظامی کنٹرول کے تحت ہی رہیں گی چنانچہ فی الحال ہندوستانی فوجیں اجتماعی طور پر ہندوستان کے موجودہ کمانڈر انچیف کے انتظامی کنٹرول میں ہی رہیں گی۔ لیکن کمانڈر انچیف ایک مشترکہ ڈیفنس کونسل کے ماتحت کام کریں گے۔ یہ مشترکہ ڈیفنس کونسل گورنر جنرل یا ایک سے زیادہ گورنر جنرل ڈیفنس کے دو وزراء اور ہندوستان کے کمانڈر انچیف پر مشتمل ہوگی۔ ڈیفنس کے ہر وزیر کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ مشترکہ کونسل کے اجلاس میں ایک دوسرا وزیر اور ماہرین لا سکے۔

سپریم کمانڈر

فیصلہ کیا گیا ہے کہ جب تک فوجی تقسیم کے سلسلہ میں کمانڈر انچیف کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ جاتا انہیں سپریم کمانڈر کے نام سے موسوم کیا جائے۔ ملک میں امن و ضبط برقرار و بحال کرنے کے سلسلہ میں سپریم کمانڈر ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ انہیں کسی فوجی یونٹ کی نقل و حرکت پر کوئی کنٹرول نہ ہوگا۔ جو دستے پاکستان سے ہندوستان اور ہندوستان سے پاکستان جائیں گے ان کے سلسلہ میں سپریم کمانڈر ذمہ دار ہوں گے۔ لیکن وہ ان دستوں کی نقل و حرکت کے سلسلہ میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے اختیارات کی تحریف نہیں کر سکیں گے۔ جونہی ان کے فرائض میں کمی ہوتی چلی جائے گی۔ ان کے موجودہ سٹاف میں سے ارکان میں بھی تخفیف ہوتی جائے گی۔

فوجی تقسیم کے دو مراحل

ہندوستانی فوجوں کی تقسیم کے دو مراحل ہوں گے۔ پہلے مرحلہ میں تو سیدھی سادی فرقہ وارانہ اساس پر فوجی تقسیم کی تکمیل ہوگی۔ مسلم اکثریت کے جو دستے مسلم علاقوں سے باہر ہیں۔ انہیں فوراً پاکستانی علاقہ میں پہنچا دیا جائے گا اسی طرح غیر مسلم اکثریت کے جو دستے اس وقت پاکستانی علاقہ میں متعین ہیں انہیں فوراً ہندوستان بھیج دیا جائے گا

فوجی تقسیم کے دوسرے مرحلہ پر رضا کارانہ طور پر فوجی دستوں کی تقسیم شروع ہوگی لیکن پاکستانی علاقہ کے کسی مسلمان فوجی کو ہندوستانی یونین کی فوجوں میں شامل ہونے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہندوستان کے کسی فوجی کو پاکستانی علاقہ کی فوجوں میں شامل ہونے کا اختیار نہیں دیا جائے گا۔ لیکن بعد ازاں پاکستانی علاقہ سے غیر مسلم نوجوان اور ہندوستانی علاقہ سے مسلم نوجوان علی الترتیب پاکستان اور ہندوستان کی فوجوں میں شامل ہو سکیں گے۔

یکم اپریل ۱۹۴۸ء تک مکمل تقسیم

ہندوستانی فوجوں کی تقسیم کے پروگرام کو عملی جامہ پہناتے وقت ایسے انتظامات جاری رکھے جائیں گے۔ جن کے ذریعے ہر دو نو آبادیات کے لئے اپنی فوجیں برقرار رکھنے کی انتظامی مشینری قائم ہو جانے تک فوجوں پر سے مرکزی انتظامی کنٹرول ختم نہیں ہوگا۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ فوجوں کی از سر نو تقسیم و ترتیب کے علاوہ اس امر کا انتظام بھی کر دیا جائے۔ کہ دونو نو آبادیات یکم اپریل ۱۹۴۸ء تک اپنی فوجوں کے انتظامات میں مکمل انتظامی مشینری کی مالک بن جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ہر دو حکومتیں ٹریننگ اور تربیت دینے والے اداروں کے سلسلہ میں اشتراک عمل کے لئے باہم سمجھوتہ کر سکیں گی۔

فوجی تقسیم کے بعد فوجی توسیع کا اختیار

جونہی فوجوں کی تقسیم کے بعد مرکزی انتظامی کنٹرول کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تو دونوں حکومتوں کو اپنے حسب منشاء فوجی توسیع از سر نو تنظیم وغیرہ کے سلسلہ میں تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

سرکاری اعلان میں فوجی کمیٹیوں اور سب کمیٹیوں کے ارکان کے اسماء کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور ان میں فوج اور سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری مسٹر محمد علی مسٹر بھابھا۔ مسٹر ممتاز۔ مسٹر اے۔ آر۔ این حسین بریگیڈیر رضا۔ کرنل شیر محمد خان۔ کرنل اکبر خان۔ میجر احمد ایم اے خان۔ ارجن سنگھ بھی لئے گئے ہیں۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ تقسیم کونسل نے ری کنسٹرکشن کمیٹی اور دوسری سب کمیٹیوں کے اختیارات و فرائض کی بھی تشریح و وضاحت کر دی ہے۔

کمیٹیاں اس امر کا خیال رکھیں گی کہ فوجوں کے ملازمین کی موجودہ شرائط ملازمت اور تنخواہیں بحال رکھی جائیں گی۔ اگر بعد ازاں پاکستان اور ہندوستان میں ایسی ہی شرائط ملازمت نافذ کی گئیں جن کی بناء پر ملازمین نے کام کرنا پسند نہ کیا تو وہ فوج سے علیحدگی اختیار کرنے اور مقررہ معاوضہ حاصل کرنے کے مجاز ہوں گے۔

فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کی لڑائی

یہودی بستی میں عربوں نے ایک مکان پر حملہ کیا۔ اور یہودیوں کو زخمی کیا۔ پولیس نے بیان کیا کہ یہ کارروائی شاید عربوں اور یہودیوں کی ان آویزشوں کی وجہ سے ہے جو اسی رفتہ میں چھ ہفتہ قبل ہوئی تھیں۔ آدھی رات کے بعد ہی اس مکان کے بالائی حصہ پر سات اشخاص۔ جن کے پاس ٹامی گن تھے۔ اور جو فوجی وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ دو اشخاص سے لڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ عورتوں نے امداد کے لئے چلانا شروع کیا۔ اور قریب کی یہودی آبادی کے محافظین مدد کو آئے۔ عرب نوگیمبڈ کے ارکان نے مکان پر آتش باری شروع کر دی اور پناہ گاہ مذکورہ پر بھی حملہ کیا۔ یہودی دفاعی افواج نے جوابی کارروائی کی اور ایک قہوہ خانہ کو اڑا دیا۔ تین عرب ہلاک ہوئے۔ فلسطین میں عربوں نے گذشتہ بیس سال سے کوئی امن کا سانس نہیں لیا۔ یہودیوں نے ان کا ملک بھی چھین لیا ہے اور ان کو امن کی زندگی بھی بسر کرنے نہیں دیتے۔

مسئلہ فلسطین کو صرف مقامی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ یہ ساری ملت عربیہ کے لئے موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ فلسطین سے تمام عرب حکومتوں پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔

عرب اپنے خون سے تاریخ بنائیں گے

اس امر واقعہ کو پر زور لہجہ میں بیان کرتے ہوئے کہ عالم عرب تقسیم فلسطین کو منظور کرنے کو تیار نہیں ہے۔ السید نور الدین نے کہا کہ نتائج کے بارے میں یہودی مطمئن ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ درست ہے۔ لیکن اگر یہودی کامیاب ہو گئے تو عرب اپنے خون سے تاریخ مرتب کریں گے۔

غیر لیگی جماعتوں کی پوزیشن

ملک کی سب سے بڑی دو اہم سیاسی پارٹیوں یعنی کانگرس و مسلم لیگ نے برطانوی پلان کو منظور کر لیا۔ اور اس کے مطابق ملک کا بٹوارہ بھی ہو گیا۔ لیکن ہندو مہاسبھا اور جمعیتہ العلماء کے اراکین کی عقلوں پر خدا رحم کرے کہ وہ اب بھی اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ برطانوی حکومت کی تجاویز کو یہ نا پسند و نا منظور کرتی ہیں۔ لیکن ہندو مہاسبھا ہو یا جمعیتہ العلماء و خاکسار ہوں یا احرار ان چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی۔ اور منظوری یا نامنظوری کوئی اہمیت و اثر نہیں رکھتی۔ اور ان کے اعلانات "شس لیشنو دیا لشنود"

ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولانا حفظ الرحمن صاحب ناظم جمعیتہ العلماء نے ایک انٹرویو کے دوران میں ایک نہایت مضحکہ خیز بات کہی۔ کہ کانگرس نے تقسیم ہند کے اصول کو تسلیم کر کے ملک کو دو حصوں میں بٹوا دیا۔ کانگرس کا فرض تھا کہ وہ ان تجاویز کو بغیر غور و خوض کے ٹھکرا دیتی۔ خواہ اس کی وجہ سے سارا ہندوستان راکھ کا ڈھیر بن جاتا۔ سرحد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سرحد۔ کانگرس نے صمت بے وفائی کی اس کی تمام پچھلی قربانیوں کو نظر انداز کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ کانگرس مسلم لیگ کے مقابلہ میں قوم پرستوں کو ہمیشہ نظر انداز کرتی رہی۔ اور ہم نہایت صدق دلی سے ان کے ساتھ وابستہ رہے۔ کانگرس سمجھتی تھی کہ مسلم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ ہونے کی صورت میں ہندوستان کا سیاسی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ گویا کانگرس اس سیاسی مسئلہ کو فرقہ وارانہ سمجھ رہی تھی۔ اور اسے قومی مسئلہ تسلیم کرنے پر تیار نہ تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم لیگ دن بدن طاقتور ہوتی گئی۔ اور آخر کانگرس نے اس کے دربچہ جیسی سائی کی سعادت بھی حاصل کر لی۔

مولانا کا یہ رونا "کھسیانی بلی کھمبا کھسوٹے" کی مثل کے مصداق ہے۔ کانگرس کے قابل و تجربہ کار لیڈروں کو جب تک آپ کی ضرورت رہی کام لیتے رہے۔ اب جبکہ یہ حقیقت ان پر پوری طرح منکشف ہو گئی۔ کہ آپ مٹھی بھر مولوی۔ نام نہاد قوم پرستوں کا مسلمانوں میں کوئی اثر و اقتدار نہیں ہے اور مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اور اس کا مطالبہ قبول کئے بغیر کام نہ چلے گا۔ تو انہوں نے ملک کا بٹوارہ اور پاکستان کا قیام منظور کر لیا۔ اب آپ غور کیجئے

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت شیخ عبدالرشید صاحب سب جج بہادر درجہ اول مقام اونہ ضلع ہوشیارپور

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۹۴۲

حکم چند ولد دو پہنو ذات براہمن، سکنہ نور پور تحصیل اونہ مدعی

بنام حکماں عرف حکم سنگھ وغیرہ جٹ سکنائے ٹھلوہ تھانہ بلاسپور تحصیل اونہ

دعوے اجرائے حکم امتناعی بنام مدعا علیہم

بنام پریتا عرف پریتم سنگھ ولد گوروت سنگھ ذات جٹ سکنہ ٹھلوہ تھانہ اسلاپور تحصیل اونہ حال وارد ملازم فوج

NO. 45836 S. M. PRITAM SINGH
212 L SEC: 4 COMPANY NO: 1. INDIA
AIR FORCE SIGNALS COMPANY R.A.F.
PALAM DELHI CANT

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی پریتا عرف پریتم سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام پریتا عرف پریتم سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر پریتا عرف پریتم سنگھ مذکور تاریخ ۲۳ر جولائی ۱۹۴۷ء کو مقام اونہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ یکم رجولائی ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(دستخط بحروف انگریزی)　(مہر عدالت)

کہ ملت اسلامیہ کی رائے اور سچے قومی خادموں کی مخالفت سے آپ نے کیا حاصل کیا؟ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ پاکستان تو قائم ہو گیا۔ اور انشاء اللہ سرسبز وشاداب ہوگا۔ لیکن آخر دم تک آپ کی مخالفت اور اس کے نتیجہ میں ذلت ورسوائی تاریخ کے اوراق پر ہمیشہ ثبت رہے گی۔

ہندوستان کے آہنی ذخائر

اِنَّا اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ

اَنْزَلْنَا (اتارا ہم نے) یہ قرآن کا خاص انداز بیان ہے۔ اور اس نے اَنْزَلْنَا کا لفظ جابجا استعمال کیا ہے۔ مثلاً ہم نے قرآن اتارا۔ ہم نے آسمان سے پانی اتارا۔ اور اس آیت میں کہا گیا ہے۔ کہ ہم نے لوہا اتارا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قدرت کے نظام میں انسانوں کے لئے لوہے کا وجود کس قدر اہم ہے۔ آیت کے بعد کے الفاظ نے لوہے کی اہمیت کے دو پہلو ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔ (۱) فیہ باس شدید۔ یعنی لوہے میں قوت اور رعب پیدا کرنے کی بے پناہ طاقت موجود ہے اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی قوم لوہے کے ذخیروں اور صنعتوں پر قابض نہ ہو تو وہ اپنوں پر۔ بیگانوں پر۔ کسی فرد پر یا قوم پر بھی خوف پیدا نہ کر سکے گی۔ اور اس لئے سیاست ملک داری اور جنگ میں بالکل ناکام رہ جائے گی۔ اس کے بعد لوہے کی دوسری طاقت کا ذکر کیا اور فرمایا۔ و فیہ منافع۔ یعنی لوہا انسانی فوائد کا سرچشمہ ہے۔ آپ دور حاضرہ کی زندگی پر ایک نظر ڈال کر اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ آج صنعتی۔ زراعتی اور تجارتی منافع کا مرکز اصلی اگر کوئی چیز ہے۔ تو وہ لوہا ہے۔ یعنی قومی تحفظ اور وقار کا سرچشمہ بھی لوہا اور قومی تجارت و تعمیر زراعت و صنعت اور تمدن ومعاشرت کی ترقی کا راس المال بھی لوہا۔ یہ تو تھی محض نظری بحث۔ اب اصل چیز یہ ہے کہ مسلمان دیکھیں، کہ ایسی ضروری چیز جو دفاع اور تمدن کی جان ہے۔ اس کی پیدائش اور کاروبار میں مسلمانوں کا حصہ کس قدر ہے اس کے لئے براہ کرم مندرجہ ذیل مضمون فرداً ملاحظہ فرمائیں۔

ہندوستان میں لوہے کے مرکز

اس وقت ہندوستان کے چار مرکزوں سے لوہا نکالا جا رہا ہے۔ (۱) بہار اور اڑیسہ سے۔ (۲) سی۔پی میں چاندہ اور درگ سے (۳) میسور میں ضلع کڈور سے (۴) مدراس میں ترناگرہ اور سلیم سے۔

ان میں سب سے بڑا ذخیرہ بہار اور اڑیسہ کی لوہے کی چٹانیں ہیں۔ پچھلے ۳۲ سالوں میں ہندوستان کی سرزمین نے کل ۲۴۰ لاکھ ٹن کچا لوہا پیدا کیا۔ اس میں سے ۹۲ فیصدی لوہا بہار اور اڑیسہ کی کانوں سے لیا گیا تھا۔ آج کل بہار اور اڑیسہ کے خام لوہے کی پیداوار کل ہندوستان کی پیداوار کا ۷۹ فیصدی ہے

بہار اور اڑیسہ کی آہنی کانیں

بہار اور اڑیسہ کی آہنی لائن کے کئی بڑے بڑے مرکز ہیں۔

میور بھنج۔ سنگھ بھوم میں بادام پہاڑ۔ گورومہیسانی اور بدھ پور۔ نوامنڈی۔ کلامتی کی پہاڑیوں کیونجھر۔ بنائی۔ گوا۔ باگیا۔ بور و منشد میں مسٹر پی این بوس میور بھنج کے ذخائر کا پتہ چلا تھا۔ سنگھ بھوم کے ذخائر مارٹن اینڈ کمپنی کے ماہرین نے دریافت کئے۔ نوامنڈی کے ذخائر جو کوہن اسٹیٹ سے کیونجھر تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ۱۹۱۷ء میں سر آر۔ این آئینگر اور سیالوی نے دریافت کئے۔ ان کانوں کا حال مختصراً درج ذیل ہے۔

سنگھ بھوم۔ کیونجھر۔ بنائی اور میور بھنج کے علاقے کلکتہ سے ۱۵۰ میل دور جنوب مغرب میں واقع ہیں۔ اس سرزمین کو دنیا کے مشہور ذخائر آہن میں شمار کیا جا

ہے۔ اور یہاں کروڑوں ٹن لوہا موجود ہے مسٹر جونز کے اندازہ کے مطابق یہاں کے ذخیروں کی مقدار حسب ذیل ہے۔

سنگھ بھوم ۱۰۶ کروڑ بنائی ۷۵ کروڑ کیونجھر ۹۹ کروڑ میور بھنج ۱۸ لاکھ ٹن

یہ کل میزان تقریباً ۲۸۰ کروڑ ٹن ہوتی ایک دوسرے ماہر معدنیات کی رائے کے مطابق کیونجھر میں ۲۸۰ کروڑ ٹن کچا لوہا موجود ہے۔

سنگھ بھوم میں بادام پہاڑ اور بدھ پور (منصل ریلوے سٹیشن دمنتا پور) میں ۱ کروڑ ٹن اور ۵۴ ملین ٹن لوہا موجود ہے۔

اب رہا ذخائر آہن کی ملکیت تو اس کی مختصر صورت یہ ہے۔

ذخائر سنگھ بھوم کی ملکیت	بنگال آئرن کمپنی
ذخائر گوا کی ملکیت	انڈین آئرن کمپنی
ذخائر نوامنڈی کی ملکیت	ٹاٹا آئرن کمپنی
ذخائر باگیا پور کی ملکیت	یونائیٹڈ سٹیل کارپوریشن
میور بھنج کی ۳ کانوں کی ملکیت	ٹاٹا آئرن کمپنی

نوامنڈی کے ذخائر کوہن اسٹیٹ سے کیونجھر تک پھیلے ہوئے ہیں سا اور ریلوے اسٹیشن گوا (بی۔این۔آر) سے ملحق ہیں۔ یہ لوہے کی ۲½ میل لمبی اور ایک میل چوڑی

دو متوازی چٹانیں ہیں۔ جن میں ۲۸ ملین ٹن لوہا جمع ہے۔ میور بھنج کی ۱۲ کانوں کے تین ٹاٹا کمپنی کی ملکیت ہیں۔ یعنی گورومہیسانی اسکائی پٹ۔ اور بادام پہاڑ۔ ان تینوں کانوں کے ذخیروں کا اندازہ ۱ کروڑ ۲۲ لاکھ ٹن اور ۷۰ لاکھ ٹن ہے۔

وسط ہند کے ذخائر

مسٹر دت نے ۱۹۱۰ء میں ضلع چاندہ (سی۔پی) میں پانچ بڑے اور دس چھوٹے ذخائر آہن کا پتہ چلا دیا۔ پہلا گاؤں (سی پی) کے ذخائر ۱۸۷۳ء میں مسٹر جے ہولنس نے دریافت کئے۔ ڈرگ کی کانیں مسٹر بوس اور ان کے بعد مسٹر سی۔ ایم ویلڈ نے دریافت کیں۔ یہاں کا لوہا عام طور پر سب سے اعلیٰ تسلیم کیا گیا ہے۔ پہلا گاؤں کی کان ۲½ میل لمبی ہے۔ ڈرگ بستر اسٹیٹ اور انت گڑھ کی کانیں سیلوں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور والی راجپورہ ہلز کے ذخیرہ کا اندازہ ۱۵ لاکھ ٹن ہے۔

میسور کے ذخائر آہن

ضلع کڈور کی کانیں آہنگر اور سمنہ

نے دریافت کی تھیں۔ لوہے کی کانیں مشہور مرکز بابا بدن کی پہاڑیاں ہیں۔ یہاں کے ذخائر کا اندازہ پچیس تیس ملین ٹن کے درمیان ہے کیمن گنڈی میں ۶۰ لاکھ ٹن گلہٹی گری میں ۲۵۰ لاکھ ٹن۔

مدراس کے ذخائر آہن

یہ ذخائر ترناگری اور سلیم کے اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہیں سر تھامس ہالینڈ نے دریافت کیا تھا۔

بڑی بڑی صنعتی کمپنیاں

ہندوستان میں تین بڑی کمپنیاں لوہا نکالنے۔ صاف کرنے اور چھوٹی بڑی چیزیں بنانے کا کام کرتی ہیں۔

(۱) بنگال آئرن کمپنی لمیٹڈ کلکتہ سے ۴۲ میل دور رانی گنج کی مشہور کوئلہ کی کانوں میں گلہٹی کے مقام پر اس کمپنی کے پاس لوہے کی کانیں بھی ہیں۔ اور ۲ لاکھ ٹن سالانہ لوہا تیار کرتی ہے۔ انہی کے پاس پانچ بھٹیاں بھی ہیں۔ یہ کمپنی سپلائی پائپ اور دوسرا چھوٹا سامان تیار کرتی ہے۔ (۲) ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل لمیٹڈ۔ یہ کمپنی ۱۹۰۷ء میں قائم ہوئی۔ جمشید پور (اسٹیشن ٹاٹا نگر) جو کلکتہ سے ۱۵۴ میل جھریا کول فیلڈ سے ۱۱۵ میل اور میور بھنج سے ۴۵ میل دور ہے۔ کمپنی نے یہاں بہت سی بھٹیاں لگا رکھی ہیں۔

پہلے اس نے ۴۰۰ ٹن روزانہ تیار کرنے والی دو بھٹیاں لگائی تھیں۔ ۱۹۱۱ء میں مزید دو بھٹیاں لگائیں۔ ۱۹۱۹ء ایک اور۔ ۱۹۲۶ء میں دو اور۔ یہ بھٹیاں ۸ لاکھ ٹن سالانہ تیار کرتی ہیں۔ کمپنی نے ۱۹۱۲ء سے فولاد بنانا شروع کیا اس کے سٹیل پلانٹ ایک لاکھ ٹن روزانہ فولاد تیار کر سکتے ہیں۔ اس کے کارخانہ کا رقبہ ۵½ میل ہے۔ کمپنی کے کام کرنے والوں کی تعداد ۷۰ ہزار ہے

(۳) دی انڈین آئرن اینڈ سٹیل کمپنی یہ ۱۹۱۲ء میں رجسٹرڈ ہوئی۔ برن پور میں اس کے کارخانے ہیں جو ایک ہزار ٹن پگ آئرن روزانہ تیار کرتی ہے۔

(۴) میسور آئرن ورکس کمپنی۔ یہ کمپنی ۱۰۰ ٹن پگ آئرن روزانہ تیار کرتی ہے جنگلات کی کثرت کی وجہ سے بلاسٹ میں لکڑی جلائی جاتی ہے۔ یہ یہاں لیکوڈ فیول لکڑی کا الکوہل۔ ڈوتار۔ کیلشیم ایسی ٹیٹ بھی تیار کرتی ہے۔

مسلمانوں سے درخواست

ہم نے یہ لوہے کی طویل کہانی کیوں بیان کی ہے۔ ہم مسلمانوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جب تک مسلمان زندگی کے بنیادی کاموں کی طرف متوجہ نہ ہوں گے ان کا قیام مملکت کا خواب شرمندہ

تعبیر کبھی نہیں ہو سکتا۔ دوستو سمجھو۔ سلطنتیں نعروں اور تقریروں سے نہیں بنتی۔ بلکہ وہ صرف لوہے اور کوئلے کا فن سمجھنے۔ سیکھنے اور کرنے سے بنتی ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ میرے مسلمان بھائی باتوں کے خطرے سے نکل کر حقائق کی زندگی میں داخل ہوں اور دیکھیں کہ زندہ قوم اور زندہ حکومت کی اصل ضروریات کیا ہیں۔

خان عبدالغفار خان مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں

اسلام اخوت واتحاد کا علمبردار ہے۔ مسٹر غضنفر علی خان کی تقریر

ایبٹ آباد۔ یکم جولائی۔ مسٹر غضنفر علی خان رکن صحت عارضی حکومت نے کل تین جلسوں میں تقریریں کیں اور اس بات پر زور دیا کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہ اگر پاکستان میں شامل ہو جائیں۔ تو ہندوستان اور دوسری قومیں ان کی ریاست پاکستان کی عزت وحرمت کریں گی۔ مسٹر گاندھی جہاں ہندوستان کو متحد ومتفق رکھنے کی فکر میں مبتلا ہیں۔ وہاں وہ پاکستان کے مسلمانوں کو لڑانے کے لئے اوچھے ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ اور خان عبدالغفار خان ان کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ہندو اکثریت والے صوبوں کے مسلمانوں نے پاکستان کی آزادی اور نجات کے لئے جو قربانیاں کی ہیں۔ وہ رائیگاں جانے کا احتمال ہے۔ اگر مسلمانوں نے آپس میں ہی دست وگریبان ہونا شروع کر دیا۔ خان عبدالغفار خان کی صرف ایک کوشش اس وقت ہے۔ وہ پاکستان کو کمزور اور ناتوان بنانے اور دوسری دنیائے اسلام سے الگ تھلگ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تمام تر جدوجہد صوبہ سرحد کو ہندو حکمرانی کے تلے کرنے میں صرف ہو رہی ہے۔ آپ نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ خان عبدالغفار خان کا ایمان اگرچہ عدم تشدد پر ہے۔ لیکن اب وہ ظلمی پختونستان بنا رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اسلام اخوت اور قومی اتحاد کا علمبردار

ہے اور یہی اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ لیکن خان عبد الغفار خان مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کے اتحاد اور وحدت کے حق میں ووٹ دیں۔ آپ کے ہمراہ خان عبد القیوم خان بھی تھے۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ مسٹر مہر چند کھنہ اور خان عبد الغفار خان اور خان برادران نے ایک رات میں اقتصادی دلیل کو الٹ دیا۔ کل تک وہ کہتے تھے۔ کہ تمام پاکستان اقتصادی اور مالی اعتبار سے اس قابل نہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے۔ لیکن آج وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ پاکستان اقتصادی اور مالی اعتبار سے اس قابل ہوگا۔ کہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو سکے۔

مسٹر جناح جو کچھ چاہتے تھے انہیں مل گیا ہے (گاندھی)

۱۵ر اگست کے بعد برار قانونی اعتبار سے سی پی کا حصہ نہیں رہیگا (مینن)

لندن ۵ر جولائی۔ رائٹر کا نامہ نگار خصوصی ہندوستان کی آزادی کے بل کی وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ اب برطانوی حکومت نے اس بل کی رو سے ہندوستان کی دونوں نوآبادیات — انڈیا اور پاکستان — اور ریاستوں کے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے معاملہ میں بالکل آزاد اور با اختیار بنا دیا ہے۔ دونوں نوآبادیات کو اب یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ ان کے گورنر جنرل علیحدہ علیحدہ ہوں ...... مسٹر کے جو ۱۵ر اگست کو ہندوستانی ریاستوں پر برطانوی حکومت کے اختیارات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اور بعد ازاں وہ اپنا آئینی مستقبل متعین کرنے کے معاملہ میں آزاد ہوں گی۔ لیکن لندن کے باخبر حلقوں میں یہ توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ ریاستیں بالآخر ایک نہ ایک دستور ساز اسمبلی میں ضرور شامل ہو جائیں گی۔ ہر صورت میں نوآبادیاتی وزراء نے آزادی کے لفظ پر خاص زور دیتے رہے ہیں۔ اس لئے ہندوستان کے لئے مجوزہ بل کا نام بھی ہندوستان کی آزادی کا بل رکھا گیا ہے۔ حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ برطانوی کامن ویلتھ کی رکنیت ہی نوآبادیات کی آزادی کی ضامن ہے۔ ویسٹ منسٹر کے سٹیٹیوٹ کے دیباچہ میں بھی اسی خیال کے پیش نظر یہ کہا گیا تھا۔ کہ درجہ نوآبادیات دراصل درجہ آزادی سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

انڈیا اور پاکستان کو خود فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ آیا وہ برطانوی کامن ویلتھ میں رہنا چاہتے ہیں یا اس سے علیحدگی کے خواہاں ہیں۔ ملک معظم کے خطاب سے شاہ ہند کے لفظ کا حذف کرنا عین متوقع تھا۔ اب ہر دو نوآبادیات کی پارلیمنٹ کو ملک معظم کے خطاب میں تبدیلی کو منظور کرنا ہوگا۔ اب ملک معظم شاہ ہندوستان اور پاکستان کے نام سے موسوم ہوں گے۔ آئندہ ہندوستانی مسائل میں برطانوی حکومت اور پارلیمان کو دخل دینے کی مجاز نہیں ہوگی۔ اور عارضی طور پر دونوں نوآبادیات کی دستور ساز اسمبلیاں ہی قانون سازی کے تمام اختیارات بروئے کار لائیں گی۔ اب انڈیا اور پاکستان کو وہی پوزیشن حاصل ہو جائے گی۔ جو دوسری برطانوی نوآبادیات کو حاصل ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ لندن میں انڈیا آفس کی عمارت کے بارے میں برطانوی حکومت دونوں نئی نوآبادیات سے باعزت مفاہمت کر سکے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ انڈیا آفس ہندوستانی سرمایہ سے تیار کیا گیا تھا۔

صدر لیگ کی کامیابی کا اعتراف

آج مسٹر گاندھی نے اپنی پرارتھنا کے بعد ہندوستان کی آزادی کے بل پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب برطانیہ کی کامن ویلتھ میں دو مزید ممبروں کا اضافہ ہو جائے گا۔ مسٹر گاندھی نے کہا۔ لیکن میں حیران ہوں۔ کہ اگر ان دو ممبروں میں سے ایک نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ تو کیا بنے گا۔

مسٹر گاندھی نے تقسیم ہند پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر جناح اور مسلم لیگ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے۔ کہ ملک کی تقسیم ناگزیر ہو گئی۔ اور وزارتی مشن نے جو ہندوستان سے مواعید کئے تھے ان پر خط تنسیخ کھینچ کر رہ گئی۔ مسٹر گاندھی نے کہا صرف یہ امر موجب اطمینان نہیں ہونا چاہئے کہ مسٹر جناح نے جتنا کچھ طلب کیا تھا۔ انہیں اتنا نہیں مل سکا۔ مسلم لیگ کے صدر خود مختار حکومت چاہتے تھے۔ سو انہیں مل گئی۔ اب پاکستان کا درجہ وہی ہوگا۔ جو ہندوستان کا ہوگا۔

سکھوں کا ردّ عمل

پنتھک اسمبلی پارٹی کے لیڈر سردار سورن سنگھ نے ہندوستان کی آزادی کے بل پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کی حدود متعین کرنے سے پہلے انتقال اقتدار و اختیارات سکھوں کے مفاد کو نقصان پہنچائے گا اور سکھ اس کارروائی کا پورے عزم کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ سردار سورن سنگھ نے کہا۔ کہ پنجاب کا سرحدی کمیشن قائم کیا جا چکا ہے۔ اور ۱۵ر اگست تک اس کے ایوارڈ کا اعلان متوقع ہے۔ لیکن اگر اس وقت تک کسی فیصلہ

تک پہنچنے میں تاخیر ہو گئی۔ تو ۱۵ر اگست کو پاکستان کو اختیارات منتقل کرنے سے سکھ مفاد کو نقصان پہنچے گا۔

برطانوی سیاست کا عظیم کارنامہ

حکومت ہند کے رکن سردار پٹیل نے آج ایک پریس کانفرنس میں ہندوستان کی آزادی کے بل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ برطانوی پارلیمنٹ کی طرح تاریخ میں کسی ایسے قانون کی نظیر نہیں ملتی۔ جو اتنی سرعت سے منظور کیا گیا ہو۔ ۱۵ر اگست کو ہندوستان بالکل آزاد ہو جائے گا۔ اور یہ برطانوی سیاست کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گو یہ بل نہایت مختصر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کی تیاری میں بڑی جانکاہ محنت صرف کی گئی ہے۔

برار کی آئینی پوزیشن

ریفارمز کمشنر مسٹر مینن سے ۱۵ر اگست کے بعد برار کی پوزیشن دریافت کی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ قانونی طور پر ۱۵ر اگست کے بعد برار سی۔ پی کا حصہ نہیں رہے گا۔ لیکن اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے نظام کو دوبارہ گفت و شنید کرنا ہو گی۔

مسٹر مینن سے دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی علاقہ ایک نوآبادی سے نکل کر دوسری نوآبادی میں شامل ہو سکتا ہے۔ تو مسٹر مینن نے جواب دیا۔ کہ میرے خیال میں ایسا ممکن نہیں ہے

مسٹر کے۔ ایم۔ منشی نے مذکورہ بالا بل کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ کہ اب دونوں دستور ساز اسمبلیاں اپنا اپنا آئین مرتب کرنے کے معاملہ میں آزاد و خود مختار ہوں گی۔ انہوں نے توقع ظاہر کی دونوں نوآبادیات میں اقلیتوں سے بہتر سلوک ہوگا۔

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

پاکستان اسمبلی ایک کمیٹی قائم کریگی

کراچی ۵ر جولائی۔ سندھ کے وزیر اصلاحات پیرزادہ عبد الستار نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی جن امور پر غور و خوض کرے گی۔ ان میں ایک مسئلہ اقلیتوں کے حقوق کے لئے ایک کمیٹی قائم کرنا ہے۔ پیرزادہ عبد الستار نے مزید بتایا کہ سندھ کو پاکستان میں دیٹیج حاصل ہوگا۔ (ا۔پ)

حکومت پاکستان کے ملازمین

کا پہلا گروہ ۱۵ر جولائی کو کراچی روانہ ہوگا

برطانوی آئی۔ سی۔ ایس افسروں کو بھی ملازم رکھا جائے گا؟

نئی دہلی ۵ر جولائی۔ پاکستان کی حکومت کے ملازمین کا پہلا گروہ ۱۵ر جولائی کو دہلی سے کراچی جا رہا ہے۔ یہ گروہ مرکزی پی۔ ڈبلیو۔ ڈی اور اکاؤنٹنٹ جنرل سنٹرل ریونیوز کے دفاتر سے جائے گا۔ اس کے بعد آئندہ نومبر تک مختلف جتھے لگاتار جاتے رہیں گے۔ جب کہ ماہ مذکور تک تمام پاکستانی ملازمین کراچی پہنچ جائیں گے پاکستان کے مرکزی دفتر میں تمام دو سو افسر۔ ساڑھے تین ہزار چھوٹے بڑے گریڈوں کے ملازمین ہوں گے۔ جن میں کلرکوں سے لے کر سپرنٹنڈنٹوں تک کے تمام عہدہ دار ہوں گے۔ اور قریباً ایک ہزار چپڑاسی ہوں گے۔

اگرچہ عام عملوں کے آدمی دستیاب ہو جائیں گے۔ لیکن جہاں تک افسروں اور ماہروں کا تعلق ہے۔ کچھ دقتوں کا سامنا ہوگا۔ پاکستانی حکومت پہلے یہ کوشش کرے گی۔ کہ یہ افسر اور ماہرین ہی اور صوبائی حکومتوں سے مل سکیں۔ لیکن دوسری صورت میں غیر علاقوں کے لوگ بھی لئے جائیں گے۔ حکومت پاکستان اس کمی کو پردہ راز میں رکھنا نہیں چاہتی۔ اور وہ برطانوی آئی۔ سی۔ ایس ممبروں کو ملازم رکھے گی۔

امرتسر کے قریب ایک گاؤں پر رائفلوں سے مسلح لوگوں کا منظم حملہ

بہادر دیہاتیوں نے حملہ آوروں کو مار بھگایا۔ ایک حملہ آور ہلاک ہوا

امرتسر ۵ر جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب امرتسر کے قریب موضع ہوشیاں میں حملہ آوروں کے ایک مسلح گروہ اور دیہاتیوں کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ایک حملہ آور ہلاک اور ۱۰ دیہاتی مجروح ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آدھی رات کے وقت موضع ہوٹھیاں کے نزدیک ایک کھیت میں ہندوقوں۔ رائفلوں اور پستولوں سے مسلح بہت سے اشخاص جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ان لوگوں کی قیادت دو شخص کر رہے تھے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ سب لوگوں نے اپنے منہ چھپائے ہوئے تھے۔ اس وقت یہ لوگ حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے۔ حسن اتفاق سے گاؤں کے پہرہ داروں نے انہیں دیکھ لیا۔ اور انہوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اس پر چند ہی منٹ میں گاؤں کے تمام باشندے اپنی حفاظت کے لئے جمع ہو گئے۔ حملہ آوروں نے دس منٹ تک اندھا دھند گولیاں چلائیں۔ جن سے متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ دیہاتیوں نے نیزوں۔ کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ حملہ آور مقابلہ کی تاب نہ لا کر ایک قریبی نہر کی جانب پسپا ہو گئے۔ لیکن دیہاتیوں نے ان کا پیچھا کیا۔ حملہ آوروں نے پسپا ہوتے ہوئے بھی بے شمار گولیاں چلائیں۔ بالآخر جب یہ حملہ آور پسپا ہوتے ہوئے نہر کے پل پر سے گذر رہے تھے۔ تو ان کا ایک ساتھی نہر میں گر پڑا۔ اس پر پیچھا کرنے والے متعدد دیہاتی بھی نہر پر پہنچ گئے۔ انہوں نے نہر میں گرے ہوئے حملہ آور کو ہلاک کر دیا۔ اور اسے گھسیٹ کر اپنے گاؤں میں لے آئے۔ باقی تمام حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ چار دیہاتی سواروں نے بڑی جرأت سے کافی دور تک ان کا پیچھا کیا۔ مگر وہ غائب ہو گئے۔

اطلاع موصول ہونے پر سپرنٹنڈنٹ پولیس مسلح پولیس اور فوج کی معیت میں اس گاؤں میں پہنچے۔ سپرنٹنڈنٹ نے ان تمام دیہاتیوں کو جنہوں نے حملہ آوروں کا نہایت جرأت سے مقابلہ کیا اور بہادری دکھائی تھی۔ بیس روپے سے لیکر ۵۰ روپے تک انعام دیا۔ ۱۸ مجروحین کو امرتسر کے سول ہسپتال میں پہنچایا گیا ہے۔

اگر سرحدی وزارت میں ذرا بھی حمیت ہے تو اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے

مانسہرہ میں مسٹر غضنفر علی خاں کی معرکتہ الآراء تقریر

مانسہرہ ۔ ۱۵ جولائی مسٹر غضنفر علی خان نے مانسہرہ میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر سرحدی وزارت میں ذرا بھی احساس خود داری ہوتا۔ تو اسے چاہیئے تھا۔ کہ وہ فوراً مستعفی ہو جاتی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی برطانوی حکومت کے تین جون والے اعلان کو قبول کر چکی ہے۔ اس بیان کے مطابق سرحد کے باشندوں کے سامنے اب یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔ اگر کانگرس کے اس فیصلہ کے خلاف صوبہ سرحد کی وزارت کو کوئی اعتراض ہے۔ اور وہ اس فیصلہ سے انحراف کرنا چاہتی تھی۔ تو اس کے لئے بہتر تھا۔ کہ وہ مستعفی ہو جاتی۔ کیونکہ وہ کانگرس کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ آپ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ ریفرنڈم کے بعد تو کانگرسی وزارت کو مستعفی ہونا پڑے گا۔ مسٹر غضنفر علی خان نے عبدالغفار خان کے مطالبہ پٹھانستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پٹھانستان کو افغانستان کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ یا ہندوستان کے ساتھ۔ اگر پٹھانستان کا مطلب نہیں کے کہنے کے مطابق صوبہ کی خود مختاری ہے۔ تو ایسی خود مختاری مضبوط پاکستان میں حاصل ہو سکتی ہے۔ پاکستان کا ایک یونٹ ہونے کی وجہ سے اسے مکمل خود مختاری حاصل ہوگی۔

فن تعمیر حیات

۱۱ء

تو ہی بنیادِ بامِ الفت ہے ۔۔۔ تو نسیمِ بہارِ راحت ہے
تو کلیدِ درِ محبت ہے ۔۔۔ تو عنایت ہے تو مروت ہے
تو چھپاتی ہے زشت کرداری

تو مٹاتی ہے فتنہ انگیزی ۔۔۔ تیری بجلی نسبت ہے تیزی
ہرِ اہوارِ طبع مہمیزی ۔۔۔ ساری تیری ہے رنگ آمیزی
زعفرانی۔ گلابی زنگاری

تجھ کو بزمِ شباب میں دیکھا ۔۔۔ تجھ کو مشک و گلاب میں دیکھا
تجھ کو جامِ شراب میں دیکھا ۔۔۔ تجھ کو مرغ کباب میں دیکھا
تجھ سے کلفت جو مٹ گئی ساری

تیری رحمت سے عجبِ سلطانی ۔۔۔ مہترانی ہوئی مہارانی
تو ہے اعناق۔ ہدیہ قربانی ۔۔۔ تجھ سے نفرت ہے سخت نادانی
کشتِ عصیاں میں تو ہے چنگاری

تیری خاطر پہاڑ چیرے ہیں ۔۔۔ تجھ میں لاکھوں جڑے جواہر ہیں
تجھ سے زرخیز سب جزیرے ہیں ۔۔۔ تجھ سے حاصل ہوئے ذخیرے ہیں
تجھ سے رائج ہوئی سبکساری

عیب لوگوں کے تو چھپاتی ہے ۔۔۔ روئے مقصود تو دکھاتی ہے
خوانِ نعمت تو ہی سجاتی ہے ۔۔۔ تو ہی بگڑی ہوئی بناتی ہے
تجھ میں ظاہر ہے شانِ ستاری

تو اے دولت! فروغ عالم ہے ۔۔۔ زخم افلاس کو تو مرہم ہے
تو گلستانِ دل میں شبنم ہے ۔۔۔ تیری منظور سب کو ہمدم ہے
نقدِ جاں دے کے بھی خریداری

تیری فرقت میں لوگ روتے ہیں ۔۔۔ تخم عصیاں مدام بوتے ہیں
اور متاع قرار کھوتے ہیں ۔۔۔ ہائے جب خاک پر وہ سوتے ہیں
آگے غم کرتا ہے عزاداری

THE PAISAAKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور
یادگار حاجی مولوی محبوب عالم مرحوم

هر لحظہ تیری آرزو، ہر دم ہے تیری جستجو
حسرت بھی ہے اے ماہرو، مدت سے دیوانا ترا
اُس شوخ کا شکوا کیا، حسرت یہ تو نے کیا کیا
اِس سے تو اے مردِ خدا بہتر تھا مر جانا ترا
(مولانا حسرت موہانی)

محبتِ الٰہی

آئینہ دارِ عشق

ہر دل میں ہے خواہش تری ہر سر میں ہے سودا ترا
آئینہ دارِ عشق ہے خود حسنِ بے ہمتا ترا
معذور ہے تابِ نظر مجبور ہیں اہلِ بصر
مستورِ حق ہے سر بسر۔ اے نورِ جاں جلوا ترا
تیری ... بھی ہے وفا، منظورِ اربابِ صفا
یعنے بقوائے رضا جائز نہیں شکوا ترا
ہر ہر اشارت نازنیں۔ ہر ہر کنایت دلنشیں
اے حسنِ یارِ مہ جبیں ہر نقش ہے زیبا ترا
گھٹتی رہی تیری خودی اے خاکسارِ عاشقی
یہ بات بھی اچھی رہی۔ بڑھتا رہا درجا ترا
جو حسن دیکھا بے اماں، اس کو بھی ہم سمجھے کہ ہاں
اے دلربائے دلبراں اک نقش ہے گویا ترا
محبوبِ ہر قلب و جگر، مطلوبِ ہر جن و بشر
ہے نور بخشِ ہر نظر اک جلوۂ یکتا ترا

بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اضلاع کے ایک لاکھ مسلمانوں کا نعرۂ حق۔ ہم پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ ۳ جولائی پیر صاحب زکوڑی شریف سردار عبد الرحیم خان اور محمد نواز خان بلوچ کی معیت میں آج کل ریفرنڈم کے سلسلہ میں طوفانی دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے بنوں تک کے علاقہ کا دورہ چار دن میں مکمل کیا۔ عبد اللہ خان کانگرسی ایم۔ ایل۔ اے کے گاؤں پرناہ میں پیر صاحب زکوڑی نے اس سیاسی پس منظر کا ذکر کیا۔ جو کانگرس کی پالیسی سے پیدا ہو رہا ہے آپ نے فرمایا کہ کانگرس کے پٹھو اور ان کے انگریز رفیق مسلمانوں کو بے وقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ سرحد کے مسلمان اپنے پاکستانی مسلمان بھائیوں کے ساتھ رشتۂ مودت قائم نہ کر سکیں۔ آپ نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ اسلام کے سچے پیرو کار رہیں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ مسلمان اس روح کو مردہ نہیں ہونے دیں گے۔ جو رسول عربی صلعم نے ان میں آج سے تیرہ سو سال پہلے پھونکی تھی۔ سردار عبد الرحیم خان برق زئی اور محمد نواز خان بلوچ نے ریفرنڈم کے اسباب و علل بتائے۔ اور مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اسلام کے سچے بہی خواہ بن کر پاکستان کے حق میں ووٹ دیں۔ اور یہ ثابت کر دیں کہ وہ ایک ہیں۔

پرناہ میں پاکستان پرائمری مسلم لیگ کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے صدر مولے خان۔ سیکرٹری ملک غلام حسین بلوچ اور نیشنل گارڈ کے سالار ملک اللہ بچایا مقرر ہوئے۔ یہاں سے پیر صاحب زکوڑی شریف موضع بدہور اس تشریف لے گئے۔ تمام گاؤں والے پیر صاحب کی پذیرائی کے لئے گاؤں سے باہر جمع تھے۔ اور آپ کا خیر مقدم پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے کیا گیا۔ تمام لوگوں نے حلف اٹھایا۔ کہ وہ پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔ سردار عبد الرحیم خان نے ریفرنڈم کی ضرورت اور اہمیت کی وضاحت کی۔ پیر صاحب زکوڑی شریف نے ٹانک میں تقریر کرتے ہوئے بھائیوں کی غیر اسلامی حیثیت کو بے نقاب کیا۔ تقریباً پندرہ ہزار مسلمانوں نے پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے درمیان اعلان کیا۔ کہ وہ پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔

اس کے بعد وفد نے بنوں کی سرحد کے ... ضلع کا دورہ کیا۔ پروگرام کے مطابق وفد ... وہ ایبر دا ... غزنی خیل ۔ اتا جو زئی اور ... کا دورہ کیا۔ ان تمام علاقوں میں پیر صاحب زکوڑی شریف کا مکمل اثر و رسوخ ہے۔ تقریباً یہ تمام گاؤں پیر صاحب کے مریدوں کے ہیں۔ واپسی میں بندوقوں سے گولیاں چلا کر وفد کا خیر مقدم کیا گیا۔ لکی مروت تحصیل کے سبھی اور دیہات کے تمام لوگ دو رویہ سڑکوں پر خیر مقدم کے لئے کھڑے تھے۔ آپ جیل سے رہائی کے بعد پہلی مرتبہ اس علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے تشریف لائے۔ ۱۵ ہزار بندوقوں سے گولیاں چلا کر خیر مقدم کیا۔ پاکستان زندہ باد۔ پیر صاحب زندہ باد کے نعروں میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اس موقع پر چند لوگوں نے پیر زکوڑی بادشاہ اسلام زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اس پر پیر صاحب نے ارشاد فرمایا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ میں بادشاہ اسلام ہوں۔ میں تو اسلام کا ادنیٰ خادم اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے دام غلام ہوں۔ شام چھ بجے پیر صاحب نے پچاس ہزار کے اجتماع عظیم میں تقریر ارشاد فرمائی ان علاقوں کے تمام مسلمان پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔ اور اس امر کا اعلان جلسہ گاہ میں بھی کیا گیا۔ "پختانستان مردہ باد۔ خان عبد الغفار خان مردہ باد" کے فلک شگاف نعروں کے درمیان جلسہ برخاست ہوا۔

مطالب القرآن شریف

(گزشتہ سے پیوستہ)

مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو (مسلمان) بھائیوں میں (جو لڑ پڑا کریں) صلح کرا دیا کرو۔ اور خدا سے ڈرا کرو۔ تاکہ تم پر رحمت کیجائے۔ (۱۰)

مومنو! مرد مردوں سے تمسخر نہ کریں۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) عجب نہیں کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ کسی کا برا نام رکھو۔ (یعنی چڑ نہ ڈالو) ایمان لانے کے بعد فاسق برا نام ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں سے توبہ نہ کرینگے۔ وہ ظالم ہیں۔ (۱۱) اے اہل ایمان بہت گمان کرنے سے احتراز کرو۔ کہ بعض گمان بد گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو۔ اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا۔ کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ تو غیبت بھی نہ کیجیو۔ اور خدا کا ڈر رکھو۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (۱۲)۔

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہاری جماعتیں اور قبیلے یعنی ذاتیں اور گوتیں بنائیں۔ تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں عزت والا تو وہ ہے۔ جو پرہیزگار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔ (۱۳) اعراب (یعنی عرب کے دیہاتی) کہتے ہیں۔ کہ ہم (ایمان لاکر) مومن ہو گئے (ان سے) کہہ دو کہ تم مومن نہیں ہوئے (بلکہ یوں کہو۔ کہ ہم مسلمان ہو گئے۔ کیونکہ ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں۔ (تو یوں نہ کہو کہ ہم مومن ہو گئے) اور اگر تم خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے۔ تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم و کاست نہیں کریگا۔ (یعنی پورا پورا بدلہ دیگا) کچھ شک نہیں کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) مومن تو وہ ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور کسی طرح کا شک نہ کیا (یعنی پورا یقین کیا) اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کیا۔ بس صادق الایمان یہ لوگ ہیں۔ (۱۵) ان سے کہہ دو۔ کہ بھلا تم خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو۔ اور خدا تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے۔ وہ تمہاری دیانتداری کو بھی جانتا ہے۔ اور خدا کو ہر چیز کی خبر ہے۔ (۱۶)

سورۂ ق

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب کو چھ دن میں بنا دیا۔ اور ہم کو ذرا بھی تکان نہیں ہوا (۳۸) تو جو کچھ یہ (کفار) بکتے ہیں ان پر صبر کرو۔ اور آفتاب کے طلوع اور اس کے غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح و تحمید کرتے رہو۔ (۳۹) اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کے نام کی تسبیح کیا کرو۔ (۴۰)

سورۂ ذاریات

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اٹکل دوڑانیوالے ہلاک ہو گئے (۱۰) جو بے خبری میں بھولے ہوئے ہیں (۱۱) اور پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا (۱۲) اس روز ہوگا جب انکو آتش جہنم میں عذاب دیا جائیگا (۱۳) اور کہا جائیگا کہ اس عذاب کا مزہ چکھو۔ یہی وہ (عذاب) ہے جس کے لئے تم نے جلدی مچا رکھی تھی۔ (۱۴) بے شک پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہونگے۔ (۱۵) اور جو نعمتیں ان کو پروردگار عطا فرمائیگا۔ ان کو لے رہے ہونگے۔ کہ اس (دن) سے پہلے وہ نیکیاں کیا کرتے تھے (۱۶) رات کو تھوڑا سا سوتے تھے۔ (۱۷) اور اوقات سحر میں (خدا سے) بخشش مانگا کرتے تھے۔ (۱۸) اور ان کے مال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں سب کا حق ہوتا ہے (یعنی سب کو دیتے تھے) (۱۹) اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں (خدا کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں (۲۰) اور خود تم میں بھی۔ تو تم دیکھتے کیوں نہیں (۲۱)۔

سورۂ نجم

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بھلا تم لوگوں نے لات اور عزا کو دیکھا۔ (۱۹) اور تیسرے منات کو (کہ یہ بت کہیں خدا ہو سکتے ہیں) (۲۰) (مشرکو!) کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں (۲۱) یہ تقسیم بہت بے انصافی کی ہے۔ (۲۲) وہ (بت) بجز اس کے کہ (بے اصل چیزیں ہیں) صرف نام ہی نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے گھڑ لئے ہوئے ہیں۔ خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ یہ مشرک لوگ محض ظن فاسد اور خواہش نفس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اور بے شک ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔ (۲۳) اور خدا ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جن لوگوں نے برے کام کئے۔ ان کو ان کے اعمال کی سزا دیگا۔ اور جنہوں نے نیک کام کئے ان کو نیک جزا دیگا۔ (۳۱) جو نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بیحیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ بیشک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے وہ تمکو خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔ تو اپنی پاکی (اور پرہیزگاری) نہ جتاؤ۔ (اور اس کا اظہار) نہ کرو۔ جو پرہیزگار ہے اس کو خدا جانتا ہے۔ (۳۲)

آنے والی (یعنی قیامت) آ پہنچی (۵۷) اس (دن کی تکلیفوں) کو خدا کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا (۵۸) (اے منکرین قیامت!) کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو (۵۹) اور ہنستے ہو اور روتے نہیں (۶۰) اور غفلت میں پڑ رہے ہو (کھیل رہے ہو) (۶۱) (تم کو چاہئے کہ) خدا کے آگے سجدے کرو۔ اور (اسی کی) عبادت کرو (۶۲)

سورۂ مجادلہ

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں (وہ ان کی مائیں نہیں ہیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا۔ اور ایسا کہنے والے تو ایک نامعقول بات اور محض جھوٹ کہتے ہیں۔ اور خدا معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے۔ (۲) تو جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھیں۔ پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں۔ تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے۔ اس بات سے تم کو نصیحت ہوگی۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے (۳) جس کو غلام نہ ملے تو ایک دوسرے کو مس کرنے سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے کہ تم خدا اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور یہ خدا کی حدیں ہیں (ان سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے) اور کافروں کو درد دینیوالا عذاب ہوگا (۴)

مومنو! جب تم آپس میں پوشیدہ بات کہنے لگو۔ تو گناہ اور زیادتی اور پیغمبر کی نافرمانی کی بات نہ کہو۔ بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی بات کہو۔ اور خدا سے ڈرو۔ جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت چار روپے (للعہ) سالانہ۔ پنجاب نیشنل پریس سیتلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا

نمبر ۲۸ | ۲۴ جولائی ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

سلطنتِ خداداد پاکستان مغربی

ہمارے وطن عزیز کا دوسرا حصہ یعنی مغربی پاکستان برطانوی ہند (موجودہ) کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ مغربی پاکستان کا کل رقبہ تقریباً ۲۶۵،۶۲۹ مربع میل ہوگا۔ اور اس کی کل آبادی ۳۲،۹۴۵،۵۰۶ ہوگی یہ آبادی و رقبہ کشمیر کا آبادی کا رقبہ شمار کئے بغیر ہی ہے۔

مغربی پاکستان۔ مغربی پنجاب کے ۱۷ اضلاع۔ صوبہ بلوچستان۔ صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد پر مشتمل ہوگا۔ مغربی پاکستان کی اقتصادیات و معاشیات کا پورا پورا جائزہ لینے کے ہم مجموعی طور پر پاکستان کی معدنی صنعتی اور پیداوار کے متعلق سارے پہلوؤں پر پوری پوری نظر ڈالیں گے۔ مغربی پاکستان رقبہ و آبادی کے لحاظ سے سوائے روس کے براعظم یورپ کے سب ممالک سے بڑا ہوگا۔ پاکستانی علاقہ جات کی معاشیات کا اندازہ کرنے سے پیشتر ہمیں جن امور کا خیال رکھنا ہوگا۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) کیا پاکستان کے علاقوں کی آبادی و رقبہ اتنا ہے۔ کہ وہ اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ انتظام دفاع قائم کر سکیں۔

(۲) اس وقت جو ذرائع ان علاقوں میں موجود ہیں۔ کیا وہ اس قابل ہیں۔ کہ وہ ان علاقوں کی اپنی اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں؟

(۳) ان علاقوں میں کون کون اشیاء کی کمی ہے۔ اور کوئی دوسرا پاکستانی علاقہ اس کی کمی کو پورا کر سکتا ہے یا نہیں؟ یا اس علاقہ کی اپنی کوئی خاص صنعت یا پیداوار ہے۔ جس کے بدلے میں دیگر ممالک سے اپنی ضروریات حاصل کی جا سکیں؟

(۴) صوبہ کی مالی حالت کیسی ہے اور کیا پاکستان کی سنٹرل گورنمنٹ سے آئے کتنی مالی امداد حاصل کرنی ہوگی۔ کیا اس علاقہ میں کوئی ایسی صنعت جاری نہیں کی جا سکتی جو کہ اس کی مالی بدحالی کو دور کر دے اور اسے مرکزی امداد سے بے نیاز کر دے؟

مندرجہ بالا چار امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم پاکستان مغربی کے سب علاقہ جات پر تنقید کریں گے۔ اور پانچویں اہم چیز جو اس میں پیش نظر رکھی ہوگی۔ وہ ہے کانگرس کے سرمایہ دار پٹھوؤں کا غلط پراپیگنڈہ اور اس کا جواب۔

اب ہم پاکستان کے سب علاقوں کو باری باری لیتے ہیں۔ اور ان کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۱) مغربی پنجاب۔ وائسرائے ہند کے ۳ جون کے اعلان کے مطابق پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس تقسیم کے مطابق فی الحال مسلمانوں کے حصہ میں مغربی پنجاب کے ۱۷ اضلاع شامل ہیں۔ تقسیم کا آخری فیصلہ ہو جانے پر ان ضلعوں میں چھ یا سات تحصیلوں کا اور شامل ہو جانا بھی ممکن ہے۔ اس وقت مغربی پنجاب میں شامل ہونے والے اضلاع مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) لاہور (۲) گورداسپور (۳) سیالکوٹ (۴) گوجرانوالہ (۵) شیخوپورہ (۶) گجرات (۷) سرگودھا (۸) جہلم (۹) راولپنڈی (۱۰) اٹک (۱۱) میانوالی (۱۲) منٹگمری (۱۳) لائل پور (۱۴) جھنگ (۱۵) ملتان (۱۶) مظفر گڑھ (۱۷) ڈیرہ غازی خان۔

پنجاب کے باقی ۱۲ اضلاع ہندوستان میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اصل میں مشرقی اور مغربی پنجاب کا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ مگر ہندو پریس ابھی تک زہریلا اور گمراہ کن ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کو بھی مغربی پنجاب کے مقابلہ میں لایا جا رہا ہے۔ کہاں رام رام اور کہاں ٹیں ٹیں۔ مجموعی طور پر تو یہ ہندوستان کی صفحات نیا مقابلہ کر مسلمانوں کو گمراہ کر سکتے ہیں۔ مگر یہ لایہ ہیر لسٹ نے پر نہیں بیٹھ سکتا۔ آخر میں تو ہم حالت میں اپنے ہمسایوں کے اعتراضات کا جواب دینا ہی ہے مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کے متعلق تمام حقائق آپ حضرات کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اور فیصلہ آپ ہی پر رہا۔ اس مضمون میں مشرقی اور مغربی پنجاب ایک دوسرے کے مقابلہ پر دکھائے جا رہے ہیں۔

پیداوار۔ گورنمنٹ پنجاب کی فصل اور موسم کے متعلق ۱۹۴۳ء کی رپورٹ کے مطابق صحیح اور درست فہرستیں درج کی گئی ہیں۔ ان فہرستوں سے کل تفصیل پیداوار نمایاں طور پر ظاہر ہے۔ اور یہ پیداوار ۱۹۴۳ء سے پچھلے پانچ سال کی اوسط پیداوار ہے

مغربی پنجاب (پاکستان) میں گندم۔ مشرقی پنجاب (ہندوستان) سے ۵ کروڑ من زیادہ ہوگی۔ اور دیسی کپاس ایک لاکھ من۔ اور امریکن کپاس پونے ۳ کروڑ من زیادہ پیدا کرے گی۔ گنا مشرقی پنجاب سے ایک لاکھ من زیادہ۔ چنے ۱۲ لاکھ من کم۔ اور بنولہ نکالنے والے بیج ایک لاکھ من زیادہ پیدا کریں گے۔ مشرقی پنجاب کی زمین اوسطاً ۶.۷ ۱۱ من گندم فی ایکڑ پیدا کر سکتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مغربی (پاکستان) کی زمین ۱۰ یا ۱۲ من گندم فی ایکڑ کے حساب سے پیدا کرتی ہے۔

ایک آدمی ایک سال میں تقریباً ۴ من گندم کھاتا ہے۔ اور مغربی پاکستان کی کل آبادی کے لئے ۷ کروڑ من گندم کی ضرورت ہوگی۔ اور یہ سات کروڑ من صرف پنجاب ہی پیدا کر سکتا ہے تھل پراجیکٹ کے مکمل ہو جانے پر مغربی پنجاب کئی لاکھوں من غلہ اور پیدا کر سکے گا۔ اس حساب سے سندھ اور صوبہ سرحد میں پیدا ہونے والے اناج ہمارے پاس بالکل فالتو ہو گا۔ جدید آلات زراعت مشینوں کا کاشت کا طریقہ بھی علاقہ پاکستان میں ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ شروع ہوا ہے۔ جدید آلات عام رواج ہو جانے پر پاکستان کا یہ علاقہ اور بھی زیادہ پیداوار کر سکے گا۔ آنے والے زمانے میں محکمہ زراعت کے سر بہت سی ذمہ واریاں ہوں گی۔ گندم کے علاوہ مغربی پنجاب کے پاس ۸ لاکھ من چاول فالتو ہوگا۔ جو ہندوستان کے قحط کے علاقوں کو دیگر ان سے اپنی ضروریات پوری کی جا سکیں گی۔ ہمیں تو قدم قدم پر ہندوستان ہی پاکستان کا سب سے بڑا محتاج نظر آتا ہے۔ مگر برلا صاحب ہیں کہ عجب بے نیازی سے کام لے رہے ہیں۔ مغربی پنجاب میں ۵ لاکھ من گنے سے پاکستان کی ضروریات کے لئے خاطر خواہ کھانڈ کی مقدار پیدا کی جا سکتی ہے۔ ابھی پاکستان میں کھانڈ کے اور کارخانے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ موجودہ کارخانہ جات پاکستان کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ گنے کے علاوہ کھانڈ کھجور کے پھل سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور اس کے لئے بہترین علاقہ ملتان کا ہے۔ ایک تو کھجور ملتان کے اپنے علاقہ میں ہی کافی ہوتی ہے اور دوسرے سندھ اور بلوچستان کی کھجوریں ملتان میں بآسانی پہنچائی جا سکتی ہیں۔

مغربی پنجاب کے اضلاع۔ (۱) لائل پور (۲) منٹگمری (۳) شیخوپورہ (۴) سرگودھا کی زمین مالٹا۔ سنگترہ۔ لیموں کے باغات لگانے کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ حکومت پاکستان کو باغات کی طرف توجہ دینی چاہیئے کیونکہ باغات بہت آمدن کا باعث ہوتے ہیں

کاشتکاری کے علاوہ مغربی پاکستان کے کسان مویشی پالنے کے بہت زیادہ شائق ہیں۔ ہندوستان بھر میں اعلیٰ قسم کے دودھ دینے والے مویشی مغربی پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ آب و ہوا کا اچھا ہونے کی وجہ سے بہترین نسلیں یہاں پائی جاتی ہیں۔ منٹگمری کی گائے اور لائل پور کا گھوڑا تو بہت ہی مشہور ہیں۔ اگر ان مویشیوں کی طرف توجہ دی جائے۔ تو خشک ڈبوں میں بند گوشت مکھن۔ پنیر۔ اون۔ چمڑا اور دودھ کے مرکبات کی وسیع تجارت شروع کی جا سکتی ہے۔ ڈبوں میں بند گائے اور بکرے کے گوشت کی مانگ یورپین ممالک میں بہت زیادہ ہے۔ صرف یہی گوشت ہی ہماری بہت سی ضروریات پوری کر سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پاکستان دنیا میں سب سے زیادہ گوشت سپلائی کرنے والا ملک بن جائے۔ ضرورت صرف محنت اور پوری توجہ کی ہے۔ لائل پور منٹگمری۔ جہلم میں نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پر ڈیری فارم تیار کئے جا سکتے ہیں۔ جن میں مکھن پنیر اور خشک دودھ کی صنعت کو وسیع پیمانے پر فروغ دیا جائے گا۔

فوجی ضروریات

فوج کی سب سے بڑی ضرورت اعلیٰ فوجی

(باقی دیکھو صفحہ ۵ پر)

گورنر جنرل پاکستان کی پہلی کانفرنس

پاکستان غداروں کو برداشت نہیں کرے گا۔گورنر جنرل عوام کا منتخبہ ہے

نئی دہلی ۱۳ر جولائی۔ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح نے آج صحافتی کانفرنس کے موقع پر یقین دلایا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ نہایت بہتر سلوک کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ پاکستان کی مجلس دستور ساز کے اجلاس کراچی میں ۱۰ر اگست کو منعقد ہوگا۔ مملکت پاکستان کے منتخب پاکستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے پہلی مرتبہ صحافتی کانفرنس کے موقعہ پر قائد اعظم نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا۔ کہ پاکستان کی نئی مملکت میں اقلیتوں کو پوری طرح محفوظ رکھا جائے گا۔ یہ صحافتی کانفرنس نئی دہلی میں آج دوپہر قائد اعظم کی قیام گاہ پر منعقد ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر قائد اعظم نے جب انہوں نے اقلیتوں کا ذکر کیا ہے۔ اور جو انہوں نے کہا ہے اس سے ان کی دلی خواہش اور ارادہ کا اظہار ہوتا ہے۔ اقلیتوں کو چاہیے وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتی ہوں۔ کسی طرح ڈرنے یا ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ان کے حقوق کی پوری پوری نگہبانی کی جائے گی۔ ہر ممکن طریقہ پر ان کے مذہب اور معتقدات کو محفوظ رکھا جائے گا۔ اقلیتوں کی زندگی اور جائداد کو کوئی دھکا نہیں پہنچے گا۔ ان کے مقامات۔ عبادت۔ طریق بندگی۔ تہذیب و تمدن اور روزمرہ کی زندگی میں کسی طرح خلل اندازی نہیں کی جائے گی۔ اقلیتیں پاکستان کی متوطن قرار پائیں گی۔ اور اس سلسلہ میں رنگ و نسل مذہب و ملت کا کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ اور ملکی ہونے کی حیثیت سے ان کو تمام آسانیاں اور وسائل مہیا کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ اقلیتوں پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور جو ان کو پورا کرنی ہوں گی۔ جب تک کہ وہ حکومت پاکستان کی وفادار رہیں گی۔ اس وقت تک کسی طرح سے ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ ذمہ داری ایسی ہے جو اقلیتوں پر ہر جگہ عائد ہوتی ہے۔ اسی موقعہ پر قائد اعظم نے یہ بھی کہا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان میں موجودہ اقلیتوں کے مسائل کو یقیناً متعلقہ مجالس دستور ساز میں پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ہندوستان میں بھی اقلیتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا۔

ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کوئی مملکت کسی اقلیت کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کہ وہ اس کے ساتھ غیر وفادار رہے یا اس کے ساتھ غداری کر سکے۔ لہذا ہر باشندے کو میرا مشورہ یہی ہے۔ عام اس سے کہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو کہ وہ حکومت کا وفادار رہے۔ اپنے پاکستان کے گورنر جنرل منتخب ہونے کے متعلق ذکر کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا۔ کہ جیسا کہ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے۔ پہلے دونوں جماعتیں ایک مشترکہ سمجھوتے پر سوچ کیں۔ اور اس کے بعد یہ تجویز زیر عمل لائی گئی۔ اس موقعہ پر یہ خبر صحیح طور پر آپ کے سامنے واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ سب کچھ سچائی کا اعجاز ہے۔ قائد اعظم نے اس سلسلے میں استعجاب کا اظہار کیا کہ خود ذمہ دار لوگ اس قسم کے غلط الزامات عائد کر رہے ہیں۔ کہ لیگ نے سمجھوتے کے خلاف عمل کیا۔

عام طور پر گورنر جنرل کابینہ کے مشورہ کی بنا پر مقرر ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ غیر معمولی صورت حال کے پیش نظر یہ انتظام کیا گیا کہ اقتدار کا جائزہ لینے والی جماعت ہی گورنر جنرل کا انتخاب کرے لہذا ہندوستان اور پاکستان کے گورنر جنرل اقتدار کا جائزہ لینے والی جماعتوں کی جانب سے منتخب کئے گئے ہیں یعنی کانگرس اور مسلم لیگ کی جانب سے۔ لہذا یہ گورنر جنرل عوام کے منتخبہ ہیں۔ اسی وجہ سے قائد اعظم نے فرمایا کہ میں نے اس اعزاز کو قبول کیا ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان رابطہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اپنی اس خواہش کا اظہار اور امید ظاہر کی کہ یہ تعلقات دوستانہ اور مخلصانہ ہوں گے۔ دونوں مملکتوں کو بہت کچھ کرنا ہے۔ اور اگر دنیا کو چھوڑ دیا جائے تو ہم ایک دوسرے کے لئے بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں۔ مملکت خداداد پاکستان کی جانب سے اعلان کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا کہ

میری جانب سے خوش خیالی میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوگی اور میں صحافت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہندو یونین پر اس چیز کو اچھی طرح واضح کر دے

پاکستان کا مشیر دستوری

الہ آباد ۹ جولائی۔ سر اقبال احمد سابق چیف جسٹس عدالت العالیہ الہ آباد کو حکومت پاکستان کا مشیر دستوری مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا انکشاف یہاں حلقوں میں ہوا ہے۔ (ی۔پ)

خان ممدوٹ سندھ کے گورنر ہونگے

گورنر سندھ کا استعفا

نئی دہلی ۹ر جولائی۔ یہاں یہ خبریں عام طور پر گشت لگا رہی ہیں۔ سر فرانسس مڈی گورنر سندھ نے استعفا دیدیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ ان کے جانشین کو لیگ اعلیٰ کمان کے مشورہ سے مقرر کیا جائے گا۔ خان ممدوٹ کا نام اس سلسلے میں بطور خاص لیا جا رہا ہے۔

قائد اعظم کو ۱۵ر اگست سے پہلے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے

نئی دہلی ۸ر جولائی۔ جناح نے پاکستان فنڈ دینے کے لئے مسلمانوں سے جو اپیل کی ہے۔ اس کا پرزور الفاظ میں تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا ہے کہ مسلمان قائد اعظم کی اپیل پر فوراً لبیک کہیں۔ اور بغیر کسی تاخیر کے اپنے چندے ارسال کریں۔ انہوں نے مزید کہا ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم عوام نے وقت کی نزاکت کو محسوس نہیں کیا ہے۔ ۱۵ر اگست کو تقسیم ہند سے قبل بہت بڑی رقم کی اشد ضرورت ہے۔ (ی۔پ)

پاکستان چوک پشاور میں اجتماع عظیم

قیوم خان اور یونس بہادری کی تقریر

نئی دہلی۔ خان عبد القیوم خان قائد حزب الاحناف نے پاکستان چوک میں ایک اجتماع عظیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہم مسلمانوں کا ایک ایسا گھر آباد کر چکے ہیں۔ جس میں سندھی۔ بنگالی۔ پنجابی۔ اور پٹھان مسلمان ایک مملکت کے زیر سایہ برادرانہ طور پر آباد رہیں گے۔ آپ نے مجمع سے جب سوال کیا کہ ان افراد کا حشر کیا ہونا چاہیے۔ جو ہماری اس تنظیم کا صفایا کر دینے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ تو مجمع سے ان غداروں کو کیفر کردار کو پہنچا دو کی فلک شگاف صدائیں بلند ہوئیں۔ آپ نے باشندگان سرحد سے پاکستان کے لئے اپنی آراء محفوظ کر دینے کی پرزور اپیل کی۔

محمد یونس خان سابق وزیر اعظم صوبہ بہار نے جو یہاں آئے ہوئے ہیں مجمع سے پاکستان کے لئے ووٹ دینے کی اپیل کی آپ نے کہا خان عبد الغفار خان کے غیر اسلامی اور مفاد پٹھان خیالات سے باز رہیں۔ آپ نے کہا کہ سرخ قمیصوں کے قائد نے استصواب عامہ سے مقاطع کا اعلان کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ رائے دہندگان کی دس فیصدی آراء تک اس کی تائید میں نہیں ہے۔

اس کے بعد آپ نے بہار کے مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم اور ان غریب نہتے اور معصوم مسلمانوں کے بیدردانہ قتل و عام کا ایک مختصر خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ سراسی صوبہ کے حالت ہے۔ جہاں ہندو راج ہے۔

آنریبل مسٹر آئی۔ آئی چندریگر نے عوام کے آگے خان عبد الغفار خان کی شرارت آمیز اور دگمراہ کن چالوں کا حال بیان کیا۔ آپ نے کہا جب ان کو محسوس ہو گیا۔ کہ پٹھانوں پر ان کا کوئی داؤ نہیں چل رہا ہے۔ تو انہوں نے پٹھانستان کے ایک جھوٹے تصور کے ذریعہ سے پٹھانوں کو دھوکا دینے کی سعی کی۔ آپ نے عوام کو یقین دلایا۔

کہ ان کی یہ چالیں پٹھانوں کو پاکستان میں شامل ہو جانے سے نہیں روک سکیں گی۔ مسٹر محمد خان اور دیگر حضرات نے مجھے کو مخاطب کیا اور استصواب عامہ میں ان کے حصے کو واضح کیا۔ (اورینٹ)

(بقیہ مضمون صفحہ ۳ سے آگے)

جوان ہیں۔ اسی لحاظ سے مغربی پنجاب پاکستان کا بازوئے شمشیر زن ثابت ہوگا۔ راولپنڈی ڈویژن ہے ہی فوجی جوانوں کا ملک۔ دوسری طرف لاہور اور ملتان ڈویژن بھی فوجی لحاظ سے کسی سے کم نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ان علاقوں میں بہت سے ہوائی اڈے (جن سے کام نہیں لیا جاتا) اور بہترین چھاؤنیاں موجود ہیں۔ راولپنڈی کی چھاؤنی کو تو شاید پاکستان کا ہیڈ کوارٹر بنایا جائے گا۔ آج سے پیشتر پنجاب کے نوجوان انگریز کے لئے سنگین اور رائفل کا بوجھ اٹھائے پھرا کرتے تھے۔ مگر ان کے دل جذبہ اور قومی جوش سے محروم تھے۔ پہلے وہ جان لڑاتے ہوئے جھجک جایا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ انگریز کے ملک کی حفاظت کر رہے تھے۔ مگر ان دل شکستہ سپاہیوں نے دنیا کے ہر محاذ پر داد شجاعت دی۔ اب وہ انگریز کی فوج نہیں بلکہ اسلام کی فوج کے مجاہد ہونگے۔ اب ان کے دل جوش اور ولولہ سے لبریز ہوں گے۔ اور یقیناً وہ ہر خار راہ کو خوشی خوشی پلکوں سے اٹھاتے ہوئے دشمن کو کچلنے کے لئے بڑھا کریں گے۔

معدنیات

مغربی پنجاب کی معدنی دولت حاصل کرنے کا کام ابھی بہت زیادہ توجہ کا محتاج ہے۔ اس وقت کھیوڑہ ڈنڈوت کی نمک اور کوئلہ کی کانوں سے جو کام لیا جا رہا ہے۔ وہ ابھی تسلی بخش نہیں ہے۔ اور اس میں بہت سی اصلاح اور ترقی کی گنجائش ہے۔ مغربی پنجاب میں کوئلہ کی کانوں میں کوئلے کی تہیں ۱۹ فٹ سے ۳۰ فٹ تک ہیں۔ اس کے علاوہ میانوالی کے ضلع میں لوہا بھی موجود ہے۔ جو کہ کوئلہ کے نزدیک نہ ہونے کی وجہ سے نکالا نہیں جا سکتا۔ پاکستان میں اس کمی کو قوت آبی سے پورا کیا جا سکے گا۔ مغربی پنجاب کی سب سے اہم موں نمک ہے۔ نمک صرف کھانے کے کام ہی نہیں آتا۔ بلکہ بہت سے مرکبات کی تیاری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ نمک سے کاسٹک سوڈا تیار کیا جاتا ہے۔ جس سے صابن تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے کئی مرکبات نمک سے ہی تیار کئے جاتے ہیں۔ نمک کا

زیادہ استعمال صابن شیشہ تیزاب وغیرہ کی تیاری میں کیا جاتا ہے۔

مغربی پنجاب میں ضلع منٹگمری و سرگودھا میں شورہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ مغربی پنجاب میں ضلع اٹک میں پٹرولیم کا چشمہ پایا جاتا ہے۔ جس کا تیل راولپنڈی میں لاکر صاف کیا جاتا ہے۔ مغربی پنجاب میں بھاگیوالہ۔ جہلم میانوالی۔ شاہ پور سے حاصل شدہ کوئلہ کی مقدار ۱۹۳۰ء میں ۲۸،۴۸،۱۸ ٹن تھی۔

معدنیات کی یہ مقدار پاکستان کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ مگر یہ کمی غیر ممالک کو گندم چاول۔ گوشت دیکر پوری کی جا سکتی ہے۔ جو دیر لا صاحب کا ہندوستان بھی اپنی ضروریات کے مطابق لوہا یا دیگر معدنیات پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر معدنیات کی کمی کے ساتھ اناج کی کمی بھی ہے۔

ہندوستان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو وہ دیگر ممالک کو کافی مقدار میں دیکر اپنی ضروریات پوری کر سکے۔ اس کے مقابلے میں ماشاء اللہ معدنیات حاصل کرنے کے کام آسکتا ہے

صنعت

مغربی پنجاب میں جن صنعتوں کو قائم کرنا پڑے گا۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں چمڑہ سازی۔ سوتی کپڑے۔ کھانڈ اور اونی پارچات کی صنعتیں۔

آگے مغربی پنجاب میں کپڑے کی دو یا تین ملیں ہیں۔ مگر کپاس کی پیداوار کے مطابق ابھی تین ملیں اور بننی چاہئیں اور ارباب حکومت پاکستان کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ میں کھیلوں کا سامان اور ڈاکٹری اوزار بنتے ہیں۔ اس صنعت کو بھی اصلاح کی بہت گنجائش ہے۔ اگر اس طرف توجہ دی گئی۔ تو سیالکوٹ دنیا میں بہترین اور سب سے زیادہ کھیلوں کا سامان مہیا کرے گا۔ لائلپور منٹگمری اور ملتان میں کھانڈ بنانے کے کارخانے قائم کئے جا سکتے ہیں۔ راولپنڈی لاہور بہت بڑے فوجی مرکز ہوں گے۔ واہ میں سیمنٹ کے کارخانے ہیں۔ یہاں سیمنٹ پاکستان کی ضرورت سے زیادہ تیار ہو سکتا ہے۔

(ب)۔ سندھ:۔

صوبہ سندھ کی کل آبادی ۴۵،۳۷،۰۰۰ یعنی تقریباً ۵۰ لاکھ ہے۔ صوبہ سندھ پہلے صوبہ بمبئی کا ہی ایک حصہ تھا۔ جب یہ صوبہ بمبئی سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ تو اس وقت بھی ہندو پراپیگنڈہ مشنری کے سرمایہ دار پرزوں نے نہایت ہی سرعت اور تیزی سے کام کیا تھا۔ اس وقت بھی سیٹھ برلا جیسے عالی دماغ ماہر اقتصادیات ہند و موجود تھے۔ آج کی طرح اس وقت بھی کہا جاتا تھا۔ کہ صوبہ سندھ کی بنیاد فاقہ مستوں اور غربت زدہ مسلمانوں کی لاشوں پر رکھی جائے گی۔ مسلمانوں کے ان نام نہاد ہمدردوں نے اس وقت بھی اخبارات کے اوراق سیاہ کر دیئے تھے۔ اور آج کی طرح اس وقت بھی بہت سے مگرمچھ آنسو بہائے گئے تھے۔ مگر آج وہی فاقوں کا شکار سندھ اس وقت بہار کو قحط کے ظالم چنگل سے بچا سکتا ہے برلا صاحب کے غلط پمفلٹوں کا جواب آج بہار کا قحط دے گا۔ بہار کو اگر قحط سے بچایا جا سکتا ہے۔ تو صرف صوبہ سندھ کا ۲ لاکھ ٹن چاول اور مشرقی بنگال کا فالتو اناج بہار کے ظالم اور سرکش ہندوؤں کو بھی آج پاکستانی علاقوں کے آگے ہاتھ پھیلانے پڑے ہیں۔ ان کے پیٹوں کی آگ (بھوک) جمشید جی جی ٹاٹا کے گارڈر نہیں بلکہ پاکستان کے چاول ہی بجھا سکتے ہیں۔

جس طرح مصر کو تحفۂ نیل کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر سندھ کو تحفہ دریائے سندھ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس مقام سے ذرا نیچے سے گذر کر دریائے سندھ وادی سندھ میں داخل ہوتا ہے سکھر کے قریب دریائے سندھ میں لائیڈ بیراج کے نام سے ایک بند لگایا گیا ہے یہ بند دنیا بھر میں سب سے بڑا بند ہے اور یہ تقریباً ۷۵،۰۰،۰۰۰ ایکڑ زمین سیراب کر سکے گا۔ اور یہ رقبہ مصر کے زراعت شدہ رقبہ سے بھی زیادہ ہے اس سے سندھ کا تقریباً ۷۵ فیصدی علاقہ سیراب ہو چکا ہے۔

پیداوار

سندھ کی بڑی فصلیں چاول۔ گندم اور روئی۔ جوار ہیں۔ ۴۲-۱۹۴۱ء کی زرعی رپورٹ کے مطابق سندھ میں پیداوار مندرجہ ذیل فہرست کے مطابق تھی۔ گیہوں۔ کل ۱،۲۴۳،۰۰۰ ایکڑ کے رقبہ میں کاشت کیا گیا تھا۔ اور اس کی کل پیداوار ۳۲۳،۰۰۰ ٹن ہوئی۔

(۲) کپاس۔ کل ۱۰۰۳،۰۰۰ ایکڑ کے رقبہ میں کاشت کی گئی۔ اور اس کی کل پیداوار ۱۸۵۰،۰۰۰ من ہوئی۔

(۳) گنا۔ کل ۹،۰۰۰ ایکڑ کے رقبہ میں کاشت کیا گیا۔ اور اس کی کل پیداوار تقریباً ۲۷۰،۰۰۰ من ہوئی۔

(۴) تیل نکالنے والے بیج۔ کل ۲۱،۰۰۰ ایکڑ کے رقبہ میں کاشت کی گئی اور اس کی کل پیداوار تقریباً ۲۳،۰۰۰ ٹن ہوئی۔

(۵) چاول سندھ میں چاول کی پیداوار ۴½ لاکھ ٹن کے قریب قریب ہے

(۶) جوار ۶۳۵،۰۰۰ ایکڑ میں کاشت ہوا اور کل ۲۷۱،۰۰۰ ٹن ہوئی۔

سندھ ابھی اپنی شاہراہ ترقی کی جانب گامزن ہے۔ سندھ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ آنے والے وقت میں سندھ گندم اور کپاس پیدا کرنے میں پنجاب پر بھی فوقیت حاصل کرے۔ سندھ کو ابھی بہت محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

معدنیات

تیل۔ صوبہ سندھ میں معدنیات بہت کم ملتی ہیں۔ مگر امریکی اور برطانوی ماہرین کی بعد از تحقیق رائے کے مطابق سندھ میں بھی بلوچستان کی طرح مٹی کے تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ جن کا تعلق سلسلہ ایران و عراق سے ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بلوچستان اور سندھ میں تیل کے ذخائر معلوم کر لینے کے بعد پاکستان بہت زیادہ مقدار میں پٹرولیم حاصل کر سکے گا۔ سندھ میں ابرک بافراط ملتا ہے

قوت برقی کوئلہ و لوہا

سندھ میں کوئلہ اور لوہا بالکل نہیں ملتا اور نہ ہی سندھ سے کوئلہ یا لوہا نکالے جانے کی کوئی امید ہے۔ مگر سندھ میں کوئلہ اور لوہا کی نعم البدل برقی قوت کی سکیموں پر عمل پیرا ہونے سے بہت زیادہ مقدار میں بجلی حاصل کی جا سکتی ہے۔ سندھ کا علاقہ ہموار ہونے کی وجہ سے سندھ میں کوئی بڑی آبی قوت کی سکیم تیار نہیں کی جا سکتی ہے۔ مگر پھر بھی اب تک دو سکیمیں تیار ہو چکی ہیں۔ یہ دونوں ٹنڈو داد خان ہاشمی خان اور نواب شاہ میں تیار کی گئی ہیں۔ اور ان میں سے ۷،۰۰۰ کیلوواٹ برقی قوت حاصل کی جائے گی۔ کوئلہ سندھ کو دیگر ممالک سے خوراک کے بدلے میں حاصل کرنا پڑیگا۔ اور اسی طرح مشینری بھی مہیا ہو سکے گی۔

مصنوعات

سندھ میں کپاس بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے - اور یہ تمام کی تمام صوبہ بمبئی و دیگر ممالک کو بھیج دی جاتی ہے - کیونکہ سندھ میں اس وقت ایک بھی کپڑے کا کارخانہ نہیں ہے - سندھ کی پاکستانی حکومت کا یہ نہایت اہم اور خوشگوار فرض ہوگا - کہ وہ صوبہ میں بڑے بڑے سرمایہ سے کپڑے کی ملیں جاری کرنے کی سکیم کو خوب فروغ دے - اور کپڑے کی صنعت کو انتہائی بلندیوں تک لے جانے کی کوشش کی جائے اور اس کے علاوہ گندم سے آٹا - میدہ - سوجی وغیرہ حاصل کرنے کے لئے مزید کارخانہ جات قائم کئے جاویں - اس کے علاوہ سندھ کی زمین گنا پیدا کرنے میں بہت اعلےٰ ثابت ہوئی ہے - حکومت کو چاہئیے کہ صوبہ میں اعلےٰ قسم کی کاشت کو فروغ دیا جائے - تاکہ اس گنے سے کھانڈ حاصل کرنے کا کام لیا جا سکے - سندھ اس قابل ہے - کہ وہ کم از کم کھانڈ کی دو ملیں بخوبی چلا سکے - پاکستان میں کھانڈ افراط نہیں ہے گی - اس لئے کھانڈ کی صنعت کو بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے

بلوچستان :-

بلوچستان برطانوی ہند کی مغربی سرحد پر ایک پہاڑی ملک ہے - جس کا رقبہ تقریباً ۱۳۴۰۶۳۸ مربع میل ہے - ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق - اس کی کل آبادی ۸۶۲,۱۷ ہے - لوگ زیادہ تر خانہ بدوش ہیں - بھیڑ بکریاں پال کر گذارہ کرتے ہیں - ملک کے بعض حلقوں میں وادیوں کی زمین انتہائی زرخیز ہے - ان میں سے اکثر میں پانی کا انتظام ہو چکا ہے - پانی پہاڑوں سے پورا آتا ہے - اور وادیوں میں جذب ہو جاتا ہے لمبی سرنگیں کھود کر جنہیں کریز کہتے ہیں یہ پانی آب دوزی کے لئے حاصل کیا جاتا ہے

پیداوار

بلوچستان کی سب سے بڑی فصل جوار ہے اور اس کے علاوہ بعض حصوں میں تھوڑی سی گندم اور چاول بھی ہوتے ہیں - اور اکثر وادیوں میں گھاس ہوتا ہے - بلوچستان میں خوراک کی بہت کمی ہے - اس وجہ سے یہاں آبادی بہت کم ہے - اگر مغربی پنجاب اناج حاصل کیا جا سکتا ہے - جو آسانی پہنچ سکتا ہے -

پھل

بلوچستان کی سب سے بڑی نعمت پھل ہے - کوئٹہ اور چمن کے علاقے پھل پیدا کرنے میں ہندوستان بھر میں سب سے اعلےٰ ہیں یہاں سے بے شمار پھل دساور کو بھیجا جاتا ہے - یہاں زیادہ تر پیدا ہونے والے پھل انگور - سردہ - سیب اور خرمانی ہیں - یہ پھل یہاں بہت مقدار میں پیدا ہوتے ہیں - پاکستان حکومت کو یہاں پھلوں کو محفوظ کرنے والے کارخانہ جات قائم کرنے ہوں گے - تاکہ ڈبوں میں بند کر کے یہ پھل بیرونی ممالک کو بھیجا جا سکے - پھل کی یہ صنعت بلوچستان میں ایک نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ پر شروع کی جانی چاہیئے - اس سے بلوچستان کی آمدنی بہت زیادہ ہو جائے گی -

مکران کے ساحل کے ساتھ ساتھ کھجوریں بہت ہوتی ہیں - کھجوروں کے لئے پنج گھر بہت مشہور ہے کھجور یہاں کے باشندوں کی خوراک ہے اس کھجور سے کھانڈ حاصل کرنے کا بھی کام لیا جا سکتا ہے -

اُون

بلوچستان کے اکثر باشندے خانہ بدوش ہیں - اور وہ بھیڑ بکری پال کر گذارہ کرتے ہیں - ان بھیڑ بکریوں سے اون حاصل کی جاتی ہے - جو کہ اونی پارچات بنانے کے کام آتی ہے - حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ وہ بلوچستان میں اونی صنعت کو فروغ دینے کے لئے فوری توجہ کرے - مناسب وادیوں میں جہاں چارہ کا انتظام ہو سکے - سرکاری طور پر اعلےٰ قسم کے دُنبے اور بھیڑیں پالنے کے فارم قائم کئے جائیں آسٹریلیا اور انگورہ کی نسلوں کو رواج دیا جائے - اور گلہ بانوں کو اعلےٰ نسل کے جانور پالنے کی ترغیب دی جائے اور گورنمنٹ کو اس صنعت کو ترقی دینے کے لئے ایک علیحدہ محکمہ قائم کرنا ہوگا جو صرف بلوچستان میں ہی نہیں - بلکہ سارے مغربی پاکستان میں اس صنعت کو ترقی دینے کے ذرائع مہیا کرے - بلوچستان سے کوشش کرنے کے بعد دنیا بھر کی بہترین اُون حاصل کی جا سکتی ہے - صرف وہ حکومت کی توجہ کا محتاج ہے -

معدنیات

بلوچستان کے ناہموار پہاڑی علاقے معدنیات کا گھر ہیں - دریائے سندھ کے بالمقابل ۳۰۰ میل لمبا سلسلہ کوہ واقع ہے - اور یہ سلسلہ کوہ معدنیات کے بیش بہا خزانے اپنے دامن میں چھپائے ہوئے ہے - ضرورت صرف حکومت کی فوری توجہ کی ہے - اور صحیح طور پر صاحب ارادہ نوجوانوں کی ضرورت ہے - جو ان پہاڑوں سے معدنیات کی تلاش کا کام کریں - اگرچہ ان کاموں میں دیر لگے گی - ان محنتوں کے نتائج نہایت ہی نفع بخش ہوں گے -

(۱) کوئلہ - بلوچستان میں کوئلہ درہ بولان (کوئٹہ کے نزدیک) اور قلات کے علاقوں سے حاصل کیا جاتا ہے - ۱۹۴۳ء میں بلوچستان میں کوئلہ کی کل پیداوار ۲۱۸٫۲ ٹن تھی - کوئلہ کی یہ مقدار بحیثیت ایک معاون طاقت کے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے - مگر بلوچستان کے پہاڑوں سے بہتے ہوئے تیز رو دریا - قوت آبی کے حاصل کرنے کے بہت مواقع مہیا کرتے ہیں - اور یہ قوت آبی کوئلہ کا نعم البدل ثابت ہو سکتی ہے برلا صاحب نے کوئلہ کی کمی کا ذکر تو بہت کیا ہے - مگر قوت آبی کا ذکر تک نہیں کیا - برلا صاحب نے تصویر کا تاریک پہلو تو اچھی طرح محسوس کیا ہے - مگر روشن پہلو دیکھ کر آنکھیں چندھیا گئی ہیں - اس لئے کچھ دیکھ نہ سکے -

(۲) لوہا :- بلوچستان کے دریاؤں میں مقناطیسی ذرات کی دریافت اس چیز کی شاہد ہے کہ ان پہاڑوں میں نہایت اعلےٰ قسم کا لوہا ہوتا ہے - جس کو ڈھونڈنا ہمارا فرض ہے -

(۳) پیٹرولیم :- امریکن اور برطانوی ماہرین کی رائے میں بلوچستان اور سندھ میں تیل کے ذخائر موجود ہیں - اور تیل کے ان چشموں کا تعلق ایران و عراق کے سلسلۂ تیل سے ہے - انشاءاللہ چشمے برآمد ہوں گے -

(۴) گندھک :- بلوچستان کے پاس گندھک کے اجارے میں گندھک ایک نہایت ہی مفید اور کارآمد معدن ہے اس کے بغیر بہت سی صنعتیں بے کار ہیں گندھک - بارود - دیا سلائی - آتشگیر مادے - ربڑ - تیزاب وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے - گندھک کے تیزاب سے ہی دیگر تیزاب تیار کئے جاتے ہیں - گندھک سے تیار شدہ گیس کے بغیر کیمسٹری کی تجربہ گاہ نامکمل ہے - کیونکہ مختلف مرکبات معلوم کرنے میں یہ گیس سب سے اہم پارٹ ادا کرتی ہے - گندھک کے جلانے سے متعدی بیماریوں کے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں - گندھک کا تیزاب پیٹرولیم صاف کرنے کے کام آتا ہے - گندھک سے بے شمار مرکبات اور ادویات تیار کی جاتی ہیں جو کہ روزمرہ استعمال ہوتی ہیں - بلوچستان میں ایسا ادارہ جات وسیع پیمانہ پر قائم کئے جاتے ہیں - جن میں یہ مرکبات و ادویات کافی مقدار میں تیار ہو سکیں صرف گندھک کی آمدنی ہی بلوچستان کی مالی بدحالی کو دور کرنے میں کافی مدد دے گی - ماہرین کی رائے میں تانبہ ہمیشہ گندھک کی کانوں کے نزدیک ہی ملتا ہے -

(د) سرحد :-

یہ صوبہ ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر واقع ہے - دریائے سندھ کے غرب میں روح افزا وادیوں سے لبریز ایک پہاڑی ملک واقع ہے - جسے شمال مغربی سرحدی صوبہ کے نام سے پکارا جاتا ہے پاکستان کی سرحد پر واقع ہونے کی وجہ سے اس صوبہ کو خاص اہمیت حاصل ہے اس صوبہ کی کل آبادی ۰۰۰,۲۰٫۲۸ ہے سرحدی پہاڑیوں اور دریائے سندھ کے

آپ تجارت کا جو کچھ بھی کام کرتے ہوں!

ہر صورت میں مشہور تجارتی ادارہ "جام جمشید آرگنائزیشن آگرہ" کے ممبر ہونے میں آپ کا فائدہ ہے - جو پندرہ سال سے قائم ہے - کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ آپ کے کاروبار میں کوئی مشکل نہ ستا رہی ہو - لیکن آپ پریشان ہیں کہ یہ مشکل کیسے حل ہو - کس سے مشورہ اور امداد لی جائے - لہٰذا آپ آج ہی چار روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ادارہ مذکور کو لکھیں - وہ آپ نہایت پرخلوص اور تجربہ کارانہ مشورہ دے گا - اور آپ کی تمام دقتیں اور مشکلات دور کر دے گا بغیر ممبر ہونے کے کوئی اس کی خدمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا -

(دینا نرمند سیکرٹری)

درمیان تین خطے ہیں پشاور - بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان جو کہ ایک دوسرے سے کوہاٹ کی پہاڑیوں اور سرحدی پہاڑیوں نے علیحدہ کر رکھے ہیں - وادی پشاور بہت زیادہ سیراب شدہ علاقہ ہے - جو کہ موسم بہار اور خزاں میں مناظر قدرت کے بہترین نمونے پیش کرتی ہے - پشاور کے ساتھ کوہاٹ کا علاقہ ہے - اور اس کے جنوب میں بنوں کا خطہ ہے - جس میں دریائے کرم بہتا ہے - ان تینوں علاقوں کے مغرب میں آزاد قبائل کا علاقہ ہے -

پیداوار

صوبہ سرحد کی بڑی پیداوار گیہوں اور جوار ہیں - اس کے علاوہ چاول اور روئی بھی بوئی جاتی ہے - جس کا خاکہ نیچے دیئے ہوئے خاکے سے ظاہر ہے :-

چاول	۴۰۰۰ ٹن
گیہوں	۳۵۲,۰۰۰ ٹن
گڑ	۵۹,۰۰۰ ٹن
روئی	۵,۰۰۰ ٹن
جو	۳۲,۰۰۰ ٹن

پشاور کے علاقے میں بہترین گڑ تیار ہوتا ہے - صوبہ سرحد میں گنے کی یہ پیداوار ظاہر کرتی ہے - کہ سرحد میں بھی دو کھانڈ کی ملیں جاری کی جا سکتی ہیں -

صوبہ سرحد کی دوسری بڑی نعمت پھل ہیں - صوبہ سرحد میں انگور سیب خرمانی آلوچہ - بادام - اخروٹ وغیرہ بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتے ہیں - پشاور ان میوہ جات کی بہت بڑی منڈی ہے پشاور میں بھی فروٹ کو محفوظ کرنے کے کارخانے جاری کئے جا سکتے ہیں -

صوبہ سرحد میں گوشت کی بہت بڑی مقدار حاصل کی جا سکتی ہے - پشاور کے دنبے نہایت ہی اعلےٰ ہوتے ہیں - ان کی اُون نہایت ہی اعلےٰ پارچات تیار کرنے کے کام آتی ہے - پاکستانی حکومت میں پشاور چمڑہ سازی کا بھی مرکز ہوگا -

معدنیات

صوبہ سرحد میں پشاور کے نزدیک کوئلے کی کانیں موجود ہیں - اور اس کے علاوہ وزیرستان اور ضلع ہزارہ کے علاقہ میں لوہا زیادہ مقدار میں موجود ہے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ حکومت پاکستان ان کی تلاش کی طرف توجہ دے

مشہور شہر :-

پشاور :- صوبہ کا صدر مقام ہے بہت بڑی چھاؤنی ہے - میوہ جات کی بہت بڑی منڈی ہے -

بنوں و کوہاٹ :- دو بڑے شہر ہیں یہاں پر بہت بڑی بڑی چھاؤنیاں واقع ہیں - جو دروں کی حفاظت کے لئے قائم کی گئیں ہیں - اور انہی کی وجہ سے انہیں اہمیت حاصل ہے -

مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کی پیداوار اور معدنیات کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں - کہ مغربی پاکستان کے پاس اپنی تمام ضروریات پوری کر لینے کے بعد بھی مغربی پاکستان کے پاس مندرجہ ذیل مقدار فالتو ہوگی - مغربی پاکستان میں فالتو اناج

گیہوں -	۱۴,۸۰,۰۰۰ ٹن
چاول -	۹,۸۵,۰۰۰ ٹن
روئی -	۵۸,۴۶,۸۴۹ ٹن
گڑ -	۱,۵۱,۰۰۰ ٹن
تیل نکالنے کے بیج	۲۳,۰۰۰ ٹن
جوار -	۲,۷۱,۰۰۰ ٹن
جو -	۲,۰۲,۰۰۰ ٹن
کل میزان -	۸۷,۴۷,۸۴۹ ٹن

کیا ہمارے ۸۸ لاکھ ٹن غلہ کے بدلے کوئی ملک ہمیں مشینری - لوہا - تانبا - الومنیم دیگر اوزار و اسلحہ نہ دے گا اول تو ہماری معدنیات کی جو بھی کمی ہے وہ ہمارے اپنے ملک سے ہی پوری ہو جائے گی لیکن بفرض محال اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو ہم اپنے فالتو غلے کے بدلے میں وہ حاصل کر سکتے ہیں - صنعتی کمی کو پاکستان میں جلد از جلد کارخانہ جات قائم کر کے دور کر دیا جائے گا - معدنیات میں تیل اور گندھک کافی موجود ہے - کوئلہ کی کمی کو بجلی یعنی قوت آبی سے پورا کر لیا جائے گا - لوہا اور دیگر دھاتوں کی کمی بلوچستان اور میانوالی و جہلم کے علاقہ میں ملنے والا لوہا کسی حد تک پوری کر دے گا - مگر اس کے باوجود بھی ہمیں لوہا دیگر ممالک سے گندم - چاول اور روئی - خام گوشت - چمڑہ - پھل وغیرہ کے بدلے میں حاصل کرنا پڑے گا - خدا کے فضل سے ہمارے پاس اس قدر فالتو اناج ہے کہ اس کی بدولت ہم ہر سال غیر ممالک سے اکروڑ ٹن لوہا حاصل کرنے کے حقدار ہیں -

مختصر خبریں

— صوبہ سرحد کے ریفرنڈم میں مسلم لیگ کو بڑی شاندار فتح ہوئی ہے - کانگرس نے گو مقابلہ نہیں کیا مگر پھر بھی چار سو ووٹ کانگرس کے کل - پونے تین لاکھ پاکستانی ووٹوں کے خلاف پڑے ہیں -

— ہندوستان کا ایک رام داس نامی جہاز بندرگاہ بمبئی سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر نہایت خطرناک صدمہ پیش آیا جس سے جہاز کو رکے سات سو مسافر اور جہازی عملہ کے ارکان ہلاک ہو گئے امدادی پارٹیاں بمبئی سے ... کو پہنچیں مگر صرف ۱۱۵ اشخاص کو بچا سکیں -

— خان آف ممدوٹ نے مسلم لیگ کی طرف سے بیان کیا کہ پاکستان میں مزدوروں کے مفاد کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا -

— ۲۱ر جولائی صبح کے دس بجے سے پنجاب کا سرحدی کمیشن اپنا کام شروع کرے گا - عوام کمیشن کی کارروائی سن سکیں گے -

— ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب جو جنوبی افریقہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر تھے اور جنہیں عارضی حکومت ہند کی رکنیت قبول کرنے پر شملہ میں کسی نے حاضر کیا تھا - ۸ جولائی کو شملہ میں ان کا انتقال ہو گیا ہے -

— حکومت کشمیر نے سنتا سنگھ بریگیڈیر کو گلگت ایجنسی کا گورنر مقرر کیا ہے

— لاہور ماڈل ٹاؤن کے تین نوجوان ایک ہوائی جہاز میں سوار ہو کر ریاست فریدکوٹ کے قریب سے گذر رہے تھے کہ گر کر ہلاک ہو گئے -

— بنگال کے سب سے اعلےٰ یورپین پولیس افسروں نے انتقال اقتدار کے بعد ملازمت سے علیحدہ ہو جانے کی خواہش ظاہر کی ہے - وہ یونین آف انڈیا میں ملازمت کرنا پسند نہیں کرتے -

— لاہور میں ماہ صیام کے دوران میں کرفیو کے اوقات گیارہ بجے رات سے تین بجے صبح تک کر دیئے گئے ہیں -

— مشرقی پنجاب کا ریلوے ہیڈ کوارٹر دہلی میں قائم کیا جائے گا -

— ۲۰ر جولائی کو وائسرائے ہند پنجاب کی سرحد کمیشن کے بعض اہم معاملات میں حصہ لینے کے لئے لاہور تشریف لائے -

— ہندوستان کے آزادی کے بل نے قانونی صورت اختیار کر لی ہے لندن میں ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز دونوں میں منظور ہو چکا ہے اور آج ہندوستان ایک آزاد ملک ہے - اس کی رو سے ہندوستان میں دو آبادیات کی حکومت ہوگی - پاکستان اور یونین آف انڈیا -

— پنجاب سرحدی کمیشن کو مختلف جماعتوں سے ۱۵ میمورنڈم اس وقت تک وصول ہو چکے ہیں - جن میں سے ۱۱ مسلمانوں نے پیش کئے ہیں -

— معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب یونیورسٹی

تقسیم نہیں کی جائے گی - مگر املاک کی تقسیم ہوگی - جائدادیں سے ساڑھے فی صدی پاکستان کو اور ۴۰ فی صدی ہندوؤں کو ملے گا -

مغربی پنجاب کے ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مسٹر میاں عبد الرشید صاحب کو مقرر کیا جائے گا -

کلکتہ کے مسلمانوں نے اس بات پر پورا زور دیا ہوا ہے - کہ کلکتہ کی تعمیر پر مسلمانوں کا بھی روپیہ لگا ہوا ہے مسلمان اس کو خالی نہ کریں گے - کلکتہ کا نظم ونسق مشترکہ ہونا چاہیئے - کلکتہ کو ایک آزاد شہر قرار دیا جائے -

۱۹ جولائی کو جاپان سے تمام ہندوستانی فوجیں واپس بلالی گئی ہیں -

پاکستان کے لئے برطانوی ٹریڈ کمشنر مقرر کیا گیا ہے -

مسٹر اصفہانی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دولت اسلامیہ پاکستان دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہوگا - چنانچہ حکومت پاکستان اور دیگر ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے -

سلہٹ کے استصواب کے دوران میں لیگی کارکنوں پر بے پناہ سختی کی گئی ہے مگر باوجود اس کے سلہٹ میں مسلم لیگ کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی ہے -

لاہور کی حالت

۱۶ر جولائی کو مغلپورہ ورکشاپ کے قریب ایک شخص کو چھرا گھونپ دیا گیا - جس کے سلسلہ میں شیخ غلام محمد صاحب چھاؤنی مجسٹریٹ نے امن قائم رکھنے کے لئے شدید کارروائی کی - کوچہ پٹ پٹ میاں میں ایک مکان جلا دیا گیا -

کوچہ بالیاں اندرون بھاٹی دروازہ دو جگہ آگ بھڑک اٹھی - اس کے علاوہ بھاٹی گیٹ - لوہاری گیٹ اور گوالمنڈی راج گڑھ وغیرہ میں آگ لگانے کی کوشش کی گئی - گو پہلے سے حالات بہت کچھ درست ہو گئے ہیں - مگر ابھی لوگوں میں ہراسانی بہت زیادہ ہے -

امرتسر کی حالت

۱۳ر جولائی کو امرتسر کے دو مشتعل ہجوموں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا۔ پولیس نے گولی چلا کر انہیں منتشر کر دیا - بہت کم لوگ مجروح ہوئے - امرتسر کے مختلف مقامات پر اکا دکا بم پھٹ رہے ہیں - ہندو مسلم لیڈروں نے موقعہ پر پہنچ کر مصالحت کروانے میں ہر وقت سعی کی -

ابھی بالکل امن نہیں ہوا - ہر روز کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے -

سرحد میں استصواب عامہ کی رفتار

ضلع ہزارہ میں ۹۸ فیصد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں صد فیصد ووٹ مسلم لیگ کے حق میں

پشاور سے ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع میں بیان کیا گیا ہے - کہ ضلع ہزارہ میں استصواب کے سلسلہ میں ۹۸ فیصد ووٹ مسلم لیگ کے حق میں دیئے گئے ہیں - یہ بھی اطلاع ملی ہے - کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں تمام ووٹ مسلم لیگ کے حق میں پڑے -

ڈیرہ اسماعیل خان اور ضلع ہزارہ کے علاوہ جہاں استصواب عامہ ۶ر جولائی سے شروع ہوا ہے - آج صبح سے مردان - کوہاٹ - پشاور اور بنوں کے اضلاع میں بھی استصواب عامہ شروع ہو گیا ہے - اگرچہ کانگرس نے استصواب عامہ کا مقاطعہ کر رکھا ہے - لیکن اس کے باوجود مقامات رائے دہندگی پر کانگرسی ایجنٹ موجود ہیں - بہرحال استصواب عامہ کی کارروائی پر امن طریقہ پر جاری ہے -

صوبہ سرحد کے گورنر جنرل سر راب لاک ہارٹ نے ایسوسی ایٹڈ پریس سے آج بیان کیا کہ استصواب عامہ کی مہم نظام العمل کے مطابق پر امن طریقہ پر جاری ہے -

ایبٹ آباد مسلم لیگ کے معتمد نے ذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ :-

ضلع ہزارہ کے مختلف مواضعات میں ۶ر جولائی کی صبح سے رائے دہندگی شروع ہو چکی ہے - ۲۰ مقامات رائے دہندگی پر ہنایت عمدگی کے ساتھ مہم جاری ہے - ابھی تک وصول شدہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے - کہ مسلم رقبہ جات رائے دہندگی سے ۹۰ فیصد ووٹ مسلم لیگ کے حق میں دیئے جائیں گے - یہ تعداد سابقہ تمام ریکارڈ سے بڑھ چڑھ کر ہوگی - کانگرسی جماعت نے تمام مقامات رائے دہندگی پر اپنے ایجنٹوں کو مقرر کر رکھا ہے - ہندو رہنماؤں نے اپنے ووٹ ڈال دیئے ہیں - ہندو اور سکھ استصواب میں حصہ نہیں لے رہے ہیں - ان لوگوں نے ایبٹ آباد میں ایک جلسہ کیا اور مقامی لیگی رہنماؤں کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ کوئی جانبداری نہیں کریں گے - بلکہ اکثریت جو فیصلہ کرے گی - اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے -

استصواب عامہ کے موقع پر ایک خاص صورت یہ پیدا ہو گئی - کہ تمام مسلمان مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے حکم کے پابند رہے - اور پٹھان اپنی روایات کے خلاف مقتدر عہدیداروں کے احکام کی تعمیل بلا اسلحہ رائے دہندگی پر نظر آئے - مسلم لیگ کے رکن کونسل پروفیسر عنایت اللہ نے ضلع ہزارہ کا تفصیلی دورہ کیا کہ رائے دہندگی غیر معمولی طور پر مسلم لیگ کے حق میں ہے -

پیسہ اخبار لاہور میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ بعض خود غرض اشخاص کی وجہ سے ضلع ہزارہ کے عوام میں بڑھتی بے چینی پائی جا رہی ہے - اگر اس بے چینی کو جاری رہنے دیا گیا - تو اس بات کا امکان ہے کہ سرمایہ دار طبقہ ان پر حاوی ہو جائے گا - وہ پاکستان کی اس وجہ سے تائید کر رہے ہیں - کہ ان کو امید ہے کہ پاکستان اسلامی اصول پر قائم ہوگا - اور اس کی وجہ سے امیر و غریب کا امتیاز ختم ہو جائے گا -

جب تک اقلیتیں حکومت کی وفادار اور اطاعت گذار رہیں گی

ان کیلئے ڈر کی کوئی وجہ نہیں - حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کا بیان

نئی دہلی ۱۳ر جولائی - آج صبح حضرت قائد اعظم و پاکستان کے گورنر جنرل نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی اقلیتوں کو اطمینان دلایا - کہ ان کے مذہب کلچر و زندگی اور عبادات کی پر امن حفاظت کی جائے گی - وہ پاکستان کے پورے شہری ہوں گے - اور اس سلسلے میں کسی سے امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا - انہیں بھی دوسروں کی طرح ان ذمہ داریوں کو پورا کرنا پڑے گا - جو ہر شہری پر عائد ہوتی ہیں - اقلیتوں کو حکومت کا وفادار رہنا پڑے گا - اور حکومت کی اطاعت قبول کرنی پڑے گی - کوئی حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی - کہ اقلیتیں حکومت کی وفادار نہ ہوں - یا تخریبی اقدامات شروع کر دیں - کیونکہ ہر شہری کے لئے ضروری ہے کہ حکومت کا وفادار رہے -

قائد اعظم نے فرمایا کہ میں دل سے چاہتا ہوں کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مخلصانہ اور دوستانہ تعلقات قائم رہیں - آپ نے کہا - کہ پاکستان یقیناً اپنی خیر سگالی کے اظہار میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گا - آپ نے اس اطلاع کو بالکل بے بنیاد قرار دیا کہ مسلم لیگ نے شروع میں مان لیا تھا کہ پاکستان اور ہندوستان کا صرف ایک ہی گورنر جنرل ہے - لیکن بعد میں اس نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا - آپ نے فرمایا کہ گورنر جنرل کا انتخاب مسلم لیگ اور کانگرس پارٹی کے مطابق عمل میں آیا ہے اور ہم نے پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس جو ۱۵ اگست کو کراچی میں منعقد ہوگا - بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ مسلم لیگ نے مشترک گورنر جنرل کا تقرر منظور کر لیا تھا - لیکن بعد میں اس نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا - مجھے افسوس ہے کہ بعض ذمہ دار لیڈروں نے بھی اس سلسلے میں غلط بیانیوں سے کام لیا ہے - میں اس سارے سلسلے کو بالکل لغو اور بے بنیاد قرار دیتا ہوں - کیونکہ اس میں ذرہ بھر بھی صداقت موجود نہیں ہے گورنر جنرل کے انتخاب کے بارے میں طرح طرح کے غلط خیالات کا پرچار کیا جا رہا ہے - لیکن واقف حلقے جانتے ہیں کہ گورنر جنرل کا انتخاب وزارت کے مشورے سے عمل میں کیا کرتا ہے - البتہ خلاف معمول حالات میں اس سے برعکس بھی کیا جاتا ہے - اس وقت یہ طے ہوا تھا - کہ مسلم لیگ پاکستان کے لئے اور کانگرس ہندوستان کے لئے گورنر جنرل منتخب کریں - اور ملک معظم نے اس کی منظوری دیدی تھی - چنانچہ دونوں پارٹیوں نے اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ گورنر جنرل مقرر کر لئے - غرض مند حلقے کہہ رہے ہیں - کہ گورنر جنرل ملک معظم کے مقرر کردہ ہیں - لیکن یہ خیال بالکل گمراہ کن ہے - گورنر جنرل سیاسی پارٹیوں کے چنے ہوئے ہیں - یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ وہ عوام کے منتخب ہیں - اس سے پیشتر ہندوستان کے لئے وائسرائے اور گورنر جنرل بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوا کرتے تھے - لیکن اب معاملہ اس کے برعکس ہے - اب گورنر جنرل عوام کی طرف سے منتخب ہوئے ہیں - اور یہی وجہ ہے کہ میں نے یہ عہدہ قبول کر لیا ہے -

اقلیتیں :- ایک نامہ نگار نے کہا کہ آپ گورنر جنرل کی حیثیت سے اقلیتوں کے مسئلے پر کچھ روشنی ڈالیں

مسٹر جناح کا اقلیتوں سے سلوک

قائد اعظم نے فرمایا کہ میں ابھی تک گورنر جنرل نہیں بنا - البتہ میں ہونے والا گورنر جنرل ہوں - اور ۱۵ر اگست کو چارج لوں گا - البتہ میں واضح کرنا چاہتا ہوں - کہ اقلیتوں کے معاملے پر اس سے پیشتر بہت کچھ کہہ چکا ہوں - میں نے آج تک ان کے متعلق جو کہا ہے - اس پر میں آج بھی قائم ہوں - میں جانتا تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں - اور اب بھی جانتا ہوں کہ میں ان کے متعلق کیا کچھ کہہ چکا ہوں - اقلیتوں کی پاکستان میں ہر ممکن حفاظت کی جائے گی - ان کی جان و مال محفوظ ہوگی - ان کی طرز عبادت میں مداخلت نہیں ہوگی - ان کے مذہب - دین اور زندگی کی محافظت ہوگی - نیز ان کی جائداد اور کلچر کی حفاظت ہوگی - وہ پاکستان کے پورے شہری ہوں گے - اور پاکستان کے شہریوں میں مذہب و ملت کا کوئی امتیاز نہیں ہوگا - ہر حکومت کے شہری پر خاص ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

لہٰذا اقلیتوں کو بھی اپنی ذمہ داریاں اٹھانی ہوں گی۔ انہیں حکومت کے ایثار میں حصہ لینا ہوگا۔ اور جب تک اقلیتیں حکومت کی وفادار رہیں گی اور حکومت کی اطاعت کرتی رہیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

ہندوستان کی اقلیتیں:۔ ایک نامہ نگار نے کہا کہ آپ کہہ رہے ہیں۔ کہ پاکستان کی اقلیتیں حکومت کی وفادار اور اطاعت گذار رہیں۔ آپ ہندوستان کی اقلیتوں کے بارے میں بھی یہ کچھ کہیں گے۔ قائداعظم نے جواب دیا کہ یہ تمام اقلیتوں کے بارے میں ہے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں آباد ہوں۔ کوئی حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی اقلیت حکومت کی وفادار نہ ہو۔ اور حکومت کے خلاف تخریبی اقدام شروع کر دے۔ تو اس کا یہ رویہ حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ میں ہر مسلمان اور ہندو شہری سے اپیل کروں گا کہ وہ حکومت کا وفادار رہے۔

مسلمانان ہندوستان:۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ کیا آپ ہندوستان کے مسلمانوں کے حق میں بھی اسی طرح دلچسپی لیتے رہیں گے۔ جس طرح کہ آج لے رہے ہیں۔ حضرت قائداعظم نے فرمایا کہ میں جس طرح آج ہندوستان کے شہریوں بالخصوص مسلمانوں کے معاملات میں دلچسپی لے رہا ہوں۔ اسی طرح آئندہ بھی دلچسپی لیتا رہونگا۔

سوال:۔ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے مسلمانان ہندوستان کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اختیار کرنا چاہتے ہیں؟

حضرت قائداعظم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانان ہندوستان سے بھی ایسا ہی منصفانہ سلوک کیا جائے۔ جیسا کہ ہم غیر مسلم اقلیتوں سے کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری پالیسی کا بڑا اصول تبادلہ ہے۔ لیکن دونوں ملکوں کی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا مسئلہ آئین ساز اسمبلی ہی حل کر سکتی ہے۔

ساٹھ ریاستیں ہندوستانی آئین ساز انجمن میں

دہلی میں آئین ساز انجمن کا اجلاس ہوگا۔ اس میں تقریباً ساٹھ ہندوستانی ریاستوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اور ان کے علاوہ ۲۸ مسلم لیگی ممبر بھی جو ہندوستانی علاقوں کے باشندے ہیں شامل رہیں گے۔ اس طرح ۳ رجون کے برطانوی پلان کے مطابق اجلاس کی حالت ہی بدلی ہوئی ہوگی۔ اب ہندوستانی انجمن آئین ساز کے اراکین کی کل تعداد ریاستی نمائندوں کا شمار نہ کرتے ہوئے ۲۲۸ ہوگی ممکن ہے کہ یہ اجلاس ۱۵ راگست تک جاری رکھا جائے۔ جبکہ ہندوستانی انجمن آئین ساز ہندوستان کی عارضی نوآبادیاتی پارلیمنٹ بن جائے گی۔

چونکہ ہندوستان کو بہت جلد تفویض اقتدار ہو رہا ہے۔ انجمن آئین ساز کی مختلف کمیٹیاں بڑی تیزی سے اپنا کام انجام دے رہی ہیں۔ ۲۴ رجولائی تک کم از کم آٹھ کمیٹیاں اور سب کمیٹیاں اپنا کام مکمل کر دیں گی۔ آج انجمن آئین ساز کی منتظمہ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں سوچا گیا کہ ۳ رجون کے نئے برطانوی اعلان کے مطابق انجمن آئین ساز کے انتظامات میں کیا کیا تبدیلیاں کرنا لازم ہے۔

وسطی ہندوستان کی ریاست ناگوڑ کے نمائندے بھی ہندوستانی انجمن دستور ساز میں شامل ہونے والے ہیں۔

پاکستان میں دستور تیار کرنے کیلئے قانون دانوں کی کمیٹی

لاہور ۹ رجولائی اطلاع ہے۔ کہ مسلمان قانون دانوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کے کنوینر ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین بار ایٹ لا ہیں۔ یہ لوگ پاکستان کے دستور کی تیاری میں مدد دیں گے۔ جو اراکین اس کمیٹی میں شامل ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ میر خورشید زماں۔ شیخ بشیر احمد۔ مسٹر محمد علی اور مسٹر احمد سعید درانی۔

پاکستان کے سکے اور نوٹ علیحدہ ہوں گے

نئی دہلی سے اطلاع ملی ہے کہ پاکستان کے نوٹ اور سکے علیحدہ قسم کے ہوں گے۔ سکہ سازی کے لئے لاہور میں ایک دارالضرب مقرر کیا جائے گا۔ اور بہت جلد دوسرے انتظامات بھی جو ضروری ہیں پورے ہو جائیں گے۔ انتظامات کی تکمیل تک موجودہ سکے ہی رائج رہیں گے۔

فن تعمیر حیات

(۱۱)

جان کے لاکھ پڑ گئے لالے
لاکھ پاؤں میں پڑ گئے چھالے

گو ہیں ہونٹوں پہ لاکھ تب خالے
پھر بھی اس کے ہیں سارے متوالے

اس میں میٹھا وہ کیا ہے یا باری

رنگ اعجاز ہم کو دکھلا دے
جام جود و نوال چھلکا دے

آفتاب جمال چمکا دے
ابر نیساں کو آ کے شرما دے

تجھ پہ قربان تجھ پہ میں واری

تیری فرقت میں ہے خوشی معدوم
تیری فرقت میں ہوں بڑا مغموم

اے سخاوت مآب مت ہو شوم
دوستاں را کجا کنی محروم

تو کہ با دشمناں نظر داری

روپیہ پیسہ ہماری روزمرہ زندگی کے لئے نہایت اہم چیز ہے۔ اس کے بغیر زندگی فی زمانہ ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ روپیہ تمام قوتوں کی جڑ ہے۔ ہم آج کی صحبت میں اس کی پیداوار اور تحصیل کے مختلف پہلوؤں پر بحث کریں گے۔

لفظ لچھمی بدھ کی تشریح کے لئے ہمیں یہ سوال کرنا پڑتا ہے۔ کہ جیسے موسیقی کی قابلیت مصوری کی قابلیت۔ کسی فن کی قابلیت۔ کلوں کے ایجاد کرنے نظم و نثر لکھنے۔ اور دیگر اظہار کی قابلیت خاص عطیہ قدرت کہلاتی ہے۔ تو کیا لچھمی بدھ یعنے دولت کمانے کی قابلیت اور خاص سیاست بھی اسی قسم کا عطیہ ہے؟ یہ سوال اس لئے کرنا پڑتا ہے کہ مصنفین اور نقاد جب بعض بہترین لکھ پتیوں اور تجار کی سیرت کی تدوین کرتے ہیں۔ بعض حلقوں میں اس نکتہ نگاہ کی بہت مخالفت کی گئی ہے۔ اور یہ مخالف گروہ کہتا ہے۔ کہ لکھ پتیوں اور تاجروں کو بڑے محنتی اور دستور والے تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ اصحاب فہم و ذکا نہیں کہلا سکتے۔ یہ لوگ دولت مند اس لئے ہو گئے۔ کہ وہ خوش قسمت تھے۔ یا یہ کہنا چاہیئے۔ کہ ان پر دولت کی دیوی لکشمی دوسروں سے زیادہ مہربان تھی۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک وقت دو پھول ایک ساتھ نکلے قسمت جدا جدا ہے + نوشہ نے ایک پہنا لاشہ پہ اک چڑھا ہے +

ایک وقت اور ایک ہی حالات میں اور یکساں دماغ اعمال کے استعمال کے ساتھ دو سگے بھائیوں میں سے ایک مٹی کو ہاتھ لگائے تو وہ سونا ہو جاتی ہے اور دوسرا مشکل سے قوت لایموت حاصل کرتا ہے۔ دونوں ایک ہی طرح اور ایک ہی کام کرتے ہیں۔ ایک تو لاکھوں روپیہ کما لیتا ہے۔ گویا اس کو سنگ پارس ہاتھ آ گیا ہے۔ اور دوسرا اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچتا۔ یہ حال دیکھ کر سوال کیا جاتا ہے۔ کہ جو لکھ پتی ہو گیا ہے۔ کیا وہ صاحب فہم و ذکا ہے۔ یا اسے قدرت کا کوئی خاص عطیہ ملا ہوا ہے؟ کیا وہ لکشمی بدھ نہیں ہے؟ یہ سوال اس لئے رکھے جاتے ہیں کہ ہم کو معلوم ہو جائے۔ کہ کوئی ایسی قسم بھی ہے جس کو لکشمی بدھ کہا جائے۔ اگر ہے تو اس کی تربیت اور تحصیل کس طرح ہونی چاہیئے۔ تا کہ انسان اس سے مستفید ہو سکے۔ البتہ بعض سپشل فلاسفر یہ وکالت کریں گے۔ کہ اس قابلیت کو دریافت کیا جائے۔ تا کہ صرف افراد ہی نہیں بلکہ تمام قوم مجموعی طور پر اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔ اور پھر اس کو معدوم کرنے کے لئے قدم اٹھایا جائے۔ لیکن اس قسم کی تجاویز پر بحث ہمارے مقصد کے دائرے سے خارج ہے۔ بدقسمتی سے ماہران علم جذبات و روحانی نے اس مسئلہ کے متعلق ہنوز تحقیقات و جستجو نہیں کی ہے۔ شاید اس وجہ سے کہ اس راہ میں اس قدر مشکلات ہیں کہ ان پر غالب آنا قریباً ناممکن ہے۔

3-8-47

رجسٹرڈ ایل نمبر 31

THE
PAISA AKHBAR
URDU WEEKLY
LAHORE

پیسہ اخبار لاہور

یادگار حاجی مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

اپنی بدنامی سے بچنے کیلئے یہ بے شعور!
کانگرس مانی ہے اُن باتوں کو بہر جان کے
یہ تو اتنا بھی ہوا برطانوی احکام سے
یہ مُکر جاتے کبھی ہر تجویز ورنہ مان کے
جب ذرا قہرِ خدا نازل ہوا ان پر کبھی
خود ہی مٹ جائیں گے جو دشمن ہیں پاکستان کے

تفکراتِ سیفؔ ...... (از سیفؔ چغتائی)

قائدِ اعظم گورنر ہونگے پاکستان کے
حوصلے ٹوٹے ہیں اب غفار کے اور خان کے

چین سے ہوگی بسر اب زندگی ہر ایک کی
اب تو آئیں گے بہت لمحات اطمینان کی

قائدِ اعظم کے زیرِ سایہ ہوگی زندگی
مل گئے چھینے ہوئے سب حق ہر اک انسان کے

قائدِ اعظم ہیں مسلم لیگ کے روحِ رواں
اور ہم بندے ہیں مسلم لیگ کے فرمان کے

ہونگے اب قانون شرعی اور اسلامی تمام
ماننے پڑ جائیں گے احکام اب قرآن کے

مسٹر ایٹلی نے دیا ہے ہوشمندی کا ثبوت
کر دیا اُن کو گورنر دیکھ پہچان کے!

اب نہ ان کفّار پر کرنا بھروسہ تم کبھی
یہ بہت جھوٹے ہیں اپنے عہد کے پیمان کے

ملتِ اسلامیہ کے غداروں پر کھلی عدالتیں مقدمہ چلایا جائے گا

خان عبدالغفار سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں (عبدالقیوم)

پشاور کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ پشاور سٹی مسلم لیگ کے زیرِ اہتمام چوک یادگار میں ایک عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے سرحد مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ کہ ملت اسلامیہ کے بعض غداروں کی مسلم کش سرگرمی کے باوجود صوبہ سرحد قدرتی طور پر پاکستان کا ایک اہم حصہ ہے۔ اور رہے گا۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ صوبہ سرحد کی کانگرس نے موجودہ استصواب رائے عامہ کا بائیکاٹ کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس نے اپنی متوقع شکست پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ خان عبدالغفار خان نے پٹھانستان کا جو فتنہ برپا کیا ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ جس مسئلہ پر استصواب ہو رہا ہے اسے خان عبدالغفار خان اور اس کے سیاسی رہنما مسٹر گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی منظور کر چکی ہے۔ خان عبدالقیوم نے کہا کہ خان عبدالغفار خان کی سرگرمیوں کا اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں۔ کہ وہ بے بنیاد دلائل اور مباحثہ سے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر خان عبدالغفار خان مسلم لیگ سے یہ یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے قیام کے بعد پاکستانی علاقوں میں برطانوی فوج مقیم نہ رہے گی۔ حالانکہ اس سلسلہ میں مسلم لیگ نے بارہا اپنے دیانتدارانہ عزائم کا اعلان کیا ہے۔ خان عبدالقیوم نے مزید کہا کہ خان عبدالغفار خان اور اُن کے حواری ہمارے متعلق تو غیر ضروری طور پر شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر وہ ہندو انڈیا اور ہندو لیڈروں کے رویہ کے متعلق کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ حالانکہ ہندو انڈیا اور ہندو لیڈروں نے آزاد جمہوری حکومت کے قیام کے متعلق موجودہ دستور ساز اسمبلی میں ایک واضح قرارداد پاس کرنے کے باوجود درجہ نو آبادیات منظور کر لیا ہے۔ خان عبدالقیوم نے کہا کہ صوبہ سرحد کے عوام میں اب تمام خواہ سیاسی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اب کوئی انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ موجودہ استصواب رائے عامہ میں اگر عوام نے پاکستان کے حق میں قطعی رائے دی تو ان غداروں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ عارضی حکومت کے کامرس ممبر مسٹر اسماعیل چندریگر نے تقریر کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کے حق میں ووٹ دیں۔ مسٹر چندریگر نے کہا کہ صوبہ سرحد کے لئے مسٹر گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو یا ان کی ہندو دستور ساز اسمبلی اسلامی آئین نہیں بنا سکتی۔ بلکہ یہ کارِ عظیم صرف پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کر سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ مسلمان کو موجودہ استصواب رائے عامہ کے موقعہ پر اس قدر کثیر ووٹ دینے چاہئیں کہ آئندہ ہندو کانگرس کے ایجنٹوں کو ملت اسلامیہ میں افتراق و تشتت پیدا کرنے کی جرات نہ ہو۔ صوبہ بہار کے سابق وزیر اعظم مسٹر محمد یونس نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مسلم لیگ صوبہ سرحد میں اسلامی پاکستان قائم کرنے کی خواہاں ہے مگر خان عبدالغفار خان ہندو غلبہ کے ماتحت ہندو پٹھانستان قائم کرنے کے درپے ہیں۔ مسٹر یونس نے کہا کہ کون مسلمان یہ توقع کر سکتا ہے کہ مسٹر گاندھی ڈاکٹر خان سے زیادہ صوبہ سرحد کے خیر خواہ ہیں۔ اس جلسہ سے پیشتر کنگھم پارک سے سبز پوشوں کا جلوس نکالا گیا اس جلوس نے پشاور شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں چکر لگایا اور قائد اعظم زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ غازی امان اللہ (سابق شاہ افغانستان) زندہ باد کے نعرے لگائے۔ یہ جلوس شام کے وقت چوک یادگار میں ختم ہوا جہاں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔

دق سے سالانہ پانچ لاکھ اشخاص ہلاک ہوتے ہیں

لندن میں بین الاقوامی انسداد مرض دق کانفرنس میں شریک ہونے والے جو بین الاقوامی ڈاکٹر جمع ہوئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ دنیا بھر کے امراض میں مرض دق بڑا موذی مرض ہے۔ چنانچہ اس وقت ہندوستان میں سالانہ پانچ لاکھ اور برطانیہ میں

مطالب القرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور برا راز کہنا تو شیطانی کام ہے تاکہ مومنوں کو اندوہناک کرے اور خدا کے حکم کے سوا وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو مومنوں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں (۱۰)

مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو۔ تو کھل بیٹھا کرو۔ خدا تم کو کشادگی بخشیگا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا ہوا ہے خدا ان کے درجے بلند کریگا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ (۱۱)

جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں خدا نے ایمان چھاپ دیا ہے۔ اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور ان کو بہشتوں میں داخل کریگا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ خدا ان سے خوش ہوگا۔ اور وہ خدا سے خوش ہونگے۔ یہی لوگ لشکر خدا ہے۔ اور خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے (۲۲)

سورۂ حشر

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو۔ اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کیلئے (یعنی فردائے قیامت کے لئے) کیا سامان بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا تمہارے اعمال سے باخبر ہے (۱۸) اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو فراموش کر دیا۔ تو خدا نے انہیں ان کا اپنا آپ بھی فراموش کرا دیا۔ یہ بدکردار لوگ ہیں۔ (۱۹)

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے (اس واسطے) بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں (۲۱)

سورۂ ممتحنہ

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

مومنو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں۔ اور اس سبب سے کہ تم اپنے پروردگار خدا پر ایمان لاتے ہو۔ پیغمبر کو اور تم کو (گھروں سے) نکال رہے ہیں۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی چاہنے کے لئے (اپنے وطنوں سے) نکلے ہو تو ان کو دوست نہ بناؤ اور تم ہی سبب دوستی ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو۔ اور میں سب کچھ جانتا ہوں۔ جو پوشیدہ کرتے ہو وہ بھی اور جو ظاہر کرتے ہو وہ بھی۔ اور جو تم میں سے ایسا کریگا۔ وہ سیدھا راستہ بھول گیا۔ (۱)۔

جو لوگ تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۸) خدا تو انہیں لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین کے بارے میں تم سے لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی۔ تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے۔ وہ ظالم ہیں۔ (۹)۔

مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آیا کریں۔ تو ان کی آزمائش کر لیا کرو۔ اور خدا تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تو اگر تم کو معلوم ہو۔ کہ مومن (صادق) ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو۔ کہ نہ یہ ان کو حلال ہیں۔ اور نہ وہ ان کو جائز ہیں اور جو انہوں نے (ان پر) خرچ کیا۔ وہ ان کو دیدو۔ اور کچھ گناہ نہیں کہ تم ان عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کر لو۔ اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو۔ (ان کو کفار کے پاس واپس بھیجدو۔) اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہو تم ان (کافروں) سے طلب کرلیں۔ اور جو انہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ تم سے طلب کر لیں۔ یہ خدا کا حکم ہے۔ اور تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے۔ اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (۱۰)

اور اگر تمہاری عورتوں میں سے تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائیں۔ (اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہو وہ کافر تم کو نہ دیں) پھر تم کافروں سے لڑو۔ (اور ان سے تم کو لوٹ ہاتھ لگے) تو جن مسلمانوں کی عورتیں چلی گئی ہیں۔ ان کو (اس مال غنیمت میں سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے (عورتوں پر) خرچ کیا تھا۔ اور خدا سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو ڈرو (۱۱)

اے پیغمبر جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے آئیں۔ کہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرینگی اور بدکاری نہ کرینگی۔ اور چوری نہ کرینگی۔ اور اولاد کو قتل نہ کرینگی۔ اور بہتان نہ باندھیں گی۔ اور نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی نہ کرینگی۔ تو ان سے بیعت لے لیا کرو۔ اور ان کے لئے خدا سے بخشش مانگا کرو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۲) مومنو! ان لوگوں سے جن پر خدا غصے ہوا ہے۔ (یعنی یہودیوں سے) دوستی نہ کرو۔ کیونکہ جس طرح کافروں کو مردوں (کے جی) اٹھنے کی توقع نہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی آخرت کی توقع نہیں (۱۳)

سورۂ صف

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مومنو! ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے (۲) خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ (۳) جو لوگ خدا کی راہ میں ایسے طور پر پرے جما کر لڑتے ہیں۔ کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں خدا ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے (۴)

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتادوں۔ جو تم کو عذاب الیم سے مخلصی دے (۱۰) کہ خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور خدا کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے (۱۱) (اس سے خدا) تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور تم کو باغہائے بہشت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں۔ جو بہشت ہائے جاودانی میں بنے ہوئے ہیں داخل کریگا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ (۱۲) اور ایک اور چیز دیگا۔ جس کو تم بہت چاہتے ہو۔ یعنی خدا کی طرف سے تم کو مدد ملیگی۔ اور فتح (عنقریب حاصل ہوگی) اور اے پیغمبر مومنوں کو خوشخبری سنا دو۔ (۱۳) مومنو! خدا کے مددگار ہو جاؤ (جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا۔ کہ بھلا کون ہیں جو خدا کی طرفدار ہو کر میرے مددگار ہوں حواریوں نے کہا۔ کہ ہم خدا کے مددگار ہیں۔ تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا۔ اور ایک گروہ کافر رہا۔ تو ہم نے ایمان لانے والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد دی۔ اور وہ غالب ہو گئے (۱۴)

سورۂ جمعہ

شروع خدا کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دیجائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کیلئے جلدی کرو اور خرید و فروخت ترک کردو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (۹) پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ یعنی اپنے گھروں اور بازاروں کو چل دو۔ اور خدا کے فضل کی تلاش کرو۔ اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو۔ تاکہ مراد حاصل کرو (۱۰)

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ

پیسہ اخبار لاہور

قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) پنجاب بیشنل پریس سیلا بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور میں چھپوا کر میاں عبدالمجید صاحب پرنٹر و پبلشر نے دفتر پیسہ اخبار لاہور سے شائع کیا۔

نمبر ۲۹ | ۳ / اگست ۱۹۴۷ء | جلد ۶۱

آزادی اور اعتماد

انگریزوں نے پورے ڈیڑھ سو سال ہندوستان کو غلام رکھا۔ آج وہ اپنی خوشی سے ہندوستان چھوڑ رہا ہے۔ اس کے لئے برطانیہ نے ۱۵ / اگست مقرر کر دی ہے کہ وہ تمام سیاسی اختیارات ہندوستان اور پاکستان کو منتقل کر دے۔ آج بھی بہت سی ایسی ہستیاں جو اخباری دنیا سے بے تعلق ہیں۔ ان کا یہی یقین ہے کہ انگریز ہندوستان کو چھوڑ نہیں سکتا۔

اس سے قبل یہاں کے اصلی باشندوں کو یہ خیال کبھی خواب میں بھی نہ آتا ہوگا کہ ایک باہر سے آنے والی قوم آ کر انہیں غلام اور اچھوت بنائے گی۔ اور مسلمان یہاں ایک ہزار سال تک پوری شان و شوکت کے ساتھ ان پر حکمران رہیں گے۔ اس وقت مسلمان بھی خواب خرگوش میں تھا۔ اور سمجھتا تھا۔ کہ قانون قدرت معطل ہو گیا ہے۔ اس عروج کے بعد زوال کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن آپس کے اختلافات اور نبیؐ دی کمزوریوں نے قانون قدرت کو بیدار کیا۔ اور ان کا ستارہ گردش میں پھنس گیا۔ حتیٰ کہ آج نہ ایسا دبا کہ پتہ بھی نہیں ملتا وہ کہاں غائب ہو گیا۔ انگریزوں کو خیال ہو یا نہ ہو۔ مگر غلام ہندوستان کی خوش فہمی اس درجہ کو پہنچ چکی تھی کہ انگریز ہندوستان سے نہیں جا سکتا۔ گو تاریخ اپنے اوراق کو پارہ پارہ کرتی رہی ہے۔ مگر انگریز کی تاریخ کو بقا کی دولت حاصل ہو چکی ہے۔ اس خیال کو انسانی کمزوری یا غلطی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ آپ عروج و زوال کے مد و جزر کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اور قانون قدرت کو جھٹلا نہیں سکتے۔ اب اگر انگریز جا رہا ہے تو یہ سیاسی نفسیات کے عین مطابق ہے اور وہ جب کبھی بھی جاتا۔ اور ہندوستان کی سر زمین پر آفتاب حریت طلوع ہوتا۔ تو پھر بھی یہی سوال پیدا ہوتا۔ کہ وہ کیوں جا رہا ہے؟ اور ان پر کونسی مصیبت پڑی ہے۔ کہ ہندوستان جنت نشان کی وہ ہمہ چیز دوسروں کے سپرد کر رہا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ہٹلر کا خاتمہ ہوا۔ اس کی قوم نے فاش شکست کھائی۔ اس کے حریف کو فتح اور کامیابی ہوئی۔ مگر اس کی شکست ایسی نہ تھی۔ کہ اس کے حریف کو فتح اور کامیابی پر خوشی حاصل ہوتی اس نے جنگ ہی اس ڈھنگ سے لڑی کہ اگر وہ مر بھی جائے تو اس کا حریف پچاس سال تک ہوش میں نہ آ سکے۔ چنانچہ وہ ختم ہوا اور اس کے حریفوں کی اب یہ حالت ہے۔ کہ ان کی ایک بڑی دکھ رہی ہے ان کا اعصابی نظام یکسر معطل ہو چکا ہے اس کی سیاست کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس کی مالی حالت میں کافی انحطاط پیدا ہو چکا ہے۔ اس میں اتنی سکت نہیں کہ وہ اپنی سلطنت کی پیمائش کر سکے۔ اسی حالت میں سوائے اس کے کوئی اور چارہ کار نہ تھا۔ کہ وہ ہندوستان کی لگام کو ڈھیلا کرے۔ اور موقع دے کہ ہندوستانی خود اس کی دیکھ بھال میں شامل ہو کر اس کے نظام حکومت کو چلائیں۔ خیر یہ تو اس بات کا جواب تھا کہ انگریز کیوں ہندوستان چھوڑ رہا ہے۔ اور ہندوستان کو ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کے حوالے کیوں کر رہا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ آزاد ہندوستان کی تشکیل کے بعد داخلی سیاسیات کا اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ اس وقت ہندوستان اور پاکستان کو بین الاقوامی تعلقات قائم کرنے اور اپنے معاشی معیار کو بلند کرنے سے پہلے امن و امان۔ رواداری اور اعتماد کو بحال کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ جب تک اعتماد اور امن بحال نہ ہوگا۔ اور اس میں تعاون کا جذبہ از سر نو پیدا نہ کیا جائے گا۔ حکومت کرنے کی کوئی قابلیت اور صلاحیت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور نہ بین الاقوامی دنیا میں ساکھ قائم ہو سکتی ہے۔

دنیا یہ دیکھ رہی ہے۔ کہ جس ملک نے اپنی آزادی کے لئے ایک طویل عرصہ تک جد و جہد کی اور جس نے یقین دلایا تھا کہ اس میں حاکمانہ ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی اہلیت پیدا ہو چکی ہے۔ وہ اب حصول آزادی کے بعد اپنی اہلیت کا ثبوت کس طرح پیش کرتا ہے۔ اگر ہندوستان اور پاکستان امن بحال کرنے میں ناکام رہے اور کچھ عرصہ تک ہندوؤں اور مسلمانوں کی پھوٹ جاری رہی۔ تو بین الاقوامی دنیا کو آزادی اور خود مختاری کا بہت ہی تلخ تجربہ ہوگا۔ اور یہ تجربہ ہمارے آزاد ملک کو اس قابل نہ چھوڑے گا۔ کہ وہ سرخرو ہو کر دنیا کو منہ دکھا سکے۔ پس ہندوستان کی پہلی منزل امن اور اعتماد بحال کرنا ہے اور یہ کام جتنی جلدی انجام پائے۔ اسی قدر بہتر ہے۔

بعض حلقوں میں یہ بدگمانی بھی ہو رہی ہے۔ کہ ہندوستان امریکہ سے تعاون کر کے اپنی طاقت کو بڑھائے گا۔ اور امریکہ پشت پناہی کر کے اس کی جڑوں کو مضبوط کر دے گا۔ ہندوستان میں ہر قسم کی مشینیں امریکہ سے آئیں گی۔ امریکن ماہرین اس کی صنعت کو ترقی دینے کی کوشش کریں گے۔ یہی شبہ پاکستان کے متعلق بھی ہے کہ وہ انگریز کا ہاتھ پکڑے گا۔ اور اس کے تعاون سے اپنے نظام حکومت کو چلائے گا۔ ایک کی سرپرستی امریکہ کے حصہ میں آئے گی دوسرے کی دستگیری کا فخر انگریز کو حاصل ہوگا۔ فرض کیجئے۔ ایسا ہوا بھی تو اس میں بدگمانی کی کیا بات ہے ہندوستان اور پاکستان دونوں کو امداد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ ایک چاہے گا امریکہ کا ہاتھ پکڑے دوسرے کی خواہش ہو گی کہ انگریز سے ربط پیدا کرے۔

ایک اور شبہ تحریک پان اسلام ازم کا بھی ہے۔ وہ تو پچاس سال ہوئے ختم ہو چکی ہے۔ خود جناح صاحب کا ارشاد ہے کہ اس کی حقیقت داستان پارینہ سے زیادہ نہیں۔ ہندوستان کو پان اسلام ازم کے نام سے ورغلانا اور خائف کرنا انتہا درجہ حماقت اور بے تدبیری ہے اور ان چالوں سے ایک چال ہے جو یورپ اب تک اسلام کے مقابلہ میں چلتا رہا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ حال کے ایک مضمون میں لارڈ اسٹرابولگی نے پاکستان اور پان اسلامیزم کا جوڑ ملا کر جو فتنہ اٹھایا ہے۔ وہ فکلی بے روح ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہندوستان کی دیوار کج کبھی سیدھی نہ ہو۔ اور ہندوؤں کے سروں پر پان اسلامیزم کا بھوت سوار کر کے ان کے مستقبل کو تاریک بنا دیا جائے۔ لارڈ موصوف کے بے بنیاد تصورات کا صرف ایک ہی جواب ہے۔ کہ ہندوستان پاکستان کی طرف اور پاکستان ہندوستان کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور اس فریب کا شکار نہ ہوں۔ جو ایک مدت سے ہندوستان کو تباہ کرتا رہا ہے۔ ہمارے لیڈران قوم بھی پکار پکار کر یہی کہہ رہے ہیں۔ اب وقت عملی کام کا ہے۔ صرف باتیں بنانا یا اسکیمیں تیار کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

ہندوستان تقسیم کے بعد

گو ہندوستان تقسیم ہو گیا۔ لیکن ہندو اور مسلمان اس کے بعد بھی اپنی اپنی جگہ پر رہیں گے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ سب ہندو یا مسلمان جن کی تعداد کروڑوں ہے۔ اپنا گھر اور جائداد چھوڑ کر دوسرے علاقہ میں منتقل ہو جائیں۔

بیشک یہ ہو سکتا ہے۔ کہ چند سرمایہ دار یا کاروباری لوگ جو موقع سے فائدہ اٹھانے میں پیش پیش رہتے اور ہوا کے رخ چلتے ہیں۔ پاکستان سے ہندوستان کو یا ہندوستان سے پاکستان کو منتقل ہو جائیں۔ یا اپنے کاروبار کے مقام بدل دیں۔ لیکن ان کی تعداد ہزاروں سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ غرض ہندو اور مسلم آبادی کا بیشتر حصہ اسی طرح اپنی اپنی جگہ پر رہے گا جس طرح بٹوارہ سے پہلے رہتا تھا۔

تقسیم ہند کے اعلان کے بعد لوگوں میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی تھی۔ اور خصوصیت کے ساتھ پاکستانی علاقوں سے یہ خبریں آ رہی تھیں۔ کہ وہاں کی غیر مسلم آبادی جو اقلیت کی حالت میں ہے۔ ہندوستان میں منتقل ہونے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ بلکہ کچھ لوگوں نے وحشت میں آ کر بھاگنا بھی شروع کر دیا تھا۔ لیکن واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ کمزور دماغی حماقت پر مبنی تھی۔ اب موجودہ حالت یہ ہے کہ گاندھی جی۔ اچاریہ کرپلانی۔ اور دوسرے کانگرسی

لیڈر پاکستان کی غیر مسلم آبادی کو یہ مشورہ دے رہے ہیں - کہ وہ اپنے مقام پر رہیں اور اپنا وطن ہرگز نہ چھوڑیں - یہاں تک کہ تلخ تجربوں کے بعد اب سکھ لیڈروں کی بھی یہی رائے ہے - کہ مغربی پنجاب کے سکھوں کو اپنا وطن نہیں چھوڑنا چاہیئے - اسی طرح مسلمان لیڈر بھی ہندوستان کے رہنے والے مسلمانوں کو یہ تاکید کر رہے ہیں کہ وہ ترک وطن نہ کریں ان مشوروں کا یقیناً یہ اثر ہو گا - کہ اس وقت جو لوگ وقتی جذبات کے تحت اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں - وہ اس کے نتائج پر غور کر کے آخر کار یہ محسوس کریں گے کہ یہ ترک وطن ان کے مفاد کے سخت مضر ہے - اس لئے انہیں ہر حالت میں اپنی جگہ رہنا چاہیئے -

حقیقت یہ ہے - کہ جو قومیں سینکڑوں برسوں سے ایک بستی میں ایک شہر میں رہتی آئی ہیں - اور ایک زمانہ دراز سے ان کے باہم کاروباری تعلقات قائم ہیں - یہ کیسے ہو سکتا ہے - کہ وہ اچانک ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں - اور اس طرح جدا ہوں کہ آئندہ انہیں ایک دوسرے سے ملنے اور کاروباری تعلقات رکھنے کی ضرورت باقی نہ رہے -

یہ ایک سادہ سی بات ہے جو ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ ہندوستان میں جو چند کروڑ مسلمان باقی رہ گئے ہیں - وہ یہاں ہندوؤں سے بالکل بے تعلق ہو کر نہیں رہ سکتے اسی طرح پاکستان کے ہندو بھی مسلمانوں سے جدا رہ کر زندگی بسر نہیں کر سکتے - قدرت نے ان دونوں قوموں کو اسی سرزمین میں پیدا کیا ہے - اس ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے - جہاں ہندو مسلمان دونوں برابر موجود نہ ہوں - اس لئے کوئی طاقت انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی -

ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ ہر شہر کے محلوں - گلی - کوچوں - بازاروں - کھیتوں کھیل تماشوں - ریلوں اور جہازوں میں ہندو مسلمان ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں - اور آپس میں ہر قسم کے تعلقات رکھتے ہیں کیونکہ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے سے الگ رہ کر زندگی بسر نہیں کر سکتا - یہ تو انگریزی سیاست کی شعبدہ بازی تھی - جس نے ایک ملک کی ایسی دو قوموں کے درمیان نفرت و حقارت کا بیج بو دیا - جو سینکڑوں برس سے میل ملاپ کے ساتھ زندگی بسر کر رہی تھیں - اور ایک دوسرے کے رنج و خوشی میں شریک تھیں - ہندوستان کی تقسیم بھی انگریزی سیاست کا کرشمہ تھا - اور یہ کوئی غیر معمولی

بات نہیں - خانگی زندگی میں بھی اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں - مثلاً جب ایک خاندان کے متعدد افراد یا حقیقی بھائیوں میں اتحاد ہوتا ہے - تو جائداد مشترک رہتی ہے اور خاندان کے سب لوگ خوشی و مسرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں - لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے - کہ شریر اور خود غرض لوگ حقیقی بھائیوں کے درمیان پھوٹ ڈال دیتے ہیں - جس سے آپس کے تعلقات میں تلخی و ناخوشگواری پیدا ہو جاتی ہے اور خاندان کے لوگوں کا میل ملاپ سے رہنا مشکل ہو جاتا ہے - روزمرہ ذرا ذرا سی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں - اس لئے جھگڑا چکانے کے لئے جائداد کا بٹوارہ کر دیا جاتا ہے - جس کے بعد کوئی وجہ مخالفت باقی نہیں رہتی اور آپس کے تعلقات خوشگوار ہو جاتے ہیں - اگر اس کے بعد بھی خاندان کا کوئی ممبر جھگڑے فساد کی باتیں کرے تو یہ اس کی بد نصیبی اور شرارت سمجھی جاتی ہے -

ہندوستان کے بٹوارے کا معاملہ بھی اسی نوعیت کا ہے - پہلے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار تھے اور وہ عموماً میل ملاپ سے رہتے تھے - البتہ کبھی کبھی اتفاق سے ان میں جھگڑا ہو جاتا تھا - جو محض وقتی و عارضی ہوتا تھا - اس کے بعد وہ پھر آپس میں مل جاتے تھے - اور دلوں میں کوئی غبار باقی نہیں رہتا تھا - کیونکہ ان کے باہم کوئی مستقل عداوت نہیں تھی -

ہندوستان اس دور سے گزر رہا تھا کہ انگریز اس ملک میں وارد ہوئے جن کی آمد کا اصلی و ابتدائی مقصد تجارت تھا - لیکن کچھ مدت کے بعد جب انہوں نے ہندوستان کی کمزوری محسوس کی تو وہ حکومت کا خواب دیکھنے لگے - چنانچہ اس کے لئے انگریزوں نے جدوجہد شروع کر دی جو آخر کار کامیاب ہوئی اور انہوں نے بتدریج سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیا - لیکن اپنے ملک کے ہزاروں میل دور کے فاصلہ پر کسی وسیع ملک پر قبضہ رکھنا کوئی آسان کام نہ تھا - صرف فوجی طاقت اس مقصد کے لئے کافی نہ تھی - اس لئے ابتدائی دور کے انگریز مدبروں نے اپنی حکومت کے استحکام کے لئے "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے شیطانی اصول کے مطابق یہ ضروری سمجھا کہ ہندوستان کی مختلف قوموں کے قومی و مذہبی جذبات کو برانگیختہ کر کے اُن کے ذریعہ ان میں نفرت و عداوت پیدا کر دی جائے - تاکہ وہ ہمیشہ آپس میں لڑتے رہیں اور اجنبی حکومت کے مقابلہ میں متحد نہ ہو جائیں -

اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے منظم و باقاعدہ کوشش شروع کر دی - جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ہندوستان کے اسلامی عہد کی تاریخ نہایت غلط اور بھیانک صورت میں ملک کے سامنے پیش کی گئی - مقصد یہ تھا - کہ ہندوؤں کو یہ باور کرایا جائے - کہ مسلمان بادشاہ نہایت وحشی و متعصب تھے - اور انہوں نے اپنے زمانہ حکومت میں ہندوؤں پر نہایت سخت ظلم کیا - اس ناپاک طریقہ سے انہوں نے قومی و نسلی جذبات کو برانگیختہ کیا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے نفرت پیدا کر دی - اس کے علاوہ اور بھی بہت سی تدبیریں کی گئیں - جن کی تفصیل بیان کرنی ممکن نہیں -

اس شرمناک کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ دونوں قوموں کے تعلقات ناخوشگوار ہو گئے اور یہ ناخوشگواری و تلخی برابر بڑھتی رہی - یہاں تک کہ وہ خوفناک حالت ملک میں پیدا ہو گئی جو آج ہمارے سامنے ہے -

ان حالات کا یہ لازمی نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں میں پاکستان یعنی تقسیم ہند کا خیال پیدا ہوا - جو آخر کار ان کا نصب العین بن گیا - ہندوؤں نے تقسیم ہند کی مخالفت کی اور "اکھنڈ ہندوستان" پر زور دیا تقریباً سات برس تک یہ معرکۃ الآرا مسئلہ دونوں فرقوں میں ہنگامہ برپا کرتا رہا - لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے - کہ تقسیم کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا - چنانچہ ہندوستان تقسیم کر دیا گیا اور ملک کی سب سے بڑی دونوں پارٹیوں نے اس کو منظور کر لیا - اس کے بعد بٹوارہ کا کام شروع ہو گیا جو جاری ہے اس قضیہ کے طے ہو جانے کے بعد اب کسی بھی فرقہ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ فرقہ وارانہ جنگ جاری رکھے کیونکہ اس کا نتیجہ پاکستان اور ہندوستان دونوں کے لئے سخت خطرناک ہو گا -

وقت آگیا ہے کہ اب ہندو مسلمان ماضی کو بھول جائیں - اور آپس میں مل کر ملک کی آزادی قائم رکھنے اور اس کی تعمیری ترقی کے لئے کوشش کریں - تاکہ سارا ملک گذشتہ ڈیڑھ سو برس سے جن شدید مصائب میں مبتلا ہے - اُن سے نجات حاصل کرے اور ہندو اور مسلمان دونوں اپنے اپنے حلقوں میں اطمینان سے زندگی بسر کر سکیں دونوں فرقوں کے لیڈروں کا فرض ہے کہ اب ہتھیار رکھ دیں اور صلح کی بات چیت کریں -

طبعی زندگی ۱۱۲ سال ہو جائیگی

آکسفورڈ کے ایک مشہور و معروف اور تجربہ کار ڈاکٹر نے ریسرچ اور تحقیقات کے بعد یہ دعویٰ کیا ہے - کہ انسان کی عمر بآسانی بڑھ سکتی ہے - اور ایک انسان عام حالات میں بخوبی ۱۱۲ سال تک زندہ رہ سکتا ہے گویا کہ ڈاکٹر موصوف نے کم از کم ۱۱۲ سال تک اثر کا اکسیر حیات دریافت کر لیا اور پھر لطف یہ کہ وہ زندگی اکسیر حیات نوش کرنے والے کی روایتی زندگی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم قسم کی زندگی نہ ہو گی - بلکہ طاقت اور توانائی بھی اس عمر تک قائم رہے گی -

یہ مژدہ سن کر یقیناً بہت سے ایسے لوگوں کو جو ہمہ وقت موت کے خیال سے خائف رہتے ہیں - اور جن کو ہر وقت یہ ڈر لگا رہتا ہے - کہ کہیں خدانخواستہ مرگ مفاجات کا شکار نہ ہو جائیں - اور بیٹھے بٹھائے ہارٹ فیل نہ ہو جائے - باعث تسکین ہو گا - لیکن اسی دنیا میں اور خاص کر ہندوستان میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے - جو مرنے کو ترستے ہیں - اور

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی
موت آتی ہے پر نہیں آتی

کا راگ الاپ کر زندگی کے دن گزار رہے ہیں - ظاہر ہے - ایسے لوگ جن کو یہ مختصر زندگی بھی ایک بار سا ہے - اگر ان کے سر پر ۱۱۲ سال کی زندگی کا بوجھ ڈال دیا جائے تو وہ غالباً بے موت ہی مر جائیں - اور موت آتی ہے پر نہیں آتی کا اچھا خاصہ مرقع چغتائی ہو کر رہ جائیں -

لیکن اب واقعہ یہ ہے - کہ خواہ کسی کو خواہ کسی کو طویل زندگی کی خوشخبری سے مسرت ہو یا افسوس ہو - اب تو زندگی سو سال سے زائد ہی ہوا کرے گی - اور یہ جدید طبی ایجاد انسانی زندگی پر حاوی ہوئے بغیر نہ رہے گی - اور زندگی کے لئے ۱۱۲ سال امکان کے موجد برطانوی ڈاکٹر ڈی کورٹنسکی نے کسی کے نظریہ کے ماتحت کچھ اچھا کیا یا برا کیا - کچھ نہ کچھ کیا ضرور - لگے ہاتھوں یہ بھی سن لیجئے - کہ ان ڈاکٹر صاحب کو بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی کہ انسانی زندگی کو طویل کر دیا جائے - انسان ابھی اچھی خاصی طبعی زندگی گزار رہا تھا - سنا ہے کہ کسی زمانہ میں ہزاروں سال کی زندگیاں ہوا کرتی تھیں - اس کے بعد رفتہ رفتہ کم ہوتے ہوتے سینکڑوں سال کی عمر رہ گئی اور انسان عام طور پر پانچ پانچ سات سات سو سال زندہ رہا کرتے تھے - لیکن زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ عمر طبعی سو سال کی رہ گئی - بلکہ اس سے بھی بہت کم اور پھر لطف یہ کہ اس ۱۰۰ سال کی زندگی میں بھی صرف نصف زندگی کیلئے کچھ ممکن ہوتی ہے اور عموماً ۵۰ سال کے بعد انسان مردہ بدست زندہ ہو کر رہ جاتا ہے اور اسی بات کے مدنظر ڈاکٹر صاحب موصوف نے زندگی کو طویل کرنے کی جدوجہد کی ہے - ڈاکٹر موصوف نے بتایا ہے - کہ زیادہ عمر کے لوگ عموماً نوجوان طبقہ پر بار ہو جاتے ہیں - کیونکہ وہ خود اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہ جاتے - زندگی کا بار نہیں اٹھا سکتے - اور اپنا بار خواہ مخواہ نوجوان طبقہ پر ڈال کر ان کی زندگی کو بھی بوجھ بنا دیتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے تحقیقات کے بعد انسانوں کی زندگی کی وسعت کو ۱۱۲ سال تک بڑھا دیا اور آخر وقت تک طاقت کے ساتھ رہنے کا امکان پیدا کر دیا - وہ خود اپنے پیروں پر کھڑے رہ کر مر سکیں -

ڈاکٹر صاحب نے ادھر یہ گل کھلایا لیکن اس وقت دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے - وہ اس کے برعکس کچھ اور ہے - تمام دنیا میں خوراک کی ایک عام زبردست کمی محسوس کی جا رہی ہے اور جب اس کمی کو دور کرنے پر دنیا کے سربرآوردہ ماہرین غور کرتے ہیں - تو ان کے زیر غور یہ مسئلہ بھی آتا ہے - کہ انسانی پیدائش میں کمی کر دی جائے - تاکہ خوراک کی مقدار کافی ثابت ہو سکے - لیکن کہاں پیدائش میں کمی کا سوال اور کہاں ڈاکٹر صاحب عمر بڑھانے کا بیڑہ اٹھا رہے ہیں -

دنیا کے معاشی اور تمدنی ماہرین اور ذمہ داروں کو چاہیئے - کہ وہ ان امور پر ٹھنڈے [illegible] غور کریں - اور اس کے بعد ڈاکٹر موصوف سے وفد کی صورت میں مل کر یہ مطالبہ کریں - کہ یا تو ڈاکٹر صاحب اپنا آب حیات انسانوں کو نہ پلائیں اور یا پھر آب و دانہ اور خوراک کا بھی انتظام کر دیں - ورنہ نتیجہ یہ ہو گا - کہ آب حیات پیئے ہوئے انسان آب و دانہ کی تلاش میں سرگرداں رہ کر اپنی آب حیاتی زندگی کی آب بھی کھو دیں گے -

برما میں نئی حکومت کا قیام
گورنر کا اعلان
وائسرائے اور ہندوستانی مجلس دستور ساز کے پیغامات تعزیت

رنگون ۳۰ جولائی - گورنر برما نے اعلان کیا ہے - کہ ایک نئی اگزیکٹو کونسل قائم کی جائے گی - جس کے رہنما تھاکن نو ہوں گے - جو ابھی تک برمی مجلس دستور ساز کے صدر تھے - وہ اگزیکٹو کونسل کے نائب صدر مقرر ہوئے ہیں - کونسل کے دوسرے اور تین اراکین کے ناموں کا بھی گورنر نے اعلان کیا ہے - گورنر برما نے ہی سب سے پہلے برمی عوام کو دل پر حملہ کی تفصیل بتائی تھی - اپنی تقریر میں گورنر نے قاتلین کی مذمت کی تھی - جس کی وجہ سے برما ایک اعلیٰ مدبر اور اپنے بہتر رہنماؤں سے محروم ہو گیا - ایسے وزراء دوبارہ برما کو آسانی سے نہیں مل سکتے - بہرحال گورنر نے برمی عوام سے اپیل کی کہ امن و سکون کے عالم میں رہیں اور آزادی کی منزل کی طرف قدم بڑھائے چلیں - جہاں ان کو ان کے رہنما لے جا رہے تھے - ابھی تک قاتلین کو شناخت نہیں کیا گیا ہے اور نہ ان کا سراغ مل سکا ہے - بہرحال جس وقت برمی حکومت اس سلسلہ میں اطلاع لے گی - فوراً سزا دی جائے گی - لارڈ ماونٹ بیٹن نے گورنر برما کے نام ایک تعزیتی پیغام روانہ کیا ہے -

میں شخصی طور پر آپ کے اور حکومت برما کے ساتھ اس افسوسناک واقعہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں - جس کی وجہ سے ملک کو مزید نقصان اٹھانا پڑا ہے - آج نئی دہلی میں ہندوستانی مجلس دستور کے کانگرسی اراکین کا بھی ایک جلسہ ہوا - اس موقعہ پر برمی رہنماؤں کے قتل پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے - امید کی جاتی ہے - کہ ایک ایسی قسم کی قرارداد پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستانی مجلس دستور ساز کے کل کے اجلاس میں پیش کریں گے -

برما کے وزرائے حکومت کے قتل عام کی تفصیل

برما کی حکومت کے وزراء کو گولی مار دی گئی جبکہ اگزیکٹو کونسل کا اجلاس ہو رہا تھا - ایک جیپ کار صدر دروازے سے داخل ہوئی ایک آدمی جیپ کار میں موجود رہا - اور پانچ آدمی جو اسٹین گن اور رائفلوں سے مسلح تھے اوپر کونسل کی طرف روانہ ہوئے - دروازہ کے باہر مسلح سپاہی نے انہیں روکا - لیکن اس کو بھی گولی مار دی گئی - وہ اس قدر بری طرح زخمی ہوا ہے کہ کوئی تفصیل بیان کرنے سے قاصر ہے - اس کے بعد تین آدمی اس چیمبر میں داخل ہوئے - جہاں وزراء کا اجلاس ہو رہا تھا - داخلے کے ساتھ ہی انہوں نے وزراء پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی - اور اس کے بعد سلامتی کے ساتھ اپنی جیپ میں بیٹھ کر فرار ہو گئے -

یو آنگ سان جو برما کی اگزیکٹو کونسل کے نائب صدر تھے - اس حادثہ سے ہلاک ہو گئے ہیں - بہرحال سب سے زیادہ طاقتور اور مقتدر رہنما سمجھے جاتے تھے - وہ مخالف فسطائی آزادی پسند لیگ کے رہنما بھی تھے ان کی عمر ۳۲ سال تھی اور برما میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ محض ان کی مساعی کی وجہ سے برما نے دوبارہ آزادی کی صورت دیکھی ہے - ۴۲ء میں برطانیہ کی حمایت اور جاپانیوں کی مخالفت میں نبرد آزما ہوئے اس کے بعد برمی آزادی پسند جماعت کی رہنمائی کے فرائض انجام دینے لگے -

وہ وسطی برما کے ایک شہر میں پیدا ہوئے تھے - جہاں ان کا خاندان متوسط حالت میں زندگی بسر کرتا تھا - اپنے وطن ہی میں انہوں نے ہائی اسکول تک تعلیم حاصل کی - اس کے بعد ۳۳ء میں رنگون یونیورسٹی میں داخل ہوئے ۳۶ء میں طلباء کی ہڑتال کے سلسلہ میں انہوں نے رہبری کے فرائض انجام دیئے - انہوں نے پچھلے دور میں حکومت سے بھی ٹکر لی تھی - اس کے بعد حکومت کی از سر نو ترتیب عمل میں آئی -

حکومت برما کے وزیر مالیہ تھاکن مایہ بھی اس واقعہ میں ہلاک ہوئے ہیں - ان کی عمر ۴۰ سال تھی - اور مخالف فسطائی آزادی پسند لیگ کے سرگرم رہنماؤں میں سے تھے وہ اس وفد کے رکن بھی تھے - جو گذشتہ جنوری میں ایک معاہدہ کے سلسلہ میں یو آنگ سان کے زیر سرکردگی لندن گیا ہوا تھا -

وہ برمی اشتراکی جماعت کے صدر بھی تھے -

ان ہلاک شدگان میں مسٹر عبدالرزاق شامل ہیں - جو منڈالے کے مسلمان باشندے تھے اور مخالف فسطائی آزادی پسند لیگ کے حامیوں میں سے تھے - جس وقت برمی وفد

لندن سے واپس ہوا ہے اور ایگزیکٹو کونسل کی تنظیم جدید ہوئی ہے۔ وہ وزیر تعلیم کی حیثیت سے اس میں شریک ہوئے تھے۔ وہ برما کی مجلس قومی منصوبہ بندی کے صدر تھے۔

برما کے خونی حادثہ پر وائسرائے۔ قائد اعظم۔ مسٹر گاندھی۔ مجلس عاملہ کانگرس کا اظہار تعزیت

لندن ۲۰ جولائی۔ برما کے اراکین ایگزیکٹو کونسل کے قتل کے ضمن میں یوسا۔ سابق وزیر اعظم برما اور اس کی ہالان کے (۱۰۰) اشخاص اور مزید (۱۹) یوسا کے پیرو زیر حراست کر لئے گئے۔ جس وقت انسپکٹر جنرل پولیس برما گرفتاری کے لئے گئے۔ تو فائرنگ کی گئی۔ جس میں یوسا کے تین ساتھی مارے گئے۔ اور صبح ہی یوسا کی گرفتاری عمل میں آئی۔ اور سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا۔

یوسا ۱۹۴۱ء میں آغاز جنگ کے وقت وزیر اعظم برما تھا۔ حکومت برطانیہ سے برما کے مستقبل کے متعلق گفتگو کے لئے یوسا سے بھی کہا گیا تھا۔ واپسی پر جاپانیوں کی سازش کے جرم میں روک لیا گیا تھا۔ پانچ سال کے بعد رہائی عمل میں آئی۔ اور مکرر برما کے مستقبل کے متعلق گفت و شنید میں اس نے حصہ لیا تھا۔ سال حال مارچ میں اس نے مخالف فاسسٹی جماعت سے اس نے انتخابات کے بعد استعفا دیدیا تھا۔ یو۔ پی۔ راؤ رکن اطلاعات اور سائجولو آف بانگ رکن مجلس مشاورت مرحد جو کل زخمی ہوئے تھے۔ آج وفات پا گئے ہیں۔

قائد اعظم۔ وائسرائے۔ مہاتما گاندھی۔ اراکین عاملہ کانگرس اور اراکین ہندوستان مجلس دستور ساز نے پیامات تعزیت روانہ کئے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے اپنے پیام میں کہا کہ یہ سیاسی قتل نہ صرف برما کے لئے بلکہ ایشیا اور ساری دنیا کو متاثر کرنیوالا ہے۔

مجلس عاملہ کانگرس نے اپنے پیام میں کہا۔ کہ ایسے قتل سے آزادی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ انسانیت اور معاشرہ کی توہین کا سبب بن جاتی ہیں۔

قائد اعظم محمد علی جناح منتخب گورنر جنرل پاکستان نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تشدد آمیز طریقہ دور جدید میں حصول آزادی میں کارآمد نہیں آ سکتے۔ پر اسی طریقہ سے اپنے مطالبات کی تکمیل ضروری ہے۔ اہل برما سے توقع کی کہ وہ انسانیت سوز طریقوں کی مذمت کریں گے۔

یوسا اور ان کے انیس ساتھیوں کی گرفتاری

رنگون ۲۰ جولائی۔ کل ۵ وزرا کو گولی کا نشانہ بنانے کے سلسلہ میں برما میں موجب قومی جماعت کے قائد مسٹر یوسا اور ان کے انیس ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاریاں ناظم کوتوالی نے کل شب یوسا کے اپنے مکان پر عمل میں لائیں۔ جبکہ یوسا اور اس کے متبعین نے پولیس سے بندوقوں کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس لڑائی میں قومی جماعت کے دو افراد مارے گئے۔ ان کے مکان سے اسلحہ اور گولی بارود برآمد ہوئے۔

آج یوسا کو ایک زبردست فوجی بدرقہ نے رنگون کے سنٹرل جیل میں پہنچا دیا۔ یوسا کو جب گزشتہ جنگ شروع ہوئی تو برطانیہ نے ۱۹۴۲ء جاپان سے سازش کے الزام میں نظر بند رکھا۔ گزشتہ مارچ میں عام انتخابات کے بعد وہ مخالف فاسسٹی عوامی لیگ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

آج برما کی جدید حکومت نے حلف وفاداری اٹھایا۔ جدید حکومت کے اراکین کے ناموں کی ہنوز اطلاع نہیں ملی ہے۔ مقتول وزرا کی سرکاری رسوم کے ساتھ تدفین عمل میں آئے گی۔

جوناگڑھ میں سائنس کالج کا افتتاح

جوناگڑھ ۱۵ جولائی۔ سر شاہ نواز بھٹو نائب دیوان ریاست جوناگڑھ نے ارباب تعلیم اور ریاست کے اعلیٰ عہدہ داروں کی موجودگی میں بہاؤ الدین کالج کے شعبہ سائنس کا افتتاح کرتے ہوئے شریک درس ہونے والے طلباء کو مبارکباد دی کہ وہ ایک ایسے وقت اپنے گھر میں سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے ہیں۔ جبکہ ریاست کو اس کی ترقی کے لئے ماہرین کی ضرورت داعی ہو رہی ہے۔ اور جن کی ضرورت زمانہ قریب میں اور بھی زیادہ ہو جائے گی۔ ہز ہائنس کی رعایا پروری اور حکومت جوناگڑھ کی کوششوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے سر شاہنواز نے ہی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور رعایا کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا۔ جوناگڑھ کی رفتار ترقی تیز ہو رہی ہے۔ اور بدلنے والے حالات میں یہ اور تیز ہو جائے گی۔ وہ وقت دور نہیں جب بہتر وسائل اور وافر ذرائع رکھنے والی یہ اسلامی ریاست ترقی کے انتہائی عروجی منازل طے کرے گی۔ بہاؤ الدین کالج سے ملحق شعبہ سائنس کی نئی عمارت دیوان ریاست خان بہادر عبد القادر محمد حسین کی کوشش اور ان ہی کے عطیہ سے تیار ہوئی ہے۔ جس کو عبد القادر سائنس بلاک کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

دار الخلافہ پاکستان میں صنعتی و تجارتی نمائش

کراچی ۱۶ جولائی۔ حکومت سندھ کے زیر اہتمام پاکستانی مملکت کے دار الخلافہ کراچی میں نہایت عظیم الشان پیمانہ پر ایک کل ہند صنعتی اور تجارتی نمائش منعقد ہونے والی ہے۔ جس کا افتتاح ۱۸ اگست کو ہوگا۔ یہ نمائش مسلسل دو ماہ جاری رہے گی۔ آزاد ہونے والی تمام ریاستیں اور پاکستان صوبے اس تجویز سے کامل متفق اور ہر امکانی تعاون کر رہے ہیں۔ حکومت سندھ کی یہ کوشش اس لئے بھی قابل تحسین ہے کہ اس طرح علیحدہ رہنے والی ریاستوں اور پاکستانی صوبوں کی صنعتی اور تجارتی ترقی کا ایک اچھا مظاہرہ ہی ہوگا۔ بلکہ آئندہ تجارتی روابط کے پیدا کرنے میں یہ نمائش معاونت کرے گی۔ نمائش کمیٹی کے ایک رکن نے اسٹیٹس نیوز کو بتلایا کہ تمام پاکستانی صوبہ جات اور ریاست ہائے حیدرآباد۔ بھوپال۔ اندور۔ کشمیر اور ٹراونکور سے صناع اور تاجروں کی ہزاروں درخواستیں وصول ہو رہی ہیں اپنی پیداوار کی نمائش کے لئے حکومت ٹراونکور نے تو ایک وسیع رقبہ محفوظ کرا لیا ہے۔ توقع ہے کہ حیدرآباد کے صناع۔ کاریگر اور فنکار بھی اس نمائش میں نمایاں حصہ لیں گے۔

۲ ؍ اگست

پاکستان اور ہندوستان سے ۱۷ اگست کو برطانوی فوجوں کا اخراج شروع ہو جائے گا۔

آل انڈیا مسلم لیگ جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خان نے پاکستان اور ہندوستان کی سب قوموں سے اپیل کی ہے کہ وہ ۱۵ اگست کی تقریب پورے اہتمام سے منائیں۔ کیونکہ اس دن سے دونوں نوآبادیات برطانوی تسلط سے آزاد ہو جائیں گی۔ گزشتہ اختلافات کو فراموش کر کے مسلمان ہمسایہ قوموں کے شانہ بہ شانہ یہ دن نہایت خوشی سے منائیں۔

سیام اور ہندوستان کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے۔ انہوں نے سفیروں کے تبادلہ کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ڈچ حکومت نے انڈونیشیا کے معاملہ میں امریکہ کی ثالثی منظور کر لی۔

چنکنگ چین میں ایک ماہ موسلادھار بارش کے بعد خوفناک سیلاب آئے۔ جس سے ہزاروں آدمی بے خانماں ہو گئے۔

پاکستان اور انڈیا میں پاسپورٹ کی ضرورت نہ ہوگی۔ مارچ ۱۹۴۸ء تک دونوں حکومتوں کی مشترکہ کرنسی ہوگی۔

اکتوبر کے بعد پاکستان کی علیحدہ ٹکٹیں چھپ کر آ جائیں گی۔ اور اکتوبر ۱۹۴۸ء تک پاکستان کا علیحدہ ریزرو بنک قائم ہو جائے گا۔

حد بندی کمیشن کا اجلاس دس دن جاری رہنے کے بعد ختم ہو گیا۔ اب کمیشن کے ارکان سر سیرل ریڈکلف کے ساتھ شملہ میں تبادلہ خیالات کریں گے۔ مسٹر کی پابندیوں کی وجہ سے اس جلسہ کی کارروائی چھپ نہیں سکتی۔ نہ ہی کسی قسم کا تبصرہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

۱۵ اگست کو محکمہ تار میں مکمل چھٹی ہوگی۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق شہزادی الزبتھ اور فلپ ماونٹ بیٹن کی شادی ۲۰ نومبر ۱۹۴۷ء کو ہونی قرار پائی ہے۔

پرسوں شام بمبئی کے بندرگاہ میں ایک ڈچ جہاز وارد ہوا۔ بندرگاہ کے مزدوروں نے ڈچ حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا اور اس جہاز پر کام کرنے سے انکار کر دیا۔

یو۔ پی میں ہندو مہا سبھا نے تحریک سول نافرمانی شروع کر دی ہے۔ جو حکومت کے بیان کے مطابق نہایت نقصان دہ ثابت ہوگی۔

مسٹر ایمری نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سمندر پار برطانوی فوجوں میں زبردست تخفیف کی جائے تاکہ صنعتی کاموں میں زیادہ افراد لگائے جائیں۔ اور ڈالر کا خرچ بھی کم ہو جائے۔

لاہور ۳۱ جولائی رات کے ساڑھے نو بجے میجر عاشق حسین ایم۔ ایل۔ اے پنجاب کے سابق وزیر چوبرجی کے نزدیک ایک پولیس کانسٹیبل کی گولی سے ہلاک ہو گئے۔ کانسٹیبل گرفتار کر لیا گیا۔ ہم میجر عاشق حسین کی اس ناگہانی اور بے وقت موت پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آپ جب سے مسلم لیگ میں شامل ہوئے بڑے خلوص اور دیانت سے اس کی خدمت کرتے رہے۔

قائد اعظم نے ایک بیان میں فرمایا کہ پنجاب اور بنگال کی طرح سندھ اسمبلی کی لیگ پارٹی اپنا لیڈر منتخب کرنے میں آزاد ہے۔ انہوں نے کہا میں کسی خاص امیدوار کے حق میں نہیں۔ سندھ اسمبلی کی لیگ پارٹی جسے چاہے اپنا لیڈر چن سکتی ہے۔

پاکستان کے شعبہ تجارت نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ولایت سے مال منگوانے کے نئے لائسنس دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جو بہت جلد جاری کر دیے جائیں گے۔ جو اصحاب باہر سے مال منگوانا چاہیں فوراً شعبہ تجارت کو درخواست دیں۔

ریاست حیدرآباد نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہندوستانی دستور ساز اسمبلی میں ہرگز شامل نہیں ہوگی۔ ریاست کے وزیر نواب علی یار جنگ نے اس فیصلہ کی وضاحت کر دی۔

۱۵ اگست یوم آزادی کی تقاریب میں حصہ لینے کے لئے حیدرآباد کے مسلمان ایک خاص ٹرین سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر شخص کو کراچی جانے اور آنے کے لئے ۲۰۰ روپے کے مصارف برداشت کرنے پڑیں گے۔

ایک جہاز کے اچانک پھٹنے سے بریسٹ کی تمام بندرگاہ برباد ہو گئی۔ ۸۰ ہزار لوگ سراسیمگی سے شہر سے بھاگ نکلے۔ اور سینکڑوں اشخاص زخمی ہو گئے۔ سرکاری اعلان کے مطابق ۲۰ اشخاص ہلاک ہوئے اور پانچسو شدید زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو خفیف زخم آئے۔

امریکہ میں غیر ملکی سونے کو مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

تیس جولائی کو کلکتہ اور سلہٹ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ سلہٹ شہر کے عوام زلزلے کے وقت گھروں سے باہر آ گئے۔ اور تھوڑی دیر کے لئے ٹریفک بھی بند ہو گئی۔

ضلع لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کی میعاد ۱۵ اگست تک توسیع کر دی گئی۔ کسی قسم کی فوجی پریڈ یا ہتھیار لے کر چلنے کی

اجازت نہیں ہوگی۔

پاکستان کی بحری فوجوں کی ٹریننگ کے لئے کیماڑی میں ایک زبردست سکول تعمیر کیا جائے گا۔

قائد اعظم اپنے سٹاف کے ہمراہ ۷ار اگست کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ کرنل برنی قائد اعظم کے ملٹری سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں

لاہور سے مشرقی پنجاب کے دفاتر کا اخراج ۵ر اگست سے شروع ہو جائیگا

قائد اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب اور بنگال کی لیگ اسمبلی پارٹیاں اپنے لیڈر منتخب کرنے میں بالکل آزاد ہیں۔

ڈاکٹر سلطان شہریار نے قائد اعظم کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ بلاشبہ تمام ایشیا کے قائد ہیں۔

بمبئی میں بھی اسلامی مرکز کا قیام عمل میں آیا ہے اس میں تمام پاکستان اور اسلامی ملکوں کے لوگوں کو شامل کیا جائے گا

سرحدی عوام اور قبائلی نمائندوں سے قائد اعظم نے اپیل کی ہے۔ کہ ایک صحیح اسلامی حکومت کے قیام کے لئے سرحدی علاقہ کا حکومت پاکستان سے تعاون لازمی ہے۔

مغربی اور مشرقی پنجاب کی لیگ پارٹیوں کے لیڈر ۱۵ر اگست کو منتخب کئے جائیں گے

وائسرائے کے خاص سیکرٹری ہوائی جہاز کے ذریعہ سے کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ وہ وہاں پاکستان ڈومینن کے دفتری انتظامات کی تکمیل کریں گے۔

مغل پورہ کے نزدیک ایک سپیشل ٹرین پر چند مسلح اشخاص نے حملہ کیا۔ اور گاڑی روک کر دوسری قوم کے آٹھ مسافروں کو ہلاک اور کئی لوگوں کو زخمی کر دیا۔

اس وقت فلسطین میں بھی خوب خون خرابہ ہو رہا ہے۔ دہشت پسندوں نے اپنی نئی تحریک جاری کر رکھی ہے۔

مسٹر فضل الحق نے اعلان کیا۔ کہ جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے ہم کلکتہ سے دست بردار نہیں ہونگے۔ ہم نے اپنے خون اور پسینہ کی کمائی سے کلکتہ تعمیر کیا ہے۔

فلسطین میں ناجائز طریقہ سے داخل ہونے والے ۰۰۰ ۴۵ پینتالیس ہزار یہودیوں کو فلسطین سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

سر فرانسس موڈی اور شیخ غلام حسین ہدایت اللہ علی الترتیب مغربی پنجاب اور سندھ کے گورنر ہونگے۔

گورنر پنجاب نے برجنڈ (اٹک) کے مسلمانوں پر ۵ ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ عائد کر دیا ہے

سر فرانسس موڈی مغربی پنجاب کے گورنر مقرر ہوگئے ہیں۔

پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ حد بندی کمیشن کے فیصلے بلا حیل و حجت تسلیم کر لئے جائیں گے

پنجاب میں امن قائم رکھنے کے لئے سپیشل فوجی کمان کا انتظام کر دیا گیا ہے یکم اگست سے پنجاب فوج کے قبضہ میں ہے

ننکانہ صاحب میں سکھوں نے باوجود سرکاری اعلان کے کہ کوئی شخص ننکانہ صاحب کے جلسہ میں نہ جائے۔ ایک دیوان کیا۔ حکومت نے جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے فوجی انتظام کیا۔ تاکہ کوئی خلاف قانون

حرکت ہونے نہ پائے

ملک میں افسوسناک ابتری و بدامنی

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ اب ہندوستان دو نوآبادیوں کی صورت میں تبدیل ہو رہا ہے۔ جس میں سے ایک کا نام انڈیا (ہندوستان) ہوگا۔ اور دوسری کا پاکستان۔ حکومت برطانیہ کے اعلان میں ان دونوں کو برابر کی حیثیت دی گئی ہے۔ ۱۵ر اگست کو ایک شاہی اعلان کی بناء پر یہ دونوں نوآبادیاں اپنے اپنے حلقۂ اقتدار میں ایک مستقل اور خود مختار حکومت کی حیثیت اختیار کر لیں گی۔ اور انگریزی راج جو ابھی تک ہمارے ملک میں قائم تھا۔ ہندوستان کے زمانۂ ماضی کی تاریخ کا ایک باب بن جائے گا۔

ہر شخص اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے۔ کہ ان نوآبادیوں سے انڈیا میں ہندوؤں کا غلبہ و اقتدار ہوگا اور پاکستان میں مسلمانوں کا۔ کیونکہ اول الذکر میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اور دوسری میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے ہنگامہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب ہمارے

ملک کی عنان حکومت ملکہ وکٹوریہ کے ہاتھ میں آئی اور ملک میں باقاعدہ طریقہ سے انگریزی راج کا آغاز ہوا۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انگریزوں نے ہندوستان کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد تھوڑی سی مدت میں ہمارے ملک میں امن و امان قائم کر دیا۔ اور عوام اندرونی اور بیرونی خطروں سے محفوظ ہو کر اپنے کاروبار میں مشغول ہو گئے۔

حکومت انگریزی کی آمد سے پہلے حکومت مغلیہ کے آخری دور میں مرکز کی کمزوری کی وجہ سے ملکی انتظام میں خلل آچکا تھا۔ ہمارے ملک میں ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ اور طوائف الملوکی کی وجہ سے ہمارے ملک میں بدامنی کا دور دورہ اور لیٹروں کا زور تھا۔ امراء کی بغاوت اور سرکشی اور درباری سازشوں کی وجہ سے مرکزی حکومت میں انتظامی قابلیت و صلاحیت باقی نہیں رہی تھی ایسی ابتری و بدنظمی کی حالت میں جب انگریزوں نے جو بالکل اس ملک کے لئے اجنبی تھے۔ یہاں آکر اپنی قابلیت و حسن تدبیر سے امن و امان قائم کر دیا اور لوگوں کو اطمینان و عافیت کی زندگی بسر کرنے کا موقع دیا۔ تو انہوں نے انگریزی راج کو بہت غنیمت جانا کیونکہ اسی راج کا لائق تحسین کارنامہ تھا۔ کہ ملک سے بدنظمی اور ابتری کا خاتمہ ہو گیا۔ لیٹروں اور سرکش باغیوں کا قدر ٹوٹ گیا۔ اور اب کسی زبردست سے زبردست شخص میں یہ ہمت اور یہ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ کہ وہ کسی کمزور زیر دست کو ستا سکے۔

واقعہ یہ ہے کہ جیسے جیسے انگریزی حکومت مضبوط اور طاقتور ہوتی گئی۔ اور ہندوستان کے اندرونی حالات کے متعلق انگریزوں کی واقفیت بڑھتی رہی انتظامی حالت بہتر ہوتی گئی۔ اور امن و امان میں ترقی ہوتی۔ یہاں تک کہ چند سال میں اس ملک کی کایا پلٹ گئی۔ جن لوگوں نے حکومت مغلیہ کا زوال دیکھا تھا۔ اور انگریزوں کا ہندوستان پر تسلط۔ اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینا اور نیز اس زوال و اقبال کے درمیانی زمانہ کے عبرتناک حالات بچشم خود دیکھے تھے وہی اس کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ انگریزوں نے اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ سارا ملک زیر و زبر ہو رہا تھا۔ یہاں آکر جو امن و امان قائم کیا۔ اس کی کیا قدر و قیمت تھی۔ لیکن افسوس کہ اب وہ لوگ باقی نہیں ہیں۔ جو اس فتنہ آفرین زمانہ کے صحیح حالات اور واقعات ہمیں بتا سکیں جن سے ہم یہ اندازہ کر سکیں کہ ہنگامہ ۱۸۵۷ء سے پہلے ہمارا ملک کس حالت میں تھا۔

ان واقعات کا ذکر کرنے سے ہمارا مقصد انگریزوں کی مدح سرائی نہیں ہے۔ نہ ہمارا یہ خیال ہے کہ انگریزوں کا انتظام ہر قسم کی نکتہ چینی سے بالاتر تھا یا ہے۔ کیونکہ ہم اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ انگریز بغیر کسی جائز وجہ کے باہر سے آکر ہمارے ملک پر اس شان سے مسلط ہو گئے کہ گویا وہ اس کے جائز و اصلی مالک ہیں اور اس پر حکومت کرنا ان کا پیدائشی حق ہے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ قدرت نے ہمارے وطن عزیز کو جو بیش بہا نعمتیں اپنے ذوالجلال خزانہ سے عطا کی ہیں۔ انگریز بغیر کسی استحقاق کے ان سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اور ہمیں محروم اور اپنا دست نگر رکھا۔ یہاں تک کہ ہم خود اپنے ملک میں اپنے آپ کو غریب الوطن محسوس کرنے لگے۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے انگریزوں کا بدترین دشمن بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ انہوں نے باوجود ایک اجنبی قوم ہونے کے ہزاروں میل کے فاصلے سے آکر ہمارے ملک میں ایسی خوبی و سلیقہ سے انتظام کیا کہ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔

انہوں نے یہاں پورے طور پر امن و امان قائم کیا۔ چوروں اور رہزنوں کے جتھوں اور ٹولیوں کو توڑا

سارے ملک میں سڑکوں اور شاہراہوں کا جال پھیلا کر جابجا مستحکم پل تعمیر کر کے آمد و رفت اور نقل و حمل کے لئے آسانیاں بہم پہنچائیں اس کے علاوہ انہوں نے وحشتناک جنگلوں اور خطرناک راستوں کو لیٹروں اور بدمعاشوں سے پاک صاف کر کے پرامن بنایا۔ اور حکومت کا ایسا رعب اور خوف دلوں پر بٹھا دیا۔ کہ ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک کسی میں یہ ہمت نہ تھی۔ کہ حکومت کے مقابلہ میں سرکشی کرے یا ملک میں بدامنی و فساد پھیلائے۔

انگریزوں کے عہد حکومت کی یہ کیفیت امن و امان کی صورت میں اب سے کچھ مدت پہلے تک رہی۔ لیکن اس کے بعد آخر دور میں جب سیاسی تحریکوں کا زور ہوا تو کچھ لیڈروں نے عوام کو حکومت کے مقابلہ میں ہر قسم کی ایجیٹیشن اور ہر طرح کی نامعقول

سفیہانہ حرکات کی اجازت دیدی۔ تاکہ ہر جائز و ناجائز طریقہ سے حکومت کو پریشان کیا جائے۔ اس خیرہ سری اور غیر آئینی حرکتوں کا یہ انجام ہوا کہ ایک دفعہ پھر بدامنی اور فتنہ و فساد کا دور شروع ہو گیا۔ جو آخر کار اگست ۱۹۴۶ء میں انتہا کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد ۱۶-۴۷ء ۱۹۴۶ء میں ملک کے مختلف حصوں میں قتل و خونریزی اور آتش زنی کے جو واقعات پیش آئے اور اب تک آ رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں لاہور امرتسر فساد کی مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اور بہت سے بے گناہ ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

ان واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح انگریزوں کی آمد سے پہلے ہمارے ملک میں بدامنی و افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ اب انگریزوں کی روانگی کے ساتھ ہی پھر وہی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ اور سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ موجودہ حکومت اب تک اس خونریزی و قتل و غارتگری کے روکنے اور مظلوموں کی جان و مال کی حفاظت سے بالکل قاصر رہی ہے۔ اب ۱۵ راگست کے بعد جب جدید حکومت قائم ہو جائے گی۔ حد بندی ختم ہو جائے گی۔ حکومت کو چاہیئے کہ فوراً امن قائم کرے۔ اور ملک میں جو اودھم خودسر لوگوں نے مچا رکھا ہے۔ اس کو فوراً ختم کرے۔ فسادی عنصر کا سختی سے خاتمہ کرے۔ تعلیم تجارت اور کاروبار کو چلتا کرے۔ حکومت کے چلانے میں جو لوگ رکاوٹ پیدا کریں۔ ان کو عبرتناک سزا دی جائے۔

ہندوستان کے چند صوبوں میں گذشتہ ۱۹۴۶ء سے اور بعض میں ۱۹۴۷ء کے آغاز سے فرقہ وارانہ فساد و خونریزی کا سلسلہ جاری ہے۔ جس میں ہزاروں انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ اور کروڑوں روپیہ کی عمارتیں اور مال و اسباب نذر آتش ہو چکا ہے۔ مگر حکومت مہینوں تک کوشش کرنے کے بعد بھی امن و امان قائم نہ کر سکی۔ خونریزی اور آتش زنی کے واقعات کا مہینوں تک جاری رہنا کس قدر حیرت اور افسوس کی بات ہے کیا انگریزوں کی حکومت کے زمانہ میں کوئی فرقہ وارانہ فساد اتنی مدت تک جاری رہ سکتا تھا۔ اور بڑے بڑے شہروں میں جہاں پولیس۔ فوج اور سرکاری عہدہ دار موجود ہوں۔ یہ ممکن تھا کہ شریر و بدمعاش اس قدر دلیر ہو جائیں گے کہ روز روشن میں شہر کی گلیوں۔ سڑکوں اور

بازاروں میں بے گناہ مردوں اور عورتوں بچوں کے چھرے بھونکتے پھریں۔ یا مکانوں اور دوکانوں میں آگ لگا کر انہیں خاکستر کر دیں۔

حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اس طرح کی تباہی۔ بربادی اور خونریزی کی مثالیں انگریزی حکومت کے زمانہ میں یقیناً نہیں ملتیں۔ بیشک کبھی کبھی کوئی ہنگامہ و فساد ہو جاتا تھا۔ جو پوری قوت سے بہت جلد فرو کر دیا جاتا تھا۔ یہ صورت تو نہیں تھی۔ کہ ایک ہی شہر میں کئی مہینے سے چھرے بازی ہو رہی ہے۔ مگر حکومت اس کو روکنے سے قاصر ہے۔

ملک میں امن قائم رکھنا اور رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرنا ہر حکومت کا پہلا فرض ہے۔ اگر ہمارے ملک میں کسی صوبہ کی حکومت یہ فرض ادا کرنے کی قوت یا قابلیت نہیں رکھتی۔ یا گورنری کے صوبوں میں کوئی گورنر امن قائم نہیں رکھ سکتا تو اسے اپنی جگہ سے ہٹ جانا چاہیئے۔ اور اپنے سے بہتر لوگوں کے لئے جگہ خالی کر دینا چاہیئے۔

عوام ایک مناسب حد تک قومی حکومت کے وزیروں اور عہدہ داروں کا احترام کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ توقع رکھنا کہ وہ کسی نااہل قومی حکومت کو گدی پر قائم رکھنے کے لئے جان و مال کی قربانیاں دیں گے۔ شدید حماقت ہے۔ قومی حکومت کے وزیر اور عہدہ دار صرف اسی صورت میں عوام کا تعاون اور ہمدردی حاصل کر سکتے ہیں۔ جب تک کہ ان میں حکومت کرنے یعنی ملک کا انتظام کرنے اور امن و امان قائم رکھنے کی قابلیت ہو۔ اور وہ اپنا فرض محنت اور دیانتداری سے ادا کرتے ہوں۔ اور اسی کے ساتھ مذہبی تعصبات اور تنگ نظری سے بالاتر ہوں۔ اور ان کا طرز عمل سب فرقوں کے ساتھ یکساں ہو۔ اگر ان میں یہ خوبیاں اور یہ صلاحیتیں نہیں ہیں۔ تو پھر محض اسی وجہ سے ان کی عزت نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ سرکاری عہدوں کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ کہ کبھی کسی زمانہ میں وہ کچھ دنوں کے لئے جیل تشریف لے گئے تھے۔

"جیل تشریف لے جانا" کسی زمانہ میں ایک خاص کارگزاری سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ جو لوگ جیل گئے انہوں نے پبلک سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ہر جگہ ان کی عزت اور خیر مقدم کیا گیا۔ اور واہ واہ! واہ! بھئی۔ بس یہ کافی صلہ ہے۔ جو

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

فن تعمیر حیات

عـ۱۱

یا یہ وجہ ہے کہ یہ عمل تحقیقاتی دماغ کو مرعوب خاطر نہیں ہے۔ پس ہم کو یہ پہلو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کہ سوال کریں۔ کہ ماہر فن یہ امر کیسے ثابت کر سکتا ہے۔ کہ وہ صاحب کمال ہے یعنے قدرت نے اس کو خاص ملکہ عطا کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ اپنی کاریگری کے نمونے پیش کر کے یہ بات ثابت کر سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کوئی کیسے ثابت کر سکتا ہے۔ کہ اُسے شعر کہنے اور نظم لکھنے میں کمال حاصل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نظم لکھ کر۔ اسی طرح ایک لکھ پتی بھی دولت کما کر ثابت کر سکتا ہے کہ وہ لکشمی بدھ ہے۔ اور یہ دولت کمانے کا اُسے خاص ملکہ قدرت نے عطا کیا ہے۔ اگر یہ ملکہ ہے تو غیر معمولی دولت کا جمع ہونا اس کا ثبوت ہے۔

یہ ہونے والی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور اگر اس سے پیشہ ورانہ طرز عمل کا اظہار ہوتا ہے۔ تو ہم اسے اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک بار ہم نے ایک کروڑ پتی سے یہ بات پوچھی۔ تو اُس نے ترشی سے جواب دیا کہ کسی شخص کا لکھ پتی ہونا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ قدرت نے اس کو یہ خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ اور یقیناً وہ لکشمی بدھ ہے۔ اب مزید یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ دولتمند لوگ خود اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اگر وہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کو خاص ملکہ ہے۔ تو کیا وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ یا انکار کرتے ہیں۔ یا تامل کرتے ہیں۔ یہ ایک منطقی سوال ہے جس کو ہم نتائج کی بنا پر ثابت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ یورپ کے ایک چلتے پرزے مصنف نے فیصلہ کر کے ایک فہرست سوالات کی بنا کر اپنے ہاں کے تاجروں اور سرکردہ ساہوکاروں کو بھیجی تھی۔ اس میں حسب ذیل اہم سوالات تھے۔ (۱) کیا آپ کی رائے میں بہت سا روپیہ کمانا بوجہ خاص ملکہ کے ہوتا ہے۔ یا معمولی لیاقت فراہمی زر یا غیر معمولی علم اور تجربے سے ایسا ہوتا ہے۔ (۲) اگر یہ قدرت کی خداداد بخشش ہے تو یہ ایسی ہے۔ جیسی کہ ماہران موسیقی و ریاضی میں پائی جاتی ہے۔ اگر یہ خاص ملکہ خداداد نہیں ہے۔ اور معمولی قابلیت اندوختگی محض زیادہ علم اور تجربہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ تمام ممالک میں بڑے بڑے کروڑ پتی متعاملتاً تعداد میں بہت کم ہیں۔ (۳) کیا یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ ہر دولتمند کو جس کو دولتمند کہا جا سکتا ہے۔ علم ریاضی میں خاص ملکہ اور لیاقت خداداد ہے۔ جس کی بدولت وہ ہمسروں سے بالاتر ہے اور روپیہ پیسہ کے کاروبار میں اُس کی لیاقت صرف عملی علم ریاضی ہے (۵) کیا تم یقین رکھتے ہو کہ ایک کاروباری شخص مثلاً سوداگر یا دستکار اور صناع کو روپیہ کمانے کی وہی لیاقت ہے۔ جو ایک بڑے ساہوکار کو ہے۔ جو صرف ساہوکارہ کرتا ہے۔ ان پانچ سوالوں میں آخری سوال اغلباً سب سے زیادہ آسان ہے اور بہت سے لوگ یہ بحث کرنے کو تیار ہوں گے۔ کہ ایک بڑے موٹروں کے کارخانہ کا مالک ایک بہت بڑے ساہوکار کے برابر روپیہ کما سکتا ہے۔ مادی النظر میں یہ جواب قابل یقین ہے۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ بڑے بڑے تاجروں کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔ ساہوکار روپیہ خریدتے اور فروخت کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے تاجر مال خریدتے اور بیچتے ہیں۔ بنیادی اصول جو خرید و فروخت میں ساہوکار اور دستکار و تاجر میں یکساں ہے۔ مزید برآں سوداگر اور دستکار و صناع جو ساہوکاروں سے مختلف ہیں۔ ملک کے راس المال کا بڑا حصہ برتتے ہیں۔ ان کا علم بشمول ان کی لیاقت کے جس سے وہ اسے استعمال کرتے اور بڑھاتے ہیں۔ قابلیت کے مقابلہ میں انہیں کا حصہ ہے۔ اس لئے تجارتی دماغ اور ساہوکارہ دماغ جو صرف روپیہ کمانے میں صرف ہوتا ہے ہموار ہیں۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ کون سی خاصیتیں ہیں جو روپیہ کمانے والے دماغ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان خاصیتوں میں سب سے زیادہ مقدم خاصیت مالی رغبت یا تحریک ہے۔ لفظ رغبت کسی تقید کا محتاج نہیں۔ جس لفافہ پر لفظ "ضروری" لکھا ہوتا ہے۔ اسے فوراً کھولا جاتا ہے۔ کیونکہ اس صفت "ضروری" سنجیدہ توجہ کا طالب ہوتا ہے۔ اس میں انتظار کا دخل نہیں ہوتا۔ یہ حیثیت خاصیت دماغ ہی وعن اس فقرے "ضرورت مالی" سے یہی مراد ہے۔ ایک مجبور کرنے والی خاصیت انسان پر دباؤ ڈالتی ہے۔ کہ وہ ردیلے سے روپیہ کمائے۔ جس طرح ایک صناع کو کسی کل کے پرزوں کے رد و بدل کے لئے افادی ضرورت مجبور کرتی ہے۔ (باقی پھر)

(بقیہ صفحہ ۱۰ سے آگے)
انہیں مل گیا۔ انہوں نے ملک کے لئے یہ تکلیف گوارا فرمائی تھی۔ اہل ملک نے ان کی خدمت کا اعتراف کر لیا۔ اب اس سے زیادہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

اب اور چاہتے کیا ہو ہیری مل جائے؟

انگریزی حکومت کی کامیابی کا ایک بڑا راز یہ بھی ہے۔ کہ اس نے ہر خدمت اور ہر کام کے لئے موزوں ترین اشخاص مامور کئے تھے۔ جو اپنے کام سے واقف تھے۔ یہی اصول ہمیشہ قائم رہنا چاہیئے۔ کہ جو شخص جس کام کے لئے بلحاظ قابلیت موزوں ہو وہ مقرر کیا جائے قومی خدمت کے صلہ میں عہدوں کی بخشش و نوازش کوئی معنی نہیں رکھتی۔

ملک کی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے فرقہ وارانہ خونریزی نے ہولناک صورت اختیار کر لی ہے۔ شریر و بدمعاش نہایت دلیر ہو گئے ہیں۔ اور ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ گویا ملک میں کوئی حکومت باقی نہیں رہی۔ جو امن و امان قائم کرے اور انتظام کر سکے۔ عوام کے دلوں میں حکومت کا وقار اٹھ رہا ہے۔ اور وہ انگریز کے زمانہ کو یاد کر رہے ہیں۔ جبکہ وہ نہایت امن و اطمینان سے زندگی بسر کرتے تھے۔

ہم نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ نہایت نیک نیتی اور ملک کی بھلائی کے خیال سے عرض کیا ہے۔ موجودہ حکومت کے ارباب حل و عقد اور بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ بلا تاخیر ملک کی حالت پر توجہ کریں۔ اور اس کو مزید تباہی سے بچائیں۔ فرقہ وارانہ فسادوں میں ہزاروں انسان جانیں ایک سال کے اندر ضائع ہو چکی ہیں۔ اور اب تک ہو رہی ہیں۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اس خوفناک حالت سے ملک کو نکالا جائے۔ ملک کی آزادی کے دور ابتدائی میں یہ صورت حال فال بد ہے جو ہولناک انجام کی خبر دے رہی ہے۔

پاکستان میں محکمہ تعلیم

نئی دہلی کی ایک خبر میں بتایا ہے کہ مرکزی محکمہ تعلیم کے تمام مسلمان افسروں نے اور اسٹاف نے (ایک کے علاوہ) پاکستان کو اپنی خدمات پیش کر دی ہیں اور وہ جلد ہی کراچی جا رہے ہیں۔ تاکہ وہاں پاکستان کے محکمہ تعلیم کی تشکیل کریں

ان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ ایسی سکیم مرتب کریں جس سے ان بچوں کی تعلیم میں سہولت پیدا ہو جائے جو اپنے والدین کے ساتھ کراچی جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر آفتاب حسین۔ ڈاکٹر ایم۔ ایچ رحمٰن یہ سکیم مرتب کر رہے ہیں توقع ہے کہ طلبہ کی تعلیم کے لئے کافی سہولتیں مہیا ہو جائیں گی۔ اور اس اسکیم پر پاکستانی حکومت قائم ہوتے ہی عمل شروع ہو جائیگا

۔ ۷ ۔ مکمل ہو جائے۔ تو اس کا سالانہ خرچ ۵۲ لاکھ روپیہ ہوگا۔ اسکیم کے ماتحت ۸۶ افسر اور ۲۸۳ اوورسیر کام کریں گے۔ جن میں سے ۴۳ افسر رکھ لئے گئے ہیں۔ اور کچھ افسر خاص تربیت کے لئے انگلستان اور امریکہ بھیجے گئے ہیں۔

کلکتہ کو پاکستان میں شامل کرنیکا مطالبہ

کلکتہ میں ناظر تالاب کے مقام پر مسلمانوں اور اینگلو انڈینوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ایک تجویز پاس کر کے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ کلکتہ کو مشرقی بنگال میں شامل کیا جائے۔ اور بنگال کے دونوں حصوں کے درمیان ہگلی کو حد قرار دیا جائے۔

یہ مطالبہ اس بنا پر کیا گیا ہے۔ کہ اگر کلکتہ سے ان غیر بنگالیوں کو جو تجارت کی اغراض سے عارضی طور پر کلکتہ میں مقیم ہیں۔ ہندو آبادی سے نکال دیا جائے۔ تو پھر کلکتہ میں مسلمانوں کی آبادی ۵۰ فی صدی اکثریت میں ہو جائے گی۔

سندھ میں ایک شاندار تعمیری اسکیم

کراچی کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ صوبہ میں ۱۲۰۰ میل لمبی سڑکوں کی تعمیر کا پنجسالہ پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ جس پر بارہ کروڑ روپیہ خرچ کا اندازہ کیا جا رہا ہے۔ شروع میں ۲۸ کروڑ کے خرچ سے ۱۱ ہزار میل لمبی سڑکیں بنانے کی تجویز کی گئی تھی۔ مگر روپیہ کی کمی کی وجہ سے اسے ترک کرنا پڑا۔ جب یہ اسکیم ۔۷

۱۹۴۶

جنوری ـ اگست

محمد حنیف